الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

ترجمہ

علامہ محمد حسین قصوری دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار لاہور

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150 | شعبہ ناظرہ: 386

شعبہ درسِ نظامی: 150 | شعبہ تجوید: 14

اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف Male/Female

شعبہ حفظ وناظرہ 21 اساتذہ | شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 21 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید 20 اساتذہ | باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء وطالبات کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گوگل میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad Branch code: 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro Branch: Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

کامل

الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

(۵۸۱ - ۶۵۶ھ)

2

ترجمہ علامہ محمد حسین قصوری دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

0331-6736306 shabbirbrother786@gmail.com

www.waseemziyai.com

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر
All rights are reserved
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

هوالقادر

تنبیہ

ہمارا ادارہ شبیر برادرز کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

کامل

الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

۵۸۱ ۔ ۶۵۶

ترجمہ علامہ محمد حسین قصوری

شبیر برادرز®
بیرون سنہری مسجد، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
0331-6736306 shabbirbrother786@gmail.com

باہتمام ـــــــ ملک شبیر حسین
سن اشاعت ـــــــ اگست 2021ء
سرورق ـــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزرز لاہور 0322-7202212
طباعت ـــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ـــــــ روپے

واحد تقسیم کار
شبیر برادرز®
اردو بازار لاہور فون: 042-37246006
0331-6736306
shabbirbrother786@gmail.com

مکتبہ غوثیہ
اندرونی بوہڑ گیٹ ملتان
0307-6688645

یونیورسٹی روڈ
بالمقابل عسکری پارک کراچی
021-34926110
021-34910584

اسٹاکسٹ
نظامیہ کتاب گھر پشاور
سلیم یوسف 0300-3778024

www.waseemziyai.com

فہرست مضامین

كِتَابُ الْجِهَادِ التَّرْغِيبُ فِي الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

جہاد فی سبیل اللہ کے احکام کا بیان _____ ۱۳

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۲۱

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۲۱

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے' مجاہدین کو سامان فراہم کرنے اور ان کی عدم موجودگی میں ان کے اہل خانہ کا خیال رکھنے کے حوالے سے' ترغیبی روایات _____ ۲۷

باب: جہاد کا ایسا گھوڑا جس میں ریا کاری اور دکھلاوا نہ ہو' کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس گھوڑے کی فضیلت' اس کی پیشانی کے بال کاٹے جانے اور اس کی پیشانی میں برکت و بھلائی کے حوالے سے' منقول روایات _____ ۳۳

باب: مجاہد اور پہرہ دار آدمی کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس موقع پر نیک عمل کی کثرت کرنے' روزہ رکھنے' نماز ادا کرنے' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور دیگر امور کے حوالے سے منقول روایات _____ ۴۳

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے اور واپس آنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیدل چلنے' غبار آلود ہونے اور خوف لاحق ہونے کے حوالے سے منقول روایات _____ ۴۷

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کے لیے دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۵۸

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کرنے اور تیر اندازی سیکھنے کے حوالے سے' ترغیبی روایات' نیز اس کے سیکھنے کے بعد جو آدمی اس سے اعراض کرے' کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۵۹

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت' صف بندی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دعا کرنے کے حوالے سے منقول روایات _____ ۶۸

باب: جہاد میں خلوص نیت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی ثواب' مالِ غنیمت اور شہرت کے قصد سے جہاد میں حصہ لیتا ہے' جب غازیوں کو مالِ غنیمت میسر نہ آنے کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات _____ ۸۹

باب: جہاد سے راہِ فرار اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۹۶

www.waseemziyai.com

باب: سمندری جہاد میں شامل ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس جہاد کا خشکی کے جہادوں پر دس گنا افضل ہونے کے حوالے سے منقول روایات ۱۰۰

باب: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس بارے میں شدت اور خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرنے کے حوالے سے منقول روایات ۱۰۳

باب: شہادت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز شہداء کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات ۱۱۱

باب: آدمی کا اس حالت میں مرجانے جبکہ اس نے جہاد میں حصہ نہ لیا ہو' اس نے جہاد میں شرکت کا ارادہ بھی نہ کیا ہو' موت کی مختلف حالتوں کا ذکر جن میں مرنے والا شہداء کے ساتھ شمار کیا جائے گا' اور مرض طاعون سے راہ فرار اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۳۷

فصل: ۱۳۹

کِتَابُ قِرَاءَۃِ الْقُرْآنِ

تلاوت قرآن کے احکام ومسائل ۱۵۲

باب: نماز میں قرات قرآن' غیر نماز میں تلاوت قرآن' اس کی تعلیم حاصل کرنے' اس کی تعلیم دینے کی فضیلت اور سجدہ تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۵۲

باب: قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اسے بھلا دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس آدمی کے حوالے سے منقول روایات جس کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ نہ ہو ۱۶۹

باب: حفظ قرآن کے حوالے سے ایک مخصوص دعا کے بارے میں ترغیبی روایات ۱۷۱

باب: قرآن کریم کو یاد رکھنے اور خوبصورت آواز میں اس کی تلاوت کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۷۴

باب: سورہ فاتحہ کی تلاوت اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۷۹

باب: سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز سورہ آل عمران کے آخری حصہ کی' جو آدمی تلاوت کرتا ہے' خواہ وہ اس میں غور وفکر نہیں کرتا' کے حوالے سے منقول روایات ۱۸۳

باب: آیت الکرسی کی تلاوت اور اس کی فضیلت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات ۱۹۰

باب: سورۂ کہف کی تلاوت' یا اس کی ابتدائی دس آیات' یا آخری دس آیات کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات ۱۹۳

باب: سورہ یٰسین کی تلاوت کی فضیلت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات ۱۹۴

باب: سورہ ملک کی تلاوت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات ۱۹۵

باب: سورہ تکویر کی تلاوت اور اس حوالے سے جو منقول ہے ترغیبی روایت ۱۹۵

www.waseemziyai.com

باب: سورہ زلزال کی تلاوت کے حوالے سے مذکور ترغیبی روایت ۱۹۸
باب: سورہ تکاثر کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایت ۱۹۹
باب: سورہ اخلاص کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۰۰
باب: معوذتین کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۰۴

کِتَابُ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ

ذکر اور دعا کے احکام ومسائل ۲۰۶
باب: اللہ تعالیٰ کا پوشیدہ اور اعلانیہ بکثرت ذکر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز باقاعدہ ذکر کرنے اور جو آدمی بکثرت نہ کرے' کے حوالے سے منقول روایات ۲۰۶
باب: محفل ذکر میں شامل ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اجتماعی ذکر کے بارے میں منقول روایات ۲۱۹
باب: آدمی کے مجلس میں بیٹھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز ذکر خدا نہ کرنے والے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود نہ پیش کرنے والے آدمی کے حوالے سے منقول روایات ۲۲۸
باب: مجلس کی لغزش کا کفارہ بن جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۳۰
باب: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز ان کلمات کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات ۲۳۳
باب: کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ" پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۴۳
اس بارے میں ایک قسم ۲۴۶
اس حوالے سے ایک قسم ۲۴۷
باب: تسبیح' تکبیر' تہلیل اور تحمید کے حوالے سے مختلف ترغیبی روایات ۲۴۷
باب: تسبیح' تحمید' تہلیل اور تکبیر کے حوالے سے جامع کلمات پر مشتمل ترغیبی روایات ۲۷۳
دوسری قسم کے کلمات ۲۷۵
دوسری قسم کے کلمات تسبیح ۲۷۶
دوسری تسبیحات ۲۷۸
تسبیح کے دوسرے کلمات ۲۷۹
دوسری قسم کے کلمات تسبیح ۲۸۰
کلمات تسبیح کی دوسری قسم ۲۸۲
کلمات تسبیح کی دوسری قسم ۲۸۳

www.waseemziyai.com

کلمات تسبیح کی دوسری قسم ۲۸۴
باب: لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۸۴
باب: شب وروز میں پڑھے جانے والے مختلف اذکار کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۹۰
باب: فرض نمازوں کے بعد جو آیات اور اذکار کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۹۷
باب: حالت خواب میں آدمی کوئی بات کہتا ہے' یا کوئی کام کرتا ہے' یا کوئی ناپسند چیز دیکھتا ہے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۰۶
باب: رات کے وقت آدمی کو گھبراہٹ لاحق ہوتے وقت پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۰۸
باب: جب آدمی اپنے گھر سے مسجد یا دوسری جگہ کی طرف روانہ ہوتا ہے' تو اس موقع پر پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے روایات ۳۱۲
باب: وہ آدمی جس کو حالت نماز میں' یا غیر حالت نماز میں وسوسہ لاحق ہوتا ہو' تو اس کے پڑھنے والے کلمات کے حوالے سے منقول روایات ۳۱۷
باب: استغفار پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۲۱
باب: کثرت دعا اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۲۹
باب: ایسے کلمات جن سے دعا کا آغاز کیا جاتا ہے' اور ''اللہ تعالیٰ'' کے اسم اعظم ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۳۹
باب: حالت سجدہ میں' نمازوں کے بعد اور رات کے آخری حصہ میں دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۴۵
باب: قبولیت دعا میں تاخیر ہونے اور ''میں نے دعا کی وہ قبول نہیں ہوئی'' کہنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۴۶
باب: دوران نماز انسان کا آسمان کی طرف اپنا سر اٹھانے اور غفلت کی حالت میں دعا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۴۷
باب: انسان کا اپنی ذات' اپنی اولاد' اپنے خادم اور اپنے مال کے حوالے سے بددعا کرنے پر مشتمل ترہیبی روایات' نیز ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت درود پاک ترک کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۵۰

کِتَابُ الْبُیُوْعِ وَغَیْرِھَا

خرید وفروخت وغیرہ کے حوالے سے احکام ومسائل ۳۷۲
باب: خرید وفروخت (تجارت) کے ذریعے کمانے اور دیگر امور کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۷۲
باب: حصول رزق کے لیے' یا دیگر امور کے لیے صبح جلدی نکلنے کے حوالے سے ترغیبی روایات۔ نیز صبح کے وقت سوئے رہنے کے بارے میں منقول روایات ۳۷۶

www.waseemziyai.com

باب: بازاروں اور دیگر غفلت کے مقامات پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۳۷۹

باب: حصول رزق کے وقت میانہ روی اختیار اور اس میں اجمال کو برقرار رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز حرص ولالچ اور دولت کی محبت کی مذمت کے حوالے سے منقول روایات _____ ۳۸۳

باب: حلال رزق کمانے اور اس کو استعمال میں لانے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز حلال رزق کمانے' اسے کھانے' پہننے اور دیگر طریقوں کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۳۹۵

باب: تقویٰ و پرہیز گاری کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز مشتبہ اور دل میں کھٹکنے والی اشیاء کے حوالے سے منقول روایات _____ ۴۰۵

باب: خرید وفروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اچھے طریقہ سے تقاضا کرنے اور ادائیگی کو یقینی بنانے کے حوالے سے منقول روایات _____ ۴۱۲

باب: پریشان حال آدمی کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۴۱۸

باب: ناپ تول میں کمی کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۴۱۹

باب: ملاوٹ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز بھلائی کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۴۲۲

باب: ذخیرہ اندوزی کے حوالے سے شرعی احکام پر مشتمل ترہیبی روایات _____ ۴۳۱

باب: تاجروں کے لیے صداقت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جھوٹ بولنے اور قسم اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۴۳۷

باب: شراکت داروں میں سے کسی ایک کے خیانت کرنے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایت _____ ۴۴۴

باب: سودا کرتے وقت والدہ اور اس کے بچے کے درمیان علیحدگی کی صورت پیدا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات اور ان کی مثل منقول روایات _____ ۴۴۴

باب: قرض کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز قرض حاصل کرنے' نکاح کرنے والے آدمی' قرض کی ادائیگی میں نیت کرنے اور میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنے کے حوالے سے منقول روایات _____ ۴۴۶

باب: خوشحال آدمی کے ٹال مٹول کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز قرض خواہ کو رضامند کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۴۶۳

باب: ایسے کلمات جو غمگین' پریشان اور قیدی آدمی کے پڑھنے کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات _____ ۴۶۷

باب: جھوٹی قسم اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۴۷۸

باب: سود کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۴۸۸

باب: زمین یا کوئی دوسری چیز غصب کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۵۰۱

www.waseemziyai.com

باب: اظہارِ فخر اور کثرتِ فخر کے لیے ضرورت سے زائد تعمیر کے حوالے سے ترہیبی روایات ۵۰۵

باب: مزدور کو معاوضہ سے محروم کرنے اور اسے مزدوری جلد فراہم کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۵۱۲

باب: ایسا غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہے' کے حوالے سے ترغیبی روایات ۵۱۳

باب: غلام کا اپنے آقا سے فرار ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۵۱۸

باب: غلام آزاد کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز آزاد آدمی کو غلام بنانے' یا اسے فروخت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۵۲۰

فصل ۵۲۵

کِتَابُ النِّکَاحِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ

نکاح اور اس سے متعلق احکام و مسائل کا بیان ۵۲۷

باب: آنکھوں کو بند کرنے کی ترغیب اور انہیں کھلا چھوڑنے کی ترہیبی روایات ۵۲۷

باب: دیندار بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خواتین سے نکاح کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۵۳۴

باب: شوہر کا اپنی بیوی کے حقوق پورے کرنے اور بیوی کا اپنے خاوند کے حقوق پورا کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کے حوالے سے ترغیبی و ترہیبی روایات' نیز عورت کا اپنے شوہر کے حق کو ساقط کرنے یا اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۵۴۳

باب: متعدد بیویوں کی صورت میں ایک کو ترجیح دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز ان کے مابین ترکِ عدل کے حوالے سے ترہیبی روایات ۵۶۱

باب: بیوی اور اہل و عیال پر خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز ان کو ضائع کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز بیٹیوں پر خرچ اور ان کی تربیت کے حوالے سے منقول روایات ۵۶۲

فصل ۵۶۹

فصل ۵۷۰

باب: اچھے نام تجویز کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز برے نام تجویز کرنے کی ممانعت اور ان کے تبدیل کرنے کے بارے میں منقول روایات ۵۷۵

فصل ۵۷۸

باب: اولاد کی تربیت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۵۸۱

باب: اپنے باپ کے غیر کی طرف یا آزاد کرنے والے کی بجائے دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۵۸۲

www.waseemziyai.com

باب: جس آدمی کی اپنی اولاد میں سے تین' یا دو یا ایک بچہ وفات پا جائے' تو اسے کتنا اجر ملے گا؟ کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۵۸۵

باب: بیوی کا اپنے شوہر اور غلام کا اپنے آقا کے لیے خرابی پیدا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۵۹۷

باب: کسی اہم وجہ کے بغیر عورت کا اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۵۹۸

باب: عورت کا اپنے گھر سے خوشبو لگا کر اور مزین ہو کر نکلنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۵۹۹

باب: زوجین کے مابین راز کو افشا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۶۰۲

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

لباس اور زینت کے احکام و مسائل _____ ۶۰۵

باب: سفید لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۰۵

باب: قمیص استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۰۶

باب: نیا لباس زیب تن کرنے کے بعد پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۱۳

باب: خواتین کا اتنا باریک لباس زیب تن کرنا' جس سے جسم نظر آتا ہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۶۱۶

باب: مرد حضرات کا ریشمی کپڑے زیب تن کرنے' ریشمی کپڑے پر بیٹھنے' یا سونا پہننے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز خواتین کا ان چیزوں کو ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۱۷

باب: مرد کا عورت کے مشابہت اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز لباس' گفتگو' حرکت اور دیگر امور میں عورت کا مرد کی مشابہت اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۶۲۷

باب: تواضع کے طور پر نفیس لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اشرف المخلوقات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی پیروی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' شہرت پذیر اور فخر و مباہات پر مبنی لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۳۱

باب: فقیر کو صدقہ کرتے وقت اسے وہ چیز پیش کرے' جو خود پسند کرتا ہو' مثلاً لباس اور یا اس کی مثل کوئی چیز کے حوالے سے' ترغیبی روایات _____ ۶۴۶

باب: سفید بالوں کو باقی رکھنے اور ان کو اکھیڑنے کے مکروہ ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۴۸

باب: داڑھی کو خضاب لگانے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۶۵۰

باب: مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی' جسم گودنے اور گدوانے والی' بال اکھیڑنے اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والی خواتین کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۶۵۱

باب: خواتین و حضرات کا اثمد سرمہ استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۵۵

www.waseemziyai.com

كِتَابُ الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ

کھانے وغیرہ کے احکام ومسائل کا بیان ۶۵۴

باب: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور بسم اللہ ترک کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۵۴

باب: خواتین وحضرات کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۵۹

باب: بائیں ہاتھ سے کھانے یا پینے کے حوالے سے ترہیبی روایات' برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت' مشکیزہ کے منہ سے پینے اور یا ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینے کے حوالے ترہیبی روایات ۶۶۰

باب: پیالے کے درمیان کی بجائے' اس کے اطراف سے کھانے کے حوالے سے' ترغیبی روایات ۶۶۴

باب: سرکہ اور زیتون کا تیل استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز گوشت کے لیے چھری استعمال کرنے کے بجائے دانتوں سے نوچ کر تناول کرنا جبکہ اس حوالے سے منقول روایات معتبر ہوں ۶۶۶

باب: جمع ہوکر کھانا کھانے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۷۹

باب: زیادہ سیر ہوکر کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز کھانے پینے میں ریاکاری' اظہار فخر وغیرہ کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۷۱

باب: بلاعذر کسی کی دعوت طعام کو قبول نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اظہار فخر کی بنا پر ایک دوسرے کے مقابلہ میں کھانا کھلانے کے حوالے سے جو ترہیبی روایات منقول ہیں ۶۸۲

باب: حصول برکت کے لیے انگلیاں چاٹنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۸۵

باب: کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بجالانے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۸۷

باب: کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز انسان سوکر بیدار ہو' اس وقت اس کے ہاتھوں پر کھانے کی بو ہو اور اس نے ہاتھوں کو نہ دھویا ہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۹۱

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَغَيْرِهٖ

قضاء وغیرہ کے احکام ومسائل ۶۹۶

باب: جو آدمی حکومت' یا قاضی بننے' یا امیر ہونے کے منصب پر فائز ہو' کے بارے میں ترہیبی روایات ۶۹۶

باب: جو آدمی مسلمانوں کے امور کا نگران بنایا جائے' خواہ وہ حکمران ہو' یا اس کے سوا تو اس کے عدل کے حوالے سے ترغیبی روایات ۷۰۶

باب: جو آدمی مسلمانوں کے امور کا نگران بنے' وہ لوگوں پر کسی ایسے آدمی کو نگران مقرر کردے جبکہ اس سے بہتر شخص

www.waseemziyai.com

موجود ہو کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۲۵
باب: رشوت لینے، رشوت دینے اور ان دونوں کے درمیان رابطہ کروانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۲۶
باب: مظلوم کی بددعا سے ظلم کے سبب ذلیل ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات، نیز مظلوم کی مدد کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۷۲۹
باب: کسی ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات ۷۴۲
باب: ظالم لوگوں کے ہاں جانے سے پرہیز کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز ان لوگوں کے ہاں جانے، ان کی تصدیق کرنے یا ان کی مدد کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۴۳
باب: ۸- ناجائز کام کرنے والے کی معاونت کرنے، یا اس کی حمایت کرنے، یا حدود الٰہی یا دیگر ممنوعہ معاملات میں سفارش کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۴۹
باب: حاکم وقت یا دوسری شخصیات لوگوں کو ایسے امور کے حوالے سے خوش کریں، جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہو، کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۵۳
باب: اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنے، خواہ وہ رعایا ہو یا اولاد ہو یا غلام ہو یا دوسرے لوگ ہوں، پر مہربانی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز غلاموں، جانوروں اور دوسری مخلوق کو بغیر سبب شرعی چہروں پر داغ لگانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۵۵
فصل: ۷۸۱
باب: امام اور دیگر لوگ جو نگران بنتے ہیں، ان کا اچھے وزیر اور مشیر کا انتخاب کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۷۸۳
باب: جھوٹی گواہی دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۸۴

كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَغَيْرِهَا

حدود اور دیگر امور کے حوالے سے احکام ومسائل ۷۸۷
باب: نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز جو آدمی ان دونوں کو ترک کرتا ہے، اور باقاعدگی سے انہیں انجام نہیں دیتا ہے، حوالے سے ترہیبی روایات ۷۸۷
باب: جو آدمی نیکی کا حکم دیتا ہے، برائی سے منع نہیں کرتا اور اس کے قول وفعل میں تضاد ہو کے حوالے سے ترہیبی روایات ۸۰۱
باب: کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز اس کے پردے کو افشاء کرنے اور خفیہ معاملات میں گفتگو کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۸۰۷
باب: حدود کے جرائم کے ارتکاب اور حرام امور میں مبتلا ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۸۱۳
باب: حدود کے قائم کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات اس میں کوتاہی برتنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۸۱۷

www.waseemziyai.com

باب: شراب نوشی' اسے فروخت کرنے' اسے خریدنے' اسے نچوڑنے' اسے اٹھوا کر لانے اور اس کی قیمت کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس میں شدت' اس کے ترک کرنے اور اس سے توبہ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۱۹

باب: زنا کرنے' بالخصوص پڑوسی کی بیوی' یا ایسی عورت سے زنا کرنا جس کا شوہر موجود نہ ہو کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اپنی شرمگاہ کی حفاظت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۴۳

فصل ۸۵۷

باب: لواطت کرنے' جانور سے بدفعلی کرنے' خاتون کے پچھلے مقام میں قربت کرنے' خواہ وہ اس کی بیوی ہو' یا اجنبی عورت' کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات ۸۶۳

باب: ناجائز طریقہ سے کسی کو قتل کرنے اور حق کا معاملہ مختلف ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۸۷۲

باب: خودکشی کرنے والے آدمی کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات ۸۸۱

باب: جب کوئی آدمی ظلماً قتل کیا جائے' یا مارا جائے' تو وہاں کوئی شخص موجود ہو' یا ناحق طور پر کسی کی پشت سے کپڑا اٹھانے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات ۸۸۵

باب: قاتل اور ظلم کرنے والے کو معاف کر دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز مسلمان کو گالی دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۸۸۷

باب: صغائر' معمولی دکھائی دینے والے گناہ اور ان میں سے کسی پر اصرار کے حوالے سے ترہیبی روایات ۸۹۶

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَيْرِهِمَا

نیکی' صلہ رحمی کرنے اور دیگر امور کے حوالے سے روایات ۹۰۲

باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے' ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے' ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے' ان کی فرمانبرداری کرنے اور ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۹۰۲

باب: والدین کی نافرمانی کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات ۹۱۸

باب: صلہ رحمی کے حوالے سے ترغیبی روایات خواہ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے' نیز قطع رحمی کرنے والے آدمی کے حوالے سے ترہیبی روایات ۹۲۶

باب: یتیم کی کفالت کرنے' اس پر شفقت کرنے' اس پر مال کرنے' بیوہ خاتون اور غریبوں کی معاونت کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۹۴۳

باب: پڑوسی کو تکلیف پہنچانے اور اس کے حق میں تاکید مزید کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات ۹۵۲

www.waseemziyai.com

كِتَابُ الْجِهَاد التَّرْغِيْبُ فِی الرِّبَاط فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

جہاد فی سبیل اللہ کے احکام کا بیان

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1885 - عَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاط يَوْم فِیْ سَبِيْل اللّٰه خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِع سَوْط اَحَدِكُمْ من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا والروحة يروحها العَبْد فِیْ سَبِيْل اللّٰه اَوْ الغدوة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرِهم

الغدوة بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِیَ الْمرة الْوَاحِدَةِ من الذّهاب

والروحة بِفَتْح الرَّاء الْمرة الْوَاحِدَةِ من الْمَجِیْء

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا پہرا دینا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ ملنا' دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے افضل ہے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے' یا واپس آتا ہے' تو یہ دنیا میں موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغدوۃ'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس کا معنی ہے: ایک بار جانا' ایک دفعہ روانہ ہونا' لفظ ''الروحۃ'' میں 'ر' پر زبر ہے۔ اس کا معنی ہے: واپس آنا' واپس پلٹنا۔

1886 - وَعَن سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاط يَوْم وَلَيْلَة خير من صِيَام شهر وقيامه وَإِن مَاتَ فِيْهِ جرى عَلَيْهِ عمله الَّذِیْ كَانَ يعْمل وَأجْرِی عَلَيْهِ رزقه وَأمن من الفتان

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَلِلتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد وَبعث يَوْم الْقِيَامَة شَهِيدا

❀ — حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ایک دن اور ایک رات

www.waseemziyai.com

کا پہرا دینا' ایک مہینہ کے نفلی روزوں اور نفلی نماز سے افضل ہے' اگر اس دوران آدمی انتقال کر جائے' تو اس کا عمل حسب معمول چلتا رہے گا' اس کا رزق اسے میسر ہوگا اور وہ آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی' امام نسائی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ آدمی قیامت کے دن شہید کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔

1887 - وَعَنْ فَضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل ميت يختم على عمله اِلَّا المرابط فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَاِنَّهُ ينمى لَهُ عمله اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة ويؤمن من فتنَة الْقَبْر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَزَاد فِيْ آخِره قَالَ وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُجَاهِد من جَاهد نَفسه للّٰه عَزَّ وَجَلَّ

وَهٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ بعض نسخ التِّرْمِذِيّ

❀— حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر میت کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے' تاہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دینے والے آدمی کا معاملہ مختلف ہے۔ اس لیے کہ اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہے گا' اور وہ قبر کی تکلیف سے بھی محفوظ رکھا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مجاہد وہ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ذات کو پیش کر کے جہاد کرتا ہے۔

جامع ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ اضافی حصہ موجود ہے۔

1888 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاط شهر خير من صِيَام دهر وَمَنْ مَاتَ مرابطا فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَمن من الْفَزع الْاَكْبَر وغدى عَلَيْهِ برزقه وريح من الْجَنَّة وَيجْرِى عَلَيْهِ أجر المرابط حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک مہینہ تک پہرا دینا ہمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے فوت ہو جائے' وہ (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھا جائے گا' صبح و شام اسے رزق فراہم کیا جائے گا (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) پہرا دینے کا ثواب اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب

www.waseemziyai.com

تک اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1889 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عمل يَنْقَطِع عَن صَاحبه اِذا مَاتَ اِلَّا المرابط فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَاِنَّهُ ينمى لَهُ عمله ويجرى عَلَيْهِ رزقه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحَدهُمَا ثِقَات

❀— حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی فوت ہو جائے تو اس کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے تاہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دینے والے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کے عمل میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اسے مسلسل رزق فراہم کیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں دو اسناد سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں۔

1890 - وَعَن أم الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ترفع الحَدِيْثِ قَالَ من رابط فِيْ شَيْءٍ من سواحل الْمُسْلِمين ثَلَاثَة اَيَّام اَجْزَأت عَنهُ رِبَاط سنة

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الْمَدَنِيين وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀— حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بطور مرفوع روایت نقل کرتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسلمانوں کی سرحد پر تین دن تک پہرا دیتا ہے تو اس کا یہ عمل ایک سال تک پہرا دینے کے برابر ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عیاش سے اہلِ مدینہ کی روایت کے مطابق نقل کی ہے۔ اس سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

1891 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ مرابطا فِيْ سَبِيْل اللّٰه أجرى عَلَيْهِ أجر عمله الصَّالح الَّذِيْ كَانَ يعْمل وَأجْرِى عَلَيْهِ رزقه وَأمن من الفتان وَبَعثه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة آمنا من الْفَزع الْاَكْبَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ أطول مِنْهُ وَقَالَ فِيْهِ والمرابط اِذا مَاتَ فِيْ رباطه كتب لَهُ أجر عمله اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وغدى عَلَيْهِ وريح برزقه ويزوج سَبْعِيْنَ حوراء وَقِيْلَ لَهُ قف اشفع اِلٰى اَن يفرغ من الْحساب

وَاِسْنَاده مقارب

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے فوت ہو جائے اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے جو وہ اس سے قبل کیا کرتا تھا اسے رزق فراہم کیا جاتا ہے اسے آزمائش سے دور رکھا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے گا کہ وہ اس دن کی ہولناکی سے

www.waseemziyai.com

محفوظ ہوگا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں قدرے طوالت سے نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: پہرا دینے والا ایسا آدمی' جو دوران پہرا وفات پا جائے' اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے لکھنے کا سلسلہ تا قیامت جاری رہتا ہے' صبح وشام اسے رزق فراہم کیا جاتا ہے' ستر حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے' اسے یوں کہا جاتا ہے: تم ٹھہرو اور شفاعت کرو' جب تک حساب سے فراغت حاصل نہیں ہو جاتی۔

اس حدیث کی سند مقارب ہے۔

1892 - وَعَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سنّ سنة حَسَنَة فَلهُ أجرهَا مَا عمل بهَا فِیْ حَیَاته وَبعد مماته حَتّٰی تترك وَمَنْ سنّ سنة سَیِّئَة فَعَلَیهِ اِثمها حَتّٰی تترك وَمَنْ مَاتَ مرابطا فِیْ سَبِیْل اللّٰه جری عَلَیْهِ عمل المرابط فِیْ سَبِیْل اللّٰه حَتّٰی یبْعَث یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی اچھے کام کا آغاز کرتا ہے' تو اسے اس کا ثواب ملے گا' اس کی حیات میں اور اس کی وفات کے بعد جتنے لوگ اس پر عمل پیرا ہوں گے (ان سے اسے ثواب ملے گا) حتیٰ کہ اس پر عمل کو ترک کر دیا جائے' جو آدمی کسی برے کام کا آغاز کرتا ہے' تو اسے اس کا گناہ ملے گا' اس وقت تک اسے اس کا گناہ ملتا رہے گا حتیٰ کہ اسے ترک نہ کر دیا جائے۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس عمل کا ثواب اس وقت تک جاری رکھے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1893 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن أجر الرِّبَاط فَقَالَ من رابط لَیْلَة حارسا من وَرَاء الْمُسْلِمین کَانَ لَهُ أجر من خَلفه مِمَّن صَامَ وَصلی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہرے دار کے ثواب کے بارے میں سوال کیا گیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: جو آدمی مسلمانوں کے تحفظ کے لیے ایک رات پہرا دیتا ہے' تو اسے ان لوگوں کے برابر ثواب دیا جاتا ہے' جو اس کے پیچھے نفلی روزے رکھتے ہیں اور نفلی نماز ادا کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

1894 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رابط یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار سبع خنادق کل خَنْدَق کسبع سموات وَسبع اَرْضین

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَمَتنه غَرِیْبٌ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرا دینے کی خدمت انجام دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے مابین سات خندقیں حائل کر دیتا ہے' جبکہ ایک خندق کا فاصلہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی چوڑائی کے برابر ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' مگر اس کا متن غریب ہے۔

1895 - وَعَنْ مُجَاهِد وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ فِی الرِّبَاط ففزعوا اِلَی السَّاحِل ثُمَّ قِیْلَ لَا بَاْس فَانْصَرف النَّاس ووقف اَبُوْ هُرَیْرَة فَمر بِهٖ اِنْسَان فَقَالَ مَا یوقفك یَا اَبَا هُرَیْرَة فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مؤقف سَاعَة فِیْ سَبِیْل اللّٰه خیر من قیام لَیْلَة الْقدر عِنْد الْحجر الْأسود

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهمَا

❀— حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دفعہ وہ پہرا داری کی خدمت انجام دے رہے تھے جبکہ لوگ گھبراہٹ کے عالم میں ساحل کی طرف روانہ ہو گئے' پھر یہ معلوم ہوا کہ خطرہ کے حوالے سے کوئی معاملہ درپیش نہیں ہے' لوگ دوبارہ واپس پلٹ آئے' جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رکے رہے' ایک آدمی ان کے قریب سے گزرا اور اس نے کہا: اے ابو ہریرہ! آپ کیوں رکے ہوئے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھڑی کھڑے رہنا' شب قدر میں حجر اسود کے قریب نوافل ادا کرنے سے افضل ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1896 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاط یَوْم فِیْ سَبِیْل اللّٰه خیر من أَلف یَوْم فِیْمَا سواهُ من الْمنَازل

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرا داری کی خدمت انجام دینا' اس کے سوا کسی مقام پر ہزار دنوں سے افضل ہے۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1897 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَزَاد فَلْینْظر كل امرىء لنَفسِهِ وَهٰذِهِ الزِّیَادَة مدرجة من كَلَام عُثْمَان غیر مَرْفُوْعَة كَذَا جَاءَ ت مبینَة فِیْ رِوَایَة التِّرْمِذِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

www.waseemziyai.com

❀— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان سے یہ زائد الفاظ منقول ہیں' جبکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی گفتگو "مرفوع" حدیث کا حصہ نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ وضاحت منقول ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1898 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اِلَّا اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رابط لَيْلَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه كَانَت كَالف لَيْلَة صيامها وَقيامها

❀— امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات پہرا دینے کی خدمت انجام دیتا ہے' تو اس کا یہ عمل ایک ہزار دنوں کے نفلی روزوں اور نفلی قیام کی مثل ہے۔

1899 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَلَاة المرابط تعدل خَمْسمِائَة صَلَاة وَنَفَقَة الدِّينَار وَالدِّرْهَم مِنْهُ أفضل من سَبْعمِائَة دِيْنَار يُنْفِقهُ فِيْ غَيْرِه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: پہرا دینے والے آدمی کی ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔ ایسی صورتحال میں اس کا ایک دینار' یا ایک درہم خرچ کرنا' اس کے سوا حالت میں سات سو دینار خرچ کرنے سے افضل ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1900 - وروى اَبُو الشَّيْخ وَغَيْرِه من حَدِيْثِ أنس اِن الصَّلَاة بِاَرْض الرِّبَاط بألفى ألف صَلَاة وَفِيْه نكارَة

❀— ابوشیخ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: پہرا داری کے مقام پر ایک نماز پڑھنا' بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

اس روایت میں منکر ہونے کا عنصر موجود ہے۔

1901 - وَعَن عتبَة بن الْمُنْذر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا انتاط غزوكم وَكَثُرت العزائم واستحلت الْغَنَائِم فَخير جهادكم الرِّبَاط

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب جنگوں کا سلسلہ ختم ہو جائے' عزائم زیادہ ہو جائیں اور مالِ غنیمت کو حلال سمجھا جانے لگے' تو تمہارا افضل جہاد پہرا داری کی خدمت انجام دینا ہوگا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1902 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعس عبد الدِّینَار وَعبد الدِّرْهَم وَعبد الخمیصة

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ وَّعبد القطیفة اِن أعطی رَضِی وَاِن لم یُعْط سخط تعس وانتكس وَاِذَا شیك فَلَا انتقش طُوْبٰی لعبد آخذ بعنان فرسه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه اَشْعَث رَأسه مغبرة قدماه

اِن كَانَ فِی الحراسة كَانَ فِی الحراسة وَاِن كَانَ فِی السَّاقَة كَانَ فِی السَّاقَة اِن اسْتَاْذن لم یُؤذن لَهُ وَاِن شفع لم یشفع

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

القطیفة كسَاء لَهُ خمل یَجْعَل دثارا

والخمیصة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة ثوب معلم من خَز اَوْ صوف

وانتكس اَی انْقَلب علی رَأسه خیبة وخسارا

وشیك بِكَسْر الشین الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْیَاء الْمُثَنَّاة تَحت اَی دخلت فِیْ جِسْمه شَوْكَة وَهِی وَاحِدَةِ الشوك وَقِیْلَ الشَّوْكَة هُنَا السِّلَاح وَقِیْلَ النكایة فِی الْعَدو

والانتقاش بِالْقَافِ والشین الْمُعْجَمَة نَزعهَا بالمنقاش

وَهٰذَا مثل مَعْنَاهُ اِذا اُصِیب فَلَا انجبر

وطوبی اسْم الْجَنَّة وَقِیْلَ اسْم شَجَرَة فِیْهَا وَقِیْلَ فعلی من الطّیب وَهُوَ الْاَظْهر

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دینار کا بندہ' درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ تباہ ہو جائے (ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:) چادر کا بندہ تباہ ہو جائے' جب اسے کچھ دیا جائے' تو وہ خوش ہو جاتا ہے' اگر کچھ نہ دیا جائے' تو ناراض ہو جاتا ہے' وہ تباہ ہو جائے وہ خسارہ پائے اور جب اسے کوئی زخم لاحق ہونے کی صورت پیش آئے' تو وہ چیز نہ نکالی جائے۔ اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامتا ہے' اس کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اور قدم غبار آلود ہوتے ہیں' اگر وہ ہراول دستہ میں ہو' تو اس میں استقامت کا مظاہرہ کرتا ہے' اور اگر پیچھے والے دستوں میں ہو' تو وہاں جما رہتا ہے' اگر وہ اندر آنے کی اجازت طلب کرے' تو اسے اجازت نہیں دی جاتی اور وہ کسی معاملہ میں سفارش کرتا ہے' تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''القطیفة'' سے مراد ہے ایسی چادر جو روئی سے تیار کی گئی اور اسے اوڑھنے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

لفظ ''الخمیصة'' سے مراد ایسا کپڑا ہے' جس پر نقش ونگار کا کام کیا گیا ہو اور وہ اون اور خیر سے تیار کیا گیا ہو۔

www.waseemziyai.com

لفظ ''انتکس'' سے مراد ہے: اپنے سر پر ذلت وخواری اور خسارہ لے کر واپس پلٹنا۔

لفظ ''شیك'' میں 'ش' کے نیچے زیر 'ی' ساکن ہے۔ اس سے مراد ہے: جسم پر کانٹا لگ جانا۔ ایک قول کے مطابق جسم میں کانٹا لگنے سے مراد ہتھیار لگنا ہے۔ ایک قول کے مطابق دشمن کی جانب سے کوئی زخم لاحق ہونے کی صورت پیش آنا ہے۔

لفظ ''انتقاش'' میں 'ق' پھر 'ش' ہے یعنی کسی آلہ سے جسم سے کوئی چیز نکالنا۔ اس سے مراد یہ بھی ہے: ایسا زخم لگایا جائے جس کا درست ہونا ممکن نہ ہو۔

لفظ ''طوبیٰ'' جنت کا نام' جنت کے درخت کا نام ہے۔ یہ لفظ ''طیب'' سے بنایا گیا ہے' اور یہی زیادہ مناسب ہے۔

1903 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خير معاش النَّاس لَهُمْ رجل يمسك بعنان فرسه فِیْ سَبِیْل اللّٰه يطير على مَتنه كلما سَمع هيعة اَوْ فزعة طَار على مَتنه يَبْتَغِی الْقَتْل اَوْ الْمَوْت مظانه

وَرجل فِیْ غنيمَة فِیْ شعفة مِنْ هٰذِهِ الشعفاء وبطن وَاد مِنْ هٰذِهِ الأودية يُقيم الصَّلَاة ويؤتی الزَّكَاة ويعبد ربه حَتّٰی يَاْتِيْهِ الْيَقِين لَيْسَ مِنَ النَّاس اِلَّا فِیْ خير

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

متن الْفرس ظَهره

والهيعة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الْيَاء كل مَا أفزع من جَانب الْعَدو من صَوْت اَوْ خبر

والشعفة بالشين الْمُعْجَمَة وَالْعين الْمُهْمَلَة مفتوحتين هِیَ رَأس الْجَبَل

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: لوگوں کے زندگی گزارنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑا ہو۔ وہ گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہے' جب وہ کوئی خطرے کی بات سنتا ہے' تو اس کی پشت پر جہاد کے لیے روانہ ہو جاتا ہے' یا شہید ہونے کے لیے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ یا وہ آدمی جو اپنی بکریوں کے ریوڑ میں' یا کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی دور کی وادی میں رہائش پذیر ہو' وہاں وہ نماز قائم کرتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے' حتیٰ کہ اسے موت آلیتی ہے' اور وہ لوگوں سے نیکی کرنے والا ہو۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''متن الفرس'' سے مراد ہے: گھوڑے کی پشت: لفظ ''الھیعۃ'' میں 'ہ' پر زبر ہے' جبکہ 'ی' ساکن ہے۔ اس کا مطلب ہے: ہر وہ چیز جس کا دشمن کی طرف سے خطرہ ہو' خواہ وہ اطلاع ہو' یا آواز ہو۔ لفظ ''الشعفۃ'' میں 'ش' ہے' پھر 'ع' ہے' جبکہ دونوں پر زبر ہے۔ اس سے مراد ہے پہاڑ کی بلند وبالا چوٹی۔

1904 - وَعَن أم مَالك البهزية رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فتْنَة فقربها قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس فِيْهَا قَالَ رجل فِیْ مَاشِيَة يُؤَدِّی حَقّهَا ويعبد ربه وَرجل آخذ بِرَاْس فرسه يخيف الْعَدو ويخيفونه

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن رجل عَن طَاوس عَن أم مَالك وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ من هٰذَا الْوَجْه وَرَوَاهُ لَیْث بن اَبِیْ سلیم عَن طَاؤس عَن أم مَالك انْتهى

❀ — حضرت اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آزمائش کا تذکرہ کیا' پھر اس کی تفصیل بیان کی۔ راویہ خاتون کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسی صورت پیش آنے پر کون سے لوگ بہتر ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی جو اپنے جانوروں میں موجود ہو' اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول ہو' یا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے کھڑا ہو اور وہ دشمن کو خوف دلائے جبکہ دشمن اسے خوف دلائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک صاحب اور طاؤس کے حوالے سے حضرت اُمّ مالک رضی اللہ عنہا سے بھی نقل کی گئی ہے۔ ان کی گفتگو یہاں تک ختم ہوئی۔

1905 - وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُخْتَصِرًا من حَدِیْثِ أم مُبشر تبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر النَّاس منزلَة رجل على متن فرسه یخیف الْعَدو ویخیفونه

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختصر طور پر حضرت اُمّ بشر رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' انہیں یہ بات موصول ہوئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرتبہ ومقام کے اعتبار سے سب سے افضل وہ آدمی ہے' جو اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور دشمن کو خوف میں مبتلا کرے جبکہ دشمن اسے خوفزدہ کرنے کی کوشش کرے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْحِرَاسَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1906 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عینان لَا تمسهما النَّار عین بَكت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس فِیْ سَبِیْل اللّٰهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو آگ نہیں جلائے گی: ایک تو وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب رو پڑے۔ دوسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزار دے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1907 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حرس من وَرَاء الْمُسْلِمین فِیْ سَبِیْل اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی مُتَطَوعا لَا یَأْخُذهُ سُلْطَان لم یر النَّار بِعَیْنِه اِلَّا تَحِلَّة الْقسم فَاِن اللّٰه تَعَالٰی یَقُوْلُ (وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مَرْیَم)

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهٖ فِی المتابعات

تَحِلَّة الْقسم هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَشْدِيد اللَّام بعْدهَا تَاء تَأْنِيث مَعْنَاهُ تَكْفِير الْقسم وَهُوَ الْيَمين

❀— حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلمانوں کا محافظ بنتا ہے خوش دلی سے وہ یہ خدمت انجام دیتا ہے اور کسی حاکم نے اسے تعینات نہ کیا ہو تو اس کی آنکھ آگ کو محض قسم پوری کرنے کے لیے دیکھے گی۔ اس لیے کہ ارشاد خداوندی ہے: تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا۔

امام احمد امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے متابعات میں اس سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''تحلة القسم'' میں ت پر زبر 'ح' کے نیچے زیر ہے۔ 'ل' پر تشدید اور اس کے بعد تائے تانیث ہے۔ اس کا مطلب ہے قسم (یعنی یمین) کو پورا کرنا۔

1908 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حرس لَيْلَة فِیْ سَبِيْل اللّٰه أفضل من صِيَام رجل وقيامه فِیْ اَهله ألف سنة السّنة ثَلَاثمِائَة يَوْم وَسِتُّوْنَ يَوْمًا الْيَوْم كألف سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَيُشبه اَن يكون مَوْضُوعا

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات پہرہ داری کی خدمت انجام دینا اپنے گھر میں ہزار سال کے نفلی روزوں اور نفلی قیام سے افضل ہے جبکہ ایک سال میں تین سو ساٹھ ایام ہوں اور ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع کے درجہ میں ہے۔

1909 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى مُخْتَصِرًا قَالَ من حرس لَيْلَة على سَاحل الْبَحْر كَانَ أفضل من عِبَادَته فِیْ اَهله اَلف سنة

❀— امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہیں۔ اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی سمندر کے ساحلی علاقہ میں ایک رات پہرا دینے کی خدمت انجام دیتا ہو تو یہ اس کے لیے اہل خانہ میں رہتے ہوئے ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔

1910 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عينان لَا تمسهما النَّار اَبَدًا عين باتت تكلأ فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَعين بَكت من خشيَة الله

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عينان لَا تريان النَّار

تكلأ مهموزا اَی تحفظ وتحرس

www.waseemziyai.com

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آنکھوں کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی: پہلی وہ آنکھ ہے' جو پہرا داری کی خدمت انجام دیتے ہوئے رات گزارتی ہے' اور دوسری وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دو آنکھیں آگ کو نہیں دیکھ سکیں گی۔

متن میں مذکور لفظ ''تکلاء'' کا مطلب ہے: پہرا داری کی خدمت انجام دینا' حفاظت کرنا' نگرانی کرنا۔

1911 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترى اَعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الحبيب العبقرى لَا يحضرنى حَاله

❀— حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی آنکھیں آگ کو نہیں دیکھ سکیں گی: پہلا وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دیتی ہے' دوسری وہ آنکھ ہے' جو خوف خداوندی کی وجہ سے رو پڑے اور تیسری وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے باز رہتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں' تاہم ابوحبیب عبقری میں اختلاف ہے۔ اس کی حالت کے بارے میں اس وقت مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

1912 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أنبئكم لَيْلَة أفضل من لَيْلَة الْقدر حارس حرس فِيْ اَرْض خوف لَعَلَّه اَن لَا يرجع اِلٰى اَهله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو شب قدر سے بھی افضل ہے؟ جب کوئی آدمی پہرادار خوف کی جگہ پر پہرا داری کی خدمت انجام دے رہا ہو اور اس بات کا قوی اندیشہ ہو کہ وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس نہیں پلٹ سکے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1913 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حرس لَيْلَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه أفضل من ألف لَيْلَة يُقَام لَيْلهَا ويصام نَهَارهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات پہرا داری کی خدمت انجام دینا' ایک ہزار راتوں کے قیام اور ان راتوں کے دنوں میں نفلی روزے رکھنے

www.waseemziyai.com

سے افضل ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

1914 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة أعين لَا تمسها النَّار عين فقئت فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَعين حرست فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَعين بَكت من خشيَة الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بل فِیْ اِسْنَاده عمر بن رَاشد الْيَمَانِیّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آنکھیں ایسی ہیں' جو جہنم میں نہیں جائیں گی: پہلی وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو' دوسری وہ آنکھ ہے' جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہی ہو اور تیسری وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مگر اس کی سند میں عمر بن راشد یمانی نامی راوی موجود ہے۔

1915 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرم على عينين اَن تنالهما النَّار عين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس الْاِسْلَام وَاَهله من الْكفْر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَفِیْ اِسْنَاده انْقِطَاع

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: دو قسم کی آنکھوں تک آگ کا پہنچنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ پہلی وہ آنکھ ہے' جو خوف خداوندی کی وجہ سے رو پڑے' دوسری وہ آنکھ ہے' جو اسلام اور اہل اسلام کی اہل کفر کے مقابلہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزارے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں انقطاع موجود ہے۔

1916 - وَعَنْ اَبِیْ رَيْحَانَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَة فأتينا ذَات يَوْم على شرف فبتنا عَلَيْهِ فأصابنا برد شَدِيْد حَتّٰى رَاَيْت من يحْفر فِی الْاَرْض حُفْرَة يدْخل فِيْهَا ويلقى عَلَيْهِ الحجفة يَعْنِیْ الترس فَلَمَّا رأى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاس قَالَ من يحرسنا اللَّيْلَة وأدعو لَهُ بِدُعَاء يكون فِيْهِ فضل فَقَالَ رجل من الْاَنْصَار اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادنه فَدَنَا فَقَالَ من اَنْت فتسمى لَهُ الْاَنْصَارِیّ فَفتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ فَأكْثر مِنْهُ

قَالَ اَبُوْ رَيْحَانَة فَلَمَّا سَمِعت مَا دَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنا رجل آخر قَالَ ادنه فدنوت فَقَالَ من اَنْت فَقُلْتُ اَبُوْ رَيْحَانَة فَدَعَا لی بِدُعَاء وَهُوَ دون مَا دَعَا لِلْاَنْصَارِیّ ثُمَّ قَالَ حرمت النَّار على عين دَمَعَتْ اَوْ بَكت من خشيَة اللّٰه وَحرمت النَّار على عين سهرت فِیْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ حرمت

www.waseemziyai.com

النَّار على عين أُخرى ثَالِثَة لم يسْمعهَا مُحَمَّد بن شمير

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات للنسائی بِبَعْضِه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنگ میں شامل ہوئے' ایک دن ہم ایک ٹیلے پر پہنچے' ہم نے وہاں رات گزاری رات بھر ہم سردی سے ٹھٹھرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک ساتھی کو دیکھا وہ زمین میں گڑھا کھود کر اس میں داخل ہو گیا ہے' اس نے اپنی ڈھال اپنے اوپر رکھی ہوئی ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی' تو آپ نے فرمایا: آج رات ہماری حفاظت کون کرے گا؟ میں اسے ایسی دعا سے نوازوں گا' جس میں فضیلت ہوگی؟ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خدمت میں انجام دوں گا' آپ نے فرمایا: تم میرے قریب آجاؤ' وہ آپ کے قریب ہو گیا' آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ انصاری صحابی نے اپنا نام ذکر کیا' تو آپ نے اس کے حق میں طویل دعا کی۔

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب مجھے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں خصوصی دعا کی ہے' تو میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں دوسرا آدمی ہوں (یعنی پہرا داری کی خدمت میں انجام دوں گا) آپ نے فرمایا: تم آگے آؤ! میں آپ کے قریب ہو گیا' آپ نے دریافت فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ابوریحانہ ہوں' آپ نے میرے لیے بھی دعا کی' مگر یہ دعا اتنی طویل نہیں تھی جو پہلے آدمی کے لیے کی تھی' آپ نے فرمایا: اس آنکھ کے لیے آگ حرام ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب آنسو بہاتی ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ رو پڑتی ہے۔ اس آنکھ کے لیے بھی آگ حرام ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہتی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: اس آنکھ کے لیے بھی آگ حرام ہو جاتی ہے یعنی آپ نے تیسری آنکھ کا ذکر کیا' مگر اس بارے میں محمد بن شمیر نامی راوی واضح طور پر سن نہیں سکتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور ان کی روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

1917 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل عين باكية يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا عين غضت عَن محارم اللّٰه وَعين سهرت فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَعين خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة اللّٰه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ آنسو بہا رہی ہوگی' مگر اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے رکی ہوئی ہو' وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی ہو اور وہ

www.waseemziyai.com

آنکھ جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب مکھی کے سر برابر آنسو برآمد ہوا ہو۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1918 - وَعَن سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنهم سَارُوا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم حنين فأطنبوا السّير حَتّٰى كَانَ عَشِيَّة فَحَضرت صَلَاة الظّهْر مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فجَاء فَارس فَقَالَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ انْطَلَقت بَيْن اَيْدِيكُمْ حَتّٰى طلعت على جبل كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنا بهوازن على بكرَة اَبِيْهِمْ بظعنهم ونعمهم وَنِسَائِهِمْ اجْتَمعُوْا اِلٰى حنين فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غنيمَة الْمُسْلِمين غَدا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ من يحرسنا اللَّيْلَة قَالَ أنس بن اَبِیْ مرْثَد الغنوى اَنا يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ اركب فَركب فرسا لَهُ وَجَاء اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتقبل هٰذَا الشّعب حَتّٰى تكون فِیْ اَعْلَاهُ وَلَا تغرن من قبلك اللَّيْلَة فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أحسستم فارسكم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أحسسناه فثوب بِالصَّلَاةِ فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی وَهُوَ يلْتَفت اِلَى الشّعب حَتّٰى اِذا قضى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلَاته وَسلم قَالَ اَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فارسكم فَجعلنَا نَنْظُر اِلٰى خلال الشّجر فِی الشّعب فَاِذَا هُوَ قد جَاءَ حَتّٰى وقف على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ انْطَلَقت حَتّٰى كنت فِیْ اَعلٰى هٰذَا الشّعب حَيْثُ اَمرنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصبَحت اطَّلَعت الشعبين كِلَاهُمَا فَنظَرت فَلَمْ أر اَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نزلت اللَّيْلَة قَالَ لَا اِلَّا مُصَليا اَوْ قَاضِی حَاجَة فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أوجبت فَلَا عَلَيْك اَن لَا تعْمل بعْدهَا

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

أوجبت اَی أتيت بِفعل أوجب لَك الْجنَّة

❀ — حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، جو لوگ غزوہ حنین کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عازم سفر ہوئے تھے انہیں روانگی میں قدرے تاخیر ہوگئی تھی، حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہوگیا، نماز ظہر کا وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا، ایک شہسوار حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں ان لوگوں سے پہلے روانہ ہوا تھا، حتیٰ کہ جب میں فلاں، فلاں پہاڑ کے پاس پہنچا، تو میں نے وہاں دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ اپنے ساز وسامان اور خواتین سمیت جمع ہوکر آرہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، پھر فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل یہ سب کچھ مسلمانوں کو بطور مالِ غنیمت حاصل ہوجائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: آج رات ہماری پہرہ داری کون کرے گا؟ حضرت انس بن مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خدمت میں

www.waseemziyai.com

انجام دوں گا' آپ نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ' حسب حکم وہ سوار ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے' آپ نے ان سے فرمایا: تم اس گھاٹی کی طرف جاؤ اوپر والے حصہ تک پہنچ جاؤ' رات کے وقت کوئی کوتاہی مت کرنا' آئندہ دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے' آپ نے دو رکعت ادا کیں' پھر فرمایا: کیا تم نے اپنے گھڑسوار کو محسوس کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اسے محسوس نہیں کر سکے۔ پھر نماز کے لیے اقامت پڑھی گئی' تو آپ نماز میں مصروف ہو گئے' آپ گھاٹی کی طرف بھی توجہ کرتے رہے' حتیٰ کہ آپ نے نماز مکمل کر لی' پھر آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو خوشخبری ہو! تم لوگوں کو خوشخبری ہو تمہارا گھڑسوار واپس آ رہا ہے۔ ہم نے وادی میں موجود درختوں کی طرف دیکھا' تو گھڑسوار آ رہا تھا' یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ٹھہر گیا' اس نے عرض کیا: میں روانہ ہوا' وادی کے بالائی حصہ میں پہنچ گیا' جس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا' دوسرے دن میں صبح کے وقت دونوں طرف بطور غور دیکھا' مگر مجھے کوئی چیز دکھائی نہ دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم گزشتہ شب اس پہاڑی سے نیچے اترے تھے؟ اس نے جواب دیا: نہیں' ہاں صرف نماز پڑھنے یا قضائے حاجت کی غرض سے اترا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے آپ پر (جنت کو) واجب کر لیا ہے۔ اب تمہیں کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر تم اس کے بعد کوئی (بالفرض) عمل نہیں کرتے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''اوجبت'' کا مفہوم ہے کہ تم نے ایک ایسا کام انجام دیا ہے' جس کے سبب تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَجْهِيْزِ الْغُزَاةِ وَخَلْفِهِمْ فِيْ اَهْلِهِمْ

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے' مجاہدین کو سامان فراہم کرنے اور ان کی عدم موجودگی میں ان کے اہل خانہ کا خیال رکھنے کے حوالے سے' ترغیبی روایات

1919 - عَنْ خريم بن فاتك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنفق نَفَقَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه كتبت بسبعمائة ضعف

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے' اس کے لیے سات سو گنا (کا ثواب) لکھا جاتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

1920 - وروى الْبَزَّار حَدِيْثِ الْإِسْرَاء من طَرِيْق الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِیْ الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیْ بفرس يَجْعَل كل خطو مِنْهُ أَقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَأتى على قوم يزرعون فِیْ يَوْم ويحصدون فِیْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرَائِيل من هؤُلَاءِ قَالَ هؤُلَاءِ المجاهدون فِیْ سَبِيْل اللّٰهِ

تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفقُوْا من شَیْءٍ فَهُوَ يخلفه

فَذكر الحَدِيْث بِطُوْلِهٖ

❀— امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج کے ضمن میں ربیع بن انس کا ابوالعالیہ اور یا کسی دوسرے کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا پیش کیا گیا جس کا ایک قدم تا حد نگاہ تھا' آپ روانہ ہوئے' تو آپ کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' آپ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جو کھیتی باڑی کے کام میں مصروف تھے' ان کی فصل ایک دن میں کاشت کاٹنے کے قابل ہو جاتی تھی' جب وہ ایک بار فصل کو کاٹ لیتے تو وہ اسی وقت دوبارہ فصل کاٹنے کے قابل ہو جاتی تھی' آپ نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں' ان کی ایک نیکی سات گنا تک بڑھائی جاتی ہے' اور یہ لوگ جو چیز بھی خرچ کرتے ہیں' اس کے عوض انہیں ضرور دیا جاتا ہے۔

بعدازاں راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

1921 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما نزلت (مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ) الْبَقَرَة

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب زد أمتِیْ فَنزلت (اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) الزمر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' ان کی مثال اس دانے کی مثل ہے' جو سات بالیاں اُگاتا ہے' جن میں سے ہر بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں' اگر اللہ تعالیٰ چاہے' تو کئی گنا زیادہ کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا ہے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! میری امت کو مزید عنایت کر' تو یہ آیت کریمہ نازل کی گئی: بیشک صبر کرنے والے لوگوں کو' ان کا ثواب کسی حساب کے بغیر دیا جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1922 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب وَاَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ وَعبد اللّٰه بن

www.waseemziyai.com

عمر وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَعمْرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم كلهم يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ من أرسل نَفَقَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَأقَام فِيْ بَيته فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائة دِرْهَم وَمَنْ غزا بِنَفسِهِ فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَأنْفق فِيْ وَجهه ذٰلِكَ فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائة ألف دِرْهَم

ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَة (وَاللّٰه يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ) الْبَقَرَة 162

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن الْخَلِيل بن عبد اللّٰه وَلَا يحضرنى فِيْهِ جرح وَلَا عَدَالَة عَن الْحسن عَنْهُم وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ حَاتِم عَن الْحسن عَن عمرَان فَقَط

قَالَ الْحَافِظ وَالْحسن لم يسمع من عمرَان وَلَا من ابْن عمر وَقَالَ الْحَاكِم اَكثر مَشَايِخنَا على اَن الْحسن سمع من عمرَان انْتهى

وَالْجُمْهُوْر على اَنَّهُ لم يسمع من اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا وَقد سمع من غَيْرِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— امام حسن بن علی بن ابی طالب' حضرت ابودرداء' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوامامہ باہلی' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں بطور خرچ مال پیش کرتا ہے' خود گھر میں رہتا ہے' تو اسے ایک درہم کے عوض سات سو درہم دیے جائیں گے۔ جو آدمی نفس نفیس اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں شریک ہوتا ہے' اس موقع پر خود خرچ کرتا ہے' تو اسے ایک درہم کے بدلے سات لاکھ درہم دیے جائیں گے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے' کئی گنا رزق عطا کرتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت خلیل بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کے بارے میں اس وقت جرح و تعدیل کے بارے میں کوئی چیز میرے ذہن میں نہیں ہے۔ انہوں نے یہ روایت امام حسن بصری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ابن ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' اور نہ ہی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہمارے مشائخ کا مؤقف ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔ تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا' مگر انہوں نے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1923 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لمن اكثر فِي الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه من ذكر اللّٰه فَإِن لَهُ بِكُل كلمة سَبْعِيْنَ ألف حَسَنَة كل حَسَنَة مِنْهَا عشرَة اَضْعَاف مَعَ

www.waseemziyai.com

الَّذِیْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمَزِیْدِ

قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ النَّفَقَةَ قَالَ النَّفَقَةَ عَلٰی قَدْرِ ذٰلِكَ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِمُعَاذٍ اِنَّمَا النَّفَقَةَ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ فَقَالَ مُعَاذٌ قَلَّ فَهْمُكَ اِنَّمَا ذَاكَ اِذَا اَنْفَقُوْهَا وَهُمْ مُقِیْمُوْنَ فِیْ اَهْلِیْهِمْ غَیْرُ غَزَاةٍ فَاِذَا غَزَوْا وَاَنْفَقُوْا خَبَأَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهٖ مَا یَنْقَطِعُ عَنْهُ عِلْمُ الْعِبَادِ وَصِفَتُهُمْ فَاُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ رَاوٍ لَمْ یُسَمَّ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس آدمی کے لیے مبارک باد ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے اور اس دوران اس کا بکثرت ذکر کرتا ہے اس لیے کہ ہر لفظ کے عوض اسے ستر ہزار نیکیاں دی جائیں گی جن میں سے ایک نیکی دس گنا ہوگی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مزید عنایت ہوگی وہ اس کے علاوہ ہوگی عرض کیا گیا: یارسول اللہ! خرچ کرنے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: خرچ کرنے کا حساب بھی اسی طرح ہے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی کا بیان ہے: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا خرچ کرنے کا ثواب بھی سات سو گنا ہوگا؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: تمہارا ذہن کمزور ہے۔ یہ تو تب ہے جب لوگ خرچ کرتے ہوں خود اہل خانہ کے ساتھ اپنے گھر میں موجود رہیں خود جنگ میں شامل نہ ہوں۔ جب وہ جنگ میں شامل ہوں وہ خود خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانے جمع رکھے ہیں جن سے لوگوں کا علم منقطع نہیں ہوگا ان کی صفت بیان نہیں ہوسکتی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں اور اللہ تعالیٰ کا گروہ غالب آتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی ایسا موجود ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1924 - وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

❀ — حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے گویا وہ بھی جہاد میں شامل ہوتا ہے اور جو آدمی مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا خیال رکھتا ہے تو گویا وہ جہاد میں شریک ہوتا ہے۔

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1925 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ خَلَفَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِهٖ حَتّٰی اِنَّهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْغَازِیْ شَیْءٌ

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِنَحْوِ ابْن حبَان لم يذكر خَلفه فِيْ اَهله

❀— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہد کو سامان مہیا کرتا ہے' یا اس کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا خیال رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے بھی مجاہد جتنا ثواب عطا کرتا ہے' جبکہ مجاہد کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے' مگر انہوں نے اس میں مجاہد کے اہل خانہ کے خیال رکھنے کا ذکر نہیں کیا۔

1926 - وروى ابْن مَاجَه اَيْضًا عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جهز غازيا حَتّٰى يسْتَقلّ كَانَ لَهُ مثل أجره حَتّٰى يَمُوْت اَوْ يرجع

❀— امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا' جو آدمی کسی مجاہد کو سامان پیش کرتا ہے' حتیٰ کہ اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے' تو اس کو مجاہد کی مثل ثواب ملے گا' حتیٰ کہ وہ شہید ہو جائے' یا وہ واپس آ جائے۔

1927 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اِلٰى بنى لحيان ليخرج من كل رجلَيْنِ رجل ثُمَّ قَالَ للقاعد اَيُّكُمْ خلف الْخَارِج فِيْ اَهله فَلهُ مثل أجره

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِهمَا

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف پیغام ارسال کیا تھا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد میں شامل ہو' بیٹھے رہنے والے آدمی کے بارے میں آپ نے فرمایا: جو آدمی مجاہد فی سبیل اللہ کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا خیال رکھے گا' تو اسے بھی مجاہد کی مثل ثواب ملے گا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1928 - وَعَن زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جهز غازيا فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَلهُ مثل أجره وَمَنْ خلف غازيا فِيْ اَهله بِخَير اَوْ أنْفق على اَهله فَلهُ مثل أجره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی مجاہد کو سامان پیش کرتا ہے' تو اسے بھی مجاہد کی مثل ثواب ملے گا' جو آدمی مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا خیال رکھتا ہے' یا اس کے اہل خانہ پر رقم خرچ کرتا ہے' تو اسے بھی مجاہد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1929 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن سهلا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدثهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه

www.waseemziyai.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعَان مُجَاهدًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه اَوْ غارما فِیْ عسرته اَوْ مكاتبا فِیْ رقبته أظلهُ اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَن عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل عَنهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی معاونت کرتا ہے' یا اس کے تنگدست ہونے کی صورت میں اس کا قرض اپنے ذمہ لے لیتا ہے' یا وہ مکاتب ہو' تو اس کی رقم کتابت اپنے ذمہ لے لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ عطا کرے گا جب اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

1930 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أظل رَأس غاز أظلهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ جهز غازيا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فَلهُ مثل أجره وَمَنْ بنى للّٰه مَسْجِدا يذكر فِيْهِ اسْم اللّٰه بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِی الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی غازی کے سر پر سایہ مہیا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سایہ فراہم کرے گا' جو آدمی مجاہد فی سبیل اللہ کو سامان فراہم کرتا ہے' تو اسے مجاہد کی مثل ثواب ملے گا' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی مسجد تعمیر کرواتا ہے' جس میں ذکر الٰہی کیا جائے گا' تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1931 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدقَات ظلّ فسطاط فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه ومنحة خَادِم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه اَوْ طروقة فَحل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

طروقة الْفَحل بِفَتْح الطَّاء وبالاضافة هِیَ النَّاقة الَّتِیْ صلحت لطرق الْفَحل وَاَقل سنّهَا ثَلَاث سِنِين وَبَعض الرَّابِعَة وَهٰذِهِ هِیَ الحقة وَمَعْنَاهُ اَن يعْطى الْغَازِی خَادِمًا اَوْ نَاقَة هٰذِهِ صفتهَا فَاِن ذٰلِكَ أفضل الصَّدقَات

❀ — حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیمہ کا سایہ مہیا کرنا ہے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں غلام بطور عطیہ پیش کرنا ہے' یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں نر جانور جفتی کے لیے فراہم کرنا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''طروقة الفحل'' میں 'ط' پر زبر ہے اور یہاں ''الناقة'' کی طرف اضافت کی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اونٹنی اس قابل ہو کہ نر کے ساتھ وہ جفتی کر سکے۔ اس سلسلہ میں کم از کم اس کی عمر تین سال ہونی چاہیے جبکہ کچھ حصہ چوتھے سال کا بھی ہو اور یہ حکم ''حقة'' کے بارے میں ہو سکتا ہے۔ روایت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی مجاہد کو خدمت کے لیے خادم یا اس صفت والی اونٹنی پیش کرے تو یہ افضل صدقہ ہوگا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ احْتِبَاسِ الْخَیْلِ لِلْجِھَادِ لَا رِیَاءَ وَلَا سُمْعَةً وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِھَا وَالتَّرْغِیْبُ فِیْمَا یُذْکَرُ مِنْھَا وَالنَّھْیُ عَنْ قَصِّ نَوَاصِیْھَا لِاَنَّ فِیْھَا الْخَیْرَ وَالْبَرَکَةَ

باب: جہاد کا ایسا گھوڑا جس میں ریا کاری اور دکھلاوا نہ ہو کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز اس گھوڑے کی فضیلت اس کی پیشانی کے بال کاٹے جانے اور اس کی پیشانی میں برکت و بھلائی کے حوالے سے منقول روایات

1932 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من احتبس فرسا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بوعده فَاِن شبعه وریه وروثه وبوله فِیْ مِیْزَانه یَوْم الْقِیَامَة یَعْنِیْ حَسَنَات

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَغَیْرِھِمَا

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو اس کے وعدہ کی تصدیق کرتا ہو اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا رکھے گا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا لید اور پیشاب کرنا قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں شامل ہوگا یعنی یہ سب امور نیکیاں شمار ہوں گے۔

امام بخاری امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1933 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فالخیل قَالَ الْخَیل ثَلَاثَة ھِیَ لرجل وزر وَھِی لرجل ستر وَھِی لرجل أجر فَاَمَا الَّذِیْ ھِیَ لَہٗ وزر فَرجل ربطها رِیَاء وفخرا ونواء لاھل الْاِسْلَام فَھِیَ لَہٗ وزر وَاَمَا الَّتِیْ ھِیَ لَہٗ ستر فَرجل ربطها فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لم ینس حق اللّٰہ فِیْ ظُھُورھَا وَلَا رقابها فَھِیَ لَہٗ ستر وَاَمَا الَّتِیْ ھِیَ لَہٗ أجر فَرجل ربطها فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ تَعَالٰی لاھل الْاِسْلَام فِیْ مرج اَوْ رَوْضَة فَمَا أكلت من ذٰلِكَ المرج اَوْ الرَّوْضَة من شَیْءٍ اِلَّا کتب اللّٰہ لَہٗ عدد مَا أكلت حَسَنَات وَکتب لَہٗ عدد أرواثها

وَاَبْوَالھَا حَسَنَات وَلَا تقطع طولھَا فاستنت شرفا اَوْ شرفین اِلَّا کتب اللّٰہ لَہٗ عدد آثارھا وأرواثها حَسَنَات وَلَا مر بھَا صَاحبھَا على نهر فَشَرِبت مِنْہُ وَلَا یُرِید اَن یسقیها اِلَّا کتب اللّٰہ تَعَالٰی لَہٗ عدد مَا شربت

www.waseemziyai.com

حَسَنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْثٍ تقدم بِتَمَامِهِ فِیْ منع الزَّكَاة

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں: یہ ایک آدمی کے لیے گناہ کا باعث ہوتے ہیں' ایک آدمی کے لیے ثواب کا ذریعہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لیے حفاظت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے لیے یہ گناہ ہوتے ہیں' تو یہ ایسا آدمی ہے' جو ریاکاری' تکبر وغرور اور مسلمانوں کو اذیت دینے کے لیے انہیں باندھتا ہے' تو یہ اس کے لیے گناہ کا باعث ہوتے ہیں۔ جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے لیے یہ تحفظ کا ذریعہ ہوتے ہیں' تو یہ وہ آدمی ہے' جو انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں باندھتا ہے' پھر ان کی پشت اور گردن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھولتا نہیں ہے' اور یہ اس کے لیے حفاظت کا سبب ہوں گے۔ جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے لیے یہ اجر وثواب کا باعث ہوتے ہیں' یہ وہ آدمی ہے' جو انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلمانوں کے لیے باندھتا ہے' تو یہ جس چراگاہ یا باغ میں سے جو چیز بھی کھائیں' تو ان کی خوراک کی تعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتا ہے' ان کی لید اور پیشاب کے حساب اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اگر اس کی رسی ڈھیلی چھوڑی جائے' تو وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کے نشانات اور لید کی تعداد وحساب سے اس آدمی کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ گھوڑے کا مالک کسی نہر کے کنارے گزرتا ہے' وہ گھوڑا اس نہر سے پانی پی لیتا ہے' خواہ مالک کا اسے پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی ہو' تو وہ جتنا پانی پیتا ہے' اسی حساب سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے ہی تحریر کردہ ہیں' یہ ایک حدیث کا حصہ ہے' جو اس سے پہلے زکوٰۃ کے باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

1934 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَاَما الَّذِیْ هِیَ لَهُ أجر فَالَّذِیْ يتخذها فِیْ سَبِيْل اللّٰه ويعدها لَهُ لَا تغيب فِیْ بطونها شَيْئًا اِلَّا كتب لَهُ بهَا أجر وَلَوْ عرض مرجا اَوْ مرجين فرعاها صَاحبهَا فِيْهِ كتب لَهُ بِمَا غيبت فِیْ بطونها أجر وَلَوْ استنت شرفا اَوْ شرفين كتب لَهُ بِكُل خطْوَة خطاها أجر وَلَوْ عرض نَهرا فَسَقَاهَا بِهِ كَانَت لَهُ بِكُل قَطْرَة غيبت فِیْ بطونها مِنْهُ أجر حَتّٰى ذكر الْأجر فِیْ أرواثها وَاَبْوَالهَا

وَأما الَّتِیْ هِیَ لَهُ ستر فَالَّذِیْ يتخذها تعففا وتجملا وتسترا وَلَا يحبس حق ظُهُورهَا وبطونها فِیْ يسرها وعسرها وَأما الَّذِیْ عَلَيْهِ وزر فَالَّذِیْ يتخذها أشرا وبطرا وبذخا عَلَيْهِم الحَدِيْث

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جس آدمی کے لیے یہ (گھوڑے) اجر وثواب کا باعث ہوں گے' تو وہ آدمی ہے' جو انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں تیار کرنے کی کوشش کرتا ہے' ایسے گھوڑے کے پیٹ میں' جو چیز بھی داخل ہوگی' تو اس آدمی کے لیے اس سبب نیکی لکھی جائے گی' اگر وہ گھوڑا ایک یا دو چراگاہوں کے پاس آتا ہے' اس کا مالک اس کو وہاں چرنے کے ارادہ سے چھوڑ دیتا ہے' اس کے پیٹ میں' جو چیز بھی داخل

www.waseemziyai.com

ہوگی' اسی حساب سے اس کے مالک کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جائے گا' اگر وہ ایک یا دو ٹیلوں کی بلندی پر چڑھتا ہے' تو اس کے ہر قدم کے عوض مالک کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے' اگر وہ کسی نہر کے کنارے گزرتا ہے وہاں سے پانی پی لیتا ہے' تو اس کے پیٹ میں پانی کا جو قطرہ بھی داخل ہوگا' اس قطرہ کے عوض اس کے لیے ثواب لکھا جائے گا۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی لید اور پیشاب کے بارے میں بھی ثواب کا ذکر کیا۔

وہ گھوڑا جو محض بچاؤ کا سبب بنتا ہے' تو یہ وہ آدمی ہے' جو پاکدامنی' ضرورت کی تکمیل' تحفظ کے لیے اسے رکھتا ہے' اس کی پشت اور پیٹ کے حوالے سے تنگی اور آسانی میں اس کا حق فراموش نہیں کرتا۔

وہ گھوڑا جو آدمی کے لیے گناہ کا ذریعہ ہوتا ہے' یہ وہ آدمی ہے' جو مسلمانوں کے خلاف محض عداوت کے لیے اسے رکھتا ہے..... الحدیث۔

1935 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصِرًا بِنَحْوِ لفظ ابْن خُزَيْمَة وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

وَالْخَيْل ثَلَاثَة خيل أجر وخيل وزر وخيل ستر فَأَما خيل ستر فَمَنْ اتخذها تعففا وتكرما وتجملا وَلَمْ ينس حق ظُهُورهَا وبطونها فِيْ عسره ويسره وَأما خيل الْأَجر فَمَنْ ارتبطها فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَإِنَّهَا لَا تغيب فِيْ بطونها شَيْئًا اِلَّا كَانَ لَهُ أجر حَتّٰى ذكر أرواثها وَأَبْوَالهَا وَلَا تعدو فِيْ وَاد شوطا اَوْ شوطين اِلَّا كَانَ فِيْ مِيْزَانه وَأما خيل الْوزر فَمَنْ ارتبطها تبذخا على النَّاس فَإِنَّهَا لَا تغيب فِيْ بطونها شَيْئًا اِلَّا كَانَ وزرا حَتّٰى ذكر أرواثها وَأَبْوَالهَا وَلَا تعدو فِيْ وَاد شوطا اَوْ شوطين اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ وزر

النواء بِكَسْر النُّوْن وبالمد هُوَ المعاداة

الطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو هُوَ حَبل تشد بِهِ الدَّابَّة وترسلها ترعى

واستنت بتَشْدِيد النُّوْن اَى جرت بِقُوَّة

والشرف بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء جَمِيْعًا هُوَ الشوط مَعْنَاهُ جرت بِقُوَّة شوطا اَوْ شوطين كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِيْ لفظ الْبَيْهَقِيّ

البذخ بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الذَّال الْمُعْجَمَة آخِره خاء مُعْجمَة هُوَ الْكبر والتبذخ التكبر وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ اتخذ الْخَيل تكبرا وتعاظما واستعلاء على ضعفاء الْمُسْلِمين وفقرائهم

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل مختصر نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لیے بھلائی لکھی گئی ہے' گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک اجر وثواب والا' ایک بچاؤ والا گھوڑا ہوتا ہے۔ بچاؤ والا گھوڑا وہ ہوتا ہے' جسے آدمی پاکدامنی اختیار کرنے' قابل احترام ہونے اور ضروریات کی تکمیل کے لیے رکھتا ہے۔ پھر اس کی پشت اور پیٹ کے حوالے سے تنگی وکشادگی کی

www.waseemziyai.com

حالت میں اس کے حق کو نہیں بھلاتا۔

اجروثواب کا سبب بننے والا وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں باندھتا ہے۔اس کے پیٹ میں' جو چیز بھی داخل ہوتی ہے' وہ اجروثواب کا باعث بنتی ہے' حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی لید اور پیشاب کا ذکر بھی فرمایا۔ایسا گھوڑا اگر کسی وادی سے گزرتا ہے' تو یہ مالک کے نامہ اعمال میں ثواب کا ذریعہ بنتا ہے۔

گناہ کا سبب بننے والا گھوڑا وہ ہوتا ہے' آدمی جسے تکبر وغرور کا اظہار کرنے کے لیے باندھتا ہے۔ایسے گھوڑے کے پیٹ میں' جو چیز بھی داخل ہوتی ہے' وہ اس آدمی کے لیے گناہ ہوگی' حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی لید اور پیشاب کا ذکر بھی کیا' وہ گھوڑا دوڑ کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھتا ہے' تو مالک کے لیے باعث گناہ ہوگا۔

متن میں مذکور لفظ ''النواء'' میں 'ن' پر زبر' پھر بعد میں مد ہے۔اس کا معنی ہے: عداوت' دشمنی۔لفظ ''الطّول'' میں 'ط' کے نیچے زیر ہے' 'و' پر زبر ہے' اس سے مراد ہے: ایسی رسی جس سے جانور کو باندھا جاتا ہے۔پھر چرنے کے لیے اسے ڈھیلا کیا جاتا ہے۔لفظ ''استنت'' میں 'ن' پر تشدید ہے' اس کا معنی ہے: پوری قوت وطاقت سے دوڑنا۔لفظ ''الشرف'' میں 'ش' پر زبر جبکہ اس کے بعد 'ر' ہے۔اس کا مطلب ہے' وہ گھوڑا پوری قوت سے ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھتا ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روایت میں یہ لفظ استعمال کیا ہے۔لفظ ''البذخ'' میں 'ب' پر زبر جبکہ 'ذ' ساکن ہے' اس کا معنی ہے: بڑائی' تکبر۔لفظ ''تبذخ'' کا مفہوم ہے کہ وہ آدمی تکبر وغرور کا اظہار کرنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے' مسلمان غرباء اور مساکین کے سامنے اپنے آپ کو بڑا نمایاں کرتا ہے۔

1936 - وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ اَبَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ ارتبطها عدّة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأنفق عَلَيْهَا احتسابا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنْ شبعها وجوعها وريها وظمأها وأرواثها وَاَبْوَالَهَا فلاح فِيْ مَوَازِينه يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ ارتبطها رِيَاءً وَسُمْعَةً ومرحا وفرحا فَاِنْ شبعها وجوعها وريها وظمأها وأرواثها وَاَبْوَالَهَا خسران فِيْ مَوَازِينه يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تک گھوڑے کی پیشانی میں ہمیشہ کے لیے بھلائی رکھی گئی ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے تیاری کی غرض سے باندھتا ہے' اس کا قصد بھی ثواب کا ہو' پھر (اس پر) خرچ کرتا ہے' تو اس گھوڑے کا کھانا' بھوکے رہنا' سیر ہونا' پیاسا رہنا اس کا لید کرنا' پیشاب کرنا' سب امور قیامت کے دن اس آدمی کے نامہ اعمال میں بھلائی کے طور پر رکھے جائیں گے۔جو آدمی ریاکاری' شہرت اور اظہار فرحت ومسرت کے طور پر اسے باندھتا ہے' تو ایسے گھوڑے کا کھانا' بھوکا رہنا' سیر ہونا' پیاسا ہونا' لید کرنا اور پیشاب کرنا سب امور قیامت کے دن اس آدمی کے نامہ اعمال کے میزان میں خسارے کے طور پر رکھے جائیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1937 - وَرُوِيَ عَنْ خباب بن الْاَرَت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ

www.waseemziyai.com

ثَلَاثَة ففرس للرحمن وَفرس لِلْاِنْسَان وَفرس للشَّيْطَان فَاَما فرس الرَّحْمٰن فَمَا اتخذ فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَقتل عَلَيْهِ اَعْدَاءِ اللّٰه وَأما فرس الْاِنْسَان فَمَا استبطن وتجمل عَلَيْهِ وَأما فرس الشَّيْطَان فَمَا روهن عَلَيْهِ وقومر عَلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀— حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک گھوڑا رحمان کے لیے ہوتا ہے' اور ایک گھوڑا انسان کے لیے ہوتا ہے' جبکہ ایک گھوڑا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔ رحمان کا گھوڑا وہ ہوتا ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں باندھتا ہے' اس پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے لڑتا ہے۔ انسان کا گھوڑا وہ ہوتا ہے' جسے آدمی اپنے ذاتی استعمال کے لیے باندھتا ہے' اسے بطور سہولت کار استعمال میں لاتا ہے۔ شیطان کا گھوڑا وہ ہے' جسے آدمی گھڑ دوڑ کے لیے استعمال میں لاتا ہے' اور اسے بطور جوا بھی استعمال کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1938 - وَعَن رجل من الْاَنْصَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة فرس يرتبطه الرجل فِیْ سَبِیْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فثمنه أجر وركوبه أجر وعاريته أجر وَفرس يغالق عَلَيْهِ الرجل ويراهن فثمنه وزر وركوبه وزر وَفرس للبطنة فَعَسَى اَن يكون سدادا من الْفقر اِنْ شَاءَ اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀— انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسول کریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں باندھتا ہے' اس کی قیمت کا ثواب ملتا ہے' اس پر سواری کرنا اجر ہے' اسے ادھار دینا اجر ہے۔ ایک وہ گھوڑا ہے' جس پر آدمی جوا کھیلتا ہے' رہن کے طور پر رکھتا ہے' تو اس کی قیمت لگانا گناہ ہوتا ہے' اس پر سوار ہونا گناہ ہے۔ ایک ایسا گھوڑا ہے' جسے انسان اپنی سہولت کی غرض سے باندھتا ہے' تاکہ وہ اس کے لیے فقر سے نجات کا سبب بن جائے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1939 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة فرس للرحمن وَفرس لِلْاِنْسَان وَفرس للشَّيْطَان فَاَما فرس الرَّحْمٰن فَالَّذِیْ يرتبط فِیْ سَبِیْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فعلفه وبوله وروثه وَذكر مَا شَاءَ اللّٰه وَأما فرس الشَّيْطَان فَالَّذِیْ يقامر عَلَيْهِ ويراهن وَأما فرس الْاِنْسَان فالفرس يرتبطها الْاِنْسَان يلْتَمس بَطنهَا فَهِیَ ستر من فقر

رَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک گھوڑا رحمان کا ہے' ایک گھوڑا انسان کا ہے' اور ایک گھوڑا شیطان کا ہے۔ رحمان کا گھوڑا وہ ہے' انسان جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں

www.waseemziyai.com

باندھتا ہے تو اس کا کھانا' پیشاب کرنا اور لید کرنا..... الحدیث۔ شیطان کا گھوڑا وہ ہے آدمی جس پر جوا کھیلتا ہے' اسے رہن رکھواتا ہے۔ انسان کا گھوڑا وہ ہے آدمی جسے اس ارادہ سے باندھتا ہے' انسان اس کے ذریعے اپنے پیٹ کے لیے تلاش کرے اور یہ اس کے لیے غربت وافلاس سے بچاؤ کا سبب بنے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1940 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَیْر مَعْقُود بنواصی الْخَیل اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَمثل الْمُنفق عَلَیْهَا کالمتکفف بِالصَّدَقَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح وَهُوَ فِی الصَّحِیْح بِاخْتِصَار النَّفَقَة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ گھوڑوں کی خدمت کے لیے خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسا کوئی صدقہ کرنے والا ہوتا ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اور صحیح میں یہ روایت مختصر طور پر منقول ہے۔

1941 - وروی ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه شطره الْاَخیر قَالَ مثل الْمُنفق علی الْخَیل کالمتکفف بِالصَّدَقَةِ فَقُلْتُ لعمر مَا المتکفف بِالصَّدَقَةِ قَالَ الَّذِیْ یُعْطی بکفه

❀— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا نصف حصہ صحیح میں نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال اپنے ہاتھ سے صدقہ لینے والے آدمی کی مثل ہے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے عمر سے سوال کیا: ہاتھ میں صدقہ لینے والے آدمی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یعنی اپنے ہاتھ سے خود صدقہ کرتا ہے۔

1942 - وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْر اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَاَهْلهَا مُعَانُونَ عَلَیْهَا والمنفق عَلَیْهَا کالباسط یَده بِالصَّدَقَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تا قیامت گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ ان کے مالکوں کی ان کے حوالے سے مدد کی جائے گی' ان پر خرچ کرنے والے آدمی کی مثال اس شخص جیسی ہے' جو اپنا ہاتھ اپنا صدقہ کرنے کے لیے دراز کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

1943 - وَرُوِیَ عَن عریب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْر والنیل اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَاَهْلهَا مُعَانُونَ عَلَیْهَا والمنفق عَلَیْهَا کالباسط یَده بِالصَّدَقَةِ وَاَبْوَالهَا وأرواثها لاهلها عِنْد اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة من مسك الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَفِیْه نَکَارَة

❀— حضرت عریب رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی اور کامیابی رکھی گئی ہے' ان کے مالکوں کے لیے ان کے حوالے سے بھلائی رکھی گئی ہے۔ ان پر خرچ کرنے والے کی مثال' اس آدمی کی ہے' جو صدقہ کرنے والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے' ان گھوڑوں کا پیشاب اور لید مالکوں کے لیے قیامت کے دن جنت کی خوشبو سے تیار شدہ ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا گیا ہے۔

1944 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْر اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی رکھی گئی ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1945 - وَعَن عُرْوَة بن اَبِی الْجَعْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْر الْاَجر والمغنم اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی رکھی گئی ہے' جو ثواب اور مالِ غنیمت کے حوالے سے ہوتی ہے۔

امام بخاری' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1946 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَیل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْر والنیل اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَاَهْلهَا مُعَانُونَ عَلَیْهَا فامسحوا بنواصیها وَادعوا لَهَا بِالْبرَکَةِ وقلدوها وَلَا تقلدوها الأوتار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیو میں

www.waseemziyai.com

قیامت کے دن تک بھلائی رکھی گئی ہے' ان کے مالکوں کی ان کے سبب معاونت کی جائے گی' تم ان کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو' ان کے لیے خیر و برکت کی دعا کیا کرو' ان کے گلے میں کوئی چیز ڈالا کرو مگر ان کے گلے سے اتار مت دو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

1947 - وَعَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلوى نَاصِيَة فرس بِأُصْبُعِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة الْأجر وَالْغنيمَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا' آپ نے گھوڑے کی پیشانی پر اپنی انگلیاں پھیریں' پھر فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی رکھ دی گئی ہے' جو ثواب اور مالِ غنیمت کی صورت میں ہوتی ہے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1948 - وَعَن معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يكن شَيْءٍ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْخَيل ثُمَّ قَالَ غفرانك النِّسَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں تھی' پھر انہوں نے کہا: اے اللہ! تجھ سے مغفرت کا سوال ہے' آپ کو عورتیں بھی پسند تھیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1949 - وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من حَدِيْثِ أنس وَلَفْظُهُ لم يكن شَيْءٍ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد النِّسَاء من الْخَيل

❀ — حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں تھی۔

1950 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من فرس عَرَبِيّ اِلَّا يُؤذن لَهُ عِنْد كل سحر بِكَلِمَات يَدْعُو بِهن اَللّٰهُمَّ خولتنى من خولتنى من بنى آدم وجعلتنى لَهُ فَاجْعَلْنِيْ اَحَبَّ اَهله وَمَاله اَوْ من اَحَبَّ اَهله وَمَاله اِلَيْهِ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عربی گھوڑے کو سحری کے وقت یہ کلمات سکھائے جاتے ہیں' جن کے سبب وہ یوں دعا کرتا ہے: اے اللہ! تو اولادِ آدم میں سے مجھے وہ عطا کر جو میری نگرانی کرے'

www.waseemziyai.com

مجھے اس کے لیے (تابع) بنادے' مجھے اس کے ہاں' اس کے اہل خانہ اور دولت سے زیادہ معزز بنادے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1951 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبرکۃ فِیْ نواصی الْخَیل رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت گھوڑے کی پیشانی میں رکھی گئی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1952 - وَعَن عقبَۃ بن عبد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تقصوا نواصی الْخَیل وَلَا معارفھا وَلَا أذنابھا فَإن أذنابھا مذابھا ومعارفھا دفؤھا ونواصیھا مَعْقُود فِیْھَا الْخَیْر رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَفِیْ اِسْنَادہ رجل مَجْھُوْل

❀ — حضرت عقبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: گھوڑوں کی پیشانی' گردن اور دم کے بال مت کاٹو' اس لیے دم کے بالوں سے مکھیاں اڑائی جاتی ہیں' گردن کے بالوں سے سردی اور گرمی سے حفاظت کی جاتی ہے' اور ان کی پیشانی کے بالوں میں برکت رکھ دی گئی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک مجہول راوی موجود ہے۔

1953 - وَعَن عقبَۃ بن عَامر وَاَبِیْ قَتَادَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیر الْخَیل الأدھم الأقرح الأرثم المحجل طلق الْیَد الْیُمْنَی

قَالَ یزِیْد یَعْنِیْ ابْن اَبِیْ حبیب فَإن لم یکن أدھم فکمیت علی ھٰذِہِ الشیۃ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل گھوڑا وہ ہے' جو سیاہ رنگ کا ہو جبکہ اس کے منہ' ناک اور پیشانی پر سفید رنگ موجود ہو' پاؤں بھی سفید ہوں اور اس کے آگے والا دایاں پاؤں باقی جسم کے رنگ جیسا ہو۔

یزید بن حبیب راوی نے کہا: اگر وہ سیاہ رنگ کا نہ ہو' تو اسی طرح کا سرخ و سیاہ رنگ کا گھوڑا (سب سے افضل ہے۔)

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1954 - وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِم عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃ وَحدہ وَلَفظ التِّرْمِذِیّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیر الْخَیل الأدھم الأقرح الأرثم ثُمَّ الأقرح المحجل طلق الْیَد الْیُمْنَی فَإن لم یکن أدھم فکمیت علی ھٰذِہِ الشیۃ

www.waseemziyai.com

قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطهمَا

الأقرح هُوَ الْفرس یکون فِیْ وسط جَبهته قرحَة وَهِی بَیَاض یسیر

والأرثم بِفَتْح الْهمزَة وثاء مُثَلّثَة مَفْتُوحَة هُوَ الْفرس یکون بِهِ رثم محرکا ومضموم الرَّاء سَاکن الثَّاء وَهُوَ بَیَاض فِیْ شفته الْعلیا وَالْأُنْثَی رثماء

وطلق الْیُمْنَی بِفَتْح الطَّاء وَسُکُون اللَّام وَبِضَمِّهَا اَیْضًا اِذا لم یکن بهَا تحجیل

والکمیت بِضَم الْکَاف وَفتح الْمِیْم هُوَ الْفرس الَّذِیْ لَیْسَ بالأشقر وَلَا الأدهم بل یخالط حمرته سَواد

والشیة بِکَسْر الشین الْمُعْجَمَة وَفتح الْیَاء مُخَفّفَة هُوَ کل لون فِی الْفرس یکون مُعظم لَوْنهَا علی خِلَافه

❀ — امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل گھوڑا وہ ہے' جو سیاہ رنگ کا ہو جبکہ اس کا منہ' ناک اور پیشانی سفید رنگ کی ہو۔ پھر وہ گھوڑا ہے' جس کی پیشانی میں چمک اور اس کے دائیں پاؤں پر نشان موجود ہو۔ اس کے بعد وہ گھوڑا ہے' جو سیاہ نہ ہو' اسی کیفیت کا سرخ و سیاہ گھوڑا سب سے افضل ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اقرح'' سے مراد ایسا گھوڑا ہے' جس کی پیشانی کے وسط میں داغ موجود ہو اور قلیل مقدار میں سفیدی بھی ہو۔

لفظ ''ارثم'' میں 'ا' پر زبر ہے' پھر 'ث' ہے۔ اس پر بھی زبر ہے۔ اس سے مراد ہے: گھوڑے کے اوپر والے ہونٹ کے قریب سفیدی موجود ہو' تاہم گھوڑے کے لیے لفظ ''رثماء'' استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ ''طلق الیمنی'' میں 'ط' پر زبر' 'ل' ساکن اور اس پر پیش بھی درست ہے' بشرطیکہ اس میں چمک موجود نہ ہو۔

لفظ ''الکمیت'' میں 'ک' پر پیش ہے' 'م' پر زبر ہے۔ اس سے مراد ایسا گھوڑا ہے' جو بالکل نہ سرخ ہو اور نہ سیاہ ہو' بلکہ اس میں دونوں رنگ موجود ہوں۔

لفظ ''الشیۃ'' میں 'ش' کے نیچے زیر' 'ی' پر زبر اور تخفیف بھی ہے۔ یہاں مراد گھوڑے کا وہ رنگ ہے' جس کا اکثر حصہ اس کے خلاف ہو۔

1955 - وَعَن عقبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أردْت اَن تغزو فاشتر فرسا أغر محجلا مُطلق الْیُمْنَی فَاِنَّك تغنم وتسلم

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب تم جہاد میں شامل ہونے کا ارادہ کرو' تو

www.waseemziyai.com

اس طرح کا گھوڑا خریدو جس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں' اس طرح تمہیں مالِ غنیمت حاصل ہوگا اور تم صحیح وسلامت بھی رہو گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1956 - وَعَنْ اَبِیْ وهب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ من الْخَيل بِكُل كميت أغر محجل اَوْ أشقر أغر محجل اَوْ أدهم أغر محجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ أطول من هٰذَا

❀ — حضرت ابووہب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا گھوڑا استعمال کرنے کا التزام کرو' جو سرخ وسیاہ رنگ کا ہو' اس کی پیشانی سفید ہو' پاؤں بھی سفید رنگ کے ہوں' یا پیشانی اور اگلے پاؤں سفید ہوں' یا پیشانی اور چاروں پاؤں سفید رنگ کے ہوں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قدرے طویل نقل کی ہے۔

1957 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمن الْخَيل فِیْ شقرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الْيمن بِضَم الْيَاء هُوَ الْبركَة وَالْقُوَّة

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے کی برکت' اس کے گہرے سرخ وزرد رنگ میں رکھی گئی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الیمن'' میں 'ی' پر پیش پڑھی گئی ہے' اس کا معنی ہے۔ قوت' برکت۔

تَرْغِيْبُ الْغَازِیْ وَالْمُرَابِطِ فِی الْاِكْثَارِ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَتَقَدُّمِ فِیْ بَابِ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: مجاہد اور پہرہ دار آدمی کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس موقع پر نیک عمل کی کثرت کرنے' روزہ رکھنے' نماز ادا کرنے' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور دیگر امور کے حوالے سے منقول روایات

1958 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة أسرِی بِهٖ اَتَى على قوم

www.waseemziyai.com

اس طرح کا گھوڑا خریدو جس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں' اس طرح تمہیں مالِ غنیمت حاصل ہوگا اور تم صحیح وسلامت بھی رہو گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1956 - وَعَنْ اَبِیْ وهب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ من الْخَيل بِكُل كميت أغر محجل اَوْ أشقر أغر محجل اَوْ أدهم أغر محجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ أطول من هٰذَا

❀ — حضرت ابووہب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا گھوڑا استعمال کرنے کا التزام کرو' جو سرخ وسیاہ رنگ کا ہو' اس کی پیشانی سفید ہو' پاؤں بھی سفید رنگ کے ہوں' یا پیشانی اور اگلے پاؤں سفید ہوں' یا پیشانی اور چاروں پاؤں سفید رنگ کے ہوں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قدرے طویل نقل کی ہے۔

1957 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمن الْخَيل فِیْ شقرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الْيمن بِضَم الْيَاء هُوَ الْبركَة وَالْقُوَّة

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے کی برکت' اس کے گہرے سرخ وزرد رنگ میں رکھی گئی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الیمن'' میں 'ی' پر پیش پڑھی گئی ہے' اس کا معنی ہے۔ قوت' برکت۔

تَرْغِيْبُ الْغَازِیْ وَالْمُرَابِطِ فِی الْاِكْثَارِ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَتَقَدُّمِ فِیْ بَابِ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: مجاہد اور پہرہ دار آدمی کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس موقع پر نیک عمل کی کثرت کرنے' روزہ رکھنے' نماز ادا کرنے' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور دیگر امور کے حوالے سے منقول روایات

1958 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة أسرِی بِهِ اَتَى على قوم

www.waseemziyai.com

یزرعون فِیْ یَوْم ویحصدون فِیْ یَوْم کلما حصدوا عَاد کَمَا کَانَ فَقَالَ یَا جِبْرَائِیل من هؤُلَاءِ قَالَ هؤُلَاءِ المجاهدون فِیْ سَبِیْل اللّٰه تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفقُوْا من شَیْءٍ فَهُوَ یخلفه

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: شب معراج میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی باڑی کرتے تھے اور ایک (دوسرے) دن اس کی فصل کاٹ لیتے تھے' جب وہ فصل کاٹتے تو دوبارہ پہلے کی مثل ہو جاتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' ان کی نیکی کا ثواب انہیں سات سو گنا عنایت کیا جائے گا' انہوں نے جو چیز بھی خرچ کی ہے' انہیں اس کا ثواب عنایت کیا جائے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1959 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یَصُوم یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه اِلَّا باعد اللّٰه بِذٰلِكَ الْیَوْم وَجهه عَن النَّار سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد کے دوران) ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن کے روزہ کے سبب دوزخ سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1960 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه فِیْ غیر رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سیر الْمُضمر الْجواد

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من طَرِیْق زبان بن فائد

❀— حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رمضان کے سوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اسے جہنم سے اتنا دور کر دیا جاتا ہے' جتنا تیز رفتار اور تربیت یافتہ گھوڑا سو سال کے عرصہ میں فاصلہ طے کرتا ہے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زبان فائد نقل کی ہے۔

1961 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ایسی خندق حائل کر دیتا ہے' جو آسمان وزمین کے فاصلہ کے برابر ہوتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

1962 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن الْوَلِید بن جمیل عَن الْقَاسِم عَنهُ وَقَالَ حَدِیْث غَرِیْبٌ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد کے دوران) ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس آدمی اور دوزخ کے درمیان ایک ایسی خندق حائل کرتا ہے' جس کا فاصلہ آسمان وزمین کے فاصلہ کے مطابق ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ولید بن جمیل اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

1963 - وَعَن عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه بَعدت مِنْهُ النَّار مسیرَة مائَة عَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

وَرَوَاهُ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْهِ بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسیرَة مائَة عَام رکض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ من حَدِیْثِ عقبَة لم یقل فِیْهِ رکض الْفرس اِلٰی آخِره

❀— حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اس سے جہنم کو ایک سو سال کی مسافت جتنا دور کر دیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو دوزخ سے ایک سو سال کے فاصلہ کے مطابق دور کر دیتا ہے' جو فاصلہ تیز رفتار اور تربیت یافتہ گھوڑا طے کرتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نقل کی ہے۔ تاہم اس میں ''تیز رفتار اور تربیت یافتہ گھوڑے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

1964 - وَعَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن

www.waseemziyai.com

الصَّلَاة وَالصِّيَام وَالذكر يُضَاعف على النَّفَقَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه بسبعمائة ضعف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ من طَرِيْق زبان عَنهُ

❀— حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: نماز ادا کرنا' روزہ رکھنا اور ذکر کرنا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ افضل ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زبان نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1965 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لمن اكثر فِي الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه من ذكر اللّٰه فَإِن لَهُ بِكُل كلمة سَبْعِيْنَ ألف حَسَنَة كل حَسَنَة مِنْهَا عشرَة اَضْعَاف مَعَ الَّذِيْ لَهُ عِنْد اللّٰه من الْمَزِيْد

الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه رجل لم يسم

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دوران ذکر الٰہی بکثرت کرتا ہے' اس لیے کہ اسے ہر کلمہ کے بدلے میں ستر ہزار نیکیاں عطا کی جاتی ہیں' ان میں سے ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے' اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اضافی انعامات سے بھی نوازتا ہے..... الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

1966 - وَرُوِيَ عَن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ اَى الْمُجَاهدين أعظم أجرا قَالَ اَكْثَرهم للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى ذكرا الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀— حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجاہدین میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو مجاہد بکثرت ذکر خداوندی کرتا ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت مکمل طور پر آگے چل کر آئے گی۔

1967 - وَعَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ ألف آيَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه كتبه اللّٰه مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق زبان عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْمملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالظَّاهِر اَن المرابط اَيْضًا هُوَ فِيْ سَبِيْل اللّٰه فيضاعف عمله الصَّالح كَمَا يُضَاعف عمل الْمُجَاهد

❀— حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں (دوران جہاد) قرآن کریم کی ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے انبیاء' صدیقین' شہداء

www.waseemziyai.com

اورصالحین کے ساتھ لکھے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زبان نامی راوی کے حوالے سے حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ پہرہ دینے والا آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار کیا جاتا ہے' نیک اعمال کا ثواب بھی اسے کئی گنا زیادہ دیا جاتا ہے' جس طرح مجاہد کو اس کے عمل کا اجر کئی گنا زیادہ دیا جاتا ہے۔

1968 - وَقد رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یرفعهُ قَالَ صَلَاة فِیْ مَسْجِدی تعدل بِعشْرَة آلَاف صَلَاة فِی الْمَسْجِد الْحَرَام تعدل بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة بِاَرْض الرِّبَاط بألفی ألف صَلَاة الحَدِیْثِ رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا' دس ہزار نمازوں کے برابر ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے' پہرہ داری کی جگہ پر ایک نماز ادا کرنا بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے..... الحدیث۔

ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

1969 - وروی الْبَیْهَقِیّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَلَاة المرابط تعدل خَمْسمِائَة صَلَاة وَنَفَقَة الدِّینَار وَالدِّرْهَم مِنْهُ أفضل من سَبْعمِائة دِیْنَار یُنْفِقهُ فِیْ غَیْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہرہ داری کی خدمت سرانجام دینے والے کی ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے' اس کا ایک دینار یا ایک درہم خرچ کرنا سات سو دینار کے سوا خرچ کرنے کے برابر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْغَدْوَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالرَّوْحَةِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ وَالْغُبَارِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْخَوْفِ فِیْهِ

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے اور واپس آنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیدل چلنے' غبار آلود ہونے اور خوف لاحق ہونے کے حوالے سے منقول روایات

1970 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لغدوة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه اَوْ رَوْحَة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُكُمْ من الْجَنَّة اَوْ مَوْضِع قید یَعْنِیْ سَوْطه خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا

www.waseemziyai.com

فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً من اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرِهِمَا

الغدوة بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ هِيَ الْمرة الْوَاحِدَةِ من الذّهاب

والروحة بِفَتْحِ الرَّاءِ هِيَ الْمرة الْوَاحِدَةِ من الْمَجِيْءِ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں روانہ ہونا اور واپس آنا' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک کمان رکھنے کی جگہ یا ایک کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے بہتر ہے۔ جب اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین پر جھانک کر دیکھے' تو وہ مشرق و مغرب کے درمیان ہر جگہ کو روشن کر دے اور تمام جگہ خوشبو سے بھر جائے' اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے بہتر ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغدوۃ'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس کا معنی ہے: ایک بار جانا' ایک بار روانہ ہونا۔ لفظ ''الروحۃ'' میں 'ر' پر زبر ہے' اس کا معنی ہے: ایک بار آنا' ایک بار واپس پلٹنا۔

1971 - وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غدْوَة فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَة خير مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ غربت

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دفعہ جانا اور ایک دفعہ واپس آنا' ہر اس چیز سے بہتر ہے' جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) غروب ہوتا ہے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1972 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاط يَوْم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِع سَوْط اَحَدُكُمْ من الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا والروحة يروحها الْعَبْد فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ الغدوة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم

❀— حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے افضل ہے۔ جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موود تمام اشیاء سے بہتر ہے۔ وہ آنا اور جانا' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو' یہ دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے افضل ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

1973 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاحَ مُسْلِمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُجَاهِدًا اَوْ حَاجًا مهلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہوتا ہے' یا احرام باندھتا ہے' یا تلبیہ کہتے ہوئے نکلتا ہے' تو آفتاب اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1974 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه والحاج اِلٰی بَیت اللّٰه والمعتمر وَفد اللّٰه دعاهم فَاَجَابُوْهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ كِلَاهُمَا عَن عمرَان بن عُیَیْنَة عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَن مُجَاهِد عَنهُ وَالْبَیْهَقِیّ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق فَوَقفهُ وَلَمْ یرفعهُ وَرَوَاهُ بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ ابْن مَاجَه فِیْ آخِره اِن دَعوه أجابهم وَاِن استغفروه غفر لَهُم

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا آدمی' اللہ تعالیٰ کے گھر کے حج کے لیے روانہ ہونے والا آدمی' عمرہ کی نیت سے نکلنے والا یہ سب اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے بلانے سے یہ آتے ہیں۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں نے عمران بن عیینہ' عطاء بن سائب اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی سند سے یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یعنی انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر اسے نقل نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے اس کی مثل روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جب یہ لوگ دعا کریں' تو (اللہ تعالیٰ) ان کی دعا کو قبول کرتا ہے' اور اگر یہ لوگ دعائے مغفرت کرتے ہیں' تو ان کی مغفرت کر دیا ہے۔

1975 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تضمن اللّٰه لمن خرج فِیْ سَبِیْله لَا یُخرجهُ اِلَّا جِهَاد فِیْ سبیلی وإیْمان بِی وتصدیق برسلی فَهُوَ ضَامِن اَن أدخلهُ الْجَنَّة اَوْ أرجعه اِلٰی منزله الَّذِیْ خرج مِنْهُ نائلا مَا نَالَ من أجر اَوْ غنیمَة وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ مَا كلم یكلم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه

www.waseemziyai.com

اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِه يَوْم كلم لَونه لون دم وريحه ريح مسك وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَوْلَا اَن أشق عَلَى الْمُسْلِمين مَا قعدت خلاف سَرِيَّة تغزو فِیْ سَبِيْل اللّٰه اَبَدًا وَلٰكِن لَا أجد سَعَة فأحملهم وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَة ويشق عَلَيْهِمْ اَن يتخلفوا عنى وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَوَدِدْت اَن أغزو فِیْ سَبِيْل اللّٰه فأقتل ثُمَّ أغزو فأقتل ثُمَّ أغزو فأقتل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظهمْ تكفل اللّٰه لمن جَاهد فِیْ سَبِيله لَا يُخرجهُ من بَيته اِلَّا الْجِهَاد فِیْ سَبِيْله وتصديق بكلماته اَن يدْخلهُ الْجَنَّة اَوْ يردهُ اِلٰى مَسْكَنه بِمَا نَالَ من أجر اَوْ غنيمَة الْحَدِيْث

الْكَلم بِفَتْحِ الْكَاف وَسُكُون اللَّام هُوَ الْجرْح

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کے لیے ضامن ہوتا ہے' جو اس کی راہ میں روانہ ہوتا ہے' اگر اسے میری راہ میں جہاد کے سوا کسی چیز نے نہیں نکالا' وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے' میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہوتا ہے کہ یا تو اسے جنت میں داخل کرتا ہے' یا اسے گھر واپس لوٹا دیتا ہے' جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا' جبکہ اس نے ثواب اور مالِ غنیمت حاصل کیا ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے (اسے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی زخم لگا ہوگا جب وہ قیامت کے روز حاضر ہوگا' تو وہ زخم تر و تازہ ہوگا' اس کا رنگ خون کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی' اس کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' اگر مجھے مسلمانوں کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی جہاد میں پیچھے نہ رہتا' لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب لوگوں (مجاہدین) کو سواریاں فراہم کرسکوں جبکہ ان لوگوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے۔ انہیں یہ بات بھی پسند نہیں ہے کہ وہ میرے پیچھے رہ جائیں' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شریک ہوں' مجھے شہید کیا جائے' پھر میں جہاد میں شامل ہوں مجھے پھر شہید کر دیا جائے' میں پھر جہاد میں حصہ لوں اور مجھے شہید کیا جائے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

امام بخاری اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ اس آدمی کا ضامن ہے' جو اس کی راہ میں روانہ ہوتا ہے' وہ اپنے گھر میں محض اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے قصد سے نکلتا ہے' اس کے کلمات کو تسلیم کرتا ہے' یا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' یا اسے گھر واپس پھیر دے گا' جبکہ اسے ثواب اور مالِ غنیمت بھی حاصل ہوگا..... الحدیث۔

متن میں مذکور لفظ ''الکلم'' میں 'ک' پر زبر ہے' جبکہ 'ل' پر سکون ہے' اس کا معنی ہے: زخم۔

1976 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فصل فِیْ

www.waseemziyai.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قتل فَهُوَ شَهِيد اَوْ وقصه فرسه اَوْ بعيره اَوْ لدغته هَامة اَوْ مَاتَ على فرَاشه بِاَىّ حتف شَاءَ اللّٰه مَاتَ فَاِنَّهُ شَهِيد وَاِن لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد من رِوَايَةِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد عَنِ ابْنِ ثَوْبَان وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن ثَابت بن ثَوْبَان وَيَاْتِى الْكَلَام على بَقِيَّة وَعبد الرَّحْمَن

فصل بالصَّاد الْمُهْمِلَة محركا اَى خرج وقصه بِالْقَافِ وَالصَّاد الْمُهْمِلَة محركا اَى رَمَاه فَكسر عُنُقه الحتف بِفَتْح الْمُهْمِلَة وَسُكُون الْمُثَنَّاة فَوق هُوَ الْمَوْت

❀— حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کی نیت سے) روانہ ہوتا ہے وہ انتقال کر جائے یا قتل ہو جائے تو وہ شہید شمار کیا جائے گا۔ جب وہ اپنے اونٹ سے یا گھوڑے سے گر کر یا کسی زہریلے جانور کے کاٹ لینے کے سبب یا اپنے بستر پر لیٹا ہوا یا کسی اور سبب سے وفات پا جائے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ شہید شمار ہوگا اور اسے جنت حاصل ہوگی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بقیہ بن ولید بن ثوبان سے نقل کی ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہیں۔ بقیہ اور عبدالرحمٰن کے بارے میں تفصیلی گفتگو آگے آئے گی۔ متن میں مذکور لفظ ''فصل'' میں 'ص' جس پر حرکت موجود ہے اس کا معنی ہے: وہ نکلا وہ روانہ ہوا۔

لفظ ''وقصہ'' میں 'ق' اور 'ص' دونوں متحرک ہیں اس کا مفہوم ہے: سواری کے جانور نے گرایا جس کے نتیجہ میں گردن ٹوٹ گئی۔

لفظ ''الحتف'' کا مطلب ہے: فوت ہو جانا۔

1977 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج حَاجا فَمَاتَ كتب اللّٰه لَهُ أجر الْحَاج اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كتب اللّٰه لَهُ أجر الْمُعْتَمِر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج غازيا فَمَاتَ كتب اللّٰه لَهُ أجر الْغَازِى اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حج کے لیے روانہ ہوتا ہے پھر وہ وفات پا جائے تو اللہ تعالیٰ تا قیامت حج کرنے کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے جو آدمی عمرہ کی نیت سے روانہ ہوتا ہے پھر وہ وفات پا جائے تو اللہ تعالیٰ تا قیامت اس کے لیے عمرہ کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے روانہ ہوتا ہے وہ وفات پا جائے تو اللہ تعالیٰ تا قیامت اس کے لیے جہاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن اسحاق کی روایت کے مطابق نقل کی ہے اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

1978 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عهد اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خمس من فعل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَاد مَرِيضا اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة اَوْ خرج غازيا فِىْ

www.waseemziyai.com

سَبِيْل اللّٰه اَوْ دخل على اِمَام يُرِيد بِذٰلِكَ تعزيره وتوقيره اَوْ قعد فِيْ بَيته فَسلم وَسلم النَّاس مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پانچ امور کے بارے میں عہد لیا تھا' جو آدمی ان میں سے کسی ایک کو بھی انجام دے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوگا۔ جو آدمی کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' یا نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے' یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے روانہ ہوتا ہے' یا کسی حاکم وقت کے پاس جائے جبکہ اس کا قصد تعظیم بجالانا اور معاونت کرنا ہو اور یا وہ اپنے گھر میں رہے' خود با سلامت رہے' اور دوسروں کو بھی با سلامت رکھے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام بزار' امام طبرانی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1979 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِي عَنْ ربه قَالَ اَيّمَا عبد من عِبَادِيْ خرج مُجَاهِدًا فِيْ سبيلي ابْتِغَاء مرضاتي ضمنت لَهُ اِن رجعته ارجعه بِمَا اَصَاب من اجر اَوْ غنيمَة وَاِن قَبضته غفرت لَهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میرے بندوں میں سے جو بھی میرا بندہ' میری راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہوتا ہے' اس کا مقصد محض میری خوشنودی کا حصول ہو' تو میں اس کے لیے اس چیز کا ضامن ہوں گا' اگر میں نے اسے واپس لوٹایا' تو اس کے لیے ثواب اور مالِ غنیمت ہوگا اور اگر میں نے اسے موت سے دوچار کیا' تو میں اس کی بخشش کردوں گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1980 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج النَّار رجل بَكَى من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يعود اللَّبن فِي الضَّرع وَلَا يجْتَمع غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ اِلَّا انهم قَالُوْا وَلَا يجْتَمع غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم فِيْ منخرى مُسْلِم اَبَدًا

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا' جو خوف خدا کی وجہ سے روتا ہو' وہ اس وقت تک داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ دوبارہ (جانور کے) تھن میں واپس نہیں چلا جاتا' اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام نسائی' امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ کا ''غبار اور دوزخ کا دھواں'' کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

1981 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن جبر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغبرت قدما عبد فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَتَمَسهُ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ وَلَفْظِهِ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْل اللّٰه فهما حرَام على النَّار

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ کسی آدمی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جس آدمی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو وہ دونوں پاؤں (آتش) جہنم کے لیے حرام قرار پائیں گے۔

1982 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِی النَّار اجتماعا يضر اَحَدَهُمَا الْاٰخر مُسْلِم قتل كَافِرًا ثُمَّ سدد الْمُسْلِم وقارب وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ جَوف عبد غُبَار فِیْ سَبِیْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ قلب عبد الْاِيْمَان وَالشح

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ أتم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّقَالَ النَّسَائِیّ الْاِيْمَان والحسد

وَصدر الحَدِيْثِ فِیْ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جہنم میں ایسی دو چیزیں جمع نہیں ہو سکیں گی' جن میں سے ایک دوسری کو نقصان پہنچا سکتی ہو' ایک مسلمان آدمی جس نے کسی کافر کو قتل کے گھاٹ اتارا ہو' پھر وہ مسلمان بسلامت رہے' اور نیکوکار رہے' کسی آدمی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکیں گے اور نہ ہی کسی آدمی کے دل میں ایمان اور کنجوسی دونوں جمع ہو سکیں گے۔

امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں' یہ روایت مکمل ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ تحریر کیے ہیں: ایمان اور حسد

www.waseemziyai.com

دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

صحیح مسلم میں روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا گیا ہے۔

1983 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من رجل یغبر وَجهه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه اِلَّا آمنهُ اللّٰه دُخان النَّار یَوْم الْقِیَامَة وَمَا من رجل تغبر قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه اِلَّا آمن اللّٰه قَدَمَیْهِ النَّار یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جہنم کے دھویں سے بچائے گا' جس آدمی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے پاؤں کو جہنم سے بچائے گا۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1984 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یرفع الحَدِیْثِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یجمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ جَوف عبد غبارا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه ودخان جَهَنَّم وَمَنْ اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه باعد اللّٰه مِنْهُ النَّار یَوْم الْقِیَامَة مسیرَة ألف عَام للراكب المستعجل وَمَنْ جرح جِرَاحَة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه ختم لَهُ بِخَاتم الشُّهَدَاءِ لَهُ نور یَوْم الْقِیَامَة لَوْنهَا مثل لون الزَّعْفَرَان وریحها مثل ریح الْمسك یعرفهُ بهَا الْاَولونَ وَالْاٰخرُوْنَ یَقُوْلُوْنَ فلَان عَلَیْهِ طَابع الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَاتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد ورواة اِسْنَاده ثِقَات اِلَّا اَن خَالِد بْن دریك لم یدْرك اَبَا الدَّرْدَاءِ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اللہ تعالیٰ جمع نہیں کرے گا' جس آدمی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کر دے گا' جتنا فاصلہ ایک ہزار سال میں تیز رفتار سوار طے کر سکتا ہے' جس آدمی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی زخم لگ جائے' تو اس پر شہداء کی مہر لگائی جاتی ہے' ایسا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا' جس کا رنگ زعفران کی مثل ہوگا' اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مثل ہوگی' اس زخم کے سبب پہلے اور بعد والے سب لوگ اسے پہچان لیں گے اور یوں کہیں گے: فلاں آدمی پر شہداء کی مہر لگائی گئی ہے' جو آدمی اتنے وقت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے جتنے وقت میں اونٹ کا دودھ دوھیا جاتا ہے' تو ایسے آدمی کے لیے جنت واجب ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم خالد بن دریک نامی راوی کو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ میسر نہ آیا۔

www.waseemziyai.com

1985 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ عَن عَمْرو بن قیس الْکِنْدِیّ قَالَ اَنا مَعَ اَبِی الدَّرْدَاءِ منصرفین من الصائفة فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اجْتَمعُوْا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْل اللّٰه حرم اللّٰه سَائِر جسده علی النَّار

قَوْلُهُ من الصائفة اَی من غَزْوَة الصائفة وَهِی غَزْوَة الرّوم سمیت بِذٰلِكَ لانَهم کَانُوْا یغزونهم فِی الصَّیف خَوْفًا من الْبرد والثلج فِی الشتَاء

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف معجم اوسط میں عمرو بن قیس کندی کا بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں تھا' صائفہ سے واپسی پر انہوں نے کہا: اے لوگو! تم مجتمع رہو' کیونکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے' تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام جسم کو جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''صائفة'' کا معنی ہے: موسم گرما کی لڑائی' یاد رہے یہ رومیوں کے ساتھ لڑائی موسم گرما میں ہوئی تھی کیونکہ موسم سرما میں برف باری کا اندیشہ تھا۔

1986 - وَعَن ربیع بن زِیَاد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یسیر اِذا هُوَ بِغُلَام من قُرَیْش معتزل من الطَّرِیْق یسیر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ ذَاك فَلان قَالُوْا بلَی قَالَ فَادعوهُ فَدَعوهُ

قَالَ مَا بالك اعتزلت الطَّرِیْق قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کرهت الْغُبَار

قَالَ فَلَا تعتزله فوالذی نفس مُحَمَّد بِیَدِهِ اِنَّهُ لذریرة الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسیله

❀— حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تھے' اسی دوران آپ نے دیکھا کہ قریش کا ایک نوجوان آدمی راستہ سے ہٹ کر سفر کر رہا ہے' آپ نے فرمایا: کیا یہ فلاں نوجوان نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں! آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم راستہ سے ہٹ کر کیوں چل رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے غبار نہ پسند ہے' آپ نے فرمایا: تم اس سے الگ تھلگ نہ رہو' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' یہ (غبار) جنت کی خوشبو ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

1987 - وَعَنْ اَبِی المصبح المقرائی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نسیر بِاَرْض الرّوم فِیْ طَائِفَة عَلَیْهَا مَالك بن عبد اللّٰه الْخَثْعَمِی اِذْ مر مَالك بجابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ یَقُود بغلا لَهُ فَقَالَ لَهُ مَالك اَی اَبَا عبد اللّٰه ارکب فَقَدْ حملك اللّٰه فَقَالَ جَابر أصلح دَابَّتی وأستغنی عَن قومِی وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْل اللّٰه حرمه اللّٰه علی النَّار فَسَار حَتّٰی اِذا کَانَ حَیْثُ

www.waseemziyai.com

يسمعهُ الصَّوْت نَادَى بِأَعْلَى صَوْته يَا أَبَا عبد اللّٰه اركب فَقَدْ حملك اللّٰه فَعرف جَابر الَّذِي يُرِيد فَقَالَ أصلح دَابَّتِي واستغني عَن قومِي وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْل اللّٰه حرمه اللّٰه على النَّار فتواثب النَّاس عَن دوابهم فَمَا رَأَيْت يَوْمًا أكثر مَاشِيا مِنْهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَاللَّفْظ لَهُ

❀— ابو مصبح مقرائی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم روم کی زمین پر سفر کر رہے تھے' اس موقع پر ہمارے امیر مالک بن عبداللہ خثعمی تھے' مالک کا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا' جو اپنے خچر کے ساتھ چل رہے تھے' مالک نے ان سے کہا: اے عبداللہ! آپ بھی (خچر پر) سوار ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری کے لیے یہ دیا ہے' انہوں نے جواب میں کہا: میں اپنی سواری کو درست رکھتا ہوں' میں لوگوں کی سواری سے بے نیاز ہوں' کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اسے اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے۔

وہ چلتے رہے' جب وہ ایسے مقام پر پہنچے جہاں سے آواز سنائی دے سکتی تھی' تو مالک نے انہیں بلند آواز سے یوں کہا: اے ابوعبداللہ! آپ سوار ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری فراہم کی ہے' مالک کے مقصد کا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہو گیا تھا' انہوں نے کہا: میں اپنے جانور کو درست رکھنا چاہتا ہوں اور قوم سے بے نیاز ہونا چاہتا ہوں' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو اسے اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے۔

لوگ اپنی سواریوں سے تیزی سے اچھل کر نیچے آ گئے' راوی کا بیان ہے: میں نے اس دن سے زیادہ لوگوں کو پیدل چلتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

1988 - وَرَوَاهُ أَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نسير فَذكره بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اغبرت قدما عبد فِي سَبِيْل اللّٰه إِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِمَا النَّار فَنزل مَالك وَنزل النَّاس يَمْشُوْنَ فَمَا رئى يَوْمًا أكثر مَاشِيا مِنْهُالْمصبح بِضَم الْمِيْم وَفتح الصَّاد الْمُهْمِلَة وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة

والمقرائی بِضَم الْمِيْم وَقِيْلَ بِفَتْحِهَا وَالضَّم أشهر وبسكون الْقَاف بعْدهَا رَاء وَألف ممدودة نِسْبَة إِلَى قَرْيَة بِدِمَشْق

❀— امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم عازم سفر تھے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے حضور

www.waseemziyai.com

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں' تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

مالک اور لوگ سب اپنی سواریوں سے نیچے اتر گئے' اس دن سے زیادہ پیدل چلنے والے لوگ نہیں دیکھے گئے۔

متن میں مذکور لفظ ''مصبح'' میں 'م' پر پیش' 'ص' پر زبر جبکہ 'ب' کے نیچے زیر ہے۔ لفظ ''مقرائی'' میں 'م' پر پیش اور ایک قول کے مطابق اس پر زبر ہے' مگر پیش زیادہ مشہور ہے' اس کے بعد الف ممدودہ ہے' اور اس کی نسبت دمشق کی ایک بستی کی طرف ہے۔

1989 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خالط قلب امرىء رهج فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

الرهج بِفَتْحِ الرَّاء وَسُكُون الْهَاء وَقِيْلَ بِفَتْحِهَا هُوَ مَا يداخل بَاطِن الْاِنْسَان من الْخَوْف والجزع وَنَحْوَهُ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کسی آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوف پیدا ہوتا ہے' تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الرھج'' میں 'ر' پر زبر' 'ہ' ساکن ہے' اور ایک قول کے مطابق اس پر زبر ہے۔ اس سے مراد ایسی چیز ہے' جو انسان کے باطن میں داخل ہو سکے مثلاً خوف اور پریشانی وغیرہ۔

1990 - وَرُوِیَ عَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رجف قلب الْمُؤْمِن فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه تحاتت عَنهُ خطاياه كَمَا يتحات عذق النَّخْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط

العذق بِكَسْر الْعين الْمُهْملَة وَاِسْكَان الذَّال الْمُعْجَمَة بعْدهَا قَاف هُوَ القنو وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا وبفتح الْعين النَّخْلَة

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مسلمان کے دل پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں لرزہ طاری ہو جائے' تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں' جس طرح کھجور کے درخت کے خوشے گر کر ختم ہو جاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''عذق'' میں 'ع' کے نیچے زیر' 'ذ' ساکن اور اس کے بعد 'ق' ہے۔ اس کا معنی ہے: گچھا' اگر 'ع' پر زبر پڑھی جائے' تو اس کا معنی ہوگا: کھجور کا درخت۔

1991 - وَعَن أم مَالك البهزية رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتْنَة فقربها قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس فِيْهَا قَالَ رجل فِیْ مَاشِيَة يُؤَدِّی حَقّهَا ويعبد ربه وَرجل اَخذ

www.waseemziyai.com

بِرَأْس فرسه يخيف الْعَدو ويخيفونه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل عَن طَاوس عَن أم مَالك وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَتقدم

❀— حضرت اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتنوں کا ذکر ہوا' تو آپ نے اس کی تفصیل بیان کردی' حضرت اُمّ مالک رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس موقع پر لوگوں میں سے بہتر کون ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو آدمی اپنے جانوروں میں ہو' وہ ان کا مکمل حق ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے۔ وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر روانہ ہو' دشمن کا خوف ظاہر کرے اور لوگ اسے خوف دلائیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک آدمی اور طاؤس کے حوالے سے حضرت اُمّ مالک رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ سُؤَالِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کے لیے دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1992 - عَن سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ اللّٰه الشَّهَادَة بِصدق بلغه اللّٰه منَازِل الشُّهَدَاءِ وَاِن مَاتَ على فرَاشه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ ابْن مَاجَه

❀— حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جام شہادت نوش کرنے کی دعا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے شہادت کے مرتبہ پر فائز کرے گا' خواہ وہ اپنے بستر پر وفات پا جائے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1993 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الشَّهَادَة صَادِقا أعطيها وَلَوْ لم تصبه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرُهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صدق دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے' تو اسے وہ (شہادت) عنایت کردی جاتی ہے' خواہ اسے وہ لاحق نہ بھی ہو۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1994 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَاتل فِيْ

www.waseemziyai.com

سَبِيْل اللّٰه فوَاق نَاقَة فَقَدْ وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ سَأَلَ اللّٰه الْقَتْل من نَفسه صَادِقا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قتل فَإِن لَهُ أجر شَهِيد وَمَنْ جرح جرحا فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَوْ نكب نكبة فَإِنَّهَا تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة كأغزر مَا كَانَت لَوْنهَا لون لزَّعْفَرَان وريحها ريح الْمسك

فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه نحوِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْهِ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰه الشَّهَادَة مخلصا أعطَاهُ اللّٰه أجر شَهِيد وَإِن مَاتَ على فرَاشه

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

فوَاق النَّاقة بِضَم الْفَاء وَتَخْفِيف الْوَاو هُوَ مَا بَيْن رفع يدك عَن الضَّرع حَال الْحَلب ووضعها وَقِيْلَ هُوَ مَا بَيْنَ الحلبتين

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اونٹنی کا دودھ دوھنے کے وقت کی مقدار تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' تو اس پر جہنم حرام کر دی جاتی ہے' جو آدمی صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کرتا ہے' پھر وہ وفات پا جائے' یا قتل کر دیا جائے' تو اسے شہادت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے' جس آدمی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم لاحق ہو جائے' یا چوٹ لگ جائے' تو وہ جب قیامت کے دن حاضر ہوگا' تو وہ زخم پہلے سے بڑا ہوگا۔ اس کا رنگ زعفران کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ اس کے بعد راوی نے پوری روایت بیان کی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل کیا ہے' البتہ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اخلاص سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کے ثواب سے نواز دیتا ہے۔ خواہ وہ آدمی بستر پر وفات پائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''فواق الناقۃ'' میں 'ف' پر پیش ہے۔ وتخفف ہے۔ اس کا مطلب ہے: دودھ دوھتے وقت جتنا وقت لگتا ہے اتنی دیر تک کوئی ہاتھ اٹھا کر رکھا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق یوں ہے: دوبار دودھ دوھنے کے دوران میں جتنا وقت لگتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَعَلُّمِهٖ وَالتَّرْهِيْبُ مَنْ تَرَكَهٗ بَعْدَ تَعَلُّمِهٖ رَغْبَةً عَنْهُ

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کرنے اور تیر اندازی سیکھنے کے حوالے سے' ترغیبی روایات' نیز اس کے سیکھنے کے بعد جو آدمی اس سے اعراض کرے' کے حوالے سے ترہیبی روایات

1995 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على

www.waseemziyai.com

الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) (الْاَنْفَال) اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: (ارشاد خداوندی ہے:) جہاں تک ہو سکے تم ان لوگوں کے لیے قوت تیار کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار (یہاں) قوت سے مراد تیراندازی ہے خبردار! قوت سے مراد تیراندازی ہے خبردار! قوت سے مراد تیراندازی ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1996 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَمُنْبِلَهُ

وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا

وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقِ الْحَاكِمِ وَغَيْرُهَا

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا: اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں نیکی کی امید رکھتا ہو اس کے پکڑنے والے کو اور اس کے پھینکنے والے کو، تم لوگ تیراندازی کرو اور گھڑسواری سیکھو۔ تمہارا تیراندازی کرنا میرے ہاں تمہارے گھڑسواری سے افضل ہے جو آدمی تیراندازی سیکھنے کے بعد اس سے اعراض کرے (یعنی اسے ترک کر دے) تو وہ ایک نعمت کے ترک کرنے کا ارتکاب کرتا ہے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کا اس نے انکار کر دیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے امام حاکم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے۔

1997 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ الَّذِيْ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالَّذِيْ يُجَهِّزُ بِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ يَرْمِيْ بِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مُنْبِلَهُ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ النُّوْنِ وَكَسْرِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ

قَالَ الْبَغَوِيُّ هُوَ الَّذِيْ يُنَاوِلُ الرَّامِيَ النَّبْلَ وَهُوَ يَكُوْنُ عَلٰى وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا يَقُوْمُ بِجَنْبِ الرَّامِيْ اَوْ خَلْفَهٗ

www.waseemziyai.com

يناوله النبل وَاحِدًا بعد وَاحِد حَتّٰى يَرْمِى

وَالْاٰخر اَن يرد عَلَيْهِ النبل المرمى بِهِ

ويروى والممد بِهِ وَأى الْاَمرِيْنِ فعل فَهُوَ ممد بِهِ انْتهى

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ وَيحْتَمل اَن يكون الْمُرَاد بقوله منبله اَى الَّذِىْ يُعْطِيْهِ للمجاهد ويجهز بِهِ من مَاله اِمدادا لَهٗ وتقوية وَرِوَايَةِ الْبَيْهَقِىّ تدل على هٰذَا

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب تین لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا: اس کے بنانے والے کو جو اسے بنانے میں بھلائی کی امید رکھتا ہو' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے بطور سامان کسی کو فراہم کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے استعمال میں لائے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''منبلہ'' میں 'م' پر پیش 'ن' ساکن جبکہ 'ب' کے نیچے زیر ہے۔ علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا مطلب ہے۔ تیراندازی کرنے والے کو تیر پکڑانا' اس کی مشہور دو صورتیں ہو سکتی ہیں: (۱) وہ آدمی تیراندازی کرنے والے کے پہلو میں کھڑا ہو' یا پیچھے کھڑا ہو اور اسے تیر پکڑا رہا ہو۔ (۲) جو تیر پھینکا گیا ہو' اسے واپس لا کر تیرانداز کو پکڑاتا ہو یعنی اس کی معاونت کرتا ہو۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس مقام پر اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ جو آدمی تیرانداز کو تیر پکڑاتا ہے' وہ اپنے مال سے اسے بطور مدد پیش کرتا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت بھی اسی مفہوم کو واضح کرتی ہے۔

1998 - وَعَن سَلَمَة بن الْاَكْوَع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ينتصلون فَقَالَ ارموا بنى اِسْمَاعِيل فَاِن اَبَاكُمْ كَانَ راميا ارموا وَاَنا مَعَ بنى فلان فَأمْسك اَحَد الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لكم لَا ترمون قَالُوْا كَيفَ نرمى وَاَنْتَ مَعَهم

قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارموا وَاَنا مَعكُمْ كلكُمْ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَغَيْرِهٖ وَالدَّارَقُطْنِىّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْهِ ارموا وَاَنا مَعَ بنى الأدرع فَأمْسك الْقَوْم وَقَالُوْا من كنت مَعَه فَأنى يغلب قَالَ ارموا وَاَنا مَعكُمْ كلكُمْ فرموا عَامَّة يومهم فَلَمْ يفضل أحدهم الْاٰخر اَوْ قَالَ فَلَمْ يسْبق أحدهم الْاٰخر اَوْ كَمَا قَالَ

❀— حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے' جو تیر اندازی میں مصروف تھے' آپ نے فرمایا: اے اولاد اسماعیل! تم تیراندازی کیا کرو' کیونکہ تمہارے جد امجد بھی تیراندازی کیا کرتے تھے' لہٰذا تم بھی تیراندازی کرو' میں بنوں فلاں کے ساتھ ہوں' تو فریقین میں سے ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے' آپ نے دریافت کیا: کیا ہوا' تم لوگ تیراندازی سے کیوں رک گئے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کس طرح تیراندازی کر سکتے ہیں'

www.waseemziyai.com

جبکہ آپ ہمارے فریق مخالف کے ساتھ ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کا مظاہرہ کرو! میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: تم لوگ تیراندازی کرو' میں بنوادرع کے ساتھ ہوں' لوگوں نے تیراندازی سے ہاتھ روک لیے' انہوں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ جس فریق کے ساتھ ہوں وہ کس طرح مغلوب ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کا مظاہرہ کرو' میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ راوی کا بیان ہے: لوگوں نے دن کا اکثر حصہ تیراندازی کی' جن میں سے کوئی فریق بھی جیت نہ سکا۔ (راوی کو تردد ہے:) یا جو بھی الفاظ انہوں نے استعمال کیے ہیں۔

1999 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ عَلَيْكُمْ بِالرَّمْیِ فَاِنَّهٗ خير اَوْ من خير لهو كم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ فَاِنَّهٗ من خير لعبكم واِسنادهما جيد قوی

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تیراندازی کا التزام کرو' اس لیے یہ بہتر ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارا سب سے بہتر کھیل ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم اوسط میں نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: یہ تمہارا سب سے بہتر کھیل ہے۔

دونوں کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

2000 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشٰی بَيْنَ الغرضين كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خطْوَة حَسَنَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتی ہیں: جو آدمی دو نشانوں کے درمیان چلتا ہے' تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی عطا کی جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2001 - وَعَنْ عَطَاءٍ بن اَبِیْ رَبَاح قَالَ رَاَيْت جَابر بن عبد اللّٰه وَجَابِر بن عُمَيْر الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم يرتميان فمل اَحَدُهُمَا فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ الْاٰخر كسلت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل شَیْءٍ لَيْسَ من ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ لَهو اَوْ سَهْو اِلَّا اَربع خِصَال مشی الرجل بَيْنَ الغرضين وتأديبه فرسه وملاعبته اَهله وَتَعْلِيْم السباحة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ الْغَرَض بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَالرَّاء بعدهمَا ضاد مُعْجَمَة هُوَ مَا يَقْصِدهُ الرَّمَاة بالاِصابة

www.waseemziyai.com

❀— عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ملاحظہ کیا' وہ دونوں تیراندازی میں مصروف تھے' دونوں میں سے ایک تھک گیا پھر وہ بیٹھ گیا جبکہ دوسرے نے کہا: کیا تم تھکاوٹ کا شکار ہو گے ہو؟ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جس بھی کام کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ ہو' تو وہ کام کھیل یا بھول شمار ہوتا ہے۔ تاہم چار امور کا معاملہ مختلف ہے: کسی آدمی کا دو نشانوں کے درمیان چلنا' آدمی کا اپنے گھوڑے کو تربیت دینا' آدمی کا اپنی اہلیہ سے خوش طبعی کرنا اور تیراندازی سیکھنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغرض'' میں 'غ' پر زبر پھر 'ر' جبکہ اس کے بعد 'ض' ہے۔ اس کا مطلب ہے: چلنا' روانہ ہونا۔ تیرانداز کا درست نشانے کے لیے چلنا۔

2002 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ستفتح عَلَيْكُمْ أرضون ويكفيكم اللّٰه فَلَا يعجز اَحَدُكُمْ اَن يلهو بأسهمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بہت جلد تمہارے لیے علاقہ جات فتح ہوں گے' اللہ تعالیٰ تمہاری کفایت کرے گا' تم میں سے کوئی آدمی تیراندازی کے کھیل سے عاجز نہ آئے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2003 - وَعَنْ اَبِیْ نجيح عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغ بِسَهْم فَهُوَ لَهُ دَرَجَة فِي الْجَنَّة فبلغت يَوْمَئِذٍ سِتَّة عشر سَهْما

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀— حضرت ابو نجیح عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی تیر نشانے پر لگاتا ہے' تو یہ اس کے لیے جنت میں ایک درجہ (میں ترقی) کا سبب ہو گا۔

راوی کا بیان ہے: میں نے اس دن میں سولہ تیر نشانے پر لگائے تھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2004 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى بِسَهْم فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَهُوَ لَهُ عدل مُحَرر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَاهُ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' مگر دونوں نے اسے نقل نہیں کیا۔

2005 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شَاب شیبَة فِی الْاِسْلَام کَانَت لَهٗ نورا یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ رمی بِسَهْم فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَبلغ بِهِ الْعَدو اَوْ لم یبلغ کَانَ لَهٗ کعتق رَقَبَة وَمَنْ اعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة کَانَت فداء ہ مِنَ النَّار عضوا بعضو

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وافرد التِّرْمِذِیّ مِنْهُ ذکر الشیب وَاَبُوْ دَاوُد ذکر الْعتْق وَابْنُ مَاجَةَ ذکر الرَّمْی وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رمی الْعَدو بِسَهْم فَبلغ سَهْمه اَصَاب اَوْ اَخطَأ فَعدل رَقَبَة

وروی الْحَاکِم ذکر الرَّمْی فِیْ حَدِیْثٍ وَالْعِتْق فِیْ آخر

❀— حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان آدمی کے (بڑھاپے کے سبب) بال سفید ہو جائیں' تو یہ بات اس کے لیے قیامت کے دن نور کا باعث ہوگی' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے' خواہ وہ تیر دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے' تو یہ اس کے لیے غلام آزاد کرنے کی مثل ہوگا' جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو وہ اس کے لیے جہنم سے تحفظ کا سبب بن جائے گا' اس کا ہر عضو' اس کے ہر عضو کے لیے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں صرف بوڑھا ہونے کا ذکر ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے غلام آزاد کرنے کا ذکر کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے محض تیر پھینکنے کا ذکر کیا ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی دشمن کی جانب تیر اندازی کرتا ہے' وہ دشمن تک پہنچ جاتا ہے' خواہ وہ نشانے پر لگے' یا نہ لگے' یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت میں تیر اندازی کا ذکر کیا ہے' اور دوسری روایت میں غلام آزاد کرنے کا ذکر کیا ہے۔

2006 - وَعَن کَعْب بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من بلغ الْعَدو بِسَهْم رفع اللّٰه لَهٗ دَرَجَة فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن النحام وَمَا الدرجَة یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أما اِنَّهَا لَیست بِعتبَة أمك مَا بَیْنَ الدرجتین مائَة عَام

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

النحام بِفَتْح النُّوْن وَتَشْدید الْحَاء الْمُهْمِلَة هُوَ الْکثیر النحم وَهُوَ التنحنح

www.waseemziyai.com

❀— حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی دشمن تک تیر پہنچاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک درجہ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ تمہاری ماں کے گھر کی چوکھٹ نہیں ہے (بلکہ) دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ مراد ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''النحام'' میں 'ن' پر زبر اور 'ح' پر تشدید ہے' اس سے مراد ہے: بکثرت ''نحم'' کرنے والا آدمی (یعنی زیادہ کھنکھارنے والا شخص)

2007 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه كَانَ كمن أعتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀— حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2008 - وَعَن معدان بن اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حاصرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِف فَسَمعته يَقُوْلُ من بلغ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه فَهُوَ لَهُ دَرَجَة فِی الْجنَّة

قَالَ فبلغت يَوْمَئِذٍ سِتَّة عشر سَهْما

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀— حضرت معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں طائف کا محاصرہ کیا' میں نے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ اس کے لیے جنت میں ایک درجہ کی ترقی کا سبب ہوگا۔

راوی کا بیان ہے: میں نے اس دن دشمن کی طرف سولہ تیر پھینکے تھے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2009 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شَاب شيبَة فِی الْاِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ رمى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه اَخطَأَ اَوْ أصَاب كَانَ لَهُ بِمثل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحَدِهُمَا ثِقَات

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمان ہونے کی حالت میں بوڑھا ہو جائے' تو یہ بات اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' خواہ وہ کسی کو لگے' یا نہ لگے' تو وہ اس کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' ان میں ایک راوی ثقہ ہے۔

2010 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رمى رمية فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه قصر اَوْ بلغ كَانَ لَهُ مثل أجر اَرْبَعَة أنَاس من بنی اِسْمَاعِيل أعتقهم

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن شبيب بن بشر عَن أنس

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' خواہ وہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے' تو یہ اس کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شبیب بن بشر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2011 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رمى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه كَانَ لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ چیز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے بیان کی ہے۔

2012 - وَرُوِیَ عَن مُحَمَّد ابْن حنفية قَالَ رَاَيْت اَبَا عَمْرو الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا عقبيا أحديا وَهُوَ صَائِم يتلوى من الْعَطش وَهُوَ يَقُوْلُ لغلامه وَيحك ترسني فترسه الْغُلَام حَتّٰى نزع بِسَهْمٍ نزعا ضَعِيْفا حَتّٰى رمى بِثَلَاثَة أسْهم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه قصر اَوْ بلغ كَانَ لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة فَقتل قبل غرُوْب الشَّمْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت ابوعمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا: یہ بدری صحابی ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں' جنہیں بیعت عقبہ اور غزوہ احد میں شامل ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا' وہ شدت پیاس کی وجہ سے اپنی زبان کو حرکت دے رہے تھے اور اپنے غلام سے یوں فرما رہے تھے: تمہارا ناس ہو' تم مجھے ترکش پیش کرو؟ غلام نے ترکش پیش

www.waseemziyai.com

کیا۔انہوں نے کمزوری کا احساس دلاتے ہوئے اس سے تیر نکالا' پھر (دشمن کی جانب) تین تیر پھینکے اور کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو خواہ وہ (دشمن تک) پہنچے یا نہ پہنچے' تو یہ بات اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی۔حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ غروب آفتاب سے پہلے جام شہادت نوش کر گئے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2013 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علم الرَّمْي ثُمَّ تَركه فَلَيْسَ منا اَوْ فَقَدْ عصى

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ من تعلم الرَّمْي ثُمَّ تَركه فَقَدْ عَصَانِي

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کر ڈالے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: اس نے میری نافرمانی کا ارتکاب کیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

جو آدمی تیر اندازی سیکھتا ہے' پھر وہ اسے ترک کر دے' اس نے میری نافرمانی کا ارتکاب کیا۔

2014 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم الرَّمْي ثُمَّ نَسِيَه فَهِيَ نعْمَة جَحدهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتقدم فِيْ اَوَّل الْبَاب حَدِيْثِ عقبَة بن عَامر وَفِيْه وَمَنْ ترك الرَّمْي بعد مَا علمه رَغْبَة عَنهُ فَاِنَّهَا نعْمَة تَركهَا اَوْ قَالَ كفرها

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی تیر اندازی سیکھتا ہے' بعد میں اسے بھول جاتا ہے' تو اس نے ایک نعمت کا انکار کیا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصانیف معجم صغیر اور معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔

اس باب کے حوالے سے اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے اعراض کر لیتا ہے' اسے نظر انداز کر دیتا ہے' تو اس نے ایک نعمت کو ترک کیا (راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کا اس نے انکار کیا۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه تَعَالٰی وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْكَلِمِ فِیْهِ وَالدُّعَاء عِنْد الصَّفّ وَالْقِتَالِ

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت' صف بندی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دعا کرنے کے حوالے سے منقول روایات

2015 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَل أفضل قَالَ اِیْمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوْله

قیل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰهِ

قیل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه اِیْمَان لَا شكّ فِیْهِ وغزو لَا غلُوْل فِیْهِ وَحج مبرور

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا' عرض کیا گیا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کیا گیا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حج مبرور۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل ایسا ایمان ہے' جس میں شک نہ ہو' جہاد میں حصہ لینا' جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور ہے۔

2016 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَال أفضل قَالَ الْاِیْمَان بِاللّٰهِ وَالْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰهِ

الْحَدِیْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا..... الحدیث۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2017 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاس أفضل قَالَ مُؤْمِن یُجَاهد بِنَفْسِهٖ وبماله فِیْ سَبِیْل اللّٰه تَعَالٰی قَالَ ثُمَّ من قَالَ ثُمَّ مُؤْمِن فِیْ شعب من

www.waseemziyai.com

الشعاب يعبد الله ويدع النَّاس من شَره

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم بِاِسْنَادٍ على شَرطهمَا وَلَفْظُهٗ قَالَ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَی الْمُؤْمِنِينَ أكمل اِيْمَانًا قَالَ الَّذِیْ يُجَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله وَرجل يعبد اللّٰه فِیْ شعب من الشعاب وَقد كفى النَّاس شَره

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: سب سے افضل آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مسلمان جو اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس نے پھر دریافت کیا: پھر کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مسلمان جو کسی گھاٹی میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے شیخین کی شرط کے مطابق سند صحیح سے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: اہل ایمان سے ایمان کے حوالے سے کامل ایمان والا کون ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے' اور وہ اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

2018 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَلَيْهِمْ وهم جُلُوْس فِیْ مجْلِس لَهُمْ فَقَالَ اَلا أخْبركُمْ بِخَير النَّاس منزلا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل اَخذ بِرَاْس فرسه فِیْ سَبِيْل اللّٰه حَتّٰى يَمُوْت اَوْ يقتل اَلا أخْبركُمْ بِالَّذِیْ يَلِيْهِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ امْرُؤ معتزل فِیْ شعب يُقيم الصَّلَاة ويؤتى الزَّكَاة ويعتزل شرور النَّاس اَوْ أخْبركُمْ بشر النَّاس قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ الَّذِیْ يسْأَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهما وَهُوَ أتم وَرَوَاهُ مَالك عَن عَطَاءٍ بن يسَار مُرْسلا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے' لوگ اس وقت ایک مجلس میں موجود تھے' آپ نے فرمایا: قدر وفضیلت کے اعتبار سے سب سے افضل لوگوں کے بارے میں تم کو نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتا ہے' پھر وہ وہاں وفات پا جاتا ہے' یا قتل کر دیا جاتا ہے' کیا اس کے بعد افضل شخص کے بارے میں نہ تمہیں بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں آپ نے فرمایا: وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں الگ رہتا ہے' نماز ادا کرتا ہے' زکوٰۃ دیتا ہے' اور لوگوں کی

www.waseemziyai.com

خرافات سے الگ رہتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی چیز طلب کی جائے مگر وہ نہیں دیتا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں اور یہ روایت مکمل ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرسل'' عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2019 - وَعَنْ سُبْرَة بن الْفَاكِه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان قعد لِابْنِ آدم بطرِيْق الْاِسْلَام فَقَالَ تسلم وَتَذَر دينك وَدين آبَائِك فَعَصَاهُ فَاسلم فغفر لَهُ فَقعدَ لَهُ بطرِيْق الْهِجْرَة فَقَالَ لَهُ تهَاجر وَتَذَر دَارك وأرضك وسماء ك فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ فَقعدَ بطرِيْق الْجِهَاد فَقَالَ تُجَاهِد وَهُوَ جهد النَّفس وَالْمَال فتقاتل فَتقْتل فَتنْكح

الْمَرْاَة وَيقسم الْمَال فَعَصَاهُ فَجَاهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَمَاتَ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَاِن غرق كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَاِن وقصته دَابَّة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ

❀— حضرت سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان انسان کے قبول اسلام کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہے' وہ کہتا ہے: اگر تم نے اسلام قبول کر لیا' تو اپنے آباؤ اجداد کے دین سے محروم ہو جاؤ گے؟ اگر آدمی شیطان کی بات کا انکار کرتا ہے' اور اسلام قبول کر لیتا ہے' تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ پھر شیطان ہجرت کے راستہ میں حائل ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے: کیا تم ہجرت کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم اپنا علاقہ' اپنی زمین اور ساز و سامان چھوڑ جاؤ گے؟ جو آدمی اس کی بات نہیں مانتا اور وہ ہجرت کر لیتا ہے۔ پھر آدمی کے لیے شیطان جہاد کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہے' وہ کہتا ہے: کیا تم جہاد کرنے کا قصد کر لیا ہے؟ تم اپنی جان اور مال کو خطرہ میں ڈالنے لگے ہو' اگر تم جہاد (جنگ) میں شریک ہوئے' تو قتل کر دیے جاؤ گے۔ تمہاری بیوی دوسرا نکاح کر لے گی اور تمہارا مال (بطور وراثت) تقسیم ہو جائے گا' اگر آدمی اس کی بات نہیں مانتا' وہ جہاد میں شامل ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایسا کرتا ہے' وہ وفات پا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ چیز ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے' جب ایسا آدمی سواری سے گر کر فوت ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ چیز ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2020 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنا

www.waseemziyai.com

زعیم والزعیم الْحمیل لمن آمن بِی وَأسلم وَهَاجَر ببَیْت فِیْ ربض الْجَنَّة وببیت فِیْ وسط الْجَنَّة وَاَنا زعیم لمن آمن بِی وَأسلم وجاهد فِیْ سَبِیْل اللّٰه ببَیْت فِیْ ربض الْجَنَّة وببیت فِیْ وسط الْجَنَّة وببیت فِیْ اَعلٰی غرف الْجَنَّة فَمَنْ فعل ذٰلِكَ لم یدع للخیر مطلبا وَلَا من الشَّرّ مهربا یَمُوْت حَیْثُ شَاءَ اَن یَمُوْت

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀— حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں اس آدمی کا ضامن ہوں' جو مجھ پر ایمان لایا' اس نے اسلام قبول کیا اور اس نے ہجرت کی' جنت کے کنارے پر ایک گھر اور جنت کے وسط میں موجود ایک گھر کا (میں ضامن ہوں) میں اس شخص کا بھی ضامن ہوں' جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس کے لیے جنت کے کنارے پر موجود' جنت کے وسط میں موجود اور جنت کے بالا خانوں میں موجود ایک گھر کی ضمانت میرے ذمہ میں ہے۔ ایسا آدمی نیکی کا راستہ کبھی ترک نہیں کرتا' برائی کا راستہ کبھی اختیار نہیں کرتا۔ خواہ جہاں بھی اس کی موت واقع ہو جائے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2021 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بشعب فِیْهِ عُیَیْنَة من مَاء عذبة فَاَعْجَبتهُ فَقَالَ لَو اعتزلت النَّاس فأقمت فِیْ هٰذَا الشّعب وَلَنْ أفعل حَتّٰی اَسْتَاْذن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تفعل فَاِن مقَام اَحَدُكُمْ فِیْ سَبِیْل اللّٰه تَعَالٰی أفضل من صَلَاته فِیْ بَیته سَبْعِیْنَ عَاما اَلَا تحبون اَن یغْفر اللّٰه لكم ویدخلكم الْجَنَّة اغزوا فِیْ سَبِیْل اللّٰه من قَاتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ أطول مِنْهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ ولمقام اَحَدُكُمْ فِی الصَّفّ خیر من صَلَاته سِتِّیْنَ سنة

فوَاق النَّاقة هُوَ مَا بَیْن رفع یدك عَن ضرْعهَا وَقت الْحَلب ووضعها وَقِیْلَ هُوَ مَا بَیْنَ الحلبتین

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک صحابی رسول کا گزر ایک گھاٹی کے پاس سے ہوا' جس میں ایک چھوٹا سا چشمہ موجود تھا' وہ چشمہ میٹھے پانی کا تھا' انہیں وہ بہت پسند آیا' انہوں نے خیال کیا کہ میں لوگوں سے الگ اس گھاٹی میں قیام کروں' تو یہ میرے لیے بہتر ہوگا' مگر میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہیں کر لیتا' انہوں نے اس بات کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' آپ نے فرمایا: تم ایسا مت کرو' کیونکہ کسی آدمی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑا ہونا' ستر سال کی عبادت سے افضل ہے' کیا تمہیں یہ چیز پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت میں داخل فرما دے؟ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے اونٹنی کا دودھ دوھنے کے وقت جتنا حصہ لیتا

www.waseemziyai.com

ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ اس طویل روایت میں یہ الفاظ ہیں: کسی آدمی کا صف میں کھڑے ہونا ساٹھ سال نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''فواق الناقة'' کا مفہوم یہ ہے کہ اونٹنی کے تھنوں سے دودھ نکالنے میں جتنا وقت لگتا ہے یا اونٹنی کا دودھ دوھنے میں جتنا وقت لگتا ہے یا دو بار دودھ دوھنے کے درمیان کا وقت۔

2022 - وَعَن عمران بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مقام الرجل فِي الصَّفّ فِيْ سَبِيْل اللّٰه أفضل عِنْد اللّٰه من عبَادَة الرجل سِتِّيْنَ سنة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: آدمی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف میں کھڑا ہونا اللہ تعالیٰ کے ہاں آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

2023 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه تَعَالٰى اِيْمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلُوْل فِيْهِ وَحج مبرور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ وَقد تقدم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں تردد نہ ہو ایسا جہاد ہے جس میں خیانت نہ اور حج مبرور ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ یہ روایت صحیحین اور دوسری کتب احادیث میں بھی اس کی مثل منقول ہیں۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

2024 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يعدل الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ لَا تستطيعونه فَاَعَادُوا عَلَيْهِ مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كل ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تستطيعونه ثُمَّ قَالَ مثل الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْل اللّٰه كَمثل الصَّائِم الْقَائِم القانت بآيَات اللّٰه لَا يفتر من صَلَاة وَلَا صِيَام حَتّٰى يرجع الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْل اللّٰهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد

www.waseemziyai.com

کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم لوگ اس چیز کی استطاعت نہیں رکھتے' دو یا تین بار لوگوں نے یہ دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار جواب میں یہی فرمایا: تم میں اس کی استطاعت نہیں ہے' پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے آدمی کی مثال ایسے نفلی روزے رکھنے والے کی ہے' جو رات بھر عبادت میں مصروف رہتا ہے' اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے' وہ اس وقت تک نوافل ادا کرنا اور روزے رکھنا نہ چھوڑے' جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس نہیں پلٹ آتا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

2025 - وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ اَن رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ علی عمل یعدل الْجِهَاد قَالَ لَا اَجِدهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذا خرج الْمُجَاهِد اَن تدخل مسجدك فتقوم وَلَا تفتر وتصوم وَلَا تفطر قَالَ وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاِن فرس الْمُجَاهِد لیستن یمرح فِیْ طوله فَیكْتب لَهٗ حَسَنَات

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ نَحْو هٰذَا

اسْتنَّ الْفرس عدا

والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو هُوَ الْحَبل الَّذِیْ یشد بِهِ الدَّابَّة ویمسك طرفه لترعی

❀— امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے' جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسا عمل دستیاب نہیں ہے' پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لیے) روانہ ہو' تو تم اپنی مسجد میں پہنچ جاؤ اور نوافل پڑھنا شروع کردو' درمیان میں بالکل وقفہ نہ ہو' تم مسلسل روزے بھی رکھتے ہو' درمیان میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پائے؟ اسی آدمی نے عرض کیا: کون اس کی استطاعت رکھ سکتا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجاہد آدمی کا گھوڑا رسی سمیت کسی میدان میں چرتا ہے' تو اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''استن الفرس'' کا مفہوم ہے: اس کا چلنا' روانہ ہونا۔ لفظ ''الطّول'' میں 'ط' کے نیچے زیر اور 'و' پر زبر ہے' اس سے مراد ایسی رسی ہے' جس سے جانور باندھا جاتا ہے' اور اس کے ایک کنارے کو پکڑ کر رکھا جاتا ہے' تاکہ جانور چراگاہ میں چر سکے۔

2026 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة مائَة دَرَجَة أعدهَا اللّٰه للمجاهدین فِیْ سَبِیْل اللّٰه مَا بَیْنَ الدرجتین كَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک جنت میں سو درجات ہیں' جو

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگوں کے لیے تیار کیے گئے ہیں' ان میں سے دو درجوں کے مابین اتنا فاصلہ ہے' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2027 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج بِالنَّاسِ قبل غَزْوَة تَبُوك فَلَمَّا اَن أصبح صلى بِالنَّاسِ صَلَاة الصُّبْح ثُمَّ اِن النَّاس رَكبُوا فَلَمَّا اَن طلعت الشَّمْس نعس النَّاس على اِثْر الدلجة وَلزِمَ مـعَاذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو اِثره وَالنَّاس تَفَرَّقت بهم رِكَابهمْ على جواد الطَّرِيْق تَـأْكُـل وتسير فَبينا معَاذ على اِثْر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وناقته تَأْكُل مرّة وتسير اُخْرٰى عثرت نَـاقَة معَاذ فحنكها بالزمام فَهبت حَتّٰى نفرت مِنْهَا نَاقَة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِن رَسُوْلُ اللّٰـه صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كشف عَنهُ قناعه فَالْتفت فَاِذَا لَيْسَ فِی الْجَيْش أدنى اِلَيْهِ من معَاذ فناداه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معَاذ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَـالَ ادن دُونك فَـدَنَـا مِـنْهُ حَتّٰى لصقت راحلتاهما اِحْدَاهمَا بِالْاُخْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كنت اَحسب النَّاس منا بمكانهم من الْبعد

فَـقَالَ معَاذ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ نعس النَّاس فتفرقت رِكَابهمْ ترتع وتسير فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنـا كـنـت ناعسا فَلَمَّا رأى معَاذ بشر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وخلوته لَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لـی اَسـاَلك عَـن كلمة أمرضتنی وأسقمتنی وأحزنتنی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سل عَمَّا شِئْت قَـالَ يَـا نَبِـیَّ اللّٰهِ حَدثنِی بِعَمَل يدخلنی الْجَنَّة لَا اَسَالك عَنْ شَیْءٍ غَيْرِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخ بخ بخ

لـقـد سَـاَلـت لعَظِيم لقد سَاَلت لعَظِيم ثَلَاثًا وَاِنَّهٗ ليسير على من اَرَادَ اللّٰه بِهِ الْخَيْر وَاِنَّهٗ ليسير على من اَرَادَ الـلّٰـه بِـهِ الْخَيْر وَاِنَّهٗ ليسير على من اَرَادَ اللّٰه بِهِ الْخَيْر فَلَمْ يحدثه بِشَیْءٍ اِلَّا اَعَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات حرصا لكيما يتقنه عَنهُ فَقَالَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر وتقيم الصَّلَاة وتؤتی الزَّكَاة وَتعبد اللّٰه وَحده لَا تشرك بِهٖ شَيْئًا حَتّٰى تَمُوْت وَاَنْتَ على ذٰلِك

قَـالَ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ أعد لی فَاَعَادَهَا ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْت يَا معَاذ حدثتك بِرَاْس هٰذَا الْاَمر وقوام هٰذَا الْاَمر وذروة السنام

فَـقَـالَ مـعَاذ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِی بِاَبِیْ اَنْت وَأمی فَقَالَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن رَاْس هٰذَا الْاَمر اَن تشهد اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله

وَاِن قوام هٰذَا الْاَمر اِقَام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة وَاِن ذرْوَة السنام مِنْهُ الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه اِنَّمَا أمرت اَن

www.waseemziyai.com

أقاتل النّاس حتّٰی یقیموا الصّلاۃ ویؤتوا الزّکاۃ ویشھدوا اَن لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ وَحدہ لا شریك لَہٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدہ وَرَسُوْلہ فَاِذَا فعلوا ذٰلِكَ فَقَدْ اعتصموا وعصموا دِمَاءَ ھُمْ وَاَمْوَالھمْ اِلّا بِحَقِّھَا وحسابھم علی اللّٰہ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِہٖ مَا شحب وَجہ وَلَا اغبرت قدم فِیْ عمل تبتغی بِہٖ دَرَجَات الْاٰخِرَۃِ بعد الصَّلاۃ الْمَفْرُوضَۃ کجھاد فِیْ سَبِیْل اللّٰہ وَلَا ثقل میزَان عبد کدابۃ تنفق فِیْ سَبِیْل اللّٰہ اَوْ یحمل عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْل اللّٰہِ

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار من رِوَایَۃِ شھر بن حَوْشَب عَن معَاذ

وَلَا أَرَاہُ سمع مِنْہُ وَرَوَاہُ اَحْمد اَیْضًا وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححہُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ کلھم من رِوَایَۃِ اَبِیْ وَائِل عَنہُ مُخْتَصِرًا وَیَاْتِیْ فِی الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں شمولیت کے لیے لوگوں کو لے کر نکلے' دوسرے دن آپ نے لوگوں کو نماز فجر پڑھائی' کچھ لوگ سوار ہو گئے' حتیٰ کہ جب آفتاب طلوع ہونے لگا' تو لوگوں پر اونگھ کا غلبہ ہونے لگا' اس لیے رات بھر وہ سفر میں رہے تھے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے' وہ پیچھے چل رہے تھے جبکہ باقی لوگ دائیں بائیں رواں دواں تھے' ان کے جانور راستہ میں کچھ کھا کر چل پڑتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے' ان کی اونٹنی بھی کچھ کھاتی تھی پھر چل پڑتی تھی' اسی موقع پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی' اس وجہ سے اس کی لگام گلے میں پھنس گئی' اونٹنی کو اذیت پہنچنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو بھی تکلیف ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا اٹھا کر ملاحظہ کیا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ آپ کے قریب تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز سے پکار کر اپنے قریب کرنا چاہا' پھر فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: تم میرے قریب آجاؤ! وہ آپ کے قریب ہو گئے۔ حتیٰ کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے کے پاس ہونے لگیں' آپ نے فرمایا: میرا یہ خیال نہیں تھا کہ ہم سے لوگ زیادہ دور ہوں گے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں پر اونگھ غالب آگئی تھی اس لیے ان کی سواریاں اِدھر اُدھر چرتی رہیں' ساتھ ہی چلتے رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی اونگھ آگئی تھی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے مزاج کو خوشگوار اور لوگوں سے الگ تھلگ دیکھا' تو عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے ایک چیز دریافت کرنا ہے' اس کی اجازت چاہیے؟ ایک چیز ہے' جس نے مجھے بیمار' پریشان اور غمگین بنا رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم جس چیز کے بارے میں بھی دریافت کرنا چاہیں' دریافت کر سکتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کر دے' اس کے علاوہ میں آپ سے کوئی سوال نہیں کروں گا؟ آپ نے فرمایا: بہت خوب! بہت خوب! بہت خوب! تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' یہ بات آپ نے تین بار کہی' پھر آپ نے فرمایا: مگر یہ اس آدمی کے لیے آسان ہے' جس کے لیے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' یہ بات بھی آپ نے تین بار کہی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کوئی بات نہ کی' تا کہ حضرت معاذ

www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور تم مرو تو اسی حالت میں مرو' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے سامنے یہی بات دھرا دیں؟ آپ نے تین بار یہ بات دھرائی' پھر آپ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تم پسند کرتے ہو' تو میں تمہارے معاملہ کے سر کے بارے میں بتائے دیتا ہوں' جو تمہارے اس معاملہ کی بنیاد ہے' اور کوہان کی چوٹی بھی ہے؟

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' میرے والدین آپ پر نثار ہوں! آپ مجھے ضرور اس بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس تمام معاملہ کا سر یہ ہوسکتا ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک ہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس معاملہ کی اساس نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ اس معاملہ کی کوہان کی چوٹی' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینا ہے' مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں کے ساتھ لڑائی کروں' جب تک وہ نماز قائم نہیں کرتے' اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو وہ محفوظ ہوجائیں گے' تو وہ اپنے مالوں اور جانوں کو بھی محفوظ کرلیں گے۔ تاہم ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہوگا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' کسی بھی عمل کے حوالے سے آدمی کے چہرے کا رنگ متغیر نہیں ہوتا' پاؤں گرد آلود نہیں ہوتے' جس عمل کے باعث آخرت کے درجات کی تمنا ہو' لیکن ان اعمال سے فرض کے بعد کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر نہیں ہوسکتا' آدمی کے میزان میں اس جانور سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوسکے گی' جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کیا گیا' یا جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے قصد سے فراہم کیا گیا ہو۔

امام بزار اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حوشب کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ میرے خیال کے مطابق شہر بن حوشب کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ وغیرہ محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ابووائل کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر نقل کی ہے۔ خاموشی سے متعلق باب میں یہ روایت آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2028 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دینا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

فَعجب لَهَا اَبُوْ سعید فَقَالَ أعدهَا عَلَیّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یرفع اللّٰه بهَا للْعَبد

www.waseemziyai.com

مائَة دَرَجَة فِی الْجَنَّة مَا بَیْن کل دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین ہونے پر خوش ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند لگی' تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ یہ بات میرے سامنے دھرائیں' آپ نے ان کے سامنے یہ بات دھرائی' پھر فرمایا: ایک مزید چیز بھی ہے' جس کے سبب اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے درجات بلند کرے گا' جن کے دو درجوں کے مابین اتنا فاصلہ ہوگا' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے''۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2029 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِرْوَة سَنَام الْاِسْلَام الْجِهَاد لَا یَنَالهُ اِلَّا أفضلهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اسلام کی کوہان کی چوٹی' جہاد ہے' اور اس تک وہ آدمی پہنچ سکتا ہے' جو سب سے افضل ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2030 - وَرُوِیَ عَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَاتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه فوَاق نَاقَة حرم اللّٰه عَلٰی وَجْهِهِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد

❀— حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اونٹنی کا دودھ دوھنے کے وقت جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ جہنم کو اس کے چہرے (یعنی جسم) پر حرام کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2031 - وَعَنْ اَبِیْ الْمُنْذر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن فلانا هلك فصل عَلَیْهِ فَقَالَ عمر اِنَّهُ فَاجر فَلَا تصل عَلَیْهِ فَقَالَ الرجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ألم تَرَ اللَّیْلَة الَّتِیْ صبحت فِیْهَا فِی الحرس فَاِنَّهُ کَانَ فیهم فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فصلی عَلَیْهِ ثُمَّ تبعه حَتّٰی جَاءَ

www.waseemziyai.com

قَبره قعد حَتّٰی اِذا فرغ مِنهُ حثی عَلَیْهِ ثَلَاث حثیات ثُمَّ قَالَ یثنی عَلَیْك النَّاس شرا وأثنی عَلَیْك خیرا فَقَالَ عمر وَمَا ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَا مِنْك یَا ابْن الْخطاب من جَاهد فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀— حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں آدمی فوت ہوگیا ہے' آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ ایک نہایت گناہگار شخص تھا' آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں' اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا کہ گزشتہ شب وہ پہریداری کی خدمت انجام دیتا رہا' وہ ان لوگوں میں موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اس کی نماز جنازہ پڑھائی' پھر آپ اس کی میت کے قریب ہوئے' اس کی قبر کے پاس گئے' وہاں بیٹھ گئے' اس کی تدفین کے بعد تین مٹھیوں سے اس پر مٹی ڈالی' پھر فرمایا: لوگ تمہاری برائی بیان کرتے ہیں' میں تمہاری اچھائی کا ذکر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! تم ہمیں رہنے دو' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2032 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ هُ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِیْمَان بِاللّٰهِ وَجِهَاد فِیْ سَبِیله وَحج مبرور فَلَمَّا ولی الرجل قَالَ وأهون عَلَیْك من ذٰلِكَ اِطْعَام الطَّعَام ولین الْكَلَام وَحسن الْخلق فَلَمَّا ولی الرجل قَالَ وأهون عَلَیْك من ذٰلِكَ لَا تتهم اللّٰه على شَیْءٍ قَضَاهُ عَلَیْك

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدهُمَا حسن وَاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا' اس موقع پر ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا' اس کی راہ میں جہاد کرنا اور حج مبرور' جب وہ آدمی واپس جانے لگا' تو آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ آسان یہ ہے کہ تم کھانا کھلاؤ' نرم لہجہ میں گفتگو کرو' اچھے اخلاق سے پیش آؤ' جب وہ پھر واپس پلٹنے لگا' تو آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ آسان یہ ہے: تم کسی بھی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر الزام عائد نہ کرو' جو اس نے تمہارے خلاف کیا ہو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے۔ جن میں سے ایک سند حسن ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

2033 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حق على الله عونهم الْمُجَاهِد فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَالْمكَاتب الَّذِیْ یُرِید الْاَدَاءِ والناكح الَّذِیْ یُرِید العفاف

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں' جن کی مدد کرنا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا آدمی' ایسا مکاتب غلام جو ادائیگی کا قصد رکھتا ہو اور... دی نکاح کے سبب پاکدامنی کا خواہاں ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ ہے۔

2034 - وَعَن مَكْحُوْل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كثر المستأذنون رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْحَج یَوْم غَزْوَة تَبُوك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَة لمن قد حج أفضل من اَرْبَعِیْنَ حجَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِی الْمَرَاسِیل من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش

❀— حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: غزوۂ تبوک کے موقع پر کثیر لوگوں نے حج کے لیے روانگی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی' آپ نے فرمایا: جو آدمی حج کی سعادت حاصل کر چکا ہو' اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شامل ہونا' چالیس بار حج ادا کرنے سے افضل ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مراسیل میں اسماعیل بن عیاش سے نقل کی ہے۔

2034/A - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حجَّة خير من اَرْبَعِیْنَ غَزْوَةٌ وغزوة خير من اَرْبَعِیْنَ حجَّة یَقُوْلُ اِذا حج الرجل حجَّة الْاِسْلَام فغزوة خير لَّهٗ من اَرْبَعِیْنَ حجَّة وَحجَّة الْاِسْلَام خير لَهٗ من اَرْبَعِیْنَ غَزْوَة

رَوَاهُ الْبَزَّار

وَرُوَاته ثِقَات معروفون

وعنبسة بن هُبَیْرَة وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ اَقف فِیْهِ على جرح

❀— راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ جب کوئی آدمی فرض حج ادا کر چکا ہو' تو اس کا جہاد میں شامل ہونا' چالیس بار نفلی حج ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' جبکہ فرض حج ادا کرنا' اس کے لیے چالیس بار جہاد میں حصہ لینے سے افضل ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے عنبسہ بن ہبیرہ نامی راوی کو ثقہ قرار دیا ہے' اس کے بارے میں جرح کے حوالے سے میں واقف نہیں ہوں۔

2035 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة لمن لم يحجّ خير من عشر غزوات وغزوة لمن قد حج خير من عشر حجج

الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَيَأْتِیْ بِتَمَامِهِ فِیْ غزَاة الْبَحْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے حج ادا نہ کیا ہو' اس کے لیے ایک حج ادا کرنا' دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے افضل ہے' جو آدمی حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہو' اس کے لیے ایک بار جہاد میں حصہ لینا' دس بار حج کرنے سے افضل ہے..... الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ''سمندری جنگ'' کے باب میں یہ روایت مکمل طور پر آئے گی۔

2036 - وَعَنْ اَبِیْ بكر بن اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبِیْ وَهُوَ بِحَضْرَة الْعَدو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبْوَاب الْجَنَّة تَحت ظلال السيوف فَقَامَ رجل رث الْهَيْئَة فَقَالَ يَا اَبَا مُوسَى اَنْت سَمِعْتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرجع اِلٰى اَصْحَابه فَقَالَ اَقْرَأ عَلَيْكُمُ السَّلَام ثُمَّ كسر جفن سَيْفه فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدو فَضرب بِهِ حَتّٰى قتل

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهمَا

جفن السَّيْف بِفَتْح الْجِيْم وَاِسْكَان الْفَاء هُوَ قرَابه

❀ — حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اپنے والد گرامی (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کو بیان کرتے ہوئے سنا' جبکہ وہ اس وقت دشمن کے مقابل موجود تھے' انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔

عام شکل وصورت والا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے ابوموسیٰ! کیا آپ نے خود اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے ہاں گیا اور کہا: میں تم سب کو سلام پیش کرتا ہوں' پھر اس نے اپنی تلوار کی میان توڑ کر ایک جانب پھینک دی' تلوار پکڑ کر دشمن کے مقابل ہوا' پھر جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا۔

امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''جفن السیف'' میں ج پر زبر ہے' جبکہ 'ف' ساکن ہے: اس کا مطلب ہے' تلوار کی میان۔

2037 - وَعَنِ الْبَراء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل مقنع بالحديد فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أقَاتل اَوْ أسلم قَالَ أسلم ثُمَّ قَاتل فَأسلم ثُمَّ قَاتل فَقتل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمل

www.waseemziyai.com

قَلِیلا وَأجر كثيرا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀— حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ لوہے کے لباس میں ملبوس تھا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں جہاد میں شریک ہوں' یا پہلے اسلام قبول کروں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم پہلے اسلام قبول کرو' پھر جہاد میں شامل ہو جاؤ' اس نے قبول اسلام کی سعادت حاصل کی' پھر جہاد میں شامل ہوا اور جام شہادت نوش کرلیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی نے قلیل عمل کیا ہے' زیادہ ثواب حاصل کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2038 - وروى مُسْلِم عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ من بنى النبيت قبيل من الْاَنْصَار فَقَالَ أشهد اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك عَبده وَرَسُوْله ثُمَّ تقدم فقاتل حَتّٰى قتل فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمل هٰذَا يَسِيرا وَأجر كثيرا

مقنع بِضَم الْمِيْم وَفتح النُّوْن الْمُشَدّدَة اَى متغط بالحديد وَقِيْلَ على رَأسه خوذة وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀— حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں: انصار کا قبیلہ ''بنونبیت'' سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی آیا' اس نے کہا: میں اس بات کی گواہی پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' پھر وہ جلدی سے آگے بڑھا اور جہاد میں شامل ہوا اور شہید ہوگیا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی نے قلیل عمل کیا ہے' اور کثیر ثواب حاصل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مقنع'' میں 'م' پر پیش ہے' جبکہ 'ن' پر زبر ہے' اور تشدید بھی ہے۔ اس کا معنی ہے ایسا آدمی جو لوہے کے لباس میں چھپا ہوا ہو' یا ایسا آدمی مراد ہے' جس کے سر پر خود ہو۔

2039 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلِقُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه حَتّٰى سبقوا الْمُشْرِكين اِلٰى بدر وَجَاء الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتقدمن اَحَد مِنْكُمْ اِلٰى شَىْءٍ حَتّٰى أكون اَنا دونه

فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى جنَّة عرضهَا السَّمٰوَات وَالْاَرْض

قَالَ عُمَيْر بن الْحمام يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جنَّة عرضهَا السَّمٰوَات وَالْاَرْض قَالَ نعم

قَالَ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يحملك على قَوْلك بخ بخ فَقَالَ لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاء اَن أكون من اَهلهَا قَالَ فَاِنَّك من اَهلهَا فَأخْرج تمرات من قرنه فَجعل يَأْكُل مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ اِن اَنا حييت حَتّٰى آكل تمراتى هٰذِه اِنَّهَا لحياة طَوِيلَة فَرمى بِمَا كَانَ مَعَه من التَّمْر

www.waseemziyai.com

ثُمَّ قَاتلهم حَتّٰی قتل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

رَوَاهُ مُسْلِم

الْقرن بِفَتْح الْقَاف وَالرَّاء هُوَ جعبة النشاب

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نکلے حتیٰ کہ وہ مشرکین سے پہلے میدان بدر میں پہنچ گئے' مشرکین بعد میں وہاں پہنچے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کسی چیز کی طرف ہرگز نہ بڑھے' حتیٰ کہ میں خود اس کی اجازت دے دوں' مشرکین قریب آئے آپ نے فرمایا: تم لوگ جنت کی طرف بڑھو' جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے' عمیر بن حمام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا' ہاں! انہوں نے کہا: بہت خوب! بہت خوب! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے یہ بات کیوں کہی ہے: بہت خوب' بہت خوب؟ اس نے عرض کیا: نہیں' قسم بخدا! یارسول اللہ! میں نے یہ بات اس امید پر کہی ہے کہ میں بھی اہل جنت میں شمار ہو جاؤں' آپ نے فرمایا: تب تم بھی اہل جنت میں سے ہو' انہوں نے اپنی ہتھیلی میں پکڑی ہوئی کھجوریں نکالیں' پھر انہیں کھانے لگے اور کہا: اگر میں اپنی کھجوروں کو کھانے تک بقید حیات رہا' تو ایک طویل زندگی ہوگی' انہوں نے کھجوروں کو ایک طرف پھینکا' جہاد میں شامل ہوئے اور لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کرلیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''القرن'' میں 'ق' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر موجود ہے' اس کا معنی ہے: تیروں کا ترکش۔

2040 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یجْتَمع كَافِر وقاتله فِی النَّار اَبَدًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم أطول مِنْهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ من حَدِیْثِ معَاذ بن جبل

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کافر اور اس کا قاتل' دونوں جہنم میں کبھی جمع نہیں ہوسکیں گے۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2041 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمُجَاهِد فِیْ سبیلی هُوَ عَلیّ ضَامِن اِن قَبضته أورثته الْجَنَّة وَاِن رجعته رجعته بِاَجْر اَوْ غنیمَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح وَهُوَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

www.waseemziyai.com

وَتقدم

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری راہ میں جہاد کرنے والے آدمی کے لیے میرے ذمہ میں یہ بات لازم ہے: اگر میں اس کی روح کو قبض کرلوں تو اسے جنت میں داخل کروں اگر میں اسے واپس لاؤں تو ثواب اور مالِ غنیمت سمیت واپس لاؤں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ یہ روایت صحیحین اور دیگر کتب میں اس کی مثل منقول ہے مگر وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر ہے۔ یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

2042 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاهد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنا على اللّٰهِ وَمَنْ عَاد مَرِيضا كَانَ ضَامِنا على اللّٰهِ وَمَنْ غَدا اِلَى الْمَسْجِد اَوْ رَاح كَانَ ضَامِنا على اللّٰهِ وَمَنْ دخل على اِمَام يعزره كَانَ ضَامِنا على اللّٰهِ وَمَنْ جلس فِیْ بَيته لم يغتب اِنْسَانا كَانَ ضَامِنا على اللّٰهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لَهما

وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهٖ وَعِنْده اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة بدل وَمَنْ غَدا اِلَى الْمَسْجِد

وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَتقدم لَفْظهمَا وَهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد من حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اِلَّا اَن عِنْده الثَّالِثَة وَرجل دخل بَيته بِسَلام فَهُوَ ضَامِن على اللّٰهِ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شامل ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے جو آدمی کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے جو آدمی مسجد کی طرف آتا ہے یا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے جو آدمی کسی حاکم کے ہاں جاتا ہے تاکہ اس کی معاونت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے اور جو آدمی اپنے گھر میں ٹھہرا رہتا ہے وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے۔

امام ابن حبان اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی جنازہ کے ساتھ جاتا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ ''وہ مسجد کی طرف جاتا ہے'' کی جگہ میں نقل کیے ہیں۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے دونوں کے الفاظ مذکور ہو چکے ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے تیسری بات کے بارے میں یہ کہا: جو آدمی اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے۔

2043 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حبشِی الْخَثْعَمِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَی

www.waseemziyai.com

الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِيْمَان لَا شكّ فِيْهِ وَجِهَاد لَا غلُوْل فِيْهِ وَحجَّة مبرورة

قيل فَاَى الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل

قيل فَاَى الْهِجْرَة أفضل قَالَ من هجر مَا حرم الله

قيل فَاَى الْجِهَاد أفضل قَالَ من جَاهد الْمُشْركين بِنَفسِهِ وَمَاله

قيل فَاَى الْقَتْل أشرف قَالَ من أهريق دَمه وعقر جَوَاده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ اتم

❀ — حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو' ایسا جہاد' جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور' عرض کیا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ صدقہ جو غریب آدمی محنت کر کے پیش کرے' عرض کیا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جو آدمی اس چیز سے لاتعلق ہو جائے' اللہ تعالیٰ نے جسے حرام قرار دیا ہو' دریافت کیا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جو آدمی جان و مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرتا ہے' عرض کیا گیا: کون سا شہید افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی جس کا خون بہا دیا جائے اور گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی انہی کے نقل کردہ ہیں۔

2044 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جاهدوا فِیْ سَبِيْل الله فَاِنَّ الْجِهَاد فِیْ سَبِيْل الله بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة يُنجى اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى بِهٖ من الْهم وَالْغَم

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَالْحَاكِم وَصحح اِسْنَاده

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا' جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے' اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ پریشانی اور غم سے نجات عطا کرتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

2045 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْمُجَاهِد فِیْ سَبِيْل اللّٰه كَمثل الْقَانت الصَّائِم لَا يفتر صَلَاة وَلَا صياما حَتّٰى يرجعه اللّٰه اِلٰى اَهله بِمَا يرجعه اِلَيْهِمْ من أجر اَوْ غنيمَة اَوْ يتوفاه فيدخله الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ عَنْ شَيْخه عَمْرو بن سعيد بن سِنَان

قَالَ وَكَانَ قد صَامَ النَّهَار وَقَامَ اللَّيْل ثَمَانِينَ سنة غازيا ومرابطا

www.waseemziyai.com

قَالَ المملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ أطول مِنْهُ وَتقدم

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس آدمی کی ہے' جو نوافل پڑھتا ہے' نفلی روزے رکھتا ہے' وہ نہ تو نماز میں وقفہ آنے دیتا ہے' اور نہ ہی کوئی نفلی روزہ ترک کرتا ہے' وہ یہ عمل اس وقت تک کرتا رہتا ہے' جب تک مجاہد کو اللہ تعالیٰ گھر واپس نہیں لے آتا' وہ اسے اہل خانہ کی طرف ثواب اور مالِ غنیمت سے واپس کرتا ہے' یا پھر اللہ تعالیٰ اسے موت سے دوچار کر کے جنت میں داخل کر دیتا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اپنے استاد گرامی عمرو بن سعید بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ بزرگ دن کے وقت روزہ رکھتے تھے اور رات کے وقت نوافل پڑھتے' اسی سال تک جہاد میں حصہ لیتے رہے' اور پہرہ داری کی خدمت انجام دیتے رہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحیحین اور دیگر کتب احادیث میں یہ روایت اس کی مثل قدرے طوالت سے منقول ہے: یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2046 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی فِیْ هٰذَا الحَدِیْثِ مثل الْمُجَاهِد فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمن جَاهد فِیْ سَبیله كَمثل الصَّائِم الْقَائِم الخاشع الرَّاكِع الساجد

❀— امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والے آدمی کی مثال' اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد میں مصروف ہے؟ اس کی مثال اس آدمی کی ہے' جو روزہ رکھتا ہے' اور نوافل ادا کرتا ہے' اور رکوع وسجود میں خشوع وخضوع کو پیش نظر رکھتا ہے۔

2047 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَاَة اَتَتْهُ فَقَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْطَلِقُ زَوجی غازیا وَكنت أقتدی بِصَلَاتِهِ اِذا صلی وبفعله كُله فَاَخْبرنِیْ بِعَمَل یبلغنِیْ عمله حَتّٰی یرجع قَالَ لَهَا أتستطیعین اَن تقومی وَلَا تقعدی وتصومی وَلَا تفطری وتذكری اللّٰه تَعَالٰی وَلَا تفتری حَتّٰی یرجع قَالَت مَا اُطِیْق هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ لَو أطقته مَا بلغت العشور من عمله

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ رشدین بن سعد وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَلَا بَاْس بحَدِیْثه فِی المتابعات وَالرَّقَائِق

العشور جمع عشرَة وَهُوَ الْوَاحِد من عشرَة اَجزَاء

❀— حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک خاتون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا شوہر جہاد میں حصہ لینے کے لیے روانہ ہونے لگا ہے۔ میں اس کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی' نماز کے دوران میں ہر فعل میں اس کی پیروی کرتی تھی' اب آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم ارشاد فرمایئے جو مجھے اس عمل تک پہنچا دے اور ایسا اس کی واپسی تک ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ایسی قوت حاصل ہے کہ جب تم نوافل ادا کرو' اس دوران تم بیٹھو گی نہیں' جب تم کوئی نفل روزہ رکھو تو اسے ترک نہیں کرو گی' جب تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گی' تو

www.waseemziyai.com

اس میں وقفہ نہیں کرو گی' جبکہ ایسا اس کی واپسی تک ہو؟ اس خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر تم میں اس کی قوت موجود ہے' تب بھی تم اس کے عمل کے دسویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت رشدین بن سعد سے نقل کی ہے۔ ان کے ہاں اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' متابعات اور رقائق کے حوالے سے ان کی منقول روایت میں کوئی نقص نہیں ہے۔ متن مذکور لفظ ''العشور'' لفظ ''عشرۃ'' کی جمع مکسر ہے۔ اس کا مطلب ہے: دس اجزاء میں سے ایک جز۔

2048 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمثل الصَّائِمِ نَهَارَه الْقَائِمِ ليله حَتّٰى يرجع مَتى يرجع

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرِجَال اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀— حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے آدمی کی مثال اس روزہ دار کی مثل ہے' جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہے' جبکہ رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' یہ عمل اس وقت جاری رکھتا ہے' جب تک مجاہد واپس نہیں پلٹ آتا' خواہ جب بھی واپس پلٹے۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

2049 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه من رجل مُسْلِم فواق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ جرح جرحا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه اَوْ نكب نكبة فَاِنَّهَا تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة كأغزر مَا كَانَت لَوْنهَا لون الزَّعْفَرَان وريحها ريح الْمسك

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وصدره فِيْ صَحِيْح ابْن حبَان

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں: جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹنی کا دودھ دوھنے جتنا وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے حصہ لیتا ہے' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے' جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم لگ جائے' یا چوٹ لگ جائے' تو جب وہ آدمی قیامت کے دن حاضر ہوگا' تو وہ زخم پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا' اس کا رنگ زعفران کی مثل ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کا پہلا حصہ صحیح ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

2050 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جرح جرحا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيْحه كريح الْمسك ولونه لون الزَّعْفَرَان عَلَيْهِ طَابع الشُّهَدَاءِ وَمَنْ سَالَ اللّٰه الشَّهَادَة مخلصا أعطَاهُ اللّٰه أجر شَهِيد وَإِن مَاتَ على فرَاشه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہو جائے' جب وہ قیامت کے دن حاضر ہوگا' تو اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مثل ہو' اس کا رنگ زعفران کی مثل ہوگا' اس پر شہداء کی مہر لگ ہوئی ہوگی' جو آدمی خلوص نیت سے شہادت کی دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب عطا کرتا ہے' خواہ وہ اپنے بستر پر وفات پائے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی صحیح میں نقل کرتے ہیں۔ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2051 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مكلوم يكلم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَكَلمه يدمى اللَّوْن لون دم وَالرِّيح ريح مسك

وَفِیْ رِوَايَةٍ كل كلم يكلم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه يكون يَوْمَ الْقِيَامَة كهيئتها يَوْم طعنت تفجر دَمًا اللَّوْن لون دم وَالْعرْف عرف مسك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِهِ

الْكلم بِفَتْح الْكَاف وَاِسْكَان اللَّام هُوَ الْجرْح

وَالْعرْف بِفَتْح الْعين الْمُهْمِلَة وَاِسْكَان الرَّاء هُوَ الرَّائِحَة

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر لگنے کے سبب زخمی ہو جاتا ہے' جس طرح اس وقت تھا جب زخم لگا تھا' پھر خون بہنے لگا تھا' اس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگنے والا زخم اس طرح ہوگا' جب اسے زخم لگا تھا' تو اس سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کا رنگ خون کی مثل ہوگا اور اس کی خوشبو' مشک جیسی ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الکلم'' میں 'ک' پر زبر جبکہ 'ل' ساکن ہے' اس کا معنی ہے: زخم' لفظ ''العرف'' میں 'ع' پر زبر جبکہ 'ر'

www.waseemziyai.com

ساکن ہے اس کا معنی: خوشبو۔

2052 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ من قطرتین وأثرین قَطْرَة دموع من خشیَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَأما الأثران فأثر فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَأثر فِیْ فَرِیضَة من فَرَائض اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دو قطروں اور نشانات سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی چیز زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگی ایک آنسو کا قطرہ جو خوف خداوندی کی وجہ سے نکلا ہو دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرایا گیا ہو۔ دو نشانات یہ ہیں: پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگا ہو اور دوسرا وہ نشان ہے جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے وقت لگا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2053 - وَعَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح فِیْهِمَا اَبْوَاب السَّمَاء وقلما ترد علی دَاع دَعوته عِنْد حُضُور النداء والصف فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَفِیْ لفظ ثِنْتَانِ لَا تردان اَوْ قَالَ مَا تردان الدُّعَاء عِنْد النداء وَعند الْبَاس حِیْن یلحم بعض بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ حبَان ساعتان لَا ترد علی دَاع دَعوته حِیْن تُقَام الصَّلَاة وَفِی الصَّفّ فِیْ سَبِیْل اللّٰهِ یلحم بِالْمُهْمَلَةِ مَعْنَاهُ ینشب بَعْضُهُمْ بِبَعْض فِی الْحَرْب

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو اوقات ایسے ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس وقت میں کی جانے والی دعا بہت کم مسترد کی جاتی ہے: پہلا اذان کا وقت ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف بندی کا وقت ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: دو قسم کی دعائیں مسترد نہیں کی جاتیں: پہلی اذان کے وقت کی جانے والی دعا ہے اور دوسری جہاد کے دوران کی جانے والی دعا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: دو اوقات ایسے ہیں جن میں کی جانے والی دعا مسترد نہیں کی جاتی: پہلا نماز کھڑی ہونے کا وقت ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف بندی کا وقت ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یلحم'' کا مفہوم ہے: گھمسان کی لڑائی کے وقت کی جانے والی دعا۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ اِخْلَاصِ النِّيَّةِ فِي الْجِهَادِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ يُرِيْدُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيْمَةَ وَالذِّكْرَ وَفَضْلُ الْغُزَاةِ اِذَا لَمْ يُغْنَمُوْا

باب: جہاد میں خلوص نیت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی ثواب' مالِ غنیمت اور شہرت کے قصد سے جہاد میں حصہ لیتا ہے' جب غازیوں کو مالِ غنیمت میسر نہ آنے کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات

2054 - عَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل يُقَاتِل للمغنم وَالرجل يُقَاتِل ليذكر وَالرجل يُقَاتِل ليرى مَكَانَهُ

فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَاتل لتَكُوْنَ كلمة اللّٰه هِيَ الْعليا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دیہاتی آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مالِ غنیمت کی غرض سے بھی جہاد کیا جاتا ہے' ایک آدمی اس قصد سے جہاد کرتا ہے' تاکہ اس کا ذکر کیا جائے' ایک آدمی اس ارادہ سے جہاد کرتا ہے' تاکہ اس کی حیثیت نمایاں ہو' تو ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا شمار کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس ارادہ سے جہاد کرتا ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین بلند ہو' وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا شمار کیا جائے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2055 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رجل يُرِيد الْجِهَاد وَهُوَ يُرِيد عرضا من الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أجر لَهُ فأعظم ذٰلِكَ النَّاس وَقَالُوْا للرجل عد لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلعلك لم تفهمه فَقَالَ الرجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رجل يُرِيد الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَهُوَ يَبْتَغِی عرض الدُّنْيَا قَالَ لَا أجر لَهُ فأعظم ذٰلِكَ النَّاس وَقَالُوْا عد لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَة رجل يُرِيد الْجِهَاد وَهُوَ يَبْتَغِی عرضا من الدُّنْيَا فَقَالَ لَا أجر لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار وَصَححهُ

الْعرض بِفَتْح الْعين الْمُهْمِلَة وَالرَّاء جَمِيْعًا هُوَ مَا يقتنى من مَال وَغَيْرِه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: ایک آدمی جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہے' جبکہ

www.waseemziyai.com

اس کا ارادہ دنیوی فائدہ ہوتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اسے ثواب نہیں ملے گا' لوگوں پر بات دشوار گزری' انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرو' کیونکہ ممکن ہے کہ تم اپنا مقصد واضح نہ کر سکے ہو؟ اس نے دوبارہ عرض کیا: یارسول اللہ! ایک آدمی جہاد میں شامل ہوتا ہے' اس کا ارادہ دنیوی مفاد کا حصول ہوتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ایسے آدمی کو ثواب نہیں ملے گا' یہ بات پھر لوگوں پر گراں گزری' انہوں نے اس آدمی کو پھر سوال کرنے کے لیے کہا' اس نے تیسری بار دریافت کیا: (یارسول اللہ!) ایک آدمی جہاد میں شامل ہوتا ہے' اور اس کا مقصد دنیوی مفاد کا حصول ہوتا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: اسے ثواب حاصل نہیں ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے' اور اسے صحیح بھی قرار دیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العرض'' میں 'ع' پر زبر جبکہ 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد ایسی چیز ہے آدمی جسے بطور مال حاصل کرتا ہے۔

2056 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِهَادِ والغزو فَقَالَ یَا عبد اللّٰه بن عَمْرو اِن قَاتَلت صَابِرًا محتسبا بَعثك اللّٰه صَابِرًا

محتسبا وَاِن قَاتَلت مرائیا مكاثرا بَعثك اللّٰه مرائیا مكاثرا یَا عبد اللّٰه بن عَمْرو علی اَی حَال قَاتَلت اَوْ قتلت بَعثك اللّٰه علی تِلْكَ الْحَال

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے جہاد میں شامل ہونے کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر و تحمل اور ثواب کی نیت سے جہاد میں حصہ لیتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں صابر اور ثواب کی امید کے طور پر دوبارہ اٹھائے گا' اگر تم ریاکاری یا حصول مال کے قصد سے جہاد میں شامل ہوتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں ریاکار اور حصول مال کی امید کرنے والے کے طور پر دوبارہ زندہ کرے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! تم جس کی کیفیت میں بھی جہاد میں حصہ لو گے' یا قتل کر دیے جاؤ گے' تو اسی کیفیت میں دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2057 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَال بِالنِّیَّةِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لكل امرىء مَا نوی فَمَنْ كَانَت هجرته اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْله فَهجرَته اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْله وَمَنْ كَانَت هجرته اِلٰی دنیا یُصِیبهَا اَوْ امْرَاَة ینْكِحهَا فَهجرَته اِلٰی مَا هَاجر اِلَیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے' ایک روایت میں ہے: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے' ہر آدمی کو وہی چیز ملے گی' جس کی اس نے نیت کی ہوگی' جس آدمی نے ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف کی ہوگی' اس آدمی کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی' جس آدمی نے حصول دنیا یا کسی خاتون سے نکاح کے لیے ہجرت کی ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار کی جائے گی' جس نیت سے اس نے ہجرت کی ہوگی۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2058 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْت رَجُلًا غزا یلْتَمس الْأجر وَالذکر مَا لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءٍ لَهُ فَاَعَادَهَا ثَلَاث مَرَّات یَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءٍ لَهُ ثُمَّ قَالَ اِن اللّٰه لَا یقبل من الْعَمَل اِلَّا مَا کَانَ خَالِصا وابتغی بِهٖ وَجهه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

قَوْلِهٖ یلْتَمس الْأجر وَالذکر یَعْنِیْ یُرِید أجر الْجِهَاد وَیُرِید مَعَ ذٰلِكَ اَن یذکرهُ النَّاس بِاَنَّهٗ غاز اَوْ شجیع وَنَحْو ذٰلِك

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ایسے آدمی کے حوالے سے آپ کا کیا حکم ہے' جو حصول ثواب اور شہرت کی نیت سے جہاد میں شامل ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے آدمی کو کوئی چیز حاصل نہیں ہوگی' اس آدمی نے تین بار آپ سے یہ سوال کیا' آپ نے ہر بار جواب میں یہی فرمایا: اس آدمی کو کچھ نہیں ملے گا' پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ محض اس عمل کو قبول کرتا ہے' جس میں خلوص اور رضائے الٰہی کا حصول ہو۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''وہ (آدمی) ثواب اور ذکر کا طالب ہوتا ہے'' کا مفہوم یہ ہے: کوئی آدمی جہاد کا ثواب بھی حاصل کرنا چاہتا ہے' اور اس کا یہ قصد بھی ہو کہ اس کا تذکرہ اس حیثیت سے کیا جائے کہ یہ غازی ہے' اور یہ بہادر ہے وغیرہ۔

2059 - وَعَنْ اَبِیْ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْأمة بالتیسیر والسناء والرفعة بِالدِّینِ والتمکین فِی الْبِلَاد والنصر فَمَنْ عمل مِنْهُم بِعَمَل الْاٰخِرَةِ للدنیا فَلَیْسَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ من نصیب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَتقدم فِی الرِّیَاء هُوَ وَغَیْرِه

❀— حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس امت کو آسانی' چمک اور

www.waseemziyai.com

دین کی سربلندی کی خوشخبری سنادو' مختلف علاقہ جات میں قیام حکومت کی خوشخبری سنادو۔ان میں سے جوآدمی آخرت سے متعلق کوئی کام حصول دنیا کی غرض سے کرے گا' اسے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں' ریا کاری سے متعلق باب میں یہ روایت اور دیگر روایات گزر چکی ہیں۔

2060 - وَتقدم اَيضًا حَدِيْثٍ معَاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يَقُوْمُ فِی الدُّنْيَا مقَام سمعة ورياء اِلَّا سمع اللّٰه بِهِ على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریا کاری اور شہرت کے سبب کھڑا ہوگا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوق کے سامنے اس کی ریا کاری کو نمایاں کردے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2061 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْو غَزوَان فَاَما من ابْتغى وَجه اللّٰه وأطاع الاِمَام وَأنْفق الْكَرِيْمَة وياسر الشَّرِيك واجتنب الْفساد فَاِن نَومه وتنبهه أجر كُله وَأما من غزا فخرا ورياء وَسُمْعَة وَعصى الاِمَام وأفسد فِی الْاَرْض فَاِنَّهُ لن يرجع بالكفاف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

قَوْلِه يَاسر الشَّرِيك مَعْنَاهُ عَامله باليسر والسماحة

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد میں حصہ لینے کی دو رصورتیں ہیں: جوآدمی رضائے الٰہی کے قصد سے' امام کی اطاعت میں' عمدہ چیز خرچ کرتا ہوا' اپنے ساتھیوں کا خیال رکھتا ہو' فساد سے احتراز کرتا ہو' تو اس کا سونا اور بیدار رہنا سب کچھ باعث ثواب ہوگا۔ جوآدمی تکبر' ریا کاری اور شہرت کی نیت سے جہاد میں حصہ لیتا ہے' امام کی اطاعت سے روگردانی کرتا ہے' اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے' تو وہ مکمل طور پر محروم رہتا ہے۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''یاسر الشریک'' کا مفہوم ہے: اس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا سلوک کرتا ہو۔

2062 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غزا فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَلَمْ ينْو اِلَّا عقَالًا فَلهُ مَا نوى

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شامل ہوتا ہے' اس کی نیت اسی کا حصول ہو' تو اسے نیت کے مطابق اجر ملے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

2063 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَقف الْمَوْقف اُرِيد وَجه اللّٰه وَاُرِيد اَن يرى موطنی فَلَمْ يرد عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نزلت (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعِبَادَة ربه أحدا) الْكَهْف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جہاد میں حصہ لیتا ہوں' میری نیت رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے' یہ بھی قصد ہوتا ہے کہ میری حیثیت کو دیکھا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا' حتیٰ کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: جوآدمی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری پر یقین رکھتا ہو' اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شامل نہ کرے۔

امام حاکم نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2064 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس يقْضى عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة رجل اسْتشْهد فَاُتِی بِهٖ فَعرفهُ نعْمَته فعرفها

قَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ قَاتَلت فِيك حَتّٰى استشهدت

قَالَ كذبت وَلٰكِن قَاتَلت لَان يُقَال هُوَ جرىء فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى اُلقِی فِی النَّار

الْحَدِيْثُ رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کے بارے میں فیصلہ دیا جائے گا' ان میں سے ایک آدمی شہید ہوگا' اسے پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کو شمار کروائے گا' وہ ان نعمتوں کو پہچان جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے سبب کیا عمل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا' حتیٰ کہ میں نے جام شہادت نوش کرلیا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے' جہاد میں تمہاری شمولیت کا مقصد یہ تھا کہ تمہیں شجاع و بہادر کہا جائے' سو یہ بات کہہ دی گئی' پھر حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر لایا جائے اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے..... الحدیث۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

2065 - وَعند التِّرْمِذِیّ حَدثنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة ينزل اِلَى الْعباد ليقضى بَيْنَهُمْ وكل أمة جاثية فَاَوَّل من يَدْعُو بِهِ رجل جمع الْقُرْآن وَرجل قتل فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل كثير الْمَال فَذكر الْحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِیْ قتل فِیْ سَبِيْل اللّٰه فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ فِيمَاذا قتلت فَيَقُوْلُ اَی رب أمرت بِالْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلك فقاتلت حَتّٰى قتلت فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ كذبت وَتقول لَهُ الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت اَن يُقَال فلَان جرىء فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على ركبتی فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة اُوْلٰئِكَ الثَّلَاثَة اَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الرِّيَاء

جرىء هُوَ بِفَتْح الْجِيْم وَكسر الرَّاء وبالمد اَی شُجَاع

❀—امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں نزول کرے گا تا کہ ان کے مابین فیصلہ کر دے' اس وقت ہر گروہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہوگا' سب سے پہلے اس آدمی کو پیش کیا جائے گا' جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ہوگی۔ ایک ایسا آدمی بھی پیش کیا جائے گا' جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا ہوگا۔ ایک ایسا آدمی بھی لایا جائے گا' جس کو بکثرت دولت دی گئی ہوگی۔ راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اس آدمی کو پیش کیا جائے گا' جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمہیں کیوں قتل کیا گیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تھا' میں نے جہاد میں حصہ لیا حتیٰ کہ مجھے قتل کر دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے جھوٹ کہا' فرشتے بھی اس سے کہیں گے: تم نے کذب بیانی سے کام لیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ تمہیں بہادر کہا جائے' سو یہ بات کہہ دی گئی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا' پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ تین قسم کے لوگ ہیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جن کے لیے سب سے پہلے جہنم کو بھڑکائے گا۔

ریاکاری کے باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''جری'' میں 'ج' کے نیچے زیر ہے' اور مد بھی ہے: اس کا مطلب ہے: شجاع' بہادر۔

2066 - وَعَن شَدَّاد بن الْهَاد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا من الْاَعْرَاب جَاءَ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمن بِهِ وَاتبعهُ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِر مَعَك فأوصى بِهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعض اَصْحَابه فَلَمَّا كَانَت غزاته غنم النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقسم وَقسم لَهُ فَاَعْطى اَصْحَابه مَا قسم لَهُ وَكَانَ يرْعَى ظهرهمْ فَلَمَّا جَاءَ دفعوه اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قسم قسمه لَك النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخذه فجَاء بِهِ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قسمته لَك

www.waseemziyai.com

قَالَ مَا علی هٰذَا اتبعتك وَلٰكِن اتبعتك علی اَن أرمی اِلٰی هَاهُنَا وَاَشَارَ اِلٰی حلقه بِسَهْم فأموت فَأَدْخل الْجَنَّة فَقَالَ اِن تَصدق اللّٰه يصدقك فلبثوا قَلِيلا ثُمَّ نهضوا اِلٰی قتال الْعَدو فَأتی بِهِ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحمل قد اَصَابَهُ سهم حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أهوَ هُوَ قَالُوْا نعم

قَالَ صدق اللّٰه فَصدقهُ ثُمَّ كَفنه النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جبته الَّتِیْ عَلَيْهِ ثُمَّ قدمه فصلی عَلَيْهِ وَكَانَ مِمَّا ظهر من صَلَاته اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبدك خرج مُهَاجرا فِیْ سَبِيْلك فَقتل شَهِيدا اَنا شَهِيد علی ذٰلِك

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀ — حضرت شداد بن الھاد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دیہاتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ پر ایمان لایا' اس نے آپ کی اطاعت کی' پھر اس نے کہا: میں آپ کی معیت میں (جہاد میں) جانا چاہتا ہوں' آپ نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت فرمائی' جب جہاد سے فراغت ہوگئی آپ کے ہاتھ میں مالِ غنیمت آیا' آپ نے مالِ غنیمت تقسیم کیا۔ اس آدمی کا حصہ اس کے ساتھیوں کے سپرد کر دیا' جتنا حصہ اس کا بنتا تھا' وہ آدمی اس وقت اونٹ چرانے کے لیے گیا ہوا تھا' اس کے واپس آنے پر ساتھیوں نے اس کا حصہ اس کے سپرد کر دیا۔ اس نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا؟ ساتھیوں نے اسے بتایا کہ یہ وہ حصہ ہے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے نکالا ہے' وہ اپنا حصہ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' عرض کیا: یہ کس سبب سے ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ ہم نے تمہارا حصہ نکالا ہے' اس نے عرض کیا: میں نے اس مقصد کے لیے آپ کی اطاعت نہیں کی تھی بلکہ میرا پیروی کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مجھے تیر مارا جائے' اس نے انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا' پھر میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے ذات باری تعالیٰ کے بارے میں سچی بات کی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی بات کو سچ کر دکھائے گا' کچھ دیر بعد لوگ دشمن سے مقابلہ کے لیے گئے' وہ دیہاتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر پیش کیا گیا' اسے وہاں تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہی دیہاتی نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ کہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ظاہر کر دیا' پھر آپ نے اپنا زیب تن کیے ہوئے جبہ میں اسے کفن دیا' اسے اپنے سامنے رکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی' اس کی نماز کے دوران آپ نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' جو تیری راہ میں روانہ ہوا تھا اور شہید ہو گیا اور میں اس کا گواہ ہوں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2067 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تغزو فِیْ سَبِيْل اللّٰه يسلمُونَ ويصيبون اِلَّا تعجلوا ثُلثی أجرهم وَمَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تخفق وتخوف وتصاب اِلَّا تمّ أجرهم

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا مِن غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تَغزو فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فیصیبون الْغَنِیْمَةَ اِلَّا تعجلوا ثُلثی أجرهم من الْاٰخِرَةِ وَیبقی لَهُمُ الثُّلُث وَاِن لم یُصِیبُوا غنیمَة تمّ لَهُمْ أجرهم

رَوَاهُ مُسْلِم وروی اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِیَة

یُقَال أخفق الْغَازِی اِذا غزا وَلَمْ یغنم اَوْ لم یظفر

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں چھوٹی یا بڑی جنگ میں شامل ہوتا ہے' لوگ صحیح وسالم رہتے ہیں' تو انہیں ثواب کا تہائی حصہ دیا جاتا ہے' جو کسی چھوٹی یا بڑی جنگی مہم میں حصہ لیتا ہے' پھر پریشانی اور خوف اور قتل کا شکار ہو جاتا ہے' تو اسے پورا ثواب عطا کیا جائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اخفق الغازی'' یہ ایک محاورہ ہے' اس وقت استعمال کیا جاتا ہے' جب کوئی جہاد میں شامل ہو' اسے مالِ غنیمت ہاتھ نہ لگے اور نہ ہی اسے کامیابی حاصل ہو۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنَ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب: جہاد سے راہِ فرار اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2068 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْیَتِیْم والتولی یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالْبَزَّار وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلَاهُنَّ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حَقّهَا وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْیَتِیْم والفرار یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَی الْاَعْرَاب بعد هجرته

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم ہلاک کرنے والی سات چیزوں سے احتراز کرو' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ سات چیزیں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' ایسی جان کو قتل کے گھاٹ اتارنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' تاہم حق کا معاملہ مختلف ہے۔ سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاکدامن عورتوں پر زنا کاری کا الزام عائد کرنا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں: ان سے پہلا کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ہے' جبکہ باقی یہ ہیں: کسی کو ناحق قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدانِ جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' پاکدامن خواتین

www.waseemziyai.com

پر زنا کا الزام عائد کرنا اور ہجرت کے بعد دیہات کی طرف واپس پلٹ جانا۔

2069 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ینفع مَعَهُنَّ عمل الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدین والفرار من الزَّحْف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین امور کے ساتھ کوئی عمل مفید ثابت نہیں ہوسکتا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2070 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا یُشْرك بِهِ شَیْئًا وَأدّی زَكَاة مَاله طیبَة بهَا نَفسه محتسبا وَسمع وأطاع فَلهُ الْجَنَّة اَوْ دخل الْجَنَّة وَخمْس لَیْسَ لَهُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حق وبهت مُؤْمِن والفرار من الزَّحْف وَیَمِین صابرة یقتطع بهَا مَالا بِغَیْر حق

رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْه بَقِیَّة بن الْوَلِید

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے کہ وہ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو' وہ اپنے مال کی زکوٰۃ رضامندی اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہو اور اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہو' تو اسے جنت ملے گی (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ جنت میں داخل ہوگا' پانچ امور ایسے ہیں' جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' کسی مسلمان پر الزام عائد کرنا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور جھوٹی قسم کے ساتھ کسی کا ناحق مال ہتھیانا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید موجود ہے۔

2071 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَقَالَ لَا أقسم لَا أقسم ثُمَّ نزل فَقَالَ اَبْشِرُوا اَبْشِرُوا من صلی الصَّلَوَات الْخمس واجتنب الْكَبَائِر دخل من اَیّ اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ

قَالَ الْمطلب سَمِعت رَجُلًا یسْأَل عبد اللّٰه بن عَمْرو أسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یذكرهن قَالَ نَعَمْ عقوق الْوَالِدین والشرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس وَقذف الْمُحْصنَات وَأكل مَال الْیَتِیم والفرار من الزَّحْف وَأكل الرِّبَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْ اِسْنَاده مُسْلِم بن الْوَلِید بن الْعَبَّاس لَا یحضرنی فِیْهِ جرح وَلَا عَدَالَة

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

میں قسم نہیں اٹھاتا' میں قسم نہیں اٹھاتا' پھر آپ منبر سے نیچے اتر آئے' پھر فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو' تم لوگ خوشخبری حاصل کرو' جو آدمی پانچ نمازیں پڑھتا ہے' اور کبیرہ گناہوں سے احتراز کرتا ہے' تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

راوی کا بیان ہے: میں نے ایک آدمی سے سنا: اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان امور کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' (وہ کبیرہ گناہ یہ ہیں:) والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' کسی آدمی کو ناحق قتل کرنا' پاکدامن خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور سود کھانا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ولید بن عباس نامی راوی ہے' جس کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے کوئی بات اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

2072 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کتب اِلٰی اَهْلِ الْیمن بِکِتَاب فِیْهِ الْفَرَائِض وَالسّنَن والديات فَذکر فِیْهِ وَاِن أکبر الْکَبَائِر عِنْد اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَیْر الْحق والفرار فِیْ سَبِیْل اللّٰه یَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدین وَرمی المحصنة وَتعلم السحر وَأکل الرِّبَا وَأکل مَال الْیَتِیْم

الحَدِیْثِ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم' اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے نام ایک مکتوب گرامی لکھا جس میں فرائض' سنن اور دیت کے حوالے سے احکام ذکر کیے' اس میں آپ نے لکھا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے کبیرہ گناہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہوگا' یا کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا' یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دوران راہ فرار اختیار کرنا' یا والدین کی نافرمانی کرنا' یا پاکدامن خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا' یا جادو سیکھانا' یا یتیم کا مال کھانا.....(الحدیث)

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2073 - وَعَن عبید بن عُمَیْر اللَّیْثِیّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حجَّة الْوَدَاع اِن اَوْلِیَاء اللّٰه المصلون وَمَنْ یُقیم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِیْ کتبهن اللّٰه عَلَیْهِ ویصوم رَمَضَان ویحتسب صَوْمه وَیُؤْتِی الزَّکَاة محتسبا طیبَة بهَا نَفسه ویجتنب الْکَبَائِر الَّتِیْ نهی اللّٰه عَنْهَا

فَقَالَ رجل من اَصْحَابه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکم الْکَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤْمِن بِغَیْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف المحصنة وَالسحر وَأکل مَال الْیَتِیْم وَأکل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدین الْمُسْلِمین وَاسْتِحْلَال الْبَیْت الْحَرَام قبلتکم اَحْیَاء وأمواتا لَا یَمُوْت رجل لم یعْمل هؤُلَاءِ الْکَبَائِر

www.waseemziyai.com

وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ ويؤتى الزَّكَاةَ اِلَّا رافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بحبوحة جنَّة اَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ بحبوحة الْمَكَان بحاء ين مهملتين وياء ين موحدتين مضمومتين هُوَ وَسطه

قَالَ الْحَافِظ كَانَ الشَّافِعِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذا غزا الْمُسْلِمُونَ فَلَقوا ضعفهم من الْعَدو حرم عَلَيْهِمْ اَن يولوا اِلَّا متحرفين لِقِتَال اَوْ متحيزين اِلٰی فِئَة وَاِن كَانَ الْمُشْرِكُونَ اكثر من ضعفهم لم اَحَبَّ لَهُمْ اَن يولوا وَلَا يستوجبون السخط عِنْدِی من اللّٰه لَو ولوا عَنْهُم على غير التحرف لِلْقِتَالِ اَوْ التحيز اِلٰی فِئَة

وَهٰذَا مَذْهَب ابْن عَبَّاس الْمَشْهُور عَنهُ

❀ — عبید بن عمیر لیثی اپنے والد گرامی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: غازی لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں' جو آدمی پانچ نمازیں ادا کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہیں' رمضان کے روزے رکھتا ہے' روزے سے اس کا مقصد ثواب کی امید ہو' خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے' کبیرہ گناہوں سے احتراز کرتا ہو' جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے' صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ نو ہیں: ان میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' مسلمان کو ناحق قتل کرنا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورت پر زنا کا الزام عائد کرنا' جادو سیکھنا' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا' بیت اللہ الحرام کو حلال قرار دینا' جو حالت زندگی اور موت میں تمہارا قبلہ ہے' جو آدمی اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ وہ ان میں سے کسی کا بھی مرتکب نہ ہوا ہو' وہ نماز ادا کرتا ہو' زکوٰۃ دیتا ہو' تو وہ ''وسط جنت'' میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ہوگا' وہ ایسی جنت ہوگی' جس کے دروازے کی چوکھٹ سونے سے تیار شدہ ہوں گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''حبوحة المكان''

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب مسلمان جہاد میں شامل ہوں' دشمن کی کمزور حیثیت کا سامنا ہو' ایسی صورتحال میں ان پر حرام ہے کہ وہ پیٹھ پھیریں' تاہم دوران جہاد تدبیر کو استعمال میں لا سکتے ہیں' یا کسی بڑے گروپ میں شامل ہونے کے لیے پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ جب کافروں کی تعداد زیادہ ہو' تو میرے نزدیک یہ چیز مناسب نہیں ہے کہ وہ پیٹھ پھیریں' مگر میرے خیال کے مطابق ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار ناراضگی بھی ضروری نہیں ہے' جب وہ جہاد کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' ان کا ارادہ جنگی تدبیر بھی نہ ہو اور نہ ہی کسی بڑے لشکر میں شامل ہونا مقصود ہو۔

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مشہور مذہب ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْغُزَاةِ فِي الْبَحْرِ وَاَنَّهَا أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ غَزْوَاتٍ فِي الْبَرِّ

باب: سمندری جہاد میں شامل ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس جہاد کا خشکی کے جہادوں پر دس گنا افضل ہونے کے حوالے سے منقول روایات

2074 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يدْخل على أم حرَام بنت ملْحَان فتطعمه وَكَانَت أم حرَام تَحت عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدخل عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأطعمته ثُمَّ جَلَست تفلى رَأسه فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَيضْحك

قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يضحكك قَالَ نَاس من أمتِي عرضوا عَليّ غزَاة فِيْ سَبِيْل اللّٰهِ يركبون ثبج هٰذَا الْبَحْر ملوكا على الأسرة اَوْ مثل الْمُلُوك على الأسرة

قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰهِ اَن يَجْعَلنِيْ مِنْهُم فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وضع رَأسه فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يضْحك

قَالَت فَقُلْتُ مَا يضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاس من أمتِي عرضوا عَليّ غزَاة فِيْ سَبِيْل اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِي

قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰهِ اَن يَجْعَلنِيْ مِنْهُم قَالَ اَنْت من الْاَوَّلين

فركبت أم حرَام بنت ملْحَان الْبَحْر فِيْ زمن مُعَاوِيَة فصرعت عَن دابتها حِيْن خرجت من الْبَحْر فَهَلَكت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد أغزى عبَادَة بن الصَّامِت قبرس فَركب الْبَحْر غازيا وَركبت مَعَه زَوجته أم حرَام

ثبج الْبَحْر هُوَ بِفَتْح الثَّاء الْمُثَلَّثَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة بعدهمَا جِيْم مَعْنَاهُ وسط الْبَحْر ومعظمه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے' وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتی تھیں۔ حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے' انہوں نے حسب معمول آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا' پھر آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کی جوئیں نکالنے لگیں' اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم محو استراحت ہو گئے' جب آپ بیدار ہوئے' تو آپ ہنس رہے تھے' حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ابھی میرے سامنے پیش کیے گئے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ

www.waseemziyai.com

میں سمندری جہاد میں شامل ہوں گے' جس طرح حکمران اپنے تختوں پر بیٹھے ہوتے ہیں (راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کردے' آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی' پھر سر اقدس رکھ کر آپ سو گئے' جب آپ بیدار ہوئے' تو آپ ہنس رہے تھے' حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں: آپ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شامل ہوں گے (اس کے بعد آپ نے پہلے کلمات دھرائے) حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ دعا کریں' اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کرے' آپ نے فرمایا: تم پہلے والے لوگوں میں ہوگی۔ (راوی کا بیان ہے:) حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا' حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں سمندری جہاد میں شامل ہونے کے لیے روانہ ہوئیں۔ جب وہ واپس آئیں اور اپنی سواری پر سوار ہوئیں' وہ گر گئیں اور انتقال کر گئیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہیں' روایت کے الفاظ انہی کے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو قبرص پر حملہ آور ہونے کے لیے روانہ کیا' وہ سمندری راستہ سے جہاد کے لیے گئے تھے اور ان کے ساتھ ان کی زوجہ حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''ثبج البحر'' کا معنی ہے: سمندر کا درمیانی اور بڑا حصہ۔

2075 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة لمن لم يحجّ خير من عشر غزوات وغزوة لمن قد حج خير من عشر حجج وغزوة فِی الْبَحْر خير من عشر غزوات فِی الْبر وَمَنْ أجَاز الْبَحْر فَكَأَنَّمَا أجَاز الأودية كلهَا والمائد فِيْهِ كالمتشحط فِیْ دَمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِیّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث

وروى الْحَاكِم مِنْهُ غَزْوَة فِی الْبَحْر خير من عشر غزوات فِی الْبر إِلَى آخِره وَقَالَ صَحِيْح علي شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَا يضر مَا قِيْلَ فِیْ عبد اللّٰه بن صَالح فَإِن الْبُخَارِیّ احْتج بِهِ

المائد هُوَ الَّذِیْ يدوخ رَأسه ويميل من ريح الْبَحْر والميد الْمَيل

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے حج نہ کیا ہو' اس کے لیے ایک بار حج کرنا' دس بار جہاد میں شامل ہونے سے افضل ہے' جس آدمی نے حج کیا ہو' اس کا ایک بار جہاد میں شامل ہونا' دس بار حج کرنے سے افضل ہے۔ سمندری جہاد میں شامل ہونا' خشکی کے جہاد میں دس بار شامل ہونے سے افضل ہے' جو آدمی سمندر کو عبور کرتا ہے' گویا وہ تمام وادیوں کو عبور کرتا ہے۔ سمندری سفر کے درمیان قے کرنے والا آدمی' اس طرح ہے کہ گویا وہ اپنے خون میں لت پت ہو گیا ہو۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے لیث کے کاتب عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: سمندری جہاد' خشکی کے دس جہادوں سے افضل ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' یہ روایت اسی طرح' جیسے انہوں نے بیان کی ہے۔ عبداللہ بن صالح نامی راوی کا سند میں موجود ہونا' باعث نقصان نہیں ہے' کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس راوی سے استدلال کیا ہے۔

متن میں موجود لفظ ''المائدہ'' کا مفہوم ہے: وہ آدمی جس کا سمندری ہوا کے سبب سر چکراتا ہو' پھر اسے قے آجائے لفظ ''المید'' کا معنی ہے: مائل ہونا' متوجہ ہونا۔

2076 - وَرُوِیَ عَن عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غزا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه غَزْوَة فِی الْبَحْر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمن يَغْزُو فِیْ سَبِيله فَقَدْ أدّى اِلَى اللّٰهِ طَاعَته كلهَا وَطلب الْجَنَّة كل مطلب وهرب مِنَ النَّار كل مهرب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجيمه الثَّلَاثَة

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں سمندری جہاد میں شامل ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد میں شامل ہوتا ہے' تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی پوری اطاعت کرتا ہے' جنت کا طالب ہوتا ہے' اور جہنم سے مکمل طور پر دور رہتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔

2077 - وَعَن أم حرَام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المائد فِی الْبَحْرِ الَّذِیْ يُصِيبهُ الْقَیْء لَهُ أجر شَهِيد والغريق لَهُ أجر شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی (غازی) کا سمندری سفر میں سر چکراتا ہو' اسے شہادت کا ثواب ملتا ہے' جو آدمی جہاد میں شامل ہونے کے دوران ڈوب جائے' اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2078 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فَاتَهُ الْغَزْو معی فليغز فِی الْبَحْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو میری معیت میں جہاد میں شامل ہونے کا موقع نہ ملا ہو وہ سمندری جہاد میں شامل ہو''۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْغُلُوْلِ وَالتَّشْدِيْدُ فِيْهِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ سَتَرَ عَلٰى غَالٍ

باب: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس بارے میں شدت اور خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرنے کے حوالے سے منقول روایات

2079 عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ على ثقل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يُقَال لَهُ كركرة فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّار فَذَهَبُوا ينظرُوْنَ اِلَيْهِ فوجدوا عباء ة قد غلها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَقَالَ قَالَ ابْن سَلام كركرة يَعْنِیْ بفتحهما

الثّقل محركا هُوَ الْغَنِيْمَة

وكركرة ضبط بِفَتْح الكافين وبكسرهما وَهُوَ أشهر

والغلول هُوَ مَا يَأْخُذهُ اَحَد الْغُزَاة من الْغَنِيْمَة مُخْتَصًّا بِهِ وَلَا يحضرهُ اِلٰى اَمِين الْجَيْش ليقسمه بَيْنَ الْغُزَاة سَوَاء قل اَوْ كثر وَسَوَاء كَانَ الْآخِذ اَمِين الْجَيْش اَوْ أحدهم

وَاخْتلف الْعلمَاء فِي الطَّعَام والعلوفة وَنَحْوهمَا اخْتِلَافا كثيرا لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع ذكره

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کا نگران تھا' جس کا نام ''کرکرہ'' تھا' اس کی وفات ہوگئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گا' لوگ اس کے پاس گئے' انہوں نے اس کی تلاشی لی' تو انہیں اس کی عباء میں ایسی چیز دستیاب ہوئی' جو اس نے بطور خیانت چھپا رکھی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: ابن سلام نے کہا: لفظ ''کرکرہ'' میں ک پر زبر ہے۔ لفظ ''الثقل'' میں حرکت ہے' اس کا معنی ہے: مال غنیمت لفظ ''کرکرہ'' میں ک پر زبر اور نیچے زیر دونوں طرح منقول ہے' اور یہی مشہور ہے۔

لفظ ''الغلول'' کا مفہوم ہے: جہاد میں شامل آدمی مال غنیمت سے از خود کوئی چیز حاصل کرے' اسے نگران تک نہ پہنچائے کہ وہ تمام مجاہدین میں اسے تقسیم کرتا' اس بارے میں حکم یکساں ہے' خواہ وہ چیز قلیل مقدار میں ہو' یا کثیر ہو' پھر اس معاملہ میں بھی حکم برابر ہے' خواہ اسے آمین حاصل کرے' یا دوسرا آدمی۔ اشیاء خوردنی اور جانوروں کے چارے وغیرہ کے حوالے سے علماء کرام کا زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے' مگر اس کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہو سکتی۔

www.waseemziyai.com

2080 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ اَنَّهُ اُخبرهُ من سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بوادی الْقرى وجاء ه رجل فَقَالَ اسْتُشْهد مَوْلَاك اَوْ قَالَ غلامك فَلَان قَالَ بل يجر اِلَى النَّار فِیْ عباء ة غلها

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — عبداللہ بن شقیق سے منقول ہے: انہوں نے کہا: جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ''وادی قرامی'' میں تشریف فرما تھے' ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا' آپ کا غلام شہید ہوگیا ہے (یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں تردد ہے) آپ کا فلاں غلام شہید ہوگیا ہے' آپ نے فرمایا: وہ عباء اسے جہنم کی جانب کھینچ کر لے جا رہا ہے' جو اس نے بطور خیانت حاصل کیا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2081 - وَعَن زيد بن خَالِد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توفّی فِیْ يَوْم خَيْبَر فَذكرُوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صلوا على صَاحبكُمْ فتغيرت وُجُوْه النَّاس لذٰلِكَ فَقَالَ اِن صَاحبكُمْ غل فِیْ سَبِيْل اللّٰه ففتشنا مَتَاعه فَوَجَدنَا خرزا من خرز يهود لَا يُسَاوِی دِرْهَمَيْنِ

رَوَاهُ مَالك وَاَحمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کا غزوہ خیبر کے موقع پر انتقال ہوگیا۔ صحابہ کرام نے ان کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا' آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو! یہ بات سن کر لوگوں کا رنگ متغیر ہوگیا' آپ نے فرمایا: تمہارے ساتھی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیانت سے کام لیا ہے (راوی کا بیان ہے:) ہم نے اس کے سامان کا جائزہ لیا' تو ہمیں اس سے یہودیوں کا ایک ہار دستیاب ہوا' جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں ہوگی۔

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2082 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدثنِیْ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما كَانَ يَوْم خَيْبَر اَقبل نفر من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فلَان شَهِيد وَفُلَان شَهِيد وَفُلَان شَهِيد حَتّٰى مروا على رجل فَقَالُوْا فلَان شَهِيد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلا اِنِّیْ رَاَيْته فِی النَّار فِیْ بردة غلها اَوْ عباء ة غلها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْن الْخطاب اذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاس اِنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة اِلَّا مُؤْمِنُوْنَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی: غزوہ خیبر کے دن پر بعض صحابہ کرام آئے' انہوں نے کہا: فلاں آدمی نے جام شہادت نوش کرلیا ہے' فلاں آدمی نے جام شہادت نوش کرلیا ہے'

www.waseemziyai.com

یہاں تک انہوں نے ایک شخص کا نام بھی لیا کہ وہ شہید ہوگیا ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں' میں نے اسے دوزخ میں ایک چادر کی وجہ سے دیکھا ہے' جو اس نے بطور خیانت حاصل کی تھی (راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک عباء کے سبب' جو اس نے بطور خیانت حاصل کی تھی' آپ نے فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم جاؤ اور لوگوں کو بتا دو! جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2083 - وَعَن حبيب بن مسلمة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا ذَر يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لم تغل أمتِیْ لم يقم لَهُمْ عَدو اَبَدًا

قَالَ اَبُوْ ذَر لحبيب بن مسلمة هَلْ يثبت لكم الْعَدو حلب شَاة قَالَ نَعَمْ وَثَلَاث شِيَاه غزر قَالَ اَبُوْ ذَر غللتم وَرب الْكَعْبَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَيْسَ فِيْهِ مَا يُقَال اِلَّا تَدْلِيس بَقِيَّة بن الْوَلِيد فَقَدْ صرح بِالتَّحْدِيْثِ

❀ — حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری امت مال غنیمت میں خیانت کا ارتکاب نہ کرے' تو دشمن کبھی ان کے مقابل نہ ٹھہر سکے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! تم نے خیانت کا ارتکاب کیا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ اس میں کوئی چیز نہیں ہے' جس پر بحث کی جاسکے۔ البتہ بقیہ نامی راوی کی تدلیس ہے' مگر اس نے لفظ ''تحدیث'' کی صراحت کردی ہے۔

2084 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَذكر الْغلُوْل فَعَظمهُ وَعظم أمره حَتّٰى قَالَ لَا اَلفَيْنِ اَحَدُكُمْ يَجِیْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته بعير لَهُ رُغَاء فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْل لَا أملك لَك شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلفَيْنِ اَحَدُكُمْ يَجِیْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته فرس لَهُ حَمْحَمَة فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی

فَاَقُوْل لَا أملك لَك شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلفَيْنِ اَحَدُكُمْ يَجِیْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته شَاة لَهَا ثُغَاء يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی

فَاَقُوْل لَا أملك لَك شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلفَيْنِ اَحَدُكُمْ يَجِیْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته نفس لَهَا صياح فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی

فَاَقُوْل لَا أملك لَك شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلفَيْنِ اَحَدُكُمْ يَجِیْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته رقاع تخفق فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی

www.waseemziyai.com

فَاَقُوْلُ لَا أملك لَك شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلْفَيْنِ اَحَدُكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ على رقبته صَامت فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي

فَاَقُوْلُ لَا أملك لَك شَيْئًا قد أبلغتك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

لَا اَلْفَيْنِ اَى لَا أجدن

والرغاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ هُوَ صَوْت الْاِبِل وَذَوَات الْخُف

والحمحمة بحاء ين مهملتين مفتوحتين هُوَ صَوْت الْفرس

والثغاء بِضَم الْمُثَلَّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ هُوَ صَوْت الْغنم

والرقاع بِكَسْر

الرَّاء جمع رقْعَة وَهُوَ مَا تكْتب فِيْهِ الْحُقُوق

وتخفق اَى تتحرك وتضطرب

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے' آپ نے خیانت کا ذکر کیا' اس کی تفصیل بیان کی' اس مسئلہ کی اہمیت کو بیان کیا' حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ جب قیامت کے دن پیش ہو' اس نے اپنی گردن پر اونٹ اٹھایا ہوا ہو' آوازیں نکال رہا ہو' وہ آدمی یوں پکارے: یارسول اللہ! آپ میری معاونت فرمائیں' تو میں جواب میں یہ کہوں: میں تمہارے کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کا حق ادا کر دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ جب وہ قیامت کے دن پیش ہو' اس نے اپنی گردن پر گھوڑا اٹھایا ہوا ہو' وہ ہنہنا رہا ہو' وہ آدمی عرض کرے: یارسول اللہ! آپ میری مدد فرمائیں' تو میں جواب میں کہوں: میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا' کیونکہ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' میں تم میں سے کسی کو اس کیفیت میں ہرگز نہ دیکھوں جب وہ قیامت کے دن پیش ہو' تو اس کی گردن پر بکری موجود ہو' جو آوازیں نکال رہی ہو' وہ آدمی یوں عرض کرے: یارسول اللہ! آپ میری مدد کریں' میں جواب میں کہوں میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا' کیونکہ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔ میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں ہرگز نہ دیکھوں' جب قیامت کے دن وہ پیش ہو' تو اس نے اپنی گردن پر کسی کو اٹھایا ہوا ہو' جو چیخ رہا ہو' وہ کہے: یارسول اللہ! آپ میری مدد کریں' مجھے یہ کہنا پڑے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا' کیوں کہ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔ میں تم میں سے کسی کو ہرگز اس حالت میں نہ پاؤں' جب وہ قیامت کے دن پیش ہو' تو اس نے اپنے کندھے پر معاہدہ کی تحریر اٹھائی ہوئی ہو' وہ عرض کرے: یارسول اللہ! آپ میری مدد فرمائیں؟ میں جواب میں کہوں: میں تمہارے کام نہیں آسکتا' کیوں کہ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔ میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں ہرگز نہ پاؤں' جب وہ قیامت کے دن پیش ہو' اس نے اپنی گردن پر کوئی چیز اٹھا رکھی ہو' وہ یوں عرض کرے: یارسول اللہ! آپ میری مدد فرمائیں' میں جواب میں کہوں: میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا' کیونکہ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''لا الفین'' کا مفہوم ہے: میں ہرگز نہ پاؤں۔ لفظ ''الرغاء'' میں 'ر' پر پیش' پھر 'غ' اور اس کے بعد مد ہے' اس کا مفہوم ہے: اونٹوں اور کھروں والے جانوروں کی آوازیں۔ لفظ ''الحمحمة'' میں دونوں جگہ ح پر زبر ہے' اس کا مفہوم ہے: گھوڑے کی آواز۔ لفظ ''الثغاء'' میں ث پر پیش' پھر 'غ' اس کے بعد مد ہے۔ اس کا مطلب ہے: بکری کی آواز۔ لفظ ''الرقاع'' میں 'ر' کے نیچے زیر ہے۔ یہ ''رقعة'' کی جمع ہے' اس کا مفہوم ہے: وہ چیز ہے' جس میں حقوق اور معاملات تحریر کیے جاتے ہیں۔ لفظ ''تخفق'' کا مفہوم ہے: اضطراب کا اظہار کرنا' حرکت کرنا۔

2084/A - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أَصَاب غنيمَة اَمر بِلَالًا فَنَادَى فِی النَّاس فيجيئون بغنائمهم فيخمسه ويقسمه فجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بعد النداء بزمام من شعر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا كَانَ فِيْمَا أصبناه من الْغَنِيْمَة فَقَالَ أسمعت بِلَالًا يُنَادی ثَلَاثًا قَالَ نعم

قَالَ فَمَا مَنعك اَن تَجِیْء بِهٖ فَاعْتَذر اِلَيْهِ فَقَالَ كن اَنْت تَجِیْء بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة فَلَنْ أقبله عَنْك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے' وہ لوگوں میں اعلان کر دیتے تھے' تو لوگ اپنے مالِ غنیمت کا سامان لے آتے تھے' پھر آپ اس کا خمس نکال کر اسے تقسیم فرما دیتے تھے' ایک دفعہ اعلان کے بعد ایک آدمی بالوں سے بنی ہوئی لگام لے کر حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بھی ان اشیاء میں شامل ہے' جو بطور مالِ غنیمت حاصل ہوئی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے بلال کو تین بار اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: پھر تم اس وقت یہ لے کر کیوں نہ آئے؟ اس نے آپ کے سامنے کوئی عذر پیش کیا' تو آپ نے فرمایا: تم اس طرح ہو جاؤ کہ تم قیامت کے دن بھی لے کر آؤ گے تو میں اسے قبول نہیں کروں گا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2085 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَيْبَر فَفتح اللّٰه علينا فَلَمْ نغنم ذَهَبا وَلَا وَرقا غنمنا الْمَتَاع وَالطَّعَام وَالثِيَاب ثُمَّ انطلقنا اِلَی الْوَادی يَعْنِیْ وَادی الْقری وَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبد لَهٗ وهبه لَهٗ رجل من جذام يدعی رِفَاعَة بْن يزِيْد من بنی الضبيب فَلَمَّا نزلنَا الْوَادی قَامَ عبد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحل رَحْله فَرمی بِسَهْم فَكَانَ فِيْهِ حتفه فَقُلْنَا هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَة يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلا وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِن الشملة لتلتهب عَلَيْهِ نَارا اَخذهَا

www.waseemziyai.com

من الْغَنَائِم لم تصبها المقاسم

قَالَ فَفَزِعَ النَّاس فجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاك اَوْ شراكين فَقَالَ أصبت يَوْم خَيْبَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاك من نَار اَوْ شراكان من نَار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

الشملة كسَاء اَصْغَر من القطيفة يتشح بهَا

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں خیبر کی طرف روانہ ہوئے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس موقع پر فتح سے ہمکنار فرمایا' وہاں سے ہمیں سونا اور چاندی بطور مال غنیمت حاصل نہیں ہوئے' بلکہ وہاں سے ہمیں سامان' اناج اور کپڑے وغیرہ بطور مال غنیمت حاصل ہوئے' پھر ہم ایک وادی کی طرف نکلے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس وادی سے مراد ''وادی قریٰ'' تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آپ کا ایک غلام بھی تھا' جو قبیلہ جذام سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا' اس کا نام رفاعہ بن یزید تھا' وہ بنوضبیب سے تعلق رکھتا تھا' جب ہم نے وادی میں پڑاؤ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام آپ کا پالان درست کرنے کے لیے کھڑا ہوا' اس موقع پر اسے اچانک تیر لگا' جس کے نتیجہ میں وہ وفات پا گیا' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس غلام کو شہادت مبارک ہو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' وہ چادر آگ کا شعلہ بن کر اس پر چپک رہی ہے' جو اس نے مال غنیمت میں سے لی تھی جبکہ ابھی مال غنیمت تقسیم نہیں ہوا تھا' راوی کا بیان ہے: یہ بات سن کر لوگ گھبرا گئے' ایک آدمی نے ایک یا دو تسمے پیش کرتے ہوئے کہا: غزوہ خیبر کے موقع پر مجھے یہ ملے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تسمہ بھی آگ کا شعلہ بنا ہوا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ فرمایا:) یہ دونوں تسمے آگ کے بنے ہوئے ہیں۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور ''الشملة'' یہ ایک قسم کی چادر ہوتی ہے' جو قطیفہ نامی چادر سے چھوٹی ہوتی ہے' اور اسے تو شیح کے طور پر لپیٹا جاتا ہے۔

2086 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْعَصْر ذهب اِلٰى بنى عبد الْاَشْهَلُ فيتحدث عِنْدهم حَتّٰى ينحدر للمغرب

قَالَ اَبُوْ رَافع فَبينا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْرع اِلَى الْمغرب مَرَرْنَا بِالبَقِيعِ فَقَالَ اُفٌّ لَك اُفٌّ لَك اُفٌّ لَك

قَالَ فَكبر ذٰلِكَ فِیْ ذرعی فاستأخرت وظننت اَنَّهُ يُرِيدنِیْ فَقَالَ مَا لَك امش

قلت وَحدث حدث فَقَالَ مَا ذَاك

قلت أفقت بِی

www.waseemziyai.com

قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فَلان بعثته ساعيا على بنى فَلان فَغَلَّ نمرة فدرع مثلهَا من نَار

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه البقيع بِالْبَاء الْمُوَحدَة مَوَاضِع بِالْمَدِيْنَةِ

مِنْهَا بَقِيع الْخَيل وبقيع الخنجبة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْجِيْم وبقيع الْغَرْقَد وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا كَذَا جَاءَ مُفَسرًا فِيْ رِوَايَةِ الْبَزَّار وَكبر فِيْ ذرعى هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَة الْمَفْتُوحَة بعْدهَا رَاء سَاكِنة اَى عظم عِنْدِى موقعه والنمرة بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْمِيْم بردة من صوف تلبسها الْاَعْرَاب

وَقَوله فدرع بِالدَّال الْمُهْمِلَة المضمومة اَى جعل لَهُ درع مثلهَا من نَار

❀—حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی' پھر آپ بنوعبدالاشہل کے ہاں روانہ ہوگئے' آپ ان سے گفتگو فرماتے رہے' حتیٰ کہ نماز مغرب کا وقت ہوگیا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کے لیے تیز رفتاری سے چل رہے تھے' ہم بقیع کے قریب سے گزرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اف ہے' تم پر اف ہے' تم پر اف ہے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: مجھے اس بات سے پریشانی لاحق ہوئی' میں پیچھے پلٹا' میں نے خیال کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات شاید مجھے فرمائی ہے' آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم چلتے رہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم پر اف ہے' آپ نے فرمایا: نہیں' میں نے یہ بات فلاں آدمی کے بارے میں کہی ہے' جسے میں نے بنوفلاں کے ہاں وصولی کے لیے روانہ کیا تھا' اس نے خیانت سے ایک چادر چھپالی ہے' اور وہ چادر آگ کا کرتا بن کر اسے ملی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''البقیع'' یہ مدینہ طیبہ کے مختلف مقامات کے نام ہیں (۱) بقیع الخیل ہے۔ (۲) بقیع الخنجبہ ہے' 'خ' پر زبر' پھر ج ہے۔ (۳) بقیع غرقد ہے۔ یہاں مؤخرالذکر جگہ مراد ہے' کیونکہ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصریح کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''کبر فی ذرعی'' میں 'ذ' ہے' جس پر زبر اور اس کے بعد 'ر' ساکن ہے۔ اس کا مفہوم ہے: یہ بات مجھ پر گراں گزری۔

لفظ ''النمرۃ'' 'ن' پر زبر ہے' جبکہ 'م' کے نیچے زیر ہے۔ اس سے اونی چادر مراد ہے' جو دیہاتی لوگ استعمال میں لاتے ہیں۔

لفظ ''فدرع'' میں 'د' پر پیش ہے' اس کا مفہوم ہے: وہ چادر جو آگ سے تیار شدہ ہے' اور اسے بطور قمیص پہنا دی گئی ہے۔

2087 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة بَرِيئًا من ثَلَاث دخل الْجَنَّة الْكبر والغلول وَالدّين

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی قیامت کے دن ایسی حالت میں پیش ہوگا کہ وہ تین امور سے لاتعلق رہا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا: تکبر' خیانت اور قرض۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2088 - وَعَنْ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بنطع من الْغَنِیْمَة فَقیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَك تستظل بِهٖ من الشَّمْس قَالَ أتحبون اَن یستظل نَبِیکُمْ بِظِل من نَار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد فِیْ مراسیله وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد یَوْم الْقِیَامَة

❀ — حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال غنیمت سے چمڑا پیش کیا گیا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ آپ کی نذر ہے' تاکہ آپ اس سے دھوپ سے سایہ حاصل کریں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تمہارا نبی آگ کے سبب سایہ حاصل کرے؟

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: قیامت کے روز۔

2089 - وَعَن یزِیْد بن مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کتب اِلٰی اَهْلِ الْبَصْرَة سَلام عَلَیْکُمْ أما بعد فَاِن رَجُلًا سَاَنَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زماما من شعر من مغنم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَالَتنِیْ زماما من نَار لم یکن لَك اَن تسألنیه وَلَمْ یکن لی اَن أعْطِیْه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد فِی الْمَرَاسِیل اَیْضا

❀ — یزید بن معاویہ سے منقول ہے: انہوں نے اہل بصرہ کے نام ایک خط تحریر کیا: تم لوگوں پر سلامتی ہو' امابعد! ایک دفعہ ایک آدمی نے مال غنیمت سے بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کی' آپ نے فرمایا: تم نے آگ سے بنی ہوئی لگام کا مجھ سے مطالبہ کیا ہے' تمہیں اس کا حق نہیں ہے کہ مجھ سے یہ طلب کرو اور مجھے بھی حق نہیں ہے کہ میں یہ تمہیں دوں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

2090 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أما بعد فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من یکتم غالا فَاِنَّهٗ مثله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

یکتم غالا اَی یستر عَلَیْهِ

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: امابعد! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی خائن کو چھپائے' وہ اس کی مثل شمار کیا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''خائن'' کو چھپائے کا مطلب ہے: اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الشَّهَادَةِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ

باب: شہادت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز شہداء کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات

2091 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَد يدْخل الْجَنَّة يحب اَن يرجع اِلَى الدُّنْيَا وَاِن لَهُ مَا على الْاَرْض من شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيد فَاِنَّهُ يتَمَنَّى اَن يرجع اِلَى الدُّنْيَا فَيقْتل عشر مَرَّات لما يرى من الْكَرَامَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ لما يرى من فضل الشَّهَادَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی آدمی اس چیز کو پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس پلٹ جائے' خواہ اسے دنیا میں جا کر روئے زمین کی تمام اشیاء مل سکتی ہوں۔ تاہم شہید کا حکم مختلف ہے' اس لیے کہ وہ خواہش کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس پلٹ جائے اور اسے دس بار شہید کیا جائے اس لیے کہ وہ اس کی عظمت (فضیلت ولذت) معلوم کر چکا ہوگا۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہادت کی فضیلت معلوم کر چکا ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایات نقل کی ہیں۔

2092 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُؤْتَى بِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ يَا بن آدم كَيفَ وجدت مَنْزِلك فَيَقُوْلُ اَى رب خير منزل فَيَقُوْلُ سل وتمنه فَيَقُوْلُ وَمَا اَسَالك وأتمنى اَسَالك اَن تردنى اِلَى الدُّنْيَا فأقتل فِيْ سَبِيْلك عشر مَرَّات لما يرى من فضل الشَّهَادَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا: اے ابن آدم! تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ ٹھکانہ بہترین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم مجھ سے طلب کرو! بندہ عرض کرے گا: میں تجھ سے کیا طلب کروں اور کس چیز کی آرزو کروں؟ پھر بندہ عرض کرے گا: میری تجھ سے یہ آرزو ہے' تو مجھے دنیا میں واپس روانہ کر دے تاکہ میں تیری راہ میں دس بار شہید کیا جاؤں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس کا سبب یہ ہے کہ وہ شہادت کی عظمت دیکھ چکا ہوگا۔

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام

www.waseemziyai.com

مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2093 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لَوَدِدْت اَن أغزو فِیْ سَبِیْل اللّٰه فأقتل ثُمَّ أغزو فأقتل ثُمَّ أغزو فأقتل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِیْثٍ تقدم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے یہ میری آرزو ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ کے جہاد میں شامل ہوں مجھے شہید کیا جائے پھر میں جہاد میں حصہ لوں مجھے پھر شہید کیا جائے پھر میں جہاد میں حصہ لوں پھر مجھے شہید کیا جائے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

2094 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یغْفر للشهید كل ذَنْب اِلَّا الدّین

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں مگر قرض معاف نہیں کیا جاتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2095 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فیهم فَذكر اَن الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَالْاِیْمَان بِاللّٰهِ أفضل الْاَعْمَال فَقَامَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن قتلت فِیْ سَبِیْل اللّٰه تكفر عنی خطایای فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِن قتلت فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَاَنْتَ صابر محتسب مقبل غیر مُدبر ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیفَ قلت قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلت فِیْ سَبِیْل اللّٰه أتكفر عنی خطایای فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعم

اِن قتلت وَاَنْتَ صابر محتسب مقبل غیر مُدبر اِلَّا الدّین فَاِن جِبْرَائِیل قَالَ لی ذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

❀ — حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا تمام اعمال سے افضل ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جاتا ہوں تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہو اگر تم صبر سے کام لیتے ہو اور اگر تم ثواب کی آرزو کرتے ہو تمہارا چہرہ دشمن کی طرف ہو اور تم پشت پھیرنے والے نہ ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا

www.waseemziyai.com

تھا؟ اس نے عرض کیا: اس سلسلہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں' کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں' اگر تم ایسی حالت میں قتل کیے جاتے ہو کہ تم صبر کرنے والے ہو' ثواب کی امید رکھنے والے ہو' دشمن کی طرف تمہارا چہرہ ہو' تم پشت پھیرنے والے نہ ہو۔ تاہم قرض کا حکم مختلف ہے (یعنی وہ معاف نہیں کیا جائے گا) یہ بات مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتائی ہے۔

امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2096 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ عمیرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من نفس مسلمة يقبضهَا رَبهَا تحب اَن ترجع اِلَيْكُمْ وَان لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غير الشَّهِيد قَالَ ابْن اَبِیْ عميرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان اُقتل فِیْ سَبِيْل اللّٰه اَحَبَّ اِلَیَّ من اَن يكون لی اَهْلُ الْوَبر والمدر

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

اَهْلُ الْوَبر هم الَّذِيْنَ لَا يأوون اِلٰى جِدَار من الْاَعْرَاب وَغَيْرِهم

وَاَهْلُ الْمدر اَهْلِ الْقرى والأمصار والمدر محركا هُوَ الطين الصلب المستحجر

❀ — حضرت ابن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے' جس کی روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبض کر لی جائے۔ پھر وہ بات کو پسند کرتا ہو' کہ وہ لوگوں کے پاس (دنیا میں) واپس چلا جائے' خواہ دنیا میں اسے سب اشیاء مل جائیں۔ تاہم شہید کا حکم مختلف ہے۔

حضرت ابن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں' یہ میرے ہاں دیہاتوں اور شہروں کی تمام چیزیں مل جانے سے زیادہ محبوب ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''اہل الوبر'' سے دیہاتی لوگ مراد ہیں' جو دیوار کی پناہ سے محروم ہوتے ہیں۔ الفاظ ''اہل مدر'' سے مراد دیہاتوں اور شہروں میں رہنے والے لوگ ہیں۔ لفظ ''المدر'' سے مراد ایسی زمین ہے' جس کی مٹی نہایت سخت ہو اور اسے بطور پتھر استعمال میں لاتے ہیں۔

2097 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عمی أنس بن النَّضر عَن قتال بدر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غبت عَن اَوَّل قتال قَاتَلت الْمُشْرِكين لَئِن أشهدنی اللّٰه قتال الْمُشْرِكين ليرين اللّٰه مَا أصنع فَلَمَّا كَانَ يَوْم اَحَد وانكشف الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أعْتَذر اِلَيْك مِمَّا صنع هَؤُلَاءِ

يَعْنِیْ اَصْحَابه وَاَبْرَأ اِلَيْك مِمَّا صنع هَؤُلَاءِ

www.waseemziyai.com

يَعْنِيْ الْمُشْرِكِيْن ثُمَّ تقدم فَاسْتَقْبلهُ سعد بن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا سعد بن معَاذ الْجَنَّة وَرب النَّضر اِنِّيْ أجد رِيْحهَا دون أحد

قَالَ سعد فَمَا اسْتَطَعْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أصنع مَا صنع

قَالَ أنس فَوَجَدنَا بِهٖ بضعا وَثَمَانِينَ ضَرْبَة بِالسَّيْفِ اَوْ طعنة بِرُمْح اَوْ رمية بِسَهْم ووجدناه قد قتل وَقد مثل بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عرفه اَحَد اِلَّا اُخْته ببنانه فَقَالَ أنس كُنَّا نرى اَوْ نظن اَن هٰذِهِ الْاٰيَة نزلت فِيْهِ وَفِيْ أشباهه (من الْمُؤْمِنِينَ رجال صدقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰه عَلَيْهِ) (الْاَحْزَاب 32)اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ

الْبضْع بِفَتْح الْبَاء وَكسرهَا أفْصح وَهُوَ مَا بَيْنَ الثَّلاث اِلَى التسع وَقِيْلَ مَا بَيْنَ الْوَاحِد اِلٰى اَرْبَعَة وَقِيْلَ من اَرْبَعَة اِلٰى تِسْعَة وَقِيْلَ هُوَ سَبْعَة

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے چچا جان حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مشرکین کے ساتھ ہونے والی پہلی جنگ میں' میں شامل نہ ہوسکا' اب اگر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے ساتھ جنگ لڑنے کا موقع دیا' تو اللہ تعالیٰ دکھادے گا کہ میں کیا کرسکتا ہوں؟ (راوی کا بیان ہے:) غزوہ احد کا موقع آنے پر جب مسلمان اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے (میرے چچا جان حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے) یوں کہا: اے اللہ! ان لوگوں نے جو کچھ کیا' میں اس بارے میں تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں اور ان لوگوں نے جو کچھ کر دکھایا ہے' اس سلسلہ میں تیری بارگاہ میں بری الذمہ ہونے کا اعتراف کرتا ہوں (یعنی مشرکین نے جو کچھ کیا ہے) اس میں اس سے بالکل بری ہوں) پھر انہوں نے پیش قدمی کی' ان کے سامنے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے' انہوں نے کہا: اے سعد بن معاذ! جنت' نضر کے پروردگار کی قسم ہے' احد کی دوسری طرف سے مجھے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انہوں نے جو کر دکھایا' میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم نے ان کے جسم پر تلوار' نیزوں اور تیروں کے اسی (۸۰) نشانات پائے' ہم نے انہیں ایسی جگہ میں پایا کہ مشرکین نے شہید کرنے کے بعد اس کے جسم کی بے حرمتی بھی کی تھی' ان کی شناخت انگلیوں کے پوروں سے ہوئی تھی اور ان کی ہمشیرہ نے انہیں پہنچانا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہمارا یہ گمان تھا (راوی کا بیان ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہمارا یہ خیال تھا کہ یہ روایت ان کے سلسلہ میں اور ان جیسے دیگر مجاہدین کے بارے میں نازل ہوئی تھی: ایمان والوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھایا ہے: الی اخرہ۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''البضع'' میں 'ب' پر زبر اور اس کے نیچے زیر بھی پڑھی گئی ہے۔ اس سے مراد تین سے لے کر نو تک کے اعداد ہوتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق ایک سے لے کر چار تک اعداد مراد ہوتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق چار سے لے کر نو تک کے اعداد مراد ہوتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس سے صرف سات کا عدد مراد ہوتا ہے۔

2098 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اللَّيْلَة رجلَيْن أتيانى فصعدا بِى الشَّجَرَة فأدخلانى دَارا هِىَ أحسن وَأفضل لم أر قطّ أحسن مِنْهَا قَالَا لى أما هٰذِهِ فدار الشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيل تقدم

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب میں نے خواب دیکھا' دو آدمی میرے قریب آئے' وہ مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے' انہوں نے مجھے نہایت خوبصورت اور عظمت والی جگہ میں داخل کر دیا' میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چیز کبھی نہیں دیکھی تھی' انہوں نے مجھے بتایا: یہ شہداء کی قیامگاہ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

2099 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِیْءَ بِاَبِیْ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد مثل بِهِ فَوضع بَيْن يَدَيْهِ فَذَهَبت أكشف عَن وَجهه فنهانى قومِى فَسمع صَوْت صائحة فَقيل ابْنة عَمْرو اَوْ أُخْت عَمْرو فَقَالَ لم تبْكى اَوْ لَا تبْكى مَا زَالَت الْمَلَائِكَة تظله بأجنحتها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے والد گرامی کو (حالت میت میں) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' ان کے جسم کی بے حرمتی کی گئی تھی' ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا' میں نے آگے بڑھ کر ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹانے کی کوشش کرنے لگا' مگر میری قوم کے لوگوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کے رونے کی آواز سنی' تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: یہ عمرو کی بیٹی ہیں (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ عمرو کی ہمشیرہ ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم مت روؤ' اس لیے فرشتوں نے اپنے پروں سے مسلسل اس پر سایہ کر رکھا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2100 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما قتل عبد اللّٰه بن عَمْرو بن حرَام يَوْم أحد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابر اَلا أخبرك مَا قَالَ اللّٰه لابيك قلت بلَى قَالَ مَا كلم اللّٰه اَحَدًا اِلَّا من وَرَاء حجاب و كلم اَبَاك كفاحا فَقَالَ يَا عبد اللّٰه تمن عَلَىّ أعطك

www.waseemziyai.com

قَالَ يَا رب تحيينى فأقتل فِيك ثَانِيَة

قَالَ اِنَّهُ سبق منى اَنهم اِلَيْهَا لَا يرجعُوْنَ

قَالَ يَا رب فأبلغ من ورائى فَأنزل اللّٰه هٰذِهِ الْاٰيَة (وَلَا تحسبن الَّذِيْنَ قتلوا فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَمْوَاتًا بل اَحيَاء) (آل عمران) الْاٰيَة كلهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه

وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اَيْضًا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ (حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد گرامی) غزوہ احد کے موقع پر شہید کر دیے گئے' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! کیا میں تمہیں یہ بات نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد گرامی سے کیا فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی سے حجاب کے پیچھے گفتگو فرمائی' مگر اس نے تمہارے والد گرامی سے بلا حجاب گفتگو کی ہے' فرمایا: اے عبداللہ! تم مجھ سے کوئی چیز طلب کرو! میں تمہیں وہی عطا کروں گا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو مجھے دوبارہ زندہ کرتا کہ میں تیری راہ میں دوبارہ شہید کیا جاؤں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری جانب سے یہ طے ہو چکا ہے کہ لوگ دوبارہ دنیا کی طرف نہیں جائیں گے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو میرے پسماندگان کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ آیت نازل فرما دیں: جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں' تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2101 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت جَعْفَر بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ملكا يطير فِي الْجَنَّة ذَا جناحين يطير مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ مقصوصة قوادمه بالدماء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا حسن

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک فرشتہ کی صورت میں ملاحظہ کیا' جو جنت میں اڑ رہا تھا' اس کے دو پر تھے' وہ ان کے ذریعے جہاں چاہتا تھا' اڑ کر وہاں پہنچ جاتا تھا اور اس کا جسم خون آلود تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن ہے۔

2102 - وَعَن سَالم بن اَبِي الْجَعْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أريهم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النّوم فَرَأى جعفرا ملكا ذَا جناحين مضرجين بالدماء وَزيد مُقَابِله

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَهُوَ مُرْسل جيد الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كَانَ جَعْفَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قد ذهبت يَدَاهُ فِیْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم مُؤْتَة فأبدله بهما جناحين فَمَنْ أجل ذٰلِكَ سمی جعفرا الطيار

❀ — حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دو آدمی دکھائی دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک فرشتہ کی صورت میں دیکھا' جن کے دو پر تھے۔ وہ خون سے لت پت تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ان کے مقابل تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرسل'' نقل کی ہے' سند کے لحاظ سے یہ عمدہ ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دو پر عطا کر دیے گئے تھے' اسی وجہ سے ان کا اسم گرامی ''جعفر طیار'' تجویز ہوا۔

2103 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَنِيْئًا لَك يَا عبد اللّٰه أبوك يطير مَعَ الْمَلَائِكَة فِی السَّمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! تمہیں مبارک ہو! تمہارا والد فرشتوں کے ساتھ آسمان میں اڑتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2104 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ فِیْ غَزْوَة مُؤْتَة قَالَ فالتمسنا جَعْفَر بن أَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فوجدناه فِی الْقَتْلٰی فَوَجَدنَا بِمَا أقبل من جسده بضعا وَتِسْعين بَيْن ضَرْبَة ورمية وطعنة

وَفِیْ رِوَايَةٍ فعددنا بِهِ خمسين طعنة وضربة لَيْسَ مِنْهَا شَیْءٍ فِیْ دبره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: وہ غزوۂ موتہ میں شامل ہوئے۔ ان کا بیان ہے: ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا' تو انہیں شہداء میں پایا' ان کے جسم کے سامنے والے حصہ پر ہم نے ترانویں (۹۳) سے زائد ضربوں' تیروں اور زخموں کے نشانات پائے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب ہم نے انہیں شمار کیا' تو پچاس نشانات تھے' جو ضربوں اور زخمی کرنے کے تھے اور ان کی پشت کی طرف ایک بھی نشان نہیں تھا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2105 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زيدا وجعفرا وَعبد اللّٰه بن رَوَاحَة وَدفع الرَّايَة اِلٰى زيد فأصيبوا جَمِيْعًا

قَالَ أنس فنعاهم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل اَن يَجِیْء الْخَبَر فَقَالَ اَخذ الرَّايَة زيد فأصيب ثُمَّ اَخذهَا جَعْفَر فأصيب ثُمَّ اَخذهَا عبد اللّٰه بن رَوَاحَة فأصيب ثُمَّ اَخذ الرَّايَة سيف من سيوف اللّٰه خَالِدِ بْن الْوَلِيد

قَالَ فَجعل يحدث النَّاس وَعَيناهُ تَذْرِفَانِ

وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ وَمَا يسرهم اَنهم عندنَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَيْره

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید' حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روانہ کیا' جبکہ جھنڈا حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا۔ یہ سب لوگ شہید ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ان کی شہادت کی اطلاع موصول ہونے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا تھا' آپ نے فرمایا: زید نے جھنڈا پکڑا' وہ شہید ہو گئے' پھر جعفر نے جھنڈا پکڑا' وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے' پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا تھاما' وہ بھی شہید ہو گئے' پھر اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے جھنڈا تھاما' راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ ہمارے پاس موجود ہوں۔

امام بخاری اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2106 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْجِهَاد أفضل قَالَ اَن يعقر جوادك ويهراق دمك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ عَمْرو بن عبسة قَالَ أتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَذكره

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک صحابی نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہاد جس میں تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور تمہارا خون بہا دیا جائے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2107 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یجد الشَّهِید من مس الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یجد اَحَدُکُمْ من مس القرصة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید کو قتل کے وقت صرف اتنی تکلیف محسوس ہوتی ہے، جتنی کسی آدمی کو چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس ہوتی ہے۔

امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2108 - وَعَنْ کَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَرْوَاح الشُّهَدَاءِ فِیْ اَجْوَاف طیر خضر تعلق من ثَمَر الْجَنَّة اَوْ شجر الْجَنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

تعلق بِفَتْحِ الْمُثَنَّاة فَوق وَعین مُهْمَلَة وَضم اللَّام اَی ترعی من أعالی شجر الْجَنَّة

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: شہداء کی ارواح، سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہائش اختیار کرتی ہیں، وہ جنت کے پھلوں (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جنت کے درختوں کے ساتھ لٹکے رہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تعلق'' میں ت پر زبر، اس کے بعد ع ہے، پھر ل ہے۔ اس کا مفہوم ہے: وہ ارواح جو جنت کے اوپر والے حصوں سے کھاتی پیتی ہیں۔

2109 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشَّهِید یشفع فِیْ سَبْعِیْنَ من اَهْل بَیته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: شہید اپنے اہل خانہ میں سے ستر (۷۰) لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2110 - وَعَنْ عتبَة بن عبد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلٰی ثَلَاثَة رجل مُؤْمِن جَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله فِیْ سَبِیْل اللّٰه حَتّٰی اِذا لَقِی الْعَدو وَقَاتلهمْ حَتّٰی یقتل فَذٰلِكَ الشَّهِید الممتحن فِیْ جنَّة اللّٰه تَحت عَرْشه لَا یفضله النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِفضل

www.waseemziyai.com

دَرَجَة النُّبُوَّة وَرجل فرق على نَفسه من الذُّنُوْب والخطايا جَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله فِیْ سَبِیْل اللّٰه حَتّٰی اِذا لَقِی الْعَدو قَاتل حَتّٰی یقتل فَتلك ممصمصة محت ذنُوْبه وخطاياه اِن السَّیْف محاء للخطايا وَأدْخل من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ فَاِن لَهَا ثَمَانِیَة اَبْوَاب ولجهنم سَبْعَة اَبْوَاب وَبَعضهَا أفضل من بعض وَرجل مُنَافِق جَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله حَتّٰی اِذا لَقِی الْعَدو قَاتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی یقتل فَذٰلِكَ فِی النَّار اِن السَّیْف لَا یمحو النِّفَاق

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَیْهَقِیّ

الممتحن بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمِلَة هُوَ المشروح صَدره وَمِنْه (اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ امتحن اللّٰه قُلُوْبهم للتقوی) (الحجرات 3)

اَی شرحها ووسعها

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَد فَذٰلِكَ المفتخر فِیْ خیمة اللّٰه تَحت عَرْشه وَلَعَلَّه تَصْحِیف

وَفرق بِكَسْر الرَّاء اَی خَائِف وجزع

والممصمصة بِضَم الْمِیْم الْاَوّلی وَفتح الثَّانِیَة وَكسر الثَّالِثَة وبصادين مهملتين هِیَ الممحصة المكفرة

❀ — حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں' کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دوران جہاد) قتل ہونے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: پہلا وہ آدمی جو مسلمان ہو' وہ اپنی جان و مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہو' حتیٰ کہ جب وہ دشمن کے سامنے آئے وہ لڑتا ہوا جام شہادت نوش کر لے' یہ ایسا شہید ہے' جو اللہ تعالیٰ کی جنت میں اس کے عرش کے سائے میں رہے گا' انبیاء کرام علیہم السلام کو اس پر محض نبوت کے منصب کی فضیلت حاصل ہوگی۔ ایک وہ آدمی ہے' جو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے' پھر وہ اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ جب دشمن کے مقابلہ میں آتا ہے' تو اس سے لڑتا ہوا مارا جاتا ہے' تو یہ آدمی بہتر حالت میں ہوگا' اس کے گناہ اور خطائیں معاف کر دی جائیں گی' اس لیے تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے' یہ جنت کے جس بھی دروازے سے چاہے گا' اس میں داخل ہو سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں اور ان میں سے کچھ امتیازی شان رکھتے ہیں۔ ایک ایسا آدمی ہے' جو منافق ہو' وہ اپنے مال اور جان سے جہاد میں شامل ہوتا ہے' حتیٰ کہ وہ جب دشمن کا مقابلہ کرتا ہے' تو وہ لڑتا ہے' حتیٰ کہ وہ قتل ہو جاتا ہے' وہ جہنم میں داخل ہوگا اس لیے تلوار نفاق کو ختم نہیں کر سکتی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے ہی تحریر کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الممتحن'' میں 'ح' پر زبر ہے' اس سے مراد ہے: جس کا سینہ کشادہ ہو اور یہ آیت اسی مفہوم کو واضح کرتی ہے: یہی ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے کشادہ کر دیا ہے۔ یعنی انہیں وسیع اور کھلا بنا دیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے خیمہ میں ہوگا' ممکن ہے' اس مقام پر راوی سے لفظی غلطی سرزد ہوئی ہو۔ لفظ ''فرق'' میں 'ر' کے نیچے زیر ہے' اس کا مفہوم ہے: خوفزدہ ہونا' گریہ زاری کرنا۔

لفظ ''المصصة'' میں پہلی 'م' پر پیش' دوسری پر زبر اور تیسری کے نیچے زیر ہے۔ دو 'ص' ہیں۔ اس کا مطلب ہے: ختم کرنے والی چیز' مٹانے والی چیز۔

2111 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاء ثَلَاثَة رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله فِیْ سَبِیْل اللّٰه لَا يُرِيد اَن يُقَاتل وَلَا يقتل يكثر سَواد الْمُسْلِمين فَإِن مَاتَ اَوْ قتل غفرت لَهُ ذنُوبه كلهَا وأجير من عَذَاب الْقَبْر ويؤمن من الْفَزع ويزوج مِنَ الْحُوْرِ الْعين وحلت عَلَيْهِ حلَّة الْكَرَامَة وَيُوضَع على رَأسه تَاج الْوَقار والخلد وَالثَّانِیْ خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيد اَن يقتل وَلَا يقتل فَإِن مَاتَ اَوْ قتل كَانَت ركبته مَعَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيل الرَّحْمٰن عَلَيْهِ السَّلَام بَيْن يَدى اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى (فِیْ مقْعد صدق عِنْد مليك مقتدر) (اَلْقَمَر **55**) وَالثَّالِث خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيد اَن يقتل وَيقتل فَإِن مَاتَ اَوْ قتل جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة شاهرا سَيْفه وَاضعه على عَاتِقه وَالنَّاس جاثون على الركب يَقُوْلُ اَلا أفسحوا لنا فَإِنَّا قد بذلنا دماء نا وَاَمْوَالنَا لله تَبَارَك وَتَعَالٰى

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ لَو قَالَ ذٰلِكَ لاِبْرَاهِيْمَ خَلِيل الرَّحْمٰن عَلَيْهِ السَّلَام اَوْ لنَبِیّ من الْاَنْبِيَاء لزحل لَهُمْ عَن الطَّرِيْق لما يرى من وَاجِب حَقهم حَتّٰى يَاْتُوا مَنَابِر من نور تَحت الْعَرْش فيجلسوا عَلَيْهَا ينظرُوْنَ كَيفَ يقْضى بَيْنَ النَّاس لَا يَجِدُوْنَ غم الْمَوْت وَلَا يغتمون فِی البرزخ وَلَا تفزعهم الصَّيْحَة وَلَا يهمهم الْحساب وَلَا الْمِيْزَان وَلَا الصِّرَاط ينظرُوْنَ كَيفَ يقْضى بَيْنَ النَّاس وَلَا يسْأَلُوْن شَيْئًا اِلَّا اُعْطُوْا وَلَا يشفعون فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شفعوا فِيْهِ ويعطون من الْجَنَّة مَا اَحَبُّوا ويتبوؤون من الْجَنَّة حَيْثُ اَحَبُّوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ والأصبهانی وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

زحل بالزای والحاء الْمُهْمِلَة كَذَا فِیْ رِوَايَةِ الْبَزَّار وَقَالَ الْاَصْبَهَانِیّ فِیْ رِوَايَته لتنحى لَهُمْ عَن الطَّرِيْق وَمعنى زحل وَتَنَحّٰى وَاحِد

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہداء تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال و جان لے کر روانہ ہوتا ہے' اس کا قصد جہاد میں شامل ہونا' یا قتل ہونے کا نہیں ہوتا' وہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ جب وہ مر جاتا ہے' یا وہ قتل کر دیا جاتا ہے' تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے

www.waseemziyai.com

جاتے ہیں' اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ قیامت کے خوف سے اسے نجات حاصل ہو جائے گی۔ حورعین سے اس کا نکاح ہوگا' کرامت وعزت کا اسے حلہ پہنایا جائے گا' اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ دوسرا وہ آدمی ہے' جو ثواب کے قصد سے اپنے مال اور جان کو لے کر روانہ ہوتا ہے' اس کا قصد جہاد میں شامل ہونے کا ہوتا ہے' مگر قتل نہ ہونے کا ہو' اگر وہ مر جائے' یا قتل کر دیا جائے' تو اس کا گھٹنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا (ارشاد ربانی ہے:) اقتدار رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں سچائی کا ٹھکانہ''۔

تیسرا وہ آدمی ہے' جو اپنے مال وجان کے ساتھ روانہ ہوتا ہے' اس کا ارادہ اجر وثواب ہو' وہ چاہتا ہے کہ جہاد میں شامل ہو' پھر وہ شہید کر دیا جائے' اگر وہ مر جائے' یا قتل کر دیا جائے' تو وہ قیامت کے دن پیش ہوگا' تو اس نے اپنی تلوار کو سونتا ہوا ہوگا' اپنی گردن پر رکھا ہوا ہوگا' لوگ گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے ہوں گے' وہ کہے گا: ہمیں راستہ دو' اس لیے ہم نے اپنا خون اور اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام یا کوئی دوسرا نبی ہو' تو وہ اسے ضرور راستہ دے دیں گے' اس لیے کہ وہ اس کے حق کی ادائیگی کو دیکھ لیں گے' یہاں تک کہ وہ لوگ عرش کے نیچے نور کے منبروں پر پہنچ جائیں گے' ان پر بیٹھنے کی لذت حاصل کریں گے اور اس دوران بعض لوگوں کا حساب ہو رہا ہوگا۔ ان لوگوں کو موت کا غم لاحق نہیں ہوگا' برزخ میں پریشانی نہیں ہوگی' صور پھونکنا انہیں خوفزدہ نہیں کرے گا' وہ حساب سے نہیں گھبرائیں گے' میزان اور حساب کے سبب وہ خوفزدہ نہیں ہوں گے' یہ جائزہ لیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے حساب ہو رہا ہے؟ یہ لوگ جو چیز طلب کریں گے' انہیں وہی پیش کی جائے گی' جس بارے میں شفاعت کریں گے' ان کی شفاعت قبول ہوگی' وہ جنت میں' جو چیز طلب کریں گے' وہی انہیں فراہم کی جائے گی' وہ جنت میں جہاں چاہیں گے وہاں قیام اختیار کر سکیں گے۔

امام بزار' امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''زحل'' میں 'ز' ہے' اور 'ح' ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت اسی طرح ہے۔ امام اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت یہ الفاظ مذکور ہیں: تاکہ وہ راستہ سے ہٹ جائیں۔ یاد رہے: ''زحل'' اور ''تنحی'' دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہے: ایک طرف ہٹ جانا' راستہ چھوڑنا۔

2112 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا وقف الْعباد لِلْحساب جَاءَ قوم واضعی سيوفهم على رقابهم تقطر دَمًا فازدحموا على بَاب الْجَنَّة فَقيل من هؤُلَاءِ قِيْلَ الشُّهَدَاءِ كَانُوْا اَحيَاء مرزوقين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِيْثٍ يَاْتِیْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وَاِسْنَاده حسن

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب لوگوں کو حساب کے لیے جمع کیا جائے گا' تو کچھ ایسے لوگ حاضر ہوں گے' جنہوں نے اپنی گردن پر تلوار رکھی ہوگی' خون کے قطرات ٹپک رہے ہوں گے' وہ جنت کے دروازے پر جمع ہوں گے' سوال کیا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو پھر بتایا جائے گا: یہ شہداء ہیں' یہ زندہ ہیں اور انہیں رزق

www.waseemziyai.com

دیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ایک روایت میں ذکر موجود ہے' جو آئندہ صفحات میں مکمل طور پر آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہے۔

2113 - وَعَن نعيم بن عمار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الشُّهَدَاءِ أفضل قَالَ الَّذِيْنَ اِن يلْقوا فِی الصَّفّ لَا يلفتون وُجُوْهَهُمْ حَتّٰی يقتلُوْا اُوْلٰئِكَ ينطلقون فِی الغرف الْعلا من الْجَنَّة ويضحك اِلَيْهِمْ رَبّهُمْ وَاِذَا ضحك رَبك اِلٰی عبد فِی الدُّنْيَا فَلَا حِسَاب عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلی ورواتهما ثِقَات

❀ — حضرت نعیم بن عمار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے افضل شہید کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں کہ جب وہ صف میں شمولیت اختیار کرتے ہیں' وہ اس وقت تک اپنا منہ نہیں پھیرتے' جب تک انہیں قتل نہ کر دیا جاتا' وہ لوگ جنت کے اوپر والے بالا خانوں میں چل رہے ہوں گے' ان کا پروردگار انہیں دیکھ کر ہنسے گا' جب تمہارا پروردگار دنیا میں کسی کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' تو وہ اس سے حساب نہیں لے گا۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

2114 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الْجِهَاد عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يلتقون فِی الصَّفّ الْاَوَّل فَلَا يلفتون وُجُوْهَهُمْ حَتّٰی يقتلُوْا اُوْلٰئِكَ يتلبطون فِی الغرف من الْجَنَّة يضْحك اِلَيْهِمْ رَبك وَاِذَا ضحك اِلٰی قوم فَلَا حِسَاب عَلَيْهِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

يتلبطون مَعْنَاهُ هُنَا يضطجعون وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن افضل جہاد ان لوگوں کا ہوگا' جو صف (دشمن کے مقابل' میں ہوتے) اپنا چہرہ نہیں پھیرتے' حتیٰ کہ وہ شہید کر دیے جاتے ہیں' یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں آرام کریں گے' ان کا پروردگار ان کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' جبکہ وہ کسی بھی قوم کے لوگوں کو دیکھ کر ہنستا اور ان لوگوں سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یتلبطلون'' کا مفہوم ہے: آرام کرنا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2115 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تتقى بهم المكاره اِذا أمروا سمعُوْا وأطاعوا وَاِن كَانَت لرجل مِنْهُم جَاجَة اِلَی السُّلْطَان لم تقض لَهُ حَتّٰی يَمُوْت وَهِی فِیْ صَدره وَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدعو يَوْم الْقِيَامَة

www.waseemziyai.com

الْجَنَّة فتأتي بزخرفها وَزينتهَا فَيَقُوْلُ اَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِيْ سبيلي وَقتلُوْا وأوذوا وَجَاهدُوا فِيْ سبيلي ادخُلُوا الْجَنَّة فيدخلونها بِغَيْر حِسَاب وَتَاْتِي الْمَلَائِكَة فيسجدون فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا نَحْنُ نُسَبِّح بحَمْدك اللَّيْل وَالنَّهَار ونقدس لَك من هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ آثرتهم علينا فَيَقُوْلُ الرب عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِيْ سبيلي وأوذوا فِيْ سبيلي فَتدخل عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَة من كل بَاب سَلَام عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنعم عُقبى الدَّار

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ لٰكِن مَتنه غَرِيْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے تین قسم کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے: پہلی قسم غریب مہاجرین کی ہے' مشکل ترین وقت میں ان کے سبب تحفظ حاصل کیا جاتا ہے' انہیں جب کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے' تو وہ بلا تاخیر فرمانبرداری کرتے ہیں' اگر ان میں سے کسی کو حاکم تعینات کیا جائے' تو اس کے پاس کوئی کام پیش کیا جائے' اگر وہ اسے پورا نہ کر سکیں' تو مر جائیں گے جبکہ ضرورت ان کے سینے میں رہ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت کے دن جنت کو مزین کیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا: میرے بندے کہاں ہیں؟ جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا' وہ شہید کیے گئے اور انہیں اذیتیں دی گئیں۔ انہوں نے جہاد میں حصہ لیا (اعلان ہوگا) تم میری جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ' وہ حسب حکم بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر فرشتے حاضر ہوں گے' وہ سجدہ میں گر جائیں گے' یوں عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! دن کے وقت ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تیری تقدیس بیان کرتے ہیں' یہ کون لوگ ہیں' جن کو ترجیح دی گئی ہے؟ اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں' جنہوں نے جہاد میں حصہ لیا' میری راہ میں تکلیف برداشت کی' ہر دروازے سے فرشتے ان لوگوں کے پاس جائیں گے اور یوں کہیں گے: تم پر سلام ہو' اس سبب کہ تم نے صبر سے کام لیا اور آخرت کا ٹھکانہ بہترین ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حسن سند سے نقل کی ہے۔ البتہ اس کا متن غریب ہے۔

2116 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الْأَجْوَدِ الْأَجْوَدِ اللّٰهُ الْأَجْوَدُ الْأَجْوَدُ وَاَنَا اَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ وَرَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يُقْتَلَ

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے' اولاد آدم سے زیادہ سخی میں ہوں' میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ ہے' جو علم حاصل کرتا ہے' پھر علم کی اشاعت (تدریس و تبلیغ کی صورت میں) کرتا ہے' قیامت کے دن اسے ایک امت کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا' اور ایک وہ آدمی زیادہ سخی ہے' جو اپنی جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اور اسے شہید کر دیا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابویعلی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2117 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل حَدِیْثِ قبله وَمَتنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن للشهید عِنْد اللّٰه سبع خِصَال اَن یغْفر لَهُ فِیْ اَوَّل دفْعَة من دَمه وَیری مَقْعَده من الْجَنَّة ویحلی حلَّة الْاِیْمَان ویجار من عَذَاب الْقَبْر ویأمن من الْفَزع الْاَكْبَر وَیُوضَع علی رَأسه تَاج الْوَقار الیاقوتة مِنْهُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ویزوج ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَة مِنَ الْحُوْرِ الْعین ویشفع فِیْ سَبْعِیْنَ اِنْسَانا من اَقَاربه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس سے پہلی روایت کی مثل نقل کی ہے۔ البتہ اس کا متن یوں ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہید کو سات خصوصیات حاصل ہوں گی: شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے قبل اس کی بخشش کر دی جاتی ہے' وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے' وہ ایمان کا حلہ زیب تن کرتا ہے' عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے' وہ قیامت کے دن گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا' وقار کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا' جس کا ایک یاقوت' دنیا بھر کی اشیاء سے افضل ہوگا۔ بہتر (۷۲) حورعین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے' اور اس کے اقارب میں سے ستر (۷۰) کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

امام طبرانی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت سند حسن ہے۔

2118 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ للشهید عِنْد اللّٰه سِتّ خِصَال یغْفر لَهُ فِیْ اَوَّل دفْعَة وَیری مَقْعَده من الْجَنَّة ویجار من عَذَاب الْقَبْر ویأمن من الْفَزع الْاَكْبَر وَیُوضَع علی رَأسه تَاج الْوَقار الیاقوتة مِنْهُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ویزوج اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِنَ الْحُوْرِ الْعین ویشفع فِیْ سَبْعِیْنَ من اَقَاربه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

الدفعة بِضَم الدَّال الْمُهْمِلَة وَسُكُون الْفَاء وَهِی الدفقة من الدَّم وَغَیْره

❀ — حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہید کو چھ خصوصیات حاصل ہوتی ہیں: اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے' وہ جنت میں اپنا گھر دیکھ لیتا ہے' عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے' (قیامت کے دن) وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھا جاتا ہے' وقار کا تاج اس کے سر پر سجایا جاتا ہے' اس کا ایک یاقوت دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے افضل ہوتا ہے۔ ۷۲ حورعین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے' اور وہ ۷۰ اپنے اقارب کے حق میں شفاعت کرے گا۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الدفعة'' میں 'د' پر پیش ہے 'ف' ساکن ہے۔ اس کا مفہوم ہے: خون یا کسی اور چیز کا اچھل کر گر جانا۔

2119 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ من قطرتین واثرین قَطْرَة دموع من خشیَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَأما الأثران فأثر فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَأثر فِیْ فَرِیضَة من فَرَائض الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہو سکتی: اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب بہنے والے آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں بہہ جانے والے خون کا قطرہ' جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے' وہ یہ ہیں: پہلا وہ نشان ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگتا ہے' اور دوسرا وہ نشان ہے' جو فرض ادا کرتے وقت (یعنی دوران نماز مصلی کی پیشانی پر) بن جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2120 - وَعَن مُجَاهِد عَن یزِیْد بن شَجَرَة وَكَانَ یزِیْد بن شَجَرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّن یصدق قَوْلُهُ فعله خَطَبَنَا فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اذْكرُوا نعْمَة اللّٰه عَلَیْكُمْ مَا أحسن نعْمَة اللّٰه عَلَیْكُمْ ترى من بَین اَخْضَر وأحمر وأصفر وَفِی الرِّجَال مَا فِیْهَا وَكَانَ یَقُوْلُ اِذا صف النَّاس للصَّلَاة وصفوا لِلْقِتَالِ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء وأبواب الْجَنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وزین الْحور الْعین واطلعن فَاِذَا أقبل الرجل قُلْنَ اَللّٰهُمَّ انصره وَاِذَا أدبر احْتَجِبْنَ مِنْهُ وقلن اَللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ فانهكوا وُجُوْه الْقَوْم فدى لكم اَبِیْ وَأمی وَلَا تخزوا الْحور الْعین فَاِن اَوَّل قَطْرَة تنضح من دَمه تكفر عَنهُ كل شَیْءٍ عمله وَینزل اِلَیْهِ زوجتان مِنَ الْحُوْرِ الْعین یمسحان التُّرَاب عَن وَجهه ویقولان فدانا لَك وَیَقُوْلُ فدانا لكمَا ثُمَّ یكسى مائَة حلَّة من نسج بنی آدم وَلٰكِن من نبت الْجَنَّة لَو وضعن بَیْن أصبعین لوسعن وَكَانَ یَقُوْلُ نبئت اَن السیوف مَفَاتِیْح الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من طَرِیْقین اِحْدَاهمَا جَیِّدَة صَحِیْحَة وَالْبَیْهَقِیّ فِیْ كتاب الْبَعْث اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَاِن اَوَّل قَطْرَة تقطر من دم اَحَدِكُمْ یحط اللّٰه عَنهُ بهَا خطایاه كَمَا یحط الْغُصْن من ورق الشّجر وتبتدره اثْنَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعین وتمسحان التُّرَاب عَن وَجهه ویقولان فدانا لَك وَیَقُوْلُ فدانا لكمَا فیكسى مائَة حلَّة لَو وضعت بَیْن اُصْبُعِی هَاتین لوسعتاهما لَیست من نسج بنی آدم وَلٰكِنهَا من نَبَات الْجَنَّة مكتوبون عِنْد اللّٰه بأسمائكم وسماتكم

الْحَدِیْث رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ اَیضًا عَن یزِیْد بن شَجَرَة مَرْفُوْعا مُخْتَصِرًا وَعَن جدان اَیضًا مَرْفُوْعا وَالصَّحِیْح الْمَوْقُوْف مَعَ اَنَّهُ قد یُقَال اِن مثل هٰذَا لَا یُقَال من قبل الرَّأْی فسبیل الْمَوْقُوْف فِیْهِ سَبِیْل الْمَرْفُوْع

www.waseemziyai.com

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وَيزِيْد بن شَجَرَة بالشين الْمُعْجَمَة وَالْجِيْم مفتوحتين قِيْلَ لَهُ صُحْبَة وَلَا يثبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وانهكوا وُجُوْه الْقَوْم هُوَ بِكَسْر الْهَاء بعد النُّوْن اَى أجهدوهم وابلغوا جهدهمْ والنهك الْمُبَالغَة فِيْ كل شَيْءٍ

❀— امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ' یزید بن شجرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یزید بن شجرہ ایک ایسا آدمی ہے' جس کا قول اس کے فعل کی تصدیق کرتا تھا' کے سلسلہ میں منقول ہے: امام مجاہد نے کہا: انہوں نے اپنے ایک خطبہ کے دوران ہمیں فرمایا: اے لوگو! اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرو' اس نے تم کو اپنی کتنی عمدہ نعمتوں سے نوازا ہے؟ تمہیں سبز' سرخ اور زرد وغیرہ اشیاء میسر ہیں' انہوں نے یہ بھی کہا: جب نماز کے لیے صف بنائی جاتی ہے' اور جب جہاد کے لیے صف بندی کی جاتی ہے' تو آسمان اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' جبکہ جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' حورعین کو مزین کیا جاتا ہے' اور وہ جھانکتی ہیں' جب کوئی آدمی پیش قدمی کرتا ہے' تو وہ یوں کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس کی مدد فرما' جب کوئی آدمی ان سے پشت پھیر لیتا ہے' تو وہ حورعین بھی ان سے حجاب کر لیتی ہیں' وہ یوں دعا کرتی ہیں: اے اللہ! تو اس کی بخشش کر (یزید بن شجرہ نے کہا:) میرے والدین تم پر نثار ہوں' تم لوگ حورعین کو خوار نہ کرنا' اس لیے کہ آدمی کے خون کا پہلا قطرہ اس کے ہر عمل کا کفارہ قرار پاتا ہے۔ دو حورعین اتر کر اس کے پاس آتی ہیں' اس کے چہرہ سے خاک کو صاف کرتی ہیں اور یوں کہتی ہیں: ہم آپ پر نثار ہو جائیں! وہ کہتا ہے: میں تم پر قربان ہو جاؤں' پھر اسے ایک سو حلے زیب تن کروائے جاتے ہیں' مگر وہ جنت کے تیار شدہ ہوتے ہیں' اگر وہ سب دو انگلیوں کے درمیان رکھے جائیں' وہ ان میں سما سکیں' وہ آدمی یوں کہتا ہے: مجھے یہ بات بیان کی گئی تھی: تلواریں' جنت کی چابیاں ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو حوالوں سے بیان کی ہے' جن میں سے ایک زیادہ صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب البعث'' میں نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے نقل کردہ یہ الفاظ ہیں: جب آدمی کے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے' جس طرح ٹہنی درخت کے پتوں کو جھاڑ دیتی ہے' دو حورعین اس کی طرف لپکتی ہیں' اس کے چہرہ سے مٹی کو صاف کرتی ہیں' پھر یوں کہتی ہیں: ہم تم پر نثار ہوں! وہ کہتا ہے: میں تم پر قربان ہو جاؤں! پھر اسے ایک سو حلے زیب تن کیے جاتے ہیں' اگر ان سب کو دو انگلیوں کے مابین لایا جائے' وہ ان میں سمٹ جائیں' وہ اولاد آدم کے ہاتھ سے تیار کردہ نہیں ہوتے بلکہ وہ جنت سے تیار شدہ ہوتے ہیں' تمہارے اسماء اور تمہاری نشانیاں سب اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھی جاتی ہیں۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یزید بن شجرہ سے بطور مرفوع اور مختصر روایت منقول ہے' جبکہ جدعان سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔ البتہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث ''موقوف'' ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس طرح کی روایت اپنی رائے سے نقل نہیں کی جا سکتی' اگر اسے ''موقوف'' تسلیم کر لیا جائے' تو اس میں ''مرفوع'' ہونے کی گنجائش موجود ہوگی۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''شجرہ'' میں 'س' پر پیش ہے' جبکہ 'ج' پر زبر ہے۔ ایک قول کے مطابق انہیں شرف صحابیت حاصل تھا' مگر یہ بات ثابت نہیں ہو سکی۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکورالفاظ ''وانهكو وجوه القوم ''میں 'ہ' کے نیچے زیر اس کے بعد 'ن' ہے۔اس کا مطلب ہے: لوگ پریشان ہوگئے۔لفظ ''النهك'' کا مطلب ہے: کسی چیز کے بارے میں مبالغہ سے کام لینا۔

2121 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر الشَّهِيد عِنْد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَجف الْاَرْض من دم الشَّهِيد حَتّٰى تبتدره زوجتاه كَاَنَّهُمَا ظئران أظلتا فصيليهما فِیْ براح من الْاَرْض وَفِیْ يَد كل وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حلَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ شهر بن حَوْشَب

الظِّئْر بِكَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا همزَة سَاكِنة هِیَ الْمُرْضع وَمَعْنَاهُ اَن زوجتيه مِنَ الْحُوْرِ الْعين تبتدرانه وتحنوان عَلَيْهِ وتظلانه كَمَا تحنو النَّاقة الْمُرْضع على فصيلها وَيحْتَمل اَن يكون أضلتا بالضاد فَيكون النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شبه بدارهما اِلَيْهِ باللهفة والحنو والشوق كبدار النَّاقة الْمُرْضع اِلٰى فصيلها الَّذِیْ أضلته وَيُؤَيِّد هٰذَا الِاحْتِمَال قَوْله فِیْ براح من الْاَرْض وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

والبراح بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَبِالْحَاءِ الْمُهْمِلَة هِیَ الْاَرْض المتسعة لَا زرع فِيْهَا وَلَا شجر

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہید کا ذکر ہوا' تو آپ نے فرمایا: شہید کے خون سے زمین ابھی خشک نہیں ہوتی' اس کی بیویاں اس کی طرف پہلے لپک کر آجاتی ہیں' جو اونٹنیوں کی مثل ہوتی ہیں' جنہوں نے اپنے شیر خوار بچوں پر میدان میں اپنا سایہ کیا ہوتا ہے' ان دونوں کے ہاتھوں میں ایسا حلہ موجود ہوتا ہے' جو دنیا اور اس میں موجود سب اشیاء سے بہتر ہوتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر بن حوشب نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مطابق نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''النظئر ''میں 'ظ' پر زبر' پھر 'ع' ہے۔اس کا مطلب ہے: دودھ پلانے والی یعنی حورعین سے متعلق دو بیویاں لپک کر اس کے پاس آجاتی ہیں' اس پر مہربان طریقہ سے سایہ کرتی ہیں' جیسے دودھ پلانے والی اونٹنیاں اپنے شیر خوار بچے پر مہربان ہوتی ہیں۔تاہم یہاں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ لفظ ''اظلت ''میں اصل 'ض' ہے' گویا یہ لفظ یوں ہے: ''اضلتا'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حوروں کی نرم مزاجی' مہربانی اور محبت کو واضح کرنے کے لیے اسی اونٹنی کے ساتھ تشبیہ دی' جو اپنے شیر خوار بچے کی طرف لپکتی ہے' جبکہ گم ہونے کے بعد اسے دستیاب ہوا ہو۔اس احتمال کی تاویل پر یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں: ''بے آب وگیاہ زمین''۔باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''البراح ''میں 'ب' پر زبر' پھر 'ح' ہے۔اس کا مطلب ہے: ایسی وسیع زمین جہاں کھیت یا درخت وغیرہ موجود نہ ہوں۔

2122 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءِ اَرْبَعَة رجل مُؤْمِن جيد الْاِيْمَان لَقِی الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰی قتل فَذَاك الَّذِیْ يرفع النَّاس اِلَيْهِ اَعينهم

www.waseemziyai.com

يَوْم الْقِيَامَة هٰكَذَا وَرفع رَأسه حَتّٰى وَقعت قلنسوته فَلَا اَدْرِی قلنسوة عمر اَرَادَ أم قلنسوة النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرجل مُؤْمِن جيد الْإِيْمَان لَقِی الْعَدو فَكَأَنَّمَا ضرب جلده بشوك طلح من الْجُبْن اَتَاهُ سهم غرب فَقتله فَهُوَ فِی الدرجَة الثَّانِيَة وَرجل مُؤْمِن خلط عملا صَالحا وَآخر سَيِّئًا لَقِی الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰى قتل فَذٰلِكَ فِی الدرجَة الثَّالِثَة وَرجل مُؤْمِن أسرف على نَفسه لَقِی الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰى قتل فَذٰلِكَ فِی الدرجَة الْاَوَّلی

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

القلنسوة هُوَ مَا يلبس فِی الرَّأس

والطلح بِفَتْح الطَّاء الْمُهْمِلَة وَسُكُون اللَّام نوع من الْاَشْجَار ذِیْ الشوك

والجبن بِضَم الْجِيْم وَاِسْكَان الْبَاء الْمُوَحدَة هُوَ الْخَوْف وَعدم الْاِقْدَام

وَسَهْم غرب غرب بِالْاِضَافَة اَيْضًا وبسكون الرَّاء وتحريكها فِیْ كليهمَا اَيْضًا اَرْبَعَة وُجُوْه هُوَ الَّذِیْ لَا يدری رامیه وَلَا من اَيْنَ جَاءَ

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: شہداء چار قسم کے ہوتے ہیں: وہ مسلمان جس کا ایمان نفیس ہو' وہ دشمن کا مقابلہ کرے' اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو سچ کر دکھائے حتیٰ کہ وہ جام شہادت نوش کر لے۔ ایسا آدمی ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھیں گے۔ راوی کا بیان ہے: انہوں نے اپنا سر اتنا بلند کیا کہ ان کی ٹوپی گر گئی' اس بارے میں مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی تھی' یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ دوسرا وہ مسلمان آدمی ہے' جس کا ایمان عمدہ ہو' وہ دشمن کے مقابلہ میں اترے' خوف کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو یوں محسوس کرتا ہو کہ اس پشت پر خاردار ضرب لگائی گئی ہو' پھر ایک اچانک تیر آ کر اسے شہید کر دے' تو یہ دوسرے درجہ کا شہید ہوگا۔

تیسرا وہ مسلمان ہے' جس نے عمل خیر کے ساتھ برے اعمال بھی کیے ہوں' وہ دشمن کے مقابلہ میں اترے' وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو سچ کر دکھائے' حتیٰ کہ وہ شہید ہو جائے۔ یہ تیسرے درجہ کا شہید ہوگا۔

چوتھا وہ مسلمان ہے' جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہوگا' وہ دشمن کے مقابل میں اترا ہوگا' اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچ کر دکھلائے' حتیٰ کہ وہ جام شہادت نوش کر جائے' تو یہ پہلے درجہ کا شہید ہوگا۔

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''قلنسوۃ'' کا مطلب ہے: ہر وہ چیز ہے' جو سر چھپانے کے لیے استعمال کی جائے یعنی ہر قسم کی ٹوپی۔ لفظ ''طلح'' میں 'ط' پر زبر جبکہ 'ل' ساکن ہے۔ اس سے مراد مخصوص نسل کا درخت ہے' جو کانٹے دار ہوتا ہے یعنی کیکر وغیرہ' لفظ ''الجبن'' میں 'ج' پر پیش جبکہ 'ب' ساکن ہے۔ اس کا مطلب ہے: خوف زدہ ہونا' بزدل ہونا۔

لفظ ''سھم غرب'' میں لفظ ''غرب'' اضاف کے ساتھ استعمال ہوا ہے' 'ر' ساکن ہے' اور اسے متحرک بھی پڑھا گیا ہے۔

www.waseemziyai.com

دونوں حالتوں میں اس کی چار صورتیں ہوں گی' مگر اس کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا کہ اس کے پھینکنے والا کون آدمی تھا؟ اور یہ کس طرف سے آیا تھا۔

2123 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشُّھَدَاءِ علی بارق نھر بِبَاب الْجَنَّۃ فِیْ قبَّۃ خضراء یخرج عَلَیْھِمْ رزقھم من الْجَنَّۃ بکرَۃ وعشیا

رَوَاہُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُّسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے ایک دروازہ کے پاس نہر کے کنارے پر موجود سبز قبہ شہداء رہتے ہیں' جنت سے نکل کر ان کا رزق صبح وشام ان کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2124 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لما اُصِیب اِخْوَانکُمْ جعل اللّٰہ اَرْوَاحھم فِیْ جَوف طیر خضر ترد اَنھَار الْجَنَّۃ تَاْکُل من ثمارھا وتأوی اِلٰی قنادیل من ذھب معلقَۃ فِیْ ظلّ الْعَرْش فَلَمَّا وجدوا طیب مَاْکَلھمْ وَمَشْرَبھمْ وَمَقِیلھمْ

قَالُوْا من یبلغ اِخْوَاننَا عَنَّا اَنا اَحیَاء فِی الْجَنَّۃ نرْزق لِئَلَّا یَزْھَدُوا فِی الْجِھَاد وَلَا ینکلُوْا عَن الْحَرْب فَقَالَ اللّٰہ تَعَالٰی اَنا أبلغھم عَنْکُم

قَالَ فَاَنْزل اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تحسبن الَّذِیْنَ قتلوا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ اَمْوَاتًا) (آل عمرَان)

اِلٰی آخر الْاٰیَۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

ینکلُوْا مُثَلّثَۃ الْکَاف اَی یجبنوا ویتأخروا عَن الْجِھَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بھائی شہید کردیے گئے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں محفوظ کردیا' جنت کی نہروں پر ان کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے' وہ وہاں سے پھل کھاتے ہیں' عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آکر رکتے ہیں' جب وہ اپنے کھانے' پینے اور آرام کرنے کی خوشبو محسوس کرتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں: ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ پیغام کون پہنچائے گا؟ ہم لوگ جنت میں زندہ ہیں' ہمیں رزق فراہم کیا جاتا ہے' وہ اس لیے کہ لوگ جہاد سے بے رغبتی نہ برتیں' جہاد (جنگ) کو ترک نہ کردیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لوگوں کی طرف سے میں یہ پیغام دیتا ہوں' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جائے' تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو'' ۔آخر۔

امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

لفظ ''ینکلوا'' کا مطلب ہے: کاہلی سے کام لینا' بزدلی دکھانا اور جہاد سے پشت پھیرنا۔

2125 - وَعَنْ رَاشد بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَال الْمُؤْمِنِینَ یفتنون فِیْ قُبُورهم اِلَّا الشَّهِید قَالَ کفی ببارقة السیوف علی رَأسه فتْنَة رَوَاهُ النَّسَائِیّ.

❀ — راشد بن سعد' ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کو قبر میں آزمائش سے دوچار ہونا پڑتا ہے' جبکہ شہید اس سے محفوظ رہتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس کے سر پر تلواروں کی چمک آزمائش ہونے کے لیے کافی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2126 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا أسود اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ رجل أسود منتن الرّیح قَبِیح الْوَجْه لَا مَال لی فَاِن اَنا قَاتَلت هؤُلَاءِ حَتّٰی أقتل فَاَیْنَ اَنا قَالَ فِی الْجَنَّة فقاتل حَتّٰی قتل فَاَتَاهُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد بیض اللّٰه وَجهك وَطیب رِیْحك وَأكْثر مَالك وَقَالَ لهٰذَا اَوْ لغیره لقد رَاَیْت زَوجته مِنَ الْحُوْرِ الْعین نازعته جُبَّة لَهٗ من صوف تدخل بَیْنه وَبَیْن جبته

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک سیاہ فام آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک ایسا سیاہ فام آدمی ہوں' جس کا جسم بدبودار ہے' چہرہ بدصورت ہے' میرے پاس دولت بھی نہیں ہے' اگر میں لوگوں کے ساتھ جہاد میں حصہ لوں اور شہید کر دیا جاؤں' تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جنت میں' اس آدمی نے جہاد میں حصہ لیا' حتیٰ کہ وہ شہید ہو گیا' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے چہرہ کو روشن کر دیا ہے' تمہاری خوشبو کو پاکیزہ بنا دیا ہے' تمہارے مال میں اضافہ کر دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں' یا کسی دوسرے کے بارے میں یہ فرمایا: حورعین سے تعلق رکھنے والی اس کی بیوی کو میں نے دیکھا کہ وہ اونی جبہ میں گھسنے کی کوشش کر رہی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2127 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر بخباء اَعْرَابِی وَهُوَ فِیْ اَصْحَابه یُرِیدُونَ الْغَزْو فَرفع الْاَعْرَابِی نَاحیَة من الخباء فَقَالَ من الْقَوْم فَقیل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه یُرِیدُونَ الْغَزْو فَقَالَ هَلْ من عرض الدُّنْیَا یصیبون قِیْلَ لَهٗ نَعَمْ یصیبون الْغَنَائِم ثُمَّ تقسم بَیْنَ الْمُسْلِمین فَعمد اِلٰی بكر لَهٗ فاعتقله وَسَار مَعَهم فَجعل یدنو ببكره اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجعل اَصْحَابه یذودون بكره عَنهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دعوا لی النجدی فوالذی نَفسِی

www.waseemziyai.com

بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لمن مُلُوك الْجنَّة

قَالَ فَلَقوا الْعَدو فاستشهد فَاَخبر بِذٰلِكَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ فَقعدَ عِنْد رَأسه مُسْتَبْشِرًا اَوْ قَالَ مَسْرُوْرا يضْحك ثُمَّ أعرض عَنهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاك مُسْتَبْشِرًا تضحك ثُمَّ اَعرَضت عَنهُ فَقَالَ أمه مَا رَاَيْتُمْ من استبشاری اَوْ قَالَ سروری فَلَمَّا رَاَيت من كَرَامَة روحه على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَأما اِعراضی عَنهُ فَاِن زَوجته مِنَ الْحُوْرِ الْعين الْان عِنْد رَأسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دیہاتی کے خیمہ کے پاس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا' آپ کی معیت میں صحابہ کرام بھی تھے' جو کسی جہاد میں شامل ہونے کے لیے روانہ ہوئے تھے' دیہاتی نے اپنے خیمہ کا کنارہ ہٹا کر دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ تو اسے بتایا گیا: یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے صحابہ کرام ہیں' جو ایک جہاد میں شامل ہونے کے لیے نکلے ہیں' اس نے سوال کیا: کیا کسی دنیوی مفاد حاصل کرنے کے لیے؟ اسے جواب دیا گیا: ہاں' انہیں مال غنیمت بھی میسر آ سکتا ہے' جو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے گا' دیہاتی اپنے جوان اونٹ کے پاس گیا' اس کے گلے میں رسی ڈالی' پھر ان کی معیت میں روانہ ہو گیا' وہ اپنے اونٹ کو تیز کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونا چاہتا تھا' صحابہ کرام اس کے اونٹ کو پیچھے کر دیتے تھے' آپ نے فرمایا: اس نجدی آدمی کو میرے قریب آنے دو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ سلاطین جنت میں سے ایک ہے۔ راوی کا بیان ہے: پھر ان لوگوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا' وہ دیہاتی آدمی شہید ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں عرض کیا گیا' آپ اس کے پاس پہنچے' اس کے سرہانے کے قریب کھڑے ہوئے۔ آپ کے نورانی چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے' آپ مسکرا دیئے' آپ نے اس سے اعراض کیا' ہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہم نے ملاحظہ کیا' پہلے آپ ہشاش بشاش تھے' آپ مسکرا رہے تھے' پھر آپ نے اس سے چہرہ انور موڑ لیا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم لوگوں نے میری خوشی اور میرا سرور دیکھا تھا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی روح کو قبض کرنے کی وجہ سے تھا' کیونکہ ان کی روح کو عزت حاصل ہوئی تھی۔ پھر میں نے اس سے اعراض اس لیے کیا کہ ابھی سے اس کی حورعین زوجہ اس کے سرہانے کے قریب آ پہنچی تھی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2128 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أم الرّبيع بنت الْبَراء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِی أم حَارِثَة بنت سراقَة اَتَت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تُحَدِّثنِیْ عَن حَارِثَة وَكَانَ قتل يَوْم بدر فَاِن كَانَ فِی الْجَنَّة صبرت وَاِن كَانَ غير ذٰلِكَ اجتهدت عَلَيْهِ بالبكاء فَقَالَ يَا أم حَارِثَة اِنَّهَا جنان فِی الْجَنَّة وَاِن ابْنك أصَاب الفردوس الْاَعْلٰی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت اُمّ ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا' حضرت اُمّ حارثہ بنت سراقہ رضی اللہ عنہا ہیں' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا حارثہ کے بارے میں مجھے کچھ بتائیں گے؟ (راوی کا بیان ہے:) وہ شخص غزوۂ بدر کے موقع پر شہید ہوگیا تھا' اگر وہ جنت میں ہے' تو میں صبر وتحمل سے کام لوں گی' اگر صورتحال اس کے برعکس ہے' تو میں خوب نوحہ وگریہ کروں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ حارثہ! جنت میں متعدد درجات ہیں' مگر تمہارا لڑکا فردوس اعلیٰ میں پہنچ چکا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2129 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجب رَبنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى من رجل غزا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فَانْهَزَمَ يَعْنِیْ اَصْحَابه فَعلم مَا عَلَيْهِ فَرجع حَتّٰى أهريق دَمه فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته انْظُرُوا اِلٰى عَبدِی رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِی وشفقة مِمَّا عِنْدِی حَتّٰى أهريق دَمه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَن مرّة عَنهُ

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا پروردگار اس آدمی پر اظہار مسرت کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شامل ہوتا ہے' اس کے ساتھی دوران جہاد پسپا ہو جاتے ہیں' وہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اسے خوب نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا' لیکن وہ دوبارہ اس (میدان جہاد) میں واپس پلٹ آیا ہے' یہاں تک کہ اسے شہید کر دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ سے یوں مخاطب ہوتا ہے: اے فرشتو! تم میرے اس بندے کو ملاحظہ کرو! یہ جہاد سے دلی رغبت کے سبب دوبارہ واپس آ گیا ہے' میرے پاس موجود چیز سے خوف کرتے ہوئے وہ واپس پلٹا ہے' جو میرے ہاں موجود ہے' حتیٰ کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عطاء بن سائب اور مرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2130 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَتقدم لَفظهمْ فِیْ قيام اللَّيْل وَتقدم فِيْهِ اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة يُحِبهُمْ اللّٰه ويضحك اِلَيْهِمْ ويستبشر بهم الَّذِیْ اِذا انكشفت فِئَة قَاتل وَرَاءَ هَا بِنَفسِهٖ للّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِمَّا اَن يقتل وَاِمَّا اَن ينصره اللّٰه ويكفيه فَيَقُوْلُ انْظُرُوا اِلٰى عَبدِی هٰذَا كَيفَ صَبر لی بِنَفسِهٖ

الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رات میں نوافل کے حوالے سے روایت مذکور ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت اسی باب میں پہلے گزر چکی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تین قسم کے لوگ ہیں'

www.waseemziyai.com

جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' ان کی طرف مسکراتا ہے' اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ جب کوئی آدمی جہاد میں شمولیت کے لیے تیاری کرتا ہے' اور وہ اپنی جان جہاد کے دوران اللہ تعالیٰ کے لیے پیش کر دیتا ہے' یا وہ جام شہادت نوش کر لیتا ہے' پھر ذات باری تعالیٰ اس کی مدد کرتی ہے' جو اس کے لیے کافی ہو جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے: تم میرے اس بندہ کی طرف دیکھو! اس نے میرے لیے اپنی جان کو کس عمدگی سے پیش کیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2131 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أنَاس اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن ابْعَثْ مَعنا رجَالًا یعلمونا الْقُرْآن وَالسّنة فَبعث اِلَیْهِمْ سَبْعِیْنَ رَجُلًا من الْاَنْصَار یُقَال لَهُمُ الْقُرَّاء فیهم خَالِیْ حرَام یقرؤون الْقُرْآن وَیَتَدَارَسُوْنَهُ بِاللَّیْلِ یتعلمون وَکَانُوْا بِالنَّهَارِ یجیئون بِالْمَاءِ فیضعونه فِی الْمَسْجِد ویحتطبون فیبیعونه ویشترُوْنَ بِهِ الطَّعَام لاهل الصّفة وللفقراء فبعثهم النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فعرضوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قبل اَن یبلغُوا الْمَکَان فَقَالُوا اَللّٰهُمَّ أبلغ عَنَّا نَبینَا اَنا قد لقیناك فرضینا عَنْك ورضیت عَنَّا

قَالَ وأتی رجل حَرَامًا خَال أنس من خَلفه فطعنه بِرُمْح حَتّٰی أنفذه فَقَالَ حرَام فزت وَرب الْکَعْبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اِخْوَانکُمْ قد قتلوا وَاِنَّهُم قَالُوا اَللّٰهُمَّ أبلغ عَنَّا نَبینَا اَنا قد لقیناك فرضینا عَنْك ورضیت عَنَّا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: کیا آپ کچھ لوگوں کو ہمارے ساتھ روانہ کریں گے' جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم سے آراستہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو ان کی طرف روانہ کیا' ان لوگوں کو ''قاری صاحبان'' کہا جاتا تھا' ان لوگوں میں سے ایک میرے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے' یہ لوگ تلاوت قرآن کرتے تھے۔ رات کے وقت باہمی قرآن کا درس دیتے تھے' یہ لوگ علم حاصل کرتے تھے' پینے کے لیے پانی لے کر آتے تھے' اسے مسجد میں رکھ دیتے تھے' یہ لوگ لکڑیاں جمع کر کے لاتے تھے' پھر انہیں فروخت کرتے تھے' اس کے سبب اہل صفہ اور دوسرے غریبوں کا کھانا خرید کر لاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو دوسرے لوگوں کے پاس روانہ کیا' ان لوگوں نے منزل پر پہنچنے سے قبل حملہ آور ہو کر انہیں شہید کر دیا تھا' ان لوگوں نے کہا: اے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ پیغام پہنچا دے' ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہو چکے ہیں' ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' جو رشتہ میں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کا ماموں تھا' وہ پیچھے کی طرف سے ان کے پاس آیا' اس نے نیزہ سے حملہ کیا' حتیٰ کہ وہ نیزہ آپ کے جسم کو عبور کر گیا' حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائیوں کو شہید کیا گیا ہے'

www.waseemziyai.com

انہوں نے یوں کہا ہے: اے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہوگئے ہیں' ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

2132 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أنزل فِی الَّذِیْنَ قتلوا ببئر مَعُوْنَة قُرْآن قرأناه ثُمَّ نسخ بعد بلغُوا قَومنَا انا قد لَقینَا رَبنَا فَرضِی عَنَّا ورضینا عَنهُ

❀ — حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جو لوگ بئر معونہ کے مقام پر شہید کیے گئے تھے' ان کے حق میں قرآن نازل ہوا تھا' جس کی تلاوت کرنے کی ہم سعادت حاصل کرتے تھے' پھر اس کی تلاوت کو منسوخ قرار دیا گیا تھا (اس کا مفہوم یہ ہوسکتا ہے:) یہ بات ہماری قوم تک پہنچا دے! کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگئے ہیں' وہ ہم سے راضی ہے' اور ہم اس سے راضی ہیں۔

2133 - وَعَن مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالَنَا عبد اللّٰه عَن هٰذِهِ الْاٰیَة (وَلَا تحسبن الَّذِیْنَ قتلوا فِیْ سَبِیْل اللّٰه اَمْوَاتًا بل اَحیَاء عِنْد رَبّهمْ یرْزقُوْنَ) (آل عمران) فَقَالَ أما انا فَقَدْ سَالَنَا عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحهم فِیْ جَوف طیر خضر لَهَا قناديل معلقَة بالعرش تسرح من الْجَنَّة حَیْثُ شَاءَ ت ثُمَّ تأوی اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِیل فَاطلع عَلَیْهِمْ رَبّهمْ اطلاعة

فَقَالَ هَلْ تشتهون شَیْئًا قَالُوْا اَی شَیْءٍ نشتهی وَنَحْنُ نَسْرَح من الْجَنَّة حَیْثُ شِئْنَا فَفعل ذٰلِكَ بهم ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا رَاَوْا انهم لن یترکُوا من اَن یسْاَلُوا

قَالُوْا یَا رب نُرِید اَن ترد اَرْوَاحنَا فِیْ اَجْسَادنَا حَتّٰی نقْتل فِیْ سَبِیْلك مرّة اُخْرٰی فَلَمَّا رأی اَن لَیْسَ لَهُمْ حَاجَة ترکُوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرِهمَا

انه سَالَ جِبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام عَن هٰذِهِ الْاٰیَة وَنفخ فِی الصُّور فَصعِقَ من فِی السَّمٰوَات وَمَنْ فِی الْاَرْض اِلَّا من شَاءَ اللّٰه (الزمر) من الَّذین

❀ — حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے حوالے سے سوال کیا (ارشاد خداوندی ہے:) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں' تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو' بلکہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: اس بارے میں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں' عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ان کے لیے قندیلیں ہیں' جنت میں جہاں چاہتے ہیں یہ اڑ کر وہاں پہنچ جاتے ہیں' پھر قندیلوں میں وہ واپس آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے یوں

www.waseemziyai.com

مخاطب ہوتا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کسی چیز کی کس طرح خواہش کر سکتے ہیں؟ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں' وہاں پہنچ جاتے ہیں' اس طرح تین بار ہوتا ہے' جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں کوئی چیز مانگنا ہی پڑے گی' تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری ارواح کو ہمارے اجسام میں دوبارہ لوٹا دیا جائے تا کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ شہید کر دیے جائیں؟ جب اللہ تعالیٰ ملاحظہ کرتا ہے کہ انہیں کسی چیز کی خواہش نہیں ہے' تو پھر (ان کے حال پر) انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2134 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لم یشإ اللّٰه اَن یصعقهم قَالَ هم شُهَدَاءُ اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: جب صور پھونکا جائے گا' تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر کوئی بے ہوش ہو جائے گا' تاہم ان کا معاملہ مختلف ہوگا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:) وہ کون سے لوگ ہیں' جن کے بے ہوش ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ وہ لوگ ہوں گے' جو (اس کی راہ میں) شہید کیے گئے ہوں گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2135 - وَعَن عَامر بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ اَن رَجُلًا جَاءَ اِلَی الصَّلَاة وَالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فَقَالَ حِیْن انْتهی الصَّفّ اَللّٰهُمَّ آتنی أفضل مَا تؤتی عِبَادك الصَّالِحین فَلَمَّا قضی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة قَالَ من الْمُتَكَلّم آنِفا فَقَالَ الرجل اَنا یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ اِذا یعقر جوادك وتستشهد

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نماز پڑھنے کے لیے (مسجد میں آیا) آپ اس وقت نماز پڑھا رہے تھے' وہ صف میں پہنچا' تو اس نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو مجھے سب سے افضل چیز عنایت کر' جو تو نے اپنے نیک بندوں کو عطا کی ہے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت حاصل کی' تو آپ نے دریافت کیا: ابھی گفتگو کرنے والا کون آدمی تھا؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تھا' آپ نے فرمایا: ایسی حالت میں تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں گے اور تم شہید ہو

www.waseemziyai.com

جاؤ گے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مَنْ اَنْ يَّمُوْتَ الْاِنْسَانُ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ ينوِ الْغَزْوَ وَذَكَرَ اَنْوَاعَ مِنَ الْمَوْتِ تَلْحِقُ اَرْبَابَهَا بِالشُّهَدَاءِ وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب: آدمی کا اس حالت میں مرجانے جبکہ اس نے جہاد میں حصہ نہ لیا ہو اس نے جہاد میں شرکت کا ارادہ بھی نہ کیا ہو موت کی مختلف حالتوں کا ذکر جن میں مرنے والا شہداء کے ساتھ شمار کیا جائے گا اور مرض طاعون سے راہ فرار اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2136 - عَنْ اَبِیْ عِمْرَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا بِمَدِیْنَۃ الرّوم فاخرجوا اِلَیْنَا صفا عَظِیْما من الرّوم فَخرج اِلَیْھِمْ من الْمُسْلِمین مثلھم اَوْ اکثر وَعَلٰی اَھْل مصر عقبَۃ بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَلَی الْجَمَاعَۃ فَضَالَۃ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَحمل رجل من الْمُسْلِمین علی صف الرّوم حَتّٰی دخل بَیْنَھُمْ فصاح النَّاس وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ یلقِی بِیَدِہٖ اِلَی التَّھْلُکَۃ فَقَامَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَالَ اَیھَا النَّاس اِنَّکُمْ لتاوّلون ھٰذَا التَّاْوِیل وَاِنَّمَا نزلت ھٰذِہِ الْاٰیَۃ لِبَعض سرا دون رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَمْوَالنَا قد ضَاعَت وَاِن اللّٰہ تَعَالٰی قد اعز الْاِسْلَام وَکثر ناصروہ فَلَو اَقَمْنَا فِیْ اَمْوَالنَا واصلحنا مَا ضَاعَ مِنْھَا فَانْزل اللّٰہ تَعَالٰی علی نبیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یرد علینا مَا قُلْنَا وللفقراء فِیْ سَبِیْل اللّٰہ (وَلَا تلقوا بِاَیْدِیکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃ) (اَلْبَقَرَۃ 195) وَکَانَت التَّھْلُکَۃ الْاِقَامَۃ علی الْاَمْوَال واِصلاحھا فِینَا معشر الْاَنْصَار لما اعز اللّٰہ الْاِسْلَام وَکثر ناصروہ فَقَالَ بَعْضنَا وَتَرکنَا الْغَزْو فَمَا زَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ شاخصا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ حَتّٰی دفن بِاَرْض الرّوم

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوعمران رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رومیوں کے ایک شہر میں ہم لوگ موجود تھے ہمارے سامنے انہوں نے رومیوں کی ایک بڑی جماعت نکالی کچھ مسلمان ان کی تعداد کے برابر نکل کر سامنے آ گئے اس زمانہ میں مصر کے حاکم حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے اسلامی لشکر کے امیر حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ تھے مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے رومیوں کی جماعت پر حملہ کیا وہ ان کے اندر گھس گیا اور لوگ پکار کر کہنے لگے: سبحان اللہ! یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے (اس موقع پر) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: اے لوگو! تم اس کا یہ مطلب مراد لیتے ہو؟ جبکہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا: ہمارے اموال

www.waseemziyai.com

(زرعی زمینیں) تباہ ہو چکے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کیا ہے' اس کے معاونین میں اضافہ ہو گیا ہے' اب اگر ہم اپنے اموال کا تحفظ کریں' اپنے نقصان کی تلافی کریں' ایسی صورت نہایت مناسب ہوگی' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی: ''تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف مت بڑھاؤ''۔

اس طرح یہ ہلاکت تھی' ہم نے اپنی زمینوں کی نگرانی کی اور جنگ وجدال کو ترک کر دیا تھا۔

راوی کا بیان ہے: اس کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مسلسل جہاد میں شامل ہوتے رہے' حتیٰ کہ وہ روم کی زمین میں دفن کر دیے گئے۔

2137 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تبايعتم بالعينة وأخذتم اَذْنَاب الْبَقر ورضيتم بالزرع وتركتم الْجِهَاد سلط اللّٰه عَلَيْكُمْ ذلا لَا يَنْزعهُ حَتّٰى ترجعوا اِلٰى دينكُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِهٖ من طَرِيق اِسْحَاق بن أسيد نزيل مصر

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیع عینہ کا آغاز کر دو گے' گائے کی دم پکڑنا شروع کر دو گے' کھیتی باڑی پر رضامند ہو جاؤ گے اور جہاد کو نظر انداز کر دو گے' تو تم پر اللہ تعالیٰ ذلت مسلط کر دے گا۔ اس سے اس وقت تک نجات حاصل نہیں ہوگی' جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں پلٹ آتے۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسحاق بن اسید کے حوالے سے نقل کی ہے' جنہوں نے (مصر) میں سکونت اختیار کی تھی۔

2138 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَلَمْ يغز وَلَمْ يحدث بِهٖ نَفسه مَاتَ على شُعْبَة من النِّفَاق

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو جائے کہ اس نے کسی جہاد میں شرکت نہ کی ہو' اس بارے میں اس نے سوچا بھی نہ ہو' تو وہ نفاق کی موت مرتا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2139 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم يغز اَوْ يُجهز غازيا اَوْ يخلف غازيا فِیْ اَهله بِخَير اَصَابَهُ اللّٰه تَعَالٰى بقارعة قبل يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی جہاد میں شامل نہ ہو' کسی مجاہد کو سامان فراہم نہ کرے' یا اس کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ کی حفاظت نہ کی' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2140 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اللّٰه بِغَیْر أثر من جِهَاد لَقِی اللّٰه وَفِیْه ثلمة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن رَافع عَن سمی عَنْ اَبِیْ صَالح عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا کہ اس پر جہاد کی کوئی علامت موجود نہ ہوگی' تو وہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوگا کہ اس پر کوئی داغ موجود ہوگا۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسماعیل بن رافع' سمی اور ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

2141 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ترك قوم الْجِهَاد اِلَّا عمهم اللّٰه بِالْعَذَابِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم ترک جہاد کی مرتکب ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اس پر عمومی عذاب نازل کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

فصل

2142 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تعدون الشُّهَدَاءِ فِیكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من قتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَهُوَ شَهِید

قَالَ اِن شُهَدَاءِ أمتِیْ اِذا لقَلِیل قَالُوْا فَمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من قتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَهُوَ شَهِید وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَهُوَ شَهِید وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْن فَهُوَ شَهِید وَمَنْ مَاتَ من الْبَطن فَهُوَ شَهِید

قَالَ ابْن مقسم أشهد على اَبِیك یَعْنِیْ اَبَا صَالح اَنَّهُ قَالَ والغریق شَهِید

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے درمیان کس آدمی کو شہید خیال کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com

وسلم نے فرمایا: اس طرح تو میری امت کے شہداء قلیل ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر شہید کون ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے' وہ شہید ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرجائے وہ شہید ہے' جو مرض طاعون میں مرجائے وہ شہید ہے' اور جو آدمی پیٹ کے مرض میں مبتلا ہوکر مرجائے وہ شہید ہے۔

ابن مقسم سے منقول ہے: میں تمہارے والدگرامی (ابوصالح نامی راوی) کے بارے میں یہ بات بطور گواہی بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ روایت نقل کی تھی' جس کے یہ الفاظ تھے: (پانی میں) ڈوب کر مرنے والا آدمی شہید ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2143 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلنَا على عبد اللّٰه بن رَوَاحَة نعوده فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ فَقُلْنَا رَحِمك اللّٰه اِن كُنَّا لنحب اَن تَمُوْت على غير هٰذَا وَاِن كُنَّا لنَرْجُو لَك الشَّهَادَة فَدخل النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نذْكر هٰذَا فَقَالَ وفيم تعدونَ الشَّهَادَة فأرم الْقَوْم وتحرك عبد اللّٰه فَقَالَ اَلا تجيبون رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَجَابَهُ هُوَ فَقَالَ نعد الشَّهَادَة فِی الْقَتْل فَقَالَ اِن شُهَدَاء أمتِیْ اِذا لقَلِيل اِن فِی الْقَتْل شَهَادَة وَفِی الطَّاعُوْن شَهَادَة وَفِی الْبَطن شَهَادَة وَفِی الْغَرق شَهَادَة وَفِی النُّفَسَاء يَقْتُلهَا وَلَدهَا جمعا شَهَادَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وروَاتهما ثِقَات

أرم الْقَوْم بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدِيد الْمِيْم سكتوا وَقِيْلَ سكتوا من خوف وَنَحْوَهُ وَقَوله يَقْتُلهَا وَلَدهَا جمعا مُثَلَّثَة الْجِيْم سَاكِنة الْمِيْم اَی مَاتَت وَوَلدهَا فِیْ بَطنهَا يُقَال مَاتَت الْمَرْاَة بِجمع مُثَلَّثَة الْجِيْم اِذا مَاتَت وَوَلدهَا فِیْ بَطنهَا وَقِيْلَ اِذا مَاتَت عذراء اَيْضا

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہم ان کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے' اس وقت ان پر بے ہوشی طاری تھی' ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے' ہم چاہتے تھے کہ اس کے سوا کسی صورت میں آپ کی وفات ہوتی' ہمیں قوی امید تھی کہ آپ شہید ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو ہم یہی گفتگو کررہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کس چیز کو شہادت خیال کرتے ہو؟ تو لوگوں نے خاموشی اختیار کی' اس وقت حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کچھ حرکت کی اور یوں کہا: آپ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ ایک صحابی نے جواب میں عرض کیا: قتل ہونے کو ہم شہادت گمان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: اس طرح تو میری امت کے شہداء کی تعداد بہت کم ہوگی (پھر آپ نے فرمایا:) قتل ہونا شہادت ہے' طاعون میں مرنا شہادت ہے' پیٹ کے مرض میں مرنا شہادت ہے' ڈوب کر مرنا شہادت ہے' نفاس والی خاتون جو بچے کی پیدائش کے دوران مرجائے' اسے بھی شہادت کا درجہ حاصل ہوجاتا ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں' ان کے راوی ثقہ ہی۔ متن میں مذکور الفاظ ''ارم القوم'' میں 'ر' پر زبر جبکہ 'م' پر تشدید ہے' اس کا مفہوم ہے: خاموش رہنا' خوف کی وجہ سے خاموش رہنا۔

www.waseemziyai.com

روایت میں مذکور الفاظ ''اس کا بچہ اسے'' ''جمع'' کے عالم میں مار دیتا ہے'' اس میں 'ج' ہے اور 'م' ساکن ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی خاتون اس وقت مر جائے جبکہ بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہوتا ہے' اس موقع پر یوں کہا جاتا ہے: ماتت المرأة بجمع'' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم ہے: جو خاتون کنواری ہونے کی حالت میں مر جائے۔

2144 - وَعَن ربيع الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاد ابْن أخي جبر الْأَنْصَارِيّ فَجعل اَهله يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ جبر لَا تُؤْذُوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يبْكين مَا دَامَ حَيا فَاِذَا وَجب فليسكتن

فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا كُنَّا نرى اَن يكون موتك على فراشك حَتّٰى تقتل فِيْ سَبِيْل اللّٰه مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أوما الْقَتْل اِلَّا فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِن شُهَدَاءِ أمتِيْ اِذا لقَلِيل اِن الطعْن شَهَادَة والبطن شَهَادَة والطاعون شَهَادَة وَالنُّفَسَاء بِجمع شَهَادَة والحرق شَهَادَة وَالْغَرق شَهَادَة وَذَات الْجنب شَهَادَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

قَوْلِه بِجمع تقدم قبله

اِذا وَجب اَى اِذا مَاتَ

❀ — حضرت ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبر انصاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کی عیادت فرمائی' اہل خانہ ان پر رونے لگے' حضرت جبر انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم اپنی آوازوں کے سبب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان مت کرو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خواتین کو اس وقت رونے دو جب تک یہ زندہ ہے' وفات ہو جانے پر خواتین خاموشی اختیار کریں۔ ایک آدمی نے کہا: ہم یہ گمان نہیں کرتے تھے کہ تمہاری موت بستر پر آئے گی' ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تم قتل ہو جاؤ گے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا شہادت صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کا نام ہے؟ اس طرح تو میری امت کے شہداء کی تعداد بہت کم ہوگی (پھر آپ نے فرمایا:) زخم لگنے سے وفات شہادت ہے' پیٹ کے مرض میں وفات شہادت ہے' طاعون میں مرنا شہادت ہے' نفاس کی حالت میں مرنا شہادت ہے' جل کر مرنا شہادت ہے' ڈوب کر مرنا شہادت ہے' اور ذات الجنب کے مرض میں مرنا شہادت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''بجمع'' کا مطلب پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ الفاظ ''اذا وجب'' کا مفہوم ہے: جب وفات واقع ہو جائے۔

2145 - وَعَن رَاشد بن حُبَيْش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يعودهُ فِيْ مَرضه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتعلمون من الشَّهِيد من أمتِيْ فأرم الْقَوْم فَقَالَ عبَادَة ساندوني فَاَسْنَدُوهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصابر الْمُحْتَسب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

www.waseemziyai.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شُهَدَاءِ أمتِیْ اِذا لقَلِيل الْقَتْل فِیْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شَهَادَة والطاعون شَهَادَة وَالْغرق شَهَادَة والبطن شَهَادَة وَالنُّفَسَاء يجرها وَلَدهَا بسرره اِلَى الْجنَّة

قَالَ وَزَاد اَبُو الْعَوام سَادِن بَيت الْمُقَدّس والحرق والسل

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَاشِد بن حُبَيْش صَحَابِیّ مَعْرُوْف

أرم الْقَوْم تقدم

والسادن بِالسِّين وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ هُوَ الْخَادِم

والسل بِكَسْر السِّين وَضمّهَا وَتَشْديد اللَّام هُوَ دَاءِ يحدث فِی الرئة يؤول اِلَى ذَات الْجنب وَقِيْلَ زكام اَوْ سعال طَوِيل مَعَ حمى عَادِية وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀ — حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے' آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم ہے کہ میری امت میں سے شہید کون ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ مجھے سہارا سے بٹھاؤ' چنانچہ حسب خواہش لوگوں نے انہیں سہارا سے بٹھا دیا' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صبر سے کام لینے والا اور ثواب کی امید رکھنے والا آدمی (شہید) شمار ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے (پھر آپ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے' مرض طاعون میں مرنا شہادت ہے' ڈوب کر مرنا شہادت ہے' پیٹ کے مرض سے مرنا شہادت ہے' نفاس والی خاتون کو بچہ اپنی نال سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔

راوی کا بیان ہے: خادم بیت المقدس' ابوعوام نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جل کر مرنا اور سل کے مرض سے مرنا شہادت ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''ارم القوم'' کا مفہوم پہلے گزر چکا ہے۔ لفظ ''السادن'' میں 'س' ہے' پھر د ہے۔ اس کا مطلب ہے: خادم' خدمت گار۔ لفظ ''السل'' میں 'س' کے نیچے زیر اور اس پر پیش دونوں حرکات پڑھی گئی ہیں۔ اور 'ل' پر تشدید ہے۔ یہ ایک مرض کا نام ہے' جو کچھ عرصہ کے بعد ''ذات الجنب'' میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ہے: کھانسی' زکام' طویل بخار۔

2146 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خمس من قبض فِیْ شَیْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيد الْمَقْتُوْل فِیْ سَبِيْل اللّٰه شَهِيد والغريق فِیْ سَبِيْل اللّٰه شَهِيد والمبطون فِیْ سَبِيْل اللّٰه شَهِيد والمطعون فِیْ سَبِيْل اللّٰه شَهِيد وَالنُّفَسَاء فِیْ سَبِيْل اللّٰه شَهِيد

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کا انتقال پانچ صورتوں میں سے کسی صورت میں بھی ہو' وہ شہید ہوگا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' پیٹ کے مرض

www.waseemziyai.com

میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہے' طاعون کے مرض میں مرنے والا شہید ہے' اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2147 - وَعَن جَابر بن عتِيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يعود عبد اللّٰه بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدَهُ قد غلب عَلَيْهِ فصاح بِهِ فَلَمْ يجبهُ فَاسْتَرْجع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غلبنا عَلَيْك يَا اَبَا الرّبيع

فصاحت النسْوَة وبكين وَجعل ابْن عتِيك يسكتهن فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعهن فَاِذَا وَجب فَلَا تبكين باكية

قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْب يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا مَاتَ

قَالَت ابْنَته وَاللّٰه اِنِّیْ لأرجو اَن تكون شَهِيدا فَاِنَّك كنت قد قضيت جهازك فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه قد أوقع أجره على قدر نِيَّته وَمَا تعدونَ الشَّهَادَة قَالُوا الْقَتْل فِیْ سَبِيْل اللّٰه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَة سبع سوى الْقَتْل فِیْ سَبِيْل اللّٰه المبطون شَهِيد والغريق شَهِيد وَصَاحب ذَات الْجنب شَهِيد والمطعون شَهِيد وَصَاحب الْحَرِيْق شَهِيد وَالَّذِیْ يَمُوْت تَحت الْهدم شَهِيد وَالْمَرْاَة تَمُوْت بِجمع شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے انہیں اس حالت میں پایا کہ ان پر بے ہوشی طاری تھی' آپ نے انہیں بلند آواز سے پکارا' مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا' آپ نے پڑھا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابوربیع! تمہاری وجہ سے ہم مغلوب ہو گئے' خواتین نے صورتحال کی وجہ سے رونا شروع کر دیا' حضرت ابن عتیک رضی اللہ عنہ نے انہیں خاموش کرانے کی کوشش کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: انہیں اپنی حالت میں چھوڑ دو' جب وفات واقع ہو جائے' تو کوئی نہ روئے' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! واجب ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جب ان کا انتقال ہو جائے' ان کی صاحبزادی نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی امید تھی کہ وہ شہید ہوں گے' کیونکہ انہوں نے جہاد کی مکمل تیاری کر لی تھی' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیت کے مطابق ثواب عطا کرے گا' تم لوگ شہادت کسے خیال کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کو' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں: پیٹ کے مرض میں وفات پانے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ذات الجنب کے مرض میں مرنے والا شہید ہے' بیماری کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' طاعون میں مرنے والا شہید ہے' جل کر مرنے والا شہید ہے' ملبہ کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے' اور بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2148 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّاعُوْن شَهَادَة لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (مرض) طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے"۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2149 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَالَت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الطَّاعُوْن فَقَالَ كَانَ عذَابا يَبْعَثهُ اللّٰه على من كَانَ قبلكُمْ فَجعله اللّٰه رَحْمَة للْمُؤْمِنين مَا من عبد يكون فِیْ بلد فَيكون فِيْهِ فيمكث لَا يخرج صَابِرًا محتسبا يعلم اَنَّهُ لَا يُصِيبهُ اِلَّا مَا كتب اللّٰه لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مثل أجر شَهِيد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک طرح کا عذاب تھا جو اللہ تعالیٰ نے پہلے لوگوں پر نازل کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔ کوئی آدمی کسی شہر میں موجود ہو وہاں طاعون (مرض) کا تسلط ہو جائے تو اسے وہیں ٹھہرنا چاہیے وہاں سے دوسرے مقام کی طرف منتقل نہیں ہونا چاہیے اسے صبر اختیار کرنا چاہیے اور ثواب کی امید کرنا چاہیے (وہاں ہی قیام رکھنا چاہیے) یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ مرض طاعون اسے اسی صورت میں لاحق ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے لیے لکھ دیا ہو جو آدمی اس طرح کرے گا تو اسے شہید کی مثل ثواب ملے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2150 - وَعَنْ اَبِیْ عسيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام بالحمى والطاعون فَامْسَكت الْحمى بِالْمَدِيْنَةِ وَاَرْسلت الطَّاعُوْن اِلَى الشَّام فالطاعون شَهَادَة لامتى ورجز على الْكَافِر

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر ورواة اَحْمد ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ الرجز الْعَذَاب

❀ — رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس بخار اور طاعون دونوں امراض لے کر آئے تو میں نے مدینہ کے لیے بخار کو روک لیا اور شام کے لیے طاعون کو چھوڑ دیا میری امت کے لیے طاعون شہادت اور کافر کے لیے عذاب شمار کیا جائے گا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی مشہور

www.waseemziyai.com

اور ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الرجز'' سے عذاب مراد ہے۔

2151 - وَعَنْ اَبِیْ منیب الأحدب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطب معَاذ بِالشَّام فَذكر الطَّاعُوْن فَقَالَ اِنَّهَا رَحْمَة بكم ودعوة نَبِيكُمْ وَقبض الصَّالِحين قبلكُمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَل على آل معَاذ نصِيبهم مِنْ هٰذِهِ الرَّحْمَة ثُمَّ نزل عَن مقَامه ذٰلِكَ فَدخل على عَبْدُ الرَّحْمٰن بن معَاذ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰن (الْحق من رَبك فَلَا تكونن من الممترين) (الْبَقَرَة 741)

فَقَالَ معَاذ (ستجدنی اِنْ شَاءَ اللّٰه من الصابرين) (الصافات 201)

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابومنیب احدب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں اپنے ایک خطاب کے دوران طاعون کا ذکر کیا اور یوں فرمایا: یہ تمہارے لیے رحمت ہے' اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہے' اور تم سے پہلے لوگوں میں سے صرف صالحین کے انتقال کی وجہ سے' اے اللہ! تو معاذ کے اہل خانہ کے لیے اس سے رحمت کا حصہ مقرر کر دے! پھر وہ اپنی پہلی جگہ پر آ گئے اور اپنے صاحبزادہ عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ کے قریب آئے' تو عبدالرحمٰن نے اس آیت کی تلاوت کی: یہ (طاعون) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے' تم (اس بارے میں) شک کرنے والے لوگوں میں سے نہ ہو جانا۔ پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ آیت تلاوت کی: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو آپ عنقریب مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2152 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ستهاجرُوْنَ اِلَى الشَّام فتفتح لكم وَيكون فِيكُمْ دَاءٍ كالدمل اَوْ كالخزة يَاْخُذ بمراق الرجل يستشهد اللّٰه بِهِ أنفسهم ويزكى بِهِ اَعْمَالهم اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن معَاذًا سَمعه من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأعطه هُوَ وَأهل بَيته الْحَظ الأوفر مِنْهُ فَاَصَابَهُمْ الطَّاعُوْن فَلَمْ يبْق مِنْهُم اَحَد فطعن فِیْ اُصْبُعه السبابَة فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يسرنی اَن لی بهَا حمر النعم

رَوَاهُ اَحْمد عَن اِسْمَاعِيل بن عبيد اللّٰه عَن معَاذ وَلَمْ يُدْرِكهُ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ عنقریب ملک شام کی طرف ہجرت کر جاؤ گے' تمہارے لیے کشادگی کی صورت ہوگی' وہاں تمہارے درمیان ایک وبا پھیلے گی' جو ''دمل'' یا ''خضرہ'' کی مثل ہوگی' وہ آدمی کے مراق کو پکڑے گی' جس وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے شہادت کا درجہ عطا کرے گا' تاکہ اس کی وجہ سے ان کے اعمال کا تزکیہ ہو سکے۔

www.waseemziyai.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے اگر یہ بات معاذ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنی ہے پھر تو معاذ اور اس کے اہل خانہ کو اس سے حظ وافر عطا کر (راوی کا بیان ہے:) تو ان سب لوگوں کی وفات طاعون کی وجہ سے ہوئی ان میں سے ایک آدمی بھی باقی نہ بچا تھا ان کی انگشت شہادت میں زخم ظاہر ہوا تو وہ فرمایا کرتے تھے: اگر اس کے عوض مجھے سرخ اونٹ دیے جائیں تو مجھے پسند نہیں ہوں گے۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عبید اللہ سے نقل کی ہے جبکہ اسماعیل بن عبید اللہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا تھا۔

2153 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَاء أمتِیْ بالطعن والطاعون فَقِیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعْن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ وخز أعدائکم من الْجِنّ وَفِیْ کل شَهَادَة

رَوَاهُ اَحْمد بأسانید اَحدهَا صَحِیْح وَاَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

الوخز بِفَتْح الْوَاو وَسُکُون الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا زَای هُوَ الطعْن

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت طعن (زخم) اور طاعون کی وجہ سے ہلاک ہوگی عرض کیا گیا: یارسول اللہ! زخمی ہونے کا تو ہمیں علم ہے مگر طاعون کیا چیز ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کا زخمی کرنا ہے اور ان دونوں کے سبب آدمی کو یقیناً درجہ شہادت حاصل ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختلف اسناد سے بیان کی ہے ان میں سے ایک سند صحیح ہے۔ امام ابویعلی امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''وخز'' میں 'و' پر زبر 'خ' ساکن اور اس کے بعد 'ز' ہے۔ اس کا معنی ہے: کسی کو زخمی کرنا۔

2154 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن اَبِیْ مُوسَی عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذکر الطَّاعُوْن عِنْد اَبِیْ مُوسَی فَقَالَ سَاَلَنَا عَنهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وخز أعدائکم الْجِنّ وَهُوَ لکم شَهَادَة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ''طاعون'' کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا: اس بارے میں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے جواب میں فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کا حملہ ہے اور یہ تمہارے لیے شہادت شمار ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2155 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن قیس أخی اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَل فَنَاء أمتِیْ قتلا فِیْ سَبِیْلك بالطعن والطاعون

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرَوَاهُ الْحَاکِم من حَدِیْثِ اَبِیْ مُوسَی وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ' جو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے برادر ہیں' کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو میری امت کو اپنی راہ میں طعن اور طاعون کے سبب قتل ہونے کی صورت میں موت دینا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2156 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یختصم الشُّهَدَاءِ والمتوفون علی فرشهم اِلٰی رَبنَا فِی الَّذِیْنَ یتوفون فِی الطَّاعُوْن فَیَقُوْلُ الشُّهَدَاءِ قتلوا کَمَا قتلنَا وَیَقُوْلُ المتوفون علی فرشهم اِخْوَاننَا مَاتُوا علی فرشهم کَمَا متنا فَیَقُوْلُ رَبنَا تَبَارَك وَتَعَالٰی انْظُرُوا اِلٰی جراحهم فَاِن أشبهت جراح المقتولین فَاِنَّهُم مِنْهُم وَمَعَهُمْ فَاِذَا جراحهم قد أشبهت جراحهم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀—حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہداء اور اپنے بستروں پر وفات کرنے والے لوگ' طاعون کے سبب ہلاک ہونے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بحث کریں گے۔ شہداء عرض کریں گے: یہ اسی طرح ہلاک ہوئے جس طرح ہم ہلاک ہوئے تھے۔ اپنے بستروں پر وفات پانے والے لوگ عرض کریں گے: یہ ہمارے بھائی ہیں' یہ اپنے بستروں پر اسی طرح ہلاک ہوئے جس طرح ہم اپنے بستر پر فوت ہوئے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم ان کے زخموں کو دیکھو! اگر یہ قتل کے سبب وفات پانے والوں کے مشابہ ہیں' تو یہ ان میں شمار کیے جائیں اور ان کے ساتھ رہیں گے' تو ان لوگوں کے زخم مقتولوں کے مشابہ ہوں گے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2157 - وَعَن عتبَة بن عبد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الشُّهَدَاءِ والمتوفون بالطاعون فَیَقُوْلُ اَصْحَاب الطَّاعُوْن نَحْنُ شُهَدَاءُ فَیَقُوْلُ انْظُرُوا فَاِن کَانَت جراحهم کجراح الشُّهَدَاءِ تسیل دَمًا کریح الْمسك فهم شُهَدَاءِ فیجدونهم کَذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ فِیْهِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش رِوَایَته عَن الشامیین مَقْبُوْلَة وَهٰذَا مِنْهَا وَیشْهد لَهٗ حَدِیْثِ الْعِرْبَاض قبله

❀—حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن شہداء اور طاعون کے سبب وفات پانے والے لوگ پیش ہونگے' طاعون والے لوگ عرض کریں گے: (اے پروردگار!) ہم نے جام شہادت نوش کیا؟ تو حکم ہوگا: تم اس بات کو دیکھو! اگر ان کے زخم شہداء کی مثل ہیں' ان سے خوشبودار خون بہتا ہے' تو یہ لوگ شہداء شمار کیے جائیں گے اور

www.waseemziyai.com

فرشتے بھی انہیں اسی کیفیت میں پائیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔اس میں اسماعیل بن عیاش نامی ایک راوی موجود ہے۔ان کی اہل شام سے روایت مشہور ہے'اور یہ روایت بھی ان روایات میں سے ایک ہے۔اس سے پہلے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت گزری ہے'وہ بھی اس کی دلیل ہے۔

2158 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تفنى أمتِیْ اِلَّا بالطعن والطاعون

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ غُدَّة كَغُدَّة الْبَعِير الْمُقِيم بهَا كالشهيد والفار مِنْهُ كالفار من الزَّحْف

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت طعن اور طاعون کے سبب ہلاک ہوگی'میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! طعن (یعنی زخم) کا تو ہمیں علم ہے'اور طاعون کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹ کے غدہ کی مثل ایک غدہ ہوتا ہے'ایسی جگہ میں مقیم آدمی شہید کی مثل ہوگا'اسے چھوڑ کر بھاگنے والا آدمی' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والے کی مثل ہوتا ہے۔

امام احمد'امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2159 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لابی يعلى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وخزة تصيب أمتِیْ من أعدائهم من الْجِنّ كَغُدَّة الْاِبِل من اَقَامَ عَلَيْهَا كَانَ مرابطا وَمَنْ اُصِيب بِهٖ كَانَ شَهِيدا وَمَنْ فر مِنْهُ كَانَ كالفار من الزَّحْف

رَوَاهُ الْبَزَّار وَعِنْده قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ يشبه الدمل يخرج فِی الْاِباط والمراق وَفِيْه تَزْكِيَة اَعْمَالهم وَهُوَ لكل مُسْلِم شَهَادَة

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسَانِيد الْكل حسان

❀—امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک حملہ ہے'جو میری امت پر ان کے دشمن جنات کی طرف سے ہوگا'یہ اونٹ کے غدہ کی مثل ہوتا ہے'جو آدمی طاعون کے علاقہ میں مقیم رہے گا'وہ پہرا دینے کی مثل شمار ہوگا'جو آدمی اس کے سبب ہلاک ہوگا'وہ شہید شمار کیا جائے گا'جو آدمی اس علاقہ کو چھوڑ کر بھاگے گا'تو وہ میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والے کی مثل ہوتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے'اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! طعن کا تو ہمیں علم ہے'طاعون سے کیا چیز مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک قسم کا پھوڑا ہوتا

www.waseemziyai.com

ہے' جو بغل یا مراق میں ظاہر ہوتا ہے' اس مرض میں لوگوں کے اعمال کا تزکیہ ہوتا ہے' اور یہ مرض ہر مسلمان کے لیے شہادت کا سبب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی جملہ اسانید حسن ہیں۔

2160 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِی الطَّاعُوْن الفار مِنْهُ كالفار من الزَّحْف وَمَنْ صَبر فِيْهِ كَانَ لَهُ أجر شَهِيد

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے طاعون کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس سے بھاگنے والا آدمی' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والے کی مثل ہے' جو شخص اس پر صبر کرتا ہے' تو اسے شہید کی مثل ثواب عطا کیا جائے گا۔

امام احمد' امام بزار' امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند حسن ہے۔

2161 - وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاق السبيعِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سُلَيْمَان بن صرد لخَالِدِ بْن عرفطة اَوْ خَالِدِ بْن سُلَيْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَتله بَطْنه لم يعذب فِیْ قَبره فَقَالَ اَحَدهُمَا لصَاحبه نعم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَقَالَ خَالِدِ بْن عرفطة من غير شكّ عرفطة بِضَم الْعين الْمُهْمِلَة وَالْفَاء جَمِيْعًا بعدهمَا طاء مُهْمِلَة

❀ — ابواسحاق سبیعی سے منقول ہے: سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ' یا خالد بن سلیمان سے سوال کیا: کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت سنی ہے' جو آدمی پیٹ کے مرض کے سبب مر جائے' اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ تو دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو جواب میں کہا: ہاں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' انہوں نے یقین کی حد تک راوی کا نام ''خالد بن عرفطہ'' بیان کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''عرفطہ'' میں 'ع' پر پیش اس کے بعد 'ف' ہے' اور بعد میں 'ط' ہے۔

2162 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيد وَمَنْ قتل دون دَمه فَهُوَ شَهِيد وَمَنْ قتل دون دينه فَهُوَ شَهِيد وَمَنْ قتل دون اَهله فَهُوَ شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے

www.waseemziyai.com

مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو آدمی اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے' وہ شہید ہے' اور جو آدمی اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2163 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2164 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ وَغَيْرِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اُرِيد مَاله بِغَيْر حق فقاتل فَقتل فَهُوَ شَهِيد

وَفِیْ رِوَايَةٍ للنسائی من قتل دون مَاله مَظْلُوما فَهُوَ شَهِيد

❀ — امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کا مال ناجائز طریقہ سے لیا جا رہا ہو اور وہ حفاظت کرتا ہوا مارا جائے' تو وہ شہید ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا بطور مظلوم مارا جائے' وہ شہید ہے۔

2165 - وَعَن سُوَيْد بن مقرن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل دون مظلمته فَهُوَ شَهِيد

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀ — حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ظلم سے بچتا ہوا مارا جائے' وہ شہید ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2166 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن جَاءَ رَجُلٌ يُرِيد اَخذ مَالِیْ قَالَ فَلَا تعطه مَالك

قَالَ اَرَاَيْت اِن

www.waseemziyai.com

قاتلنی قَالَ قَاتله

قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلنی قَالَ فَاَنت شَهِید

قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلته قَالَ هُوَ فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظُهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن عدی علی مَالِیْ قَالَ فانشد بِاللّٰه

قَالَ فَاِن اَبَوا عَلَیّ قَالَ فانشد بِاللّٰه

قَالَ فَاِن اَبَوا عَلَیّ قَالَ فانشد بِاللّٰه

قَالَ فَاِن اَبَوا عَلَیّ قَالَ فقاتل فَاِن قتلت فَفِی الْجَنَّة وَاِن قتلت فَفِی النَّار

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ ایک آدمی آ کر مال حاصل کرنا چاہتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم اپنا مال اسے ہرگز نہ دو' اس نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ وہ (حصول مال کی غرض سے) مجھ سے جھگڑا شروع کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنا دفاع کرو' اس نے پھر عرض کیا: اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ وہ اس مزاحمت میں مجھے قتل کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس صورت میں تم شہید شمار کیے جاؤ گے' اس نے یہ بھی دریافت کیا: اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے کہ میں اسے قتل کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے کہ اگر میرے مال کے بارے میں زیادتی کی جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم اسے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دو' اس نے عرض کیا: اگر وہ میری بات ماننے سے انکار کر دے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دو۔

اس نے عرض کیا: اور وہ پھر بھی میری بات نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا: تم اسے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دو! اس نے عرض کیا: وہ پھر بھی میری بات نہ مانے؟ آپ نے فرمایا: پھر تم اپنا دفاع کرو' اگر تم ہلاک ہو گئے' تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر تم نے اسے قتل کر دیا' تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

تلاوت قرآن کے احکام ومسائل

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا وَفَضْلِ تَعَلُّمِهٖ وَتَعْلِيْمِهٖ وَالتَّرْغِيْبُ فِيْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

باب: نماز میں قرات قرآن، غیر نماز میں تلاوت قرآن، اس کی تعلیم حاصل کرنے، اس کی تعلیم دینے کی فضیلت اور سجدہ تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات

2167 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حرفا من كتاب اللّٰه فَلَهُ بِهٖ حَسَنَة والحسنة بِعشر اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْل الم حرف وَلٰكِن ألف حرف وَلَام حرف وَمِيْم حرف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے، اسے اس کے عوض ایک ایسی نیکی ملتی ہے، جس کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ہوتا ہے، میں یہ نہیں کہتا: ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ 'ا' ایک حرف ہے 'ل' ایک حرف اور 'م' ایک حرف ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

2168 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتمع قوم فِيْ بَيت من بيُوت اللّٰه يَتلون كتاب اللّٰه وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ فِيْمَا بَيْنَهُمْ اِلَّا نزلت عَلَيْهِمُ السكينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَة وَذكرهمُ اللّٰه فِيْمَن عِنْده

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَغَيْرِهِمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر (مسجد) میں بیٹھ کر تلاوت قرآن کرتے ہیں، ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں، تو ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، رحمت انہیں چھپا لیتی ہے، فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے سامنے موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم، امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2169 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصّفة فَقَالَ اَيّكُمْ يحب اَن يَغْدُو كل يَوْم اِلٰى بطحان اَوْ اِلَى العقيق فَيَاْتِيَ مِنْهُ بناقتين كوماوين فِيْ غير اِثْم وَلَا قطيعة رحم فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا نحب ذٰلِك

قَالَ اَفلا يَغْدُو اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِد فيتعلم اَوْ فَيقْرَاَ آيَتَيْنِ من كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خير لَهُ من ناقتين وَثَلَاث وَاَرْبع خير لَهُ من اَربع وَمَنْ أعدادهن من الْاِبِل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده كوماوين زهراوين بِغَيْر اِثْم للّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قطيعة رحم

قَالُوْا كلنا يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ فَلَان يَغْدُو اَحَدُكُمْ كل يَوْم اِلَى الْمَسْجِد فَيعلم آيَتَيْنِ من كتاب اللّٰه خير لَهُ من ناقتين وَاِن ثَلَاث فَثَلَاث مثل أعدادهن

بطحان بِضَم الْبَاء وَسُكُون الطَّاء مَوْضِع بِالْمَدِيْنَةِ

والكوماء بِفَتْح الْكَاف وَسُكُون الْوَاو وبالمد هِيَ النَّاقة الْعَظِيْمَة السنام

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم اس وقت صفہ کے چبوترہ پر موجود تھے، آپ نے فرمایا: تم میں سے کون آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ ''بطحان'' یا ''عقیق'' میں وہاں سے کسی گناہ کیے بغیر، یا اپنے کسی رشتہ دار کا حق مارے بغیر بلند کوہان والی دو اونٹنیاں لائے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم سب اس بات کو پسند کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جو آدمی مسجد جا کر قرآن کریم کی دو آیات سیکھتا (راوی کو شک ہے، شاید فرمایا:) پڑھتا، اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے، تین یا چار آیات (سیکھنا یا پڑھنا) اس کے لیے چار اونٹنیوں سے پسندیدہ ہے، بلکہ جتنی تعداد میں آیات سیکھے، اتنی ہی اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: بلند کوہان والی موٹی تازہ عمدہ اونٹنیاں جو احکام خداوندی پامال کیے بغیر اور کسی کی حق تلفی کے بغیر حاصل کی ہوں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سب اسے پسند کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: آدمی کا روزانہ مسجد جا کر قرآن کی دو آیات سیکھنا، اس کے لیے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر، تین آیات سیکھنا، تین اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہوگا۔

متن میں مذکور لفظ ''بطحان'' میں 'ب' پر پیش اور 'ط' ساکن ہے۔ مدینہ منورہ کے بازار کا نام ہے۔

لفظ ''کوماء'' میں 'ک' پر زبر 'و' ساکن ہے اور اس کے بعد مد ہے۔ اس کا مطلب ہے: بلند کوہان والی اونٹنی۔

2170 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتمع اِلٰى آيَة من كتاب اللّٰه كتبت لَهُ حَسَنَة مضاعفة وَمَنْ تَلَاهَا كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد عَن عبَادَة بن ميسرَة

وَاخْتلف فِيْ توثيقه عَن الْحسن عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْجُمْهُور على اَن الْحسن لم يسمع من اَبِيْ هُرَيْرَة

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کتاب اللہ کی ایک آیت توجہ سے سنتا ہے' تو اس کے لیے ایک ایسی نیکی لکھی جاتی ہے' جو کئی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے' جو آدمی اس کی تلاوت کرتا ہے' تو یہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبادہ بن میسرہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے ثقہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے' یہ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ جمہور کا موقف ہے کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

2171 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرب تَبَارَك وَتَعَالٰى من شغله الْقُرْآن عَن مَسْاَلَتِي اَعْطيته أفضل مَا أعطى السَّائِلين وَفضل كَلَام اللّٰه على سَائِر الْكَلَام كفضل اللّٰه على خلقه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو آدمی قرآن کے سبب مجھ سے کوئی چیز طلب نہ کر سکا ہو' تو میں اسے اس سے زیادہ بہتر چیز عطا کروں گا' جو میں طلب کرنے والے کو عنایت کرتا ہوں' کلام باری تعالیٰ کو دوسرے کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ذات باری تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

2172 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن الَّذِيْ يقْرَأ الْقُرْآن مثل الأترجة رِيْحهَا طيب وطعمها طيب وَمثل الْمُؤْمِن الَّذِيْ لَا يقْرَأ الْقُرْآن كَمثل التمرة لَا ريح لَهَا وطعمها حُلْو وَمثل الْمُنَافِق الَّذِيْ يقْرَأ الْقُرْآن مثل الريحانة رِيْحهَا طيب وطعمها مر وَمثل الْمُنَافِق الَّذِيْ لَا يقْرَأ الْقُرْآن كَمثل الحنظلة لَيْسَ لَهَا ريح وطعمها مر

وَفِيْ رِوَايَةٍ مثل الْفَاجِر بدل الْمُنَافِق

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀—حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان تلاوت قرآن کرتا ہے' اس کی مثال ناشپاتی کی مثل ہے' جس کی خوشبو اچھی ہے' اور ذائقہ بھی اچھا ہے' جو مسلمان تلاوت قرآن نہیں کرتا' اس کی مثال کھجور کی مثل ہے' جس کی خوشبو نہیں ہوتی مگر اس کا ذائقہ موجود ہوتا ہے' جو منافق تلاوت قرآن کرتا ہے' اس کی مثال ریحانہ نامی پھول کی مثل ہے' جس کی خوشبو نفیس ہوتی ہے' مگر اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' جو منافق تلاوت قرآن نہیں کرتا' اس کی مثال حنظلہ

www.waseemziyai.com

(اندرائن) نامی پھل کی ہے' اس کی خوشبو اچھی نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

ایک روایت میں ''منافق'' کی جگہ لفظ ''فاجر'' استعمال کیا گیا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2173 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ یقْرَأ الْقُرْآن مثل الأترجة رِیْحهَا طیب وطعمها طیب وَمثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ لَا یقْرَأ الْقُرْآن کَمثل التمرة لَا ریح لَهَا وطعمها طیب وَمثل الْفَاجِر الَّذِیْ یقْرَأ الْقُرْآن کَمثل الریحانة رِیْحهَا طیب وطعمها مر وَمثل الْفَاجِر الَّذِیْ لَا یقْرَأ الْقُرْآن کَمثل الحنظلة طعمها مر وَلَا ریح لَهَا وَمثل الجلیس الصَّالح کَمثل صَاحب الْمسك اِن لم یصبك مِنْهُ شَیْءٍ اَصَابَك من رِیْحه وَمثل الجلیس السوء کَمثل صَاحب الْکِیر اِن لم یصبك من سوَادہ اَصَابَك من دخانه

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان تلاوت قرآن کرتا ہے' اس کی مثال ناشپاتی سی ہے' جس کی خوشبو نفیس ہوتی ہے' اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے' جو مسلمان تلاوت قرآن نہیں کرتا' اس کی مثال کھجور کی ہے' جس کی خوشبو نہیں ہوتی مگر اس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے' جو فاجر آدمی تلاوت قرآن کرتا ہے' اس کی مثال ریحانہ پھول کی ہے' جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے' مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' جو فاجر آدمی تلاوت قرآن نہیں کرتا اس کی مثال حنظلہ کی ہے' جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔ نیک ساتھی کی مثال' مشک والے آدمی کی سی ہے' اگر اس سے مشک نہ بھی خریدا جائے' تو اس کی خوشبو حاصل ہو جاتی ہے۔ برے ساتھی کی مثال بھٹی سلگانے والے آدمی کی مثل ہے' اگر تمہیں اس کا سیاہ رنگ نہ بھی لگے' تو اس کا دھواں ضروری پہنچ جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2174 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الماهر بِالْقُرْآنِ مَعَ السفرة الْکِرَام البررة وَالَّذِیْ یقْرَأ الْقُرْآن ویتتعتع فِیْہِ وَهُوَ عَلَیْہِ شاق لَهُ اَجْرَانِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّالَّذِیْ یقْرَؤُہُ وَهُوَ یشْتَد عَلَیْہِ لَهُ اَجْرَانِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم میں مہارت رکھنے والا آدمی' معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا' جو آدمی تلاوت قرآن کے دوران اٹکتا ہے' روانگی سے تلاوت اس کے لیے دشوار ہوگی' تو اسے دگنا ثواب ملے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو آدمی تلاوت قرآن کرتا ہو' یہ اس کے لیے دشوار گزرتا ہو' تو اسے دگنا ثواب ملے گا۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2175 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أوصنی قَالَ عَلَیْك بتقوی اللّٰہ فَاِنَّہٗ رَأس الْاَمر کُلہ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِی

قَالَ عَلَیْك بِتِلَاوَۃِ الْقُرْآن فَاِنَّہٗ نور لَك فِی الْاَرْض وَذخر لَك فِی السَّمَاء

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیل

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے تلقین فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے تقویٰ کا التزام کرو' اس لیے کہ یہ اصل معاملہ کی چابی ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مزید عنایت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم تلاوت قرآن کا التزام کرو' اس لیے یہ زمین میں تمہارے لیے نور ہوگا' جبکہ آسمان میں تمہارے لیے ذخیرہ ہوگا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ایک طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2176 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُرْآن شَافِع مُشَفع وَمَاحِل مُصدق من جعلہ اَمَامہ قَادَہٗ اِلَی الْجَنَّۃ وَمَنْ جعلہ خلف ظَھرہ سَاقہ اِلَی النَّار

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

ماحل بِکَسْر الْحَاء الْمُھْملَۃ اَی سَاع وَقِیْلَ خصم مجادل

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قرآن ایسا شفیع ہے' جس کی شفاعت قبول کی جائے گی' ایسا بحث کرنے والا ہے' جس کی بات تسلیم کی جائے گی' جو آدمی اسے اپنا پیشوا بنائے گا' یہ اسے جنت میں لے جائے گا' اور جو آدمی اسے پس پشت ڈالے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''ماحل'' میں 'ح' کے نیچے زیر ہے' اس کا مفہوم ہے: کوشش کرنے والا' بحث کرنے والا مقابل فریق۔

2177 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقرؤوا الْقُرْآن فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْم الْقِیَامَۃ شَفِیعًا لاصحابہ

الْحَدِیْث رَوَاہُ مُسْلِم وَیَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀ — حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ تلاوت قرآن کرو' اس لیے کہ یہ قیامت کے دن تلاوت کرنے والے کے حق میں شفاعت کرے گا..... (الحدیث)

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر بھی آئے گی۔

www.waseemziyai.com

2178 - وَعَن سهل بن معاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الْقُرْآن وَعمل بِهِ ألبس والداه تاجا يَوْم الْقِيَامَة ضوؤه أحسن من ضوء الشَّمْس فِيْ بيُوت الدُّنْيَا فَمَا ظنكم بِالَّذِيْ عمل بِهٰذَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَكِلَاهُمَا عَن زبان عَن سهل وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — سہل بن معاذ اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی تلاوت قرآن کرتا ہے' اس پر عمل کرتا ہے' قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا' جس کی روشنی آفتاب کی روشنی جیسی ہوگی' جبکہ آفتاب تمہارے گھروں کے بالکل قریب ہو' تو اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے' خود اس پر عمل کرتا ہوگا۔

امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے زبان نامی راوی کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2179 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أذن اللّٰه لعبد فِيْ شَيْءٍ أفضل من رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَاِن الْبر ليذر على رَأس الْعَبْد مَا دَامَ فِيْ صَلَاته وَمَا تقرب الْعباد اِلَى اللّٰهِ بِمثل مَا خرج مِنْهُ يَعْنِيْ الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے سماعت نہیں کرتا ہے' جتنی توجہ سے دو رکعت میں کی جانے والی قرأت کو سنتا ہے' جب تک آدمی حالت نماز میں ہوتا ہے' اس وقت تک اس کے سر پر نیکی نچھاور ہوتی رہتی ہے' اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب کسی بھی چیز سے حاصل نہیں کر سکتے' جو چیز اس کی مثل ہو' جو اس کی طرف بھیجی گئی ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2180 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْء صَاحب الْقُرْآن يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ الْقُرْآن يَا رب حلّه فيلبس تَاج الْكَرَامَة ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رب زده فيلبس حلَّة الْكَرَامَة ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رب ارْض عَنهُ فيرضى عَنهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأ وارق ويزداد بِكُل آيَة حَسَنَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن قرآن کا عالم پیش ہوگا' قرآن کہے گا: اے میرے پروردگار! اس آدمی کو آراستہ کیا جائے' اسے عزت و کرامت کا تاج پہنایا جائے' پھر قرآن کہے گا: اے میرے پروردگار! اسے مزید نوازا جائے' اسے کرامت کا حلہ زیب تن کیا جائے' پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اس سے خوش ہو جا! اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے گا۔ پھر اس آدمی سے کہا جائے گا: تم تلاوت قرآن کرو اور جنت کے درجات

www.waseemziyai.com

طے کرتے جاؤ اور اسے ہر ایک آیت کے عوض نیکی عطا کی جائے گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2181 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَال لصَاحب الْقُرْآن اقْرَأ وارق ورتل كَمَا كنت ترتل فِي الدُّنْيَا فَإِن مَنْزِلك عِنْد آخر آيَة تقرؤها

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَأَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ صَحِيْح

قَالَ الْخطابِیّ جَاءَ فِی الْأَثر أَن عدد آی الْقُرْآن على قدر درج الْجَنَّة فَيُقَالُ للقارىء ارق فِي الدرج على قدر مَا كنت تقْرَأ من آی الْقُرْآن فَمَنْ استوفى قِرَاءَة جَمِيْع الْقُرْآن استولى على أَقْصَى درج الْجَنَّة فِی الْآخِرَةِ وَمَنْ قَرَأَ جُزْءًا مِنْهُ كَانَ رقِيه فِي الدرج على قدر ذٰلِكَ فَيكون مُنْتَهى الثَّوَاب عِنْد مُنْتَهى الْقِرَاءَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے عالم سے یوں کہا جائے گا: تم تلاوت قرآن کرو اور درجات جنت طے کرنا شروع کر دو' اسی طرح ترتیل (ٹھہر' ٹھہر کر) سے تلاوت کرو' جس طرح تم دنیا میں تلاوت کرتے تھے' تمہارا ٹھکانہ وہ ہوگا' جہاں تلاوت قرآن کا اختتام ہوگا۔

امام ترمذی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ایک روایت میں منقول ہے: آیات قرآن کی تعداد جنت کے درجات کے برابر ہے' تو قاری سے یوں کہا جائے گا: تم جنت کے درجات کو تلاوت قرآن کرتے ہوئے طے کرتے جاؤ' جو آدمی تلاوت قرآن مکمل کرے گا' وہ اختتام پر بلند درجہ میں ہوگا۔ جو آدمی قرآن کے ایک حصہ کا عالم ہوگا وہ درجہ کے لحاظ سے اسی درجہ پر پہنچے گا۔ اس کے اجر و ثواب کی آخری حد وہ ہوگی' جو اس کی تلاوت کی حد ہوگی۔

2182 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد إِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه هٰذَا الْكتاب فَقَامَ بِهِ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار وَرجل أعطَاهُ اللّٰه مَالا فَتصدق بِهِ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک صرف دو آدمیوں پر درست ہو سکتا ہے: پہلا وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو' وہ شب و روز اس میں مصروف رہتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہو اور وہ شب و روز اس کی خیرات کرنے میں مصروف رہتا ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2183 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد اِلَّا فِیْ اثْنَتَيْنِ رجل علمه اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يتلوه آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار فَسَمعهُ جَار لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِی اُوْتيت مثل مَا اُوْتِیَ فلَان فَعمِلت مثل مَا يعْمل

وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يهلكه فِی الْحق فَقَالَ رجل لَيْتَنِی اُوْتيت مثل مَا اُوْتِیَ فلَان فَعمِلت مثل مَا يعْمل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْمملی وَالْمرَاد بِالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمنی مثل مَا للمحسود لَا تمنی زَوَال تِلْكَ النِّعْمَة عَنهُ فَإِن ذَلِكَ الْحَسَد المذموم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: رشک صرف دو آدمیوں پر درست ہوسکتا ہے: پہلا وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے علم سے نوازا ہو' وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے' اس کا پڑوسی تلاوت سن کر کہتا ہے: کاش مجھے بھی وہ نعمت میسر ہوتی جو اس آدمی کو عطا کی گئی ہے' تو میں بھی اسی طرح اس پر عمل پیرا ہوتا' جس طرح یہ آدمی عمل کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہو' وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہو' تو کوئی آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ اگر مجھے بھی اس کی مثل عطا کیا جاتا جس طرح اسے عطا کیا گیا' تو میں بھی ایسا عمل کرتا جس طرح یہ عمل کر رہا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس مقام پر حسد سے مراد رشک ہے' اس کا مطلب ہے: ایسی چیز کی خواہش کرنا جس پر رشک کیا گیا ہو' یہاں یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ دوسرے آدمی سے وہ نعمت زائل ہو جائے' کیونکہ ایسی خواہش حرام ہے۔

2184 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْأَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون وداع يَدْعُو اِلَى الصَّلَوَات ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيْمَا بَيْنه وَبَيْن ربه وَفِيْمَا بَيْنه وَبَيْن موَالِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

وَرَوَاهُ فِی الْكَبِير بِنَحْوِهِ وَزَاد فِیْ اَوله قَالَ ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مرّة وَمرَّة حَتّٰى عد سبع مَرَّات لما حدثت بِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' جنہیں گھبراہٹ محسوس نہیں ہوگی' ان سے حساب نہیں لیا جائے گا' اور وہ مشک کے ٹیلوں پر موجود ہوں گے' جب تک لوگوں کا حساب مکمل نہیں ہوگا: پہلا وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے قرآن کا علم حاصل ہوگا' لوگوں کی امامت کراتے ہوئے اس کی تلاوت کرتا ہوگا' وہ لوگوں سے خوش ہو' لوگ اس سے راضی ہوں۔ دوسرا نماز کی طرف دعوت دینے والا آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا

www.waseemziyai.com

کے لیے (اذان کی خدمات) انجام دیتا ہو۔ تیسرا وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے معاملات اور اپنے آقاؤں کے معاملات کو بطریقہ احسن نبھاتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ انہوں نے اس روایت کو معجم کبیر میں اس کی مثل نقل کیا ہے' البتہ اس کے آغاز میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: اگر میں نے اس روایت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک بار یا دو بار حتیٰ کہ انہوں نے سات بار تک ذکر کیا اور کہا: میں نے اتنی بار نہ سنا ہوتا' تو اسے ہرگز بیان نہ کرتا۔

2185 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا وهم ذَوُو عدد فاستقرأهم فاستقرأ كل رَجُلٌ مِّنْهُم يَعْنِیْ مَا مَعَه من الْقُرْآن فَأتى على رجل من أحدثهم سنا فَقَالَ مَا مَعَك يَا فلَان قَالَ معى كَذَا وَكَذَا وَسورَة الْبَقَرَة فَقَالَ اَمَعَك سُوْرَة الْبَقَرَة قَالَ نعم

قَالَ اذْهَبْ فَأنت اَمِيرهمْ فَقَالَ رجل من اَشْرَافهم وَاللّٰه مَا مَنَعَنِیْ اَن أتعلم الْبَقَرَة اِلَّا خشيَة اَلا أقوم بهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْقُرْآن واقرؤوه فَإِن مثل الْقُرْآن لمن تعلمه فقرأه كَمثل جراب محشو مسكا يفوح رِيْحه فِیْ كل مَكَان وَمَنْ تعلمه فيرقد وَهُوَ فِیْ جَوْفه فَمثله كَمثل جراب أوكيء على مسك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' ان لوگوں کی تعداد زیادہ تھی' آپ نے ان سے علم قرآن کے بارے میں سوال کیا' تو ہر آدمی نے عرض کیا کہ اسے اتنا قرآن آتا ہے' پھر آپ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے' جو سب سے کم عمر تھا' آپ نے سوال کیا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے عرض کیا: مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور سورہ بقرہ بھی یاد ہے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ بقرہ یاد ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا' ہاں! آپ نے فرمایا: تم جاؤ! تم اسلامی لشکر کے امیر ہو' ان لوگوں میں' جو معززین تھے ان میں سے ایک نے کہا: قسم بخدا! میں نے سورہ بقرہ اس خوف سے نہیں سیکھی کہ بعد میں اسے نماز میں تلاوت نہ کرسکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ قرآن کا علم حاصل کرو' اس کی تلاوت کرو' اس لیے جو آدمی قرآن کا علم حاصل کر کے اس کی تلاوت کرتا ہے' اس کی مثال ایسی تھیلی کی مثل ہے' جس میں مشک بھرا ہوا ہو' اس کی خوشبو ہر جگہ پھیل جاتی ہو' جو آدمی قرآن کا علم حاصل کرتا ہے' وہ رات کے وقت سویا رہتا ہے' قرآن اس کے دل میں موجود ہوتا ہے' اس کی مثال اس تھیلی کی ہے' جس کے شک کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

2186 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ

www.waseemziyai.com

الْقُرْآن فقد استدرج النُّبُوَّة بَيْن جَنْبَيْهِ غير أَنَّهُ لَا يُوحى إِلَيْهِ لَا يَنْبَغِي لصَاحب الْقُرْآن أَن يجد مَعَ من وجد وَلَا يجهل مَعَ من جهل وَفِي جَوْفه كَلَام الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تلاوت قرآن کرتا ہے' وہ اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان (فیضان) نبوت کو سجا لیتا ہے' تاہم اس کی طرف وحی کا نزول نہیں ہوتا' عالم قرآن کے لیے یہ درست نہیں ہے' جب اس میں کلام خداوندی موجود ہو تو وہ کسی پر اظہار ناراضگی کرے' یا کسی کے خلاف جہالت کا اظہار کرے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2187 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيام وَالْقُرْآن يشفعان للْعَبد يَقُوْلُ الصِّيام رب إِنِّي منعته الطَّعَام وَالشرَاب بِالنَّهَارِ فشفعنى فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآن رب منعته النّوم بِاللَّيْلِ فشفعنى فِيْهِ فيشفعان

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن أَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْجُوْع وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀—انہی سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: ''اے میرے پروردگار! میں نے دن کے وقت اسے کھانے پینے سے روکے رکھا تھا' تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما! قرآن عرض کرے گا: (اے میرے پروردگار!) میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا تھا' تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر! پھر دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الجوع'' میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

2188 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن أسيد بن حضير بَيْنَمَا هُوَ فِي لَيْلَة يقْرَأ فِي مربده إِذْ جالت فرسه فَقَرَأَ ثُمَّ جالت أُخْرى فَقَرَأَ ثُمَّ جالت أُخْرى أَيْضا

قَالَ أسيد فَخَشِيت أَن تطأ يحيى فَقُمْت إِلَيْهَا فَإِذَا مثل الظلة فَوق رَأْسِي فِيهَا أَمْثَال السرج عرجت فِي الْجو حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا أَنا البارحة فِي جَوف اللَّيْل أَقْرَأ فِي مربدى إِذْ جالت فرسى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأ ابْن حضير قَالَ فَقَرَأت ثُمَّ جالت أَيْضا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأ ابْن حضير قَالَ فَقَرَأت ثُمَّ جالت أَيْضا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأ ابْن حضير قَالَ فَانْصَرَفت وَكَانَ يحيى قَرِيبًا مِنْهَا خشيت أَن تطأه

www.waseemziyai.com

فَرَأَيت مثل الظلة فِيهَا أَمْثَال السرج عرجت فِي الجو حَتّٰى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة تستمع لَك وَلَوْ قَرَأت لأصبحت يَرَاهَا النَّاس مَا تستتر مِنْهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَقَالَ فِيْهِ فَالْتفت فَإِذَا أَمْثَال المصابيح قَالَ مدلاة بَيْنَ السَّمَاء وَالْأَرْض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْت أَن أمضي فَقَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة نزلت لِقِرَاءَ ة الْقُرْآن أما إِنَّك لَو مضيت لرأيت الْعَجَائِب

وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

الظلة بِضَم الظَّاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد اللَّام هِيَ الغاشية وَقِيْلَ السحابة

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنے گودام میں تلاوت قرآن کر رہے تھے' اس موقع پر ان کے گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا' وہ تلاوت میں مصروف رہے' گھوڑا دوبارہ اچھلا وہ تلاوت قرآن میں مصروف رہے' گھوڑا اچھلتا کودتا رہا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے اس بات کا اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں گھوڑا (میرے بیٹے) یحییٰ کو روند نہ ڈالے' میں تلاوت ختم کر کے ایک طرف ہو گیا' اپنے سر پر مجھے ایک سائبان دکھائی دیا' جس میں چراغ موجود تھے۔ وہ (سائبان) فضا میں بلند ہوتا گیا' حتیٰ کہ میری نظر سے اوجھل ہو گیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آئندہ دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گزشتہ شب میں نصف رات کے وقت اپنے گودام میں تلاوت قرآن کر رہا تھا' اسی دوران میرے گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم تلاوت میں مصروف رہتے' انہوں نے عرض کیا: میں قرأت میں مصروف رہا' پھر وہ دوبارہ اچھلا' آپ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم تلاوت قرآن کرتے رہتے' انہوں نے عرض کیا: میں تلاوت قرآن کرتا رہا' وہ پھر اچھلا' آپ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم تلاوت قرآن میں مصروف رہتے' عرض کیا: پھر میں نے نماز ختم کر دی' اس لیے (میرا بیٹا) یحییٰ گھوڑے کے پاس تھا' مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے روند نہ ڈالے' پھر میں نے ایک سائبان دیکھا جس میں چراغ موجود تھے' وہ فضا میں بلند ہونا شروع ہو گیا' حتیٰ کہ وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فرشتے تھے' جو تمہاری تلاوت سنتے تھے' اگر تم تلاوت ختم نہ کرتے' تو صبح کے وقت لوگ بھی انہیں دیکھ لیتے اور وہ لوگوں سے نہ چھپتے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت اختصار سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: میں نے توجہ سے دیکھا' تو چراغ کی مثل کوئی چیز تھی' وہ آسمان و زمین کے درمیان معلق تھا' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تلاوت جاری رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے' جو تلاوت قرآن سننے کے لیے اترے تھے' اگر تم اپنی تلاوت جاری رکھتے' تو تم مزید حیران کن اشیاء دیکھتے۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الظلۃ'' میں 'ظ' اور 'ل' دونوں حروف پر تشدید ہے' اس کا مفہوم ہے: ڈھانپنے والی چیز' بادل' سائبان۔

2189 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ لَا ترجعون اِلَى اللّٰهِ بِشَیْءٍ أفضل مِمَّا خرج مِنْهُ يَعْنِیْ الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَحَّحَهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله عَن جُبَير بن نفير

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی چیز سے رجوع مت کرو' جو زیادہ فضیلت والی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہو۔

اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن کریم تھا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی تصنیف ''مراسیل'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے جبیر بن نفیل کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

2190 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن مأدبة اللّٰه فاقبلوا مأدبته مَا اسْتَطَعْتُمْ اِن هٰذَا الْقُرْآن حَبل اللّٰه والنور الْمُبين والشفاء النافع عصمَة لمن تمسك بِهِ وَنَجَاة لمن اتبعهُ لَا يزِيغ فيستعتب وَلَا يعوج فَيقوم وَلَا تَنْقَضِی عجائبه وَلَا يخلق من كَثْرَة الرَّد اُتْلُوهُ فَاِن اللّٰه يَأْجُركُمْ على تِلَاوَته كل حرف عشر حَسَنَات أما اِنِّیْ لَا اَقُوْل الم حرف وَلٰكِن ألف حرف وَلَام حرف وَمِيم حرْف

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ صَالح بن عمر عَن اِبْرَاهِيْمَ الهجرى عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنهُ وَقَالَ تفرد بِهِ صَالح بن عمر عَنهُ وَهُوَ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے' تم اس دستر خوان کی طرف آنے کی ہر ممکن کوشش کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی رسی (دین) ہے' روشن کرنے والا نور ہے' نجات دینے والی شفا ہے' انسان کے تحفظ کا بہترین ذریعہ ہے' جو اسے مضبوطی سے تھام لیتا ہے' اس کے لیے نجات کا سامان ہے' جو اس کی اتباع کرتا ہے' وہ آدمی ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ اسے درست کیا جائے' وہ بھٹکے گا نہیں کہ اسے درست کیا جا سکے۔ اس کے عجائب و رموز ختم نہیں ہوں گے۔ بکثرت تلاوت سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔ تم لوگ اس کی تلاوت میں مصروف رہو' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا ثواب عطا کیا جاتا ہے' اس کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ میں یہ بات نہیں کہتا ''الم'' ایک حرف ہے' بلکہ 'ا' ایک حرف ہے' 'ل' ایک حرف ہے' اور 'م' ایک حرف ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صالح بن عمر' ابراہیم ہجری اور ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: صالح بن عمر' ابراہیم ہجری سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: اور روایت کرنے

www.waseemziyai.com

میں وہ منفرد ہیں۔ البتہ یہ روایت مستند ہے۔

2191 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله اَهْلين مِنَ النَّاس قَالُوْا من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ الْقُرْآن هم اَهْلُ اللّٰهِ وخاصته

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم عَنِ ابْنِ مهْدى حَدثنَا عَبْدُ الرَّحْمٰن بن بديل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ الْحَاكِم يرْوى من ثَلَاثَة أوجه عَنْ اَنَسٍ هٰذَا اَجودهَا

قَالَ الْمملى الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ وَهُوَ اِسْنَاد صَحِيْح

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: قرآن والے ہی اللہ والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے ہیں۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب نے یہ روایت ابن مھدی' عبدالرحمٰن بن بدیل اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت تین طریقوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہ سب سے عمدہ سند ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2192 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ مر على قارىء يقْرَأ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجع ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَرَاَ الْقُرْآن فليسأل اللّٰه بِهِ فَاِنَّهُ سَيَجِیْءُ اَقوام يقرؤون الْقُرْآن يسْاَلُوْن بِهِ النَّاس

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: ان کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا' جو تلاوت قرآن کر رہا تھا' اس نے تلاوت قرآن کے بعد دعا مانگی' وہ تلاوت مکمل کر کے اٹھ کھڑا ہوا' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی تلاوت قرآن کرتا ہے' وہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ سے دعا کرے' عنقریب ایسے لوگ بھی آئیں گے' جو تلاوت قرآن کریں گے اور اس کے واسطہ سے لوگوں سے مانگیں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

2193 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الْقُرْآن وَتعلم وَعمل بِهِ اُلبس والداه يَوْم الْقِيَامَة تاجا من نور ضوؤه مثل ضوء الشَّمْس ويكسى والداه حلتين لَا يَقُوْمُ لَهما الدُّنْيَا فَيَقُوْلَان بِمَ كسينا هٰذَا فَيُقَالُ بِأخذ ولدكما الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تلاوت قرآن کرتا ہے' اس کا علم حاصل کرتا ہے' اور اس پر عمل کرتا ہے' تو قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا نور کا تاج پہنایا جائے گا' جس کی روشنی آفتاب کی مثل ہوگی' اس کے والدین کو دو حلے زیب تن کرائے جائیں گے' جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی' وہ دونوں عرض کریں گے: کس وجہ سے ہمیں یہ حلے زیب تن کیے گئے ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا' اس لیے کہ تمہارے لڑکے نے قرآن کا علم حاصل کیا تھا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2194 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الْقُرْآن فاستظهره فأحل حَلَاله وَحرم حرَامه أدخلهُ اللّٰه بِهِ الْجَنَّة وشفعه فِیْ عشرَة من اَهْل بَيته كلهم قد وَجَبت لَهُمُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀—حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قرآن کا علم حاصل کرتا ہے' اس کو سیکھ کر اس کے حلال کو حلال سمجھے' اس کے حرام کو حرام سمجھے' تو اس سبب اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' ایسا آدمی اپنے گھر کے دس ایسے لوگوں کے حق میں شفاعت کرے گا' جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

2195 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من قَرَاَ الْقُرْآن لم يرد اِلٰی أرذل الْعُمر وَذٰلِكَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (ثُمَّ رددناه اَسْفَل سافلين اِلَّا الَّذِيْنَ آمنُوا) (التِّين) قَالَ الَّذِيْنَ قرؤوا الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جو آدمی تلاوت قرآن کرتا ہے' وہ ''ارذل العمر'' تک نہیں پہنچ پائے گا۔ اس کا تذکرہ' اس ارشاد خداوندی میں ہے: پھر ہم نے اسے سب سے نیچے والے درجہ کی طرف دھکیل دیا' تاہم جو لوگ ایمان لائے ان کا معاملہ مختلف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2196 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍ لَاَن تَغْدُو فتعلم آيَة من كتاب اللّٰه خير لَك من اَن تصلی مائَة رَكْعَة وَلَاَن تَغْدُو فتعلم بَابا من الْعلم عمل بِهٖ اَوْ لم يعْمل بِهٖ خير من اَن تصلی أَلف رَكْعَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم صبح کے وقت (مسجد) جا کر ایک آیت سیکھو' یہ تمہارے لیے سو رکعات ادا کرنے سے بہتر ہے' اگر تم صبح کے وقت (مسجد) جا کر علم کا ایک باب حاصل کرو' خواہ اس پر عمل کیا جائے' یا نہ کیا جائے' تو یہ ہزار رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2197 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيات فِیْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت دس آیات تلاوت کرتا ہے' وہ غافل لوگوں میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2198 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على هؤُلَاءِ الصَّلَوَات المكتوبات لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَيْلَة مائَة آيَة كتب من القانتين

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِیْ صَلَاة اللَّيْل اَحَادِيْث نَحْو هٰذَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی باقاعدگی سے فرض نمازوں کو ادا کرتا ہے' وہ غافل لوگوں میں شمار نہیں ہوگا۔ جو آدمی رات کے وقت سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اسے ''قانتین'' میں شمار کیا جائے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: ان کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت قبل ازیں نوافل کے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

2199 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَرَاَ ابْن آدم السَّجْدَة فَسجدَ اعتزل الشَّيْطَان يبكى يَقُوْلُ يَا ويله

وَفِیْ رِوَايَةٍ يَا ويلى اَمر ابْن آدم بِالسُّجُود فَسجدَ فَلَهُ الْجَنَّة وَاُمرت بِالسُّجُود فابيت فلى النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ أنس

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاق عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا قَالَ اِذا رأى الشَّيْطَان ابْن آدم سَاجِدا صَاح وَقَالَ يَا ويله يَا ويل الشَّيْطَان اَمر اللّٰه ابْن آدم اَن يسْجد وَله الْجَنَّة فاطاع وَاَمرَنِیْ اَن اَسجد فعصيت فلى

www.waseemziyai.com

النَّار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدۂ تلاوت کرتا ہے' تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے' یوں کہتا ہے: ہائے ہلاکت (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ہائے میری بربادی! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا' تو اس نے سجدہ کرلیا' اسے جنت مل جائے گی۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم ملا' تو میں نے سجدہ نہ کیا' تو مجھے جہنم میں پھینکا جائے گا۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ابواسحاق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: جب شیطان انسان کو حالت سجدہ میں دیکھتا ہے' تو وہ چیخ اٹھتا ہے' اور کہتا ہے: ہائے ہلاکت! ہائے شیطان کی بربادی! اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا (اس نے سجدہ کیا' جس کے نتیجہ میں) اسے جنت مل جائے گی اور اس نے اطاعت کی' جب اللہ تعالیٰ نے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا' تو میں نے انکار کردیا اور مجھے جہنم میں دھکیلا جائے گا۔

2200 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رأی رُؤْیا اَنَّهٗ یکْتب ص فَلَمَّا بلغ اِلٰی سجدتها قَالَ رأی الدواة والقلم وکل شَیْءٍ بِحَضْرَتِهٖ انْقَلب سَاجِدا

قَالَ فقصصتها علی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یزل یسْجد بهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے ایک خواب دیکھا' وہ سورت ''ص'' تحریر کررہے ہیں۔ جب وہ آیت سجدہ تک پہنچتے ہیں' تو ملاحظہ کرتے ہیں: دوات' قلم اور وہاں موجود ہر چیز سجدے میں گرگئی ہے۔ راوی کا بیان ہے: یہ خواب میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' آپ (دوران تلاوت) اس مقام پر ہمیشہ سجدہ کیا کرتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے ہیں۔

2201 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاَیْت فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَة فِیْمَا یری النَّائِم کَاَنِّیْ اُصَلِّی خلف شَجَرَة فَرَاَیْت کَاَنِّیْ قَرَأت سَجْدَة فَرَاَیْت الشَّجَرَة کَاَنَّهَا تسْجد لسجودی فسمعتها وَهِی سَاجِدَة وَهِی تَقول اَللّٰهُمَّ اکْتُبْ لی بهَا عنْدك أجرا وَاجْعَلْهَا لی عنْدك ذخْرا وضع عنی بهَا وزرا واقبلها منی کَمَا تقبلت من عَبدك دَاوُد

قَالَ ابْن عَبَّاس فَرَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ السَّجْدَة فَسَمعته وَهُوَ سَاجد یَقُوْلُ مثل مَا قَالَ الرجل عَن کَلَام الشَّجَرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظِ رَوَوْهُ كلهم عَن مُحَمَّد بْنِ يزِيْدِ بن خُنَيْس عَن الْحسن بن مُحَمَّد بن عبيد الله بن اَبِىْ يزِيْد عَنِ ابْنِ جريج عَن عبيد الله بن اَبِىْ يزِيْد عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه انْتهى

وَالْحسن قَالَ بَعْضُهُمْ لم يرو عَنهُ غير مُحَمَّد بْنِ يزِيْدٍ وَقَالَ الْعقيلِىّ لَا يُتَابع على حَدِيْثه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے گزشتہ شب ایک خواب دیکھا ہے' میں ایک درخت کے پیچھے کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہوں' میں نے دیکھا کہ میں ایک آیت سجدہ تلاوت کی ہے' میں نے دیکھا کہ درخت بھی میرے سجدہ کرنے کے ساتھ سجدہ کر رہا ہے' اور میں نے درخت کو حالت سجدہ میں یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو اس کے سبب اپنی بارگاہ میں میرے لیے ثواب لکھ دے' تو اسے میرے لیے اپنی بارگاہ میں ذخیرہ بنالے' اس کے باعث میرے گناہ معاف کر دے' تو اسے میری طرف سے قبول کر! جس طرح تو نے اپنے بندہ حضرت داؤد علیہ السلام کا سجدہ قبول کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: پھر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا' آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت سجدہ میں ان کلمات کی مثل پڑھتے ہوئے سنا' جو اس درخت کے کلام میں موجود تھے۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین نے اسے محمد بن یزید بن خنیس' حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابو یزید' ابن جریج اور عبیداللہ بن ابو یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' اسے ہم صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔ بعض محدثین کا کہنا ہے: حسن بن محمد نامی راوی سے صرف محمد بن یزید بن خنیس کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ علامہ عقیلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس راوی کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی ہے۔

2202 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت فِيْمَا يرى النَّائِم كَاَنِّىْ تَحت شَجَرَة وَكَاَن الشَّجَرَة تقْرَأ سورَة ص فَلَمَّا اَتَت على السَّجْدَة سجدت فَقَالَت فِىْ سجودها اَللّٰهُمَّ اغْفِر لى بهَا

اَللّٰهُمَّ حط عنى بهَا وزرا وأحدث لى بهَا شكرا وتقبلها منى كَمَا تقبلت من عَبدك دَاوُد سجدته فَغَدَوْت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرته فَقَالَ سجدت يَا اَبَا سعيد قلت لَا قَالَ فَاَنت اَحَق بِالسُّجُود من الشَّجَرَة ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَة ص ثُمَّ اَتَى على السَّجْدَة فَسجدَ وَقَالَ

www.waseemziyai.com

فِیْ سُجُوده مَا قَالَت الشَّجَرَة فِیْ سجودها

وَفِیْ اِسْنَاده یمَان بن نصر لَا أعرفهُ

❀—امام ابویعلی اورامام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے موجود ہوں' وہ درخت سورت ''ص'' کی تلاوت کررہا ہے' جب وہ آیت سجدہ تک پہنچتا ہے' تو وہ سجدہ کرتا ہے' اوراس نے سجدہ میں یہ الفاظ پڑھے: اے اللہ! تو اس کے سبب میری بخشش کردے' اے اللہ! تو اس کے سبب میرے گناہ معاف کردے' اس کے سبب مجھے شکر بجالانے کی توفیق عطا کر' تو میری طرف سے بالکل اسی طرح قبول کرلے جس طرح تو نے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں بھی سجدہ ریز ہوگیا' پھر دوسرے دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' آپ کی خدمت میں خواب کی تفصیل بیان کی' آپ نے دریافت کیا: اے ابوسعید! کیا تم نے بھی سجدہ کیا تھا؟ میں نے جواب میں عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا: درخت کے مقابل تم سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار تھے۔ پھر آپ نے سورت ''ص'' تلاوت کی' آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی' پھر آپ نے سجدہ کیا' حالت سجدہ میں آپ نے وہی الفاظ پڑھے جو درخت نے پڑھے تھے۔

اس کی سند میں یمان بن نصر نامی ایک راوی موجود ہے' جس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

2203 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کتبت عِنْده سُوْرَة النَّجْم فَلَمَّا بلغ السَّجْدَة سجد وسجدنا مَعَه وسجدت الدواة والقلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاں سورت ''النجم'' لکھوائی جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے' تو آپ نے سجدہ کیا' ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ ریز ہوگئے اور دوات وقلم نے بھی سجدہ کیا تھا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ من نِسْیَان الْقُرْآنِ بَعْدَ تَعَلُّمِهٖ وَمَا جَاءَ فِیْمَن لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ

باب: قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اسے بھلا دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس آدمی کے حوالے سے منقول روایات جس کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ نہ ہو

2204 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِن الَّذِیْ لَیْسَ فِی جَوْفه شَیْءٍ من الْقُرْآن کالبیت الخرب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم کِلَاهُمَا من طَرِیْق قَابُوس بن اَبِیْ ظبْیَان عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاکِم

www.waseemziyai.com

صَحِيح الْإِسْنَاد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی موجود نہ ہو وہ برباد گھر کی مثل ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے قابوس بن ابوطبیان اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2205 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن أَصْغَر الْبيُوت بَيت لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٍ من كتاب اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ رَفعه بَعضهم

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: سب سے چھوٹا گھر وہ ہے، جس میں کتاب اللہ میں سے کچھ بھی نہ ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: کچھ لوگوں نے اسے بطور ''مرفوع'' نقل کیا ہے۔

2206 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ أجور أمتِي حَتَّى القذاة يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَيّ ذنُوب أمتِي فَلَمْ أر ذَنبا أعظم من سُوْرَة من الْقُرْآن أَوْ آيَة أوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطَب عَن أنس

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم الْكَلَام عَلَيْهِ فِيْ تنظيف الْمَسَاجِد

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری خدمت میں میری امت کے امور پیش کیے گئے، حتیٰ کہ وہ نجاست بھی پیش کی گئی جو آدمی مسجد سے نکال باہر پھینکتا ہے۔ میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے، ان میں سے سب سے بڑا گناہ میں نے یہ دیکھا کوئی آدمی قرآن کی کوئی سورت یا قرآن کریم کی آیت کا علم حاصل کرتا ہے، پھر وہ اسے بھلا دیتا ہے۔

امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مساجد کو صاف کرنے کے باب میں یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

2207 - وَعَن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من امرىء يقْرَأ الْقُرْآن ثُمَّ ينساه اِلَّا لَقِي اللّٰه اَجْذم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن يزِيْد بن اَبِيْ زِيَاد عَن عِيسَى بن فائد عَن سعد

قَالَ الْحَافِظ وَيزِيْد بن اَبِيْ زِيَاد هُوَ الْهَاشِمِي مَوْلَاهُمْ كنيته اَبُوْ عبد اللّٰه يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَمَعَ هٰذَا فعيسى بن فائد اِنَّمَا روى عَمَّن سمع سَعْدا

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِيْ حَاتِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قرآن سیکھنے کے بعد بھلا دیتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں پیش ہوگا وہ جزام زدہ ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے یزید بن ابوزیاد اور عیسیٰ بن فائد کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند میں مذکور یزید نامی راوی ہاشمی ہے۔ ان کی یہ نسبت ولاء کی بنا پر ہے، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ اس پر تفصیلی بحث آگے آئے گی۔ عیسیٰ بن فائد نامی راوی نے اس کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ یہ بات عبدالرحمٰن بن ابی حاتم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے۔

2208 - قَالَ الْخطابِيّ قَالَ اَبُوْ عبيد الأجذم الْمَقْطُوْع الْيَد وَقَالَ ابْن قُتَيْبَة الأجذم هَاهُنَا المجذوم وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِي مَعْنَاهُ اَنَّهُ يلقى اللّٰه تَعَالٰى خَالِي الْيَدَيْنِ من الْخَيْر كنى بِالْيَدِ عَمَّا تحويه الْيَد وَقَالَ آخر مَعْنَاهُ لَا حجَّة لَهُ وَقد روينَاهُ عَن سُوَيْد بن غَفلَة

❀ — امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابوعبید نے کہا: اجذم ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے، جس کا ہاتھ کاٹا گیا ہو۔ ابن قتیبہ نے کہا: یہاں اجذم سے مراد ایسا آدمی ہے، جو جذام زدہ ہو۔ امام ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا مفہوم ہے، جب ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اس کے دونوں ہاتھ نیکی سے خالی ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو بطور کنایہ استعمال کیا ہے۔ یہاں ایسی چیز مراد ہے، جو ہاتھ میں موجود ہوتی ہے۔ تاہم دوسرے مفاہیم پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہم نے روایت سوید بن غفلہ کے حوالے سے نقل کی۔

التَّرْغِيْب فِيْ دُعَاء يدعى بِهِ لحفظ الْقُرْآن

باب: حفظ قرآن کے حوالے سے ایک مخصوص دعا کے بارے میں ترغیبی روایات

2209 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ

www.waseemziyai.com

عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْت تفلت هٰذَا الْقُرْآن من صَدْرِي فَمَا أجدنى أقدر عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحسن اَفلا أعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه بهن وينفع بِهن من عَلمته وَيثبت مَا تعلمت فِيْ صدرك قَالَ أجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلمنى

قَالَ اِذا كَانَ لَيْلَة الْجُمُعَة فَاِن اسْتَطَعْت اَن تقوم فِيْ ثلث اللَّيْل الْاٰخر فَاِنَّهَا سَاعَة مَشْهُودَة وَالدُّعَاء فِيْهَا مستجاب فَقَدْ قَالَ أخى يَعْقُوْب لِبَنِيْهِ (سَوف أسْتَغْفر لكم رَبِّى) (يُوْسُف) يَقُوْلُ حَتّٰى تَأتى لَيْلَة الْجُمُعَة فَاِن لم تستطع فَقُمْ فِيْ وَسْطَهَا فَاِن لم تستطع فَقُمْ فِيْ اَولهَا فصل اَربع رَكْعَات تقْرَأ فِى الرَّكْعَة الْاَوَّلى بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة يٰسٓ وَفِى الرَّكْعَة الثَّانِيَة بِفَاتِحَة الْكتاب وحم الدُّخان وَفِى الرَّكْعَة الثَّالِثَة بِفَاتِحَة الْكتاب والم تَنْزِيل السَّجْدَة وَفِى الرَّكْعَة الرَّابِعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وتبارك الْمفصل فَاِذَا فرغت من التَّشَهُّد فاحمد اللّٰه وَأحسن الثَّنَاء على اللّٰه وصل عَلِيّ وَأحسن وَعَلٰى سَائِر النَّبِيين واستغفر للْمُؤْمِنين وَالْمُؤْمِنَات ولاِخوانك الَّذِيْنَ سبقوك بِالْاِيْمَان ثُمَّ قل فِيْ آخر ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بترك الْمعاصِي اَبَدًا مَا أبقيتنى وارحمنى اَن أتكلف مَا لَا يعنينى وارزقنى حسن النّظر فِيْمَا يرضيك عنى

اَللّٰهُمَّ بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض ذَا الْجَلَال وَالْاِكْرَام والعزة الَّتِيْ لَا ترام اَسَالك يَا أَلله يَا رَحْمٰن بجلالك وَنور وَجهك اَن تلْزم قلبِى حفظ كتابك كَمَا علمتنى وارزقنى اَن أتلوه على النَّحْو الَّذِيْ يرضيك عنى اَللّٰهُمَّ بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض ذَا الْجَلَال وَالْاِكْرَام والعزة الَّتِيْ لَا ترام

اَسَالك يَا أَلله يَا رَحْمٰن بجلالك وَنور وَجهك اَن تنور بكتابك بَصرِى وَاَن تطلق بِهِ لسانى وَاَن تفرج بِهِ عَن قلبِى وَاَن تشرح بِهِ صَدْرِى وَاَن تسْتَعْمل بِهِ بدنى فَاِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ على الْحق غَيْرك وَلَا تؤتينيه اِلَّا اَنْت وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلى الْعَظِيْم يَا اَبَا الْحسن تفعل ذٰلِكَ ثَلَاث جمع اَوْ خمْسا اَوْ سبعا تجاب بِاِذن اللّٰه وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخطَأ مُؤْمِنا قطّ

قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فوَاللّٰهِ مَا لبث عَلِيّ اِلَّا خمْسا اَوْ سبعا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مثل ذٰلِكَ الْمجْلس فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كنت فِيْمَا خلا لَا آخذ اِلَّا اَربع آيَات وَنَحْوهَا فَاِذَا قرأتهن على نَفسِى تفلتن وَاَنا أتعلم الْيَوْم اَرْبَعِيْنَ آيَة ونحوهن فَاِذَا قرأتهن على نَفسِى فَكَاَنَّمَا كتاب اللّٰه بَيْن عَيْنى وَلَقَد كنت أسمع الحَدِيْث فَاِذَا رَددته تفلت وَاَنا الْيَوْم أسمع الْاَحَادِيْث فَاِذَا تحدثت بهَا لم أخرم مِنْهَا حرفا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد ذٰلِكَ مُؤْمِن وَرب الْكَعْبَة يَا اَبَا الْحسن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ الْوَلِيد بن مُسْلِم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ يقْرَأ فِى الثَّانِيَة بِالْفَاتِحَةِ والم السَّجْدَة وَفِى الثَّالِثَة بِالْفَاتِحَةِ وَالدُّخان عكس مَا فِى التِّرْمِذِيّ وَقَالَ فِى الدُّعَاء وَاَن تشغل بِهِ بدنى

www.waseemziyai.com

مَكَان وَاَن تستَعمل وَهُوَ كَذٰلِكَ فِيْ بعض نسخ التِّرْمِذِيّ ومعناهما وَاحِد وَفِيْ بَعْضهَا وَاَن تغسل قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيق اَسَانِيد هٰذَا الحَدِيْثِ جَيِّدَة وَمَتنه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہوئے' انہوں نے عرض کیا: میرے والد گرامی آپ پر نثار ہوں! قرآن کریم میرے سینے سے کھسک جاتا ہے' مجھے کوئی ایسی صورت نہیں مل رہی کہ میں اس پر قابو پا سکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا کرے' اللہ تعالیٰ اسے بھی نفع دے جس کو تم یہ کلمات تعلیم دو گے اور جو کچھ بھی تم سیکھو وہ تمہارے سینے میں راسخ و برقرار رہے گا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ مجھے اس کی تعلیم ارشاد فرمائیں' آپ نے فرمایا: اگر ممکن ہو تو شب جمعہ کا آخری تہائی حصہ تم نوافل پڑھنے میں گزارو! اس لیے یہ ایسی ساعت (گھڑی) ہوتی ہے' جس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں' اس وقت میں مانگی ہوئی دعا قبول کی جاتی ہے' اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے لڑکوں سے فرمایا تھا: بہت جلد میں اپنے پروردگار سے تمہارے لیے دعائے مغفرت کروں گا۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) اگر تمہیں اس کی طاقت نہ ہو تو نصف شب میں کھڑے ہو جاؤ! اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو رات کے ابتدائی حصہ میں بیدار ہو جاؤ۔ چار رکعت (نوافل) ادا کرو' جس کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ یٰسین کی قرأت کریں' دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ دخان حم السجدہ کی قرأت کریں' تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الم تنزیل السجدہ کی قرأت کریں اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ ملک کی قرأت کریں۔ جب تشہد سے فراغت حاصل کریں' تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں' مجھ پر درود پیش کریں اور خوب پیش کریں' پھر تمام انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں درود پیش کرو۔ پھر تم مسلمان حضرات و خواتین کے لیے دعائے مغفرت کرکے' اپنے بھائیوں کے لیے دعائے مغفرت کریں' جو ایمان کی حالت میں تم سے پہلے (دنیا سے) رخصت ہو چکے ہیں۔

پھر دعا کے اختتام پر یہ کلمات پڑھو: اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر! میں ہمیشہ کے لیے گناہوں کو ترک کر دوں' جب تک تو مجھے بقید حیات رکھے' تو مجھ پر رحم کر! میں غیر ضرور امور سے احتراز کرتا رہوں' تو مجھے ایسی چیز عنایت کر جس کے سبب میں بطریقہ احسن غور و فکر کروں' تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے خالق! اے جلال و اکرام اور غلبہ والے! اے وہ ذات جو دائمی طور پر رہنے والی ہے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے رحمان! میں تیرے جلال کے واسطہ' تیری ذات کے نور کے وسیلہ سے یہ دعا کرتا ہوں: تو میرے دل کو اپنی کتاب یاد رکھنے کے لیے پختہ کر دے! جس طرح تو نے اس کا علم مجھے عنایت کیا ہے' تو مجھے ایسی چیز عنایت کر! جس کی میں تلاوت کروں' اس وجہ سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اے آسمانوں اور زمینوں کے خالق! اے جلال و اکرام اور غلبہ والے! اے وہ ذات! جو کبھی ختم نہیں ہوگی' میں تیرا طالب ہوں! اے رحمان! تیرے جلال کے وسیلہ سے تیری ذات کے نور کے واسطہ سے (میں دعا کرتا ہوں!) تو اپنی کتاب کے سبب میری بصارت کو نورانی بنا دے! اسے میری زبان پر جاری

www.waseemziyai.com

کردے! اس کے باعث میرے دل کو کشادہ کردے! تو مجھے شرح صدر کی دولت سے نواز دے! اس کے ذریعے عمل کرنے کے لیے میرے جسم کو قوت عطا کر' کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی میری حق کے حوالے سے مدد نہیں کرسکتا۔ یہ امور تو ہی عطا کرسکتا ہے' اس لیے کہ تیری خصوصی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) اے ابوالحسن تم تین بار' یا پانچ بار' یا سات بار یہ عمل کرو! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ قبول ہوگا' اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث کیا ہے! یہ کسی بھی مسلمان سے کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات بار یہ عمل کیا' پھر ایک مجلس میں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چار آیات یا ان کے قریب یاد کرلیتا تھا' پھر انہیں پڑھنے میں دشواری پیش آتی تھی۔ اب میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ چالیس آیات کے قریب یاد کرلیتا ہوں' پھر زبانی تلاوت کرلیتا ہوں' یوں گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری نظروں کے سامنے موجود ہو۔ پہلے جب میں کسی سے کوئی بات سنتا تھا' تو پھر اسے دھراتا تھا' تو میری زبان ساتھ نہیں دیتی تھی بلکہ پھسل جاتی تھی' اب میں بہت سی باتیں سنتا ہوں' پھر جب انہیں بیان کرتا ہوں' تو ان میں سے ایک لفظ بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا' اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف ولید بن مسلم کے حوالے سے پہچانتے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: دونوں کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایسا آدمی دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت الم السجدہ کی قرأت کرے' تیسری رکعت میں سورت فاتحہ اور سورہ دخان کی قرأت کرے۔ یہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول عبارت کے برعکس ہے۔ دعا میں حرف کے منقول الفاظ یہ ہیں: تو میرے جسم کو مصروف کردے۔ یہ الفاظ ان الفاظ کی جگہ استعمال کیے گئے ہیں: ''تو میرے جسم کو عمل کی قوت عطا کر!'' جامع ترمذی کے بعض نسخوں میں یہی الفاظ منقول ہیں: ان کا مفہوم بھی یہی ہے' جبکہ بعض نسخوں میں یہ الفاظ موجود ہیں: تو دھوڈال۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی تمام اسانید کے تمام طریق عمدہ ہیں۔ تاہم متن نہایت غریب ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ تَعَاهُدِ الْقُرْاٰنِ وَتَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِهٖ

باب: قرآن کریم کو یاد رکھنے اور خوبصورت آواز میں اس کی تلاوت کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2210 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل صَاحب الْقُرْآن كَمثل الْاِبِل المعقلة اِن عَاهَدَ عَلَيْهَا أمْسكهَا وَاِن أطلقها ذهبت

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَزَاد مُسْلِم فِیْ رِوَایَةٍ وَّاِذا قَامَ صَاحب الْقُرْآن فقرأه بِاللَّیْلِ وَالنَّهَار ذکره وَاِذَا لم یقم بِهٖ نَسیَه

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: عالم قرآن کی مثال ان بندھے ہوئے اونٹوں کے مالک آدمی کی ہے' اگر وہ توجہ دیتا ہے' تو انہیں روک کر رکھے گا' اور اگر انہیں چھوڑ دے گا' تو وہ نکل جائیں گے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ جب کوئی عالم قرآن آدمی کھڑا ہو کر شب و روز اس کی تلاوت کرے گا' تو وہ اسے یاد رکھے گا۔ جب وہ اس میں مصروف نہیں ہوگا' تو وہ [illegible] دے گا۔

2211 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لاحدهم یَقُوْلُ نسیت آیَة کَیْت وَکَیْت بل هُوَ نسی استذکروا الْقُرْآن فَلَهو اَشد تفصیا من صُدُور الرِّجَال من النعم بعقلها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ هٰکَذَا وَمُسْلِم مَوْقُوْفًا

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی آدمی کا یہ کہنا برا ہے کہ میں فلاں' فلاں آیات بھول گیا ہوں' بلکہ اسے بھلا دی جاتی ہے' تم قرآن کریم کو یاد رکھا کرو' کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اتنی تیزی سے نکل جاتا ہے جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسی سے نکل جاتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

2212 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآن فوالذی نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لَهو اَشد تفلتا من الْاِبِل فِیْ عقلها

رَوَاهُ مُسْلِم

❀—حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن کی حفظ کرو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' یہ اس سے بھی تیز رفتاری سے نکل جاتا ہے' جتنی تیزی سے اونٹ اپنی رسی سے نکل جاتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2213 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أذن اللّٰه لشَیْءٍ کَمَا أذن لنَبِیّ حسن الصَّوْت یتَغَنَّی بِالْقُرْآن یجْهر بِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظ أذن بِکَسْر الذَّال اَی مَا اسْتمع لشَیْءٍ من کَلَام النَّاس کَمَا اسْتمع اللّٰه اِلَی

www.waseemziyai.com

من يتغنّى بِالْقُرْآنِ اَى يحسن بِهٖ صَوْته

وَذهب سُفْيَان بن عُيَيْنَة وَغَيْرِهٖ اِلٰى اَنَّهٗ من الِاسْتِغْنَاء وَهُوَ مَرْدُوْد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی دوسری چیز کی طرف اتنی توجہ مرکوز نہیں کرتا، جتنی توجہ نبی کی طرف مبذول کرتا ہے، جو اپنی خوبصورت اور بلند آواز سے تلاوت قرآن کرتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''اذان'' 'م' 'ذ' پر زبر ہے، اس کا مفہوم ہے: اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے کسی کے کلام کی طرف اتنی توجہ نہیں کرتا، جتنی اس آدمی کی طرف کرتا ہے، جو خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کرتا ہے۔

سفیان بن عیینہ اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ یہاں مقصد استغناء ہے، مگر اس کا مفہوم غیر واضح ہے۔

2214 - وروى ابن جرير الطَّبَرِىّ هٰذَا الحَدِيْثِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَقَالَ فِيْهِ مَا اَذن اللّٰه لشَىْءٍ مَا اَذن لنَبِىّ حسن الترنم بِالْقُرْآنِ

❀ — امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ صحیح سند سے نقل کی ہے، ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کسی چیز کی طرف اتنی توجہ نہیں کرتا جتنی توجہ وہ نبی کی طرف کرتا ہے، جب وہ خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کرتا ہے۔

2215 - وروى الاِمَام اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ عَن فضَالة بن عبيد اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للّٰه اَشد أذنا للرجل الْحسن الصَّوْت بِالْقُرْآنِ من صَاحب الْقَيْنَة اِلٰى قَيْنَته وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

الْقَيْنَة بِفَتْح الْقَاف وَاِسْكَان الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعدهمَا نون هِىَ الْأمة الْمُغنيَة

❀ — امام احمد بن حنبل، امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف سب سے زیادہ توجہ کرتا ہے، جو خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کرتا ہے، اور اس سے بھی زیادہ توجہ سے جو آدمی گانے والی کو شوق سے سنتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دونوں (بخاری و مسلم) کی شرائط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''القینۃ'' میں 'ق' پر زبر ہے، 'ی' ساکن اور اس کے بعد نون ہے۔ اس کا معنی ہے: گانے والی عورت۔

2216 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجه

www.waseemziyai.com

قَالَ الْخطابِیّ مَعْنَاهُ زَیِّنُوْا اَصْوَاتکُمْ بِالْقُرْآنِ

هٰکَذَا فسره غیر وَاحِد من اَئِمَّة الحَدِیْثِ وَزَعَمُوا اَنَّهٗ من بَاب المقلوب کَمَا قَالُوْا عرضت النَّاقة عَلَی الْحَوْض اَی عرضت الْحَوْض علی النَّاقة و کقولهم اِذا طلعت الشعری واستوی الْعود علی الحرباء اَی اسْتَوَت الحرباء علی الْعود ثُمَّ روی بِاِسْنَادِهٖ عَن شُعْبَة قَالَ نهانی اَیُّوْبَ اَن أحدث زَیِّنُوا الْقُرْآن بِاَصْوَاتِکُمْ

قَالَ وَرَوَاهُ معمر عَن مَنْصُوْر عَن طَلْحَة فَقدم الْاَصْوَات علی الْقُرْآن وَهُوَ الصَّحِیْح أخبرناه مُحَمَّد بن هَاشم حَدثنَا الدیری عَن عبد الرَّزَّاق اَنبَانَا معمر عَن مَنْصُوْر عَن طَلْحَة عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْسَجَة عَن الْبَراء اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَیِّنُوْا اَصْوَاتکُمْ بِالْقُرْآنِ وَالْمعْنَی اشغلوا اَصْوَاتکُمْ بِالْقُرْآنِ والهجوا بِهٖ واتخذوه شعارا وزینة انْتهی

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم اپنی آواز کو تلاوت قرآن سے آراستہ کرو! ماہرین علم نے اس روایت کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس روایت کا مقلوب کی قسم سے تعلق ہے، مثلاً لوگ کہتے ہیں: میں نے اپنی اونٹنی کو حوض پر پیش کیا، اس کا مطلب ہے: میں نے حوض کو اونٹنی پر پیش کر دیا۔ اسی طرح لوگ کہتے ہیں: اذا طلعت الشعری و استوای العود علی الحرباء کا مفہوم ہے: خارش کے مریض پر لکڑی سیدھی رکھی جاتی ہے۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے شعبہ کے حوالے سے بیان کیا ہے: مجھے ایوب نے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں یہ روایت نقل کروں: تم اپنی آواز کو تلاوت قرآن سے آراستہ کرو۔

انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے: معمر نے منصور کے حوالے سے طلحہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے لفظ ''اصوات'' کو لفظ ''قرآن'' پر مقدم رکھا ہے، اور یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ محمد بن ہاشم نے اپنی سند سے امام عبدالرزاق اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی آوازوں کو تلاوت قرآن سے مزین کرو۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم اپنی آواز کو تلاوت قرآن میں مشغول رکھو اور اسے شعار و معمول بنالو۔ یہاں تک ان کی گفتگو اختتام پذیر ہوئی۔

2217 - وَرُوِیَ عَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن هٰذَا الْقُرْآن نزل بحزن فَاِذَا قرأتموه فابکوا فَاِن لم تبکوا فتباکوا وَتَغَنوا بِهٖ فَمَنْ لم یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ منا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم حزن (پریشانی) کے ساتھ نازل کیا گیا ہے' اس کی تلاوت کے وقت تم رویا کرو! اگر تم رونے کی طاقت نہیں رکھتے تو رونے والے کی شکل بنالو' خوش الحانی سے اس کی تلاوت کرو' اس لیے جو آدمی خوش الحانی سے تلاوت قرآن نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2218 - وَرُوِیَ عَن جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من أحسن النَّاس صَوْتا بِالْقُرْآنِ الَّذِیْ اِذا سمعتموه يقْرَأ حسبتموه يخْشَى اللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه أَيْضا

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاوت قرآن کے بارے میں سب سے زیادہ خوبصورت آواز اس کی ہوگی کہ جب تم تلاوت قرآن سنو' تو تم اس کے بارے میں یہ خیال کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2219 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مليكَة قَالَ قَالَ عبيد اللّٰه بن اَبِیْ يزِيْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مر بِنَا اَبُوْ لبَابَة فاتبعناه حَتّٰى دخل بَيته فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا رجل رث الْهَيْئَة يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ منا من لم يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ مليكَة يَا اَبَا مُحَمَّد اَرَاَيْت اِن لم يكن حسن الصَّوْت قَالَ يُحسنهُ مَا اسْتَطَاعَ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْمَرْفُوْع مِنْهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة

❀ — ابن ابی ملیکہ سے منقول ہے: عبیداللہ بن ابی یزید کا بیان ہے: ایک دفعہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا' ہم بھی ان کے پیچھے چل پڑے' حتیٰ کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہوگئے۔ ہم بھی ان کے ہاں پہنچ گئے۔ وہ شکل وصورت کے اعتبار سے ایک عام آدمی تھے' انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی خوش الحانی سے تلاوت قرآن نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے ابن ابی ملیکہ سے سوال کیا: اے ابومحمد! ایک آدمی کی آواز خوبصورت نہ ہو' اس کی تلاوت قرآن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: جہاں تک ممکن ہو' آدمی اپنی آواز کو خوبصورت بنانے کی کوشش کرے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا

باب: سورہ فاتحہ کی تلاوت اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

2220 - عَنْ اَبِیْ سعید بن الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت اُصَلِّی بِالْمَسْجِدِ فدعانی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أجبه ثُمَّ اَتَیْته فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کنت اُصَلِّی فَقَالَ ألم یقل اللّٰه تَعَالٰی (اسْتَجِیبُوا لِلّٰه وَلِلرَّسُوْلِ اِذا دعَاکُمْ) (الْاَنْفَال) ثُمَّ قَالَ لأعلمنك سُوْرَة هِیَ أعظم سُوْرَة فِی الْقُرْآن قبل اَن تخرج من الْمَسْجِد فَأخذ بیَدی فَلَمَّا أردنَا اَن نخرج قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك قلت لأعلمنك أعظم سُوْرَة فِی الْقُرْآن

قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمین هِیَ السَّبع المثانی وَالْقُرْآن الْعَظِیْم الَّذِیْ اُوْتِیتهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ سعید هٰذَا لَا یعرف اسْمه وَقِیْلَ اسْمه رَافع بن اَوْس وَقِیْلَ الْحَارِث بن نفیع بن الْمُعَلّٰی وَرجحه اَبُوْ عمر النمری وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب کیا' میں آپ کی خدمت میں (فوراً) حاضر نہ ہوسکا' پھر جب میں حاضر خدمت ہوا' تو عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھنے میں مصروف تھا' آپ نے فرمایا: کیا تم اس ارشاد خداوندی کی تلاوت نہیں کرتے: اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں طلب کریں' تو تم ان کی بات پر جاؤ۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک سورت سکھاؤں گا' جو سب سے عظیم سورت ہے۔ تمہارے مسجد سے باہر جانے سے پہلے ایسا ہوگا' پھر آپ نے میرا ہاتھ تھاما' جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے' تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا: میں تمہیں قرآن کریم کی ایک عظیم سورت کی تعلیم دوں گا؟ آپ نے فرمایا: وہ سورت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' ہے یہی سبع مثانی اور قرآن کریم ہے' جو مجھے عنایت کیا گیا ہے۔

امام بخاری' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا' ان کے نام کے حوالے سے تین اقوال ہیں: (۱) رافع بن اوس (۲) حارث بن نفیل بن معلیٰ (۳) کوئی اور نام ہے۔ امام ابوعمر نمری یعنی علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے نام کو پسند کیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2221 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خرج علی اَبِیْ بن کَعْب فَقَالَ یَا اَبِیْ وَهُوَ یُصَلِّی فَالْتَفت اَبِیْ فَلَمْ یجبهُ وَصلی اَبِیْ فَخفف ثُمَّ انْصَرف اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَام عَلَیْك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْك السَّلَام مَا مَنعك یَا

www.waseemziyai.com

اَبِیْ اَن تُجِیبِنِیْ اِذْ دعوتك فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کنت فِی الصَّلَاة

قَالَ فَلَمْ تَجِد فِیْمَا أوحی اللّٰه اِلَیّ اَن اسْتَجِیبُوا للّٰه وَلِلرَّسُوْلِ اِذا دعَاکُمْ لما یُحْیِیکُمْ قَالَ بَلٰی وَلَا اَعُوْد اِنْ شَاءَ اللّٰه

قَالَ اَتُحِبُّ اَن أعلمك سُوْرَة لم ینزل فِی التَّوْرَاة وَلَا فِی الْاِنْجِیل وَلَا فِی الزبُور وَلَا فِی الْفرْقَان مثلهَا قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیفَ تقْرَأ فِی الصَّلَاة قَالَ فَقَرَاَ أم الْقُرْآن فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ مَا أنزل اللّٰه فِی التَّوْرَاة وَلَا فِی الْاِنْجِیل وَلَا فِی الزبُور وَلَا فِی الْفرْقَان مثلهَا وَاِنَّهَا سبع من المثانی وَالْقُرْآن الْعَظِیْم الَّذِیْ اَعْطیته

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاکِم بِاخْتِصَار عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے' آپ نے فرمایا: اے ابی! وہ اس وقت نماز پڑھنے میں مشغول تھے' حضرت ابی رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے مگر جواب نہ دیا' حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے نماز مختصر کی' پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کیا: السلام علیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیک السلام! اے ابی! تم نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا' جب میں نے تمہیں طلب کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھنے میں مصروف تھا' آپ نے فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم میں یہ ارشاد نہیں پڑھا: جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول بلائیں' تو تم انہیں' جواب دو! حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا' آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایسی سورت کی تعلیم دوں' جس کی مثل تورات' انجیل' زبور اور قرآن میں موجود نہیں ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم نماز ادا کرتے وقت کون سی سورت تلاوت کرتے ہو؟ راوی کا بیان ہے: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ کی تلاوت کردی' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ نے تورات' زبور' انجیل اور قرآن میں اس کی مثل کوئی سورت نازل نہیں کی' یہی سبع مثانی ہے' اور یہی قرآن عظیم ہے' جو مجھے عنایت کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن حبان اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2222 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مسیر فَنزل وَنزل رجل اِلٰی

www.waseemziyai.com

جَانِبِہ قَالَ فَالْتَفت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا أخبرك بِاَفْضَل الْقُرْآن قَالَ بلٰی فَتلا (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رب الْعَالمین) (الفَاتِحَة 2) رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر تھے' آپ نے پڑاؤ کیا' آپ کے ساتھ ایک آدمی سواری سے اتر کر آپ کے پاس حاضر ہوا' راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے' پھر فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ اس نے عرض کیا: ہاں' تو آپ نے اسے سورہ فاتحہ بتائی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2222/A - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی قسمت الصَّلَاة بینی وَبَیْن عَبدِی نِصْفَیْنِ ولعبدی مَا سَاَلَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ فنصفها لی وَنِصْفُھَا لعبدی فَاِذَا قَالَ الْعَبْد (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبّ الْعَالَمِیْنَ) قَالَ اللّٰہ حمدنی عَبدِی فَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰن الرَّحِیْم قَالَ أثنی عَلَیّ عَبدِی فَاِذَا قَالَ (مَالك یَوْم الدّین) قَالَ مجدنی عَبدِی فَاِذَا قَالَ (اِیاك نعْبد وَاِیَّاك نستعین) قَالَ ھٰذَا بینی وَبَیْن عَبدِی ولعبدی مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اھدنا الصِّرَاط الْمُسْتَقِیم صِرَاط الَّذِیْنَ اَنْعَمت عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

قَالَ ھٰذَا لعبدی ولعبدی مَا سَاَلَ

رَوَاہُ مُسْلِم

قَوْلِہ قسمت الصَّلَاة یَعْنِیْ الْقِرَاءَ ة بِدَلِیل تَفْسِیرہ بھَا وَقد تسمی الْقِرَاءَ ة صَلَاة لکونھَا جُزْء ا من اَجْزَائِھَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے نماز (یعنی تلاوت قرآن کو) اپنے اور بندوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا ہے' میرے بندے نے جو کچھ طلب کیا ہے' وہ اسے ملے گا (ایک روایت میں یوں مذکور ہے) نماز کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے' جب بندہ یوں کہتا ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبّ الْعَالَمِیْنَ'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے' جب بندہ کہتا ہے: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے' پھر جب بندہ کہتا ہے: مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت و بزرگی کا اقرار کیا ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس عبارت کا مجھ اور میرے بندے سے تعلق ہے۔ میرے بندے نے جو چیز طلب کی ہے اسے وہ بھی ملے گی' جب بندہ

www.waseemziyai.com

کہتا ہے: اِهْدِنا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ حصہ میرے بندے کے لیے ہے' اور میرے بندے کے لیے وہ چیز بھی ہے' جو وہ طلب کرے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ: ''میں نے نماز کو تقسیم کر دیا ہے'' اس سے مراد تلاوت قرآن (یعنی قرأت) ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ قرأت کو نماز کہنے کا نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اجزاء نماز میں سے ایک ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2223 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام قَاعد عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمع نقيضا من فَوْقه فَرفع رَأسه فَقَالَ هٰذَا بَاب مِنَ السَّمَاءِ فتح لم يفتح قطّ اِلَّا الْيَوْم فَنزل مِنْهُ ملك فَقَالَ هٰذَا ملك نزل اِلَى الْاَرْض لم ينزل قطّ اِلَّا الْيَوْم فَسلم وَقَالَ أبشر بنورين اُوْتِيتهُمَا لم يؤتهما نَبِي قبلك فَاتِحَة الْكتاب وخواتيم سُوْرَة الْبَقَرَة لن تقْرَأ بِحرف مِنْهُمَا اِلَّا اَعْطيته

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

النقيض بِالْمُعْجَمَةِ هُوَ الصَّوْت

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' انہوں نے اوپر سے آواز سنی' انہوں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور کہا: آسمان کا ایک ایسا دروازہ کھلا ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا' پھر اس دروازہ سے ایک فرشتہ نیچے کی طرف اترا' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: زمین کی طرف اترنے والا ایسا فرشتہ ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا' اس فرشتہ نے سلام کیا' پھر کہا: آپ کے لیے دو نوروں کی خوشخبری ہے' یہ ایسے دو نور ہیں' جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے' وہ یہ ہیں: سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات' آپ ان میں سے جس حرف کی تلاوت کریں گے' آپ کو اس کے مطابق نوازا جائے گا۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان دونوں کی شرائط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''النقیض'' کا معنی ہے: آواز' صدا۔

2224 - وَعَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْطَيْت مَكَان التَّوْرَاة السَّبع وَأعْطيت مَكَان الزبُور المئين وَأعْطيت مَكَان الْاِنْجِيل المثانى وفضلت بالمفصل

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده عمرَان الْقطَّان

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تورات کی جگہ مجھے سات آیات' زبور کی جگہ دو سو (آیات مبارکہ) اور انجیل کی جگہ ''سبع مثانی'' عنایت کی گئی اور مفصل کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند میں عمران القطان نامی ایک راوی موجود ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَآل عمران وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ قَرَاَ آخَرَ آلِ عِمْرَانَ فَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا

باب: سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز سورہ آل عمران کے آخری حصہ کی' جو آدمی تلاوت کرتا ہے' خواہ وہ اس میں غور وفکر نہیں کرتا' کے حوالے سے منقول روایات

2225 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تجْعَلُوْا بُيُوتكُمْ مَقَابِر اِن الشَّيْطَان يفر من الْبَيْت الَّذِیْ تقْرَأ فِيْهِ سُوْرَة الْبَقَرَة .رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ' اس لیے جس گھر میں سورہ بقرہ تلاوت کی جاتی ہے' شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2226 - وَعَن معقل بن يسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَة سَنَام الْقُرْآن وذروته نزل مَعَ كل آيَة مِنْهَا ثَمَانُون ملكا واستخرجت اللّٰه لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیّ القيوم (الْبَقَرَة) من تَحت الْعَرْش فوصلت بهَا اَوْ فوصلت بِسُوْرَة الْبَقَرَة وَيس قلب الْقُرْآن لَا يقْرؤهَا رجل يُرِيد اللّٰه وَالدَّار الْاٰخِرَة اِلَّا غفر لَهُ .رَوَاهُ اَحْمد عَن رجل عَن معقل وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْهُ ذكر يس

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سورہ بقرہ قرآن کی کوہان اور اس کی چوٹی ہے' اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی (۸۰) فرشتے اترتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ میں آیہ الکرسی نازل کی ہے' جو عرش کے نیچے اتری ہے' اسے سورہ بقرہ میں شامل کیا گیا ہے۔ سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا ثواب حاصل کرنے کے لیے اس کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک آدمی کے حوالے سے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس میں سے سورہ یٰسین کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2227 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام قَاعد عِنْد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمع نقيضا من فَوْقه فَرفع رَأسه فَقَالَ هٰذَا بَاب مِنَ السَّمَاءِ فتح لم يفتح قطّ اِلَّا الْيَوْم فَنزل مِنْهُ ملك فَقَالَ هٰذَا ملك نزل اِلَى الْاَرْض لم ينزل قطّ اِلَّا الْيَوْم فَسلم وَقَالَ أبشر بنورين اُوْتِيتهُمَا لم يؤتهما نَبِی قبلك فَاتِحَة الْكتاب وخواتيم سُوْرَة الْبَقَرَة لن تقْرَأ بِحرف مِنْهُمَا اِلَّا اَعْطيته

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَتقدم

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' انہوں نے اوپر (آسمانوں سے) کوئی آواز سنی' انہوں نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور کہا: آسمان کا ایک ایسا دروازہ کھلا ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا' اس سے ایک فرشتہ اترا ہے' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مزید کہا: آسمان سے زمین کی طرف ایسا فرشتہ اترا ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا' اس فرشتہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا: (یارسول اللہ!) آپ دونوروں کی خوشخبری قبول کریں' یہ ایسے دونور ہیں' جو آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیے گئے۔ یہ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ان میں سے جس مقصد کے لیے ایک حرف پڑھیں گے' وہی چیز آپ کو دی جائے گی۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

2228 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقرؤوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لاصحابه

اقرؤوا الزهراوين الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آل عمرَان فَاِنَّهُمَا يأتيان يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غمامتان اَوْ غيايتان اَوْ كَاَنَّهُمَا فرقان من طير صواف تحاجان عَن أصحابهما اقرؤوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةَ فَاِن اَخذهَا بركَة وَتركهَا حسرة وَلَا تستطيعها البطلة

قَالَ مُعَاوِيَة بن سَلام بَلغنِیْ اَن البطلة السَّحَرَة .رَوَاهُ مُسْلِم

الغيايتان مثنى غياية بغين مُعْجمَة وياء ين مثناتين تَحت وَهِی كل شَیْءٍ أظل الْاِنْسَان فَوق رَأسه كالسحابة والغاشية وَنَحْوَهُمَا وفرقان اَی قطعتان

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ تلاوت قرآن کرو' کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کرے گا' تم دونورانی سورتوں کی بھی تلاوت کرو! وہ سورت بقرہ اور سورت آل عمران ہیں۔ یہ دونوں قیامت کے دن آئیں گی' دونوں بادلوں کی مثل ہوں گی' یا دونوں سائبان کی شکل میں ہوگی یا پرندوں کی دو قطاروں کی مثل ہوں گی' جو صف کی صورت میں چلتے ہیں۔ یہ دونوں اپنے تلاوت کرنے والوں کے حق میں بحث کریں گی' لہٰذا تم لوگ سورت بقرہ کی تلاوت کرنے کا شعار بناؤ' اس لیے کہ اس کی تلاوت میں برکت ہے۔ اس کے ترک کرنے میں حسرت ہے' اور جھوٹے لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

معاویہ بن سلام نامی راوی سے منقول ہے: ہمیں یہ پیغام موصول ہوا ہے کہ یہاں باطل پرست لوگوں سے مراد جادوگر لوگ ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغایتان'' یہ لفظ ''غایۃ'' کی تثنیہ ہے۔ اس میں 'غ' ہے' اور اس کے بعد 'ی' ہے۔ اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جس سے آدمی کے سر پر سایہ کیا جا سکتا ہو مثلاً بادل' سائبان' لفظ ''فرقان'' بھی تثنیہ کا صیغہ ہے' جس کا مطلب ہے: دو ٹکڑے۔

2229 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل شَیْءٍ سَنَام وَاِن

www.waseemziyai.com

سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة وفيهَا آيَة هِيَ سيدة آى الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن حَكِيم بن جُبَير عَنْ اَبِيْ صَالح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَرَوَاهُ الْحَاكِم مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق اَيْضًا وَلَفْظُهُ سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْهَا آيَة سيدة آى الْقُرْآن لَا تقْرَأ فِيْ بَيت وَفِيْه شَيْطَان اِلَّا خرج مِنْهُ آيَة الْكُرْسِيّ

وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز ایک سطح تک بلندی ہوتی ہے' قرآن کی بلندی سورہ بقرہ ہے' اور اس میں وہ آیت بھی موجود ہے' جو تمام آیات قرآنیہ کی سردار ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حکیم بن جبیر اور ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی طریق سے اسے نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: سورہ بقرہ میں ایک آیت ایسی بھی موجود ہے جو تمام آیات قرآنیہ کی سردار ہے' وہ جس گھر میں تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے' اور وہ آیت الکرسی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2230 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ سناما وَاِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة من قَرَاهَا فِيْ بَيته لَيْلًا لم يدْخل الشَّيْطَان بَيته ثَلَاث لَيَال وَمَنْ قَرَاهَا نَهَارا لم يدْخل الشَّيْطَان بَيته ثَلَاثَة اَيَّام

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀—حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے' قرآن کریم کی بلندی سورہ بقرہ ہے' جو آدمی رات کے وقت اپنے گھر میں اس کی تلاوت کرے گا' تو شیطان تین رات تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ جو آدمی دن کے وقت اس کی تلاوت کرے گا' تو شیطان تین دن تک اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2231 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقرؤوا سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْ بُيُوتكُمْ فَاِن الشَّيْطَان لَا يدْخل بَيْتا يقْرَأ فِيْهِ سُوْرَة الْبَقَرَة

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا هٰكَذَا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

وَرَوَاهُ عَن زَائِدَة عَن عَاصِم بن اَبِيْ النجُود عَنْ اَبِيْ الْاَحْوَص عَن عبد اللّٰه فرفعه

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا اِسْنَاد حسن بِمَا تقدم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: تم لوگ اپنے گھروں میں سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو' اس لیے کہ شیطان

www.waseemziyai.com

ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتا' جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ انہوں نے یہ روایت زائدہ' عاصم ابن ابونجود اور ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سند حسن ہے' جس طرح مذکور ہو چکا ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2232 - وَعَنْ أسيد بن حضير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنَا اَقْرَأُ اللَّيْلَة سُوْرَة الْبَقَرَة اِذْ سَمِعت وجبة من خَلْفِي فَظَنَنْت اَن فرسي انْطَلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأ اَبَا عتِيك فَالْتَفت فَاِذَا مثل الْمِصْبَاح مدلى بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَأ اَبَا عتِيك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا اسْتَطَعْت اَن أمضي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة تنزلت لِقِرَاءَ ة سُوْرَة الْبَقَرَة أما اِنَّك لَو مضيت لرأيت الْعَجَائِب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ من حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد بِنَحْوِهٖ وَتقدم

❀ — حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گزشتہ شب میں سورہ بقرہ کی تلاوت میں مصروف تھا' اس موقع پر میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی' تو معلوم ہوا کہ میرا گھوڑا کود رہا ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعتیک! تم تلاوت میں مصروف رہتے (پھر انہوں نے عرض کیا:) میں نے توجہ کی' تو آسمان وزمین کے درمیان چراغ لٹکے ہوئے دکھائی دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعتیک! تم تلاوت میں مصروف رہتے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تلاوت میں مصروف نہیں رہ سکتا تھا' آپ نے فرمایا: وہ چراغ فرشتے تھے' جو سورہ بقرہ کی تلاوت سننے کے لیے اترے تھے' اگر تم تلاوت جاری رکھتے' تو تم مزید تعجب خیز اشیاء ملاحظہ کرتے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول کے طور پر نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

2233 - وَعَنِ النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتَى بِالْقُرْآن يَوْم الْقِيَامَة وَاَهله الَّذِيْنَ كَانُوْا يعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تقدمه سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان وَضرب لَهما رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اَمْثَال مَا نسيتهن بعد

قَالَ كَاَنَّهُمَا غمامتان اَوْ ظلتان سودوان بَيْنَهُمَا شَرق اَوْ كَاَنَّهُمَا فرقان من طير صواف يحاجان عَن صَاحبهمَا .رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَمعنى هٰذَا الحَدِيْثِ عِنْد اَهْلِ الْعلم اَنَّهُ يَجِيْء ثَوَاب قِرَاءَته كَذَا فسر بعض اَهْلِ الْعلم هٰذَا الحَدِيْثِ

www.waseemziyai.com

وَمَا يشبه من الْاَحَادِيْث اَنَّهٗ يَجِيْء ثَوَاب قِرَاءَة الْقُرْآن وَفِيْ حَدِيْثِ نواس يَعْنِيْ هٰذَا مَا يدل على مَا فسروا اِذْ قَالَ وَاَهله الَّذِيْنَ كَانُوْا يعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَفِيْ هٰذَا دَلَالَة على اَنَّهٗ يَجِيْء ثَوَاب الْعَمَل انْتهى

قَوْلُهٗ بَيْنَهُمَا شَرق هُوَ بِفَتْحِ الْمُعْجَمَة وَقد تكسر وبسكون الرَّاء بعدهمَا قَاف اَى بَيْنَهُمَا فرق يضيء

❀ — حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن کریم اور اہل قرآن کو پیش کیا جائے گا' جو دنیا میں اس پر عمل پیرا تھے۔ ان کے سامنے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران موجود ہوں گی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال تین امور بیان کیے' جو میں کبھی نہیں بھلا سکتا۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں دو بادلوں کی مثل ہوں گی اور ان کے درمیان ''شرق'' ہوگا' یا یہ دونوں پرندوں کے دو گروپوں کی مثل ہوں گی' جو صف کی صورت میں ہوں گے اور یہ تلاوت کرنے والوں کے حق میں بحث کریں گی۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

علماء کرام کے نزدیک اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت کا امتیازی ثواب عطا ہوگا بعض اہل علم نے دوسری روایات کا بھی یہی مطلب بیان کیا ہے۔ حضرت نواس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے' یہی مفہوم علماء تفسیر نے بیان کیا ہے' کیونکہ اس بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے: اس کے اہل وہ لوگ ہوں گے' جو دنیا میں اس پر عمل پیرا تھے' تو اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ عمل کا اجر و ثواب حاصل ہوگا..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم پذیر ہوئی۔

متن میں مذکور الفاظ ''ان دونوں کے مابین ''شرق'' موجود ہوگا'' یہاں 'ش' پر زبر اور اس کے نیچے زیر دونوں حرکات پڑھی گئی ہیں' بعد میں 'ر' ساکن ہے' پھر 'ق' ہے۔ اس کا مطلب ہے: دونوں کے درمیان نمایاں اور روشن فرق ہوگا۔

2234 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعا تعلمُوا الْبَقَرَة وَآل عمرَان فَاِنَّهُمَا الزهراوان يظلان صَاحبهمَا يَوْم الْقِيَامَة كَاَنَّهُمَا غمامتان اَوْ غيايتان اَوْ فرقان من طير صواف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — ابن بریدہ' اپنے والد گرامی کے حوالے سے مرفوع روایت نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران سیکھو! دونوں بادلوں کی مثل ہیں' جو قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں پر سایہ کریں گی' یہ دو بادل یا دو سایہ دار اشیاء' یا صف بستہ پرندوں کی دو قطاریں ہوں گی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2235 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه كتب كتابا قبل اَن يخلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض بألفي عَام أنزل مِنْهُ آيَتَيْنِ ختم بهما سُوْرَة الْبَقَرَة لَا يقرآن فِيْ دَار ثَلَاث لَيَال فيقربها شَيْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

www.waseemziyai.com

وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم اِلَّا اَن عِنْده وَلَا یقرآن فِیْ بَیت فیقربه شَیْطَان ثَلَاث لَیَال وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀—حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بلاشبہ زمین وآسمان کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھی تھی' جس میں دو آیات اتاری گئی تھیں' جن کے ساتھ سورہ بقرہ ختم کی گئی تھی' جس گھر میں ان کی تلاوت ہوگی تین دنوں تک شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں آئے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' تاہم ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: جس گھر میں یہ دو آیات پڑھی جائیں گی' تین دن تک شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں آئے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2236 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ختم سُوْرَة الْبَقَرَة بآیتین أعطانیهما من کنزه الَّذِیْ تَحت الْعَرْش فتعلموهن وعلموهن نساء کم وأبناء کم فَاِنَّهُمَا صَلَاة وَقُرْآن وَدُعَاء رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْحَافِظ مُعَاوِیَة بن صَالح لم یحْتَج بِهِ الْبُخَارِیّ اِنَّمَا احْتج بِهِ مُسْلِم وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسیله عَن جُبَیر بن نفیر

❀—حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سورت بقرہ کو دو ایسی آیات سے ختم کیا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے نیچے موجود اپنے خزانہ خاص سے عنایت فرمائی ہیں' تو تم لوگ ان کو سیکھو' تم لوگ اپنے بچوں اور بیویوں کو ان کی تعلیم دو' اس لیے کہ یہ نماز' قرآن اور دعا ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: معاویہ بن صالح نامی راوی سے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے استدلال نہیں کیا' مگر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے' جس کی وضاحت آئندہ صفحات میں آئے گی۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے جبیر بن نفیر کے حوالے سے اسے اپنی کتاب ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

2237 - وَعَن عبید بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لعَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبِرِینَا بِاَعْجَب شَیْءٍ رَاَیْته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَکَتَتْ ثُمَّ قَالَت لما کَانَ لَیْلَة من اللَّیَالِیْ قَالَ یَا عَائِشَة ذَرِینِیْ اَتَعبد اللَّیْلَة لرَبی

قلت وَاللّٰه اِنِّیْ اَحَبَّ قربك وَاَحَبَّ مَا یَسُرك

www.waseemziyai.com

قَالَت فَقَامَ فَتطهر ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي

قَالَت فَلَمْ يزل يبكي حَتّٰى بل حجره

قَالَت وَكَانَ جَالِسا فَلَمْ يزل يبكي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بل لحيته

قَالَت ثُمَّ بَكَى حَتّٰى بل الْاَرْض فجَاء بِلَال يُؤذنهُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَآهُ يبكي قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبْكي وَقد غفر اللّٰه لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا أكون عبدا شكُورًا

لقد نزلت عَلَيّ اللَّيْلَة آيَة ويل لمن قَرَاَهَا وَلَمْ يتفكر فِيْهَا اِن فِيْ خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض (الْبَقَرَة) الْاٰيَة كلهَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَغَيْرِه

❀ — عبید بن عمیر سے منقول ہے: انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا: آپ ہمیں سب سے زیادہ تعجب خیز چیز کے بارے میں بتائیں' جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق دیکھی ہو؟ راوی کا بیان ہے: اس پر حضرت سیدہ صدیقہ خاموش رہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع فراہم کرو کہ میں اپنے پروردگار کی رات بھر خوب عبادت کروں؟ میں نے عرض کیا: قسم بخدا! مجھے آپ کے ساتھ رہنا نہایت پسند ہے۔ تاہم جو چیز آپ کو پسند ہے' وہ مجھے بھی پسند ہے۔ پھر آپ فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے' آپ نے وضو کیا' پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے' نماز کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ آپ بیان کرتی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے رہے' حتیٰ کہ آنسوؤں سے آپ کی گود تر ہو گئی' آپ بیان کرتی ہیں: پھر آپ مسلسل آنسو بہاتے رہے' حتیٰ کہ زمین تر ہو گئی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیے بلانے کے لیے حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا' تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابقہ اور آئندہ ذنوب کی مغفرت کر دی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ پھر آپ نے فرمایا: گزشتہ شب مجھ پر ایک آیت نازل کی گئی ہے' اس آدمی کے لیے بربادی ہے' جو اسے پڑھے اور اس میں غور و فکر نہ کرے۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں..... مکمل آیت۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' دیگر محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2238 - وروى ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن سُفْيَان يرفعهُ قَالَ من قَرَاَ آخر آل عمرَان وَلَمْ يتفكر فِيْهَا ويله فعد بأصابعه عشرا

❀ — حضرت ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' روایت نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سورہ آل عمران کا آخری حصہ تلاوت کرتا ہے' اس میں غور و فکر نہ کرے' تو اس کے لیے ہلاکت ہے۔

راوی نے اپنی انگلی پر دس بار شمار کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے۔ (گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے دس بار شمار کیا تھا)۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة آيَة الْكُرْسِيّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

باب: آیت الکرسی کی تلاوت اوراس کی فضیلت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

2239 - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَت لَهُ سهوة فِيْهَا تمر وَكَانَت تَجِیْء الغول فتأخذ مِنْهُ

قَالَ فَشَكا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

فَقَالَ اذْهَبْ فَاِذَا رَاَيْتهَا فَقل باسم اللّٰه أجيبی رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ فَاَخذهَا فَحَلَفت اَن لَا تعود فأرسلها فجَاء اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسيرك قَالَ حَلَفت اَن لَا تعود

قَالَ كذبت وَهِی معاودة للكذب

قَالَ فَاَخذهَا مرّة اُخْرٰی فَحَلَفت اَن لَا تعود فأرسلها فجَاء اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسيرك قَالَ حَلَفت اَن لَا تعود فَقَالَ كذبت وَهِی معاودة للكذب فَاَخذهَا فَقَالَ مَا اَنا بتاركك حَتّٰی أذهب بك اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت اِنِّیْ ذاكرة لَك شَيْئًا آيَة الْكُرْسِیّ اقرأها فِیْ بَيْتك فَلَا يقربك شَيْطَان وَلَا غَيْرُهُ فجَاء اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسيرك قَالَ فَاَخْبرهُ بِمَا قَالَت

قَالَ صدقت وَهِی كذوب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتقدم حَدِيْثٍ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِيْمَا يَقُوْله اِذا اَوَى اِلٰی فرَاشه وَسَتَاْتِیْ اَحَادِيْث فِیْ فَضلهَا فِيْمَا يَقُوْله دبر الصَّلَوَات اِنْ شَاءَ اللّٰه

السهوة بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة هِیَ الطاق فِی الْحَائِط يوضع فِيْهَا الشَّیْء وَقِيْلَ هِیَ الصّفة وَقِيْلَ المخدع بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ وَقِيْلَ هُوَ شَیْءٍ شَبيه بالرف وَقِيْلَ بَيت صَغِير كالخزانة الصَّغِيرَة

قَالَ الْمملی كل وَاحِد من هٰؤُلَاءِ يُسمی السهوة وَلَفظ الحَدِيْثٍ يحْتَمل الْكل وَلٰكِن ورد فِیْ بعض طرق هٰذَا الحَدِيْثٍ مَا يرجح الْاَوَّل

والغول بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هُوَ شَيْطَان يَاْكُل النَّاس وَقِيْلَ هُوَ من يَتلون من الْجِنّ

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان کے ہاں ایک طاق موجود تھا' جس میں کھجوریں ذخیرہ کی گئی تھیں' کوئی ہوائی چیز آتی اور کھجوریں لے کر غائب ہو جاتی تھی۔ انہوں نے اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' آپ نے فرمایا: تم واپس پلٹ جاؤ۔ جب تم اسے دیکھو تو یوں کہنا: میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں' میں کہوں گا کہ تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات تسلیم کرو! راوی کا بیان ہے: پھر انہوں نے اس آنے والی چیز کو پکڑ لیا' اس نے دوبارہ نہ آنے کی قسم کھائی۔ انہوں نے اس پر اسے چھوڑ دیا' وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ نے

www.waseemziyai.com

دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: اس نے نہ آنے کی قسم کھائی ہے' آپ نے فرمایا: اس نے کذب بیانی سے کام لیا ہے' جھوٹ کے سبب وہ دوبارہ آئے گی' راوی کا بیان ہے: انہوں نے دوسری بار اسے پکڑ لیا' اس نے پھر قسم کھائی کہ وہ آئندہ ایسا نہیں کرے گی' وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ انہوں نے عرض کیا: اس نے حلف اٹھایا ہے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی' آپ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بکا ہے' جھوٹ کے سبب وہ دوبارہ آئے گی۔ راوی کا بیان ہے: انہوں نے پھر اسے پکڑ لیا' پھر کہا: اب میں تمہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا' بلکہ میں تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا' اس ہوائی چیز نے کہا: میں تمہیں ایک مفید بات بیان کرتی ہوں' اگر آپ اپنے گھر میں آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں' تو شیطان یا کوئی دوسری چیز تمہارے قریب بھی نہیں آئے گی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا بنا ہے؟ انہوں نے اس بارے میں عرض کر دیا' آپ نے فرمایا: اس نے یہ بات سچ کہی ہے' مگر ہے' وہ جھوٹا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت پہلے گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ اپنے بستر کی طرف جائے''۔

بہت جلد اس آیۃ الکرسی کی فضیلت کے بارے میں مزید احادیث مبارکہ آئیں گی' جو نماز کے بعد پڑھنے کے بارے میں منقول ہیں: اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

متن میں مذکور لفظ ''السھوۃ'' میں 'س' پر زبر ہے۔ اس سے مراد ہے: دیوار میں موجود طاق' جس میں کوئی چیز محفوظ کی جاتی ہے' اس سے مراد ہے: چبوترہ۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ہے: دو گھروں کے درمیان موجود جگہ۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ہے: ایسی چیز جو تخت کی مثل ہو' یا چھوٹے خزانہ کی مثل چھوٹا کمرہ۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان میں لفظ ''سھوۃ'' استعمال ہوا ہے۔ تاہم حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ سب معانی کا احتمال رکھتا ہے' مگر بعض طرق میں ایسے امور مذکور ہیں' جو پہلے مفہوم کا جامع ہوتا ہے۔

لفظ ''الغول'' میں 'غ' پر پیش ہے' اس کا مطلب ہے: ایسا شیطان ہے' جو لوگوں کو نگل جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا مطلب ہے: ایسا جن جو مختلف شکلیں اختیار کر لیتا ہو۔

2240 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَاهُ أخبرهُ اَنَّهُ كَانَ لَهُمْ جرين فِيْهِ تمر وَكَانَ مِمَّا يتعَاهَد فيجده ينقص فحرسه ذَات لَيْلَة فَاِذَا هُوَ بِدَابَّة كَهَيْئَةِ الْغُلَام المحتلم

قَالَ فَسلم فَرد عَلَيْهِ السَّلَام فَقُلْتُ مَا اَنْت جن أم اِنس قَالَ جن فَقُلْتُ ناولنى يدك فَاِذَا يَد كلب وَشعر كلب فَقُلْتُ هٰذَا خلق الْجِنّ فَقَالَ لقد علمت الْجِنّ اَن مَا فيهم من هُوَ اَشد منى فَقُلْتُ مَا يحملك على مَا صنعت قَالَ بَلغنِىْ اَنَّك تحب الصَّدَقَة فَاَحْبَبْت اَن اُصِيب من طَعَامك فَقُلْتُ مَا الَّذِىْ يحرزنا مِنْكُمْ قَالَ هٰذِهِ الْاٰيَة آيَة الْكُرْسِىّ

www.waseemziyai.com

قَالَ فتركته وَغدا اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأخبرهُ فَقَالَ صدق الْخَبِیث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَغَیْرِه

الجرین بِفَتْح الْجِیْم وَكسر الرَّاء هُوَ البیدر

❀—حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان کا ایک گودام تھا' جس میں کھجوریں محفوظ کی جاتی تھیں' وہ اس کے نگران تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ گودام سے کھجوریں کم ہو رہی ہیں' ایک شب وہ اس کی حفاظت کرنے لگے' ایک نوجوان لڑکے کی مثل ایک جانور آیا' اس نے سلام کہا: انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے بیان کیا: میں نے دریافت کیا کیا تم جن ہو' یا انسان ہو؟ اس نے جواب میں کہا: میں جن ہوں' میں نے دریافت کیا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ؟ اس نے اپنا ہاتھ طرف دراز کر دیا' تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کے مشابہ تھا' اس کے بال بھی کتے کی مثل تھے' میں نے کہا دریافت کیا: کیا جن اس طرح کے ہوتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جنات کو علم ہے کہ ہم سے زیادہ مضبوط کوئی چیز نہیں ہو سکتی' میں نے دریافت کیا: تم جو کر رہے ہو تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہو' میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کے اناج میں سے کچھ حاصل کروں' میں نے دریافت کیا: تم لوگوں سے ہمیں کون سی چیز محفوظ کر سکتی ہے؟ اس نے جواب میں کہا: آیۃ الکرسی' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اسے چھوڑ دیا' دوسرے دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کی خدمت میں اس بارے میں بتایا' آپ نے فرمایا: اس خبیث نے یہ بات درست کہی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں دیگر راویوں کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الجرین'' میں 'ج' پر زبر جبکہ 'ر' کے نیچے زیر ہے' اور اس سے مراد ہے: کھجوریں سکھانے کا میدان۔

2241 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذر اَتَدْرِی اَی آیَة من كتاب اللّٰه مَعَك أعظم قَالَ قُلْتُ اللّٰه وَرَسُوْله أَعْلَمُ قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذر اَی آیَة من كتاب اللّٰه مَعَك أعظم قلت اللّٰه لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیّ القیوم (الْبَقَرَة)

قَالَ فَضرب فِیْ صَدْرِی وَقَالَ لِیَهنك الْعلم اَبَا الْمُنْذر

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ شیبَة فِیْ كِتَابه بِاِسْنَادٍ مُسْلِم وَزَاد وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ اِن لهَذِهِ الْاٰیَة لِسَانا وشفتین تقدس الْملك عِنْد سَاق الْعَرْش

وَتقدم حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لكل شَیْءٍ سَنَام وَاِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة وفیهَا آیَة هِیَ سیدة آی الْقُرْآن

وَلَفظ الْحَاكِم سُوْرَة الْبَقَرَة فِیْهَا آیَة سیدة آی الْقُرْآن لَا تقْرَأ فِیْ بَیت وَفِیْه شَیْطَان اِلَّا خرج مِنْهُ آیَة الْكُرْسِیّ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ تمہارے پاس موجود کتاب اللہ میں سب سے زیادہ فضیلت والی کون سی آیت ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! کتاب اللہ جو تمہارے سامنے موجود ہے' اس میں سے کون سی آیت زیادہ فضیلت والی ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا: اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم' الخ۔ راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا دست پھیرا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! اس بات کا علم تمہیں مبارک ہو۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام احمد بن حنبل اور امام ابن شیبہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ والی سند سے روایت نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس آیت (آیۃ الکرسی) کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' جس سے عرش کے پائے کے پاس فرشتہ (اللہ تعالیٰ کی) پاکی بیان کرنے میں مصروف ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے: ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے' قرآن کریم کی بلندی سورت بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ایسی موجود ہے' جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سورہ بقرہ میں ایک آیت ایسی موجود ہے' جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے' جس گھر میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے' شیطان اگر اس میں موجود ہو تو اس گھر سے نکل جاتا ہے' اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

8 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اَوْ عَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِهَا اَوْ عَشْرٍ مِّنْ آخِرِهَا

سورۂ کہف کی تلاوت' یا اس کی ابتدائی دس آیات' یا آخری دس آیات کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2242 - عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ عشر آيات من سُوْرَةِ الْكَهْف عصم من الدَّجَّال

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَعِنْدَهُمَا عصم من فتْنَة الدَّجَّال

وَهُوَ كَذَا فِيْ بعض نسخ مُسْلِم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَاَبِيْ دَاوُد من آخر سُوْرَة الْكَهْف

وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي من قَرَاَ الْعشْر الْاَوَاخِر من سُوْرَة الْكَهْف

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفْظُهُ من قَرَاَ ثَلَاث آيَات من اَوَّل الْكَهْف عصم من فتْنَة الدَّجَّال

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی سورہ الکہف کی دس آیات یاد کرے گا' وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد اور امام مسلم رحمہما اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں اسی طرح منقول ہے: امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو آدمی سورت کہف کی پہلی تین آیات تلاوت کرے گا' وہ دجال کے فریب سے محفوظ رہے گا۔

2243 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الْكَهْف كَمَا أنزلت كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة من مقَامه اِلٰی مَكَّة

وَمن قَرَاَ عشر آيَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم يُسَلط عَلَيْهِ وَمَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك كتب فِیْ رق ثُمَّ طبع بِطَابع فَلَمْ يكسر اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّذكر اَن ابْن مهْدى وَقفه على الثَّوْرِیّ عَنْ اَبِیْ هَاشم الرومانی

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم بَاب فِیْ فضل قِرَاءَتهَا يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة فِیْ كتاب الْجُمُعَة

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ آدمی سورت کہف کی تلاوت کرے گا' جس طرح اس کا نزول ہوا ہے' تو قیامت کے دن یہ اس کے لیے اس کی جائے قیام سے لے کر مکہ تک نور ہوگی۔ جو آدمی اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو دجال نکل آنے کی صورت میں وہ اس آدمی پر غلبہ نہیں پا سکے گا۔ جو آدمی باوضو یہ الفاظ پڑھے گا: تو ہر عیب سے پاک ومنزہ ہے۔ اے اللہ! حمد تیرے لیے خاص ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

یہ الفاظ صحیفہ میں تحریر کر کے اس پر مہر لگا دی جاتی ہے' جو تا قیامت نہیں ٹوٹے گی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ انہوں نے یوں نقل کیا ہے: ابن مہدی نے اسے ثوری پر موقوف کیا ہے' اور ابو ہاشم رومانی کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

امام منذری نے کہا: اس سے پہلے جمعہ کے دن اور شب جمعہ سورت کہف کی تلاوت کرنے کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِیْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ يٰسٓ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهَا

باب: سورہ یٰسین کی تلاوت کی فضیلت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

2244 - عَن معقل بن يسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قلب الْقُرْآن يس لَا يقْرؤهَا رجل يُرِيد اللّٰه وَالدَّار الْاٰخِرَة اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ اقرؤوها على مَوْتَاكُم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے' جو

www.waseemziyai.com

آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کے گھر کو حاصل کرنے کے لیے اس کی تلاوت کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے گا' اور تم اسے اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔

2245 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن لکل شَیْءٍ قلبا وقلب الْقُرْآن یس وَمَنْ قَرَاَ یس کتب اللّٰہ بِقِرَاءَ تِھَا قِرَاءَ ۃ الْقُرْآن عشر مَرَّات

زَاد فِیْ رِوَایَۃٍ دون یس

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا دل ہوتا ہے' قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے' جو آدمی سورہ یٰسین کی تلاوت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب عطا کرتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: سورہ یٰسین کے سوا (یعنی باقی قرآن دس بار پڑھنے کا اجر دیا جاتا ہے)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

2246 - وَعَنْ جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ یس فِیْ لَیْلَۃ ابْتِغَاء وَجہ اللّٰہ غفر لَہُ

رَوَاہُ مَالك وَابْن السّنی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَیَاْتِیْ فِیْ بَاب مَا یَقُوْلہ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَار غیر مُخْتَصّ بصباح وَلَا مسَاء ذکر سُوْرَۃ الدُّخان

❀ — حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے رات کے وقت سورہ یٰسین کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

امام مالک' امام ابن سنی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رات اور دن کے وقت اس کی تلاوت کرنے کے باب میں یہ روایت آگے چل کر آئے گی' جس میں صبح وشام کا وقت مخصوص نہیں ہے' اور اس کا تذکرہ سورہ دخان کی روایات میں آئے گا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ قِرَاءَ ۃِ سُوْرَۃِ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ

باب: سورہ ملک کی تلاوت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

2247 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن سُوْرَۃ فِی الْقُرْآن ثَلَاثُوْنَ

www.waseemziyai.com

آیَة شفعت لرجل حَتّٰی غفر لَهٗ وَهِی تَبَارَك الَّذِیْ بِیَدِهِ الْملك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه

وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات پر مشتمل ہے (جو تلاوت کرنے والے) آدمی کی شفاعت کرے گی۔ حتیٰ کہ اس کی بخشش ہو جائے گی اور وہ سورت ملک ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت حسن ہے۔ یہ الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

2248 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضرب بعض اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خباء ه علی قبر وَهُوَ لَا یحْسب اَنَّهٗ قبر فَاِذَا قبر اِنْسَان یقْرَأ سُوْرَة الْملك حَتّٰی خَتمهَا فَاَتی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضربت خبائی علی قبر وَاَنا لَا اَحسب اَنَّهٗ قبر فَاِذَا قبر اِنْسَان یقْرَأ سُوْرَة الْملك حَتّٰی خَتمهَا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَة

هِیَ المنجیة تنجیه من عَذَاب الْقَبْر .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ نصب کر لیا' انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر موجود ہے' وہ ایسے آدمی کی قبر تھی جو سورہ ملک کی تلاوت کر رہا تھا' اس نے اس کی تلاوت مکمل کی' وہ صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک قبر پر خیمہ نصب کیا' مجھے علم نہیں تھا کہ یہاں قبر موجود ہے' تو اس قبر میں ایک آدمی تھا' جو سورہ ملک کی تلاوت کر رہا تھا' اس نے سورت کی تلاوت مکمل کی' آپ نے فرمایا: یہ مانع بننے والی ہے' یہ نجات دینے والی ہے' اور آدمی کو عذاب قبر سے بچانے والی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

2249 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وددت اَنَّهَا فِیْ قلب كل مُؤْمِن یَعْنِیْ تَبَارَك الَّذِیْ بِیَدِهِ الْملك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ هٰذَا اِسْنَاده عِنْد الیمانیین صَحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ ہر مومن کے دل میں ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سورت ملک ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یمانیوں کے ہاں اس کی سند صحیح ہے۔

2250 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یُؤْتی الرجل فِیْ قَبره فتؤتی رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَیْسَ

www.waseemziyai.com

لكم على مَا قبلى سَبِيل كَانَ يقْرَأ سُورَة الْملك ثُمَّ يُؤْتِىٰ من قبل صَدره اَوْ قَالَ بَطْنه فَيَقُوْلُ لَيْسَ لكم على مَا قبلى سَبِيل كَانَ يقْرَأ فِىْ سُورَة الْملك ثُمَّ يُؤْتِىٰ من قبل رَأسه فَيَقُوْلُ لَيْسَ لكم على مَا قبلى سَبِيل كَانَ يقْرَأ فِىْ سُورَة الْملك فَهِىَ الْمَانِعَة تمنع عَذَاب الْقَبْر وَهِى فِى التَّوْرَاة سُورَة الْملك من قَرَاهَا فِىْ لَيْلَة فَقَدْ اكثر وَأطيب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَهُوَ فِى النَّسَائِىّ مُخْتَصر من قَرَاَ تَبَارَك الَّذِىْ بِيَدِهِ الْملك كل لَيْلَة مَنعه الله عَزَّ وَجَلَّ بهَا من عَذَاب الْقَبْر وَكُنَّا فِىْ عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نسميها الْمَانِعَة وَاِنَّهَا فِىْ كتاب الله عَزَّ وَجَلَّ سُورَة من قَرَاَ بهَا فِىْ كل لَيْلَة فَقَدْ اكثر وأطاب

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب آدمی کو اس کی قبر میں لٹایا جاتا ہے' تو پاؤں کی طرف سے اس کے پاس (دو) فرشتے آتے ہیں' تو پاؤں کہتے ہیں: تم اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے' اس لیے یہ آدمی سورہ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا' پھر وہ اس کے سینے' یا پیٹ کی طرف سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں' تو پیٹ ان سے کہتا ہے: تم اس طرف سے نہیں بڑھ سکتے' اس لیے یہ سورہ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ پھر فرشتے اس کے سر کی طرف سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں' تو سر انہیں آگے آنے سے روک دیتا ہے' وہ کہتا ہے: یہ آدمی سورہ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مانع بننے والی ہے۔ عذاب قبر سے رکاوٹ بنتی ہے' یہ تورات میں سورہ ملک موجود تھی' جو آدمی رات کے وقت اس کی تلاوت کرتا ہے' وہ بکثرت اور عمدہ کام کرتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت مختصر طور پر نقل کی ہے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے' یا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جو آدمی روزانہ رات کے وقت سورہ ملک کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس آدمی کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں سورہ ملک کو "المانعۃ" کے نام سے یاد کرتے تھے' یہ کتاب اللہ میں موجود ایک سورت ہے' جو آدمی رات کے وقت اس کی تلاوت کرتا ہے' وہ زیادہ اور نفیس کام کرتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِىْ قِرَاءَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَمَا يَذْكُرُ مَعَهَا

باب: سورہ تکویر کی تلاوت اور اس حوالے سے جو منقول ہے ترغیبی روایت

2251 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن ينظر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة كَاَنَّهٗ رَاْى الْعين فليقرأ اِذا الشَّمْس كورت وَاِذَا السَّمَاء انفطرت وَاِذَا السَّمَاء انشقت

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَغَيْره

قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لم يصف التِّرْمِذِىّ هٰذَا الْحَدِيْث بِحسن وَلَا بغرابة

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ وہ قیامت کے دن کی طرف اس طرح دیکھے جس طرح وہ اپنے سر کی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے' تو اسے چاہیے کہ وہ سورہ تکویر' سورہ انفطار اور سورہ انشقاق کی تلاوت کرے۔

امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی صفت کی وضاحت نہیں کی کہ یہ حسن ہے' یا غریب ہے؟

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ وَمَا يَذْكُرُ مَعَهَا

باب: سورہ زلزال کی تلاوت کے حوالے سے مذکور ترغیبی روایت

2252 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا زلزلت تعدل نصف الْقُرْآن وَقل هُوَ اللّٰه اَحَد تعدل ثلث الْقُرْآن وَقل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ تعدل ربع الْقُرْآن

وَاِسْنَاده مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُورُوْنَ وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن يمَان بن الْمُغيرَة الْعَنزى حدثنَا عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ يمَان بن الْمُغيرَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ زلزال (کی تلاوت) نصف قرآن کے برابر ہے' سورہ اخلاص (کی تلاوت) تہائی قرآن کے مساوی ہے' اور سورہ کافرون (کی تلاوت) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

اس روایت کی سند متصل ہے' جبکہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یمان بن مغیرہ عنزی اور عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف یمان بن مغیرہ کے حوالے سے منقول کے طور پر جانتے ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2253 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لرجل من اَصْحَابه هَلْ تزوجت يَا فلَان قَالَ لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِى مَا اَتزوّج بِهِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَك قل هُوَ اللّٰه اَحَد قَالَ بلَى قَالَ ثلث الْقُرْآن

قَالَ اَلَيْسَ مَعَك اِذا جَاءَ نصر اللّٰه وَالْفَتْح قَالَ بلَى

www.waseemziyai.com

قَالَ ربع الْقُرْآن

قَالَ اَلَيْسَ مَعَك قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بلَى

قَالَ ربع الْقُرْآن

قَالَ اَلَيْسَ مَعَك اِذا زلزلت الْاَرْض قَالَ بلَى

قَالَ ربع الْقُرْآن تزوج تزوج

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن سَلمَة بن وردان عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ انْتهى

وَقد تكلم فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ مُسْلِم فِيْ كتاب التَّمْيِيز وَسَلَمَة يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے سوال کیا: اے فلاں! کیا تم نے نکاح کرلیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں' یارسول اللہ! قسم بخدا! میرے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے' جس کے عوض میں نکاح کروں' آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سورت اخلاص یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں! آپ نے فرمایا: (اس کی تلاوت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورت نصر یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: (اس کی تلاوت) ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ آپ نے پھر دریافت کیا: کیا تمہیں سورت کافرون یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: (اس کی تلاوت) ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورت زلزال یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: (اس کی تلاوت) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ تم نکاح کرو! تم نکاح کرو!

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سلمہ بن وردان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ ان کی گفتگو ختم پذیر ہوئی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کے حوالے سے ''کتاب التمیز'' کے حوالے سے بحث کی ہے' اور سلمہ بن وردان کے حوالے سے بحث آگے آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَةِ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ

باب: سورہ تکاثر کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایت

2254 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ اَلْفَ آيَةٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ اَلْهَاكُمُ التكاثر

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن عقبَة بن مُحَمَّد عَن نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِجَال اِسْنَاده ثِقَات اِلَّا اَن عقبَة لَا أعرفهُ

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی طاقت رکھتا ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ صحابہ کبار نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ سورت تکاثر کی تلاوت کرلیا کرے؟

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عقبہ بن محمد اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ تاہم عقبہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اور مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہوسکا۔

2255 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبلت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسمع رَجُلًا يقْرَأ قل هُوَ اللّٰه اَحَد اللّٰه الصَّمد لم يلد وَلَمْ يُوْلد وَلَمْ يكن لَهُ كفوا اَحَد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت فَسَالته مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الْجَنَّة فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة فَاَرَدْت اَن أذهب اِلَى الرجل فأبشره ثُمَّ فرقت اَن يفوتنى الْغَدَاءَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذهبت اِلَى الرجل فَوَجَدته قد ذهب

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَيْسَ عِنْده قَول اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَاَرَدْت اِلٰى آخِره وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

فرقت بِكَسْرِ الرَّاء اَی خفت

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا چیز واجب ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت واجب ہوئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے چاہا کہ میں اس آدمی کے پاس جاکر اسے (جنت کی) خوشخبری سناؤں' مگر مجھے اندیشہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ناشتہ سے محروم رہ جاؤں گا' بعد میں پھر میں اس آدمی کے پاس گیا' تو وہ اپنی جگہ سے جاچکا تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔ میں نے اس بات کا ارادہ کیا' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''فرقت'' میں 'ر' پر زبر اور اس کے نیچے زیر دونوں طریق سے پڑھا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے: مجھے اندیشہ لاحق ہوا۔

التَّرْغِيْبُ فِیْ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰه اَحَدٌ

باب: سورہ اخلاص کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات

2256 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احشدوا فَاِنِّیْ سأقرأ عَلَيْكُمْ ثلث الْقُرْآن فحشد من حشد ثُمَّ خرج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد ثُمَّ دخل

فَقَالَ بَعْضنَا لبَعض اِنَّا نرى هٰذَا خَبرا جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذٰلِكَ الَّذِیْ أدخلهُ ثُمَّ خرج نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قلت لكم سأقرأ عَلَيْكُمْ ثلث الْقُرْآن اَلا اِنَّهَا تعدل ثلث الْقُرْآن

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جمع ہو جاؤ! میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن کریم کی تلاوت کروں گا' لوگ جمع ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' سورت اخلاص کی تلاوت کی' پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے' ایک آدمی نے دوسرے سے کہا: ہمارا یہ گمان ہے کہ شاید آسمان سے خبر آئی ہو' تو آپ گھر میں واپس تشریف لے گئے ہیں' پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: میں نے آپ لوگوں کو تہائی قرآن تلاوت کرنے کے لیے کہا تھا' خبردار! یہ (سورت اخلاص کی تلاوت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2257 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ ثلث الْقُرْآن

قَالُوْا وَکَیف یقْرَأ ثلث الْقُرْآن قَالَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد تعدل ثلث الْقُرْآن

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جزأ الْقُرْآن بِثَلَاثَة اَجزَاء فَجعل قل هُوَ اللّٰه اَحَد جُزْء ا من اَجزَاء الْقُرْآن .رَوَاهُ مُسْلِم

❀—حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ رات کے ایک حصہ میں تہائی قرآن کی تلاوت کر لیا کرے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کوئی آدمی تہائی قرآن کی تلاوت کس طرح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک روایت میں مذکور ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ سورت اخلاص ان تین حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2258 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ ثلث الْقُرْآن من قَرَاَ اللّٰه الْوَاحِد الصَّمد فَقَدْ قَرَاَ ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀—حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ رات کے وقت تہائی قرآن کی تلاوت کرے؟ جو آدمی سورت اخلاص کی تلاوت کرتا ہے' وہ تہائی قرآن کی تلاوت کرنے والا شمار کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

2259 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا سمع رَجُلًا یقْرَأ قل هُوَ اللّٰه اَحَد یُرَدِّدهَا فَلَمَّا

www.waseemziyai.com

أصبح جَاءَ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ وَكَانَ الرجل يتقالها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ اِنَّهَا لتعدل ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِىّ

قَالَ الْحَافِظِ وَالرجل القارىء هُوَ قَتَادَة بن النُّعْمَان اَخُو اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ من أمه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو بار بار سورت اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا: دوسرے دن وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اس بارے میں آپ کی خدمت میں عرض کیا' وہ آدمی اس سورت کو چھوٹی گمان کر رہا تھا آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ (سورت اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ تلاوت کرنے والے مشہور صحابی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے۔

2260 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لرجل من اَصْحَابه هَلْ تزوجت قَالَ لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْل اللّٰهِ

وَمَا عِنْدِى مَا اَتزوّج بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَك قل هُوَ اللّٰه اَحَد قَالَ بلَى

قَالَ ثلث الْقُرْآن .رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک سے دریافت کیا: کیا تم نے نکاح کرلیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' قسم بخدا! میرے ہاں ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جس کے سبب میں نکاح کرسکوں' آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سورت اخلاص یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2261 - وَرُوِىَ عَن معَاذ بن أنس الْجُهَنِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد حَتّٰى يختمها عشر مَرَّات بنى اللّٰه لَهٗ قصرا فِى الْجَنَّة فَقَالَ عمر بن الْخطاب اِذا نَسْتَكْثِر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰه اكثر وَأطيب

رَوَاهُ اَحْمد

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی دس بار سورت اخلاص کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تیار کردیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس طرح

www.waseemziyai.com

تو ہم بہت زیادہ استفادہ کرلیں گے' آپ نے فرمایا: ذات باری تعالیٰ کثیر ہے' اور وہ زیادہ پاکیزہ بھی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2262 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث رَجُلًا على سَرِيَّةٍ وَكَانَ يقْرَأ لاصحابه فِيْ صَلَاتهم فيختم ب قل هُوَ اللّٰه اَحَد فَلَمَّا رجعُوْا ذكرُوا ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سلوه لاى شَيْءٍ يصنع ذٰلِكَ فَسَاَلُوهُ فَقَالَ لانها صفة الرَّحْمٰن وَاَنا اَحَبَّ اَن اَقرَأ بهَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبرُوهُ اَن اللّٰه يُحِبهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک مہم کے حوالے سے امیر تعینات کر کے روانہ کیا' وہ اپنے رفقاء کو نمازیں پڑھاتے' قرأت کے آخر میں (ہر رکعت میں) سورت اخلاص ضرور پڑھتے' جب لوگوں کی مہم سے واپسی ہوئی' تو انہوں نے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا' اس پر آپ نے فرمایا: آپ لوگ ان سے اس بارے میں دریافت کریں کہ وہ اس طرح کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے اپنے امام سے اس بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے جواب میں کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی صفت توحید بیان ہوئی ہے' اس لیے اس کی تلاوت کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ اسے بتادیں کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔

2263 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ اَيْضًا وَالتِّرْمِذِيّ عَنْ اَنَسٍ أطول مِنْهُ وَقَالَ فِيْ آخِره فَلَمَّا اَتَاهُم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبرُوهُ الْخَبر فَقَالَ يَا فلَان مَا يمنعك اَن تفعل مَا يَاْمُرك بِهِ اَصْحَابك وَمَا يحملك على لُزُوْم هٰذِهِ السُّورَة فِيْ كل رَكْعَة فَقَالَ اِنِّيْ أحبها فَقَالَ حبك اِيَّاهَا أدْخلك الْجنَّة

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ بَاب مَا يَقُوْله دبر الصَّلَوَات وَغَيْرِهِ اَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب وَتقدم اَيْضًا اَحَادِيْث تَتَضَمَّن فَضلهَا فِيْ اَبْوَاب مُتَفَرِّقَة

❀ — امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قدرے طوالت سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے انہوں نے اس بارے میں آپ کی خدمت میں عرض کیا' تو آپ نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہیں کس چیز نے اس بات سے روکا جس بارے میں تمہارے ساتھی تمہیں کہہ رہے تھے کہ تم باقاعدگی سے نماز کی ہر رکعت میں سورت اخلاص کی قرأت کرتے رہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: تمہاری یہ محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس حوالے سے کثیر روایات منقول ہیں' نماز کے بعد انہیں پڑھنا چاہیے۔ مزید روایات بھی

www.waseemziyai.com

اس باب سے تعلق رکھتی ہیں۔اس سے پہلے متفرق ابواب میں گزر چکی ہیں' جن میں سورت اخلاص کی اہمیت وفضیلت کا مضمون بیان ہوا ہے۔

2264 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ألم تَرَ آيَات أنزلت اللَّيْلَة لم ير مِثْلهنَّ قل أعوذ بِرَبّ الفلق وَقل أعوذ بِرَبّ النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظُهُ قَالَ كنت اَقُود برَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السّفر فَقَالَ يَا عقبَة اَلا أعلمك خير سورتين قرئتا فعلمنى قل أعوذ بِرَبّ الفلق وَقل أعوذ بِرَبّ النَّاس

فَذكر الحَدِيْث

❀—حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے وہ آیات ملاحظہ کی ہیں' جو گزشتہ شب مجھ پر نازل ہوئی ہیں' ان جیسی دوسری آیات نہیں ہیں' وہ سورت فلق اور سورت ناس ہیں۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: دوران سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور کو لے کر رواں تھا' آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں سب سے افضل دو سورتیں نہ سکھاؤں؟ جن کی تلاوت کی جاتی ہے؟ آپ نے مجھے سورت فلق اور سورت ناس کی تعلیم دی..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ

باب: معوذتین کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات

2265 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِير مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجحْفَة والأبواء اِذْ غشيتنا ريح وظلمة شَدِيْدَة فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتعَوَّذ بأعوذ بِرَبّ الفلق وَاَعُوْذ بِرَبّ النَّاس وَيَقُوْلُ يَا عقبَة تعوذ بهما فَمَا تعوذ متعوذ بمثلهما

قَالَ وسمعته يؤمنا بهما فِي الصَّلَاة

❀—حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں' میں ''جحفہ'' اور ''ابوا'' کے درمیان عازم سفر تھا' اس دوران ہوا چل پڑی اور شدید تاریکی چھا گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورت فلق'' اور ''سورت ناس'' کی تلاوت شروع کر دی' پھر آپ نے فرمایا: اے عقبہ! تم ان کے ذریعے پناہ طلب کرو! اس لیے کسی بھی پناہ طلب کرنے والے نے ان آیات جیسی پناہ نہیں طلب کی ہوگی۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے نماز کے موقع پر نماز کے دوران بھی ان سورتوں کی قرأت فرمائی۔

www.waseemziyai.com

2266 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أقرئنی آیا من سُوْرَة هود و آیا من سُوْرَة یُوسُف فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عقبَة بن عَامر اِنَّك لن تقْرَأ سُوْرَة اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ وَلَا أبلغ عِنْده من اَن تقْرَأ قل أعوذ بِرَبّ الفلق

فَاِن اسْتَطَعْت اَن لَا تفوتك فِی الصَّلَاة فافعل

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ هَذِه

وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَیْسَ عِنْدهمَا ذكر قل أعوذ بِرَبّ النَّاس

❀—حضرت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے۔ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: (حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے سورت ہود اور سورت یوسف کی کچھ آیات سکھا دیں؟ آپ نے فرمایا: اے عقبہ! تم نے سورت فلق سے بڑھ کر کوئی سورت نہیں سیکھی ہوگی' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ پسندیدہ' یا پہنچنے والی ہو' اگر ممکن ہو' تو ہر نماز میں تم اس کی قرأت کرو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے' شیخین نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے ''سورت ناس'' کا ذکر نہیں کیا۔

2267 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأ یَا جَابر فَقُلْتُ وَمَا اَقْرَأ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی قَالَ قل أعوذ بِرَبّ الفلق وَقل أعوذ بِرَبّ النَّاس فقرأتهما فَقَالَ اقْرَأ بهما وَلَنْ تقْرَأ بمثلهما

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَسَیَاْتِیْ ذكرهمَا فِیْ غیر هٰذَا الْبَاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تم تلاوت کیا کرو' میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر نثار ہوں' میں کیا تلاوت کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم سورت فلق اور سورت ناس کی تلاوت کیا کرو' میں نے دونوں سورتوں کی تلاوت کی' تو آپ نے فرمایا: تم ان دونوں سورتوں کی تلاوت کا التزام کرو' اس لیے کہ ان کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ان دونوں سورتوں کے بارے میں آگے چل کر بھی آئے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الذِّکرِ وَالدُّعَاءِ
ذکر اور دعا کے احکام ومسائل

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاِکْثَارِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ سِرًّا وَّجَھْرًا وَالْمُدَاوَمَۃِ عَلَیْہِ وَمَا جَاءَ فِیْمَنْ لَّمْ یَکْثُرْ ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی

باب: اللہ تعالیٰ کا پوشیدہ اور اعلانیہ بکثرت ذکر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز باقاعدہ ذکر کرنے اور جو آدمی بکثرت نہ کرے' کے حوالے سے منقول روایات

2268 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہ اَنَا عِنْد ظن عَبْدِی بِی وَاَنَا مَعَہ اِذا ذَکرنِیْ فَاِن ذَکرنِیْ فِیْ نَفسہ ذکرتہ فِیْ نَفسِی وَاِن ذَکرنِیْ فِیْ ملاِ ذکرتہ فِیْ ملاِ خیر مِنْھُم وَاِن تقرب اِلَیّ شبرًا تقربت اِلَیْہِ ذِرَاعا وَاِن تقرب اِلَیّ ذِرَاعا تقربت اِلَیْہِ باعا وَاِن اَتَانِیْ یمشی اَتَیْتہ ھرولۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

وَرَوَاہُ اَحْمد بِنَحْوِہٖ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَزَاد فِیْ آخِرہ قَالَ قَتَادَۃ وَاللّٰہ أسْرع بالمغفرۃ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ ہوتا ہوں' جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں' اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے' تو میں بھی اسے پوشیدہ طور پر یاد کرتا ہوں' اگر وہ لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں ان سے بہتر لوگوں میں اسے یاد کرتا ہوں' اگر وہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے' تو میں ایک بازو اس کی طرف بڑھتا ہوں' اگر وہ ایک بازو میری طرف بڑھتا ہے' تو میں دو بازو اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے' تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل صحیح سند سے نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ بہت جلدی مغفرت کر دیتا ہے۔

2269 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہ جلّ ذکرہ لَا یذکرنِیْ عبد فِیْ نَفسہ اِلَّا ذکرتہ فِیْ ملاِ من ملائکتی وَلَا یذکرونی فِیْ ملاِ اِلَّا ذکرتہ فِی الملا

www.waseemziyai.com

الْاَعْلَى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جب بندہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں اسے اپنے فرشتوں میں یاد کرتا ہوں' جب وہ مجھے لوگوں میں یاد کرتا ہے' تو میں اسے ملاء اعلیٰ میں یاد کرتا ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2270 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَاابْن آدم اِذا ذَكرتنى خَالِيا ذكرتك خَالِيا وَاِذَا ذَكرتنى فِيْ ملإ ذكرتك فِيْ ملإ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِيْنَ تذكرنى فيهم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اگر تو مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے' تو میں بھی تجھے تنہائی میں یاد کرتا ہوں' جب تو لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں تجھے ان سے بہتر لوگوں میں یاد کرتا ہوں جن میں' تو مجھے یاد کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

2271 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَنا مَعَ عَبدِى اِذا هُوَ ذَكرنِىْ وتحركت بِى شفتاه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں' جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' اور اس کے ہونٹ میرے لیے حرکت کرتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

2272 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن شرائع الْاِسْلَام قد كثرت فَاَخْبرنِىْ بِشَيْءٍ أتشبث بِهٖ قَالَ لَا يزَال لسَانك رطبا من ذكر الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

أتشبث بِهٖ اَى أتعلق

❀—حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلامی احکام کثیر ہیں' آپ

www.waseemziyai.com

مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم فرمائیں کہ میں اس پر عمل پیرا ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہا کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اتشبث بہ'' کا مطلب ہے: میں اس سے اپنا تعلق قائم رکھوں۔

2273 - وَعَن مَالك بن يخامر اَن معَاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ اِن آخر كَلَام فَارَقت عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن قلت اَى الْاَعْمَال اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَن تَمُوْت وَلِسَانك رطب من ذكر الله رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَخْبرنِى بِاَفْضَل الْاَعْمَال وأقربها اِلَى الله وَابْن حبَان فِى صَحِيحه

❀ — حضرت مالک بن یخامر سے منقول ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: جب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا' تو آخری بات یہ تھی کہ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم اس حالت میں دنیا سے رخت سفر باندھو کہ تمہاری زبان ذکر خداوندی میں مصروف ہو۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کی ہے۔ ان کی احادیث کے یہ الفاظ ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب عمل کی تعلیم ارشاد فرمائیں' جو مجھے اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2274 - وَعَنْ اَبِىْ الْمخَارِق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَيْلَة أسرِى بِى بِرَجُل مغيب فِى نور الْعَرْش

قلت من هٰذَا اَهَذا ملك قِيْلَ لَا قلت نَبِى قِيْلَ لَا

قلت من هُوَ قَالَ هٰذَا رجل كَانَ فِى الدُّنْيَا لِسَانه رطب من ذكر اللّٰه وَقَلبه مُعَلّق بالمساجد وَلَمْ يستسب لوَالِديهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا هٰكَذَا مُرْسلا

❀ — حضرت ابوالمخارق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں میرا گزر ایسے آدمی کے پاس سے ہوا' جو عرش کے نور میں گم تھا' میں نے سوال کیا: یہ کون ہے' کیا یہ کوئی فرشتہ ہے؟ جواب میں کہا گیا: نہیں' میں نے دریافت کیا: پھر یہ کون آدمی ہے؟ جواب میں بتایا گیا: یہ ایسا آدمی ہے دنیا میں جس کی زبان ذکر خداوندی سے تر رہتی تھی' اس کا دل

www.waseemziyai.com

مسجد سے وابستہ رہتا تھا اور یہ اپنے والدین کی بدنامی کا سبب نہیں بنتا تھا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرسل'' نقل کی ہے۔

2275 - وَعَن سَالم بن اَبِی الْجَعْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ لابی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِن رَجُلًا أعتق مائَة نسمَة قَالَ اِن مائَة نسمَة من مَال رجل لكثير وَأفضل من ذٰلِكَ اِیْمَان ملزوم بِاللَّیْلِ وَالنَّهَار وَاَن لَا یزَال لِسَان اَحَدُکُمْ رطبا من ذكر الله

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: ایک آدمی سولوگوں کو آزادی فراہم کرتا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: سو آدمی تو اس آدمی کے مال سے بھی زیادہ ہیں' مگر اس سے زیادہ فضیلت ایمان کی ہے' جو دن رات ساتھ رہتا ہے' اور تمہاری زبان ہمہ وقت ذکر الٰہی میں تر رہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حسن سند سے نقل کی ہے۔

2276 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئكم بِخَير اَعْمَالُکُمْ وأزكاها عِنْد مليككم وأرفعها فِی درجاتكم وَخير من اِنْفَاق الذَّهَب وَالْوَرق وَخير لكم من اَن تلقوا عَدوكُمْ فتضربوا اَعْنَاقهم ويضربوا اَعْنَاقكُمْ قَالُوْا بلَى

قَالَ ذكر اللّٰه

قَالَ معَاذ بن جبل مَا شَیْءٍ أنجى من عَذَاب اللّٰه من ذكر اللّٰه

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاہُ اَحْمد اَیْضًا من حَدِیْثٍ معَاذ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اِلَّا اَن فِیْہِ انْقِطَاعًا

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے محبوب عمل کے بارے میں نہ بتاؤں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ پسندیدہ ہو' تمہارے درجات کی ترقی کا سبب ہو' سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو' تمہارے اس عمل سے افضل ہو کہ تم اپنے دشمن پر حملہ آور ہو' پھر اس کی گردن اڑادو یا وہ تمہاری گردن اڑادیں؟ لوگوں نے عرض کیا' ہاں: آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: عذاب خداوندی سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کوئی چیز زیادہ محفوظ رکھنے والی نہیں ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ابودنیا' امام ابن ماجہ' امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بطور عمدہ سند نقل کی ہے۔ البتہ اس کی سند میں انقطاع موجود ہے۔

www.waseemziyai.com

2277 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِن لکل شَیْءٍ صقالة وَاِن صقالة الْقُلُوْب ذکر اللّٰه وَمَا من شَیْءٍ أنجی من عَذَاب اللّٰه من ذکر الله

قَالُوْا وَلَا الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه قَالَ وَلَوْ اَن یضْرب بِسَیْفِهٖ حَتّٰی یَنْقَطِع

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ من رِوَایَةِ سعید بن سِنَان وَاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کو چمکدار بنانے کا ایک طریقہ ہے' دلوں کو چمکانے کا طریقہ ذکر خدا میں مصروف ہونا ہے' ذکر خداوند سے بہتر عذاب خداوند سے بچانے والی کوئی چیز نہیں ہے' لوگوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: خواہ کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شجاعت کے جوہر دکھائے کہ اپنی تلوار کے ٹکڑے کر دے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سعید بن سنان سے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

2278 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَی الْعباذ أفضل دَرَجَة عِنْد اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة قَالَ الذاکرُوْنَ اللّٰه کثیرا

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِی فِیْ سَبِیْل اللّٰه قَالَ لَو ضرب بِسَیْفِهٖ فِی الْکفَّار وَالْمُشْرِکین حَتّٰی ینکسر ویختصب دَمًا لَکَانَ الذاکرُوْنَ اللّٰه کثیرا أفضل مِنْهُ دَرَجَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُخْتَصرا

قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی النَّاس أعظم دَرَجَة قَالَ الذاکرُوْنَ اللّٰه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ فضیلت والے کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے لوگ' راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شامل ہونے والے سے بھی زیادہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے موقع پر دشمن اور مشرکین پر اتنے حملے کرے کہ وہ اپنی تلوار کو توڑ ڈالے' وہ خون میں لت پت ہو جائے' پھر بھی بکثرت ذکر خداوند کرنے والے لوگ اس سے زیادہ فضیلت رکھنے والے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور اختصار نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے کہا: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! زیادہ درجہ والے کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگ۔

2279 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من عجز مِنْکُمْ عَن اللَّیْل اَن یکابده وبخل بِالْمَالِ اَن یُنْفِقهُ وَجبن عَن الْعَدو اَن یجاهده فلیکثر ذکر الله

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَفِیْ سَنَده اَبُوْ یحیی القَتَّات وبقیته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من طَرِیْقه اَیْضا

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی رات کو بیداری (ذکرالٰہی کرتے ہوئے) میں گزارے جبکہ وہ بخل کے سبب مال خرچ نہ کرتا ہو' بزدلی کی وجہ سے دشمن پر حملہ آور نہ ہوتا ہو' تو اسے چاہیے کہ بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ ان کی سند میں ابو یحییٰ قتات نامی راوی موجود ہے۔ اس کے باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ' اسی سند سے اسے نقل کیا ہے۔

2280 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِیّ عملا أنجی لَهُ من الْعَذَاب من ذکر اللّٰه تَعَالٰی

قیل وَلَا الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه اِلَّا اَن یضْرب بِسَیْفِهِ حَتّٰی یَنْقَطِع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط ورجالهما رجال الصَّحِیْح

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں ہوسکتا' عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں ہوسکتا؟ آپ نے فرمایا: ہاں' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں ہوسکتا' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو حملہ آور ہو کر اپنی تلوار توڑ ڈالے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور ان دونوں روایات کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2281 - وَعَنِ الْحَارِث الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه أوحی اِلٰی یحیی بن زَکَرِیَّا بِخمْس کَلِمَات اَن یعْمل بِهن وَیَأْمُر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بِهن فَکَانَّهُ اَبْطَاَ بِهن فَاَتَاهُ عِیسَی فَقَالَ اِن اللّٰه اَمرك بِخمْس کَلِمَات اَن تعْمل بِهن وتأمر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بِهن فَاِمَّا اَن تخبرهم وَاِمَّا اَن أخْبِرُهُم فَقَالَ یَا أخی لَا تفعل فَاِنِّیْ اَخَاف اِن سبقتنی بِهن اَن یخسف بِی اَوْ أعذب

قَالَ فَجمع بنی اِسْرَائِیل بِبَیْت الْمُقَدّس حَتّٰی امْتَلَاَ الْمَسْجِد وقعدوا علی الشرفات ثُمَّ خطبهم فَقَالَ اِن اللّٰه أوحی اِلَیّ بِخمْس کَلِمَات اَن أعمل بِهن وآمر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بِهن اَوَّلاهُنَّ لَا تُشْرِکُوا بِاللّٰهِ شَیْئًا فَاِن مثل من أشرك بِاللّٰهِ کَمثل رجل اشْتری عبدا من خَالص مَاله بِذَهَب اَوْ ورق ثُمَّ أسْکنهُ دَارا

فَقَالَ اعْمَلْ وارفع اِلَیّ فَجعل یعْمل وَیرْفَع اِلٰی غیر سَیّده فَاَیکُمْ یرضی اَن یکون عَبده کَذٰلِكَ فَاِنَّ اللّٰه خَلقکُمْ ورزقکم فَلَا تُشْرِکُوا بِهٖ شَیْئًا وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلَاة فَلَا تلتفتوا فَاِن اللّٰه یقبل بِوَجْهِهٖ اِلٰی وَجه عَبده

www.waseemziyai.com

مَا لم يلْتَفت وأمركم بالصيام وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل فِيْ عِصَابَة مَعَه صرة مسك كلهم يحب اَن يجد رِيْحهَا وَاِن الصّيام أطيب عِنْدَ اللّٰه من ريح الْمسك

وأمركم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَأوثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقربوه ليضربوا عُنُقه فَجعل يَقُوْلُ هَلْ لكم اَن أفدى نَفسِي مِنْكُمْ وَجعل يُعْطى الْقَلِيل وَالْكثير حَتّٰى فدى نَفسه

وأمركم بِذكر اللّٰه كثيرا وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل طلبه الْعَدو سرَاعًا فِيْ اَثَره حَتّٰى اَتَى حصنا حصينا فأحرز نَفسه فِيْهِ وَكَذٰلِكَ العَبْد لَا ينجو من الشَّيْطَان اِلَّا بِذكر الله

الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِبَعْضِه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام پر پانچ الفاظ پر مشتمل وحی نازل کی' کہ آپ خود اس پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم کریں' انہیں اس کی تبلیغ کرنے میں قدرے تاخیر ہوئی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ہاں پہنچے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر پانچ الفاظ پر مشتمل وحی نازل فرمائی ہے' تاکہ آپ خود اس پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیں ورنہ میں انہیں یہ پیغام پہنچا دیتا ہوں؟ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا: اے میرے برادر! تم ایسا مت کرو' اس لیے مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر آپ مجھ سے پہلے یہ کام انجام دیں گے' تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا' یا مجھ پر عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا' لوگوں سے مسجد بھر گئی' آپ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ الفاظ پر مشتمل وحی نازل کی ہے' اس لیے کہ میں خود اس پر عمل کروں اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دوں تاکہ وہ اس پر عمل پیرا ہوں' ان میں سے پہلی چیز یہ ہے کہ تم لوگ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ' اس لیے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے' اس کی مثال اس آدمی کی ہے' جو اپنے خالص مال سے سونا یا چاندی کے بدلے کوئی غلام خریدتا ہے' پھر اسے قیام کے لیے جگہ فراہم کرتا ہے' وہ کہتا ہے: تم لوگ عمل کرو' اس عمل کو میرے سامنے پیش کرو' وہ آدمی عمل کا آغاز کرتا ہے' پھر اسے اپنے مالک کی بجائے کسی دوسرے کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیتا ہے' کیا تم میں سے کوئی اس کی بات پر راضی ہوگا' جبکہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا' اسی نے تمہیں رزق عطا کیا ہے۔ تم کسی کو اس کا شریک مت بناؤ' جب تم نماز ادا کرو' تو دائیں بائیں مت دیکھو' اس لیے اللہ تعالیٰ چہرے کے مقابل ہوتا ہے۔ جب تک نمازی دائیں بائیں نہ دیکھے اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے' جو کچھ لوگوں میں موجود ہو' اس کے پاس مشک کی تھیلی موجود ہو' ہر آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اس خوشبو کو حاصل کرے۔ روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال اس آدمی کی مثل ہے' جسے دشمن قیدی بنا لیتا ہے' لوگ اس کے ہاتھ گردن

www.waseemziyai.com

پر باندھ دیتے ہیں' اس کی گردن اڑانے کا وقت قریب آتا ہے' وہ آدمی یوں کہتا ہے: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنی جان کا فدیہ پیش کردوں؟ پھر وہ حسب قدرت فدیہ ادا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا ذکر بکثرت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کی مثال اس آدمی کی ہے' جو دشمن کا تیزی سے تعاقب کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ آدمی ایک قلعہ کے اندر داخل ہو جاتا ہے' اور اپنے آپ کو اس میں محفوظ کر لیتا ہے' تو اس طرح وہ محض ذکر الٰہی کے سبب شیطان سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک حصہ نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2282 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لما نزلت وَالَّذِیْنَ یکنزون الذَّھَب وَالْفِضَّۃ (التَّوْبَۃ) قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بعض اَسْفَارہ فَقَالَ بعض اَصْحَابہ أنزلت فِی الذَّھَب وَالْفِضَّۃ لَو علمنَا اَی الْمَال خیر فَنَتَّخِذہُ

فَقَالَ أفضلہ لِسَان ذَاکر وقلب شَاکر وَزَوْجَۃ مُؤْمِنَۃ تعینہ علی اِیْمَانہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب اس آیت کا نزول ہوا: وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے: ایک سفر میں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے' بعض صحابہ کرام نے آپ سے عرض کیا: سونے اور چاندی کے حوالے سے حکم نازل ہو چکا ہے' اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا کہ کون سا سامان بہتر ہے' تو ہم اسے جمع کر لیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بہتر یہ ہے: ذکر کرنے والی زبان ہو' شکر کرنے والا دل اور ایسی مومن بیوی ہو' جو آدمی کے ایمان کے حوالے سے اس کی معاونت کرنے والی ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

2283 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من أعطیھن فَقَدْ أعطی خیری الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ قلبا شاکرا وَلِسَانًا ذَاکِرًا وبدنا علی الْبَلَاء صَابِرًا وَزَوْجَۃ لَا تبغیہ حوبا فِیْ نَفسھَا وَمَالہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: چار امور ایسے ہیں' جو کسی آدمی کو فراہم کیے جائیں' تو گویا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی فراہم کی گئی: شکر بجالانے والا دل' ذکر میں مصروف رہنے والی زبان'

www.waseemziyai.com

ابتلاء پرصبر کرنے والا جسم اور ایسی رفیقہ حیات جو اپنی ذات اور اپنے شوہر کے مال کے بارے میں برا ارادہ نہ رکھتی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2284 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لیذکرن اللّٰہ اَقوام فِی الدُّنْیَا علی الْفرش الممهدة یدخلهم الدَّرَجَات العلی

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بعض لوگ دنیا میں اپنے بچھونوں پر ذکر خداوند تعالیٰ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بلندیٔ درجات پر فائز کرے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں درج کی اور ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2285 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ یذکر ربه وَالَّذِیْ لَا یذکر اللّٰہ مثل الْحَیّ وَالْمَیِّت

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ اِلَّا اَنَّہُ قَالَ مثل الْبَیْت الَّذِیْ یذکر اللّٰہ فِیْہِ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہتا ہے اور ایک آدمی اس سعادت سے محروم رہتا ہے دونوں کی مثال زندہ اور مردہ آدمی کی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایسا گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اس کی مثال ہے۔

2286 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْثِرُوا ذکر اللّٰہ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُون

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں: یہ مجنون ہے۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2287 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذْکروا اللّٰہ ذکرا یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مراؤون

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاہُ الْبَیْهَقِیّ عَنْ اَبِیْ الجوزاء مُرْسلا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر اس

www.waseemziyai.com

قدر بکثرت کرو کہ منافق لوگ یوں کہیں: تم لوگ ریا کاری سے کام لیتے ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور انہوں نے ابو جوزاء سے بطور ''مرسل'' نقل کیا ہے۔

2288 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسير فِیْ طَرِيْق مَكَّة فَمر على جبل يُقَال لَهُ جمدان فَقَالَ سِيرُوا هٰذَا جمدان سبق المفردون

قَالُوْا وَمَا المفردون يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذاكرُوْنَ اللّٰه كثيرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا المفردون قَالَ المستهترُوْنَ بِذكر اللّٰه يضع الذّكر عَنْهُم أثقالهم فَيَأْتُونَ اللّٰهِ يَوْم الْقِيَامَة خفافا

المفردون بِفَتْح الْفَاء وَكسر الرَّاء

والمستهترُوْنَ بِفَتْح التَّاءَيْنِ المثناتين فَوق هم المولعون بِالذكر المداومون عَلَيْهِ

لَا يبالون مَا قِيْلَ فيهم وَلَا مَا فعل بهم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ کا سفر کر رہے تھے اس دوران آپ ''جمدان'' نامی پہاڑ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ جاری رکھو یہ ''جمدان'' (پہاڑ) ہے ''مفردون'' نے سبقت حاصل کر لی ہے لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ''مفردون'' سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے لوگ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: (لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ!) مفردون سے مراد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس سے مراد باقاعدگی سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگ ہیں ذکر ان کے بوجھ کو ختم کر دیتا ہے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہلکے پھلکے ہو کر پیش ہوں گے (گویا ان کے گناہ ختم ہو چکے ہوں گے)

متن میں مذکور لفظ ''مفردون'' میں 'ف' پر زبر جبکہ 'ر' کے نیچے زیر ہے۔ لفظ ''المستھترون'' کا مطلب ہے: ذکر کا ذوق وشوق رکھنے والے لوگ اسے باقاعدگی سے بجالانے والے اور اس بات کی پرواہ نہ کرنے والے کہ انہیں کیا کہا جا رہا ہے اور نہ ہی اس چیز کا اندیشہ رکھتے ہوں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

2289 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَان وَاضع خطمه على قلب ابْن آدم فَإِن ذكر اللّٰه خنس وَإِن نسى الْتَقم قلبه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِیّ

خطمه بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الطَّاء الْمُهْمِلَة هُوَ فَمه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک شیطان اپنا منہ آدمی کے دل پر رکھتا

www.waseemziyai.com

ہے' اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے' اور اگر آدمی ذکر نہیں کرتا' تو وہ (شیطان) اس کے دل کو چبا ڈالتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا' امام ابو یعلی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خطمۃ'' میں 'خ' پر زبر جبکہ 'ط' ساکن ہے۔ اس کا معنی ہے: منہ۔

2290 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من یَوْم وَلَیْلَۃ اِلَّا وَللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْہِ صَدَقَۃ یمن بھَا علی من یَشَاء من عبادہ وَمَا من اللّٰہ علی عبد بِاَفْضَل من اَن یلھمہ ذکرہ

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہر شب و روز میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ کرنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے' وہ یہ صدقہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے' اور بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سے بہتر چیز حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اپنا ذکر کرنے کی توفیق عنایت کرے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2291 - وَرُوِیَ عَن معَاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن رَجُلًا سَاَلَہُ فَقَالَ اَی الْمُجَاھدین أعظم أجرا قَالَ اَکْثَرھم للّٰہ تَبَارَك وَتَعَالٰی ذکرا قَالَ فَاَی الصَّالِحین أعظم أجرا قَالَ اَکْثَرھم للّٰہ تَبَارَك وَتَعَالٰی ذکرا ثُمَّ ذکر الصَّلَاۃ وَالزَّکَاۃ وَالْحج وَالصَّدَقَۃ کل ذٰلِكَ وَرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَکْثَرھم للّٰہ تَبَارَك وَتَعَالٰی ذکرا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لعمر یَا اَبَا حَفْص ذھب الذاکرُوْنَ بِکُل خیر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أجل

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: وہ کون سا جہاد ہے' جس کا لوگوں کو زیادہ ثواب حاصل ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرتے ہیں' اس نے پھر سوال کیا: وہ کون سے نیک لوگ ہیں' جن کو زیادہ ثواب ملے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو لوگ بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' پھر اس نے نماز' زکوٰۃ' حج اور صدقہ کا تذکرہ کیا' آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو زیادہ اجر ملے گا' جو اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے لوگوں نے تمام بھلائی سمیٹ لی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2292 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو اَن رَجُلًا فِیْ حجرہ دَرَاھِمُ یقسمھا وَآخر یذکر اللّٰہ کَانَ الذاکر للّٰہ أفضل

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا صَدَقَة أفضل من ذكر الله

رَوَاهُمَا الطَّبَرَانِیّ ورواتهما حَدِیْثهمْ حسن

❀—حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک آدمی کی گود میں دراہم ہوں، وہ انہیں تقسیم کر ڈالے جبکہ دوسرا آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو تو ذکر کرنے والا آدمی افضل ہے۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کوئی بھی صدقہ بہتر نہیں ہوسکتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں روایات کے راویوں کی نقل کردہ حدیث حسن ہے۔

2293 - وَعَن أم أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنی قَالَ اهجری الْمعاصِی فَإنَّهَا أفضل الْهِجْرَة وحافظی على الْفَرَائِض فَإنَّهَا أفضل الْجِهَاد وأكثری من ذكر اللّٰه فَإنَّك لَا تأتين اللّٰه بِشَیْءٍ أحَبَّ إلَیْهِ من كَثْرَة ذكره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِإسْنَادٍ جَیِّدٍ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهما عَن أم أنس واذكری اللّٰه كثيرا فَإنَّهُ أحَبَّ الْأعْمَال إلَى اللّٰهِ أن تَلقاهُ بهَا

قَالَ الطَّبَرَانِیّ أم أنس هٰذِهِ يَعْنِیْ الثَّانِيَة لَيست أم أنس بن مَالك

❀—حضرت اُمّ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں ہدایت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم گناہوں سے الگ رہنا، اس لیے گناہوں سے دوری فضیلت کا سبب ہے، تم فرائض کو باقاعدگی سے بجا لاؤ، اس لیے یہ زیادہ فضیلت والی چیز ہے، اور تم اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرو، اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کثرت ذکر سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

دونوں کی روایات میں یہ الفاظ موجود ہیں: حضرت اُمّ انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرو، اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ بہتر کوئی عمل نہیں ہے، جو انسان لے کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت اُمّ انس رضی اللہ عنہا نامی عورت کوئی اور خاتون ہے، اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نہیں ہیں۔

2294 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسَ يتحسر أهْلِ الْجَنَّة إلَّا على سَاعَة مرت بهم لم يذكرُوا اللّٰه تَعَالَى فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ عَنْ شَيْخه مُحَمَّد بن إبْرَاهِيْمَ الصُّورِی وَلَا يحضرنی فِيْهِ جرح وَلَا عَدَالَة وَبَقِيَّة إسْنَاده ثِقَات معروفون وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بأسانيد أحدهَا جيد

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کو اس چیز کی حسرت رہے گی، جس گھڑی میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہوگا یعنی وہ تمنا کریں گے، کاش! اس وقت میں بھی ہم نے ذکر خدا کیا ہوتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے معلم محمد بن ابراہیم صوری سے نقل کی ہے۔ ان کے حوالے سے کوئی جرح وتعدیل اس وقت ہمارے ذہن میں نہیں ہے۔ اس روایت کے باقی راوی ثقہ ومعروف ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختلف اسانید سے تحریر کیا ہے، ان میں ایک سند عمدہ ہے۔

2295 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لم یکثر ذکر اللّٰه فَقَدْ بریء من الْاِیْمَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق باقی نہیں رہتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ یہ روایت غریب ہے۔

2296 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یَقُوْلُ یَا ابْن آدم اِنَّك اِذا ذَکرتنی شکرتنی وَاِذَا نسیتنی کفرتنی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! جب تو میرا ذکر کرے گا، تو میرا شکر ادا کرے گا۔ جب تو مجھے بھول جائے گا، تو گویا تو نے میرے ساتھ کفر کیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2297 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ سَاعَةٍ تَمُرُّ بِابْنِ آدَمَ لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ فِیْهَا بِخَیْرٍ اِلَّا تَحَسَّرَ عَلَیْهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

رَوَاهُ ابن ابی الدنیا والبیهقی وقال فی هذا الاسناد ضعف غیر انه له شواهد من حدیث معاذ المتقدم قال الحافظ: وسیاتی با فیمن جلس مجلًا لم یذکر اللّٰه فیه ان شاء اللّٰه تعالٰی

❀ — حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ابن آدم پر جو بھی ایسی گھڑی گزرتی ہے، جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا ہوگا، تو وہ گھڑی قیامت کے دن اس کے لیے باعث حسرت ہوگی۔

امام ابن ابوالدنیا اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔ البتہ اس کی تائید

www.waseemziyai.com

میں وہ روایت موجود ہے' جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پیچھے گزر چکی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بہت جلد روایت آئے گی' جو اس آدمی کے حوالے سے ہوگی' جو مجلس میں موجود ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا (یعنی یہ چیز قیامت کے دن اس کے لیے باعث حسرت ہوگی) انشاء اللہ تعالیٰ۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ حُضُوْرِ مَجَالِسِ الذِّکْرِ وَالْاِجْتِمَاعِ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

باب: محفل ذکر میں شامل ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اجتماعی ذکر کے بارے میں منقول روایات

2298 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن للّٰہ مَلَائِکَۃ یطوفون فِی الطّرق یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلِ الذّکر فَاِذَا وجدوا قوما یذکرُوْنَ اللّٰہِ تنادوا ھلموا اِلٰی حَاجَتکُمْ فیحفونھم بأجنحتھم اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا

قَالَ فیسألھم رَبّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بھم مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ یسبحونك ویکبرونك ویحمدونك ویمجدونك

قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رأونی قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہ یَا رب مَا رأوك قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَو رأونی قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَو رأوك کَانُوْا اَشد لَك عبَادَۃ وَاَشد لَك تمجیدا وَأَکثر لَك تسبیحا

قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْاَلُوْنِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ یَسْاَلُوْنَك الْجَنَّۃ قَالَ فَیَقُوْلُ وَھل رأوھا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہ یَا رب مَا رأوھا

قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَو رأوھا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَو اَنھم رأوھا کَانُوْا اَشد عَلَیْھَا حرصا وَاَشد لَھَا طلبا وَأعظم فِیْھَا رَغْبَۃ

قَالَ فمم یتعوذون قَالَ یتعوذون مِنَ النَّار

قَالَ فَیَقُوْلُ وَھل رأوھا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہ مَا رأوھا

قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَو رأوھا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَو رأوھا کَانُوْا اَشد مِنْھَا فِرَارًا وَاَشد لَھَا مَخَافَۃ

قَالَ فَیَقُوْلُ أشھدکم اَنِّیْ قد غفرت لَھُمْ قَالَ یَقُوْلُ ملك من الْمَلَائِکَۃ فیھم فَلان لَیْسَ مِنْھُم اِنَّمَا جَاءَ لحَاجَۃ

قَالَ ھم الْقَوْم لَا یشقی بھم جلیسھم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَمُسْلِم

وَلَفْظُہٗ قَالَ اِن للّٰہ تَبَارَك وَتَعَالٰی مَلَائِکَۃ سیارۃ فضلاء یَبْتَغُوْنَ مجَالِس الذّکر فَاِذَا وجدوا مَجْلِسا فِیْہِ

www.waseemziyai.com

ذكر قعدوا مَعَهم وحف بَعْضُهُمْ بَعْضًا بأجنحتهم حَتّٰى يملؤوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاء فَإِذَا تفرقُوْا عرجوا وصعدوا إِلَى السَّمَاء

قَالَ فيسألهم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ من أَيْنَ جئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا من عِنْد عِبَادك فِي الْأَرْض يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسألونك

قَالَ فَمَا يَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْأَلُوْنَك جنتك

قَالَ وَهل رَأَوْا جنتي قَالُوْا لَا يَا رب

قَالَ وَكَيف لَو رَأَوْا جنتي قَالُوْا ويستجيرونك قَالَ ومم يستجيرونني قَالُوْا من نارك يَا رب

قَالَ وَهل رَأَوْا نَارِي قَالُوْا لَا يَا رب

قَالَ فَكَيْفَ لَو رَأَوْا نَارِي قَالُوْا ويستغفرونك

قَالَ فَيَقُوْلُ قد غفرت لَهُمْ وأعطيتهم مَا سَأَلُوْا وأجرتهم مِمَّا استجاروا

قَالَ يَقُوْلُوْنَ رب فيهم فلَان عبد خطاء إِنَّمَا مر فَجَلَسَ مَعَهم قَالَ فَيَقُوْلُ وَله غفرت هم الْقَوْم لَا يشقى بهم جليسهم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں' جو راستوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں' وہ ذکر کرنے والوں کے متلاشی رہتے ہیں' جب وہ لوگوں کو پاتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہیں' تو وہ ایک دوسرے کو پکار کر یوں اعلان کرتے ہیں: تم اپنی منزل مقصود کی طرف آؤ' پھر وہ لوگوں کو دنیا (زمین) سے آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے' جبکہ وہ ان کے احوال سے واقف ہوتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح و کبریائی اور تیری حمد و بزرگی بیان کر رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہوا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں' قسم بخدا! اے ہمارے پروردگار! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے' تو وہ مزید تیری عبادت و ریاضت کرتے اور تیری عظمت و تسبیح بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ مجھ سے کیا سوال کرتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں: نہیں' قسم بخدا! اے ہمارے پروردگار! انہوں نے اسے ملاحظہ نہیں کیا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو شدت سے اس کی خواہش کرتے' اس کی رغبت میں سرگرداں رہتے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ طلب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: قسم بخدا! انہوں نے اسے نہیں دیکھا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو مزید اس سے دوری کی تمنا کرتے اور اس سے خوف زدہ ہوتے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو!

www.waseemziyai.com

میں تمہیں گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے۔ ان میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان لوگوں میں ایک آدمی ایسا تھا' جو ان میں سے نہیں تھا' وہ کسی کام کے لیے آیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدقسمت نہیں رہ سکتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں' جو گھومتے رہتے ہیں' وہ مجالس ذکر کے متلاشی رہتے ہیں' جب وہ مجلس ذکر کو پاتے ہیں' تو اہل مجلس کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں' وہ لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں اور آسمان کے درمیان کی جگہ (خلا) کو بھر دیتے ہیں' جب لوگ مجلس ذکر سے اٹھتے ہیں' تو فرشتے اوپر اور آسمان کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتا ہے' جبکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے' تم لوگ کہاں سے حاضر ہوئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے زمین سے آئے ہیں' جو دنیا میں تیری تسبیح و کبریائی بیان کر رہے تھے' تیرے معبود ہونے کا اقرار کر رہے تھے' تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے' پروردگار فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں: وہ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے تھے' پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو ملاحظہ کیا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں' نہیں۔ اے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تب تو وہ مزید جنت کے طالب ہوتے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا وہ کسی چیز سے میری پناہ بھی طلب کرتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں وہ تیری جہنم سے تیری پناہ طلب کر رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں' اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ میری جہنم کو ملاحظہ کر لیتے تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تب وہ مزید شدت سے تیری پناہ طلب کرتے' فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت کا سوال کر رہے تھے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے' ان کے لیے وہ چیز بھی ہے' جس کی انہوں نے پناہ طلب کی ہے' میں نے انہیں اس کی پناہ بھی عطا کر دی ہے' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں سے ایک آدمی ایسا بھی ہے' جو بہت گناہگار ہے' وہ یہاں سے گزرتے ہوئے رک گیا' لوگوں میں مل کر بیٹھ گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس آدمی کی بھی مغفرت کر دی ہے' اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں' جن کے پاس بیٹھنے والا آدمی بدقسمت نہیں رہتا۔

2299 - وَعَن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج على حَلقَة من اَصْحَابه فَقَالَ مَا أجلسكم قَالُوْا جلسنا نذْكر اللّٰه ونحمده على مَا هدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ علينا

قَالَ آللّٰهُ مَا أجلسكم اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا آللّٰهُ مَا أجلسنا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ أما اِنِّیْ لم أستحلفكم تُهْمَة لكم وَلٰكنه اَتَانِیْ جِبْرَائِيلِ فَاَخْبرنِیْ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهی بكم الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے حلقہ کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے دریافت کیا: آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم لوگ

www.waseemziyai.com

یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں' ہم اس کی حمد وثناء کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا' اس نے ہمیں ہدایت عطا کی اور اس بارے میں اس کا ہم پر احسان بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: قسم بخدا! کیا آپ لوگ محض اسی ارادہ سے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: قسم بخدا! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں' آپ نے فرمایا: میں نے کسی غلط فہمی کے سبب تم سے حلف نہیں لیا بلکہ اس وجہ سے لیا ہے کہ جبرئیل میرے پاس آئے' انہوں نے مجھ سے کہا: تم لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ (اپنے) فرشتوں کے سامنے اظہار فخر کرتا ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2300 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃ سَیَعْلَمُ اَھْلِ الْجمع من اَھْلِ الْکرم فَقیل وَمَنْ اَھْلِ الْکرم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَھْل مجَالِس الذّکر

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْبَیْھَقِیّ وَغَیْرُھُمْ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بہت جلد اہل جمع' اہل کرم کے بارے میں معلوم کرلیں گے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اہل کرم سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محافل ذکر منعقد کرنے والے لوگ۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔

2301 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ عبد اللّٰہ بن رَوَاحَۃ اِذا لَقِی الرجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تعال نؤمن بربنا سَاعَۃ فَقَالَ ذَات یَوْم لرجل فَغَضب الرجل فجَاء اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلا تری اِلَی ابْن رَوَاحَۃ یرغب عَن اِیْمانك اِلَی اِیْمَان سَاعَۃ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یرحم اللّٰہ ابْن رَوَاحَۃ اِنَّہُ یحب الْمجَالِس الَّتِیْ تتباھی بھَا الْمَلَائِکَۃ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ ان کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی' تو وہ یوں فرماتے: آپ آئیں! ہم اپنے پروردگار پر کچھ وقت تک ایمان لے آئیں (یعنی اس کے ذکر میں رطب اللسان ہو جائیں) ایک دفعہ انہوں نے یہی بات ایک آدمی سے کہی' تو وہ غضبناک ہوگیا' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ابن رواحہ کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کے ایمان کو ترک کر کے ایک گھڑی کے ایمان کی طرف راغب ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا: ابن رواحہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا' وہ ایسی مجالس کو پسند کرتے ہیں' جن کے بارے میں فرشتوں کی موجودگی میں اظہار فخر کیا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2302 - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من قوم اجْتَمَعُوْا يذكرُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجهه اِلَّا ناداهم مُنَاد مِنَ السَّمَاءِ اَن قُوْمُوْا مغفورا لكم قد بدلت سَيِّئَاتكُمْ حَسَنَات

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا مَيْمُون الْمرَائِي وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن مُغفل

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' ان کا مقصد محض رضائے الٰہی کا حصول ہو' تو آسمان سے ایک منادی انہیں یوں پکارتا ہے: تم لوگ اس حالت میں اٹھنا کہ تمہاری بخشش ہو چکی ہو اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جا چکا ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' البتہ مراقی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔ امام ابویعلیٰ' امام بزار' امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

2303 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جلس قوم مَجْلِسا يذكرُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ فَيَقُوْمُونَ حَتّٰى يُقَال لَهُمْ قُوْمُوْا قد غفر اللّٰه لكم وبدلت سَيِّئَاتكُمْ حَسَنَات

❀ — حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب بعض لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' تو جب وہ اٹھتے ہیں ان سے یوں کہا جاتا ہے: تم اس حالت میں اٹھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بخشش کر دی ہو اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جا چکا ہو۔

2304 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للّٰه سيارة من الْمَلَائِكَة يطْلبُونَ حلق الذّكر فَاِذَا اَتَوا عَلَيْهِمْ حفوا بهم ثُمَّ يقفون وأيديهم اِلَى السَّمَاء اِلٰى رب الْعِزَّة تَبَارَك وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا اَتَيْنَا على عباد من عِبَادك يعظمون آلاء ك ويتلون كتابك وَيصلونَ على نبيك مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويسألونك لآخرتهم ودنياهم فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى غشوهم رَحْمَتِي فهم الجلساء لَا يشقى بهم جليسهم

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بیشک اللہ تعالیٰ کے گھومنے والے فرشتے ذکر کی محفل کے متلاشی رہتے ہیں' جب وہ ان کے پاس پہنچتے ہیں' تو انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' وہ وہاں رک جاتے ہیں' ان کے ہاتھ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتے ہیں' جو

www.waseemziyai.com

یوں کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! تیرے بندوں میں سے کچھ بندوں کے پاس ہم آئے' جو تیری نعمتوں کی تعظیم بجالا رہے تھے' تیری کتاب کی تلاوت میں مصروف تھے' تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے' دنیا و آخرت کا تجھ سے سوال کر رہے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میری رحمت سے انہیں ڈھانپ لو' اس لیے یہ ایسے لوگ ہیں' جن کے پاس بیٹھنے والا بدقسمت نہیں رہتا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2305 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَبْد اللّٰہ بن رَوَاحَة وَھُوَ یذکر اَصْحَابہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أما اِنَّکُمُ الْمَلأ الَّذِیْنَ اَمرنِیْ اللّٰہ اَن اَصْبِر نَفسِی مَعکُمْ ثُمَّ تَلا ھٰذِہِ الْاٰیَة واصبر نَفسك مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاةِ والعشی اِلٰی قَوْلِہٖ وَکَانَ أمره فرطا (الْکَھْف) أما اِنَّہٗ مَا جلس عدتکم اِلَّا جلس مَعَھم عدتھمْ من الْمَلَائِکَة اِن سبحوا اللّٰہ تَعَالٰی سبحوہ وَاِن حمدوا اللّٰہ حمدوہ وَاِن کبروا اللّٰہ کبروہ ثُمَّ یصعدون اِلَی الرب جلّ ثَنَاؤُہٗ وَھُوَ أَعْلَمُ بھم فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبنَا عِبَادك سبحوك فسبحنا وکبروك فکبرنا وحمدوك فحمدنا فَیَقُوْلُ رَبنَا جلّ جَلَالہ یَا ملائکتی أشھدکم اَنِّیْ قد غفرت لَھُمْ فَیَقُوْلُوْنَ فیھم فلَان وَفُلَان الخطاء فَیَقُوْلُ ھم الْقَوْم لَا یشقی بھم جلیسھم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت اپنے رفقاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف تھے' آپ نے فرمایا: تم ایک ایسی جماعت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے آپ کو تمہارے ساتھ رکھوں' پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی: (اے محبوبؐ) آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھو' جو شب و روز اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ آیت کے ان الفاظ تک: وکان امرہ فرطا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جتنی تعداد میں بیٹھے ہو' اتنی تعداد کے مطابق تمہارے ساتھ فرشتے موجود ہیں' اگر لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں' تو فرشتے بھی تسبیح بیان کرتے ہیں' اگر یہ لوگ حمد میں رطب اللسان ہوتے ہیں' تو فرشتے بھی ان کے ساتھ حمد بیان کرتے ہیں' اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں' تو فرشتے بھی ان کے ساتھ بڑائی بیان کرتے ہیں' پھر وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اوپر روانہ ہو جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے بہتر جانتا ہے' وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے تیری تسبیح بیان کرنے میں مشغول تھے' ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی' انہوں نے تیری کبریائی بیان کی' تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کرنے کا اعزاز حاصل کیا' انہوں نے تیری حمد بیان کی' تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کرنے کا شرف حاصل کیا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے' فرشتے عرض کرتے ہیں: ان لوگوں میں فلاں آدمی گناہگار بھی تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ ایسے لوگ ہیں' جن کے پاس بیٹھنے والا آدمی بدقسمت

www.waseemziyai.com

نہیں رہتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2306 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا غنیمَة مجَالِس الذّکر قَالَ غنیمَة مجَالِس الذّکر الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجالس ذکر کی غنیمت (ثواب) کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مجالس ذکر کی غنیمت جنت ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2307 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اِن لِلّٰه سَرَایَا من الْمَلَائِکَة تحل وتقف علی مجَالِس الذّکر فِی الْاَرْض فارتعوا فِیْ ریاض الْجَنَّة قَالُوْا وَاَیْنَ ریاض الْجَنَّة قَالَ مجَالِس الذّکر فاغدوا اَوْ روحوا فِیْ ذکر اللّٰه وذکروه اَنفسکُمْ من کَانَ یحب اَن یعلم مَنْزِلَته عِنْد اللّٰه فَلْینْظر کَیفَ منزلَة اللّٰه عِنْده فَاِن اللّٰه ینزل العَبْد مِنْهُ حَیْثُ أنزلهُ من نَفسه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیح الْاِسْنَاد

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ أسانیدهم کلهَا عمر مولی عفرَة وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ وَبَقِیَّة أسانیدهم ثِقَات مَشْهُورُوْنَ مُحْتَج بهم والْحَدِیْث حَسَنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الرتع هُوَ الْأَکل وَالشرب فِیْ خصب وسعة

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے فرشتے چکر لگاتے رہتے ہیں' وہ مختلف جگہوں سے گھومتے ہوئے مجالس ذکر کے پاس رک جاتے ہیں' تم لوگ باغات جنت سے کچھ حاصل کرلیا کرو' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کے باغات کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجالس ذکر ہیں' تم شب وروز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے' وہ جائزہ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی قدر ومنزلت کیا ہے؟ تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا مقام کیا ہے؟ اس لے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو اس درجہ میں رکھتا ہے' جس درجہ میں بندہ ذات باری تعالیٰ کو گمان کرتا ہے۔

امام ابن ابودنیا' امام ابویعلی' امام بزار' امام طبرانی' امام حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ان محدثین کی اسانید میں ''عمر مولیٰ عفرہ'' نامی ایک روای موجود ہے۔ اس بارے میں گفتگو آگے آئے گی' ان کی اسناد کے باقی تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔ ان سے استدلال کیا گیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا

www.waseemziyai.com

ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الرتع'' کا معنی ہے: ایسی جگہ جو شاداب وسرسبز ہو۔

2308 - وَعَن عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَن يَمِين الرَّحْمٰن و كلتا يَدَيْهِ يَمِين رجال لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يغشى بَيَاض وُجُوْهِهِمْ نظر الناظرين يَغْبِطهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءِ بِمَقْعَدِهِمْ وقربهم من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ هم جماع من نوازع الْقَبَائِل يَجْتَمِعُوْنَ على ذكر اللّٰه فينتقون أطايب الْكَلَام كَمَا ينتقى آكل التَّمْر أطايبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاده مقارب لَا بَأْس بِهِ

جماع بِضَم الْجِيْم وَتَشْدِيد الْمِيْم اَى أخلاط من قبائل شَتّٰى ومواضع مُخْتَلفَة

ونوازع جمع نَازع وَهُوَ الْغَرِيْبُ وَمَعْنَاهُ اَنهم لم يجتمعوا لقرابة بَيْنَهُمْ وَلَا نسب وَلَا معرفَة وَإِنَّمَا اجْتَمَعُوْا لذكر اللّٰه لَا غير

❀ — حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کی دائیں طرف جبکہ اس کے دونوں طرفیں ہی دائیں ہیں' کچھ ایسے لوگ موجود ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء' ان کے چہرے اس قدر سفید ہوں گے' جو دیکھنے والوں کی نظروں کو ڈھانپ لیں گے۔ ان کے مرتبہ ومقام پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے یہ ایسے لوگ ہوں گے' جو اللہ تعالیٰ کے لیے جمع ہوں گے' وہ نہایت نفیس گفتگو کریں گے' جس طرح کھجور تناول کرنے والا آدمی پاکیزہ کھجور چن کر تناول کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند مقارب ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''جماع'' میں 'ج' پر پیش اور 'م' پر تشدید ہے۔

اس سے مراد مختلف علاقہ جات اور مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔

لفظ ''نوازع'' درحقیقت لفظ ''نازع'' کی جمع ہے' اس سے مراد ہے مسافر آدمی۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ خونی رشتہ یا نسبی تعلق یا کسی معرفت وپہچان کے سبب جمع نہیں ہوں گے' بلکہ محض رضائے الٰہی کے لیے جمع ہوں گے۔

2309 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰه اَقْوَامًا يَوْم الْقِيَامَة فِيْ وُجُوْهِهِمُ النُّور على مَنَابِر اللُّؤْلُؤ يَغْبِطهُمْ النَّاس لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ

قَالَ فَجَثَا اَعْرَابِی على رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حلهم لنا نعرفهم قَالَ هم المتحابون فِی اللّٰه من قبائل

www.waseemziyai.com

شَتّٰی وبلاد شَتّٰی یَجْتَمِعُوْنَ علی ذکر اللّٰہ یذکرُوْنَہٗ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے چہرے نورانی وروشن ہوں گے' وہ موتیوں سے تیار شدہ منبروں پر موجود ہوں گے' ان پر لوگ رشک کریں گے' وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ راوی کا بیان ہے: ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے سہارے کھڑا ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں ان کی شکل وصورت بیان کردیں تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ مختلف قبائل اور مختلف علاقہ جات سے تعلق رکھتے ہوں گے' وہ رضائے الٰہی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے جمع ہوکر اس کا ذکر کرتے ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2310 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھُمَا شَھدا علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یقْعد قوم یذکرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حفتھم الْمَلَائِکَۃ وَغَشِیَتْھُمْ الرَّحْمَۃ وَنزلت عَلَیْھِمُ السکینَۃ وَذکرھمُ اللّٰہ فِیْمَن عِنْدہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَہ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' سکینت کا نزول ہوتا ہے' اور اپنی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2311 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مررتم بریاض الْجَنَّۃ فارتعوا

قَالُوْا وَمَا ریاض الْجَنَّۃ قَالَ حلق الذِّکر

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو' تو اس سے کچھ کھالیا کرو! صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) جنت کے باغات سے کیا چیز مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس سے ذکر کے حلقے مراد ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مَنْ اَنْ يَّجْلِسُ الْاِنْسَانُ مَجْلِسًا لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آدمی کے مجلس میں بیٹھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز ذکر خدا نہ کرنے والے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود نہ پیش کرنے والے آدمی کے حوالے سے منقول روایات

2312 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جلس قوم مَجْلِسا لم يذكرُوا اللّٰه فِيْهِ وَلَمْ يصلوا على نَبِيّهم اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ ترة فَاِنْ شَاءَ عذبهم وَاِنْ شَاءَ غفر لَهُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِیّ وَلَفظ اَبِیْ دَاوُد قَالَ من قعد مقْعدا لم يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ من اللّٰه ترة وَمَنْ اضْطجع مضجعا لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَت عَلَيْهِ من اللّٰه ترة وَمَا مَشٰى اَحَد ممشى لَا يذكر الله فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ من اللّٰه ترة

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ كلهم بِنَحْوِ اَبِیْ دَاوُد

الترة بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَتَخْفِيف الرَّاء هِیَ النَّقْص وَقِيْلَ التبعة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پیش کرتے' تو یہ عمل ان کے لیے حسرت کا سبب ہوگا' اگر چاہے گا' تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کرے گا' اور اگر وہ چاہے گا' تو ان کی مغفرت کر دے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ انہی الفاظ سے یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: جو آدمی کسی مجلس میں شامل ہوتا ہے' اس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے محرومی کا سبب ہوگی' جو آدمی لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا یہ بات اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت کا سبب ہوگی' جو آدمی چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے' تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمی کا باعث ہوگی۔

امام احمد' امام ابن ابودنیا اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الترۃ'' میں 'ت' پر زبر اور 'ر' پر جزم ہے۔ اس سے مراد پیروی یا کمی ہے۔

www.waseemziyai.com

2313 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا قعد قوم مقعدا لم یذکرُوا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیهِ وَیصلونَ علی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیهِمْ حسرة یَوْم الْقِیَامَة وَاِن دخلُوا الْجَنَّة للثَّواب

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیح وَابْن حبَان فِی صَحِیحِهِ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ جمع ہو کر بیٹھیں، پھر وہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پیش نہ کریں، تو یہ چیز قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے باعث حسرت ہوگی، خواہ وہ لوگ ثواب کے لحاظ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ ہے۔

2314 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم یَقُوْمُونَ من مجْلِس لَا یذکرُوْنَ اللّٰهِ فِیهِ اِلَّا قَامُوا عَن مثل جیفة حمَار وَکَانَ عَلَیهِمْ حسرة یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مجلس میں جمع ہوں، وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، وہ اس حالت میں اٹھتے ہیں گویا گدھے کے مردار کے پاس ہوں اور قیامت کے دن یہ چیز ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2315 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم اجْتَمعُوْا فِی مجْلِس فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ یذکرُوا اللّٰه اِلَّا کَانَ ذٰلِكَ الْمجْلس حسرة عَلَیهِمْ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط وَالْبَیْهَقِیّ ورواة الطَّبَرَانِیّ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیح

❀ — حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مجلس میں جمع ہوں، پھر وہ اس حالت میں منتشر ہو جائیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو، تو ایسی مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے باعث حسرت ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ كَلِمَاتٍ يُكَفِّرْنَ لَغْطَ الْمَجْلِسِ

باب: مجلس کی لغزش کا کفارہ بن جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات

2316 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جلس مَجْلِسا كثر فِيْهِ لغطه فَقَالَ قبل اَن يَقُوْمُ من مَجْلِسه ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك اِلَّا غفر لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسه ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایسی مجلس میں شامل ہوا جس میں بکثرت فضول گفتگو ہوگئی اگر وہ مجلس سے برخاست ہونے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لیتا ہے: اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے حمد تیرے لیے خاص ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مجلس میں جو لغویات ہوئی ہوں تو اس آدمی کی بخشش کردی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

امام نسائی اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

2317 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَة الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جلس مَجْلِسا يَقُوْلُ بِآخِرِهِ اِذا اَرَادَ اَن يَقُوْمُ من الْمجْلس سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك لتقول قولا مَا كنت تَقوله فِيْمَا مضى فَقَالَ كَفَّارَة لما يكون فِي الْمجْلس

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں جلوہ افروز ہوتے پھر اس سے اٹھنے کا قصد کرتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے حمد تیرے لیے خاص ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے (آج) ایسے کلمات پڑھے ہیں جو پہلے کبھی نہیں پڑھے تھے؟

www.waseemziyai.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مجلس میں، جو کچھ فضول باتیں ہوں یہ اس کا کفارہ بن جائیں گے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2318 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا جلس مَجْلِسا اَوْ صلى تكلم بِكَلِمَات فَسَالته عَائِشَة عَن الْكَلِمَات فَقَالَ اِن تكلم بِخَير كَانَ طابعا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَاِن تكلم بشر كَانَ كَفَّارَة لَهُ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالنَّسَائِىّ وَاللَّفْظ لَهما وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے، یا جب نماز ادا کرتے، تو آپ کچھ کلمات پڑھا کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ان کلمات کے حوالے سے دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے (مجلس میں) کسی بھلائی کے بارے میں بات کی ہوگی، یہ کلمات بھلائی کے بارے میں مہر بن جائیں گے، اگر تم نے بری گفتگو کی ہوگی، تو یہ کلمات اس کا کفارہ ثابت ہوں گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں:) اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے، حمد تیرے ساتھ مخصوص ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں۔

امام ابن ابودنیا اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2319 - وَعَن جُبَير بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك فَقَالَهَا فِىْ مجْلِس ذكر كَانَ كالطابع يطبع عَلَيْهِ وَمَنْ قَالَهَا فِىْ مجْلِس لَغْو كَانَ كَفَّارَة لَهُ

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالطَّبَرَانِىّ ورجالهما رجال الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھے گا: ذات باری تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے، حمد تیرے لیے ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجلس میں یہ کلمات پڑھتا ہے، تو یہ کلمات اس کے لیے مہر بن جاتے ہیں، جو اس مجلس پر لگ جاتی ہے، جو آدمی لغویات کی مجلس میں یہ پڑھتا ہے، تو یہ کلمات اس کے لیے کفارہ بن جائیں گے۔

امام نسائی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2320 - وَرَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جلس اَحَدُكُمْ فِىْ

www.waseemziyai.com

مـجْلِس فَلَا يبرحن مِنْهُ حَتّٰى يَقُوْلُ ثَلَاث مَرَّات سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْت اغْفِر لی وَتب عَلَیّ فَاِن كَانَ اَتَى خيرا كَانَ كالطابع عَلَيْهِ وَاِن كَانَ مجْلِس لَغْو كَانَ كَفَّارَة لما كَانَ فِیْ ذٰلِكَ الْمجْلس

❀ — امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مجلس میں شامل ہوتا ہے' وہ اس سے اٹھنے سے پہلے تین بار یہ کلمات پڑھے: اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے' حمد تیرے ساتھ خاص ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو میری بخشش کر دے اور تو میری توبہ قبول کر لے۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر اس آدمی نے بھلائی کا کام کیا ہوگا' تو یہ کلمات بھلائی پر مہر بن جائیں گے اور اگر لغویات کا ارتکاب کیا ہوگا' تو یہ اس کی کوتاہیوں کے لیے کفارہ ثابت ہوں گے۔

2321 - وَعَـن رَافِـع بـن خـديـج رَضِـیَ الـلّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأخره اِذا اجْتمع اِلَيْهِ اَصْحَابه فَاَرَادَ اَن ينْهض قَالَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أشهد اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك عملت سوء ا وظلمت نَفسِی فَاغْفِر لی اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوْب اِلَّا اَنْت

قَـالَ قُـلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ كَلِمَات أحدثتهن قَالَ أجل جَاءَنِیْ جِبْرَائِيل فَقَالَ يَا مُحَمَّد هن كَفَّارَات الْمجْلس

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الثَّلَاثَة بِاخْتِصَار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

بأخره بِفَتْح الْهمزَة وَالْخَاء الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا غير مَمْدُوْد اَی بآخر أمره

❀ — حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی مجلس میں جلوہ افروز ہوتے' اس سے اٹھنے سے پہلے آپ یہ کلمات پڑھتے تھے: اے اللہ! تو ہر نقص سے پاک ہے' حمد تیرے ساتھ خاص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں' تیری بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں' میں نے برا عمل کرنے کے سبب اپنے آپ پر ظلم کیا' تو میری بخشش کر دے' اس لیے کہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے۔

راوی کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے پہلی بار یہ کلمات پڑھے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں' ابھی میرے پاس جبرئیل آئے' انہوں نے کہا: اے محمد! یہ کلمات مجلس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تینوں تصانیف میں مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''باخرہ'' میں 'ا' پر زبر جبکہ 'خ' غیر ممدود ہے۔ اس کا معنی ہے: کسی معاملہ کے اختتام پر ہونا۔

2322 - وَعَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ كَلِمَات لَا يتَكَلَّم بِهن اَحَد فِیْ مجْلِس حق اَوْ مجْلِس بَاطِل عِنْد قِيَامه ثَلَاث مَرَّات اِلَّا كفر بِهن عَنهُ وَلَا يقولهن فِیْ مجْلِس خير ومجلس

www.waseemziyai.com

ذکر اِلَّا ختم اللّٰہ لَہٗ بِھِن کَمَا یختم بالخاتم علی الصَّحِیفَۃ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَیْك

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بعض کلمات ایسے ہیں، جنہیں کوئی آدمی مجلس میں پڑھ لیتا ہے، خواہ وہ حق کی محفل ہو یا باطل کی مجلس ہو، اگر اٹھنے سے پہلے وہ تین بار انہیں پڑھ لیتا ہے، تو یہ کلمات اس کے لیے کفارہ بن جائیں گے، اگر کوئی آدمی یہ کلمات بھلائی یا ذکر کی مجلس میں پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ساتھ اس مجلس پر مہر لگا دیتا ہے، جس طرح کسی صحیفہ پر مہر لگائی جاتی ہے۔

(وہ کلمات یہ ہیں:) اے اللہ! تو ہر نقص سے پاک ہے، حمد تیرے ساتھ خاص ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ قَوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِھَا

باب: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز ان کلمات کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات

2323 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ من أسعد النَّاس بشفاعتك یَوْم الْقِیَامَۃ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لقد ظَنَنْت یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَن لَا یسألنی عَن ھٰذَا الحَدِیْثِ اَحَد اَوَّل مِنْك لما رَاَیْت من حرصك علی الحَدِیْثِ أسعد النَّاس بشفاعتی یَوْم الْقِیَامَۃ من قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ خَالِصا من قلبه اَوْ نَفسه

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میرا خیال تھا کہ اس مسئلہ کے بارے میں تم سے پہلے کوئی آدمی مجھ سے سوال نہیں کرے گا، اس لیے کہ تم حدیث میں بہت دلچسپی رکھتے ہو، قیامت کے دن میری شفاعت کا زیادہ حقدار وہ آدمی ہوگا، جس نے خلوص دل سے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھا ہوگا (اس مقام پر راوی کو ایک لفظ کے بارے میں تردد ہے)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2324 - وَعَن عبَادَۃ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من شھد اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدہ وَرَسُوْلہ وَاَن عِیسَی عبد اللّٰہ وَرَسُوْلہ و کلمته اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَم

www.waseemziyai.com

وروح مِنهُ وَالْجَنَّة حق وَالنَّار حق أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة على مَا كَانَ من عمل زَاد عبَادَة من ابْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِية ايهَا شَاءَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں' اس کا ایسا کلمہ ہے' جو انہوں نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا' وہ اس کی جانب آنے والی روح ہیں' جنت برحق ہے' جہنم برحق ہے' تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جنت میں داخل کرے گا' خواہ اس کا عمل جیسا بھی ہو۔

✎ ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس سے وہ چاہے گا' اس میں داخل ہو سکے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2325 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شهد ان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَان مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه حرم اللّٰه عَلَيْهِ النَّار

❀ — امام مسلم اور ایک ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:) انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

2326 - وَعَنْ انَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومعاذ رديفه على الرحل قَالَ يَا معَاذ بن جبل قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدِيك ثَلَاثًا

قَالَ مَا من احَد يشْهد ان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَان مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه صدقا من قلبه اِلَّا حرمه اللّٰه على النَّار

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ افلا أخبر بِهِ النَّاس فيستبشروا قَالَ اِذا يتكلوا وَأخبر بهَا معَاذ عِنْد مَوته تأثما

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

تأثما اَى تحرجا من الْاِثْم وخوفا مِنْهُ ان يلْحقهُ اِن كتمه

قَالَ الْمملى عبد الْعَظِيم وَقد ذهب طوائف من أساطين اهْل الْعلم اِلَى ان مثل هٰذِهِ الاطلاقات الَّتِي وَردت فِيمَن قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دخل الْجَنَّة اَوْ حرم اللّٰه عَلَيْهِ النَّار

وَنَحْو ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْاِسْلَام حِين كَانَت الدعْوَة اِلَى مُجَرّد الْاِقْرَار بِالتَّوْحِيدِ فَلَمَّا فرضت الْفَرَائِض وحدت الْحُدُود نسخ ذٰلِكَ والدلائل على هٰذَا كَثِيرَة متظاهرة وَقد تقدم غير مَا حَدِيثٍ يدل على

www.waseemziyai.com

ذٰلِكَ فِیْ كتاب الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالصِّيَام وَالْحج وَيَأْتِیْ اَحَادِيْث أخر مُتَفَرِّقَة اِنْ شَاءَ اللّٰه وَاِلٰی هٰذَا القَوْل ذهب الضَّحَّاك وَالزهْرِیّ وسُفْيَان الثَّوْرِیّ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَت طَائِفَة اُخْرٰی لَا احْتِيَاج اِلٰی ادِّعَاء النّسخ فِیْ ذٰلِكَ فَاِن كل مَا هُوَ من اَرْكَان الدّين وفرائض الْاِسْلَام هُوَ من لَوَازِم الْاِقْرَار بِالشَّهَادَتَيْنِ وتتماته فَاِذَا أقرّ ثُمَّ امْتنع عَنْ شَیْءٍ من الْفَرَائِض جحدا اَوْ تهاونا على تَفْصِيل الْخلاف فِيْهِ حكمنَا عَلَيْهِ بِالْكفْر وَعدم دُخُوْل الْجَنَّة وَهٰذَا القَوْل اَيْضًا قريب وَقَالَت طَائِفَة اُخْرٰی التَّلَفُّظ بِكَلِمَة التَّوْحِيد سَبَب يَقْتَضِی دُخُوْل الْجَنَّة والنجاة مِنَ النَّار بِشَرْط اَن يَأْتِیْ بالفرائض ويجتنب الْكَبَائِر فَاِن لم يَأْتِ بالفرائض وَلَمْ يجْتَنب الْكَبَائِر لم يمنعهُ التَّلَفُّظ بِكَلِمَة التَّوْحِيد من دُخُوْل النَّار وَهٰذَا قريب مِمَّا قبله اَوْ هُوَ هُوَ

وَقد بسطنا الْكَلَام على هٰذَا وَالْخلاف فِيْهِ فِیْ غير مَا مَوْضِع من كتبنَا وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی أعلم

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' ایسا تین بار عرض کیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' صدق دل سے وہ اس کی گواہی پیش کرے' تو اس پر اللہ تعالیٰ آگ کو حرام کر دیتا ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس بارے میں بتاؤں کہ وہ خوشخبری حاصل کریں؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں لوگ اسی پر اکتفاء کرنے کی کوشش کریں گے (راوی کا بیان ہے:) گناہ سے محفوظ رہنے کے لیے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنے وصال کے قریب بیان کی تھی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تاثما'' کا مفہوم ہے: گناہ سے احتراز کرنا' اس بات سے خوفزدہ ہونا کہ اس کو چھپانے کی وجہ سے کہیں انہیں گناہ نہ ہو۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اسلاف کی ایک جماعت کا مؤقف ہے کہ اس طرح کے اطلاقات جو ایسے آدمی پر وارد ہوں' جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے گا' وہ جنت میں جائے گا۔ یا اس پر اللہ تعالیٰ جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔ یا اس طرح کی دوسری روایات جو موجود ہیں' یہ سب ابتداء اسلام کے زمانہ کی ہیں' جب اس طرح کی دعوت دی جاتی تھی تاکہ توحید باری تعالیٰ کا اقرار کیا جائے' مگر جب فرائض متعین ہو گئے حدود کا نفاذ ہو گیا' تب یہ حکم منسوخ قرار پا گیا' اس حوالے سے کثیر دلائل موجود ہیں' جن سے باہم تاکید و توثیق حاصل ہوتی ہے۔ قبل ازیں بھی ایسی روایات مذکور ہو چکی ہیں' جو اس مضمون کا مصداق بن سکتی ہیں۔ یہ نماز' زکوٰۃ' روزہ اور حج کے باب میں بیان کی گئی ہیں' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' اس سے متعلق دیگر روایات آگے آئیں گی۔ اس مؤقف کے قائلین یہ لوگ ہیں: امام ضحاک' امام سفیان ثوری' امام زہری وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ایک جماعت کا مؤقف ہے کہ اس حوالے سے دعویٰ نسخ کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے' اس لیے ارکان دین اور اسلام کے

www.waseemziyai.com

دیگر فرائض سے تعلق رکھنے والی ہر بات کلمہ شہادت کے اقرار کے لوازم سے تعلق رکھتی ہے' کیونکہ جو آدمی اس کا اقرار واعتراف کر لیتا ہے' پھر وہ کسی فرض کی ادائیگی میں غفلت سے کام لے' تو وہ اس کا منکر تصور ہوگا۔ اس بارے میں اختلاف موجود ہے' جو تفصیل طلب ہے' ایسے آدمی کے بارے میں ہم کفر کا حکم جاری کریں گے۔ بطور فیصلہ کہیں گے کہ یہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا' اور یہ قول بھی قریب تر ہے۔

تاہم ایک جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ کلمہ توحید کو بطور لفظ پڑھ لینا' دخول جنت کا سبب اور جہنم سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے' اس کے لیے یہ شرط ہے کہ آدمی فرائض کو بجالائے اور کبائر سے احتراز کرنے کی کوشش کرے' اگر کوئی آدمی فرائض کو انجام دینے میں اور کبائر سے اجتناب کرنے میں غفلت سے کام لیتا ہے' تو کلمہ توحید اس کے لیے جہنم میں داخل ہونے کے لیے مانع نہیں بنے گا۔ درحقیقت یہ نظریہ بھی پہلے مؤقف کے قریب تر ہے' بلکہ یہ وہی مؤقف ہے جو ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ اس حوالے سے جو اختلاف ہے' اس میں بھی بحث ہے' جو ہم نے اپنی دوسری تصانیف میں نقل کی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2327 - وَرُوِیَ عَن زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مخلصا دخل الْجنَّۃ

قیل وَمَا اِخلاصھا قَالَ اَن تحجزہ عَن محارم اللّٰہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِی الْکَبِیْرِ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ اَن تحجزہ عَمَّا حرم اللّٰہ عَلَیہِ

❀ — حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اخلاص سے پڑھتا ہے: لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ وہ جنت میں جائے گا۔ عرض کیا گیا: اخلاص سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: کلمہ آدمی کو اللہ تعالیٰ کی حرام فرمودہ اشیاء سے بچاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ معجم کبیر میں مذکور روایت کے الفاظ یہ ہیں: یہ کلمہ آدمی کو ان اشیاء سے محفوظ رکھے گا' اللہ تعالیٰ نے جنہیں اس کے لیے حرام کیا ہو۔

2328 - وَعَن رِفَاعَۃ الْجُھَنِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ اَقبلنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذا کُنَّا بالکدید اَوْ بِقدید فَحَمدَ اللّٰہ وَقَالَ خیرا وَقَالَ أشھد عِنْد اللّٰہ لَا یَمُوْت عبد یشْھد اَن لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صدقا من قلبہ ثُمَّ یسدد اِلَّا سلك فِی الْجنَّۃ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہٖ وَھُوَ قِطْعَۃ من حَدِیْث

❀ — حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہم (ایک سفر سے) واپس آرہے تھے' جب ہم کدید یا قدید مقام پر پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بھلائی کی گفتگو کی' آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آدمی اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' وہ صدق دل سے اس کی گواہی دیتا ہو' پھر وہ معصیات سے دور رہے' وہ

www.waseemziyai.com

جنت میں داخل ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے، جس میں کوئی نقص نہیں ہے، اور یہ حدیث کا ایک حصہ ہے۔

2329 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عبد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قطّ مخلصا اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب السَّمَاء حَتّٰى يُفْضِى اِلَى الْعَرْش مَا اجْتنبت الْكَبَائِر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی خلوص نیت سے پڑھتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں، حتیٰ کہ وہ کلمات آسمان تک پہنچ جاتے ہیں بشرطیکہ وہ کبائر سے احتراز کرتا رہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2330 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه نفعته يَوْمًا من دهره يُصِيبهُ قبل ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پڑھتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کسی دن یہ کلمہ اس کے لیے مفید ثابت ہوگا، خواہ اس سے پہلے اس نے جو بھی کام کیا ہو۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، ان کے راوی صحیح کے راوی شمار ہوتے ہیں۔

2331 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رب عَلمنِیْ شَيْئًا أذكرك بِهِ وأدعوك بِهِ قَالَ قل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

قَالَ يَا رب كل عِبَادك يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ قل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

قَالَ اِنَّمَا اُرِيد شَيْئًا تخصنی بِهِ قَالَ يَا مُوسَى لَو اَن السَّمٰوَات السَّبع وَالْاَرْضين السَّبع فِیْ كفة وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فِیْ كفة مَالَتْ بهم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَم عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو مجھے ایسی چیز کی تعلیم سے نواز جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کیا کروں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرے تمام بندے پڑھتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم یہ پڑھو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یا اللہ میں ایسی چیز کا طالب ہوں، جو صرف میرے لیے ہو؟

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں' جبکہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے' تو ان کے مقابلہ میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ والا پلڑا بھاری ہوگا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ سب محدثین نے یہ دراج اور ابوالہیثم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2332 - وَعَن جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الذّکر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ وَأفضل الدُّعَاء الْحَمد للّٰہ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم کلھم من طَرِیْق طَلْحَۃ بن خرَاش عَنہُ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے' اور سب سے افضل دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے طلحہ بن خراش کی وساطت سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان کرتے ہیں: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2333 - وَعَن یعلی بن شَدَّاد قَالَ حَدثنِیْ اَبِیْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعبادَۃ بن الصَّامِت حَاضر یصدقہُ قَالَ کُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ فِیکُمْ غَرِیْبٌ یَعْنِیْ اَھْلَ الْکتاب قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَأمر بغلق الْبَاب وَقَالَ ارْفَعُوْا اَیْدِیکُمْ وَقُوْلُوْا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ فرفعنا اَیْدِیْنَا سَاعَۃ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ للّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّک بعثتنی بِھٰذِہِ الْکَلِمَۃ وأمرتنی بھَا ووعدتنی عَلَیْھَا الْجَنَّۃ وَاَنْتَ لَا تخلف المیعاد ثُمَّ قَالَ اَبْشِرُوا فَاِن اللّٰہ قد غفر لکم

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِھِمَا

❀ — حضرت یعلی بن شداد رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: میرے والد گرامی حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا' اس موقع پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' انہوں نے میرے والد گرامی کی تائید کرتے ہوئے کہا: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں کوئی اجنبی آدمی تو نہیں ہے؟ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اہل کتاب میں سے کوئی آدمی تو یہاں موجود نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہیں۔ آپ نے فرمایا: دروازہ بند کردو' پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھ بلند کرو اور یہ پڑھو: لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہم نے اپنے ہاتھ بلند کیے' پھر کچھ وقت یہ کلمہ پڑھتے رہے' آپ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' اے اللہ! بلاشبہ تو نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ مبعوث فرمایا' تو نے

www.waseemziyai.com

مجھے اس کلمہ کا حکم دیا' تو نے اس کلمہ کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ کیا اور تو اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا' پھر آپ نے فرمایا: (اے لوگو!) تم یہ خوش خبری قبول کرو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔

2334 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جددوا اِیْمَانکُمْ فیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیف نجدد اِیْمَاننَا قَالَ اَکْثرُوا من قَول لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ایمان والو! تم تجدید ایمان کیا کرو' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم کس طرح اپنے ایمان کی تجدید کریں؟ آپ نے فرمایا: آپ لوگ بکثرت یہ کلمہ پڑھا کریں: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند حسن ہے۔

2335 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ من جَاءَ بِالْحَسَنَة قَالَ من جَاءَ بِلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ قَالَ من جَاءَ بالشرك

رَوَاهُ الْحَاکِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀ — حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی ایک نیکی کرتا ہے' وہ ''لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ'' لے کر پیش ہوگا اور جو آدمی ایک برائی کرتا ہے' وہ ''شرک'' لے کر پیش ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2336 - وَعَن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لأعْلم کلمة لَا یَقُوْلهَا عبد حَقًّا من قلبه فَیَمُوْت علی ذٰلِكَ اِلَّا حرم علی النَّار لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاکِم

وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا ورویاه بِنَحْوِهِ

❀ — حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں' جو آدمی صدق دل سے اسے پڑھے گا' پھر اسی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہوگا' تو اس پر آگ حرام ہوجائے گی (اور وہ کلمہ یہ ہے:) ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ دونوں (بخاری و مسلم) کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور انہوں نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

2337 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثرُوا من شَهَادَة اَن

www.waseemziyai.com

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه قبل اَن يُحَال بَيْنكُمْ وَبَيْنهَا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت کلمہ پڑھا کرو اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے یہ اس سے قبل کہ تمہارے اور (ذات باری تعالیٰ) کے درمیان مانع بن جائے (یعنی وفات سے پہلے)

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قوی اور عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2338 - وَرُوِىَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْح الْجَنَّة شَهَادَة اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار

❀—حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جنت کی چابی ہے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2339 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه فِىْ سَاعَة من ليل اَوْ نَهَار اِلَّا طمست مَا فِى الصَّحِيفَة من السَّيِّئَات حَتّٰى تسكن اِلٰى مثلهَا من الْحَسَنَات

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دن یا رات کے وقت پڑھتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو صحیفہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور اتنی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2340 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى عمودا من نور بَيْن يَدى الْعَرْش فَاِذَا قَالَ الْعَبْد لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه اهتز ذٰلِكَ العمود فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اسكن فَيَقُوْلُ كَيفَ أسكن وَلَمْ تغْفر لقائلها فَيَقُوْلُ اِنِّىْ قد غفرت لَهُ فيسكن عِنْد ذٰلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بلاشبہ عرش خدا کے پاس نور سے تیار شدہ ایک ستون ہے جب کوئی آدمی کلمہ "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھتا ہے تو وہ ستون حرکت میں آجاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو ٹھہر جا! وہ عرض کرتا ہے: میں کس طرح ٹھہر سکتا ہوں جبکہ تو نے اس کلمہ کے پڑھنے والے کی بخشش نہیں کی؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

www.waseemziyai.com

میں نے اس آدمی کی مغفرت کردی ہے' تو پھر ستون ٹھہر جاتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت غریب نقل کی ہے۔

2341 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ علی اَھْل لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ وَحْشَة فِیْ قُبُورھم وَلَا منشرھم وَکَاَنِّیْ أنظر اِلٰی اَھْل لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ وھم یَنْفضونَ التُّرَاب عَن رؤوسھم وَیَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ للّٰہِ الَّذِیْ أذھب عَنَّا الْحزن

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَیْسَ علی اَھْل لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْشَة عِنْد الْمَوْت وَلَا عِنْد الْقَبْر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْھَقِیّ کِلَاھُمَا من رِوَایَةِ یحیی بن عبد الحمید الْحمانِیْ وَفِیْ مَتنه نَکَارَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ کلمہ ''لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھتے ہیں: انہیں قبر میں اور حشر میں خوف نہیں ہوگا' گویا میں کلمہ ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھنے والوں کو اس وقت بھی ملاحظہ کر رہا ہوں وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور یوں کہہ رہے ہیں: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے ہمیں پریشانی سے نجات عطا فرمائی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کلمہ ''لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـہُ'' پڑھنے والوں کو وفات کے وقت اور قبر میں وحشت لاحق نہیں ہوگی۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے یحییٰ بن عبدالحمید سے اسے نقل کیا ہے۔ اس روایت کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

2342 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أخْبرکُمْ بِوَصِیَّة نوح ابْنه قَالُوْا بلَی

قَالَ أوصی نوح ابْنه فَقَالَ لِابْنِهِ یَا بنی اِنِّیْ أوصیك بِاثْنَتَیْنِ وأنهاك عَن اثْنَتَیْنِ أوصیك بقول لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ فَاِنَّھَا لَو وضعت فِیْ کفة وَوضعت السَّمٰوَات وَالْاَرْض فِیْ کفة لرجحت بِھن وَلَوْ کَانَت حَلقَة لقصمتھن حَتّٰی تخلص اِلَی الله

فَذکر الْحَدِیْثِ رَوَاہُ الْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح اِلَّا ابْن اِسْحَاق وَھُوَ فِی النَّسَائِیّ عَن صَالح بن سعید رَفعه اِلٰی سُلَیْمَان بن یسَار اِلٰی رجل من الْاَنْصَار لم یسمه

وَرَوَاہُ الْحَاکِم عَن عبد اللّٰہ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَفْظُهٗ قَالَ و آمرکما بِلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ فَاِن السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَمَا فِیْھِمَا لَو وضعت فِیْ کفة وَوضعت لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ فِی الکفة الْاُخْرٰی کَانَت أرجح مِنْھُمَا وَلَوْ اَن السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَمَا فِیْھِمَا کَانَت حَلقَة فَوضعت لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ عَلَیْھِمَا لقصمتھما و آمرکما بسبحان اللّٰہ وَبِحَمْدِہٖ فَاِنَّھَا صَلَاة کل شَیْءٍ وَّبھَا یرْزق کل شَیْءٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت نوح

www.waseemziyai.com

علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی' انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں تمہیں دو چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں' میں تمہیں کلمہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنے کی نصیحت کرتا ہوں' اس لیے کہ اگر اسے ایک پلڑے میں رکھا جائے جبکہ آسمانوں اور زمین کو دوسرے پلڑے میں ڈالا جائے' تو ان کے مقابل اس کا پلڑا بھاری ہوگا' اگر وہ (زمین وآسمان) ایک حلقہ میں موجود ہوں' تو یہ ان کے اندر سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے گا۔

راوی نے اس کے بعد پوری روایت نقل کی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے راویوں کے حوالے سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔ البتہ ابن اسحاق نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سلیمان بن یسار اور ایک انصاری آدمی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:) میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں: کلمہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنے کا' اس لیے آسمانوں اور زمین اور جو اشیاء ان میں موجود ہیں' اگر انہیں ایک پلڑے میں رکھا جائے جبکہ کلمہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کو دوسرے پلڑے میں ڈالا جائے' تو یہ پلڑا اس (یعنی زمین وآسمان والے) سے بھاری نکلے گا' اگر آسمانوں' زمین اور ان میں موجود اشیاء کو ایک حلقہ میں جمع کیا جائے' پھر کلمہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ان پر رکھا جائے' تو یہ ان سے نکل آئے گا۔ (فرمایا! اے بیٹا) میں تمہیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمام اشیاء کی تسبیح ہے' اور اس کے سبب ہر چیز کو رزق فراہم کیا جاتا ہے۔

2343 - وروى التِّرْمِذِيّ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيح نصف الْمِيزَان وَالْحَمْد للّٰه تملؤه وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه لَيْسَ لَهَا دون اللّٰه حجاب حَتّٰى تخلص اِلَيْهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ نصف میزان ہے' جبکہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' میزان کو بھر دیتا ہے' اور ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کے لیے کوئی حجاب نہیں ہے' حتیٰ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔

امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

2344 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يستخلص رَجُلًا من أمتِي على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَة فينشر عَلَيْهِ تِسْعَة وَتِسْعين سجلا كل سجل مثل مد الْبَصَر ثُمَّ يَقُوْلُ أتنكر من هٰذَا شَيْئًا أظلمك كتبتي الحافظون فَيَقُوْلُ لَا يَا رب فَيَقُوْلُ افَلَك

عـذر فَـقَـالَ لَا يَـا رب فَيَـقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰى بَلٰى اِن لَك عندنَا حَسَنَة فَاِنَّهٗ لَا ظلم عَلَيْك الْيَوْم فَتخرج بطاقة فِيْهَا أشهـد اَن لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰه وَأشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله فَيَقُوْلُ احضر وزنك فَيَقُوْلُ يَا رب مَا هٰذِهِ البطاقة مَـعَ هٰـذِهِ الســجـلات فَـقَالَ فَاِنَّك لَا تظلم فتوضع السجلات فِيْ كفة والبطاقة فِيْ كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فَلَا يثقل مَعَ اسْم اللّٰه شَيْءٌ

رَوَاهُ التِّـرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک آدمی کو تمام لوگوں سے علیحدہ کرے گا' اس کے سامنے ننانوے (۹۹) رجسٹر رکھ دے گا' جن میں سے ہر رجسٹر تا حد نگاہ وسیع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا' تو اس میں سے کسی کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے فرشتوں نے تیرے ساتھ زیادتی کی ہے؟ وہ جواب میں عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! نہیں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! نہیں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں' میرے پاس تیری ایک نیکی موجود ہے' تجھ پر آج ظلم نہیں کیا جائے' پھر ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائے گا' جس پر یہ کلمہ لکھا ہوگا: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو اپنے میزان کے پاس آجا' وہ عرض کرے گا: اے میرے رورد گار! ان بڑے بڑے رجسٹروں کے سامنے کاغذ کے ایک ٹکڑے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر زیادتی نہیں ہوگی' پھر وہ سب رجسٹر ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں گے جبکہ کاغذ کا ایک ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا' رجسٹروں والا پلڑا اونچا ہو جائے گا' اور کاغذ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے مقابلہ میں کوئی چیز زیادہ وزنی نہیں ہو سکتی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قَوْلِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

باب: کلمہ ''لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ'' پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2345 - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحْـده لَا شـريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كَانَ كمن أعتق اَرْبَعَة أنفس من ولد اِسْمَاعِيل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی دس بار یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے ہے حمد اسی کے لیے خاص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' تو اس کے لیے یہ عمل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کی مثل ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2346 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فَقَالَا كن لَهُ عدل عشر رِقَاب اَوْ رَقَبَة على الشَّك فِيهِ وَقَالَ الطَّبَرَانِیّ فِیْ بعض اَلْفَاظه كن لَهُ كَعدْل عشر رِقَاب من ولد اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام من غير شكّ

❀— امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: یہ کلمات اس کے لیے دس غلام (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک غلام کو آزادی فراہم کرنے کے برابر ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کے لیے یہ الفاظ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

اس مقام پر راوی نے کوئی شک نقل نہیں کیا۔

2347 - وَعَن يَعْقُوب بن عَاصِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجلَيْنِ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا سمعا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا قَالَ عبد قطّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير مخلصا بهَا روحه مُصدقا بهَا قلبه ناطقا بهَا لِسَانه اِلَّا فتق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّمَاء فتقا حَتّٰى ينظر اِلٰى قَائِلهَا من الْاَرْض وَحقّ لعبد نظر اللّٰه اِلَيْهِ اَن يُعْطِيَهُ سؤله

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀— یعقوب بن عاصم' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی خلوص روح' خلوص قلب اور خلوص زبان سے یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' سلطنت اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اس کے لیے مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین پر اس کلمہ کے پڑھنے والے کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے' جب اللہ تعالیٰ بندے کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے' تو پھر بندہ جو کچھ طلب کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عنایت کرتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2348 - وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير كَانَ كَعدْل مُحَرر اَوْ محررين

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ کلمہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔ تو یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور ان سب سے استدلال کیا گیا ہے۔

2349 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من منح منيحة ورق اَوْ منيحة لبن اَوْ هدى زقاقا فَهُوَ كعتاق نسمَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير فَهُوَ كعتق نسمَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَهُوَ فِی التِّرْمِذِیّ بِاخْتِصَار التهليل وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وفرقه ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ فِیْ موضِعين فَذكر المنيحة فِیْ مَوْضِع والتهليل فِیْ آخر

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی بطور عطیہ (تحفہ) چاندی یا دودھ اور یا مشکیزہ پیش کرتا ہے تو یہ ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت کے لائق وہی ہے حمد اس کے ساتھ خاص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ یہ جامع ترمذی میں ''تہلیل'' کے الفاظ کے ساتھ اختصار سے نقل کیا گیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں مختلف جگہوں میں ٹکڑوں کی صورت میں نقل کی ہے۔ انہوں نے ایک مقام پر بطور عطیہ نقل کیا ہے اور دوسرے مقام پر یہ کلمات پڑھنے کا ذکر کیا ہے: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ''۔

2350 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لم يسبقها عمل وَلَمْ يبْق مَعهَا سَيِّئَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وسليم بن عُثْمَان الطَّائِی ثُمَّ الفوزی يكْشف حَاله

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے سلطنت اس کے لیے خاص ہے حمد اس کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے تو اس سے کوئی بھی عمل سبقت نہیں کر سکے گا اور اس کلمہ کے سبب کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

سلیم بن عثمان طائی فوزی راوی کے حوالے سے بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔

www.waseemziyai.com

2351 - وَعَن عَمرو بن شُعَيب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الدُّعَاء دُعَاء يَوْم عَرَفَة وَخير مَا قلت اَنا والنبيون من قبلى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ المملى وَفِيْ أذكار الْمسَاء والصباح وَمَا يَقُوْله بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب وَمَا يَقُوْله اِذا دخل السُّوق وَغَيْر ذٰلِكَ اَحَادِيْث كَثِيْرَة من هٰذَا الْبَاب

❀—عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی کی وساطت سے اپنے دادا جان (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سب سے افضل دعا یوم عرفہ میں کی جانے والی دعا ہے' سب سے افضل کلمہ وہ ہے' جو میں نے پڑھا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے پڑھا ہے (وہ کلمہ یہ ہے:) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' سلطنت اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اسی کے ساتھ مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صبح وشام نماز فجر وعصر کے بعد نمازی کو کیا پڑھنا چاہیے نماز مغرب وعشاء کے بعد کیا پڑھا جائے؟ بازار جاتے وقت کیا پڑھا جائے اور دوسرے مواقع میں پڑھے جانے والے اذکار اس باب میں منقول ہوئے ہیں۔

نَوْعٌ مِّنْهُ

اس بارے میں ایک قسم

2352 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ الْحَيّ الَّذِيْ لَا يَمُوْت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا يُرِيد بهَا اِلَّا وَجه اللّٰه أدخلهُ اللّٰه بهَا جنَّات النَّعِيْمِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبد اللّٰه الْبَابلُتِّي

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' سلطنت اس کے ساتھ خاص ہے' حمد اس کے ساتھ مخصوص ہے' وہ زندگی عطا کرتا ہے' وہ موت دیتا ہے' وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے' اسے موت لاحق نہیں ہوگی' بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی اس کلمہ کے ساتھ رضائے الٰہی حاصل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یحییٰ بن عبداللہ بابلتی سے منقول روایت کے مطابق بیان کی ہے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ

اس حوالے سے ایک قسم

2353 - رُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ اَحَدًا صمدا لم یلد وَلَمْ یُوْلد وَلَمْ یکن لَهٗ کفوا اَحَد کتب اللّٰه لَهٗ اَلفی اَلف حَسَنَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' وہ بے نیاز ہے' نہ کوئی اس کا بیٹا ہے' نہ اس کا کوئی باپ ہے' اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے''۔ تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ بیس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی التَّسْبِیْح وَالتَّکْبِیْر وَالتَّهْلِیْل وَالتَّحْمِیْد علی اخْتِلَاف اَنْوَاعه

باب: تسبیح' تکبیر' تہلیل اور تحمید کے حوالے سے مختلف ترغیبی روایات

2354 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کلمتان خفیفتان علی اللِّسَان ثقیلتان فِی الْمِیْزَان حبیبتان اِلَی الرَّحْمٰن سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات ایسے ہیں' جو زبان سے پڑھنے میں ہلکے پھلکے ہیں' جبکہ میزان میں بھاری ہیں' وہ دو کلمات یہ ہیں: ذات باری تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' ہر قسم کی حمد اس کے ساتھ خاص ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اور عظمت اور بزرگی والا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2355 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبرك بِاَحَبِّ الْکَلَام اِلَی اللّٰه

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبرنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَام اِلَی اللّٰهِ فَقَالَ اِن اَحَبَّ الْکَلَام اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ

www.waseemziyai.com

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀—حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ بہتر کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین کلام کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ بہتر کلام یہ ہے: ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ''۔

امام مسلم، امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ''

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2356 - وَفِیْ رِوَايَةٍ مُسْلِم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَی الْكَلَام أفضل قَالَ مَا اصْطفى اللّٰه لملائكته اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

❀—امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ کلمات مذکور ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا کلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کلام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے (ایک روایت کے مطابق) اپنے بندوں کے لیے منتخب فرمایا (وہ یہ ہے:) ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ''

2357 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ كتب لَهُ مائَة ألف حَسَنَة وَاَرْبَعَة وَعِشْرُوْنَ ألف حَسَنَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه كَانَ لَهُ بهَا عهد عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ لَهُ عَن اَيُّوْبَ بن عتبَة عَن عَطَاءٍ عَنهُ بِنَحْوِهٖ فَقَالَ رجل كَيفَ نهلك بعد هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الرجل ليَاْتِیْ يَوْم الْقِيَامَة بِالْعَمَلِ لَو وضع على جبل لأثقله فتقوم النِّعْمَة من نَعَمُ اللّٰه تكَاد اَن تستنفد ذٰلِكَ كُله اِلَّا اَن يتطول اللّٰه برحمته

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ'' تو اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ جو آدمی یہ کلمہ پڑھتا ہے: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' تو قیامت کے دن یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک عہد کی صورت میں ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ایسی سند سے نقل کیا ہے، جس میں نقص نہیں ہے۔ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایوب بن عتبہ اور عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: اس کی مثل ایک روایت ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ کس طرح ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی کوئی عمل لے کر حاضر ہوگا، وہ ایسا عمل ہوگا کہ اسے پہاڑ پر رکھا جائے، تو اسے بھی بوجھل (وزنی)

www.waseemziyai.com

محسوس ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کھڑی ہو جائے گی' جو تمام اعمال کو ختم کر دے گی تاہم اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سبب اسے طویل کر دے گا' تو اس کا معاملہ مختلف ہوگا۔

2358 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْث اِسْحَاق بن عبد اللّٰه بن اَبِیْ طَلْحَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دخل الْجَنَّة اَوْ وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة كتب اللّٰه لَهُ مائَة ألف حَسَنَة وأربعا وَعِشْرِيْنَ ألف حَسَنَة

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا لَا يهْلك منا اَحَد قَالَ بَلٰى اِن اَحَدُكُمْ ليجيء بِالْحَسَنَاتِ لَو وضعت على جبل أثقلته ثُمَّ تَجِيْء النعم فتذهب بِتِلْكَ ثُمَّ يَتَطَاوَل الرب بَعْدَ ذٰلِكَ برحمته قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسحاق بن عبداللہ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے ان کے دادا جان سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمہ پڑھتا ہے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' وہ جنت میں جائے گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے' جو آدمی ایک سو بار یہ الفاظ پڑھتا ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس طرح تو ہم میں سے کوئی آدمی بھی ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا' آپ نے فرمایا: ہاں' قیامت کے دن کوئی آدمی اپنی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا' اگر انہیں پہاڑ پر رکھا جائے' تو وہ بھی بوجھ محسوس کرے گا' پھر نعمتیں حاضر ہوں گی' جو تمام نیکیوں کو لے اڑیں گی' پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سبب اس آدمی پر فضل کرے گا (گویا اس طرح اسے نجات حاصل ہو جائے گی)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2359 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غرست لَهُ نَخْلَة فِی الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ الفاظ پڑھتا ہے: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' تو اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2360 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم وَبِحَمْدِهٖ غرست لَهُ نَخْلَة فِی الْجَنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ غرست لَهُ شَجَرَة فِی الْجَنَّة

وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم فِیْ موضِعين بِاِسْنَادَيْنِ قَالَ فِیْ اَحَدهُمَا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّقَالَ فِی الْاٰخر على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: ''سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ'' اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے اسے حسن کہا ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل فرمایا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو مختلف مقامات اور دو مختلف اسناد سے بیان کیا ہے۔ ان میں سے ایک سند کے حوالے سے انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق ایک صحیح ہے' جبکہ دوسری روایت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2361 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هاله اللَّيْل اَن يكابده اَوْ بخل بِالْمَالِ اَن يُنْفِقهُ اَوْ جبن عَن الْعَدو اَن يقاتله فليكثر من سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فَاِنَّهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ من جبل ذهب يُنْفِقهُ فِیْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الْفرْيَابِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت نوافل ادا نہیں کرتا یا کنجوسی کی وجہ سے اسے خرچ کرنے کی کوشش نہیں کرتا' یا بزدل ہونے کی وجہ سے دشمن سے جہاد نہیں کرتا' تو اسے بکثرت یہ کلمات پڑھنے چاہیے: ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ'' اس لیے یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

امام فریانی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ یہ روایت غریب ہے۔ تاہم اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

2362 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ يَوْم مائَة مرّة غفرت لَهٗ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ فِیْ آخر حَدِيْثٍ يَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

وَفِیْ رِوَايَةٍ للنسائی من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ حط اللّٰه عَنهُ ذنُوبه وَاِن كَانَت اكثر من زبد الْبَحْر

لم يقل فِیْ هٰذِهٖ فِیْ يَوْم وَلَمْ يقل مائَة مرّة واسنادهما مُتَّصِل ورواتهما ثِقَات

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایک دن میں سو بار یہ کلمات پڑھتا ہے' تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر محدث سے اسے ایک روایت کے آخر میں نقل کی ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ حدیث آگے آئے گی۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔ البتہ انہوں نے دن کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی سو بار پڑھنے کا تذکرہ کیا ہے۔ دونوں روایات کی سند میں اتصال موجود ہے' اور دونوں روایات کے راوی ثقہ ہیں۔

2363 - وَعَن سُلَيْمَان بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من الْاَنْصَار اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نوح لِابْنِهِ اِنِّيْ مُوصِيك بِوَصِيَّة وقاصرها لكَي لَا تنساها أوصيك بِاثْنَتَيْنِ وأنهاك عَن اثْنَتَيْنِ أما اللَّتَان أوصيك بهما فيستبشر اللّٰه بهما وَصَالح خلقه وهما يكثران الولوج على اللّٰه أوصيك بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فَاِن السَّمٰوَات وَالْاَرْض لَو كَانَتَا حَلقَة قصمتهما وَلَوْ كَانَتَا فِيْ كفة وزنتهما وأوصيك بسبحان اللّٰه وَبِحَمْدِهٖ فَاِنَّهُمَا صَلَاة الْخلق وَبِهِمَا يرْزق الْخلق وَاِن من شَيْءٍ اِلَّا يسبح بِحَمْدِهٖ وَلٰكِن لَا تفقهون تسبيحهم اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا وَأما اللَّتَان اَنهَاك عَنْهُمَا فيحتجب اللّٰه مِنْهُمَا وَصَالح خلقه اَنهَاك عَن الشّرك وَالْكبر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم من حَدِيْثٍ عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد الولوج الدُّخُوْل

❀ — حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ' ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک بات کی تلقین کرنے والا ہوں' یہ نصیحت مختصر ہے' تاکہ تم اسے بھولنے نہ پاؤ' میں تمہیں دو امور کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں' جن چیزوں کا میں حکم دوں گا' وہ دو ایسی چیزیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے۔ اس کی مخلوق کے نیک لوگ بھی خوش ہو جاتے ہیں' ان کے سبب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدمی رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ میں تمہیں یہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں: ''لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اس لیے کہ اگر آسمان و زمین ایک حلقہ کی شکل میں ہوں' تو ان کو بھی عبور کر جائے گا' اگر ان (آسمان و زمین) کو ایک پلڑے میں رکھا جائے جبکہ اسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے' تو اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ میں تمہیں یہ کلمات پڑھنے کا حکم دیتا ہوں: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' اس لیے یہ مخلوق کے لیے نماز ہے' اس وجہ سے مخلوق کو رزق فراہم کیا جاتا ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتی ہے' مگر تم لوگوں کو اس کی تسبیح کا علم نہیں ہے' بلاشبہ وہ بردبار اور مغفرت کرنے والی ذات ہے' وہ دو چیزیں جن سے میں تمہیں منع کرتا ہوں ایسی چیزیں ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ حجاب کرتا ہے' اس کی مخلوق سے نیک لوگ بھی اس سے حجاب کرتے ہیں' میں تمہیں شرک اور تکبر دونوں سے منع کرتا ہوں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بزار اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

متن میں مذکور ''الولوج'' سے مراد داخل ہونا ہے۔

2364 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com

وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ أَسْتَغْفِر اللّٰه وَاَتُوْب اِلَيْهِ

من قَالَهَا كتبت لَهُ كَمَا قَالَهَا

ثُمَّ علقت بالعرش لَا يمحوها ذَنْب عمله صَاحبهَا حَتّٰى يلقى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَهِي مختومة كَمَا قَالَهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا يحيى بن عمر بن مَالك النكرى

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذات باری تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' حمد اسی کے ساتھ خاص ہے' اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے' جو عظمت و بزرگی والا ہے' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں۔ جو آدمی ان کلمات کو پڑھتا ہے' تو یہ اس کے لیے اسی طرح لکھے جاتے ہیں' جس طرح یہ پڑھے جاتے ہیں' پھر انہیں عرش عظیم کے ساتھ معلق کیا جاتا ہے' ان کو پڑھنے والے کا کوئی بھی گناہ ان کو مٹا نہیں سکتا' حتیٰ کہ وہ آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے گا' تو اس وقت بھی یہ کلمات مہر شدہ ہوں گے' جس طرح اس نے یہ پڑھے ہوں گے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم یحییٰ بن عمر بن مالک نکری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

2365 - وَعَن مُصعب بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدثنِي اَبِي قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجزُ اَحَدُكُمْ اَن يكْسب كل يَوْم ألف حَسَنَة فَسَاَلَهُ سَائل من جُلَسَائِهِ كَيفَ يكْسب اَحَدنَا ألف حَسَنَة قَالَ يسبح مائَة تَسْبِيْحَة فتكتب لَهُ ألف حَسَنَة اَوْ تحط عَنهُ ألف خَطِيئَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحميدِي رَحِمَهُ اللّٰهُ كَذَا هُوَ فِي كتاب مُسْلِم فِي جَمِيْع الرِّوَايَات اَوْ تحط

قَالَ البرقانى وَرَوَاهُ شُعْبَة وَاَبُوْ عوَانَة وَيحيى الْقطَّان عَن مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِم من جِهَته فَقَالُوْا وتحط بِغَيْر ألف انْتهى

قَالَ الْحَافِظ هٰكَذَا رِوَايَةِ مُسْلِم وَأما التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ فَاِنَّهُمَا قَالَا وتحط بِغَيْر ألف

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے والد گرامی (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے مجھے بیان کیا ہے' ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کوئی آدمی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کما سکتا ہے؟ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی ایک دن میں کیسے ایک ہزار نیکیاں کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو آدمی ایک دن میں ایک سو بار یہ کلمات پڑھتا ہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ" تو اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک ہزار برائیاں مٹائی جائیں گی۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

علامہ حمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ان الفاظ سے نقل کی ہے: یا اس کے ایک ہزار گناہ ختم کر دیے جائیں گے۔

علامہ برقانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شعبہ' ابوعوانہ اور یحییٰ القطان نے اسے موسیٰ نامی راوی سے اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ان تمام لوگوں سے بایں الفاظ نقل کیا ہے' اور ایک ہزار گناہ ختم کر دیے جائیں گے یعنی انہوں نے حرف ''یا'' نقل نہیں کیا..... ان کی گفتگو یہاں تک ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں اسی طرح منقول ہے' جبکہ امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اور ایک ہزار گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں' گویا انہوں نے لفظ ''یا'' بالکل نقل نہیں کیا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2366 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اَقُوْل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ کلمات تلاوت کرتا ہوں: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ'' یہ میرے ہاں ہر اس چیز سے زیادہ عزیز ہے' جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2367 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْکَلَام اِلَی اللّٰهِ اَربع سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَا یَضرك بأیهن بدأت

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد وَهن من الْقُرْآن

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَیْضًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار کلمات ایسے ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہیں: (وہ یہ ہیں:) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ'' تم ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھ لو' اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

امام مسلم' امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ کلمات قرآن مجید میں سے ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2368 - وَعَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الْكَلَام سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀ — رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا بیان ہے: سب سے افضل کلام یہ ہے: ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ''

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

2369 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِهِ وَهُوَ يغْرس غرسا فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا الَّذِیْ تغرس قلت غراسا

قَالَ اَلا أدلك على غراس خير من هٰذَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تغرس لَك بِكُل وَاحِدَةٍ شَجَرَة فِی الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت ایک پودا لگانے میں مصروف تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں پودا لگا رہا ہوں آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے پودے کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے افضل ہے؟ ان کلمات کو پڑھنا: ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ان میں سے ہر کلمہ جنت کے باغ میں ایک درخت لگانے کا سبب بنے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2370 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقِيت اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَة أسرِی بِی فَقَالَ يَا مُحَمَّد أقرىء أمتك منی السَّلَام وَأخْبرهمْ اَن الْجَنَّة طيبَة التربة عذبة المَاء وَاَنَّهَا قيعان وَاَن غراسها سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط وَزَاد وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ورويـاه عَن عبـه الْوَاحِد بن زِيَاد عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظِ اَبُو الْقَاسِم هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عبد الله بن مَسْعُوْد وَعَبْدُ الرَّحْمٰن هٰذَا لم يسمع من اَبِيْه وَعَبْدُ الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق هُوَ اَبُوْ شيبَة الْكُوْفِيْ واه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ واه من حَدِيْثِ سلمَان الْفَارِسِي وَلَفْظُهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِي الْجَنَّة قيعانا فَاكْثرُوا من غرسها

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا غرسها قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری طرف سے اپنی امت کو سلام فرمائیے گا یہ بات بھی کہہ دیجیے گا: جنت کی مٹی پاکیزہ ہے' پانی شیریں اور وہاں میدان بھی ہیں' جبکہ پودا لگانے کا طریقہ یہ کلمات پڑھنا ہے: "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (یہ کلمات پڑھنا ہے) "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

انہوں نے یہ روایت عبدالواحد بن زیاد' عبدالرحمٰن' قاسم اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مطابق یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابوالقاسم نامی راوی حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ عبدالرحمٰن نامی راوی کا اپنے والد گرامی سے سماع ثابت نہیں ہے۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق نامی راوی ابوشیبہ ہیں' جو "واہی" ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت واہی مسند سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے) میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جنت میں میدان موجود ہیں' آپ لوگ ان میں بکثرت پودے لگاؤ' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں پودے لگانے کا طریق کار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھنا ہے: سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

2371 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ غرس لَهٗ بِكُل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَة فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن لَا بَاْس بِهٖ فِي المتابعات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" تو ان میں سے ہر کلمہ کے عوض اس آدمی کے لیے جنت ایک پودا لگایا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اور متابعات میں ایسی روایت نقل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

2372 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من هلل مائَة مرّة وَسبح مائَة مرّة وَكبر مائَة مرّة كَانَ خيرا لَهُ من عشر رِقَاب يعتقهن وست بدنات ينحرهن

وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّسبع بدنات

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن سَلمَة بن وردان عَنهُ وَهُوَ اِسْنَاد مُتَّصِل حسن

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی ایک سو بار یہ پڑھتا ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ" ایک سو بار یہ پڑھتا ہے: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے اور چھ بڑے جانور قربان کرنے سے بہتر ہے۔ ایک روایت میں ہے: "سات بڑے جانور"۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سلمہ بن وردان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ اس کی سند متصل اور حسن ہے۔

2373 - وَعَنْ أم هانىء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مر بِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد كَبرت سني وضعفت اَوْ كَمَا قَالَت فمرني بِعَمَل أعمله وَاَنا جالسة قَالَ سبحي اللّٰه مائَة تَسْبِيْحَة فَاِنَّهَا تعدل لَك مائَة رَقَبَة تعتقينها من ولد اِسْمَاعِيل واحمدى اللّٰه مائَة تَحْمِيدَة فَاِنَّهَا تعدل لَك مائَة فرس مسرجة ملجمة تحملين عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْل اللّٰه وكبرى اللّٰه مائَة تَكْبِيْرَة فَاِنَّهَا تعدل لَك مائَة بَدَنَة مقلدة متقبلة وهللى اللّٰه مائَة تَهْلِيلَة قَالَ اَبُوْ خلف اَحْسبهُ قَالَ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع يَوْمَئِذٍ لاَحَدٌ عمل أفضل مِمَّا يرفع لَك اِلَّا اَن يَاْتِيْ بِمثل مَا أتيت

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَلَمْ يقل وَلَا يرفع اِلٰى آخِره

وَالْبَيْهَقِيّ بِتَمَامِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فَجعل ثَوَاب الرّقاب فِي التَّحْمِيد وَمِائَة فرس فِي التَّسْبِيْح وَقَالَ فِيْهِ وهللى اللّٰه مائَة تَهْلِيلة لَا تذر ذَنبا وَلَا يسبقها عمل

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِمَعْنَاهُ بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِنَحْوِ اَحْمد وَلَمْ يقل اَحْسبهُ وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْهِ قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد كَبرت سني ورق عظمي فدلني على عمل يدخلني الْجَنَّة قَالَ بخ بخ لقد سَاَلت وَقَالَ فِيْهِ وَقَوْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مائَة مرّة فَهُوَ خير لَك مِمَّا أطبقت عَلَيْهِ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع يَوْمَئِذٍ عمل أفضل مِمَّا يرفع لَك اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت اَوْ زَاد

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ اَحْمد وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَزَاد قولى وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا تترك ذَنبا وَلَا يشبهها عمل

www.waseemziyai.com

❀—حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے قریب سے گزرے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری عمر طویل ہوچکی ہے' میں کمزور ضعیف ہوگئی ہوں' آپ مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں' جسے میں بیٹھ کر سکون سے بجالاسکوں؟ آپ نے فرمایا: تم ایک سو بار "سُبْحَانَ اللّٰہِ" پڑھا کرو' یہ تمہارے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا' تم ایک سو بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھا کرو' یہ عمل تمہارے لیے ایک سو گھوڑے مع زین و لگام اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کے برابر ہوگا' تم ایک سو بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھو' یہ تمہارے لیے ایک سو ایسے اونٹ قربان کرنے کے برابر ہوگا جن کے گلے پر ہار موجود ہوں اور ان کی قربانی بھی قبول ہو' تم ایک سو بار "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھ لیا کرو (راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ عمل آسمان اور زمین کے مابین جگہ کو بھر ڈالے گا' اس دن میں اس سے بہتر کسی کا عمل اوپر نہیں پہنچے گا' سوائے اس آدمی کے جس نے تم جیسا عمل کیا ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: "اونچا نہیں ہوگا" سے تا آخر کلمات۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوری روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھنے کے اجر میں غلام آزاد کرنے کا ثواب بیان کیا ہے۔ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" پڑھنے کے ثواب میں گھوڑے کا اجر نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: تم "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ" ایک سو بار پڑھا کرو۔ تمہارا کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا' اور کوئی عمل اس سے سبقت نہیں کرے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون ایک روایت میں مختصر طور پر نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں "میرا خیال ہے" مگر یہ الفاظ منقول ہیں: امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے بیان کی ہے۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری عمر طویل ہوگئی ہے۔ ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' آپ مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بہت خوب سوال کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ" ایک سو بار پڑھا کرو' یہ عمل تمہارے لیے اس سے افضل ہوگا' جس پر آسمان اور زمین کے تمام طبقات ہیں۔ اس دن اس سے بہتر کوئی عمل اوپر روانہ نہیں ہوگا' تاہم اس آدمی کا عمل مختلف ہوگا' جس نے تم جیسا عمل کیا ہوگا' یا اس نے اسے اس سے زیادہ تعداد میں پڑھا ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ البتہ ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: تم "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" پڑھا کرو' اس کی وجہ سے تمہارے گناہ مٹ جائیں گے اور کوئی عمل اس کی مثل نہیں ہے۔

2374 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ

www.waseemziyai.com

وَبِحَمْدِهٖ كَانَ مثل مائة بَدَنَة اِذا قَالَهَا مائة مرّة وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ مائة مرّة كَانَ عدل مائة فرس مسرج ملجم فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر مائة مرّة كَانَ عدل مائة بَدَنَة تنحر بِمَكَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ ورواة اِسْنَاده رُوَاة الصَّحِيْح خلا سليم بن عُثْمَان الفوزى يكْشف حَاله فَاِنَّهٗ لَا يحضرنى الْاٰن فِيْهِ جرح وَلَا عَدَالَة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی ایک سوبار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" پڑھے گا' یہ اس کے لیے ایک سو جانور قربان کرنے کی مثل ہوگا' جوآدمی سوبار پڑھے گا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" تو یہ عمل اس کے لیے زین ولگام سمیت ایک سو گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کے برابر ہوگا۔ جوآدمی ایک سوبار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھے گا' تو یہ عمل اس کے لیے مکہ معظمہ میں سو اونٹ کی قربانی کرنے کے برابر ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی شمار ہوتے ہیں۔ تاہم ایک راوی سلیم بن عثمان فوزی کا معاملہ مختلف ہے' مگر اس وقت اس کے حوالے سے جرح وتعدیل کا معاملہ میرے ذہن میں موجود نہیں ہے۔

2375 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه اصْطفى من الْكَلَام اَرْبعا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰه كتبت لَهٗ عشرُوْن حَسَنَة وحطت عَنهُ عشرُوْن سَيِّئَة وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر فَمثل ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فَمثل ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ رب الْعَالمين من قبل نَفسه كتبت لَهٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة وحطت عَنهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّالْبَيْهَقِيّ وَفِيْ آخِره وَمَنْ اكثر ذكر اللّٰه فَقَدْ برىء من النِّفَاق

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ نے (اپنے) کلام سے چار کلمات کا انتخاب کیا ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" تو جوآدمی "سُبْحَانَ اللّٰهِ" پڑھتا ہے' تو اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ ختم کردیے جاتے ہیں' جوآدمی "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھتا ہے' اسے بھی اس کی مثل ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ جوآدمی "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہتا ہے' اسے اس کی مثل ثواب دیا جاتا ہے' جوآدمی "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" صدق دل سے پڑھتا ہے' اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ ختم کیے جاتے ہیں۔

امام احمد' امام ابن ابودنیا اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے اختتام پر یہ الفاظ ہیں: جوآدمی بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' وہ نفاق سے پاک ہوجاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

2376 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُور شطر الْاِيْمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِيْزَان وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت ابو مالک اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کی تلاوت میزان کو بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا پڑھنا آسمان اور زمین کے مابین حصہ کو بھر دیتا ہے۔ نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، اور صبر ایک روشنی ہے۔ قرآن کریم تمہارے حق میں، یا تمہارے خلاف حجت ہے، جو آدمی روزانہ اپنی ذات کا سودا کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ خود کو آزاد کرتا ہے، یا غلام بناتا ہے۔

امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2377 - وَعَن رجل من بنی سليم قَالَ عدهن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدی اَوْ فِیْ يَده قَالَ التَّسْبِيْح نصف الْمِيْزَان وَالْحَمْد لله تملؤه وَالتَّكْبِيْر يمْلَأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّوْم نصف الصَّبْر وَالطهُور نصف الْاِيْمَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو بِنَحْوِهٖ وَزَاد فِيْهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه لَيْسَ لَهَا دون اللّٰه حجاب حَتّٰی تخلص اِلَيْهِ

❀ — بنو سلیم کے ایک آدمی سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ پر (راوی کو تردد، شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے دست اقدس پر یہ کلمات شمار کروائے، آپ نے فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰہِ" پڑھنا نصف ایمان ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھنا اسے بھر دیتا ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھنا، زمین و آسمان کے درمیان جگہ کو بھر ڈالتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے، طہارت نصف ایمان ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی مثل نقل کیا ہے۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے لیے ذات باری تعالیٰ سے قبل کوئی حجاب نہیں ہے، حتیٰ کہ یہ کلمہ ذات باری تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔

2378 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَاسا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب اَهْلِ الدُّثُور بِالْاُجُورِ يصلونَ كَمَا نصلی وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوم وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْل اَمْوَالهم قَالَ اَوَلَيس قد جعل اللّٰه لكم مَا تصدقُوْنَ بِهٖ اِن بِكُل تَسْبِيْحَة صَدَقَة و كل

www.waseemziyai.com

تَكْبِيرَة صَدَقَة وكل تَحْمِيدَة صَدَقَة وَأمر بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وَنهى عَن مُنكر صَدَقَة وَفِي بضع اَحَدُكُمْ صَدَقَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدنَا شَهْوَته وَيكون لَهُ فِيهَا أجر قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَو وَضعهَا فِيْ حرَام كَانَ عَلَيْهِ وزر فَكَذٰلِكَ اِذا وَضعهَا فِي الْحَلَال كَانَ لَهُ أجر

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

الدُّثُور بِضَم الدَّال جمع دثر بِفَتْحِهَا وَهُوَ المَال الْكثير

والبضع بِضَم الْمُوَحدَة هُوَ الْجِمَاع وَقيل هُوَ الْفرج نَفسه

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: کچھ صحابہ کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اہل ثروت سبقت لے گئے' وہ ہماری طرح نماز ادا کرتے ہیں' وہ ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں' مگر وہ اپنے اموال کو امتیازی شان سے خیرات کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی چیز عنایت نہیں کی ہے' جو تم بطور صدقہ پیش کرسکو؟ (یادرکھو!) "سُبْحَانَ اللّٰهِ" پڑھنا' صدقہ ہے۔ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھنا صدقہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے' برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ انسان کی شرمگاہ میں صدقہ کا عنصر موجود ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم میں سے جب کوئی آدمی اپنی خواہش کی تکمیل کرتا ہے' تو کیا اسے اس کا بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر وہ آدمی اس خواہش کی تکمیل حرام طریقہ سے کرتا' تو اسے گناہ ملتا؟ اگر وہ اس کی تکمیل حلال طریقہ سے کرتا ہے' تو اسے اس کا ثواب ملے گا۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "الدثور" میں 'د' پر پیش ہے' یہ لفظ "دثر" کی جمع ہے۔ اس 'د' پر زبر ہے۔ اس کا معنی ہے: وافر مال' زائد مال۔ لفظ "البضع" میں 'ب' پر پیش ہے' اور اس کا معنی ہے: صحبت کرنا' جماع کرنا' شرمگاہ۔

2379 - وَعَنْ اَبِيْ سلمى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ راعي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بخ بخ لخمس مَا أثقلهن فِي الْمِيْزَان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر وَالْولد الصَّالح يتوفى للمرء الْمُسْلِم فيحتسبه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِلَفْظِهِ من حَدِيْثِ ثَوْبَان وَحسن اِسْنَاده وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ سفينة وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀ — رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے حضرت ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ کلمات بہت خوب ہیں' جو میزان میں بہت بھاری ہوں گے (وہ یہ ہیں:) "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ" جس مسلمان کی نیک اولاد وفات پاجائے' وہ اس کے ثواب کی امید رکھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

اسے اپنی صحیح میں لکھا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح بھی قرار دیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے انہی الفاظ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس کی سند حسن ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2380 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خلق کل اِنْسَان من بنی آدم علی سِتِّینَ وثلاثمائة مفصل

من کبر اللّٰہ وَحمد اللّٰہ وَهَلل اللّٰہ وَسبح اللّٰہ واستغفر اللّٰہ وعزل حجرا عَن طَرِیْق الْمُسْلِمین اَوْ شَوْکَة اَوْ عظما عَن طَرِیْق الْمُسْلِمین اَوْ اَمر بِمَعْرُوْف اَوْ نهی عَن مُنکر عدد تِلْكَ السِّتین والثلاثمائة فَاِنَّهُ یُمْسِی یَوْمَئِذٍ وَّقد زحزح نَفسه عَن النَّار

قَالَ اَبُوْ تَوْبَة وَرُبمَا قَالَ یمشی یَعْنِیْ بالشین الْمُعْجَمَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: اولاد آدم میں سے ہر شخص کی تخلیق تین سو ساٹھ (۳۶۰) اعضاء پر ہوئی ہے جو آدمی "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتا ہے یا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہتا ہے یا "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھتا ہے یا "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہتا ہے یا استغفار کرتا ہے یا مسلمانوں کے راستہ سے پتھر ہٹا دیتا ہے کانٹا دور کر دیتا ہے یا مسلمانوں کے راستہ سے ہڈی دور کرتا ہے یا وہ نیکی کی راہنمائی کرتا ہے یا برائی سے روکتا ہے اور یہ امور تین سو ساٹھ (۳۶۰) کی تعداد میں کرتا ہے تو وہ شام کے وقت اس حالت میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم سے محفوظ کر لیتا ہے۔

روایت کے ابوتوبہ نامی راوی نے یہ الفاظ تحریر کیے ہیں: بعض مقامات پر لفظ "یمسی" کی بجائے لفظ "یمشی" منقول ہے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2381 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَعْرَابِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قد عَالَجت الْقُرْآن فَلَم أستطعه فعلمنی شَیْئًا یجزیء من الْقُرْآن قَالَ قل سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَهَا وأمسکها بأصابعه فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذَا لرَبی فَمَا لی قَالَ تَقول اَللّٰهُمَّ اغْفِر لی وارحمنی وَعَافِنِیْ وارزقنی وَاَحْسبهُ قَالَ واهدنی وَمضی الْاَعْرَابِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذهب الْاَعْرَابِی وَقد مَلأ یَدَیْہِ خیرا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن الْحجَّاج بن اَرْطَاة عَن اِبْرَاهِیْمَ السکسکِی عَنہُ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُخْتَصِرًا وَزَاد فِیْہِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

وَاِسْنَادہ جید

❀ — حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دیہاتی آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

www.waseemziyai.com

کیا: یارسول اللہ! میں نے قرآن سیکھنے کی بہت کوشش کی' مگر مجھے کامیابی حاصل نہیں ہوئی' آپ مجھے کسی ایسے کلمہ کی راہنمائی فرمائیں' جوقرآن کانعم البدل ہوجائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' اس نے یہ کلمات پڑھے اورانہیں اپنی انگلیوں پرشمار بھی کیے۔اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو میرے پروردگار کے لیے ہے' پھرمیرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: اے اللہ! تو میری بخشش کرتو مجھ پررحم کر' تو مجھے عافیت عطا کراورتو مجھے رزق عنایت کر''۔ راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق یہ الفاظ ہیں: تو مجھے ہدایت عطا کر۔اس کے بعد وہ دیہاتی روانہ ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دیہاتی اس کیفیت میں واپس پلٹا ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھرے ہوئے تھے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حجاج بن ارطاۃ ابراہیم سکسکی اورابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطوراختصار نقل کی ہے۔انہوں نے اس میں یہ الفاظ بھی تحریر کیے ہیں: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

اس روایت کی سند عمدہ ہے۔

2382 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِی اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ كَلَامًا أَقُوله قَالَ قل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاللّٰهُ أَكْبَر كَبِيْرًا وَالْحَمْد للّٰه كثيرا وَسُبْحَان اللّٰه رب الْعَالمين وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيز الْحَكِيْم

قَالَ هٰؤُلَاءِ لرَبی فَمَا لی قَالَ قل اَللّٰهُمَّ اغْفِر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی وَزَاد من حَدِيْثِ اَبِیْ مَالك الْاَشْجَعِیّ وَعَافِنِی

وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ فَاِن هٰؤُلَاءِ تجمع لَك دنياك و آخرتك

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دیہاتی آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) مجھے ایسے کلام کی تعلیم ارشادفرمائیں جسے میں پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودنہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' وہ عظمت وکبریائی کا مالک ہے' ہرطرح کی حمد اس کے ساتھ خاص ہے' وہ ہرعیب سے پاک ہے' جوتمام جہانوں کا مالک ہے۔اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا کچھ بھی نہیں ہوسکتا' وہ غالب وحکمت والا ہے۔

دیہاتی نے عرض کیا: یہ چیز تو میرے پروردگار کے لیے ہے' تو پھرمیرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: اے اللہ! تو میری بخشش کردے' تو مجھ پررحم کر' تو مجھے ہدایت پرثابت قدم رکھ اورتو مجھے عافیت عنایت کر۔

ایک روایت میں منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات تمہارے لیے دنیا اورآخرت کی تمام نعمتوں کو جمع کردیں

www.waseemziyai.com

گے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بیان کی ہے۔

2383 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بدوی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِیْ خیرا

قَالَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

قَالَ وَعقد بِیَدِهٖ اَرْبعا ثُمَّ ذهب فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰـه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تبسم وَقَالَ تفکر البائس فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَکْبَر هٰذَا کُله للّٰه فَمَا لی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قلت سُبْحَانَ اللّٰه

قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت الْحَمد للّٰه

قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت اللّٰه أکبر

قَالَ اللّٰه صدقت

فَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِر لی فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت فَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت وَتقول اَللّٰهُمَّ ارزقنی فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت

قَالَ فعقد الْاَعْرَابِی سبعا فِیْ یَده

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ وَهُوَ فِی الْمسند وَسنَن النَّسَائِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِمَعْنَاهُ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دیہاتی آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے بھلائی کی تعلیم ارشاد فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ'' راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کی انگلیوں کو بند فرما کر ان چار کلمات کی تعلیم ارشاد فرمائی (پھر دیہاتی نے اپنی انگلیوں کے ذریعے یہ کلمات سیکھ لیے) پھر وہ دیہاتی آدمی واپس روانہ ہو گیا' اس نے پڑھا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ'' پھر وہ واپس آ گیا' آپ نے اسے دیکھا' تو مسکرا دیے' آپ نے فرمایا: یہ آدمی پریشان ہے' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کلمات: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ'' یہ تو ذات باری تعالیٰ کے لیے ہیں' تو پھر میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے سچ کہا' جب تم ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے سچ کہا' جب تم: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے سچ کہا' جب تم ''اَللّٰهُ اَکْبَرُ'' پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے سچ کہا' پھر تم یہ کلمات پڑھو: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما دے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے بخشش کر دی ہے' پھر تم یوں کہو: اے پروردگار تو مجھ

www.waseemziyai.com

پر رحم کر تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کر دیا ہے پھر تم یہ بات کہو: اے اللہ! تو مجھے رزق عنایت کر تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں ایسا کر چکا ہوں۔

راوی کا بیان ہے: اس دیہاتی آدمی نے اپنی انگلیوں پر ان سات امور کو شمار کیا تھا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سند میں نقل کی ہے اور سنن نسائی میں بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ نقل کی گئی ہے۔

2384 - وَعَن سلمی أم بنی اَبِیْ رَافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مولی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرنِیْ بِکَلِمَات وَلَا تکثر عَلَیّ فَقَالَ قولی اللّٰہ أکبر عشر مَرَّات یَقُوْلُ اللّٰہ ھٰذَا لی وَقَوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عشر مَرَّات یَقُوْلُ اللّٰہ ھٰذَا لی وَقَوْلِی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یَقُوْلُ قد فعلت فتقولین عشر مَرَّات وَیَقُوْلُ قد فعلت

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

❀ — حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے بچوں کی والدہ محترمہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے: انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں مختصر کلمات کی تعلیم ارشاد فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دس بار پڑھو: ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے تم دس بار پڑھو: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے تم پڑھو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا ہی کر دیا تم دس بار پڑھو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' تو اللہ تعالیٰ ہر بار فرمائے گا میں نے ایسا ہی کر دیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا۔

2385 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ استکثروا من الْبَاقِیَات الصَّالِحَات

قیل وَمَا ھن یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ التَّکْبِیْر والتھلیل وَالتَّسْبِیْح وَالْحَمْد للّٰہ وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم ایسی نیکیوں کی کثرت کرو جو باقی رہ جانے والی ہیں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون سی نیکیاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات پڑھنا: ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''

امام احمد اور امام ابو یعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کر کے ہے: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

2386 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا جنتكم

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَدو حضر قَالَ لَا وَلٰكِن جنتكم مِنَ النَّار

قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَاِنَّهُنَّ یَاْتِین یَوْم الْقِیَامَة مجنبات ومعقبات وَهن

الْبَاقِیَات الصَّالِحَات

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

جنتكم بِضَم الْجِیْم وَتَشْدِید النُّوْن اَی مَا یستركم ویقیكم

ومجنبات بِفَتْح النُّوْن اَی مُقَدمَات أمامكم وَفِیْ رِوَایَةِ الْحَاكِم منجیات بِتَقْدِیْم النُّوْن علی الْجِیْم وَكَذَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

وَرَوَاهُ فِی الصَّغِیر من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَجمع بَیْنَ اللَّفْظَیْنِ فَقَالَ ومنجیات ومجنبات

وَاِسْنَاده جید قوی

ومعقبات بِكَسْر الْقَاف الْمُشَدّدَة اَی تتعقبكم وَتَاْتِیْ من وَرَائِكُمْ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم اپنی ڈھال حاصل کرو! صحابہ کرام نے عرض کیا: کیا دشمن کی آمد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں' بلکہ جہنم سے حفاظت کے لیے تم ڈھال پکڑو' تم لوگ یہ کلمات پڑھو: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' جب قیامت کے دن یہ کلمات آئیں گے' تو یہ تمہارے آگے رواں دواں ہوں گے اور تمہارے پیچھے چل رہے ہوں گے۔ یہی باقی رہنے والی تمہاری نیکیاں ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''جنتکم'' میں 'ج' پر پیش جبکہ 'ن' پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے: ایسی چیز جو تمہاری حفاظت کا سبب بنے اور محفوظ رکھے۔ لفظ ''منجیات'' میں 'ن' پہلے جبکہ 'ج' بعد میں ہے اور 'ن' پر تشدید ہے۔ اس سے مراد ایسی چیز ہے' جو انسان کی نجات کا سبب بنے۔ امام حاکم کے مطابق لفظ ''مجنبات'' میں 'ن' پر زبر ہے' جس سے مراد ایسی چیز ہے' جو انسان کے آگے چلے اور اس کی حفاظت کا سبب بنے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: تم پڑھو: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے دونوں الفاظ جمع کر دیے ہیں: ''منجیات ومجنبات'' اس کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

لفظ ''معقبات'' میں 'ق' کے نیچے زیر ہے' اور اس پر بھی تشدید ہے۔ اس سے مراد ایسی چیز ہے' جو آدمی کے پیچھے چل رہی ہو۔

2387 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِيَات الصَّالِحَات وَهن يحططن الْخَطَايَا كَمَا تحط الشَّجَرَة وَرقهَا وَهِي من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ أصلحهما فِيْهِ عمر بن رَاشد وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَلَا بَأْس بِهٰذَا الْاِسْنَاد فِي المتابعات وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيْق عمر اَيْضًا بِاخْتِصَار

❀--- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات تلاوت کرو: "سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" یہ ایسی نیکیاں ہیں، جو باقی رہنے والی ہیں۔ یہ گناہوں کو اس طرح مٹادیتی ہیں، جس طرح درخت اپنے پتے گرادیتا ہے، اور یہ کلمات جنت کے خزانہ میں شمار ہوتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے بیان کی ہے۔ دونوں میں سے جو بہتر ہے، اس میں عمر بن راشد نامی راوی موجود ہے، اور اس کی باقی راویوں سے صحیح میں استدلال منقول ہے۔ متابعات میں اس طرح کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمر بن راشد نامی راوی کے حوالے سے مختصر تحریر کی ہے۔

2388 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا تذكرُوْنَ من جلال اللّٰه التَّسْبِيْح والتهليل والتحميد ينعطفن حول الْعَرْش لَهُنَّ دوِي كَدَوِيِّ النَّحْل تذكر بصاحبها أما يحب اَحَدُكُمْ اَن يكون لَهُ اَوْ لَا يزَال لَهُ من يذكر بِهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀--- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال کے بارے میں، جو ذکر کرتے ہو، اس میں ان کلمات کا پڑھنا شامل ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" یہ عرش کے اطراف میں اس طرح گھومتے ہیں، جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے، یہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتے ہیں، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کا ذکر مستقل بنیادوں پر ہوتا رہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے، روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے، اور انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2389 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا حدثتكم بِحَدِيْثٍ اَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيْق ذٰلِكَ فِيْ كتاب اللّٰه اِن الْعَبْد اِذا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وتبارك اللّٰه قبض عَلَيْهِنَّ ملك فَضَمَّهُنَّ تَحت جناحه وَصعد بِهن لَا يمر بِهن على جمع من الْمَلَائِكَة اِلَّا اسْتَغْفرُوا لِقَائِلِهِنَّ حَتّٰى يحيا بِهن وَجه الرَّحْمٰن ثُمَّ تَلا عبد اللّٰه اِلَيْهِ يصعد الْكَلم الطّيب وَالْعَمَل الصَّالح يرفعهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كَذَا فِيْ نُسْخَتي يحيا بِالْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَشْدِيد الْمُثَنَّاة تَحت

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فَقَالَ حَتّٰی یَجِیْء بِالْجِیم وَلَعَلَّه الصَّوَاب

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب میں تمہارے پاس کوئی حدیث بیان کروں' تو اس کی تائید میں قرآن کریم سے بھی کوئی دلیل بیان کروں گا' جب کوئی آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: ''سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰـهُ اَکْبَرُ'' تو ایک فرشتہ ان کلمات کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے' پھر وہ انہیں اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتا ہے' انہیں لے کر اوپر روانہ ہو جاتا ہے' فرشتوں کی جس بھی جماعت کے پاس سے اس کا گزر ہوتا ہے' تو وہ فرشتے ان کی تلاوت کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں' حتیٰ کہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: پاکیزہ کلمات' اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح اس کی جانب اٹھتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہماری سند میں یہ لفظ منقول ہے: ''یحیا'' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''حتی یحیی'' گویا انہوں نے 'ج' سے نقل کیا ہے۔ شاید یہی صحیح ہو۔

2390 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا علی الْاَرْض اَحَد یَقُوْلُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَکْبَر وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا کفرت عَنهُ خطایاه وَلَوْ کَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وروی شُعْبَة هٰذَا الحَدِیْثِ من اَبِیْ بلج بِهٰذَا الْاِسْنَاد نَحْوِهٖ وَلَمْ یرفعهُ انْتهی

وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالْحَاکِم وَزَادا وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه

وَقَالَ الْحَاکِم حَاتِم ثِقَة وزیادته مَقْبُوْلَة یَعْنِیْ حَاتِم بن اَبِیْ صَغِیرَة

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پوری زمین میں سے جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہو۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نامی راوی نے یہ روایت ابوبلج نامی راوی کے حوالے سے اس سند سے بیان کیا ہے' جو اس کی مثل ہے۔ البتہ انہوں نے اسے بطور مرفوع حدیث نقل کیا ہے۔ یہاں تک ان کی گفتگو مکمل و ختم ہوئی۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ زائدہ ہیں: ''سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ''

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند میں حاتم نامی راوی ثقہ ہے۔ ان کا اضافہ قبول ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد ''حاتم بن ابی صغیرہ نامی راوی'' ہے۔

2391 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخذ غصنا فنفضه فَلَمْ ينتفض ثُمَّ نفضه فَلَمْ ينتفض ثُمَّ نفضه فانتفض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تنفض الْخَطَایَا کَمَا تنفض الشَّجَرَة وَرقهَا

رَوَاہُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مر بشجرة يابسة الْوَرق فضربها بعصا فَتَنَاثَرَ وَرقهَا فَقَالَ اِن الْحَمْدُ للّٰہِ وَسُبْحَان اللّٰہ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہُ اَکْبَر لتساقط من ذنُوْب الْعَبْد کَمَا تساقط ورق هٰذِهِ الشَّجَرَة

وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِف للأعمش سَمَاعا من أنس اِلَّا اَنَّهُ قد رَآهُ وَنظر اِلَیْہِ انْتهى

قَالَ الْحَافِظ لم يروه اَحْمد من طَرِیْق الْاَعْمَش فَبکی

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی ایک ٹہنی اپنے دست اقدس میں لی' پھر آپ نے اسے توڑنے کی کوشش کی' مگر وہ نہ ٹوٹی' پھر آپ نے اسے توڑنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ ٹوٹی' پھر تیسری بار توڑنے پر وہ ٹوٹ گئی' پھر آپ نے فرمایا: یہ کلمات: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' تمام گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں' جس طرح درخت اپنے پتوں کو گرا کر ختم کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے' اس درخت کے پتے خشک ہو چکے تھے' آپ نے اپنا عصا مبارک اس پر مارا' اس کے تمام پتے گر گئے' پھر آپ نے فرمایا: یہ کلمات تلاوت کرنا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' سُبْحَانَ اللّٰہِ' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' آدمی کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے' جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ میرے علم کے مطابق اعمش کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے' اور انہیں دیکھا بھی ہے..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2392 وَعَن مُعَاذ بن عبد اللّٰہ بن رَافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُم قَالَ كنت فِیْ مجْلِس فِیْہِ عبد اللّٰہ بن عمر وَعبد اللّٰہ بن جَعْفَر وَعبد اللّٰہ بن اَبِیْ عميرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُم فَقَالَ ابْن اَبِیْ عميرَة سَمِعت مُعَاذ بن جبل يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلمتان اِحْدَاهمَا لَيْسَ لَهَا ناهية دون الْعَرْش وَالْاُخْرٰی

www.waseemziyai.com

تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر فَقَالَ ابْن عمر لِابْنِ اَبِیْ عميرَة اَنْت سمعته يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَبكى عبد اللّٰه بن عمر حَتّٰى اختضبت لحيته بدموعه وَقَالَ هما كلمتان نعلقهما ونألفهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلٰى معَاذ بن عبد اللّٰه ثِقَات سوى ابْن لَهِيعَة ولحديثه هٰذَا شَوَاهِد

نعلقهما اَی نحبهما ونلزمهما

❀ — حضرت معاذ بن عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں ایک مجلس میں موجود تھا' اس میں حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت عبداللہ بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمیرہ رضی اللہ سے ہا: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دو کلمات ایسے بھی ہیں' جن میں سے ایک کلمہ کے لیے عرش عظیم سے پہلے کوئی چیز مانع (رکاوٹ) نہیں ہے' اور دوسرا کلمہ زمین و آسمان کے درمیان خلا کو بھر دیتا ہے' وہ کلمات یہ ہیں: "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رو پڑے' آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہوگئی' پھر انہوں نے کہا: یہ وہ دو کلمات ہیں' جن کا ہم نے التزام کر رکھا ہے' اور ان سے ہم محبت کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت معاذ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تک اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' مگر ابن لہیعہ نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔ اس کے مزید شواہد موجود ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ "نعلقهما" کا مطلب ہے: ہم دونوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کا التزام کرتے ہیں۔

2393 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه وَاللّٰـهُ أَكْبَر أعتق اللّٰه ربعه مِنَ النَّار وَلَا يَقُوْلهَا اثْنَتَيْنِ اِلَّا أعتق اللّٰه شطره مِنَ النَّار وَاِن قَالَهَا اَرْبعا أعْتقهُ اللّٰه مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصہ کو جہنم سے آزادی عطا کر دیتا ہے' جو آدمی ان کلمات کو دو بار پڑھتا ہے: تو اللہ تعالیٰ اس کے نصف حصہ کو جہنم سے آزادی عطا کر دیتا ہے' اور جو آدمی ان کلمات کو چار بار پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام جسم کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2394 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اللّٰه قسم بَيْنكُمْ أخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُمْ أرزاقكم وَاِن اللّٰه يُؤْتِی المَال من يحب وَمَنْ لَا يحب وَلَا يُؤْتِی الْاِيْمَان اِلَّا من اَحَبَّ فَاِذَا اَحَبَّ اللّٰه

www.waseemziyai.com

عبدا أعطَاهُ الْإِيمَان فَمَنْ ضن بِالْمَالِ اَن يُنْفِقهُ وهاب الْعَدو اَن يجاهده وَاللَّيْل اَن يكابده فليكثر من قَول لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر وَالْحَمْد للّٰه وَسُبْحَان الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَلَيْسَ فِيْ اَصله رَفعه

ضن بالضاد الْمُعْجَمَة اَى بخل

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق اس طرح تقسیم کیے ہیں، جس طرح اس نے تمہارا رزق تقسیم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی رزق فراہم کرتا ہے، جسے وہ پسند کرتا ہے، اور اسے بھی رزق عنایت کرتا ہے، جسے ناپسند کرتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت اس آدمی کو عنایت کرتا ہے، جسے وہ پسند کرتا ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے محبت کرتا ہے، تو اسے ایمان کی دولت سے نوازتا ہے، جو آدمی دولت خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لیتا ہے، یا دشمن سے جہاد کرنے سے خوفزدہ رہتا ہو، یا رات کے وقت بیدار ہو کر عبادت وریاضت نہ کرسکتا ہو، تو وہ بکثرت یہ کلمات پڑھے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ''

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ انہوں نے یہ روایت بطور ''مرفوع'' نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ضن'' میں 'ض' کے ساتھ منقول ہے۔ اس کا معنی ہے: کنجوس، لالچی۔

2395 - وَعَنْ اَبِیْ الْمُنْذر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلمنِيْ أفضل الْكَلَام قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذر قل لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة فِيْ كل يَوْم فَاِنَّك يَوْمَئِذٍ أفضل النَّاس عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت وَأكْثر من قَول سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا سيد الاسْتِغْفَار وَاِنَّهَا ممحاة للخطايا اَحْسبهُ قَالَ مُوجبَة للجنة

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ

❀—حضرت ابوالمنذر جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے کسی افضل کلام کی تعلیم ارشاد فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم یہ کلمات پڑھا کرو: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے، حمد اس کے ساتھ مخصوص ہے، وہ زندگی عطا کرتا ہے، وہی موت دیتا ہے، بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تم ہر روز اسے سو بار پڑھو گے، تو دن میں سب سے بہترین عمل کرنے والے ہو گے۔ تاہم کسی آدمی نے اتنی ہی تعداد میں یہ کلمات، یا اس سے زیادہ تعداد میں پڑھے ہو، تو اس کا معاملہ مختلف ہوگا اور تم بکثرت ان کلمات کی تلاوت کرو: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

www.waseemziyai.com

یہ کلمات سید الاستغفار کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ کلمات جنت کو لازم (واجب) کر دیتے ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جابر جعفی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2396 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كتب لَهُ بِكُل حرف عشر حَسَنَات

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھے گا: "سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ" تو ان کے ہر حرف کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

2397 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلی الْعَظِيْمِ قَالَ اللّٰه أسلم عَبدِی واستسلم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی یہ کلمات پڑھے گا: سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العلی العظیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے تسلیم کر لیا ہے' اور نیکی کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2398 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مررتم برياض الْجَنَّة فارتعوا

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رياض الْجَنَّة قَالَ الْمَسَاجِد

قلت وَمَا الرتع قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ مَعَ غرابته حسن الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارا جنت کے باغات کے پاس سے گزر ہو تو تم کچھ (اس سے کھا پی لیا کرو) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مساجد ہیں' میں نے عرض کیا: کھانے پینے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھنا: "سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ

www.waseemziyai.com

لِلّٰہِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔

2399 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّل من یدعی اِلَی الْجَنَّۃ الَّذِیْنَ یحْمَدُونَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فِی السَّرَّاء وَالضَّرَّاء

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الثَّلَاثَۃ بأسانید اَحدھَا حسن وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف ان لوگوں کو بلایا جائے گا' جو تنگی و کشادگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوں گے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تینوں تصانیف میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2400 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التانی من اللّٰہ والعجلۃ من الشَّیْطَان وَمَا اَحَد اکثر معاذیر من اللّٰہ وَمَا من شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ من الْحَمد

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَرِجَالہ رجال الصَّحِیْح

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی کام کو اطمینان سے انجام دینا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' جلد بازی سے کام لینا شیطان کی طرف سے ہے' اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا کوئی نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حمد (بیان کرنے سے) بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2401 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا أنعم اللّٰہ علی عبد من نعْمَۃ فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰہِ اِلَّا أدّی شکرھا فَاِن قَالَھَا ثَانِیًا جدد اللّٰہ لَہٗ ثَوَابھَا فَاِن قَالَھَا الثَّالِثَۃ غفر اللّٰہ لَہٗ ذنُوْبه

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَادہ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن قیس اَبُوْ مُعَاوِیَۃ الزَّعْفَرَانِیْ واھی الْحَدِیْثِ وَھٰذَا الحَدِیْثِ مِمَّا أنکر عَلَیْہِ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندے کو کسی نعمت سے نوازتا ہے' تو بندہ "اَلْحَمْدُ" کہتا ہے' تو وہ اس طرح نعمت کا شکر ادا کر دیتا ہے' اگر بندہ دوبار "اَلْحَمْدُ" کہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے مزید ثواب عطا کرتا ہے' اگر بندہ تیسری بار "اَلْحَمْدُ" کہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن بن قیس ابومعاویہ زعفرانی نامی راوی ''واہی'' ہے۔ اس حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

2402 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أنعم الله عَزَّ وَجَلَّ علی عبد نعْمَة فَحمدَ الله عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْهَا اِلَّا کَانَ ذٰلِكَ أفضل من تِلْكَ النِّعْمَة وَاِن عظمت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْه نکَارَة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت سے نوازتا ہے' وہ بندہ اس نعمت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہے' تو یہ نعمت اس نعمت سے بڑی ہوگی خواہ وہ نعمت کتنی بڑی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں منکر ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

2403 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل کَلَام لَا یبْدَأ فِیْهِ بِالْحَمْد لله فَهُوَ اَجْذم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا کل اَمر ذِیْ بَال لَا یبْدَأ فِیْهِ بِحَمْد الله فَهُوَ أقطع

قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْبَاب بعده اَحَادِیْث فِی الْحَمد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کلام کا آغاز ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' سے نہ ہو' وہ ناقص ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: وہ اہم کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی ''حمد'' سے نہ ہو' وہ ناقص ہوتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کے بعد آنے والے باب میں بھی ایسی روایات آئیں گی' جو ''حمد'' کے حوالے سے ہوں گی۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ جَوَامِعَ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب: تسبیح' تحمید' تہلیل اور تکبیر کے حوالے سے جامع کلمات پر مشتمل ترغیبی روایات

2404 - عَن جوَیْرِیة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خرج من عِنْدهَا ثُمَّ رَجَعَ بعد اَن أضحی وَهِیَ جالسة فَقَالَ مَا زلت علی الْحَال الَّتِیْ فارقتك عَلَیْهَا

www.waseemziyai.com

قَالَت نعم

قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لقد قلت بعْدك اَربع کَلِمَات ثَلَاث مَرَّات لَو وزنت بِمَا قلت مُنْذُ الْیَوْم لوزنتهن سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عدد خلقه ورضاء نَفسه وزنة عَرْشه ومداد کَلِمَاته

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم سُبْحَانَ اللّٰہِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَاء نَفسه سُبْحَانَ اللّٰہِ زنة عَرْشه سُبْحَانَ اللّٰہِ مداد کَلِمَاته

زَاد النَّسَائِیّ فِیْ آخِرہ وَالْحَمْد للّٰه کَذٰلِك

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰہُ اَکْبَر عدد خلقه ورضاء نَفسه وزنة عَرْشه ومداد کَلِمَاته

وَلَفظ التِّرْمِذِیّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مر عَلَیْهَا وَهِی فِی الْمَسْجِد ثُمَّ مر بهَا وَهِی فِی الْمَسْجِد قریب نصف النَّهَار فَقَالَ مَا زلت علی حالك فَقَالَت نَعَمْ فَقَالَ أعلمك کَلِمَات تقولینها سُبْحَانَ اللّٰہِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰہِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰہِ عدد خلقه ثَلَاث مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰہِ رضَا نَفسه سُبْحَانَ اللّٰہِ رضَا نَفسه سُبْحَانَ اللّٰہِ رضَا نَفسه ثَلَاث مَرَّات وَذکر زنة عَرْشه ومداد کَلِمَاته ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی تکْرَار کل وَاحِدَةٍ وَّاحِدَةٍ ثَلَاثًا اَیضا

❀ — حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں سے باہر تشریف لے گئے' پھر دن روشن ہونے کے بعد تشریف لائے' وہ عورت بیٹھی ہوئی تھی' آپ نے دریافت کیا: جب میں یہاں سے روانہ ہوا تھا' تو تم اسی حالت میں مسلسل بیٹھی ہوئی ہو؟ اس خاتون نے جواب میں عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تمہارے ہاں سے جانے کے بعد میں نے تین بار چار کلمات پڑھے تھے' آج کے دن تم نے جو کچھ بھی پڑھا ہے' ان کلمات کا میرے پڑھے کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے' تو یہ بھاری نکلیں گے' میرے پڑھے ہوئے کلمات یہ ہیں: میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس (پاکی) اور حمد بجالاتا ہوں' جو مخلوق کی تعداد کے برابر ہو' اس کی ذات کے خوشنودی کے برابر ہو' اس کے عرش کے وزن کے برابر ہو اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہو۔

امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی کا ذکر کرتا ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو' میں اللہ تعالیٰ کی اس قدر پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کی ذات کی خوشنودی کے برابر ہو' میں اس قدر اللہ تعالیٰ کی پاکی بجالاتا ہوں' جو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو اور میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہو۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بجالاتا ہوں' جو اس کی حمد کے ساتھ ہو' اللہ تعالیٰ کے

www.waseemziyai.com

سوا کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے عظیم و بزرگ ہے (میں اس کی تمام نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں) جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو' اس کی ذات کی رضا کے برابر ہو' عرش کے ہم وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عورت کے پاس سے گزر ہوا' وہ اس وقت جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھی' وہ نصف النہار کا وقت ہوگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کافی دیر سے اسی حالت میں بیٹھی ہو؟ اس خاتون نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں' تم انہیں پڑھا کرو' وہ یہ ہیں: میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرتی ہوں' جو اس کی تمام مخلوق کی تعداد کے برابر ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی خوشنودی کے مطابق ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بجالاتی ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو۔

اسے تین بار پڑھنے کے بعد یہ پڑھیں: میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرتی ہوں' جو اس کی خوشنودی کے برابر ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بجالاتی ہوں' جو اس کی رضا و خوشنودی کے برابر ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی رضا کے مطابق ہو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرش عظیم کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کا بھی تین تین بار ذکر کیا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے' ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہر کلمہ کو بالتکرار تین بار پڑھیں۔

نوع آخر
دوسری قسم کے کلمات

2405 - عَن عَائِشَة بنت سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ عَن اَبِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دخل مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی امْرَاَة وَبَیْن یَدیهَا نوی اَوْ حَصی تسبح بِهٖ فَقَالَ أخبرك بِمَا هُوَ أیسر عَلَیْك من هٰذَا اَوْ أفضل فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق فِی السَّمَاء سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق فِی الْاَرْض سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا بَیْن ذٰلِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا هُوَ خَالق وَاللّٰهُ أَكْبَر مثل ذٰلِكَ وَالْحَمْد للّٰه مثل ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مثل ذٰلِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مثل ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ من حَدِیْثِ سعد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے بیان کرتی ہیں: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک خاتون کے ہاں گئے' اس وقت خاتون کے پاس گٹھلیاں' یا کنکریاں موجود تھیں' وہ خاتون ان پر تسبیح پڑھنے میں مصروف تھی' آپ نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں' جو تمہارے لیے اس سے آسان ہے' اور فضیلت والی بھی ہے۔ پھر میں نے یہ کلمات پڑھے: میں ذات باری تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہو' جو آسمان میں موجود اشیاء کی تعداد کے برابر ہو' میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بجالاتا ہوں' جو زمین میں پیدا کی گئی اشیاء کی تعداد

www.waseemziyai.com

کے برابر ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو آسمان وزمین کے درمیان موجود اشیاء کی تعداد کے برابر ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بجالاتا ہوں' جو اللہ تعالیٰ کی پیدا شدہ اشیاء کی تعداد کے برابر ہو۔ پھر یہ کلمات بھی اسی طرح پڑھیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث حسن غریب ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2406 - وروى التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم اَيْضًا عَن صَفِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا وَبَيْن يَدَيهَا اَرْبَعَة آلَاف نواة تسبح بِهن فَقَالَ اَلا أعلمك بِاَكْثَرَ مِمَّا سبحت بِهِ فَقَالَت بَلٰى عَلمنِيْ فَقَالَ قولى سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه

وَقَالَ الْحَاكِم قولى سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق من شَيْءٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ صَفِيَّة اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثِ هَاشم بن سعيد الْكُوْفِيْ وَلَيْسَ اِسْنَاده بِمَعْرُوْف

❀ — حضرت امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' اسی خاتون کے پاس چار ہزار کنکریاں موجود تھیں' جن پر وہ (شمار کرتے ہوئے) تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کے سبب تم زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ کی پاکی وتقدیس بیان کرسکو گی؟ اس خاتون نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہاں' مجھے ان کلمات کی تعلیم ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان کلمات کو پڑھو: میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو"۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تم یہ پڑھا کرو: میں ذات باری تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو ان اشیاء کی تعداد کے برابر ہو' جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے حوالے سے ہم اسے جانتے ہیں' جو ہاشم بن سعید کوفی کی وساطت سے منقول ہے: تاہم اس راوی کی سند معروف نہیں ہے۔

نوع آخر
دوسری قسم کے کلمات تسبیح

2407 - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا أحرك شفتى فَقَالَ لى بِاَيّ شَيْءٍ تحرّك شفتيك يَا اَبَا اُمَامَةَ فَقُلْتُ أذكر اللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَلا أخبرك بِاَكْثَرَ وَأفضل من ذكرك بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار قلت بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ

www.waseemziyai.com

قَالَ تَقول سُبْحَانَ اللّٰه عدد مَا خلق سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا خلق سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا فِی الْاَرْض سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا أحصی کِتَابِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا أحصی کِتَابِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد کل شَیْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء کل شَیْءٍ الْحَمْدُ للّٰهِ عدد مَا خلق وَالْحَمْد للّٰه ملْء مَا خلق وَالْحَمْد للّٰه عدد مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء وَالْحَمْد للّٰه ملْء مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء وَالْحَمْد للّٰه عدد مَا أحصی کِتَابِهٖ وَالْحَمْد للّٰه ملْء مَا أحصی کِتَابِهٖ وَالْحَمْد للّٰه عدد کل شَیْءٍ وَّالْحَمْد للّٰه ملْء کل شَیْءٍ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا بِاخْتِصَار وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدُهُمَا حسن وَلَفْظُهٗ قَالَ اَفلا أخْبرك بِشَیْءٍ اِذا قلته ثُمَّ دأبت اللَّیْل وَالنَّهَار لم تبلغه قلت بلَی

قَالَ تَقول الْحَمْدُ للّٰهِ عدد مَا أحصی کِتَابُهٗ وَالْحَمْد للّٰه ملْء مَا أحصی کِتَابُهٗ وَالْحَمْد للّٰه عدد مَا أحصی خلقه وَالْحَمْد للّٰه ملْء مَا فِیْ خلقه وَالْحَمْد للّٰه ملْء سمواته وأرضه وَالْحَمْد للّٰه عدد کل شَیْءٍ وَّالْحَمْد للّٰه علی کل شَیْءٍ وتسبح مثل ذٰلِكَ وتکبر مثل ذٰلِك

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ میں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہا تھا' آپ نے فرمایا: ابوامامہ! تم اپنے ہونٹوں کو حرکت کیوں دے رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوں' آپ نے فرمایا: کیا میں تمہارے شب وروز میں پڑھے جانے والے وظائف سے بہتر اور زیادہ فضیلت والے اذکار کی تعلیم نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ان چیزوں کی تعداد کے برابر بیان کرتا ہوں' جو اس نے پیدا کی ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی ایسی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ان اشیاء کو بھر دے جو اس نے پیدا کی ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ان چیزوں کے برابر بیان کرتا ہوں' جو اس نے زمین میں پیدا کی ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس ایسی بیان کرتا ہوں' جو زمین وآسمان میں موجود اشیاء کو بھر دے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ان اشیاء کی تعداد کے برابر ہو' جو اس کی کتاب میں بیان ہوئی ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی ایسی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ان اشیاء کو بھر دے جو اس کی کتاب میں بیان ہوئی ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی ایسی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کی تمام اشیاء کو بھر دے' ہر قسم کی ''حمد'' اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جو ان اشیاء کی تعداد کے برابر ہو' جو اس نے پیدا کی ہیں' ہر ایسی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جو اس کی ہر پیدہ کردہ چیز کو بھر دے' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے' جو ان اشیاء کی تعداد کے برابر ہو' جو زمین وآسمان میں موجود ہیں۔ ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو ان اشیاء کو بھر دے جو زمین وآسمان میں موجود ہیں' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو ان اشیاء کی تعداد کے برابر ہو' جو کتاب (قرآن کریم) میں بیان ہوئی ہیں' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو ان اشیاء کو بھر ڈالے جن کا ذکر اس کتاب میں بیان ہوا ہے۔ ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جو ہر چیز کی تعداد کے مطابق ہو اور ہر ایسی حمد اللہ تعالیٰ کے

www.waseemziyai.com

ساتھ خاص ہے' جوسب چیزوں کو بھر دے۔

امام احمد اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو اسانید سے بیان کیا ہے' جن میں سے ایک سند حسن ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم نہ دوں کہ جب تم وہ پڑھو گے تمہارے شب و روز کے اعمال بھی اس کے برابر نہیں ہو سکتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے خاص ہے' جو اتنی تعداد میں ہو' جو اشیاء کتاب (قرآن) میں شمار کی گئی ہیں' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو ان اشیاء کو بھر دے جو کتاب میں مذکور ہیں' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو اتنی تعداد میں ہو' جتنی تعداد اس کی مخلوق ہے' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو اتنی تعداد میں ہو کہ وہ اس کی مخلوق کی اشیاء کو بھر دے' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے' جو اس کی تمام اشیاء کی تعداد کے برابر ہو اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جو اس کی پیدا کردہ اشیاء کے برابر ہو۔

نوع آخر

دوسری تسبیحات

2408 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدثھمْ اَن عبدا من عباد اللّٰہ قَالَ یَا رب لَک الْحَمد کَمَا یَنْبَغِی لجلال وَجھك ولعظیم سلطانك فعضلت بالملکین فَلَمْ یدریا کَیفَ یکتبانھا فصعدا اِلَی السَّمَاء فَقَالَا یَا رَبنَا اِن عَبدك قد قَالَ مقَالَة لَا نَدْرِی کَیفَ نکتبھا قَالَ اللّٰہ وَھُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبدہ مَاذَا قَالَ عَبدِی قَالَا یَا رب اِنَّہُ قد قَالَ یَا رب لَک الْحَمد کَمَا یَنْبَغِی لجلال وَجھك ولعظیم سلطانك فَقَالَ اللّٰہ لَھما اکتباھا کَمَا قَالَ عَبدِی حَتّٰی یلقانی فأجزیہ بھَا

رَوَاہُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَۃَ وَاِسْنَادہ مُتَّصِل وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا اَنَّہُ لَا یحضرنی الْاٰن فِیْ صَدَقَۃ بن بشیر مولی العمریین جرح وَلَا عَدَالَۃ

عضلت بالملکین بتَشْدِید الضَّاد الْمُعْجَمَۃ اَی اشتدت عَلَیْھِمَا وعظمت واستغلق عَلَیْھِمَا مَعْنَاھَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیان کیا: اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے یہ کلمات پڑھے: اے میرے پروردگار! حمد تیرے ساتھ خاص ہے' جو تیری ذات کے جلال اور تیری بادشاہی کی عظمت و شان کے لائق ہے۔ فرشتے پریشانی کا شکار ہو گئے' ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان کلمات کو کس طرح تحریر میں لائیں؟ پھر وہ آسمان کی طرف روانہ ہوئے' انہوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! تیرے ایک بندے نے ایسے کلمات پڑھے ہیں وہ ہماری

www.waseemziyai.com

سمجھ میں نہیں آرہے کہ ہم انہیں کس طرح تحریر میں لائیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے کہ اس کے بندے نے کون سے کلمات پڑھے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: میرے بندے نے کون سے کلمات پڑھے ہیں: تو فرشتوں نے جواب میں عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! اس نے یہ کلمات پڑھے ہیں: اے میرے پروردگار! حمد تیرے ساتھ خاص ہے' جو تیری ذات کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت و بزرگی کے مناسب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا: تم یہ کلمات اس طرح تحریر کرو' جس طرح میرے بندے نے پڑھے ہیں' جب بندہ میری بارگاہ میں پیش ہوگا' تو میں خود اسے اجر و ثواب سے نوازوں گا۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں اتصال ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ تاہم صدقہ بن بشیر نامی راوی کے حوالے سے جرح و تعدیل کے حوالے سے اس وقت میرے ذہن میں کچھ موجود نہیں ہے۔ یہ ایسا آدمی ہے' جو عمریوں کا غلام ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "عضلت بالملکین" میں 'ض' پر تشدید ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے: اس آدمی کے کلمات کو سمجھنے میں دونوں فرشتوں کو مشکل کا سامنا کرنا پڑا' انہوں نے اس میں خوب غور کیا' مگر وہ خود انہیں سمجھنے میں کامیاب نہ ہو سکتے۔

نوع آخر

تسبیح کے دوسرے کلمات

2409 - رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَیْضًا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رب الْعَالمین حمدا طیبا مُبَارَکًا فِیْہِ علی کل حَال حمدا یوافی نعمه ویکافیء مزیده ثَلَاث مَرَّات فَتَقُوْلُ الْحفظَة رَبنَا لَا نحسن کنه مَا قدسك عَبدك ھٰذَا وحمدك وَمَا نَدْرِی کَیفَ نکْتُبهُ فَیُوحِی اللّٰہ اِلَیْھِمْ اَن اکتبوہ کَمَا قَالَ عَبدِی

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ فِی الضُّعَفَاء

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' وہ حمد بھی پاکیزہ ہو' اس میں خیر و برکت موجود ہو' وہ ہر حال میں ہو' وہ حمد اس کی تمام نعمتوں کے برابر بلکہ زیادہ ہو۔

جو آدمی تین بار یہ کلمات پڑھتا ہے' تو اس پر محافظ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے نے جو تیری پاکی بیان کی ہے' ہم اسے اچھی طرح لکھ نہیں پا رہے' اس کی بیان کردہ حمد کو سمجھ نہیں سکے کہ ہم کیا تحریر کریں؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں حکم ہوا۔ تم لوگ اسی طرح تحریر کرو' جس طرح میرے بندے نے اسے پڑھا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت "کتاب الضعفاء" میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

نوع آخر
دوسری قسم کے کلمات تسبیح

2410 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبِیْ بن كَعْب لأدخلن الْمَسْجِد فلأصلين ولأحمدن اللّٰه بِمَحَامِد لم يحمده بهَا اَحَد فَلَمَّا صلى وَجلسَ ليحمد اللّٰه ويثنى عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ بِصَوْت عَال من خَلفه يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَك الْحَمد كُله وَلَك الْملك كُله وبيدك الْخَيْر كُله وَاِلَيْك يرجع الْاَمر كُله عَلَانِيَته وسره لَك الْحَمد اِنَّك على كل شَيْءٍ قدير اغْفِر لی مَا مضى من ذُنُوْبِی واعصمنی فِيْمَا بَقِی من عمری وارزقنی أعمالا زاكية ترْضى بهَا عنى وَتب عَلَيّ

فَاَتٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقص عَلَيْهِ فَقَالَ ذَاك جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الذّكر وَلَمْ ليسم تابعيه

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خیال کیا میں آج ضرور مسجد میں جا کر نماز ادا کروں گا' ذات باری تعالیٰ کی ایسی حمد ایسے کلمات سے بیان کروں گا' اس جیسی حمد کسی نے بیان نہیں کی ہوگی' جب نماز سے فراغت پر حمد باری تعالیٰ بیان کرنے کے لیے بیٹھے' تو کسی نے پیچھے سے بآواز یہ کلمات پڑھے: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ساتھ خاص ہے' ساری بادشاہی تیرے ساتھ مخصوص ہے' تمام بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' تمام امور کا مرجع تیری ذات ہے' خواہ وہ امور اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ' ہر قسم کی حمد تیرے لیے خاص ہے۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' تو میرے گزشتہ تمام گناہوں کی بخشش کر دے' تو آئندہ زندگی بھر مجھے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا کر' پاکیزہ اعمال کرنے کی مجھے توفیق عطا کر' جن کے سبب تو راضی ہو جائے اور تو میری توبہ کو شرف قبولیت عطا کر۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کے حضور یہ واقعہ عرض کیا' تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الذکر'' میں تحریر کی ہے۔ اس روایت کی سند میں ایک تابعی کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

2411 - وَعَن مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا قَالَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلمنِیْ دُعَاء لَعَلَّ اللّٰه اَن يَنْفَعنِیْ بِهِ

قَالَ قل اَللّٰهُمَّ لَك الْحَمد كُله وَاِلَيْك يرجع الْاَمر كُله

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ من رِوَايَةِ اَبِیْ بلج واسْمه يحيى بن سليم اَوْ ابْن اَبِیْ سليم

❀ — حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل

www.waseemziyai.com

کرتے ہیں: ایک دیہاتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی دعا کی تعلیم ارشاد فرمائیں جس وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ساتھ خاص ہے' اور تمام امور تیری طرف لوٹتے ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوبلج کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابوبلج کا نام یحییٰ بن سلیم' یا یحییٰ بن ابی سلیم ہے۔

2412 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی الدُّعَاء خیر اَدْعُو بِہٖ فِیْ صَلَاتِی قَالَ نزل جِبْرَائِیل عَلَیْہِ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام فَقَالَ اِن خیر الدُّعَاء اَن تَقول فِی الصَّلَاۃ اَللّٰھُمَّ لَک الْحَمد کُلہ وَلَک الْملک کُلہ وَلَک الْخلق کُلہ وَاِلَیْک یرجع الْاَمر کُلہ اَسَالک من الْخَیْر کُلہ وَاَعُوْذ بک من الشَّرّ کُلہ

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ اَیضا

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) سب سے بہتر دعا کون سی ہے' وہ میں مانگا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے' انہوں نے مجھے بتایا: بہترین دعا یہ ہے کہ تم یہ پڑھا کرو: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ساتھ خاص ہے' سلطنت تیرے ساتھ خاص ہے' ساری مخلوق تیری ملک میں ہے' تمام امور تیری طرف لوٹتے ہیں' میں تجھ سے خیر کا سوال کرتا ہوں اور ہر قسم کے شر سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

نوع آخر

2413 - رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تواضع کل شَیْءٍ لعظمتہ وَالْحَمْد للّٰہ الَّذِیْ ذل کل شَیْءٍ لعزتہ وَالْحَمْد للّٰہ الَّذِیْ خضع کل شَیْءٍ لملکہ وَالْحَمْد للّٰہ الَّذِیْ استسلم کل شَیْءٍ لقدرتہ فَقَالَھَا یطْلب بھَا مَا عِنْد اللّٰہ کتب اللّٰہ لَہٗ بھَا اَلف حَسَنَۃ وَرفع لَہٗ بھَا اَلف دَرَجَۃ وو کل بِہٖ سَبْعُوْنَ اَلف ملک یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ اِلٰی یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی یہ کلمات پڑھے گا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس کی عظمت وشان کے سامنے ہر چیز عاجز ہے' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس کے غلبہ وبزرگی کے سامنے ہر چیز حقیر ہے' ہر طرح کی حمد ذات باری تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس کی سلطنت کے سامنے ہر چیز سر جھکائے ہوئے ہے' اور ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس کی قوت وطاقت کے سامنے ہر چیز

www.waseemziyai.com

نے خود کو پیش کیا ہوا ہے۔

جو آدمی یہ کلمات اللہ تعالیٰ سے حصول اجر کی نیت سے پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ان کلمات کے عوض ایک ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے' ان کے سبب ایک ہزار درجات بلند کر دیتا ہے' اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے تعینات کر دیتا ہے' جو تا قیامت اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

نوع آخر
کلمات تسبیح کی دوسری قسم

2414 - عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رجل عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حمدا کثیرا طیبا مُبَارَکًا فِیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَاحب الْکَلِمَۃ فَسکت الرجل وَرَأی اَنَّہُ قد ھجم من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی شَیْءٍ یکرھہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ھُوَ فَاِنَّہُ لم یقل اِلَّا صَوَابا فَقَالَ الرجل اَنا قلتھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْجُو بھَا الْخَیْر فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِہٖ لقد رَاَیْت ثَلَاثَۃ عشر ملکا یبتدرُوْنَ کلمتك اَیھمْ یرفعھا اِلَی اللّٰہِ تَبَارَك وَتَعَالٰی

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالْبَیْھَقِیّ

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ کلمات پڑھے: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' ایسی حمد جو بکثرت ہو' پاکیزہ ہو اور برکت والی ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ان کلمات کو پڑھنے والا کون آدمی ہے؟ اس نے خاموشی اختیار کر لی' اس نے خیال کیا شاید ان کلمات کا پڑھنا' آپ پر گراں گزرا ہے۔ آپ نے پھر دریافت کیا: ان کلمات کو پڑھنے والا آدمی کون ہے؟ اس نے درست کلمات پڑھے ہیں۔ اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں' ان کے پڑھنے کا مقصد حصول خیر تھا' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں نے تیرہ (۱۳) فرشتوں کو ملاحظہ کیا' وہ تمہارے کلمات کی طرف لپک رہے ہیں کہ وہ ان کلمات کو سمیٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کریں۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2415 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسا فِی الْحلقَۃ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسلم علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْم فَقَالَ السَّلَام عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃ اللّٰہ فَرد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃ اللّٰہ وَبَرَکَاتہ فَلَمَّا جلس الرجل قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حمدا کثیرا طیبا مُبَارَکًا

www.waseemziyai.com

فِيهِ كَمَا يحب رَبنَا اَن يحمد وَيَنْبَغِي لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ قلت فَرد عَلَيْهِ كَمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ لقد ابتدرها عشرَة اَمْلَاك كلهم حَرِيص على اَن يَكْتُبهَا فَمَا دروا كَيفَ يكتبونها حَتّٰى رفعوها اِلٰى ذِي الْعِزَّة فَقَالَ اكتبوها كَمَا قَالَ عَبدِي

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهٖ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَ كَمَا يحب رَبنَا ويرضى

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دفعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کے حلقہ میں موجود تھا' اس موقع پر ایک آدمی آیا' اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضرین کو سلام کیا' اس نے یہ کلمات کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' آپ نے اسے جواب میں فرمایا: ''وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' وہ آدمی بھی حلقہ میں بیٹھ گیا' پھر اس نے یہ کلمات پڑھے: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو' طاہر و پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو' وہ ایسی حمد ہو' جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو اور اس کی حمد ایسی ہو' جو اس کی شایان شان ہو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کلمات پڑھے ہیں؟ اس آدمی نے جو کلمات پڑھے تھے' وہ دوبارہ پڑھ دیئے آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' دس فرشتے ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے' ان سب کی خواہش تھی کہ وہ ان کلمات کو لکھ لیں مگر وہ ان کو سمجھ نہ سکے کہ ان کو کس طرح لکھیں؟ حتیٰ کہ وہ فرشتے ان کلمات کو لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ان کلمات کو اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے پڑھے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں (وہ حمد ایسے الفاظ پر مشتمل ہو) جسے ہمارا پروردگار پسند کرے اور اس سے وہ خوش بھی ہو۔

نوع آخر
کلمات تسبیح کی دوسری قسم

2416 - عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل الْحَمْدُ للّٰهِ كثيرا فأعظمها الْملك اَن يَكْتُبهَا فراجع فِيهَا ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اُكْتُبهَا كَمَا قَالَ عَبدِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ فِيهِ نظر

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھے گا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو کثرت سے ہو' تو فرشتے کو دشواری پیش آئی کہ وہ انہیں کس طرح لکھے' اس نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ان کلمات کو اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے پڑھے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

www.waseemziyai.com

2417 - وروی اَبُو الشَّیْخ وَابْن حبَان من طَرِیق عَطِیَّة عَنْ اَبِیْ سعید مَرْفُوْعا اَیْضًا اِذا قَالَ العَبْد الْحَمْدُ للّٰهِ کثیرا

قَالَ اللّٰه تَعَالٰی اکتبوا لعبدی رَحْمَتی کثیرا

❀ — ابوشیخ اور ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے عطیہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بطور مرفوع حدیث یوں نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے لیے میری کثیر رحمت کو لکھ لو۔

نوع آخر
کلمات تسبیح کی دوسری قسم

2418 - عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نزل عَلَیْهِ جِبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالَ یَا مُحَمَّد اِذا سرك اَن تعبد اللّٰه لَیْلَة حق عِبَادَته اَوْ یَوْمًا فَقل اَللّٰهُمَّ لَك الْحَمد حمدا کثیرا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَك الْحَمد حمدا لَا مُنْتَهی لَهٗ دون علمك وَلَك الْحَمد حمدا لَا مُنْتَهی لَهٗ دون مشیئتك وَلَك الْحَمد حمدا لَا آخر لقائله اِلَّا رضاك

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَقَالَ لم أکتبه اِلَّا هٰکَذَا وَفِیْه انْقِطَاع بَیْن عَلِیّ وَمَنْ دونه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کو یہ بات پسند ہو کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کریں، جس طرح اس کی عبادت کا حق ہے، یا دن کے وقت اس طرح کی عبادت انجام دیں، تو آپ یہ کلمات پڑھیں: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ساتھ خاص ہے، ایسی حمد جو بکثرت ہو، تیرے ہمیشہ باقی رہنے کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے، اور تیرے لیے ایسی حمد خاص ہے، جس کی انتہا تیرے علم کے سوا نہ ہو، تیرے لیے ایسی حمد خاص ہے، جو ایسی حمد ہو کہ تیرے چاہنے کے سوا، اس کی مزید کوئی انتہاء نہ ہو، تیرے لیے ایسی حمد مخصوص ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے لیے تیری رضا کے سوا اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے اس روایت کو اس طرح لکھا ہے، جس میں انقطاع موجود ہے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعد والے راوی کے مابین ہے۔

التَّرْغِیْب فِیْ قَول لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
باب: لَا قُوَّة اِلَّا باللّٰه پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2419 - قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قد تقدم قَرِیبًا فِیْ اَحَادِیْث کَثِیْرَة ذکر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

www.waseemziyai.com

مِنْهَا حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْث أم هانیء وَحَدِيْث اَبِیْ سعيد وَحَدِيْث عبد اللّٰه بن عَمْرو وَحَدِيْث اَبِیْ الْمُنْذر وَغَيْرِهَا فأغنى قربهَا عَن اِعَادَتهَا

❀—املاء کرانے والے (امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ) کا بیان ہے: قبل ازیں ایسی روایات گزر چکی ہیں، جن میں "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کا ذکر موجود ہے۔ ان روایات میں سے حضرت ابوہریرہ، حضرت اُمّ ہانی، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہم سے منقول روایات اور دیگر روایات ہیں، جو پہلے گزر چکی ہیں، ان کے اعادہ کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔

2420 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قل لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀—حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یوں فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اس لیے یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2421 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من قَول لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلى الْعَظِيْم فَاِنَّهَا من كنز الْجنَّة

قَالَ مَكْحُوْل فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا ملْجأ من اللّٰه اِلَّا اِلَيْهِ كشف اللّٰه عَنهُ سَبْعِيْنَ بَابا من الضّر أدناهن الْفقر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْث اِسْنَاده لَيْسَ بِمُتَّصِل

مَكْحُوْل لم يسمع من اَبِیْ هُرَيْرَة

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَزَّار مطولا ورفعا وَلَا ملْجأ من اللّٰه اِلَّا اِلَيْهِ

ورواتهما ثِقَات مُحْتَج بهم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهُ وَلَفْظُهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أعلمك اَوْ اَلا أدلك على كلمة من تَحت الْعَرْش من كنز الْجنَّة تَقول لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه أسلم عَبدِی واستسلم

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها اَيْضًا قَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة اَلا أدلك على كنز من كنوز الْجنَّة قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقول لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا ملْجأ وَلَا منجى من اللّٰه اِلَّا اِلَيْهِ

ذكره فِیْ حَدِيْث

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم بکثرت یہ کلمات پڑھا کرو: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس لیے یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

مکحول کا بیان ہے: جو آدمی یہ کلمات پڑھے گا: ذات باری تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوسکتا' ذات باری تعالیٰ کے مقابلہ میں جائے پناہ محض اسی کی ذات مقدسہ ہے' تو اس سے اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) دروازے نقصان کو دور کر دیتا ہے' جن میں سے ادنیٰ غربت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ ایسی روایت ہے' جس کی سند متصل نہیں ہے۔ مکحول نامی راوی کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام نسائی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے بطور مرفوع روایت نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں جائے پناہ محض اسی کی ذات ہے' دونوں کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال کرنا بھی منقول ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے' اس میں کوئی نقص نہیں ہے' اور ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ سکھاؤں (راوی کے مطابق شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہاری ایسے کلمات کی طرف راہنمائی نہ کروں' جو عرش کے نیچے اور جنت کے خزانوں میں شمار ہوتے ہیں (پھر آپ نے فرمایا:) تم یہ پڑھا کرو: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" تو اللہ تعالیٰ یوں فرمائے گا: میرے بندے نے تسلیم کیا اور عمل خیر انجام دیا۔

ان کی ایک منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا میں تمہاری راہنمائی ایسی چیز کی طرف نہ کروں' جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: اللہ تعالیٰ کی معاونت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا' اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں جائے پناہ محض اسی کی ذات ہوسکتی ہے۔

انہوں نے اس کا ذکر ایک روایت میں کیا ہے۔

2422 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ دَوَاء من تِسْعَة وَتِسْعين دَاءِ أيسرها الْهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ بل فِيْ اِسْنَاده بشر بن رَافع اَبُو الأسباط وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" تو یہ ننانوے (۹۹) امراض کا علاج ہیں' جن میں کمتر "شدید غم" ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند میں بشر بن رافع ابو اسباط نامی راوی موجود ہے' جس پر تفصیلی گفتگو آگے چل کر آئے گی۔

2423 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أدلك على بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَلا أدلك على كنز من كنوز الْجنَّة

وَاِسْنَاده صَحِيح اِنْ شَاءَ اللّٰه فَاِن عَطَاءَ بن السَّائِب ثِقَة وَقد حدث عَنهُ حَمَّاد بن سَلمَة قبل اخْتِلَاطه

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف راہنمائی نہ کروں؟ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ کون سا دروازہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ پڑھنا ہے: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے: البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟

اس کی سند صحیح ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' اس لیے عطاء بن سائب نامی راوی ثقہ ہے' اس کے ساتھ اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے حماد بن سلمہ نے اس کے حوالے سے احادیث مبارکہ نقل کی ہیں۔

2424 - وَعَن قيس بن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَاهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدمه

قَالَ فَأتى عَلَيّ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد صليت رَكْعَتَيْنِ فضربنى بِرجلِهِ وَقَالَ اَلا أدلك على بَاب من اَبْوَاب الْجنَّة

قلت بلَى

قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀ — حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان کے والد گرامی (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک بطور مرفوع روایت نقل کی ہے' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' میں نے اس وقت دو رکعت نماز پڑھی' آپ نے اپنا قدم مبارک مجھے مارا' پھر فرمایا: کیا میں تمہاری جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

2425 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَة أسرِی بِهِ مر علی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ من مَعَك یَا جِبْرَائِیل قَالَ هٰذَا مُحَمَّد فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام یَا مُحَمَّد مر أمتك فلیکثروا من غراس الْجَنَّة فَاِن تربتَهَا طیبَة وأرضها وَاسِعَة

قَالَ وَمَا غراس الْجَنَّة قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِی الذّکر وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثُ ابْن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اکْثرُوا من غراس الْجَنَّة فَاِنَّهُ عذب مَاؤُهَا طیب ترابها فَاکْثرُوا من غراسها

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا غراسها قَالَ مَا شَاءَ اللّٰه لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے ہوا' انہوں نے سوال کیا: اے جبرئیل تمہارے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں کہا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! آپ اپنی امت کو جنت میں بکثرت پودے لگانے کا حکم دیں' اس لیے اس کی مٹی نہایت پاکیزہ ہے' اور زمین وسیع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جنت میں پودے لگانے کا کیا مطلب ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا: وہ یہ ہے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی یہ کلمات پڑھنے سے جنت میں پودا لگ جاتا ہے)

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ابودنیا اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الذکر میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بطور منقول روایت نقل کیا ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جنت میں بکثرت درخت لگاؤ' اس لیے اس کا پانی میٹھا ہے' مٹی نہایت درجہ کی پاکیزہ ہے' تم لوگ اس میں بکثرت درخت لگاؤ! عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جنت میں درخت لگانے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: (تم یہ کلمات پڑھو:) جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے (وہی ہوتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کی معاونت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔

2426 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت اَمْشِی خلف النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لی یَا اَبَا ذَر اَلا أدلك علی کنز من کنوز الْجَنَّة قلت بلَی

قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا' آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا

www.waseemziyai.com

میں تمہاری راہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: (یہ جنت کا ایک خزانہ ہے:) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

امام ابن ماجہ' امام ابن ابو دنیا اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2426 - وَرُوِیَ عَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أنعم اللّٰه عَلَیْهِ نعْمَة فَارَادَ بقاء ها فلیکثر من قَول لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀—حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو کسی نعمت سے نوازے پھر وہ اس نعمت کی بقاء کا ارادہ رکھتا ہو' تو وہ بکثرت یہ کلمات پڑھے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2428 - وَعَن مُحَمَّد بن اِسْحَاق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَالك الْاَشْجَعِیّ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أسر ابْنی عَوْف فَقَالَ أرسل اِلَیْهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَامُرك اَن تكْثر من قَول لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْل فَاَخْبرهُ فاكب عَوْف یَقُوْلُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانُوْا قد شدوه بالقد فَسقط الْقد عَنهُ فَخرج فَاِذَا هُوَ بِنَاقَة لَهُمْ فركبها فَاَقبل فَاِذَا هُوَ بسرح الْقَوْم فصاح بهم

فأتبع آخرهَا اَولهَا فَلَمْ یفجأ اَبَوَیْهِ اِلَّا وَهُوَ یُنَادی بِالْبَابِ فَقَالَ اَبوهُ عَوْف وَرب الْكَعْبَة فَقَالَت أمه وأسوأتاه وعَوْف كئیب بألم مَا فِیْهِ من الْقد فَاسْتَبق الْاَب وَالْخَادِم اِلَیْهِ فَاِذَا عَوْف قد مَلأ الفناء اِبلا فَقص علی اَبَیْه أمره وَأمر الْاِبل

فَاَتی اَبوهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ بِخَبَر عَوْف وَخبر الْاِبل فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اصْنَع بهَا مَا اَحْبَبْت وَمَا كنت صانعا بِابلك

وَنزل وَمَنْ یتق اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ الطَّلَاق 2

رَوَاهُ آدم بن اَبِیْ اِیَاس فِیْ تَفْسِیره وَمُحَمّد بن اِسْحَاق لم یدْرك مَالِكًا

❀—محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کیا: (یارسول اللہ!) میرے لڑکے عوف کو قیدی بنالیا گیا ہے' آپ نے فرمایا: تم انہیں یہ پیغام ارسال کرو' اللہ تعالیٰ کے رسول تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بکثرت یہ کلمات پڑھو: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" قاصد ان کے پاس گیا' انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا' تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے مسلسل ان کلمات کو پڑھنا شروع کردیا: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" لوگوں نے انہیں کسی چیز سے باندھ رکھا تھا' وہ اس چیز کو کھول کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ ان لوگوں کی ایک اونٹنی

www.waseemziyai.com

وہاں موجود تھی' وہ اس پر سوار ہوئے اور واپس آ گئے' لوگوں نے بڑی تگ ودو سے ان کا تعاقب کیا' مگر حضرت عوف رضی اللہ عنہ اپنے گھر پہنچ گئے' اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر باآواز پکارا' والد گرامی نے آواز سن کر کہا: یہ تو عوف کی آواز ہے' رب کعبہ کی قسم! ان کی والدہ محترمہ نے کہا: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ اس وقت عوف تو قید خانہ میں ہوگا' ان کے والد گرامی اپنے خادم کو لے کر دروازے کے پاس آئے' تو اس وقت حضرت عوف رضی اللہ عنہ باہر کھڑے تھے۔ پورے صحن میں اونٹ موجود تھے' انہوں نے اپنے والد گرامی کو اپنی آزادی اور اونٹ کا واقعہ تفصیل سے سنایا' پھر ان کے والد گرامی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی رہائی اور واپسی کے بارے میں اور اونٹوں کے حوالے سے بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اونٹوں کے سلسلہ میں' جو چاہو کرو' میں تمہارے اونٹوں کے معاملہ میں کچھ نہیں کہوں گا۔ چنانچہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشادگی کی صورت پیدا کر دیتا ہے' اسے وہاں سے رزق دیا جاتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے' وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے۔

امام آدم بن ابوایاس رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تفسیر میں نقل کی ہے۔ ابواسحاق نامی راوی نے حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا زمانہ نہیں پایا تھا۔

التَّرْغِيْب فِيْ أذكار تقال بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار غير مُخْتَصَّة بالصباح والمساء

باب: شب وروز میں پڑھے جانے والے مختلف اذکار کے حوالے سے ترغیبی روایات

2429 - عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ بالآیتین من آخر سُوْرَة الْبَقَرَة فِیْ لَیْلَة کفتاہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة

کفتاہ اَی اَجْزَاَتَاہُ عَن قیام تِلْكَ اللَّیْلَة وَقِیْلَ کفتاہ مَا یکون من الْاٰفَات تِلْكَ اللَّیْلَة وَقِیْلَ کفتاہ من کل شَیْطَان فَلَا یقربہُ لیلته وَقِیْلَ مَعْنَاہُ حَسبه بهما فضلا وَاَجرا وَقَالَ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِہٖ بَاب ذکر أقل مَا یجزیء من الْقِرَاءَ ة فِیْ قیام اللَّیْل ثُمَّ ذکرہ وَهٰذَا ظَاهر وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو یہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ دونوں آیات تلاوت کرنے والے کے لیے کافی ہوں گی' کا مطلب یہ ہے: اگر وہ رات کے وقت نوافل پڑھنے کی بجائے یہ دونوں آیات تلاوت کرتا ہے' تو یہ اس کی عبادت کی جگہ کفایت کریں گی۔ ایک قول کے مطابق یہ دونوں اس رات کی آفات سے

www.waseemziyai.com

محفوظ رہنے کے لیے کافی ہوں گی۔ ایک قول کے یہ مطابق دونوں ہر قسم کے شیطان سے بچنے کے لیے کافی ہوں گی۔ ایک قول کے مطابق یہ دونوں اجر وثواب کے اعتبار سے کافی ہوں گی۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے باب: ''نوافل کی کم مقدار میں کفایت کرنے'' میں نقل کیا ہے اور اس کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2430 - وَعَن جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ یس فِیْ لَیْلَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه غفر لَهُ

رَوَاهُ ابْن السّنی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت رضائے خداوندی کے حصول کے لیے سورت یٰسین تلاوت کرتا ہے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

امام ابن سنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2431 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ من قَرَاَ عشر آیَات فِیْ لَیْلَة لم یکْتب من الغافلین

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت ان دس آیات کی تلاوت کرتا ہے وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2432 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آیَات فِیْ لَیْلَة لم یکْتب من الغافلین وَمَنْ قَرَاَ مائَة آیَة کتب لَهُ قنوت لَیْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتی آیَة کتب من القانتین وَمَنْ قَرَاَ اَرْبَعمِائَة آیَة کتب من العابدین وَمَنْ قَرَاَ خَمْسمِائَة آیَة کتب من الحافظین وَمَنْ قَرَاَ سِتّمائَة آیَة کتب من الخاشعین وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آیَة کتب من المخبتین وَمَنْ قَرَاَ ألف آیَة أصبح لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار ألف وَمِائَتَا اُوقِیَّة وَالْاُوقِیة خیر مِمَّا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض اَوْ قَالَ خیر مِمَّا طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ ألفی آیَة کَانَ فِی الموجبین

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی رات کے وقت دس آیات مبارکہ کی تلاوت کرتا ہے وہ غافل لوگوں میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ جو آدمی سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے جو آدمی دو سو آیات تلاوت کرتا ہے اسے قانتین میں شمار کیا جاتا ہے جو آدمی چار سو آیات تلاوت کرتا ہے اسے عابدین میں شمار کیا جاتا ہے جو آدمی پانچ سو آیات تلاوت کرتا ہے اسے

www.waseemziyai.com

محافظین میں شمار کیا جاتا ہے' جو آدمی چھ سو آیات تلاوت کرتا ہے اسے خشوع کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے' جو آدمی آٹھ سو آیات تلاوت کرتا ہے اسے ''مخبتین'' میں شمار کیا جاتا ہے' جو آدمی ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اسے ایک قنطار کے ثواب سے نوازا جاتا ہے' ایک قنطار بارہ سو اوقیہ کا ہوتا ہے' ان میں سے ایک اوقیہ زمین و آسمان میں موجود تمام اشیاء سے بہتر ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان تمام اشیاء سے بہتر ہے' جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے' اور جو آدمی دو ہزار آیات تلاوت کرتا ہے' تو یہ واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک ہے۔

2433 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجزُ اَحَدُکُمْ اَن یقْرَأ ثلث الْقُرْآن فِیْ لَیْلَة فشق ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ وَقَالُوْا اَیُّنَا یُطیق ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اللّٰہ الْوَاحِد الصَّمد ثلث الْقُرْآن

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ایک رات میں ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے؟ یہ بات لوگوں پر کچھ دشوار محسوس ہوئی' تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: سورت اخلاص کی تلاوت' ایک تہائی قرآن ہے۔

امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2434 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ كل یَوْم مِائَتی مرّة قل هُوَ اللّٰہ اَحَد مُحی عَنهُ ذنُوْب خمسین سنة اِلَّا اَن یکون عَلَیْہِ دین

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ من حَدِیْثٍ ثَابت عَن أنس

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایک دن میں سو بار سورت اخلاص کی تلاوت کرتا ہے' اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں' تاہم اگر اس کے ذمہ قرض ہو (یعنی اس کا معاملہ مختلف ہے)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' اس روایت سے جو ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2435 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ من قَرَاَ تَبَارَك الَّذِیْ بِیَدِهِ الْملك كل لَیْلَة مَنعه اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بهَا من عَذَاب الْقَبْر وَكُنَّا فِیْ عهد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نسميها الْمَانِعَة وَاِنَّهَا فِیْ كتاب اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سُوْرَة من قَرَاَ بهَا فِیْ لَیْلَة فَقَدْ اكثر وأطاب

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی رات کے وقت ہر روز سورت ملک کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہمایوں میں ہم اس سورت کو (المانعۃ) (منع

www.waseemziyai.com

کرنے والی) کا نام دے رکھا تھا' یہ سورت قرآن کریم میں موجود ہے' جو آدمی رات کے وقت اس کی تلاوت کرتا ہے' وہ افضل عمل انجام دینے والا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2436 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ فِيْ لَيْلَة فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعبَادة ربه اَحَدًا (الْكَهْف 11)

كَانَ لَهُ نور من عدن اِلٰى مَكَّة حشوه الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا فَرْوَة الْاَسدى لم يرو عَنهُ فِيْمَا أَعْلَمُ غير النَّضر بن شُمَيْل

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت وہ آدمی اس کی تلاوت کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین رکھتا ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہے' اسے نیک عمل کرنا چاہیے اور عبادت میں کسی کو اللہ تعالیٰ سے شریک نہیں بنانا چاہیے' تو یہ بات اس کے لیے عدن سے لے کر مکہ معظمہ تک نور بن جائے گی اور فرشتے اسے ڈھانپ لیں گے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم ابوفروہ اسدی نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔ اس لیے میری دانست کے مطابق نضر بن شمیل کے سوا اس سے کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

2437 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ كل لَيْلَة سُوْرَة الْوَاقِعَة لم تصبه فاقة وَفِي المسبحات آيَة كَألف آيَة

ذكره رزين فِيْ جَامعه وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل وَذكره اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ فِيْ كِتَابِهِ بِغَيْرِ اِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی رات کے وقت سورت واقعہ کی تلاوت کرتا ہے' اسے کبھی فاقہ لاحق نہیں ہو سکے گا' اور مسبحات میں ایک آیت ایسی موجود ہے' جو ایک ہزار آیات کی مثل ہے۔

رزین نے یہ روایت اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے۔ میں نے اصول کی کتب میں اسے نہیں دیکھا اور علامہ ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سند کے بغیر نقل کیا ہے۔

2438 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الدُّخان فِيْ لَيْلَة أصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ

وَفِيْ رِوَايَةٍ للدارقطنى من قَرَاَ سُوْرَة يس فِيْ لَيْلَة أصبح مغفورا لَهُ وَمَنْ قَرَاَ الدُّخان لَيْلَة الْجُمُعَة أصبح

www.waseemziyai.com

مغفورا لَهُ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی رات کے وقت سورت دخان کی تلاوت کرتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

امام ترمذی اور امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: جوآدمی رات کے وقت سورت یٰسین کی تلاوت کرتا ہے' تو دوسرے دن اس کی بخشش کردی جاتی ہے' اور جوآدمی شب جمعہ میں سورت دخان کی تلاوت کرتا ہے' تو آئندہ روز میں اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

2439 - وَعَنْ اَبِی الْمُنْذِر الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلمنِیْ أفضل الْكَلَام قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذِر قل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد یحیی وَیُمِیت بِیَدِهِ الْخَیْر وَهُوَ علی كل شَیْءٍ قدیر مائَة مرّة فِیْ یَوْم فَاِنَّك یَوْمَئِذٍ أفضل النَّاس عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت

الحَدِیْثِ رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَةِ جَابر الْجعْفِیّ

❀—حضرت ابوالمنذر جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے افضل کلام کی تعلیم ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم یہ کلمات پڑھا کرو: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اسی کے ساتھ خاص ہے' وہ زندگی عطا کرتا ہے' وہی موت دیتا ہے' ہر قسم کی بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تم ہر روز سو بار یہ کلمات پڑھا کرو' تو یہ اس دن کا سب سے افضل عمل ہوگا۔ تاہم جوآدمی تمہارے پڑھے ہوئے کلمات کی مثل پڑھے گا' اس کا معاملہ مختلف ہوگا..... الحدیث۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جابر جعفی کی روایت کے مثل نقل کیا ہے۔

2440 - وَرُوِیَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مائَة مرّة فِیْ كل یَوْم لم یصبهُ فقر اَبَدًا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن اَسد بن وَدَاعَة عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا أسدا

❀—رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی ہر روز سو بار یہ کلمات پڑھے گا: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" تو اسے کبھی فاقہ لاحق نہیں ہوگا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسد بن وداعہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ اس کے اسد کے سوا تمام راوی ثقہ ہیں۔

2441 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی كل شَیْءٍ قدیر فِیْ یَوْم مائَة مرّة كَانَت لَهُ عدل عشر

www.waseemziyai.com

رِقَاب وكتبت لَهُ مائَة حَسَنَة ومحيت عَنهُ مائَة سَيِّئَة وَكَانَت لَهُ حرزا من الشَّيْطَان يَوْمه ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِي وَلَمْ يَأْتِ اَحَد بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَد عمل اَكثر من ذٰلِك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَزَاد مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْم مائَة مرّة حطت خطاياه وَلَوْ كَانَت مثل زبد الْبَحْر

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو ہر روز ایک سو بار یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' اس کا شریک نہیں ہے' ہر قسم کی حمد اس کے لیے خاص ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' تو یہ چیز اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگی۔ اس کے سبب اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اس کے ایک سو گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' ان کلمات کے سبب وہ آدمی اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا' اس دن میں اس سے بہتر کسی نے کوئی عمل نہ کیا ہوگا' تاہم جس نے اس سے زیادہ بار یہ کلمات پڑھے ہوں' اس کا معاملہ مختلف ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ تحریر کیے ہیں: جو آدمی ہر روز سو بار یہ کلمات پڑھے گا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' خواہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

2442 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مِائَتي مرّة فِيْ يَوْم لم يسْبقهُ اَحَد كَانَ قبله وَلَمْ يُدْرِكهُ اَحَد بعده اِلَّا من عمل بِاَفْضَل من عمله

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہر روز یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک ہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' ہر قسم کی حمد اسی کے ساتھ خاص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' تو اس سے کوئی آدمی سبقت نہیں کر سکے گا' اس کے بعد کوئی آدمی اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ البتہ اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2443 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من عبد يَقُوْلُ لَا اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰه مائَة مرّة اِلَّا بَعثه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَوَجهه كَالْقَمَرِ لَيْلَة الْبَدْر وَلَمْ يرفع يَوْمَئِذٍ لاَحَدٍ عمل أفضل من عمله اِلَّا من قَالَ مثل قَوْلِهٖ اَوْ زَاد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایک سو بار یہ کلمات پڑھے گا: "لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ" تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوگا' کسی آدمی کا کوئی عمل اس دن میں اس سے بہتر نہیں ہوگا۔ تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہوگا' جس نے یہ کلمہ اتنی بار' یا اس سے زائد تعداد میں پڑھا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2444 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نزل عَلَيْهِ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد اِن سرك اَن تعبد اللّٰه لَيْلَة حق عِبَادَته فَقل اَللّٰهُمَّ لَك الْحَمد حمدا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَك الْحَمد حمدا دَائِما لَا مُنْتَهى لَهٗ دون مشيئتك وَعند كل طرفَة عين اَوْ تنفس نفس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان

وَلَفْظُهٗ قَالَ يَا مُحَمَّد اِن سرك اَن تعبد اللّٰه لَيْلًا حق عِبَادَته اَوْ يَوْمًا فَقل اَللّٰهُمَّ لَك الْحَمد حمدا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَك الْحَمد حمدا لَا جَزَاء لقائله اِلَّا رضاك وَلَك الْحَمد عِنْد كل طرفَة عين اَوْ تنفس نفس

وَفِيْ اِسنادهما عَلِيّ بن الصَّلْت العامرى لَا يحضرنى حَاله وَتقدم بِنَحْوِهٖ عِنْد الْبَيْهَقِيّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ رات کے وقت اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جس طرح اس کی عبادت کا حق ہے' تو آپ یہ کلمات پڑھیں: اے اللہ! حمد تیرے ساتھ خاص ہے' ایسی حمد جو تیرے ہمیشہ رہنے کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی ہو' حمد تیرے ساتھ خاص ہے' ایسی حمد جس میں دوام ہو' تیری رضا کے بغیر اس کی انتہاء نہ ہو اور وہ ہر پلک جھپکنے کے وقت اور ہر سانس لینے کے وقت ساتھ ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے محمد! اگر آپ اس چیز کو پسند کرتے ہیں کہ آپ دن یا رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت بجالائیں جس طرح اس کی عبادت کا حق ہے' تو آپ یہ کلمات پڑھیں: اے اللہ! حمد تیرے ساتھ خاص ہے' ایسی حمد جو تیرے ہمیشہ رہنے کے ساتھ ہو' حمد تیرے ساتھ خاص ہے' ایسی حمد جس کا ثواب تیری رضا کے سوا کوئی چیز نہ ہو اور حمد تیرے ساتھ خاص ہے' جو ہر پلک جھپکنے اور ہر سانس کے وقت ساتھ ہو۔

ان دونوں روایات کی سند میں علی بن صلت نامی راوی موجود ہے' جس کی حالت کے حوالے سے اس وقت ہمارے ذہن میں کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اس کی ایک روایت گزر چکی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ آيَاتٍ وَأَذْكَارٍ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

باب: فرض نمازوں کے بعد جو آیات اور اذکار کے حوالے سے ترغیبی روایات

2445 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اَتَوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذهب اَهْلُ الدُّثُور بالدرجات العلى وَالنَّعِيْم الْمُقِيْم

قَالَ وَمَا ذَاك قَالُوْا يصلون كَمَا نصلى وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوم وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نتصدق ويعتقون وَلَا نعتق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفلا أعلمكُمْ شَيْئًا تدركون بِهٖ من سبقكم وتسبقون بِهٖ من بعدكم وَلَا يكون اَحَد أفضل مِنْكُمْ اِلَّا من صنع مثل مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تسبحون وتكبرُوْنَ وتحمدون دبر كل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مرّة

قَالَ اَبُوْ صَالح فَرجع فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سمع اِخْوَاننَا اَهْلِ الْاَمْوَال بِمَا فعلنَا فَفَعَلُوْا مثله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فضل اللّٰه يؤتيه من يَشَاء

قَالَ سمى فَحدثت بعض اَهلِیْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ وهمت اِنَّمَا قَالَ لَك تسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وتحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وتكبر اَرْبعا وَثَلَاثِيْنَ

قَالَ فَرَجَعت اِلٰى اَبِیْ صَالح فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَأخذ بيَدى فَقَالَ اللّٰه أكبر وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه اللّٰه أكبر وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه حَتّٰى يبلغ من جَمِيْعهنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهٗ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ غریب مہاجرین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل ثروت لوگ مسلسل درجات کی بلندی اور دائمی نعمتیں حاصل کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: یوں کہ وہ اس طرح نماز پڑھتے ہیں' جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں' وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں' جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' مگر وہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں' جبکہ ہم اس سے محروم ہیں' وہ غلام آزاد کرتے ہیں' جبکہ ہم اس سے محروم ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی طرف راہنمائی نہ کروں جس کے ساتھ تم لوگ اس سے سبقت لے جاؤ' جو تم سے آگے نکل چکا ہو۔ ان لوگوں سے بھی آگے نکل جاؤ جو تم سے پیچھے ہوں' کسی بھی آدمی کا کوئی عمل تم سے افضل نہ ہو۔ البتہ اس آدمی کا معاملہ مختلف ہوگا' جس نے تم جیسا عمل کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! تم ہر نماز کے بعد یہ الفاظ تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار پڑھو: سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

ابوصالح نامی راوی کا بیان ہے: وہ غریب مہاجرین دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے اہل ثروت بھائیوں کو بھی ہمارے عمل کے بارے میں علم ہو گیا ہے' انہوں نے بھی ہمارے جیسا عمل شروع

www.waseemziyai.com

کردیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے' جس کو چاہتا ہے' اس سے نوازتا ہے۔

سمی کا بیان ہے: میں نے اپنے افراد خانہ میں سے کسی ایک سے یہ روایت بیان کی' تو اس نے کہا: تم وہم کا شکار ہوئے ہو' کیونکہ تمہارے استاد نے تم سے یہ الفاظ بیان کیے تھے: تم یوں پڑھو: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ' ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' ۳۴ بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔

راوی کا بیان ہے: میں ابوصالح کے ہاں گیا' میں نے ان سے دریافت کیا: یہ صورتحال پیش آئی ہے؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر تم یہ کلمات ۳۳ بار پڑھو: اَللّٰهُ اَکْبَرُ' سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ' سُبْحَانَ اللهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔

2446 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سبح فِیْ دبر کل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَحمد اللّٰه ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَکبر اللّٰه ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ فَتلك تِسْعَة وَتسْعُوْنَ ثُمَّ قَالَ تَمام الْمِائَة لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحدہ لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر غفرت لَهُ خطایاہ وَاِن کَانَت مثل زبد الْبَحْر

وَرَوَاهُ مَالك وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ بِلَفْظ هٰذِهٖ اِلَّا اَن مَالِكًا قَالَ غفرت لَهُ ذنُوبه وَلَوْ کَانَت مثل زبد الْبَحْر

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَفْظُهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة قَالَ اَبُوْ ذَر یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب اَصْحَاب الدُّثُور بِالْاُجُورِ یصلونَ کَمَا نصلی وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوم وَلَهُمْ فضل اَمْوَال یتصدقون بهَا وَلَیْسَ لنا مَال نتصدق بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَر اَلا أعلمك کَلِمَات تدْرك بهَا من سَبقَك وَلَا یلحقك من خَلفك اِلَّا من اَخذ بِمثل عَمَلك قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ تکبر اللّٰه دبر کل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَتَحْمَدهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وتسبحه ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وتختمها بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر غفرت ذنوبك وَلَوْ کَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ من حَدِیْث ابْن عَبَّاس نَحْوِهٖ

وَقَالا فِیْهِ فَاِذَا صلیتم فَقولُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ مرّة وَالْحَمْد لله ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ مرّة وَاللّٰهُ اَکْبَر اَرْبعا وَثَلَاثِیْنَ مرّة وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه عشر مَرَّات فَاِنَّکُمْ تدرکون من سبقکم وَلَا یسبقکم من بعدکم

الدُّثُور بِضَم الدَّال الْمُهْمِلَة جمعه دثر وَهُوَ الْمَال الْکثیر

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ' ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' ۳۳ بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ یہ ننانوے (۹۹) کی تعداد میں ہو جائیں گے۔ پھر سو

www.waseemziyai.com

(۱۰۰) کی تعداد پوری کرنے کے لیے یہ کلمات پڑھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے خاص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اس آدمی کے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل ہیں' جو یوں ہیں: اس آدمی کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل ثروت لوگ ہم سے اجر وثواب میں سبقت لے گئے' وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں' جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں' وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں' جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' مگر ان کے پاس اضافی دولت موجود ہے' جس سے وہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں' جبکہ ہمارے پاس صدقہ وخیرات کرنے کے لیے کوئی چیز موجود نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی راہنمائی نہ کروں' جن کے ساتھ اس آدمی سے سبقت لے جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے' اور وہ آدمی تم تک نہیں پہنچ سکے گا' جو تم سے پیچھے ہے؟ مگر اس کا معاملہ مختلف ہے' جس نے تم جیسا عمل کیا ہوگا؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرو: ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ' ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ پھر تم ان کلمات کے ساتھ اختتام کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اس کے ساتھ خاص ہے' ہر قسم کی حمد اس کے ساتھ خاص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس طرح تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مثل نقل کیا ہے' اور ان دونوں سے یہ الفاظ منقول ہیں: نماز سے فراغت پر تم یہ پڑھو: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ' ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ' دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو تم اس آدمی پر پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے نکل چکا ہے' اور بعد والا آدمی تم تک رسائی حاصل نہیں کر سکے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''الدثور'' لفظ ''دثر'' کی جمع ہے' ''د'' پر بغیر نقطہ کے پیش ہے' اس سے مراد ''مال کثیر'' ہے۔

2447 - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيدَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بعد میں پڑھے جانے والے الفاظ ایسے ہیں، جن کے سبب پڑھنے والا خوار نہیں ہوگا: (راوی کو تردد ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھنے والا (خوار نہیں ہوگا) ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

امام مسلم، امام ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2448 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما زوجه فَاطِمَة بعث مَعهَا بخميلة ووسادة من اَدَم حشوها لِيف ورحيين وسقاء وجرتين فَقَالَ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لفاطمة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَات يَوْم وَاللّٰه لقد سنوت حَتّٰى اشتكيت صَدْرِی وَقد جَاءَ اللّٰه اَبَاك بسبی فاذهبی فاستخدميه فَقَالَت وَاَنا وَاللّٰه لقد طحنت حَتّٰى مجلت يداى فَاَتَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا جَاءَ بك اَى بنية قَالَت جِئْت لاسلم عَلَيْك واستحيت اَن تسأله وَرجعت فَقَالَ عَلِيّ مَا فعلت قَالَت استحييت اَن أسأله فَأتيَا جَمِيْعًا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سنوت حَتّٰى اشتكيت صَدْرِی وَقَالَت فَاطِمَة قد طحنت حَتّٰى مجلت يداى وَقد جَاءَ ك اللّٰه بسبی وسعة فأخدمنا فَقَالَ وَاللّٰه لَا اُعْطِيكُمْ وأدع اَهْلِ الصّفة تطوى بطونهم من الْجُوْع لَا أجد مَا أنْفق عَلَيْهِمْ وَلٰكِن أبيعهم وَأنْفق عَلَيْهِمْ أثمانهم فَرَجَعَا فأتاهما النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد دخلا فِیْ قطيفتهما اِذا غطت رؤوسهما تكشفت أقدامهما وَاِذَا غطت أقدامهما تكشفت رؤوسهما فثارا فَقَالَ مَكَانكُمَا ثُمَّ قَالَ اَلا أخبركما بِخَير مِمَّا سألتمانی قَالَا بلَى

قَالَ كَلِمَات علمنيهن جِبْرَائِيل فَقَالَ تسبحان اللّٰه فِیْ دبر كل صَلَاة عشرا وتحمدان عشرا وتكبران عشرا فَاِذَا أويتما اِلٰى فراشكما فسبحا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ واحمدا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وكبرا اَرْبعا وَثَلَاثِينَ

قَالَ عَلِيّ كرم اللّٰه وَجهه فوَاللّٰهِ مَا تركتهن مُنْذُ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْن الكوا وَلَا لَيْلَة صفّين فَقَالَ قاتلكم اللّٰه يَا اَهْلِ الْعرَاق وَلَا لَيْلَة صفّين

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَتقدم فِيْمَا يَقُوْلُ اِذا اَوَى اِلٰى فرَاشه بِغَيْر هٰذَا السِّيَاق وَفِیْ هٰذَا السِّيَاق مَا يستغرب وَاِسْنَاده جيد وَرُوَاته ثِقَات وَعَطَاء بن السَّائِب ثِقَة وَقد سمع مِنْهُ حَمَّاد بن سَلَمَة قبل اخْتِلَاطه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الخميلة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَكسر الْمِيم كسَاء لَهُ خمل يَجْعَل غَالِبا وَهُوَ القطيفة اَيْضًا من اَدَم بِفَتْح الْألف وَالدَّال اَى من جلد وَقِيْلَ من جلد اَحْمَر

رحيين بِفَتْح الرَّاء والحاء وَتَخْفِيف الْيَاء مثنى رحى وَقَوله سنوت بِفَتْح السِّين الْمُهْمَلَة وَالنُّوْن اَى أستقيت من الْبِئْر فَكنت مَكَان السانية وَهِی النَّاقة الَّتِیْ تسقى عَلَيْهَا الأرضون

وَقَوله فاستخدميه اَى اسأليه خَادِمًا وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فأخدمنا بِكَسْر الدَّال اَى أعطنا خَادِمًا وَقَوْلها مجلت

www.waseemziyai.com

یدای بِفَتحِ الْجِیْم وَکسرِھَا اَی تقطعت من کَثْرَۃِ الطَّحْن

❀—حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح کیا' انہیں ایک بستر' چمڑے سے بنا ہوا ایک تکیہ دیا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے' دو چکیاں' ایک مشکیزہ اور دو گھڑے عطا کیے۔ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے فاطمہ! قسم بخدا! تمہیں کام کرنا پڑتا ہے' جس سے مجھے بھی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے' پروردگار نے آپ کے والد گرامی کو قیدی دیے ہیں' تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ' ان میں سے کوئی خادم حاصل کرو! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قسم بخدا! چکی پینے کی وجہ سے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں' پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' آپ نے دریافت کیا: اے فاطمہ! آپ کس مقصد کے لیے آئی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: میں آپ کو سلام پیش کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوئی ہوں' پھر انہیں اپنا مقصد عرض کرنے کے بارے میں شرم محسوس ہوئی کہ وہ آپ سے خادم حاصل کرنے کے لیے مطالبہ کریں' وہ اسی طرح واپس پلٹ گئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: حاضر خدمت ہونے کے مقصد کا کیا بنا؟ انہوں نے جواب میں کہا: مجھے اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم کا مطالبہ کرنے میں شرم محسوس ہوئی میں عرض نہ کر سکی' پھر وہ دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کنواں سے پانی لانا پڑتا ہے' جس وجہ سے درد کی شکایت ہو گئی ہے۔ فاطمہ کو چکی پیسنا پڑتی ہے' جس وجہ سے ان کے ہاتھ زخمی ہو جاتے ہیں۔ پروردگار عالم نے آپ کی خدمت قیدی بھیجے ہیں' اس طرح گنجائش موجود ہے' آپ ہمیں کوئی خادم عنایت فرما دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم بخدا! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں تم لوگوں کو نوازدوں اور اہل صفہ کو محروم کر دوں' جن کے پیٹ بھوک کے سبب اندر کی طرف دھنس گئے ہیں' میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ان پر خرچ کر سکوں' میں ان غلاموں کو فروخت کروں گا' اور ان کی قیمت اہل صفہ پر صرف کروں گا۔ یہ جواب سن کر حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما واپس آ گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے ہاں گئے' اس وقت دونوں بستر پر محو استراحت ہو چکے تھے' ان کے اوڑھنے کے کپڑے کی کیفیت یہ تھی کہ اگر وہ اس سے اپنا سر چھپاتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے' وہ پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا' دونوں اٹھنے لگے' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ اپنی' اپنی جگہ میں ٹھہرے رہیں' آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے جس چیز کا مطالبہ کیا ہے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کی راہنمائی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: آپ لوگ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرو: ۱۰ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ' ۱۰ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' ۱۰ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر بستر پر آتے وقت یہ پڑھو: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ' ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے جب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ کلمات سنے ہیں' اس کے بعد میں نے یہ کلمات کبھی ترک نہیں کیے' ابن کوا کا بیان ہے: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا جنگ صفین کی شب بھی آپ نے انہیں ترک نہیں کیا تھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو تباہ کرے' جنگ صفین میں بھی (یعنی اس موقع پر بھی میں نے یہ کلمات ترک نہیں کیے تھے)

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' جو اس سیاق کے سوا ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جب کوئی آدمی اپنے بستر پر جائے (یعنی اس موقع پر وہ یہ کلمات پڑھے)

سیاق عبارت کے اعتبار سے یہ روایت غریب ہے' اس کی سند عمدہ ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ عطاء بن سائب نامی راوی بھی ثقہ ہے۔ تاہم اس کے اختلاط کا شکار ہونے سے قبل حماد بن سلمہ نے اس سے سماع کیا تھا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ مناسب جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الخميلة'' میں 'خ' پر زبر ہے' جبکہ 'م' کے نیچے زیر ہے۔ اس کا مطلب ہے ایسی چادر جو روئی سے بنی ہوئی ہو' عموماً اسے اوڑھنے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ یہ چمڑے سے بھی بنائی جاتی ہے' اور ایک قول کے مطابق یہ سرخ چمڑے سے تیار کی جاتی ہے۔

لفظ ''رحيين'' میں 'ر' اور 'ح' پر زبر ہے' جبکہ 'ی' پر تخفیف ہے۔ یہ لفظ ''رحیٰ'' کا تثنیہ ہے۔ لفظ ''سنوت'' میں 'س' پر زبر' پھر 'ن' ہے۔ اس کا مطلب ہے: میں کنویں سے پانی بھر کر لاتا ہوں۔ لفظ ''سانية'' سے مراد ایسی اونٹنی ہے' جسے پانی لانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''فاستخديه'' کا مطلب ہے: تم آپ سے خادم حاصل کرنے کا مطالبہ کرو۔ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''فخدمنا'' میں 'د' کے نیچے زیر ہے یعنی آپ خادم عنایت کریں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ ''مجلت بداى'' میں 'ج' پر زبر اور اس کے نیچے زیر دونوں طرح درست ہے۔ اس سے مراد ہے: بکثرت آٹا پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں کا زخمی ہونا۔

2449 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصلتان لَا يحصيهما عبد اِلَّا دخل الْجَنَّة وهما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح اللّٰه اَحَدُكُمْ دبر كل صَلَاة عشرا وَيَحْمَدهُ عشرا ويكبره عشرا فَتلك مائَة وَخَمْسُوْنَ بِاللِّسَانِ وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان اِذا اَوَى اِلٰى فرَاشه يسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ فَتلك مائَة بِاللِّسَانِ وَألف فِي الْمِيْزَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيكُمْ يعْمل فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته اَلفَيْنِ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة قَالَ عبد اللّٰه رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدهن بِيَدِهِ

قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ لَا تحصيها قَالَ يَاْتِيْ اَحَدُكُمُ الشَّيْطَان وَهُوَ فِيْ صَلَاته فَيَقُوْلُ لَهُ اذكر كَذَا اذكر كَذَا ويأتيه عِنْد مَنَامه فينومه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ المملي رَوَوْهُ كلهم عَن حَمَّاد بن زيد عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ عَن عبد الله

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو امور ایسے ہیں' جو آدمی انہیں اختیار کرے گا' وہ جنت میں جائے گا۔ یہ دونوں امور سہل و آسان ہیں' مگر ان کو اپنانے والے لوگ کم ہیں' ہر نماز (فرض) کے بعد آدمی یہ کلمات پڑھے: ۱۰ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ' ۱۰ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' ۱۰ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یہ زبان سے ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بنیں گے جبکہ یہ میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہو جائیں گے۔ پھر آدمی بستر پر جاتے وقت یہ کلمات پڑھے: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ' ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یہ زبان سے ادائیگی کے لحاظ سے ایک سو ہوں گے جبکہ میزان پر ایک ہزار بن جائیں گے۔

راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں میں سے کوئی آدمی ایک شب و روز میں پچیس بار گناہ کا ارتکاب کر سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا کہ آپ انہیں اپنی انگلیوں پر شمار کر رہے ہیں۔

راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آدمی بھلا انہیں کیوں نہیں پڑھ سکے گا؟ آپ نے فرمایا: شیطان آدمی کے پاس آتا ہے' آدمی اس وقت نماز میں مصروف ہوتا ہے' تو اس سے یوں مخاطب ہوتا ہے: تم فلاں بات یاد کرو' تم فلاں بات یاد کرو' تم فلاں بات یاد کرو' جب آدمی سونے کی کوشش کرتا ہے' اس وقت شیطان اس کے پاس آتا ہے' اور اسے سلاتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان تمام محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حماد بن زید' عطاء بن سائب اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت عبداللہ سے نقل کیا ہے۔

2450 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ آيَة الْكُرْسِيّ دبر كل صَلَاة لم يمنعهُ من دُخُوْل الْجَنَّة اِلَّا اَن يَمُوْت

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بأسانيد اَحدهَا صَحِيْح

وَقَالَ شَيخنَا اَبُو الْحسن هُوَ على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَابْن حبَان فِيْ كتاب الصَّلَاة وَصَححهُ

وَزَاد الطَّبَرَانِيّ فِيْ بعض طرقه وَقل هُوَ اللّٰه أحد

وَاِسْنَاده بِهَذِهِ الزِّيَادَة جيد اَيضا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہر نماز کے بعد ''آیۃ الکرسی'' پڑھے گا' اس کے دخول جنت میں موت کے علاوہ کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی۔

امام نسائی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ جن میں ایک سند صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

ہمارے شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کیا ہے' اور اسے صحیح بھی قرار دیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت میں یوں نقل کیا ہے: جو آدمی (آیۃ الکرسی اور) اور سورت اخلاص پڑھے گا۔

یہ روایت اضافی حصہ کی سند سے عمدہ ہے۔

2451 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ آیَۃ الْکُرْسِیّ فِیْ دبر الصَّلَاۃ الْمَکْتُوْبَۃ کَانَ فِیْ ذمَّۃ اللّٰہ اِلَی الصَّلَاۃ الْاُخْرٰی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی فرض نماز کے بعد ''آیۃ الکرسی'' پڑھے گا' تو وہ آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2452 - وَعَنْ اَبِیْ کثیر مولی بنی ھَاشم اَنَّہٗ سمع اَبَا ذَر الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَلِمَات من ذکرھن مائَۃ مرّۃ دبر کل صَلَاۃ اللّٰہ أکبر وَسُبْحَان اللّٰہ وَالْحَمْد للّٰہ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدہ لَا شریك لَہٗ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ لَو کَانَت خطایاہ مثل زبد الْبَحْر لمحتھن

رَوَاہُ اَحْمد

وَھُوَ مَوْقُوْف

❀ — بنو ہاشم کے غلام ابوکثیر سے منقول ہے: انہوں نے صحابی رسول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: چند کلمات ایسے ہیں' جو آدمی ہر نماز کے بعد سو بار پڑھے گا' خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے' ان کی بخشش کردی جائے گی (وہ کلمات یہ ہیں:) اَللّٰہُ اَکْبَرُ' سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور یہ بطور ''موقوف'' منقول ہے۔

2453 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن اَرقم عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ دبر کل صَلَاۃ سُبْحَانَ رَبك رب الْعِزَّۃ عَمَّا یصفونَ وَسَلَام علی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْد للّٰہ رب الْعَالمین فَقَدْ اکتال بالجریب الْاَوْفٰی من الْاَجر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا: تمہارا پروردگار غلبے والا پروردگار ہے۔ وہ ہر نقص سے پاک ہے' ہر اس چیز سے جو بطور

www.waseemziyai.com

صفت بیان کی جاتی ہے' رسولوں پر سلامتی ہو' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو وہ آدمی اجر و ثواب سے معمور پیمانہ حاصل کر لیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2454 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر الصَّلَاۃ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَامَ مغفورا لَہٗ

رَوَاہُ الْبَزَّار عَنْ اَبِیْ الزھراء عَنْ اَنَسٍ وَّسَنَدہ اِلٰی اَبِیْ الزھراء جید

وَاَبُو الزھراء لَا أعرفہُ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا: ذات باری تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' جو عظمت و بزرگی والی ہے' ہر قسم کی حمد اس کے ساتھ خاص ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' تو وہ اس حالت میں اٹھتا ہے کہ اس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوزہراء کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ابوزہراء رضی اللہ عنہ نامی راوی تک سند عمدہ ہے' اور ابوزہراء نامی راوی کے حال کا مجھے علم نہیں ہے۔

2455 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من دَعَا بھؤلاء الْکَلِمَات اَوْ الدَّعْوَات فِیْ دبر کل صَلَاۃ مَکْتُوْبَۃ حلت لَہُ الشَّفَاعَۃ منی یَوْم الْقِیَامَۃ اَللّٰھُمَّ اعط مُحَمَّدًا الْوَسِیلَۃ وَاجعَل فِی المصطفین محبتہ وَفِی العالین دَرَجَتہ وَفِی المقربین دَارہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَھُوَ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات سے دعا کرتا ہے' تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عنایت کر' مخصوص لوگوں میں ان کی محبت کو اعلیٰ درجہ والے لوگوں میں ان کے مرتبہ کو اور محبوب لوگوں میں ان کے اٹھانے کو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی اور یہ روایت غریب ہے۔

2456 - وَرُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر کل صَلَاۃ أَسْتَغْفر اللّٰہ وَاَتُوْب اِلَیْہِ غفر لَہٗ وَاِن کَانَ فر من الزَّحْف

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے' خواہ اس نے میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے کا ارتکاب کیا ہو۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2457 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ بِيَدِهٖ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذ وَاللّٰه اِنِّيْ لَاُحبك فَقَالَ لَهٗ مُعَاذ بِاَبِيْ اَنْت وَاُمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنا وَاللّٰه أحبك قَالَ أوصيك يَا مُعَاذ لَا تدعن فِيْ دبر كل صَلَاة اَن تَقول اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ على ذكرك وشكرك وَحسن عبادتك وَأوصى بِذٰلِكَ مُعَاذ الصنَابحِي وَأوصى بهَا الصنَابحِي اَبَا عَبْدُ الرَّحْمٰن وَأوصى بهَا عَبْدُ الرَّحْمٰن عقبَة بن مُسْلِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنے کو ترک نہ کریں: اے اللہ! تو اپنے ذکر' شکر اور خوبصورت طریقہ سے عبادت کرنے میں میری مدد کر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے (اپنے تلمیذ) صنابحی کو ہدایت کی تھی' انہوں نے (اپنے تلمیذ) ابوعبدالرحمٰن کو اس کی راہنمائی کی اور عبدالرحمٰن نے (اپنے تلمیذ رشید) عقبہ بن مسلم کو اس کی ہدایت کی تھی۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْمَا يَقُوْلُهٗ وَيَفْعَلُهٗ مَنْ رَّأٰى فِيْ مَنَامِهٖ مَا يَكْرَهُ

باب: حالت خواب میں آدمی کوئی بات کہتا ہے' یا کوئی کام کرتا ہے' یا کوئی ناپسند چیز دیکھتا ہے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2458 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذا رأى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يكرهها فليبصق عَن يسَاره ثَلَاثًا وليستعذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيْم ثَلَاثًا وليتحول عَن جنبه الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی آدمی برا خواب دیکھے تو وہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے' شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی تین بار پناہ طلب کرے اور پھر اپنے پہلو کو تبدیل کر لے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2459 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا رأی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبھَا فَاِنَّمَا ھِیَ من اللّٰہ فلیحمد اللّٰہ عَلَیْھَا ولیحدث بِمَا رأی وَاِذَا رأی غیر ذٰلِکَ مِمَّا یکرہ فَاِنَّمَا ھِیَ من الشَّیْطَان فلیستعذ بِاللّٰہِ من شَرھا وَلَا یذکرھَا لَاحَدً فَاِنَّھَا لَا تضرہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا' وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بجالائے' وہ جن لوگوں کو پسند کرتا ہو' ان کے سامنے اپنا خواب بیان کرے' اگر آدمی کوئی ناپسند (برا) خواب دیکھے تو وہ شیطان مردود کی طرف سے ہوگا' اس کے شر سے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرے اور کسی کے سامنے وہ اپنا خواب بیان نہ کرے اور یہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

2460 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃ من اللّٰہ والحلم من الشَّیْطَان فَمَنْ رأی شَیْئًا یکرھہُ فلینفث عَن شِمَالہ ثَلَاثًا ولیتعوذ بِاللّٰہِ من الشَّیْطَان فَاِنَّھَا لَا تضرہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃ وَاِذَا رأی مَا یکرہ فلیتعوذ بِاللّٰہِ من شَرھا وَشر الشَّیْطَان ولیتفل عَن یسَارہ ثَلَاثًا وَلَا یحدث بھَا اَحَدًا فَاِنَّھَا لن تضرہ

ورویاہ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَفِیْہ فَمَنْ رأی شَیْئًا یکرھہُ فَلَا یقصہ علی اَحَد ولیقم فَلیصل

الْحلم بِضَم الْحَاء وَسُکُون اللَّام وَبِضَمِّھَا ھُوَ الرُّؤْیَا وبالضم والسکون فَقَط ھُوَ رُؤْیَۃ الْجِمَاع فِی النّوم وَھُوَ الْمُرَاد ھُنَا

قَوْلِہ فلیتفل بِضَم الْفَاء وَکسرھَا اَی فلیبزق وَقِیْلَ التفل أقل من البزق والنفث أقل من التفل

❀—حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں۔ جو آدمی برا خواب دیکھے' وہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے' پھر ایسا خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

امام بخاری' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابوسلمہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی ناپسند خواب دیکھے' تو اس کے شر سے اور شیطان مردود کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے' پھر اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اپنا خواب کسی سے بیان نہ کرے' تو ایسا خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

دونوں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی برا خواب دیکھے' وہ اس خواب

www.waseemziyai.com

کوکسی کے سامنے بیان نہ کرے اور بیدار ہوکر نماز ادا کرے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحلم'' میں 'ح' پر پیش ہے' جبکہ 'ل' ساکن ہے' اور اس پر پیش کے جواز کا بھی احتمال ہے۔ اس سے مراد خواب ہے۔ اسے ساکن پڑھنے کی صورت میں اس سے ناپسندیدہ خواب مراد ہے' اس مقام پر یہی مراد ہے۔

الفاظ ''فلیتفل'' میں 'ف' پر پیش اور اس کے نیچے زیر دونوں صورتیں جائز ہیں' اس سے مراد تھوکنا ہے۔ ایک قول کے مطابق لفظ ''التفل'' اور ''البزق'' میں لطیف سا فرق بھی ہے کہ تفل کم مقدار کا ہوتا ہے' اور 'بزق' قدرے کثیر ہوتا ہے' جبکہ ''النفث'' لفظ ''التفل'' سے کم (تھوک کو) کہا جاتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ کَلِمَات یَقُوْلُھُنَّ مَنْ یَّأْرَقُ اَوْ یَفْزَعُ بِاللَّیْلِ

باب: رات کے وقت آدمی کو گھبراہٹ لاحق ہوتے وقت پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات

2461 - عَن عَمْرو بن شُعَیْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا فزع اَحَدُکُمْ فِی النّوم فَلْیقل أعوذ بِکَلِمَات اللّٰہ التامات من غَضَبہ وعقابہ وَشر عبادہ وَمَنْ همزات الشَّیَاطِین وَاَن یحْضرُوْن فَاِنَّھَا لن تضرہ

قَالَ وَکَانَ عبد اللّٰہ بن عَمْرو یلقنھا من عقل من وَلَدہ وَمَنْ لم یعقل کتبھَا فِیْ صک ثُمَّ علقھا فِیْ عُنُقہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَیْسَ عِنْدہ تخصیصھا بِالنَّوْمِ

❀ — حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی حالت نیند میں گھبرا جائے' وہ یہ کلمات پڑھے: میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں' اس کی ناراضگی سے' اس کی سزا سے' اس کے بندوں کے شر سے' شیطان مردود کے پریشان کرنے سے اور اس چیز سے کہ وہ میرے پاس موجود ہوں' تو وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

راوی کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی اولاد سے جو بھی باشعور بچہ ہوتا' تو اسے ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے اور جو بچہ باشعور نہ ہوتا' کسی چیز پر یہ کلمات لکھ کر اس کی گردن میں لٹکا دیتے تھے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' مگر ان کی روایت میں حالت نیند میں گھبرانے کا ذکر نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

2462 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی قَالَ کَانَ خَالِدِ بْن الْوَلِید رَجُلًا یفزع فِیْ مَنَامه فَذکر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا اضطجعت فَقل بِسم اللّٰه أعوذ بِکَلِمَات اللّٰه التَّامَّة فَذکر مثله

وَقَالَ مَالك فِی الْمُوَطَّإِ بلغنی اَن خَالِدِ بْن الْوَلِید قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ أروع فِیْ مَنَامِی فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقل

فَذکر مثله

وَرَوَاهُ اَحْمد عَن مُحَمَّد بن یحیی بن حبَان عَن الْوَلِید بن الْوَلِید اَنَّهُ قَالَ یا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ أجد وَحْشَة قَالَ اِذا أخذت مضجعك فَقل

فَذکر مثله وَمُحَمّد لم یسمع من الْوَلِید

❀ — امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یوں مذکور ہے: راوی کا بیان ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ایسے آدمی تھے' جو حالت نیند میں اکثر گھبرا (ڈر) جاتے تھے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو یہ کلمات پڑھا کرو: اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں''۔ بعدازاں راوی نے پوری روایت بیان کی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف ''موطا'' میں یہ بات نقل کی ہے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: میں حالت نیند میں ڈر جاتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن یحییٰ بن حبان اور ولید بن ولید کے حوالے سے بیان کی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ڈر محسوس کرتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: بستر پر جاتے وقت تم یہ کلمات پڑھا کرو۔ پھر راوی نے حسب سابق پوری روایت نقل کی ہے۔ محمد بن یحییٰ نامی راوی کا ولید بن ولید سے سماع ثابت نہیں ہے۔

2463 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث خَالِدِ بْن الْوَلِید رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن أهاویل یَرَاهَا بِاللَّیْلِ حَالَتْ بَیْنه وَبَیْن صَلَاة اللَّیْل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا خَالِدِ بْن الْوَلِید اَلا أعلمك کَلِمَات تقولهن وَلَا تقولهن ثَلَاث مَرَّات حَتّٰی یذهب اللّٰه عَنْك ذٰلِكَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی فَاِنَّمَا شَکَوْت هٰذَا اِلَیْك رَجَاء هٰذَا مِنْك

قَالَ قل أعوذ بِکَلِمَات اللّٰه التَّامَّة من غَضَبه وعقابه وَشر عباده وَمَنْ همزات الشَّیَاطِین وَاَن یحْضرُوْن

قَالَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمْ ألبث اِلَّا لَیَالِیْ حَتّٰی جَاءَ خَالِدِ بْن الْوَلِید فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا أتممت الْکَلِمَات الَّتِیْ علمتنی ثَلَاث مَرَّات حَتّٰی أذهب اللّٰه عنی مَا کنت أجد

www.waseemziyai.com

مَا اُبَالِیْ لَو دخلت علی اَسد فِیْ خیسته بلَیْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

خیسة الْاَسد بِکَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة هُوَ مَوْضِعه الَّذِیْ یأوی اِلَیْهِ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ انہیں پریشان کن خواب آتے ہیں' یہ چیز ان کے لیے رات کے وقت نوافل کی ادائیگی کے لیے بھی رکاوٹ بنتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے خالد بن ولید! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جن کو تین بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تمہاری اس پریشانی کو ختم کردے گا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' میں اس بارے میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں' آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں' اس کی ناراضگی سے' اس کی سزا سے' اس کے بندوں کے شر سے' شیاطین کے پھونک مارنے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے قریب آئیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: کچھ راتوں کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں نے آپ کے تعلیم کردہ فرمودہ کلمات ابھی تین بار نہیں پڑھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری حالت بدل ڈالی جو میرے لیے پریشان کن تھی اور اب میری یہ حالت ہو چکی ہے کہ شیر کے کچھار میں بھی داخل ہو جاؤں' تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''خیسۃ الاسد'' میں 'خ' کے نیچے زیر ہے اور اس سے مراد ہے: شیر کی کچھار۔

2464 - وَعَنْ اَبِیْ التیاح قَالَ قُلْتُ لِعَبْدُ الرَّحْمٰن بن خنبش التَّمِیْمِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ کَبِیْرًا أدْرکْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

قلت کَیفَ صنع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَة کادته الْجِنّ

قَالَ اِن الشَّیَاطِین تحدرت تِلْكَ اللَّیْلَة علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الأودیة والشعاب وَفِیْهِمْ شَیْطَان بِیَدِهِ شعلة من نَار یُرِید اَن یحرق بهَا وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فهبط اِلَیْهِ جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالَ یَا مُحَمَّد قل قَالَ مَا اَقُوْل قَالَ قل أعوذ بِکَلِمَات اللّٰه التَّامَّة من شَرّ مَا خلق وذرأ وبرأ وَمَنْ شَرّ مَا ینزل مِنَ السَّمَاءِ وَمَنْ شَرّ مَا یعرج فِیْهَا وَمَنْ شَرّ فتن اللَّیْل وَالنَّهَار وَمَنْ شَرّ کل طَارق اِلَّا طَارِقًا یطرق بِخَیر یَا رَحْمَن

قَالَ فطفئت نارهم وَهَزَمَهُمْ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰی

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَلِکُلٍّ مِنْهُمَا اِسْنَادٍ جَیِّدٍ مُحْتَج بِهِ وَقد رَوَاهُ مَالك فِی الْمُوَطَّأ عَن یحیی بن سعید

www.waseemziyai.com

مُرْسلا وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من حَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد بِنَحْوِهِ

خنبش هُوَ بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا نون سَاكِنة وباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة وشين مُعْجَمَة

❀ — ابوتیاح سے منقول ہے: میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش تمیمی جو عمر رسیدہ تھے سے سوال کیا: کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' میں نے پھر دریافت کیا: جس رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کیا کیا تھا؟ انہوں نے جواب میں کہا: اس رات میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے جنات' مختلف گھاٹیوں اور وادیوں کی طرف سے آئے تھے جبکہ ان کے درمیان شیطان موجود تھا' اس کے پاس آگ کا شعلہ تھا' جس کے سبب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو جلانے کی کوشش میں تھا' اس موقع پر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہ کلمات پڑھیں: آپ نے دریافت فرمایا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: وہ یہ کلمات ہیں: میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں' اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کر رکھی ہے' جو اس نے تیار کی ہے' ہر اس چیز سے جو اس نے آسمان سے اتاری ہے' اس چیز کے شر سے جو آسمان کی طرف اٹھتی ہے' شب و روز کے مصائب کے شر سے اور ہر پیش آنے والے کے شر سے' اے رحمان! اس کا معاملہ مختلف ہونا چاہیے' جو خیر کے قصد سے آتا ہے۔

راوی کا بیان ہے: ان شیاطین کی آتش ختم ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو پسپا کر دیا تھا۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں میں ایک سند عمدہ بھی ہے' اور ان سے استدلال کیا گیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مؤطا میں یحییٰ بن سعید کے حوالے سے بطور ''مرسل روایت'' نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خنبش'' میں 'خ' پر زبر ہے' جبکہ بعد میں 'ن' پر سکون ہے' پھر 'ب' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ش' ہے۔

2465 - وَعَن خَالِدِ بْن الْوَلِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُ أرق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أعلمك كَلِمَات إِذا قلتهن نمت قل اَللّٰهُمَّ رب السَّمٰوَات السَّبع وَمَا أظلت وَرب الْأَرْضين وَمَا أقلت وَرب الشَّيَاطِين وَمَا أضلت كن لي جارا من شَرّ خلقك أَجْمَعِيْنَ أَن يفرط عَلَيّ أَحَد مِنْهُم أَوْ أَن يطغى عز جَارك وتبارك اسْمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَإِسْنَاده جيد إِلَّا أَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سابط لم يسمع من خَالِد

وَقَالَ فِي الْكَبِيْر عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا إِلٰهَ غَيْرك

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ بُرَيْدَة بِإِسْنَادٍ فِيْهِ ضعف وَقَالَ فِي آخِره عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا إِلٰهَ غَيْرك لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْت

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہیں خوف لاحق ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جنہیں تم پڑھو گے' تو سکون سے سوئے رہو گے؟ تم یہ کلمات پڑھا کرو:

اے اللہ! اے سات آسمانوں جن پر آسمان سایہ فگن ہے' اے سب زمینوں اور جن پر زمینیں بچھائی گئی ہیں کے پروردگار! اے شیطانوں کے پروردگار! جن کو وہ گمراہی کا شکار کرتے ہیں کے پروردگار! تو مجھے تمام مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ' ان میں سے کوئی بھی مجھ پر ظلم نہ کر پائے' نہ علم بغاوت بلند کر سکے' اے پروردگار! تیری پناہ باعزت اور تیرا اسم گرامی بابرکت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' ان سے منقول سند عمدہ ہے۔ تاہم عبدالرحمٰن بن سابط نامی راوی کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں بایں الفاظ نقل کی ہے: تیری پناہ بلند و غالب ہے' تیری حمد بلند تر ہے' اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں' جس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے۔ اس روایت کے اختتام میں یہ الفاظ ہیں: تیری پناہ غالب و بلند ہے' تیری حمد و ثناء بلند تر ہے' تیرے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' اور تو محض معبود ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْمَا یَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَی الْمَسْجِدِ وَغَیْرِهٖ وَاِذَا دَخَلَهُمَا

باب: جب آدمی اپنے گھر سے مسجد یا دوسری جگہ کی طرف روانہ ہوتا ہے' تو اس موقع پر پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے روایات

2466 - قَالَ الْحَافِظِ كَانَ الْاَلْيَق بِهٰذَا الْبَاب اَن يكون عقيب الْمَشْی اِلَی الْمَسَاجِد لٰكِن حصل ذُهُوْل عَن اِمْلَائِهِ هُنَاكَ وَفِیْ كل خير

❀ — امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس باب میں منقول روایات کے بارے میں مناسب یہ بات تھی کہ اسے مساجد کی طرف چل کر جانے کے باب کے بعد لایا جاتا علیہ السلام مگر وہاں لکھوانا ذہن میں نہ رہا' تاہم بہتری ہر حالت میں بہتر ہوتی ہے۔

2467 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا خرج الرجل من بَيته فَقَالَ بِسم اللّٰه تو كلت على اللّٰه وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَال لَهٗ حَسبك هديت و كفيت ووقيت وَتَنَحّٰی عَنهُ الشَّيْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظُهٗ قَالَ اِذا خرج الرجل من بَيته فَقَالَ بِسم اللّٰه تو كلت على اللّٰه لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَال لَهٗ حِيْنَئِذٍ هديت و كفيت ووقيت وَتَنَحّٰی عَنهُ الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ لَهٗ شَيْطَان آخر كَيفَ لَك بِرَجُل

www.waseemziyai.com

هدی و کفی وَوُقِیَ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب آدمی (اپنے) گھر سے باہر نکلے تو یہ کلمات پڑھے: اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا کوئی کچھ بھی نہیں ہوسکتا تو اس آدمی سے کہا جائے گا: یہ تمہارے لیے کفایت کرے گا تمہاری راہنمائی کی گئی تمہاری کفایت کی گئی تمہیں محفوظ کرلیا گیا اور شیطان اس آدمی سے دور ہوجاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ الفاظ پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے حصول برکت کی جاتی ہے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی معاونت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس وقت آدمی سے کہا جاتا ہے: تمہیں ہدایت نصیب ہوئی تمہیں کفایت حاصل ہوگئی تمہیں محفوظ کرلیا گیا اس آدمی سے شیطان دور ہوجاتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے: تم ایسے آدمی سے کیا کرسکتے ہو جس کو ہدایت عطا ہوئی اسے کفایت مل گئی اور اسے بچایا بھی گیا۔

2468 - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يخرج من بَيته يُرِيد سفرا اَوْ غَيْرَهُ فَقَالَ حِيْن يخرج آمَنت بِاللّٰهِ اعتصمت بِاللّٰهِ توكلت على اللّٰه لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا رزق خير ذٰلِكَ الْمخْرج

رَوَاهُ اَحْمد عَن رجل لم يسمه عَن عُثْمَان وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی گھر سے سفر کی نیت سے یا کسی دوسرے مقصد کے لیے نکلتے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے: میں ذات باری تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لیا میں نے اس پر توکل کیا اور اللہ تعالیٰ کی معاونت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا ہے تو اس آدمی کو نکلنے پر خیر و بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک آدمی سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا جس نے یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

2469 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج من بَيته اِلَى الصَّلَاة فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق خروجی اِلَيْك اِنَّك تعلم اَنَّهُ لم يخرجنی أشر وَلَا بطر وَلَا سمعة وَلَا رِيَاء خرجت هربا وفرارا من ذُنُوْبِی اِلَيْك خرجت رَجَاء رحمتك وشفقا من عَذَابَك خرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اَسَالك اَن تنقذنی مِنَ النَّار بِرَحْمَتك وكل اللّٰه بِهِ

www.waseemziyai.com

سَبْعِيْنَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ وَاَقْبل اللّٰه عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يفرغ من صلاته

ذكره رزين وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ فِيْهِ مقَال وَحسنه شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحمَه الله

وَلَفْظُهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج من بَيته اِلَى الصَّلَاة فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسـاَلك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق ممشاى هٰذَا فَاِنِّيْ لم أخرج أشرا وَلَا بطرا وَلَا رِيَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتـقـاء سخطك وابتغاء مرضاتك اَسَالك اَن تعيذنى مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لى ذُنُوْبِى اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوْب اِلَّا اَنْت أقبل اللّٰه اِلَيْهِ بِوَجْهِهِ واستغفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کے لیے نکلتے وقت یہ پڑھتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے حق کے وسیلہ سے یہ دعا کرتا ہوں' جو طلب کرنے والے کا تجھ پر حق ہے' تیری طرف نکلنے کے حق کے واسطہ سے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں' تجھے اس بات کا علم ہے کہ میں کسی خرابی کے سبب سے نکلا ہوں' میں ریا کاری اور دکھلاوے کی غرض سے نہیں نکلا' میں گناہوں کے خوف اور فرار کو پسند کرتے ہوئے تیری طرف رجوع کیا ہے' میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوا تیری طرف برآمد ہوا ہوں' تیری گرفت سے خوفزدہ ہو کر نکلا ہوں' میں تیری ناراضگی سے بچتا ہوا نکلا ہوں' تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں' میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی رحمت کے سبب جہنم سے محفوظ رکھ لے۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے تعینات کر دیتا ہے' جو اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک آدمی نماز سے فراغت حاصل نہیں کر لیتا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

رزین نے یہ روایت نقل کی ہے' اور میں نے اصول کی کسی کتاب میں اسے ملاحظہ نہیں کیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں گفتگو کی گنجائش موجود ہے۔ شیخ حافظ ابوالحسن نے کہا: یہ روایت حسن ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی نماز کی ادائیگی کے لیے گھر سے نکلتا ہے' وہ یہ الفاظ پڑھے: اے اللہ! میں تجھ سے حق کے واسطہ سے دعا کرتا ہوں' جو سوال کرنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اپنے پیدل چلنے کے حق کے سبب تجھ سے دعا کرتا ہوں میں کسی خرابی یا شہرت کی نیت سے نہیں نکلا' میں تیری رضامندی کے حصول کے لیے نکلا ہوں' میں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے نکلا ہوں' میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچائے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' اس لیے گناہوں کی مغفرت محض تو کر سکتا ہے۔

پھر اللہ پوری توجہ اس کی طرف کرتا ہے' اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

2470 - وَعَن حَيْوَة بن شُرَيْح قَالَ لقِيت عقبَة بن مُسْلِم فَقُلْتُ لَهُ بَلغنِيْ اَنَّك حدثت عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذا دخل الْمَسْجِد أعوذ

www.waseemziyai.com

بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وبوجهه الْكَرِيْم وسلطانه الْقَدِيْم من الشَّيْطَان الرَّجِيْم

قَالَ أقط قلت نعم

قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَان حفظ منى سَائِر ذٰلِكَ الْيَوْم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀— حیوہ بن شریح سے منقول ہے: عقبہ بن مسلم سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے گزارش کی: مجھے یہ روایت موصول ہوئی ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وساطت سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے: میں عظمت وشان والے اللہ تعالیٰ کی اس کی بزرگ و برتر ذات کی اس کی ازلی وقدیم بادشاہی کی مردود شیطان سے پناہ طلب کرتا ہوں تو عقبہ بن مسلم نے سوال کیا: کیا صرف اتنا ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں انہوں نے بتایا روایت میں یہ الفاظ بھی شامل ہیں: جب آدمی یہ الفاظ پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے: یہ پورا دن مجھ سے محفوظ ہوگیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2471 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج من بَيته اِلَى الْمَسْجِد فَقَالَ أعوذ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وسلطانه الْقَدِيْم من الشَّيْطَان الرَّجِيْم رَبِّى اللّٰه توكلت على اللّٰه فوضت اَمْرِى اِلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَهُ الْملك كفيت وهديت ووقيت ذكره رزين

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے پھر یہ کلمات پڑھتا ہے: میں عظیم و بزرگ خدا کی اور اس کی قدیم وازلی بادشاہی کی پناہ طلب کرتا ہوں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے! میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا ہے میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معاونت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا ہے۔

تو ایک فرشتہ اس آدمی سے کہتا ہے: تمہاری کفایت ہوگئی تمہیں ہدایت حاصل ہوگئی اور تمہیں محفوظ کرلیا گیا۔

رزین نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2472 - وَعَن جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا دخل الرجل بَيته فَذكر اللّٰه عِنْد دُخُوْله وَعند طَعَامه قَالَ الشَّيْطَان لَا مبيت لكم وَلَا عشَاء وَاِذَا دخل فَلَمْ يذكر اللّٰه عِنْد دُخُوْله قَالَ الشَّيْطَان أدركتم الْمبيت وَاِذَا لم يذكر اللّٰه عِنْد طَعَامه قَالَ الشَّيْطَان أدركتم الْمبيت وَالْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی

www.waseemziyai.com

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت کھانا تناول کرتے وقت اور اٹھتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو شیطان یوں کہتا ہے: (یعنی وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوتا ہے: تم لوگوں کو یہاں قیام کے لیے جگہ نہیں ملے گی اور کھانا بھی دستیاب نہیں ہوگا۔ جب کوئی آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر نہیں کرتا' تو اب تم لوگوں کو یہاں قیام کے لیے جگہ مل جائے گی' جب کھانا کھاتے وقت آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے' تو شیطان کہتا ہے: تم لوگوں کو یہاں جگہ بھی میسر ہوگی اور کھانا بھی دستیاب ہوگا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2473 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ فَتَكُوْنَ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ' تو تم (انہیں) سلام کرو' یہ کہنا تمہارے لیے اور تمہارے افراد خانہ کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید اور سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2474 - وَرُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ لَا يَجِدَ الشَّيْطَانُ عِنْدَهُ طَعَامًا وَلَا مَقِيْلًا وَلَا مَبِيْتًا فَلْيُسَلِّمْ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَلْيُسَمِّ عَلٰى طَعَامِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ شیطان کو اس کے پاس کھانا' آرام کی جگہ اور رات بسر کرنے کی جگہ میسر نہ ہو' تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2475 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ

وَلَفْظُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَاِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ

www.waseemziyai.com

فَذکر الحَدِیث

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے نکلتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات کے سبب جنت میں داخل کردے یا اسے ثواب نصیب ہوتا ہے یا مالِ غنیمت میسر آتا ہے۔ ایک وہ آدمی ہے یا اسے ثواب نصیب ہوتا ہے یا مالِ غنیمت میسر آتا ہے۔ ایک وہ آدمی ہے جو مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات کے سبب جنت میں داخل کردے یا ثواب و مالِ غنیمت کے ساتھ واپس کردیتا ہے۔ ایک وہ آدمی ہے جو اپنے گھر داخل ہوتے وقت (اہلِ خانہ کو) سلام کہتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے یوں نقل کیا ہے: تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتے ہیں اگر وہ بقید حیات رہیں تو انہیں رزق فراہم کیا جاتا ہے ان کی کفایت کی جاتی ہے اور اگر وہ وفات پاجائیں تو جنت میں داخل ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی ہے جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے"..... پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْمَا یَقُوْلُہ من حصلت لَہٗ وَسْوَسَۃٌ فِی الصَّلَاۃِ وَغَیْرِھَا

باب: وہ آدمی جس کو حالت نماز میں یا غیر حالت نماز میں وسوسہ لاحق ہوتا ہو تو اس کے پڑھنے والے کلمات کے حوالے سے منقول روایات

2476 - عَن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَدُکُمْ یَاْتِیْہِ الشَّیْطَان فَیَقُوْلُ من خلقك فَیَقُوْلُ اللّٰہ فَیَقُوْلُ من خلق اللّٰہ فَاِذَا وجد ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیقل آمَنت بِاللّٰہِ وَرَسُوْلہ فَاِن ذٰلِكَ یذھب عَنہُ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّاَبُوْ یعلیٰ وَالْبَزَّار وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط من حَدِیْثِ عبد اللّٰہ بن عَمْرو

وَرَوَاہُ اَحْمد اَیْضًا من حَدِیْثِ خُزَیْمَۃ بن ثَابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَتقدم فِی الذّکر وَغَیْرِہٖ حَدِیْثِ الْحَارِث الْاَشْعَرِیّ وَفِیْہ وآمرکم بِذکر اللّٰہ کثیرا وَمثل ذٰلِكَ کَمثل رجل طلبہ الْعَدو سرَاعًا فِیْ اَثَرہ حَتّٰی اَتَی حصنا حصینا فأحرز نَفسہ فِیْہِ وَکَذٰلِكَ العَبْد لَا ینجو من الشَّیْطَان اِلَّا بِذکر اللّٰہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَصَححہُ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان وَغَیْرِھِمَا

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شیطان کسی آدمی کے پاس آتا ہے تو اسے یوں کہتا ہے: تجھے کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے شیطان کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو کس

www.waseemziyai.com

نے پیدا کیا ہے؟ جب کسی کو ایسی صورتحال پیش آئے' تو اسے یوں کہنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں' تو اس کا وسوسہ ختم ہو جائے گا۔

امام رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابو یعلیٰ' امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصانیف معجم کبیر اور معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سے عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے یون منقول ہے' میں آپ لوگوں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' اس کی مثال ایسے آدمی کی ہے' جس کے تعاقب میں دشمن تیز رفتاری سے آ رہا ہو' حتیٰ کہ وہ آدمی محفوظ قلعہ میں داخل ہو جائے' وہ اپنے آپ کو محفوظ کرے۔ اس طرح وہ انسان شیطان سے محض اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2477 - وَعَنْ عُثْمَانَ بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تمنيت اَن أكون سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا ينجينا مِمَّا يلقِي الشَّيْطَان من اَنْفُسنَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد سَاَلته عَن ذٰلِكَ فَقَالَ ينجيكم مِنْهُ مَا أمرت بِهِ عمى اَن يَقُوْله فَلَمْ يقلهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده جيد حسن

وَعَبْدُ الرَّحْمٰن بن مُعَاوِيَة اَبُو الْحُوَيْرِث وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَله شَوَاهِد

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اس بات کی خواہش کی کہ کاش میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں کہ وہ کونسی چیز ہے' جو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا' آپ نے فرمایا تھا: تمہیں شیطان سے وہ چیز بچا سکتی ہے' جس کی میں نے اپنے چچا کو پڑھنے کی ہدایت کی تھی' تو پھر انہوں نے اسے پڑھا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ اور حسن سند سے نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالرحمٰن بن معاویہ ابوحویرث نامی راوی کو ثقہ قرار دیا ہے' اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

2478 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطَان اَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ من خلق كَذَا من خلق كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُ من خلق رَبك فَاِذَا بلغه فليستعذ بِاللّٰهِ ولينته

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم فَلْیقل آمَنت بِاللّٰهِ وَرَسُوْله

وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ فَقولُوا اللّٰه اَحَد اللّٰه الصَّمد لم یلد وَلَمْ یُوْلد وَلَمْ یکن لَه کفوا اَحَد ثُمَّ لیتفل عَنْ یّسَاره ثَلَاثًا ولیستعذ بِاللّٰهِ من الشَّیْطَان

وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی فلیستعذ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَمَنْ فتنه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے پاس شیطان آتا ہے' وہ اس سے کہتا ہے: فلاں چیز کس نے پیدا کی ہے؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی ہے؟ حتیٰ کہ وہ سلسلہ گفتگو جاری رکھتا ہوا دریافت کرتا ہے: تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب وہ اس طرح کی گفتگو کرے' تو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے تاکہ وہ باز آجائے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: آدمی کو چاہیے کہ وہ یوں کہے: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ سے یہ الفاظ منقول ہیں: تم لوگ یوں کہا کرو: اللہ تعالیٰ ایک ہے' وہ بے نیاز ہے' اس نے کسی کو نہیں جنا' نہ ہی وہ جنا گیا ہے' اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے'' پھر وہ آدمی اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تو آدمی' شیطان اور اس کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

2479 - وَعَنْ اَبِیْ زمیل سماك بن الْوَلِید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالَت ابْن عَبَّاس فَقُلْتُ مَا شَیْءٍ اَجِدهُ فِیْ صَدْرِی

قَالَ مَا هُوَ قلت وَاللّٰه لَا اَتکَلّم بِهِ

قَالَ فَقَالَ لی اَشَیْءٍ من شكّ قَالَ وَضحك قَالَ مَا نجا من ذٰلِكَ أحد

قَالَ حَتّٰی أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِن كنت فِیْ شكّ مِمَّا أنزلنَا اِلَیْك فاسأل الَّذِیْنَ یقرؤون الْكتاب من قبلك لقد جَاءَ ك الْحق من رَبك فَلَا تكونن من الممترین (الْبَقَرَة 741)

قَالَ فَقَالَ لی اِذا وجدت فِیْ نَفسك شَیْئًا فَقل هُوَ الْاَوَّل وَالْاٰخر وَالظَّاهِر وَالْبَاطِن وَهُوَ بِكُل شَیْءٍ علیم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀— ابوزمیل سماک بن ولید سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: وہ کون سی چیز ہے' جو میں اپنے سینے میں محفوظ پاتا ہوں؟ انہوں نے کہا: آپ خود وہ چیز بیان کریں؟ میں نے کہا: قسم بخدا! میں اس بارے میں گفتگو نہیں کرسکتا' انہوں نے پھر دریافت کیا: کیا اس کا تعلق شک (وسوسہ) سے ہے؟ راوی کا بیان ہے: پھر وہ ہنس پڑے اور کہا: اس سے

www.waseemziyai.com

کسی کو بھی نجات حاصل نہیں ہو سکتی' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ہم نے تمہاری طرف ایک چیز اتار دی ہے' اگر تمہیں اس بارے میں تردد (شک) ہے' تو تم ان لوگوں سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب کی تلاوت کرتے تھے' تمہارے رب کی طرف سے حق تمہارے پاس آیا ہے' تو شک کا شکار ہونے والوں سے مت بنو۔

راوی کا بیان ہے: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے یوں مخاطب ہوئے: جب تمہارے دل میں اس طرح کی کوئی بات پیدا ہو' تو تم یوں کہو: وہی اوّل ہے' وہی آخر ہے' وہی ظاہر ہے' وہی باطن ہے' اور اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2480 - وَعَنْ عُثْمَان بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن الشَّیْطَان قد حَال بینی وَبَیْن صَلَاتی وقراءتی یلبسھَا عَلیّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاك شَیْطَان یُقَال لَہٗ خنزب فَاِذَا أحسسته فتعوذ بِاللّٰہِ واتفل عَن یسارك

قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فأذهبه اللّٰه عنی

رَوَاہُ مُسْلِم

خنزب بِکَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُکُون النُّوْن وَفتح الزَّای بعْدهَا بَاء مُوَحدَة

❀ — حضرت عثمان بن العاصی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری نماز اور قرات کے درمیان شیطان میرے لیے رکاوٹ بن جاتا ہے' وہ میرے لیے شک کی صورت پیدا کر دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسا شیطان ہے' جس کا نام ''خنزب'' ہے' جب تم اسے محسوس کرو' تو اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو اور اپنے بائیں طرف تھوک دو۔

راوی کا بیان ہے: میں نے اسی طرح کیا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ چیز (وسوسہ) ختم کر دیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خنزب'' میں ''خ'' کے نیچے زیر' پھر 'ن' ساکن ہے' 'ز' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ب' ہے۔

2481 - وَعَنْ عُثْمَان بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن الشَّیْطَان قد حَال بینی وَبَیْن صَلَاتی وقراءتی یلبسھَا عَلیّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاك شَیْطَان یُقَال لَہٗ خنزب فَاِذَا أحسسته فتعوذ بِاللّٰہِ واتفل عَن یسارك قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فأذهبه اللّٰه عنی

رَوَاہُ مُسْلِم

خنزب بِکَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُکُون النُّوْن وَفتح الزَّای بعْدهَا بَاء مُوَحدَة

❀ — حضرت عثمان بن العاصی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کیا: یارسول اللہ! میرے' میری نماز اور میری قرأت کے دوران شیطان رکاوٹ بن جاتا ہے' مجھے شک میں ڈال دیتا ہے؟ تو

www.waseemziyai.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسا شیطان ہے' جس کا نام خنزب ہے' جب تم اسے محسوس کرو' تو ارتعالیٰ کی پناہ طلب کرو اور اپنی بائیں جانب تھوک دو۔

راوی کا بیان ہے: جب میں نے ایسا کیا' تو اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ چیز ختم کر دی

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خنزب'' میں 'خ' کے نیچے زیر ہے 'ن' پر جزم اور 'ز' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ب' ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الاسْتِغْفَار

باب: استغفار پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2482 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یَا ابْنِ آدم کلکُمْ مذنب اِلَّا من عافیت فاستغفرونی اَغفر لکم وکلکم فَقیر اِلَّا من اغنیت فاسالونی اعطکم وکلکم ضال اِلَّا من ھدیت فاسالونی الْھدی اھدکم وَمَنْ استغفرنی وَھُوَ یعلم اَنِّیْ ذُوْ قدرَۃ علی اَن اَغفر لَہٗ غفرت لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَن اَوَّلکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجْتَمعُوْا علی قلب اَشْقَی رجل وَاحِد مِنْکُمْ مَا نقص ذٰلِکَ من سلطانی مثل جنَاح بعوضۃ وَلَوْ اَن اَوَّلکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجْتَمعُوْا علی أتقی قلب رجل وَاحِد مِنْکُمْ مَا زادوا فِیْ سلطانی مثل جنَاح بعوضۃ وَلَوْ اَن اَوَّلکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم سَاَلُوْنِیْ حَتّٰی تَنْتَھِی مَسْاَلَۃ کل وَاحِد مِنْھُم فأعطیتھم مَا سَاَلُوْنِیْ مَا نقص ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِی کمغرز اِبرۃ لَو غمسھا اَحَدُکُمْ فِی الْبَحْر وَذٰلِکَ اَنِّیْ جواد ماجد وَاجِد عطائی کَلَام وعذابی کَلَام اِنَّمَا اَمْرِی لشَیْءٍ اِذا أردتہ اَن اَقُوْل لَہٗ کن فَیکون

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَفِیْ اِسْنَادہ شھر بن حَوْشَب وَاِبْرَاھِیْم بن طھْمَان وَلَفظ التِّرْمِذِیّ نَحْوہ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ وَیَاْتِیْ لفظ لمُسْلِم فِی الْبَاب بَعْدَہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اے اولاد آدم! تم سب گناہوں کا ارتکاب کرتے ہو' تاہم جس کو میں محفوظ رکھوں' اس کا معاملہ مختلف ہے' تم مجھ سے مغفرت طلب کرو! میں تمہاری بخشش کر دوں گا' تم سب لوگ محتاج ہو' سوائے اس کے جس کو میں مستغنی کر دوں' تم لوگ مجھ سے سوال کرو' میں تمہیں عطا کروں گا' تم سب لوگ گمراہی کی پستی میں ہو' سوائے اس کے جس کو میں ہدایت عطا کروں' تم لوگ مجھ سے ہدایت حاصل کرنے کا سوال کرو! میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا' تم میں سے جو آدمی مجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہے' وہ یہ بات جانتا ہے کہ میں اس کی قدرت رکھتا ہوں' تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا' مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تم سے پہلے اور بعد والے سب زندہ و مرحومین' خشک و تر' سب جمع ہو کر کسی بدقسمت آدمی کے دل کی مثل ہو جائیں' تو ان کی وجہ سے میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے

www.waseemziyai.com

برابر بھی کمی نہیں آئے گی' اگر تمہارے پہلے اور بعد والے' زندہ ومرحومین' خشک وتر سب متقی آدمی کے دل والے بن جائیں (یعنی سب فرمانبردار بن جائیں)۔تب بھی میری بادشاہی میں مچھر کے پر کی مثل اضافہ نہیں کرسکیں گے' اگر تمہارے پہلے' مابعد والے' زندہ ومرحومین اور خشک وتر سب جمع ہوکر مجھ سے سوال کریں' ان کے سوالات ختم ہو جائیں' ان کے سوالات کے مطابق میں سب کو نواز دوں' تو میرے خزانہ میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوگی' جتنی سوئی کے ناکے کو سمندر میں داخل کرنے سے اس کے پانی میں کمی واقع ہوتی ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ میں سخی ہوں' بزرگ و برتر ہوں' یکتا ہوں' میری عطا ایک کلام ہے' میرا عذاب بھی کلام کی حیثیت رکھتا ہے' میرے حکم کا یہ عالم ہے کہ جب میں کسی معاملہ میں ارادہ کرتا ہوں' پھر چیز کو حکم دیتا ہوں کہ وہ ہو جائے' تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔انہوں نے اسے حسن نقل کیا ہے۔امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' اس کی سند میں شہر بن حوشب اور طہمان نامی دونوں راوی موجود ہیں۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اے میرے بندو!

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ کی مثل روایت بعد والے باب میں آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2483 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہ یَا ابْن آدم اِنَّك مَا دعوتنی ورجوتنی غفرت لَك علی مَا کَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِی

یَا ابْن آدم لَو بلغت ذنوبك عنان السَّمَاء ثُمَّ استغفرتنی غفرت لَك وَلَا اُبَالِی

یَا ابْن آدم اِنَّك لَو أتیتنی بقراب الْاَرْض خَطَایَا ثُمَّ لقیتنی لَا تشرك بِی شَیْئًا لأتیتك بقرابها مغْفرَة

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

الْعَنَان بِفَتْح الْعین الْمُهْملَة هُوَ السَّحَاب

وقراب الْاَرْض بِضَم الْقَاف مَا یُقَارب ملأها

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تو مجھ سے دعا کرے گا اور مجھ سے امید کا طالب ہوگا' تو میں تمہیں معاف کردوں گا' خواہ وہ گناہ کیسے بھی ہوں اور میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔اے ابن آدم! اگر تمہارے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں' پھر تم مجھ سے مغفرت کے طالب ہو جاؤ' تو میں تمہاری بخشش کردوں گا' میں اس بارے میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا' اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو جائے' میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا' تو میں تمہارے تمام گناہ معاف کردوں گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور ''العنان'' میں 'ع' پر زبر ہے' اس کا معنی ہے: بادل' الفاظ ''قراب الارض'' میں 'ق' پر پیش ہے' اور اس کا معنی ہے: ایسی چیز جو زمین بھر ہو یعنی نہایت کثیر مقدار میں ہو۔

www.waseemziyai.com

2484 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اِبْلِیس وَعِزَّتِك لَا اَبْرَح أغوی عِبَادك مَا دَامَت اَرْوَاحهم فِیْ اَجْسَادهم فَقَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَزَال اَغفر لَهُمْ مَا استغفرونی

رَوَاہُ اَحْمد وَالْحَاکِم من طَرِیْق دراج وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ابلیس نے عرض کیا: مجھے تیری عزت وعظمت کی قسم! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا' جب تک ان کی ارواح کا رشتہ ان کے اجسام سے باقی ہے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عظمت وجلال کی قسم! میں ہمیشہ ان کی مغفرت کرتا رہوں گا' جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے دراج کے حوالہ سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2485 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على دائكم ودوائكم اَلا اِن داء كم الذُّنُوْب ودواء كم الاسْتِغْفَار

رَوَاہُ الْبَیْهَقِیّ وَقد رُوِیَ عَن قَتَادَة من قَوْلِهٖ وَهُوَ أشبه بِالصَّوَابِ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری بیماری اور دوائی کی رہنمائی نہ کروں؟ خبردار! تمہارا مرض گناہ ہے' اور تمہارا علاج استغفار ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قتادہ کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ یہی صورت درست معلوم ہوتی ہے۔

2486 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لزم الاسْتِغْفَار جعل اللّٰہ لَهٗ من كل هم فرجا وَمَنْ كل ضيق مخرجا ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ كلهم من رِوَايَةِ الحكم بن مُصعب وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی استغفار کا التزام کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے تمام پریشانیوں سے نجات عطا کرتا ہے' ہر پریشانی سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے' اور اسے ایسے رزق عطا کیا جاتا ہے کہ اس کے گمان بھی نہیں ہوتا۔

امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مصعب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2487 - وَعَن عبد بن بسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰی لمن

www.waseemziyai.com

وجد فِیْ صَحِیفَته اسْتِغْفَار کثیر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَیْهَقِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اپنے صحیفہ (نامہ اعمال) میں بکثرت استغفار پاتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2488 - وَعَن الزبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن تسرهُ صَحِیفَته فلیکثر فِیْهَا من الاسْتِغْفَار

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأس بِهِ

❀— حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال اسے خوش کردے' تو وہ بکثرت استغفار کا التزام کرے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

2489 - وَعَن أم عصمَة العوصیة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم یعْمل ذَنبا اِلَّا وقف الْملك ثَلَاث سَاعَات فَاِن اسْتغْفر من ذَنبه لم یَکْتُبهُ عَلَیْهِ وَلَمْ یعذبه اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت اُمّ عصمہ عوصیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو فرشتہ تین گھڑیوں تک رکا رہتا ہے' اگر وہ اس گناہ سے توبہ کرے' تو فرشتہ اس کا گناہ نہیں لکھتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2490 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد اِذا اَخطَأ خَطِیئَة نکتت فِیْ قلبه نُکْتَة فَاِنْ هُوَ نزع واستغفر صقلت فَاِن عَاد زید فِیْهَا حَتّٰی تعلو قلبه فَذٰلِكَ الران الَّذِیْ ذکره اللّٰه تَعَالٰی کلا بل ران علی قُلُوْبهم مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (المطففین 41)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا ہو جاتا ہے' جب وہ گناہ کے بعد استغفار کرتا ہے' تو وہ نکتہ ختم ہو جاتا ہے' اگر وہ دوبارہ گناہ کا

www.waseemziyai.com

مرتکب ہوتا ہے' تو اس نکتہ میں اضافہ ہو جاتا ہے' اور سیاہی اس نکتہ پر غالب آ جاتی' یہ زنگ کی صورت ہے' جس کا ذکر کتاب اللہ میں بایں الفاظ ہے: خبردار! ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں' اس عمل کی وجہ سے' جس کا وہ مرتکب ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2491 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للقلوب صدأ کصدإِ النّحاس وجلاؤھا الاسْتِغْفَار

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں' جس طرح تانبے کو زنگ لگ جاتا ہے' اور اس کی صفائی کا طریقہ محض استغفار کرنا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2492 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت رَجُلًا اِذا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثا نَفَعَنِیَ اللّٰہ بِہٖ بِمَا شَاءَ اَن یَنْفَعنِیْ وَاِذَا حَدثنِیْ اَحَد من اَصْحَابہ اسْتَحْلَفتہ فَاِذَا حلف لی صدقتہ وَقَالَ وحَدثنی اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَصدق اَبُوْ بَکْرٍ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من عبد یُذنب ذَنبا فَیحسن الطّھُور ثُمَّ یَقُوْمُ فَیصَلی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یسْتَغْفر اللّٰہ اِلَّا غفر لَہٗ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃ وَالَّذِیْنَ اِذا فعلوا فَاحِشَۃ اَوْ ظلمُوْا أنفسھم (آل عمرَان)

اِلٰی آخر الْاٰیَۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَیْسَ عِنْد بَعْضُھُمْ ذکر الرَّکْعَتَیْنِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَذکر اَن بَعْضُھُمْ وَقفہ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں ایسا آدمی تھا کہ جب زبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا' تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا اس کے سبب مجھے نفع دیتا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی مجھے حدیث بیان کرتا' تو میں اس سے حلف لیتا تھا' وہ میری موجودگی میں قسم اٹھاتا تھا' تو میں اس کی بات کو درست قرار دیتا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: انہوں نے سچ کہا' انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' پھر وہ بہترین وضو کرتا ہے' کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: وہ لوگ جب بھی کوئی گناہ کرتے ہیں' یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں..... تا آخر

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے بعض محدثین نے اس میں دو رکعت ادا کرنے کا ذکر نہیں کیا امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ انہوں نے کہا: بعض لوگوں نے اس روایت کو "موقوف" قرار دیا ہے۔

2493 - وَعَن بِلَال بن يسَار بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي أَبِي عَن جدي أَنَّهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من قَالَ أَسْتَغْفر اللّٰه الَّذِي لَا إِلَه إِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم وَأَتُوب إِلَيْهِ غفر لَهُ وَإِن كَانَ فر من الزَّحْف

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نعرفه إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

قَالَ الْحَافِظ وَإِسْنَاده جيد مُتَّصِل فَقَدْ ذكر الْبُخَارِيّ فِي تَارِيخه الْكَبِير أَن بِلَال سمع من أَبِيه يسَار وَأَن يسَارا سمع من أَبِيه زيد مولى رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد اخْتلف فِي يسَار وَالِد بِلَال هَلْ هُوَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة أَوْ بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَذكر الْبُخَارِيّ فِي تَارِيخه أَنَّهُ بِالْمُوَحَّدَةِ وَاللّٰهُ أَعْلَم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيثُ ابْن مَسْعُود وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَقُولهَا ثَلَاثًا

❀— حضرت بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان کی وساطت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ حی و قیوم ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے خواہ اس نے میدان جہاد میں راہ فرار اختیار کی ہو۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند متصل اور عمدہ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تاریخ میں نقل کی ہے۔ بلال نامی راوی کا اپنے والد گرامی سے سماع ثابت ہے اسی طرح یسار راوی کا اپنے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ تاہم بلال کے والد گرامی یسار کے بارے میں اختلاف موجود ہے کہ ان کا اسم گرامی 'ب' کے ساتھ ہے یا 'ی'۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے: ان کا نام 'ب' کے ساتھ ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ان دونوں محدثین (شیخین) کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے انہوں نے یہ کلمات بھی نقل کیے ہیں: وہ آدمی تین بار یہ کلمات پڑھے گا"۔

2494 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مسيره

www.waseemziyai.com

فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰه فاستغفرنا فَقَالَ أتموها سَبْعِيْنَ مرّة يَعْنِيْ فأتممناها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا أمة يسْتَغْفر اللّٰه فِيْ يَوْم سَبْعِيْنَ مرّة اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ سَبْعِمائة ذَنْب وَقد خَابَ عبد اَوْ أمة عمل فِيْ يَوْم وَلَيْلَة اَكثر من سَبْعِمائة ذَنْب

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهانی

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو! ہم مغفرت کے طالب ہوئے' تو آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات تین بار پڑھو! ہم نے وہ کلمات تین بار پڑھے' پھر فرمایا: کنیزوں' یا غلاموں میں (یعنی مرد وعورت میں سے) جو بھی ستر بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے' وہ غلام اور کنیز رسوا ہوں' جو ایک دن میں سات سو بار گناہوں کے مرتکب ہوتے ہوں۔

امام ابن ابو دنیا' امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی۔

2495 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَتلقى آدم من ربه كَلِمَات فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهُ هُوَ التواب الرَّحِيْم (البقرة) قَالَ قَالَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عملت سوء ا وظلمت نَفسِيْ فَاغْفِر لی اِنَّك خير الغافرين لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عملت سوء ا وظلمت نَفسِيْ فارحمنی اِنَّك اَنْت أرْحم الرَّاحِمِيْنَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عملت سوء ا وظلمت نَفسِيْ فتب عَلَيّ اِنَّك اَنْتَ التواب الرَّحِيْم

ذكر اَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِن شكّ فِيْهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَفِيْ اِسْنَاده من لَا يحضرنی حَاله

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ' ارشاد باری تعالیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (ارشاد ربانی ہے:) تو آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے کلمات سیکھ لیے' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کر لی' اس لیے وہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت آدم علیہ السلام نے یہ کلمات پڑھے تھے: اے اللہ! تو ہر نقص سے پاک ہے! حمد تیرے ساتھ خاص ہے' میں برائی کا مرتکب ہوا' اپنے آپ پر زیادتی کی' تو میری بخشش کر دے' بے شک تو سب سے بہتر بخشش کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر نقص سے پاک ہے' حمد تیرے ساتھ خاص ہے' میں کسی برائی کا مرتکب ہوا ہوں' اپنے آپ پر زیادتی کی ہے' تو مجھ پر رحم فرما! بیشک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر نقص سے پاک ہے' حمد تیرے لیے خاص ہے' میں برائی کا مرتکب ہوا' میں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے' تو میری توبہ قبول کر۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے۔ البتہ راوی کو اس میں تردد ہوا

www.waseemziyai.com

ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا' یا نہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایسے راوی موجود ہیں' جن کی حالت اس وقت ہمارے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔

2496 - وَعَن مُحَمَّد بن عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ واذنوباه واذنوباه فَقَالَ هٰذَا القَوْل مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قل اَللّٰهُمَّ مغفرتك أوسع من ذُنُوْبِی ورحمتك اَرْجٰی عِنْدِی من عَمَلی فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عد فَعَاد ثُمَّ قَالَ عد فَعَاد ثُمَّ قَالَ قُم فَقَدْ غفر اللّٰه لَك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته مدنیون لَا یعرف وَاحِد مِنْهُم بِجرح

❀ — محمد بن عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: ہائے میرے گناہ زیادہ ہو گئے' اس نے یہ بات تین بار کہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو! اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے' اور تیری رحمت میرے ہاں میرے عمل سے زیادہ امید والی ہے۔

اس آدمی نے یہ کلمات پڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہی کلمات دوبارہ پڑھو! اس نے بارے دیگر یہ کلمات پڑھے' آپ نے پھر فرمایا: تم پھر یہ کلمات پڑھو! اس نے پھر تعمیل ارشاد کیا' آپ نے فرمایا: تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ' تمہاری مغفرت کر دی گئی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس کے جملہ راوی مدنی ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے حوالے سے جرح نہیں ہوئی۔

2497 - وَعَنِ الْبَراء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ رجل یَا اَبَا عمَارَة وَلَا تلقوا بِاَیْدِیكُمْ اِلَی التَّهْلُكَة (الْبَقَرَة 591) أهوَ الرجل یلقی الْعَدو فَیُقَاتل حَتّٰی یقتل قَالَ لَا وَلٰكِن هُوَ الرجل یُذنب الذَّنب فَیَقُوْلُ لَا یغفره اللّٰه رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀ — حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: کسی آدمی نے ان سے کہا: اے ابوعمارہ! (ارشاد ربانی ہے:) تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو!''۔ کیا اس سے مراد وہ آدمی ہے' جو دشمن کا سامنا کرتا ہے' وہ جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ وہ قتل کر دیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: نہیں' اس سے مراد وہ آدمی ہے' جو گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' پھر وہ یوں کہتا ہے: اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہیں کرے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف حدیث نقل کی ہے' دونوں (شیخین) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ كَثْرَةِ الدُّعَاءِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهٖ

باب: کثرت دعا اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

2498 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يروی عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حرمت الظُّلم على نَفسِیْ وَجَعَلته بَيْنكُمْ محرما فَلَا تظالموا يَا عِبَادِیْ كلكُمْ ضال اِلَّا من هديته فاستهدونی أهدكم

يَا عِبَادِیْ كلكُمْ جَائِع اِلَّا من أطعمته فاستطعمونی أطْعمكُم

يَا عِبَادِیْ كلكُمْ عَار اِلَّا من كسوته فاستكسونی أكسكم

يَا عِبَادِیْ اِنَّكُمْ تخطئون بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار وَاَنا اَغفر الذُّنُوْب جَمِيْعًا فاستغفرونی اَغفر لكم

يَا عِبَادِیْ اِنَّكُمْ لن تبلغوا ضری فتضرونی وَلنْ تبلغوا نفعی فتنفعونی يَا عِبَادِیْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم واِنسكم وجنكم كَانُوْا على أتقى قلب رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا زَاد ذٰلِكَ فِیْ ملكی شَيْئًا

يَا عِبَادِیْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم واِنسكم وجنكم كَانُوْا على أفجر قلب رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا نقص ذٰلِكَ من ملكی شَيْئًا

يَا عِبَادِیْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم واِنسكم وجنكم قَامُوْا فِیْ صَعِيد وَاحِد فسألونی فَأَعْطيت كل اِنْسَان مِنْهُم مَسْاَلته مَا نقص ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی اِلَّا كَمَا ينقص الْمخيط اِذا اَدخل الْبَحْر يَا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ أحصيها لكم ثُمَّ أوفيكم اِيَّاهَا فَمَنْ وجد خيرا فليحمد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ وجد غير ذٰلِكَ فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

قَالَ سعيد كَانَ اَبُوْ اِدْرِيس الْخَولَانِیّ اِذا حدث بِهٰذَا الحَدِيْثِ جثا على رُكْبَتَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ عَن شهر بن حَوْشَب عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غنم عَنهُ وَلَفظ ابْن مَاجَه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی يَقُوْلُ يَا عِبَادِیْ كلكُمْ مذنب اِلَّا من عافيته فاسألونی الْمَغْفِرَة اَغفر لكم وَمَنْ علم مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُوْ قدرَة على الْمَغْفِرَة واستغفرنی بِقُدْرَتِیْ غفرت لَهٗ وكلكم ضال اِلَّا من هديت فاسألونی الْهدى أهدكم وكلكم فَقير اِلَّا من أغنيت فاسألونی أرزقكم وَلَوْ اَن حيكم وميتكم واَوَّلكم وآخركم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا فَكَانُوْا على قلب أتقى عبد من عِبَادِیْ لم يزدْ فِیْ ملكی جنَاح بعوضة وَلَوْ اجْتَمعُوْا فَكَانُوْا على قلب اَشْقَى عبد من عِبَادِیْ لم ينقص من ملكی جنَاح بعوضة وَلَوْ اَن حيكم وميتكم واَوَّلكم وآخركم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا فَسَاَلَ كل سَائل مِنْهُم مَا بلغت أمْنِيته مَا نقص من ملكی اِلَّا كَمَا لَو اَن اَحَدُكُمْ مر بشفة الْبَحْر فَغمسَ فِيْهَا اِبرة ثُمَّ نَزعهَا ذٰلِكَ بِاَنِّی جواد ماجد عطائی كَلَام

www.waseemziyai.com

اِذا أردْت شَیْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْل لَهٗ کن فَیکون

وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بِنَحْوِ ابْن مَاجَه وَتقدم لَفْظُهٗ فِی الْبَاب قبله الْمخیط بِکَسْر الْمِیْم وَسُکُون الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الْیَاء الْمُثَنَّاة تَحت هُوَ مَا یخاط بِهِ الثَّوْب کالابرة وَنَحْوهَا

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ذات باری تعالیٰ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے اپنے لیے ظلم حرام قرار دے رکھا ہے' میں نے تمہارے درمیان بھی اسے حرام کر دیا ہے' تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہی میں ہو' سوائے اس آدمی کے جس کو میں ہدایت سے نواز دوں' تم سب مجھ سے ہدایت حاصل کرو!' تو میں تمہیں ہدایت عنایت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوک کا شکار ہو! تاہم اس کا معاملہ مختلف ہے' جس کو میں کھانا عنایت کروں' تم لوگ مجھ سے کھانا طلب کرو!' میں تمہیں کھانا عنایت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو' تاہم جسے میں لباس عطا کروں' اس کا معاملہ مختلف ہے' تم مجھ سے لباس طلب کرو' میں تمہیں لباس عنایت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم شب و روز غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہو' میں تمہارے گناہ معاف کر دیتا ہوں' تم مجھ سے گناہوں کی مغفرت طلب کرو! میں تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے بالکل نقصان نہیں پہنچا سکتے' نہ تم مجھے کوئی نفع دے سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تم از اوّل تا آخر' جنات اور انسان سب ''صاحب تقویٰ'' آدمی کی مثل بن جاؤ' تو اس سے میری بادشاہی میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! تمہارے پہلے' بعد والے لوگ' جنات و انسان سب برے آدمی کی طرح بن جاؤ' تو تم میری بادشاہی میں کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے تمام مرحومین انسان و جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے طلب کریں' میں سب کو ہر ایک کی خواہش کے مطابق نواز دوں' اس کے نتیجہ میں میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی' جتنی سمندر میں سوئی ڈالنے سے اس کے پانی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں' میں نے انہیں تمہارے لیے شمار کر رکھا ہے' میں تمہیں ان کا پورا اجر و ثواب عطا کروں گا۔ تم میں سے جو آدمی بھلائی حاصل کرے' تو وہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائے اور اگر اس آدمی کا معاملہ اس کے برعکس ہو' تو وہ محض اپنے آپ پر ملامت کرے۔

سعید نامی راوی سے منقول ہے: ابوادریس خولانی نامی راوی' اس روایت کو بیان کرتے وقت اپنے گھٹنوں کے بل جھک جایا کرتے تھے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر بن حوشب اور عبدالرحمٰن بن غنم کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گناہوں کے مرتکب ہوتے ہو' سوائے اس آدمی کے جس کو میں محفوظ رکھوں' تم مجھ سے مغفرت طلب کرو' میں تمہاری مغفرت کر دوں گا' تم میں سے جو آدمی میری قدرت کو جانتا ہے' وہ میری قدرت سے بخشش طلب کرے' تو میں اس کی بخشش کر دوں گا' تم سب لوگ گمراہی میں ہو' البتہ وہ آدمی گمراہ نہیں ہے' جس کو میں ہدایت عطا کروں' تم

www.waseemziyai.com

سب لوگ محتاج ہو' البتہ وہ محتاج نہیں ہے' جس کو میں خوش حال کروں' تم سب لوگ مجھ سے سوال کرو' میں تمہیں رزق عطا کروں گا' اگر تمہارے بقید حیات و مرحومین پہلے اور بعد میں آنے والے خشک اور تر سب جمع ہو جائیں' سب پرہیز گار آدمی کے دل کی طرح بن جائیں' تو وہ میری بادشاہی میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے' اگر وہ سب جمع ہو کر' میرے بندوں میں سے سب سے برے بندے کی مثل بن جائیں' ہر ایک تو میری بادشاہی میں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکتے' اگر تمہارے موجود مرحومین' پہلے اور بعد والے' خشک و تر سب جمع ہو کر ہر ایک مجھ سے اپنی آرزو کے مطابق طلب کرے' تو اس سے میری بادشاہی میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوگی جتنی کوئی آدمی سمندر کے کنارے پر گزرنے والا' سمندر میں سوئی ڈبو کر باہر نکال لینے میں کمی واقع ہوتی ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ میں سخی ہوں' میں برتر و معظم ہوں' میری عطا کلام کے سبب ہوگی' میں جب کوئی کام کرنے کا قصد کرتا ہوں' تو فرماتا ہوں: تو ہو جا' وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' یہ روایت اس سے پہلے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المخیط'' میں 'م' کے نیچے زیر ہے' 'خ' ساکن ہے۔ 'ی' پر زبر ہے۔ اس سے مراد ایسا آلہ ہے' جس کے ساتھ کپڑے کی سلائی کی جاتی ہے مثلاً سوئی وغیرہ۔

2499 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا عِنْد ظن عَبدِی بِی وَاَنَا مَعَهٗ اِذا دَعَانی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنی ذات کے حوالے سے اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں' وہ جب مجھ سے سوال کرتا ہے' تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2500 - وَعَن النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء هُوَ الْعِبَادَة ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ ربکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِب لکم اِن الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَن عبادتی سیدخلون جَهَنَّم داخرین (غَافِر 06)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دعا عبادت ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی: تمہارا پروردگار فرماتا ہے: تم مجھ سے سوال کرو' میں تمہارا سوال پورا کروں گا۔ بیشک وہ

www.waseemziyai.com

لوگ جو عبادت کرنے میں تکبر سے کام لیتے ہیں' وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2501 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن یستجیب اللّٰه لَهُ عِنْد الشدائد فلیکثر من الدُّعَاء فِی الرخَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم من حَدِیْثه وَمَنْ حَدِیْثِ سلمَان وَقَالَ فِیْ کل مِنْهُمَا صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ مشکل کے وقت محض اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے' تو اسے چاہیے کہ خوشحالی کے وقت میں بھی بکثرت دعا کرے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' دونوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2502 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٍ أکرم علی اللّٰه من الدُّعَاء فِی الرخَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بات سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے کہ خوشحالی کے وقت آدمی اس سے دعا کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2503 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی یَا ابْن آدم اِنَّك مَا دعوتنی ورجوتنی غفرت لَك علی مَا کَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِی الحَدِیْثِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الاسْتِغْفَار

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا کر اور تو مجھ سے امید رکھ' تو میں تیری مغفرت کر دوں گا' میں تمہاری کوتاہی کو پیش نظر نہیں رکھوں گا' وہ خواہ کس نوعیت کی ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے استغفار والے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

2504 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا على الْاَرْض مُسْلِم يَدْعُو اللّٰه بدعوة اِلَّا آتَاهُ اللّٰه تَعَالٰى اِيَّاهَا اَوْ صرف عَنهُ من السوء مثلهَا مَا لم يدع بِاِثم اَوْ قطيعة رحم فَقَالَ رجل من الْقَوْم اِذا نكثر قَالَ اللّٰه اَكثر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن ثَابت بن ثَوْبَان وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد قَالَ الجراحي يَعْنِيْ اللّٰه اَكثر اِجَابَة

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تمام روئے زمین سے جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عنایت کر دیتا ہے یا اسی کی مثل چیز اور یا اس کی کوئی برائی کو ختم کر دیتا ہے جب تک آدمی کسی نافرمانی یا قطع رحمی کے حوالے سے دعا نہ کرے صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا: تب تو ہم بکثرت دعائیں کریں گے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بکثرت نوازنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے حضرت عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ امام جراحی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا مطلب ہے بکثرت اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔

2505 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم ينصب وَجهه للّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَسْاَلَة اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاه اِمَّا اَن يعجلها لَهُ وَاِمَّا اَن يدخرها لَهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان دعا کرتے وقت اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے وہ چیز اسے جلدی عنایت کر دیتا ہے یا پھر وہ چیز آخرت میں اس کے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

2506 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَدْعُو بدعوة لَيْسَ فِيْهَا اِثم وَلَا قطيعة رحم اِلَّا أعطَاهُ اللّٰه بهَا اِحْدَى ثَلَاث اِمَّا اَن يعجل لَهُ دَعوته وَاِمَّا اَن يدخرها لَهُ فِي الْاٰخِرَة وَاِمَّا اَن يصرف عَنهُ من السوء مثلهَا

قَالُوْا اِذا نكثر

قَالَ اللّٰه اَكثر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بأسانيد جَيِّدَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو مسلمان ایسی دعا کرے جس میں معیت یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے یہ چیز تین صورتوں میں سے ایک میں عنایت کر دیتا ہے: اس کی دعا جلدی قبول کر لی جاتی ہے یا اس کی دعا آخرت کے لیے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس سے کسی برائی کو دور کر دیا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا: پھر تو ہم بکثرت دعائیں کیا کریں گے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بکثرت دعائیں قبول کرنے والا ہے۔

امام احمد امام بزار اور امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رضی اللہ عنہ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2507 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْعُو اللّٰه بِالْمُؤْمِنِ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یوقفه بَیْن یَدَیْهِ فَیَقُوْلُ عَبدِی اِنِّیْ اَمرتك اَن تَدعُوْنِیْ ووعدتك اَن أستجیب لَك فَهَلْ كنت تَدعُوْنِیْ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رب فَیَقُوْلُ أما اِنَّك لم تدعنی بدعوة اِلَّا استجبت لَك اَلَیْسَ دعوتنی یَوْم كَذَا وَكَذَا لغم نزل بك اَن أفرج عَنْك ففرجت عَنْك فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رب

فَیَقُوْلُ اِنِّیْ عجلتها لَك فِی الدُّنْیَا وَدَعَوْتنِیْ یَوْم كَذَا وَكَذَا لغم نزل بك اَن أفرج عَنْك فَلَمْ تَرَ فرجا

قَالَ نَعَمْ یَا رب فَیَقُوْلُ اِنِّیْ ادخرت لَك بهَا فِی الْجَنَّة كَذَا وَكَذَا وَدَعَوْتنِی

فِیْ حَاجَة أقضیها لَك فِیْ یَوْم كَذَا وَكَذَا فقضیتها فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رب فَیَقُوْلُ اِنِّیْ عجلتها لَك فِی الدُّنْیَا وَدَعَوْتنِیْ یَوْم كَذَا وَكَذَا فِیْ حَاجَة أقضیها لَك فَلَمْ تَرَ قضاء ها فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رب فَیَقُوْلُ اِنِّیْ ادخرت لَك بهَا فِی الْجَنَّة كَذَا وَكَذَا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا یدع اللّٰه دَعْوَة دَعَا بهَا عَبده الْمُؤْمِن اِلَّا بَیْن لَهُ اِمَّا اَن یكون عجل لَهُ فِی الدُّنْیَا وَاِمَّا اَن یكون ادخر لَهُ فِی الْاٰخِرَة

قَالَ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِن فِیْ ذٰلِكَ الْمقَام یَا لیته لم یكن عجل لَهُ شَیْءٍ من دُعَائِهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسلمان کو طلب کرے گا اسے اپنے حضور کھڑا کرے گا پھر فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا میں نے تجھ سے قبول دعا کا وعدہ نہیں کیا تھا کیا تو نے مجھ سے دعا کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ہاں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جو بھی دعا کی میں نے وہ قبول کی تھی کیا تو نے مجھ سے فلاں دن مجھ سے دعا نہیں کی تھی اس موقع پر تجھے فلاں غم درپیش تھا میں نے اس دعا کے سبب اسے دور کر نہیں دیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! ہاں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا. میں نے اس دعا کی قبولیت تیرے سامنے ظاہر کر دی تھی مگر تو نے مجھ سے فلاں فلاں پریشانی کے بارے میں دعا کی تھی جو تجھے درپیش تھی تو میں نے اسے دور کر دیا تو نے اس کی گنجائش نہیں دیکھی تھی بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! ہاں تو اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

فرمائے گا: میں نے اسے دنیا میں جلدی سے ظاہر کر دیا تھا' پھر تو نے مجھ سے فلاں' فلاں کے بارے میں دعا طلب کی تھی' میں تیری حاجت کی تکمیل کر دوں' تو نے اس کی تکمیل نہیں دیکھی؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ہاں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیری اس دعا کے نتیجہ میں تیرے لیے جنت میں فلاں' فلاں چیز محفوظ ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب دنیا میں جلدی سے قبول کرتا ہے' یا اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت مسلمان عرض کرے گا: کاش! میری دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا دنیا میں قبول ہوئی ہوتی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2508 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تعجزوا فِی الدُّعَاء فَاِنَّہٗ لن یھْلك مَعَ الدُّعَاء أحد

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دعا سے عاجز مت آؤ' اس لیے دعا کرنے والا آدمی ہلاکت کا شکار نہیں ہو سکتا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2509 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاء سلَاح الْمُؤْمِن وعماد الدّین وَنور السَّمٰوَات وَالْاَرْض

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی من حَدِیْثِ عَلِیّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا' مومن کا ہتھیار ہے' دین کا ستون ہے' اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2510 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من فتح لَہٗ مِنْکُمْ بَاب الدُّعَاء فتحت لَہٗ اَبْوَاب الرَّحْمَۃ وَمَا سُئِلَ اللّٰہ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ من اَن یسْاَل الْعَافِیَۃ

وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الدُّعَاء ینفع مِمَّا نزل وَمِمَّا لم ینزل فَعَلَیْکُمْ عباد اللّٰہ بِالدُّعَاءِ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَالْحَاکِم کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ عَبْدُ الرَّحمٰن بن اَبِیْ بَکْرٍ الْملیکِی وَهُوَ ذَاهِب الحَدِیْثِ عَن مُوْسَی بن عقبَة عَن نَافِع عَنهُ وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی دعا کا دروازہ کھولتا ہے' اس کے لیے رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی جاتی ہے' اس میں سے اہم چیز عافیت کے حوالے سے دعا کرنا ہے۔ راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشانیوں کی صورت میں دعا نافع ہے' جو اتاری گئی ہیں' ان میں بھی نافع ہے' جو اتاری نہیں گئیں۔ اے اللہ کے بندو! تم دعا کا التزام کرو!

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن ملیکی (جو ذاہب الحدیث) ہے' اور موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2511 - وَعَن سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه حیّ کریم یستحیی اِذا رفع الرجل اِلَیْهِ یَدَیْهِ اَن یردهما صفرا خائبتین

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَحسنه وَاللَّفظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

الصفر بِکَسْر الصَّاد الْمُهْمِلَة وَاِسْکَان الْفَاء هُوَ الفارغ

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے' وہ مہربان ہے' اور وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ کوئی آدمی اپنے دونوں ہاتھ (دعا کے لیے) بلند کرے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الصفر'' میں 'ص' ہے' پھر 'ف' ساکن ہے' اور اس سے مراد خالی ہونا اور نامراد ہونا ہے۔

2512 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه رَحِیْم کریم یستحیی من عَبده اَن یرفع اِلَیْهِ یَدَیْهِ ثُمَّ لَا یضع فِیْهِمَا خیرا

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَفِیْ ذٰلِكَ نظر

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا' کرم فرمانے والا ہے' وہ اپنے بندوں سے اس چیز کے حوالے سے حیا کرتا ہے کہ بندہ اپنے ہاتھ اس کے حضور بلند کرے اور وہ انہیں محروم (خالی) لوٹا دے۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ البتہ یہ چیز محل نظر ہے۔

2513 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نزلت بِهِ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِهِ فاقة فأنزلها بِاللّٰهِ فيوشك اللّٰه لَهُ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح ثَابت

يُوشك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة اَی يسْرع وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو فاقہ لاحق ہو' وہ لوگوں کے سامنے اسے پیش کرے' تو اس کا ازالہ نہیں ہوگا جسے فاقہ کی صورت لاحق ہو' وہ اسے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرے' تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اسے رزق سے نواز دے گا' جو جلدی' یا تاخیر سے ہوگا۔ (یعنی جلدی' یا قدرے تاخیر سے اس کا فاقہ ختم ہو جائے گا)

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ثابت ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یوشک'' میں 'ش' کے نیچے زیر ہے' یہ وزن اور معنی کے لحاظ سے ''یسرع'' کے مطابق ہے' اور اس سے مراد ہے: کسی کام کو جلد انجام دینا۔

2514 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يرد الْقدر اِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيْد فِی الْعُمر اِلَّا الْبر وَاِن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يذنبه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محض دعا' تقدیر کو ٹال دیتی ہے' صرف نیکی' عمر میں اضافہ کر سکتی ہے' اور بعض اوقات آدمی ارتکاب معصیت کے سبب رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2515 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغنی حذر من قدر وَالدُّعَاء ينفع مِمَّا نزل وَمِمَّا لم ينزل وَاِن الْبَلَاء لينزل فيلقاه الدُّعَاء فيعتلجان اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

يعتلجان اَی يتصارعان ويتدافعان

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقدیر کے مقابل احتیاط مفید نہیں ہوتی' دعا اس چیز میں بھی نافع ہوتی ہے' جو نازل شدہ ہو' اس چیز میں بھی نافع ہوتی ہے' جو نازل شدہ نہ ہو اور بعض اوقات آزمائش کا نول جاری ہوتا ہے' دعا اس کے سامنے آجاتی ہے' اور قیامت کے دن تک دونوں باہم تنازع کرتی رہیں گی۔

www.waseemziyai.com

امام بزار' امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یعتلجان'' سے مراد ہے: ایک دوسرے کو پچھاڑنا' شکست دینا' دور کرنا۔

2516 - وَعَن سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يرد الْقَضَاء اِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيْد فِي الْعُمر اِلَّا الْبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے' اور محض نیکی عمر میں اضافہ کر سکتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2517 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا اللّٰه مِنْ فَضْلِه فَاِن اللّٰه يحب اَن يسْأَل وَأفضل الْعِبَادَة انْتِظَار الْفرج

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ هٰكَذَا روى حَمَّاد بن وَاقد هٰذَا الحَدِيْثِ وَحَمَّاد بن وَاقد لَيْسَ بِالْحَافِظِ وروى اَبُوْ نُعَيْمٍ هٰذَا الحَدِيْثِ عَن اِسْرَائِيْل عَن حَكِيْم بن جُبَير عَن رجل عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْث اَبِي نعيم أشبه اَن يكون أصح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو! اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس سے دعا کی جائے اور سب سے افضل عبادت' کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔

امام ترمذی اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حماد بن واقد نے اسی طرح نقل کیا ہے۔ یاد رہے حماد نامی راوی حافظ الحدیث نہیں ہے' ابونعیم نے اسے اسرائیل' حکیم بن جبیر اور ایک آدمی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ تاہم امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ روایت کے بارے میں مناسب یہ ہے کہ وہ مستند ہے۔

2518 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء مخ الْعِبَادَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دعا' عبادت کا مغز ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

2519 - رُوِيَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على مَا ينجيكم من عَدوكُمْ ويدر لكم أرزاقكم تدعون اللّٰه فِيْ ليلكم ونهاركم فَاِن الدُّعَاء سَلَاح الْمُؤْمِن

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

❀— حضرت جابر بن عبداللہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں' جو تمہیں دشمن سے نجات دلائے' تمہارے رزق میں کشادگی کا باعث بنے' تم لوگ شب و روز اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' اس لیے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ کَلِمَاتٍ یُسْتَفْتَحُ بِهَا الدُّعَاءُ وَبَعْضُ مَا جَاءَ فِیْ اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ

باب: ایسے کلمات جن سے دعا کا آغاز کیا جاتا ہے' اور ''اللہ تعالیٰ'' کے اسم اعظم ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2520 - عَن عبد اللّٰه بن بُرَیْدَة عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سمع رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالُكَ بِاَنِّیْ أشهد اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰه لَا اِلٰه اِلَّا اَنْتَ الْاَحَد الصَّمد الَّذِیْ لم یلد وَلَمْ یُوْلد وَلَمْ یکن لَهُ کفوا اَحَد فَقَالَ لقد سَاَلت اللّٰه بِالِاسْمِ الْاَعْظَم الَّذِیْ اِذا سُئِلَ بِه أعْطی وَاِذَا دعِی بِه أجَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْهِ لقد سَاَلت اللّٰه باسمه الْاَعْظَم

وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

قَالَ الْمملی قَالَ شَیخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن الْمَقْدِسِی وَاِسْنَاده لَا مطْعن فِیْهِ وَلَمْ یرد فِیْ هٰذَا الْبَاب حَدِیْثٌ اَجود اِسْنَادًا مِنْهُ

❀— حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ' اپنے والد گرامی (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں' اس بات کے بارے میں' میں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو ایک ہے' تو بے نیاز ہے' تو نے کسی کو نہیں جنم دیا' نہ ہی تجھے جنم دیا گیا ہے' اور نہ ہی تیرا کوئی ہمسر ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے' تو نے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے' جب اس کے واسطہ سے سوال کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے' اور جب اس کے واسطہ سے دعا کی جائے' تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تم اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کرو!

www.waseemziyai.com

نیز امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دونوں حضرات (امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ) کی شرط کے مطابق یہ ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے شیخ ابوالحسن مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس روایت میں کوئی طعن نہیں ہے' اس حوالے سے اس سے زیادہ عمدہ سند والی کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

2521 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَال وَالْإِكْرَام فَقَالَ قد اسْتُجِيْبَ لَك فسل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: یاذا الجلال والاکرام! تو آپ نے فرمایا: تو دعا کر! تیری دعا قبول ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

2522 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله ملكا موكلا بِمن يَقُوْلُ يَا أرْحم الرَّاحِمِيْنَ فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الْملك اِن أرْحم الرَّاحِمِيْنَ قد أقبل عَلَيْك فسل

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے' جو اس آدمی کے لیے خاص ہے' جو یوں کہتا ہے: یا ارحم الراحمین! جو آدمی تین بار یہ الفاظ کہتا ہے' تو وہ فرشتہ کہتا ہے: ارحم الراحمین! تیری طرف متوجہ ہے' تو سوال کر!

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2523 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ عَيَّاش زيد بن الصَّامِت الزرقي وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالك بِاَن لَك الْحَمد لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت يَا حنان يَا منان يَا بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجَلَال وَالْاِكْرَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد سَالت الله باسمه الْاَعْظَم الَّذِيْ اِذا دعِي بِهِ أجَاب وَاِذَا سُئِلَ بِهِ أعْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن مَاجَه

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَزَاد هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَة يَا حَيّ يَا قيوم وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّزَاد الْحَاكِم فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَسَالك الْجَنَّة وَاَعُوْذ بك مِنَ النَّار

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوعیاش زید بن صامت زرقی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا' جو اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے' وہ یہ کلمات پڑھ رہے تھے: اے پروردگار! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' ایسی بات کے واسطہ سے' حمد تیرے لیے خاص ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اے مہربانی کرنے والی ذات! اے

www.waseemziyai.com

احسان کرنے والے! اے آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے! اے جلال واکرام کے مالک! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے' وہ ایسا اسم اعظم ہے' جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے' جب اس کے واسطہ سے کوئی چیز طلب کی جائے' تو اللہ تعالیٰ وہی عطا کرتا ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ کلمات ''یا حی یا قیوم'' زائد نقل کیے ہیں' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت میں یوں نقل کیا: میں تجھ سے جنت طلب کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

2524 - وَعَنِ السَّرِی بنِ یحیی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن رجل من طیيء وَأثْنی عَلَیْہِ خیرا قَالَ کنت أسأل اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَن یرینی الِاسْم الَّذِیْ اِذا دعِی بِہِ أجَاب فَرَاَیت مَکْتُوْبًا فِی الْکَوَاکِب فِی السَّمَاء یَا بدیع السَّمٰوَات وَالْاَرْض یَا ذَا الْجَلَال وَالْاِکْرَام

رَوَاہُ اَبُوْ عَلِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات

۲۲۵۲۴ سری بن یحییٰ' قبیلہ طے سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے ذات باری تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے وہ اسم دکھادے' جس کے وسیلہ سے جو بھی دعا کی جائے' تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے' تو میں نے آسمان کے ستاروں پر یہ کلمات تحریر کردہ ملاحظہ کیے: اے آسمان وزمین کے پیدا فرمانے والے! اے جلال واکرام والے!

علامہ ابوعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2525 - وَعَنْ مُعَاوِیَۃ بن اَبِیْ سُفْیَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من دَعَا بھؤلاء الْکَلِمَات الْخمس لم یسْأَل اللّٰہ شَیْئًا اِلَّا أعطَاہُ لَا اِلَہ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ أکبر لَا اِلَہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہُ لَہُ الْملك وَلہ الْحَمد وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر لَا اِلَہ اِلَّا اللّٰہ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ان پانچ کلمات کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے' وہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے' وہ اسے وہی عطا کر دیتا ہے' (وہ کلمات یہ ہیں:) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا و بزرگ تر ہے' اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اس کے ساتھ خاص ہے' حمد کے لیے صرف وہی ہے' وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

2526 - وَعَنْ اَسمَاء بنت یزِیْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسم اللّٰہ الْاَعْظَم فِیْ

www.waseemziyai.com

هَاتين الْآيَتَيْنِ وإلهكم إله وَاحِد لَا إِلَه إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰن الرَّحِيم الْبَقَرَة 361 وفاتحة سُوْرَة آل عمرَان اللّٰه لَا إِلَه إِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم آل عمرَان 2

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ المملي عبد الْعَظِيْمِ رَوَوْهُ كلهم عَن عبيد اللّٰه بن اَبِيْ زِيَاد القداح عَن شهر بن حَوْشَب عَن اَسمَاء وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀— حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں موجود ہے: (ارشاد خداوندی:) تمہارا معبود ایک معبود ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ بہت رحمان اور نہایت رحم کرنے والا ہی۔

سورہ آل عمران کی آغاز میں ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ حی وقیوم ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبید اللہ بن ابوزیاد القداح اور شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ ان دونوں راویوں کے حوالے سے تبصرہ آئندہ چل کر آئے گا۔

2527- وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالُك بِاسْمِك الطَّاهِر الطّيب الْمُبَارك الْاَحَبّ اِلَيْك الَّذِيْ اِذا دعيت بِهِ أجبْت وَاِذَا سُئِلت بِهِ اَعْطَيْت وَاِذَا استرحمت بِهِ رحمت وَاِذَا استفرجت بِهِ فرجت

قلت فَقَالَ يَوْمًا يَا عَائِشَة هَلْ علمت اَن اللّٰه قد دلَّنِيْ على الِاسْم الَّذِيْ اِذا دعِي بِهِ أجَاب قَالَتْ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْت وَأمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلمنيه قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَك يَا عَائِشَة

قَالَتْ فتنحيت وَجَلَست سَاعَة ثُمَّ قُمْت فَقبلت رَأسه ثُمَّ قلت لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ علمنيه قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَك يَا عَائِشَة اَن أعلمك اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَن تسألي بِهِ شَيْئًا للدنيا

قَالَتْ فَقُمْت فَتَوَضَّأت ثُمَّ صليت رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قلت اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوك اللّٰه وأدعوك الرَّحْمٰن وأدعوك الْبر الرَّحِيْم وأدعوك بأسمائك الْحُسْنٰى كلهَا مَا علمت مِنْهَا وَمَا لم أَعْلَمْ اَن تغْفر لي وترحمني

قَالَتْ فاستضحك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ لفي الْاَسْمَاء الَّتِيْ دَعَوْت بهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تیرے مقدس و پاکیزہ اسم پاک کے وسیلہ سے تجھ سے دعا کرتا ہوں' جو تجھے زیادہ پسند ہے۔ اس

www.waseemziyai.com

کے ساتھ تجھ سے دعا کی جائے' تو اسے قبول فرماتا ہے' جب اس کے واسطہ سے تجھ سے طلب کیا جائے' تو عنایت کرتا ہے' اس کے واسطہ سے رحمت طلب کی جائے' تو رحمت عنایت کر دیتا ہے' اور جب اس کے وسیلہ سے کشادگی طلب کی جائے' تو کشادگی سے نواز دیتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اسم پاک کے بارے میں میری رہنمائی فرما دی ہے' جب اس کے واسطہ سے دعا کی جائے' تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں! آپ مجھے بھی اس بارے میں تعلیم ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! وہ تمہارے لیے مناسب معلوم نہیں ہوتا' آپ فرماتی ہیں: میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی' پھر میں اپنے مقام سے اٹھی اور آپ کے سر اقدس کو بوسہ دیا' پھر میں آپ کے سامنے حاضر ہوئی' آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے بھی اس کی تعلیم ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ تمہارے لیے مناسب نہیں ہے کہ میں تمہیں اس کی تعلیم دوں' تم اس کے علاوہ دینوی حوالے سے کوئی سوال کرو؟ آپ فرماتی ہیں: میں اپنی جگہ سے اٹھی' پھر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی' پھر میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں تجھے اللہ کہہ کر پکارتی ہوں' میں تجھے رحمان کہہ کر یاد کرتی ہوں' تو بہت رحمٰن اور مہربانی کرنے والا ہے' میں تجھے تیرے ایسے اسماء گرامی سے پکارتی ہوں' جن کا مجھے علم بھی نہیں ہے' تو میری بخشش کر دے اور مجھ پر رحم فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' پھر آپ نے فرمایا: ان اسماء گرامی میں وہ اسم موجود ہے' جن کے ساتھ تم نے دعا کی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2528 - وَعَن فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعد اِذْ دخل رجل فصلى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِر لى وارحمنى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجلت اَيهَا الْمُصَلِّى اِذا صليت فَقَعَدت فاحمد اللّٰه بِمَا هُوَ اَهله وصل عَلىّ ثُمَّ ادْعُه

قَالَ ثُمَّ صلى رجل آخر بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمدَ اللّٰه وَصلى على النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيهَا الْمُصَلِّى ادْع تجب

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِىّ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' اس موقع پر ایک آدمی حاضر خدمت ہوا' وہ (مسجد میں) نماز پڑھنے لگا' اس نے یہ دعائیہ کلمات پڑھے: اے اللہ! تو میری بخشش کر دے! اور تو مجھ پر رحم کر! آپ نے فرمایا: اے نمازی! تو جلدی سے کام لیا ہے' جب تم نماز مکمل کر لو' تو تم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' پھر مجھ پر

www.waseemziyai.com

درود پیش کرو اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو!

راوی کا بیان ہے بعد میں ایک آدمی نے (مسجد میں) نماز ادا کی' وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالایا اور پھر اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تو دعا کرو! وہ قبول کی جائے گی۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے منقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن ہے۔ امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2529 - وَعَن سعد بن اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃ ذِی النُّوْن اِذْ دَعَاہُ وَھُوَ فِیْ بطن الْحُوت لَا اِلٰہ اِلَّا اَنْت سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کنت من الظَّالِمین الْاَنْبِیَاء 78 فَاِنَّہٗ لم یدع بھَا رجل مُسْلِم فِیْ شَیْءٍ قطّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہ لَہٗ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

لِلْمُؤْمِنین عَامَّة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا تسمع اِلٰی قَوْلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فنجیناہ من الْغم وَکَذٰلِکَ نن جی الْمُؤْمِنِیْنَ الْاَنْبِیَاء وَزَاد فِیْ طَرِیْق عِنْدَہ فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ کَانَت لیونس خَاصَّة أم

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی (اس دعا کے یہ الفاظ ہیں:) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' اور بلاشبہ میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ دعا کرے گا' پھر وہ جس بات کے بارے میں بھی دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے تحریر کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے مخصوص ہے' یا مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں سنا' تو ہم نے اسے غم سے نجات عطا کی اور اسی طرح ہم اہل ایمان کو نجات عطا کرتے ہیں۔

2530 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ العَبْد یَا رب یَا رب یَا رب

قَالَ اللّٰہ لَبَّیْکَ عَبدِی سل تعط

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَرْفُوْعا ھٰکَذَا وموقوفا علی أنس

وروی الْحَاکِم وَغَیْرِہٖ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْن عَبَّاس اَنَّھُمَا قَالَا اسْم اللّٰہ الْاَکْبَر رب رب

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں متوجہ ہوں، تو سوال کر، تجھے عنایت کیا جائے گا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع روایت نقل کی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام پر ''بطور موقوف'' روایت نقل کی گئی ہے۔

امام حاکم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بو درداء اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، دونوں حضرات نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اسم گرامی یہ ہے: رب ہے، رب ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الدُّعَاءِ فِی السُّجُوْدِ و دبرِ الصَّلَوَاتِ وَجَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِیرِ

باب: حالت سجدہ میں، نمازوں کے بعد اور رات کے آخری حصہ میں دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2531 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أقرب مَا یکون العَبْد من ربه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ ساجد فَاَکْثِرُوا الدُّعَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بندہ اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے، جب وہ حالت سجدہ میں ہوتا ہے، تو تم (حالت سجدہ میں) بکثرت دعا کیا کرو۔ امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2532 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ینزل رَبنَا کل لَیْلَة اِلٰی سَمَاء الدُّنْیَا حِیْن یبْقی ثلث اللَّیْل الْاٰخر فَیَقُوْلُ من یدعونی فأستجیب لَهٗ من یسألنی فَأُعْطِیْه من یستغفرنی فَأَغْفِر لَهٗ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرِهم

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم اِذا مضی شطر اللَّیْل اَوْ ثُلُثَاهُ ینزل اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ من سَائل فَیعْطی هَلْ من دَاع فیستجاب لَهٗ هَلْ من مُسْتَغْفِر یغْفر لَهٗ حَتّٰی ینفجر الصُّبْح

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک ہمارا پروردگار ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے، یہ رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے، جبکہ رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، وہ اعلان کرتا ہے کوئی ہے، جو مجھ سے دعا کرے، تو میں اس کی دعا کو قبول کروں، کوئی ہے، جو مجھ سے سوال کرے، میں اس کو عنایت کروں اور کوئی

www.waseemziyai.com

ہے' جو مجھ سے بخشش طلب کرے' میں اس کو بخشش کر دوں۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جب آدھی رات کا وقت ہوتا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) رات کا دو تہائی حصہ گزر چکا ہوتا ہے' تو پروردگار آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے' اور وہ یہ اعلان کرتا ہے: کوئی ہے سوال کرنے والا' میں اسے عنایت کروں' کوئی ہے دعا کرنے والا' میں اس کی دعا کو قبول کروں' کوئی ہے مغفرت طلب کرنے والا' میں اس کی بخشش کر دوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ (اعلان کا) سلسلہ صبح صادق تک جاری رہتا ہے۔

2533 - وَعَن عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أقرب مَا يكون العَبْد من الرب فِيْ جَوف اللَّيْل فَإِن اسْتَطَعْت اَن تكون مِمَّن يذكر اللّٰه فِيْ تِلْكَ السَّاعَة فَكُن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نصف رات کے وقت بندہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے' اگر ہو سکے' تو تم اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2534 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الدُّعَاء أسمع قَالَ جَوف اللَّيْل الْآخِير ودبر الصَّلَوَات المكتوبات

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! زیادہ قبول کی جانے والی دعا کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دعا ہے' جو رات کے آخری نصف میں کی جائے اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ من استبطاء الْإِجَابَة وَقَوله دَعَوْت فَلَمْ يستجب لى

قبولیت دعا میں تاخیر ہونے اور ''میں نے دعا کی وہ قبول نہیں ہوئی'' کہنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2535 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَاب لاحدكم مَا لم يعجل يَقُوْلُ دَعَوْت فَلَمْ يستجب لى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیِّ لَا یَزَال یُسْتَجَاب لِلْعَبد مَا لم یدع بِاِثم اَوْ قطیعة رحم مَا لم یستعجل قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الاستعجال قَالَ یَقُوْلُ قد دَعَوْت وَقد دَعَوْت فَلَمْ أر یستجب لی فیستحسر عِنْد ذٰلِكَ ویدع الدُّعَاء

فیستحسر اَی یمل ویعیی فَیتْرك الدُّعَاء

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: آدمی کی دعا قبول کی جاتی ہے' جب تک وہ جلد بازی کرتے ہوئے یوں نہ کہے: میں نے (اللہ تعالیٰ سے) دعا کی تھی' جو قبول نہیں کی گئی۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: بندے کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی رہتی ہے' جب تک وہ کسی معصیت' یا قطع رحمی کے حوالے سے نہ کرے' اور جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جلد بازی سے کام لینے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا! وہ یوں کہے: میں نے دعا کی تھی' میرے خیال کے مطابق وہ قبول نہیں ہوگی' پھر ایسی صورتحال میں وہ ناامید ہو کر دعا کرنا ترک کر دے۔

متن میں مذکور لفظ "فلیستحسر" کا معنی ہے: تھک ہار جانا' اکتاہٹ کا شکار ہونا' دعا کرنے کو ترک کر دینا۔

2536 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یزَال العَبْد بِخَیر مَا لم یستعجل

قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَکَیْف یستعجل قَالَ یَقُوْلُ قد دَعَوْت رَبِّی فَلَمْ یستجب لی

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ یعلٰی ورواتها مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح اِلَّا اَبَا هِلَال الرَّاسِبِی

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی مسلسل نیک کام کرتا رہتا ہے' جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ جلد بازی سے کیسے کام لیتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: آدمی یوں کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اس نے میری دعا قبول نہیں کی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا ہے۔ تاہم ابو بلال نامی راوی کا حکم مختلف ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مَنْ رَّفَعَ الْمُصَلِّیْ رَأسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَقْتَ الدُّعَاءِ وَاَنْ یَّدْعُوَ الْاِنْسَانُ وَهُوَ غَافِلٌ

دوران نماز انسان کا آسمان کی طرف اپنا سر اٹھانے اور غفلت کی حالت میں دعا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2537 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لینتهین اَقوام عَن رفعهم

www.waseemziyai.com

اَبصَارھم عِندَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلَاۃِ اِلَی السَّمَاءِ اَوْ لیخطفن اللّٰہ اَبصَارھم

رَوَاہُ مُسلِم وَالنَّسَائِیّ وَغَیرِھمَا

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: لوگ حالت نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کی بینائی کو اچک لے گا۔

امام مسلم امام نسائی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2538 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُلُوْب أوعیۃ وَبَعضھَا أوعی من بعض فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَیھَا النَّاس فَاسْاَلُوہُ وَاَنْتُمْ موقنون بالاِجابۃ فَاِن اللّٰہ لَا یستجیب لعبد دَعَاہُ عَن ظھر قلب غافل

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: دل (کسی چیز کو) محفوظ رکھنے کا بہترین برتن ہے ان (دلوں) میں سے ہر ایک دوسرے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو اے لوگو! تم ایسی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو جس کی قبولیت میں یقین ہو اس لیے اللہ تعالیٰ غفلت کی حالت میں مانگنے والے آدمی کی دعا قبول نہیں کرتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2539 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ادعوا اللّٰہ وَاَنْتُمْ موقنون بالاِجابۃ وَاعْلَمُوْا اَن اللّٰہ لَا یستجیب دُعَاء من قلب غافل لاہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ مُسْتَقِیْم الْاِسْنَاد تفرد بِہٖ صَالح المری وَھُوَ اَحَد زھاد الْبَصْرَۃ قَالَ الْحَافِظ صَالح المری لَا شکّ فِیْ زھدہ لٰکِن تَرکہ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: (اے لوگو) تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو! جب تک تمہیں اس کے قبول ہونے کا یقین ہو خبردار! اللہ تعالیٰ غافل آدمی اور کھیل کود کرنے والے کے دل سے کی جانے والی دعائیں قبول نہیں کرتا۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ مستقیم ہے صالح مری نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ اہل بصرہ کے صوفیا میں سے ایک ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صالح مری نامی راوی کے صوفی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے مگر امام ابوداؤد اور امام نسائی

www.waseemziyai.com

رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں اسے متروک قرار دیتے ہیں۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ دُعَاءِ الْاِنْسَانِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَخَادِمِهٖ وَمَالِهٖ

انسان کا اپنی ذات' اپنی اولاد' اپنے خادم اور اپنے مال کے حوالے سے بددعا کرنے پر مشتمل ترہیبی روایات

2540 - عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تدعوا علٰى اَنفسكُمْ وَلَا تدعوا على اَوْلَادكُمْ وَلَا تدعوا على خدمكم وَلَا تدعوا على اَمْوَالكُمْ لَا توافقوا من اللّٰه سَاعَة يسْاَل فِيْهَا عَطَاءٍ فيستجيب لكم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَغَيْرِهم

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے خلاف بددعا نہ کرو' تم اپنی اولاد کے خلاف بددعا مت کرو' تم اپنے غلاموں کے خلاف بددعا نہ کرو' تم اپنے اموال کے خلاف بددعا نہ کرو' کیونکہ کہیں ایسی گھڑی نہ ہو' جس میں' جو بھی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2541 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث دعوات لَا شكّ فِیْ اِجابتهن دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر ودعوة الْوَالِد على وَلَده

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں' جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے: مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حسن ہے۔

2542 - وروى ابْن ماجة عَن أم حَكِيْم عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ دُعَاء الْوَالِد يُفْضِی اِلَى الْحجاب وَيَاْتِیْ فِیْ بَاب دُعَاء الْمَرْءِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْب اَحَادِيْث فِيْهَا ذكر دُعَاء الْوَالِد

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت اُمّ حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والد کی دعا (اولاد کے حق میں) حجاب تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ''آدمی کی اپنے بھائی کے حق میں دعا جبکہ وہ غیر حاضر ہو'' کے باب میں یہ دونوں روایات

www.waseemziyai.com

آئیں گی، جن میں باپ کی دعا کا ذکر موجود ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ اِكْثَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّرْهِيْبُ مَنْ تَرَكَهَا عِنْدَ ذِكْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا دَائِمًا

باب: نیز ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت درود پاک ترک کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2543 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى عَلَيّ صَلَاة وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَفِيْ بعض اَلْفَاظ التِّرْمِذِيّ من صلى عَلَيّ مرّة وَاحِدَةٍ كتب اللّٰه لَهٗ بهَا عشر حَسَنَات

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔

امام مسلم، امام نسائی، امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پیش کرتا ہے، تو اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

2544 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكرت عِنْدَه فَليصل عَلَيّ وَمَنْ صلى عَلَيّ مرّة صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بهَا عشرا

وَفِيْ رِوَايَةٍ من صلى عَلَيّ صَلَاة وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشر صلوَات ويحط عَنْهُ بهَا عشر سيئات وَرَفعه بهَا عشر دَرَجَات

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشر صلوَات وَحط عَنْهُ عشر خطيئات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہو، اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود پیش کرے، جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سبب اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس سبب اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پیش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

2545 - وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلَیّ صَلَاة وَاحِدَةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عشرا وَمَنْ صلی عَلَیّ عشرا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مائَة وَمَنْ صلی عَلَیّ مائَه سب اللّٰه بَیْن عَیْنَیْهِ بَرَاءَ ة من النِّفَاق وَبَرَاءَ ة مِنَ النَّار وَاَسْكَنَهُ اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة مَعَ الشُّهَدَاءِ

وَفِیْ اِسْنَاده اِبْرَاهِیْمَ بن سَالم بن شبْل الهجعی لَا أعرفهُ بِجرح وَلَا عَدَالَة

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصانیف معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' جو آدمی مجھ پر دس بار درود پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر سو بار رحمت نازل کرتا ہے' جو آدمی مجھ پر سو بار درود پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''نفاق سے بری اور جہنم سے آزاد ہونا'' لکھ دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہداء میں شمار کرے گا۔ اس روایت کی سند میں ابراہیم بن سالم بن شبل ہجعی نامی راوی موجود ہے' جس کے حوالے سے جراح وتعدیل کا مجھے علم نہیں ہے۔

2546 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاتبعته حَتّٰی دخل نخلا فَسجدَ فَأَطَال السُّجُود حَتّٰی خفت اَوْ خشیت اَن یکون اللّٰه قد توفاه اَوْ قَبضه

قَالَ فَجئْت أنظر فَرفع رَأسه فَقَالَ مَا لَك یَا عَبْدُ الرَّحْمٰن قَالَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ

قَالَ فَقَالَ اِن جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام قَالَ لی اَلا اُبَشِّرك اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ من صلی عَلَیْك صلیت عَلَیْهِ وَمَنْ سلم عَلَیْك سلمت عَلَیْهِ

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ فسجدت للّٰه شكرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے میں۔ آپ کے پیچھے چل پڑا' حتیٰ کہ آپ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہو گئے' آپ وہاں سجدہ ریز ہو گئے' آپ نے اس قدر طویل سجدہ کیا' مجھے اندیشہ لاحق ہو گیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتقال نہ کر دیا ہو (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے ملاحظہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس اٹھایا' آپ نے پوچھا: اے عبدالرحمٰن! تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں اپنی پریشانی کے بارے میں ذکر کیا' آپ نے فرمایا: جبریل نے مجھے

www.waseemziyai.com

کہا: کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا' اور جو آدمی آپ سلام پیش کرے گا' میں اس پر سلامتی کا نزول کروں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے لیے سجدہ ریز ہو گیا۔

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2547 - وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُوْ یعلی وَلَفْظُهُ قَالَ کَانَ لَا یُفَارق رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ منا خَمْسَة اَوْ اَرْبَعَة من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما ینوبه من حَوَائِجه بِاللَّیْلِ وَالنَّهَار

قَالَ فَجِئْته وَقد خرج فاتبعته فَدخل حَائِطا من حیطان الْاَشْرَاف فصلی فَسجدَ فَأَطَال السُّجُود فَبَکَیْت وَقلت قبض اللّٰه روحه قَالَ فَرفع رَأسه فدعانی فَقَالَ مَا لَك فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أطلت السُّجُود وَقلت قبض اللّٰه روح رَسُوْله لَا أرَاهُ اَبَدًا

قَالَ سجدت شکرا لرَبی فِیْمَا أبلانی فِیْ أمتِیْ من صلی عَلیّ صَلَاة من أمتِیْ کتب اللّٰه لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سیئات

لفظ اَبِیْ یعلی وَقَالَ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا من صلی عَلیّ صَلَاة صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عشرا

وَفِیْ اِسنادهما مُوْسَی بن عُبَیْدَة الربذی

قَوْلُهُ فِیْمَا أبلانی اَی فِیْمَا أنعم عَلیّ والابلاء الانعام

❀ — امام ابن ابو دنیا اور امام ابو یعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں مذکور ہے: راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے چار پانچ لوگ آپ کے ساتھ رہا کرتے تھے تاکہ شب و روز میں جب بھی آپ کو کوئی ضرورت لاحق ہو' تو وہ خدمت انجام دے سکیں' راوی کا بیان ہے: میں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اپنے در دولت خانہ سے باہر آئے' میں آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا' آپ ایک باغ میں داخل ہوئے' آپ نے نماز پڑھی' پھر آپ سجدہ ریز ہو گئے' آپ نے اس قدر طویل سجدہ کیا' میں رونے لگا' میں نے خیال کیا کہ شاید آپ کا انتقال ہو گیا ہے' آپ نے اپنا سر اقدس اٹھایا' پھر مجھے طلب کیا' اور فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے طویل سجدہ کیا' میں سمجھا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کر لی ہے' قبل ازیں اتنا طویل سجدہ ملاحظہ نہیں کیا تھا' آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار کا شکر بجالانے کے لیے طویل سجدہ کیا ہے' اس نے مجھے میری امت کے لیے ایک چیز عنایت کی ہے' وہ یہ ہے کہ جو میرا کوئی اُمتی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سبب اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے' اور دس گناہ معاف کر دیتا ہے۔

امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پڑھے' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا۔ ان دونوں محدثین رحمہما اللہ تعالیٰ کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ

www.waseemziyai.com

ربذی نامی راوی موجود ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اس نے مجھے عنایت کیا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ اس نے جو نعمت مجھے عنایت کی ہے' اس لیے کہ لفظ ''ابلاء'' سے مراد نعمت عطا کرنا ہے۔

2548 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی عَلیّ مرّۃ کتب اللّٰہ لَہٗ عشر حَسَنَات ومحا عَنہُ عشر سیئات وَرَفعہ بِھَا عشر دَرَجَات وَکن لَہٗ عدل عشر رِقَاب

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ عَاصِم فِیْ کتاب الصَّلَاۃ عَن مولی للبراء لم یسمہ عَنہُ

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے' دس گناہ معاف کر دیتا ہے' دس درجات بلند کر دیتا ہے' اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے۔

علامہ ابن ابو عاصم نے یہ روایت ''کتاب الصلوٰۃ'' میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' مگر انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

2549 - وَعَنْ اَبِیْ بردۃ بن نیار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ من أمتِیْ صَلَاۃ مخلصا من قلبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عشر صلوَات وَرَفعہ بِھَا عشر دَرَجَات وَکتب لَہٗ بِھَا عشر حَسَنَات ومحا عَنہُ بِھَا عشر سیئات

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار

❀ — حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا جو آدمی مجھ پر صدق دل سے ایک بار درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا' اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ معاف کر دے گا۔

امام نسائی' امام طبرانی اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2550 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذّن فَقولُوْا مثل مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صلوا عَلیّ فَاِنَّہٗ من صلی عَلیّ صَلَاۃ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ بِھَا عشرا ثُمَّ سلوا لی الْوَسِیْلَۃ فَاِنَّھَا منزلَۃ من الْجَنَّۃ لَا تنبغی اِلَّا لعبد من عباد اللّٰہ وَاَرْجُو اَن أکون اَنا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰہ لی الْوَسِیْلَۃ حلت لَہُ الشَّفَاعَۃ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن (کی آواز) سنو تو وہی کلمات پڑھو جو وہ کہتا ہے' پھر تم مجھ پر درود پڑھو' اس لیے جو آدمی مجھ پر درود پڑھے گا' تو اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا' پھر تم میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو' اس لیے یہ جنت میں ایک جگہ کا نام ہے' جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو میسر ہوگا' مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا' جو آدمی میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا' تو اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2551 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من صلى على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكته سَبْعِيْنَ صَلَاة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اس پر ستر بار رحمت اتارتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2552 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَة الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طيب النَّفس يرى فِيْ وَجهه الْبشر

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصبَحت الْيَوْم طيب النَّفس يرى فِيْ وَجهك الْبشر قَالَ أجل اَتَانِیْ آتٍ من رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ من صلى عَلَيْك من أمتك صَلَاة كتب اللّٰه لَهُ بهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات ورد عَلَيْهِ مثلهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لاحمد اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَات يَوْم وَالسُّرُوْر يرى فِيْ وَجهه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لنرى السرُوْر فِيْ وَجهك فَقَالَ اِنَّهُ اَتَانِیْ الْملك فَقَالَ يَا مُحَمَّد أما يرضيك اَن رَبك عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُصَلِّی عَلَيْك اَحَد من أمتك اِلَّا صليت عَلَيْهِ عشرا وَلَا يسلم عَلَيْك اَحَد من أمتك اِلَّا سلمت عَلَيْهِ عشرا قَالَ بلَى

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه بِنَحْوِ هٰذِهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأسارير وَجهه تبرق فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُك أطيب نفسا وَلَا أظهر بشرا من يَوْمك هٰذَا

قَالَ وَمَا لی لَا تطيب نَفسِیْ وَيظْهر بشری وَاِنَّمَا فارقنی جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام السَّاعَة فَقَالَ يَا مُحَمَّد من صلى عَلَيْك من أمتك صَلَاة كتب اللّٰه لَهُ بهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرَفعه بهَا عشر دَرَجَات وَقَالَ لَهُ الْملك مثل مَا قَالَ لَك

فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْل وَمَا ذَاك الْملك قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وكل ملكا من لدن خلقك اِلٰی اَن يَبْعَثك لَا يُصَلِّی

www.waseemziyai.com

عَلَيْك اَحَد من أمتك اِلَّا قَالَ وَاَنْتَ صلى الله عَلَيْك

❀— حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بہت خوشگوار تھا' چہرۂ انور پر فرحت کے آثار نمایاں تھے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج آپ بہت خوش مزاج ہیں' چہرۂ انور پر خوشی کے آثار بھی نمایاں ہیں! آپ نے فرمایا: ہاں! میرے پروردگار کی طرف سے پیغام رساں (فرشتہ) حاضر ہوا' اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سبب اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا' اس کے دس گناہ معاف کرے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا اور اس کی طرف اس کی مثل لوٹائے گا۔

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خوش وخرم حالت میں تشریف لائے' چہرۂ انور پر بھی مسرت کے آثار نمایاں تھے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج ہم آپ کے چہرہ پر بہت زیادہ خوشی کے آثار ملاحظہ کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے ہاں فرشتہ آیا' اس نے کہا: اے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ اس چیز پر خوش نہیں ہیں کہ آپ کا پروردگار فرماتا ہے: آپ کی امت کا جو آدمی آپ درود پڑھے گا' تو میں اس پر دس بار رحمت نازل کروں گا' آپ کی امت کا جو آدمی آپ سلام پیش کرے گا' تو میں اس پر دس بار سلامتی بھیجوں گا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (یعنی میں اس پر مسرت پیغام پر خوش ہوں)

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کا چہرۂ انور مسرت سے چمک رہا تھا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج آپ بہت خوش ہیں' اس قدر خوش میں نے آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا: میں خوش کیوں نہ ہوں اور خوشی کے آثار کیوں نمایاں نہ ہوں جبکہ حضرت جبریل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے آئے ہیں' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی امت کا جو آدمی ایک بار آپ پر درود پڑھے گا' تو اس سبب اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے' اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے' اس کے دس درجات بلند کر دیتا ہے' اور فرشتہ اس کے لیے اس کی مثل کرے گا' جو اس آدمی نے آپ کے لیے کی ہوگی' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! وہ فرشتہ کون سا ہے؟ انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے جس دن آپ کو پیدا کیا' اس دن سے لے کر (قیامت کے دن) اپ کو دوبارہ اٹھانے کے دن تک کے لیے ایک فرشتہ کو تعینات کیا ہے' جو بھی آپ کا امتی آپ پر درود پیش کرے' تو وہ فرشتہ یوں کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر بھی رحمت نازل کرے۔

2553 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلَاة عَلَيَّ يَوْم الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرِيْل آنِفا عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا على الْاَرْض من مُسْلِم يُصَلِّي عَلَيْك مرّة وَاحِدَةٍ اِلَّا صليت اَنا وملائكتي عَلَيْهِ عشرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ ظلال عَنهُ وَاَبُوْ ظلال وثق وَلَا يضر فِي المتابعات

www.waseemziyai.com

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو! اس لیے ابھی میرے ہاں جبریل اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئے تھے' انہوں نے کہا: پوری زمین پر جو مسلمان بھی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا' (ارشاد ربانی ہے:) میرے فرشتے اس پر دس بار رحمت نازل کریں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوظلال کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے ابوظلال نامی راوی کو ثقہ بتایا ہے' اور متابعات کے بارے میں روایات نقل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

2554 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی علیّ مرّة صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عشرا ملك مُوكل بهَا حَتّٰی یبلغنیها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا' اس کے کام کی تکمیل کے لیے ایک فرشتہ تعینات کرے گا' جو اس کا پڑھا ہوا درود مجھ تک پہنچائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2555 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لله مَلَائِكَة سیاحین یبلغونی عَن أمتِی السَّلَام

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں' جو زمین میں چکر کاٹتے رہتے ہیں' جو میری امت کی طرف سے مجھ تک سلام پہنچاتے ہیں۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2556 - وَعَنِ الْحسن بن عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَیْثُمَا كُنْتُمْ فصلوا عَلیّ

فَاِن صَلَاتكُمْ تبلغنی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم جہاں کہیں بھی موجود ہو' مجھ پر درود پڑھو' اس لیے تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

2557 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی علیّ

www.waseemziyai.com

بلغتنی صلاته وَصلیت عَلَیْهِ وَکتب لَهُ سوی ذٰلِكَ عشر حَسَنَات

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے میں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور علاوہ ازیں اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

2558 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد یسلم عَلَیّ اِلَّا رد اللّٰه اِلَیّ روحی حَتّٰی أرد عَلَیْهِ السَّلَام

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2559 - وَعَن عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وکل بقبری ملکا أعطَاهُ اللّٰه اَسمَاء الْخَلَائق فَلَا یُصَلِّی عَلیّ اَحَد اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا أبلغنی باسمه وَاسم اَبِیْه هٰذَا فَلَان بن فَلَان قد صلی عَلَیْك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی ملکا أعطَاهُ اَسمَاء الْخَلَائق فَهُوَ قَائِم علی قَبْرِی اِذا مت فَلَیْسَ اَحَد یُصَلِّی عَلیّ صَلَاة اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّد صلی عَلَیْك فَلَان بن فَلَان

قَالَ فَیصَلی الرب تَبَارَك وَتَعَالٰی علی ذٰلِكَ الرجل بِكُل وَاحِدَةٍ عشرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِنَحْوِهٖ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن نعیم بن ضَمْضَم وَفِیْه خلاف عَن عمرَان بن الْحِمْیَرِی وَلَا یعرف

❀— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ تعینات کر دیا ہے تمام مخلوق کے اسماء کا علم اسے فراہم کیا گیا ہے جو آدمی بھی قیامت کے دن تک مجھ پر درود پڑھے گا وہ فرشتہ اس کے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ وہ درود مجھ تک پہنچائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں نے آپ کی خدمت میں درود پیش کیا ہے۔

امام بزار اور امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے ان کی منقول روایت کے یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اپنی تمام مخلوق کے اسماء کا علم عطا کیا ہے' وہ فرشتہ میرے انتقال کے بعد میری قبر انور کے پاس مقرر ہوگا' جو آدمی بھی مجھ پر درود پڑھے گا' تو وہ فرشتہ اس درود کو مجھ تک پہنچائے گا' وہ کہے گا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں بن فلاں نے آپ کی خدمت میں درود پیش کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر ایک بار درود کے بدلے میں دس بار رحمت نازل کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں اس کی مثل نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے نعیم بن ضمضم' جس کے بارے میں اختلاف موجود ہے' کے حوالے سے عمران بن حمیری سے نقل کیا ہے' تاہم وہ معروف نہیں ہیں۔

2560 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَوْلَی النَّاس بِی یَوْم الْقِیَامَۃ اَکْثَرھم عَلَیّ صَلَاۃ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ مُوْسَی بن یَعْقُوْب الزمعِی

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ آدمی ہوگا' جو مجھ پر بکثرت درود پڑھتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور دونوں نے اسے موسیٰ بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2561 - وَعَن عَامر بن ربیعَۃ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یخْطب وَیَقُوْلُ من صلی عَلَیّ صَلَاۃ لم تزل الْمَلَائِکَۃ تصلی عَلَیْہِ مَا صلی عَلَیّ فَلْیقل عبد من ذٰلِكَ اَوْ لیکْثر

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ بَکْرٍ بن اَبِیْ شیبَۃ وَابْنُ مَاجَۃَ کلھم عَن عَاصِم بن عبید اللّٰہ عَن عبد اللّٰہ بن عَامر عَنْ اَبِیْہِ وَعَاصِم وَاِن کَانَ واھی الْحَدِیْثِ فَقَدْ مَشاہُ بَعْضُھُمْ وَصحح لَہُ التِّرْمِذِیّ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ فِی المتابعات وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کا بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مجھ پر درود پڑھتا ہے' تو فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ شخص مجھ پر درود پیش کرنے میں مصروف رہتا ہے' اب آدمی کی اپنی مرضی ہے کہ وہ کم درود پڑھے' یا بکثرت درود پڑھے۔

امام احمد' امام ابوبکر بن شیبہ' امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان سب نے اسے عاصم بن عبیداللہ اور عبداللہ بن عامر کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے نقل کی ہے۔ عاصم بن عبیداللہ نامی راوی "واھی الحدیث" ہے' مگر محدثین نے اس کی تائید کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح کہا ہے' اور انہوں نے متابعت کے حوالے سے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

2562 - وَعَنْ اَبِیْ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا ذهب ربع اللَّیْل قَامَ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اذْکروا اللّٰه اذْکروا اللّٰه جَاءَت الراجفة تتبعها الرادفة جَاءَ الْمَوْت بِمَا فِیْهِ جَاءَ الْمَوْت بِمَا فِیْهِ

قَالَ اَبِیْ بن کَعْب فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اکثر الصَّلَاة فکم أجعَل لَك من صَلَاتی

قَالَ مَا شِئْت قَالَ قُلْتُ الرّبع

قَالَ مَا شِئْت وَاِن زِدْت فَهُوَ خیر لَك قَالَ فَقُلْتُ فثلثین قَالَ مَا شِئْت فَاِن زِدْت فَهُوَ خیر لَك

قلت النّصْف قَالَ مَا شِئْت وَاِن زِدْت فَهُوَ خیر لَك

قَالَ أجعَل لَك صَلَاتی کلهَا قَالَ اِذا یکفی همك وَیغْفر لَك ذَنْبك

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَصَححهُ قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَفِیْ رِوَایَةٍ لاحمد عَنهُ قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن جعلت صَلَاتی کلهَا عَلَیْك قَالَ اِذا یَکْفِیك اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰی مَا أهمك من دنیاك و آخرتك وَاِسْنَاد هٰذِهٖ جید

قَوْلُهٗ اکثر الصَّلَاة فکم أجعَل لَك من صَلَاتی مَعْنَاهُ اکثر الدُّعَاء فکم أجعَل لَك من دعائی صَلَاة عَلَیْك

❀ — حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رات کا چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رخصت ہونے کے بعد کھڑے ہوئے' تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' راجفہ آنے والی ہے' اور اس کے پیچھے رادفہ بھی ہوگی۔ موت اپنی شدت سمیت آ رہی ہے۔ موت اپنی سختیوں سمیت آنے والی ہے' راوی (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود پیش کرتا ہوں' تو مجھے اوراد وظائف کے وقت سے کتنا حصہ درود پڑھنے کے لیے مقرر کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: جتنا تم پسند کرتے ہو' میں نے عرض کیا: کیا ایک چوتھائی حصہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہتے ہو' لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو بہتر رہے گا' میں نے عرض کیا: دو تہائی وقت کا حصہ مقرر کرلوں؟ آپ نے فرمایا: جتنا تم پسند کرتے ہو' مگر تم زیادہ کرتے ہو' تو تمہارے لیے بہتر ہوگا' میں نے عرض کیا: کیا نصف حصہ مقرر کرلوں؟ آپ نے فرمایا: جتنا تم پسند کرتے ہو' مگر زیادہ کرو' تو تمہارے لیے بہتر ہوگا' میں نے عرض کیا: کیا میں اوراد و وظائف کا تمام حصہ اس (درود) کے لیے مخصوص کرلوں؟ آپ نے فرمایا: اس صورت میں تمہارے کام درست ہو جائیں گے اور تمہارے گناہوں کی مغفرت بھی ہو جائے گی۔

امام احمد' امام ترمذی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یوں منقول ہے: ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ اگر میں اپنے اوراد و وظائف کا تمام وقت درود پیش کرنے کے لیے مخصوص کر دوں؟ آپ نے فرمایا: اس صورت میں

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ تمہارے تمام امور خواہ وہ دینوی ہوں' یا اخروی ہوں' درست کردے گا۔

اس روایت کی سند عمدہ منقول ہے۔

متن میں مذکور الفاظ میں آپ پر بکثرت درود پیش کرتا ہوں' تو میں اپنے وظائف کا کتنا حصہ آپ پر درود پڑھنے کے لیے خاص کروں؟'' کا مطلب یہ ہے کہ میں بکثرت اورادووظائف کا عادی ہوں' وظائف میں سے کتنا حصہ درود پڑھنے کے لیے مخصوص کروں؟

2563 - وَعَن مُحَمَّد بن يحيى بن حبان عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أجعَل ثلث صَلاتى عَلَيْك قَالَ نَعَمْ اِن شِئْت

قَالَ الثُّلثَيْنِ قَالَ نَعَمْ اِن شِئْت

قَالَ فصلاتى كلهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا يَكْفِيك اللّٰه مَا أهمك من اَمر دنياك وآخرتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اورادووظائف سے ایک تہائی حصہ آپ پر درود پیش کرنے کے لیے مقرر کرلوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اگر تم زیادہ کرلوتو بہتر ہوگا' اس نے عرض کیا: دوتہائی حصہ مقرر کرلوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں' اگر تم زیادہ کرلوتو بہتر رہے گا' اس نے عرض کیا: تب تو اورادووظائف کا تمام وقت درود پڑھنے کے لیے مخصوص کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: اس صورت میں اللہ تعالیٰ تمہارے تمام معاملات' خواہ دینوی ہوں' یا اخروی ہوں' درست کردے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

2564 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَىّ فِىْ يَوْم ألف مرّة لم يمت حَتّٰى يرى مَقْعَده من الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہر روز ایک ہزار بار مجھ پر درود پڑھے گا' وہ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوگا' جب تک وہ جنت میں اپنا گھر نہیں دیکھ لے گا۔

حضرت ابوحفص بن شاہین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2565 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ كَاهِل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِل من صلى عَلَىّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات وكل لَيْلَة ثَلَاث مَرَّات حبا وشوقا اِلَىّ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهٗ ذنُوْبه تِلْكَ اللَّيْلَة وَذٰلِكَ الْيَوْم

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْل اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ حَقًّا علی اللّٰه اَن یغفر لَهٗ بِکُل مرّة ذنُوب حول

وَهُوَ بِهٰذَا اللَّفظ مُنکر وَاَبُوْ کَاهِل أحمسی وَقِیْلَ بجلی یُقَال اسْمه عبد اللّٰه بن مَالك وَقِیْلَ قیس بن عَائِذ وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوکاہل! جو آدمی ایک دن میں مجھ پر تین بار درود پڑھے گا' وہ محض محبت وشوق سے درود پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کے اس دن اور رات کے گناہوں کو معاف کردے۔

علامہ ابن ابوعاصم اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ایک طویل روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہوگا' وہ ہر بار اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کردے۔

تاہم روایت میں مذکور یہ الفاظ منکر ہیں۔ حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ کا منسوب اسم گرامی ''احمسی'' ہے۔ ایک قول کے مطابق ''بجلی'' ہے۔ ایک قول کے مطابق ''عبداللہ بن مالک'' ہے۔ ایک قول کے مطابق ''قیس بن عائذ'' ہے۔

باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2566 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَیّمَا رجل مُسْلِم لم یکن عِنْدَه صَدَقَة فَلْیقل فِیْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ صل علی مُحَمَّد عَبدك وَرَسُوْلك وصل علی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات وَالْمُسْلِمین وَالْمُسْلِمَات فَاِنَّهَا زَکَاة

وَقَالَ لَا یشْبع مُؤْمِن خیرا حَتّٰی یکون منتهاه الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان آدمی کے پاس بطور صدقہ پیش کرنے کے لیے کوئی چیز موجود نہ ہو' تو دعا کرتے وقت وہ یہ کلمات پڑھے: اے اللہ! تو اپنے مخصوص بندے' اپنے رسول حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نازل کر اور مومن خواتین وحضرات اور مسلمان خواتین وحضرات پر رحمت نازل کر۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ بات اس کے لیے صدقہ شمار کی جائے گی' پھر آپ نے فرمایا: مومن نیکی کے معاملہ میں کبھی سیر نہیں ہوتا' حتیٰ کہ اس کا گھر جنت میں ہوتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2567 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا عَلَیّ من الصَّلَاة کل یَوْم الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مشهود تشهده الْمَلَائِکَة وَاِن اَحَدًا لن یُصَلِّی عَلَیّ اِلَّا عرضت عَلَیّ صَلَاته حَتّٰی یفرغ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبعد الْمَوْت قَالَ اِن اللّٰه حرم علی الْاَرْض اَن تَاْکُل أجساد الْاَنْبِیَاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاة

www.waseemziyai.com

وَالسَّلَام

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو! اس لیے یہ حاضری کا دن ہے' جس میں فرشتے جمع ہوتے ہیں' جو آدمی مجھ پر درود پڑھتا ہے' اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ پڑھنے سے فراغت حاصل کر لیتا ہے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا آپ کے وصال کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2568 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا عَلَیَّ من الصَّلَاة فِیْ كل يَوْم الْجُمُعَةِ فَإِن صَلَاة أمتِیْ تعرض عَلَیَّ فِیْ كل يَوْم جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ اَكْثَرهم عَلَیَّ صَلَاة كَانَ أقربهم منی منزلَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا اَن مَكْحُوْلًا قيل لم يسمع من اَبِیْ اُمَامَة

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر جمعہ میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو' اس لیے ہر جمعہ کے دن میری امت کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے' جو آدمی کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے' وہ زیادہ میرے قریب ہوگا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ تاہم مکحول نامی راوی کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

2569 - وَعَن اَوْس بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أفضل أيامكم يَوْم الْجُمُعَةِ فِيْهِ خلق آدم وَفِيْه قبض وَفِيْه النفخة وَفِيْه الصَّفْقَة فَاَكْثِرُوا عَلَیَّ من الصَّلَاة فِيْهِ فَإِن صَلَاتكُمْ معروضة عَلَیَّ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد أرمت يَعْنِیْ بليت فَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حرم على الْاَرْض اَن تَاْكُل أجساد الْاَنْبِيَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

أرمت بِفَتْح الْهمزَة وَالرَّاء وَسُكُون الْمِيْم وَرُوِیَ بِضَم الْهمزَة وَكسر الرَّاء

❀— حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا دن ہے' اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا' اسی دن میں صور پھونکا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' تم اس دن میں کثرت سے مجھ پر درود پڑھو' تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا درود پیش کیا جائے گا جبکہ آپ (قبر انور) میں بوسیدہ حالت میں ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو کھائے۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ارمت'' 'ا' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' جبکہ 'م' ساکن ہے۔ ایک قول کے مطابق 'ا' پر پیش جبکہ 'ر' کے نیچے زیر ہے۔

2570 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ جزی اللّٰہ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھلہ أتعب سَبْعِیْنَ کَاتبا ألف صباح

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسا اجر عطا فرمائے' جس کے آپ حقدار ہیں: تو وہ ستر (فرشتوں کو) ہزار دن تک پابند کر دیتا ہے۔ (یعنی اس کے لیے ثواب لکھتے ہیں)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2571 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عَبْدَیْنِ متحابین یسْتَقْبل اَحَدھُمَا صَاحبه ویصلیان علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لم یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یغْفر لَھما ذنوبھما مَا تقدم مِنْھُمَا وَمَا تَاَخّر

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو بھی دو (مسلمان) آدمی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' جب وہ باہم ملاقات کریں' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں' تو ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے' خواہ اس نے پہلے کیے ہوں' یا بعد میں کیے ہوں۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2572 - وَعَن رویفع بن ثَابت الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ اَللّٰھُمَّ صل علی مُحَمَّد وأنزله المقعد المقرب عنْدك یَوْم الْقِیَامَة وَجَبت لَہ شَفَاعَتِی

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَبَعض أسانیدھم حسن

❀ — حضرت رفیع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بایں

www.waseemziyai.com

الفاظ درود پڑھتا ہے: اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نازل کر اور قیامت کے دن انہیں اپنی بارگاہ میں امتیازی مقام پر فائز کر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس آدمی کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر، معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور اس کی بعض اسانید حسن بھی ہیں۔

2573 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذا صلیتم علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحْسنُوا الصَّلَاۃ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یعرض عَلَیْہِ

قَالَ فَقَالُوْا لَہٗ فعلمنَا قَالَ قُوْلُوا اَللّٰھُمَّ اجْعَل صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَام الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتم النَّبِیین مُحَمَّد عَبدك وَرَسُوْلك اِمَام الْخَیْر وقائد الْخَیْر وَرَسُوْل الرَّحْمَۃ اَللّٰھُمَّ ابعثه مقَاما مَحْمُودًا یغبطه فِیْہِ الْاَولونَ وَالْاٰخرُوْنَ

اَللّٰھُمَّ صل على مُحَمَّد وَعَلٰی آل مُحَمَّد كَمَا صليت على اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آل اِبْرَاھِیْمَ اِنَّك حميد مجيد اَللّٰھُمَّ بَارك على مُحَمَّد وَعَلٰی آل مُحَمَّد كَمَا باركت على اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آل اِبْرَاھِیْمَ اِنَّك حميد مجيد

رَوَاہُ ابْن مَاجَه مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو اچھے طریقہ سے پڑھو، اس لیے تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود کس طرح پیش کیا جائے گا؟ راوی کا بیان ہے: لوگوں نے ان سے دریافت کیا: آپ ہمیں اس کی تعلیم دیں؟ (کس طرح احسن طریقہ سے درود پیش کیا جاتا ہے؟) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: تم بایں الفاظ درود پڑھو:

اے اللہ! تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل کر، اپنی خصوصی برکات نازل کر، تمام رسولوں کے سردار، تمام اہل تقویٰ کے رہنما، سلسلہ انبیا کرام کے ختم کرنے والے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کر! وہ تیرے بندے، تیرے رسول اور خیر و بھلائی کے پیشوا ہیں، بھلائی کے رہنما ہیں، رسول رحمت ہیں، اے اللہ! تو انہیں مقام محمود پر فائز کر، جس پر سب پہلے اور بعد میں آنے والے رشک کریں گے۔

اے پروردگار! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھی نازل کر، بلاشبہ تو حمد کا حقدار اور عظمت کا مالک ہے، اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پاک پر برکت نازل کر، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل کی تھی، بلاشبہ حمد کے لائق تیری ذات اور عظمت و برتری کا مالک بھی تو ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے بطور موقف روایت نقل کی ہے۔

2574 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کل دُعَاء مَحْجُوْب حَتّٰی یصلی على مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مَوْقُوْفًا وَرُوَاتہ ثِقَات وَرَفعہ بَعْضُھُمْ وَالْمَوْقُوْف أصح

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہر دعا محجوب کی صورت میں ہوتی ہے جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پیش کیا جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں بطور موقوف روایت نقل کیا ہے اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں جبکہ بعض محدثین نے اسے بطور مرفوع روایت نقل کیا ہے۔ البتہ اس کا ''موقوف'' زیادہ بہتر ہے۔

2575 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَنْ اَبِیْ قُرَّة الْاَسدی عَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب عَن عمر بن الْخطاب مَوْقُوْفًا قَالَ اِن الدُّعَاء مَوْقُوْف بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لَا یصعد مِنْهُ شَیْءٍ حَتّٰی تصلی علی نبیك صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

❀— حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی سند سے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بطور موقوف روایت نقل کرتے ہیں: بلاشبہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے یہ اس وقت تک درجہ قبولیت تک نہیں پہنچتی جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود نہ پیش کیا جائے۔

2576 - وَعَن كَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنْبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقى دَرَجَة قَالَ آمین فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّانِیَة قَالَ آمین فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمین فَلَمَّا نزل قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْیَوْم شَیْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِیْل عرض لی فَقَالَ بعد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ یغْفر لَهُ

قلت آمین فَلَمَّا رقیت الثَّانِیَة

قَالَ بعد من ذكرت عِنْدَه فَلَمْ یصل عَلَیْك فَقُلْتُ آمین فَلَمَّا رقیت الثَّالِثَة قَالَ بعد من أدْرك اَبَوَیْهِ الْكبر عِنْدَه اَوْ اَحَدهُمَا فَلَمْ یدْخلَاهُ الْجنَّة

قلت آمین

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم منبر کے پاس جمع ہو جاؤ! ہم حسب حکم جمع ہو گئے آپ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین! جب آپ نے دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین! پھر تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین! جب (خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد) آپ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ سے ایک ایسی چیز دیکھی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھنے میں آئی (یعنی منبر پر جلوہ افروز ہوتے وقت ہر درجہ میں قدم رکھتے وقت آمین! کہنا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جبریل میرے پاس آئے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھتے وقت انہوں نے کہا: وہ آدمی ہلاک ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا ہو اور اس نے اپنی مغفرت نہ کروائی ہو! میں نے جواب میں کہا: آمین! جب میں نے (منبر کے) دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے

www.waseemziyai.com

یہ بددعا کی: وہ آدمی ہلاک ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا ہو میں نے کہا: آمین! جب میں نے تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں (جبریل علیہ السلام) نے یہ بددعا کی: وہ آدمی ہلاک ہو جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پایا ہو تو وہ دونوں (بسبب خدمت وفرمانبرداری) اسے جنت میں داخل نہ کروا سکے ہوں! تو میں نے جواب میں کہا: آمین!

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2577 - وَعَن مَالك بن الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَلَمَّا رقى عتبَة

قَالَ آمين ثُمَّ رقى اُخْرٰى فَقَالَ آمين ثُمَّ رقى عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَابْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين

قَالَ وَمَنْ اَدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحَدهُمَا فَدخل النَّار فَابْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين

قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْدَه فَلَمْ يصل عَلَيْك فَابْعَده اللّٰه

قل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — مالک بن حسین اپنے والد گرامی اور دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے جب آپ نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین! جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین! جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے اس کی بخشش نہ ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے رحمت سے دور کردے تو میں نے کہا: آمین! اس نے پھر کہا: جو آدمی اپنے والدین دونوں کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے تو پھر بھی وہ جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے رحمت سے دور کرے میں نے کہا: آمین! پھر انہوں نے کہا: جس آدمی کے سامنے آپ کا ذکر ہوا پھر اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے رحمت سے دور کرے تو میں نے کہا: آمین!

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2578 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتقى عَلَى الْمِنْبَرِ فأمن ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ لم أمنت قلت اللّٰه وَرَسُوْله أَعْلَمُ قَالَ جَاءَنِیْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ اِنَّهُ من ذكرت عِنْدَه فَلَمْ يصل عَلَيْك فَابْعَده اللّٰه وأسحقه

قلت آمين قَالَ وَمَنْ أدْرك اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدهُمَا فَلَمْ يبرهُمَا دخل النَّار فَابْعَده اللّٰه وأسحقه

قلت آمين وَمَنْ أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ دخل النَّار فَابْعَده اللّٰه وأسحقه فَقُلْتُ آمين

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لین

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے' تو آپ نے تین بار فرمایا: آمین! پھر آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم ہے کہ میں نے آمین! کیوں کہا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے' انہوں نے کہا: جس آدمی کے سامنے آپ کا ذکر خیر ہو' وہ آپ پر درود نہ پڑھے' تو وہ ہلاک ہو' تو میں نے کہا: آمین! انہوں (حضرت جبریل علیہ السلام) نے پھر یہ بددعا کی: جس آدمی نے اپنے والدین' یا ان دونوں میں سے ایک کو (بڑھاپے کے عالم میں) پایا ہو' ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی ہو' وہ جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے' تو میں نے کہا: آمین! پھر انہوں نے یہ بددعا کی: جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا' اس نے اپنی بخشش نہ کروالی ہو' تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے' تو میں نے کہا: آمین!

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کمزور سند سے نقل کی ہے۔

2579 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن الْحَارِث بن جُزْء الزبیدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دخل الْمَسْجِد وَصعد الْمِنْبَر فَقَالَ آمین آمین آمین فَلَمَّا انْصَرف

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْنَاک صنعت شَیْئًا مَا کنت تَصنعہُ فَقَالَ اِن جِبْرِیْل تبدی لی فِیْ اَوَّل دَرَجَة فَقَالَ یَا مُحَمَّد من أدْرك وَالِدیہِ فَلَمْ یدْخلاہُ الْجَنَّة فَاَبْعَدہ اللّٰہ ثُمَّ أبعدہ فَقُلْتُ آمین ثُمَّ قَالَ لی فِی الدرجَة الثَّانِیَة وَمَنْ أدْرك شہر رَمَضَان فَلَمْ یغْفر لَہُ فَاَبْعَدہ اللّٰہ ثُمَّ أبعدہ فَقُلْتُ آمین ثُمَّ تبدی لی فِی الدرجَة الثَّالِثَة فَقَالَ وَمَنْ ذکرت عِنْدَہ فَلَمْ یصل عَلَیْك فَاَبْعَدہ اللّٰہ ثُمَّ أبعدہ

فَقُلْتُ آمین

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' آپ نے فرمایا: آمین! آمین! آمین! جب آپ نے خطبہ سے فراغت حاصل کی' تو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو ایسی بات کہتے ہوئے سنا ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا؟ آپ نے فرمایا: میں نے (منبر کے) پہلے درجہ پر قدم رکھا' تو جبریل سامنے آئے' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جو آدمی اپنے والدین کو پائے' پھر وہ اسے جنت میں داخل نہ کروائیں' تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے' میں نے کہا: آمین! جب میں نے دوسرے درجہ پر قدم رکھا' تو انہوں نے پھر کہا: جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا' پھر اس کی بخشش نہ ہوئی ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے' میں نے کہا: آمین! جب میں نے تیسرے درجہ پر قدم رکھا' انہوں نے کہا: جس آدمی کے سامنے آپ کا ذکر ہوا ہو' اس نے آپ پر درود نہ پڑھا ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے' تو میں نے کہا: آمین!

حضرت امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2580 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنبَر فَقَالَ آمین آمین آمین

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك صعدت الْمِنبَر فَقُلْتُ آمین آمین آمین فَقَالَ اِن جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام اَتَانِیْ فَقَالَ من أدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ یغْفر لَهُ فَدخل النَّار فَاَبْعَده الله

قل آمین فَقُلْتُ آمین وَمَنْ أدْرك اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدهُمَا فَلَمْ یبرهُمَا فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه قل آمین فَقُلْتُ آمین وَمَنْ ذکرت عِنْدَه فَلَمْ یصل عَلَیْك فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده الله

قل آمین فَقُلْتُ آمین

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہوتے وقت تین بار فرمایا: آمین! آمین! آمین! عرض کیا گیا: یارسول اللہ! منبر پر جلوہ افروز ہوتے وقت آپ نے تین بار فرمایا: آمین! آمین! آمین! (اس کی کیا توجیہ ہے؟) آپ نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے' انہوں نے کہا: جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے' وہ اپنی مغفرت نہ کروالے' وہ جہنم میں داخل ہو' تو آپ کہیں آمین! تو میں نے کہا: آمین! انہوں نے پھر کہا: جس آدمی نے اپنے والدین' یا دونوں میں سے ایک کی خدمت نہ کر کے جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے' آپ کہیں! آمین! تو میں نے کہا: آمین!' اس نے پھر کہا: جس آدمی کی موجودگی میں آپ کا ذکر ہوا ہو' اس نے آپ پر درود نہ پڑھا' وہ جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے' آپ کہیں: آمین!' تو میں نے کہا: آمین!

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن جان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

2581 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رغم أنف رجل ذکرت عِنْدَه فَلَمْ یصل عَلَیّ وَرَغمَ أنف رجل دخل عَلَیْهِ رَمَضَان ثُمَّ انْسَلَخَ قبل اَن یغْفر لَهُ وَرَغمَ أنف رجل أدْرك عِنْدَه اَبَوَاهُ الْکبر فَلَمْ یدْخلَاهُ الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

رغم بِکَسْر الْغَیْن الْمُعْجَمَة اَی لصق بالرغام وَهُوَ التُّرَاب ذلا وَهَوَانًا وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِی هُوَ بِفَتْح الْغَیْن وَمَعْنَاهُ ذل

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو' جس کے سامنے میرا ذکر ہوا ہو' وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو' جس نے رمضان کا مہینہ پایا ہو' پھر اس کی بخشش نہ ہوئی ہو۔ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو' جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا' پھر اس نے ان کی خدمت کی وجہ سے

www.waseemziyai.com

جنت حاصل نہ کرلی ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''رغم'' میں 'غ' کے نیچے زیر ہے' اس سے مراد وہ آدمی ہے' جو خاک آلود ہو جائے' اس کا مطلب ذلت و خواری ہے۔ ابن اعرابی نے کہا: اس لفظ میں 'غ' پر زبر ہی پڑھی جاتی ہے' جس کا مفہوم ہے: ذلیل وخوار ہونا۔

2582 - وَعَن حُسَيْن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذكرت عِنْدَه فخطىء الصَّلَاة عَلَيّ خطىء طَرِيق الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوِيَ مُرْسلا عَن مُحَمَّد ابْن الْحَنَفِيَّة

❀ — حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی موجودگی میں میرا ذکر ہو' اس نے مجھ پر درود نہ پڑھنے کی غلطی کی' تو وہ جنت کا دروازہ بھول جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن حنفیہ کے حوالے سے بطور ''مرسل روایت'' نقل کی ہے۔

2583 - وَفِي رِوَايَة لِابْنِ أَبِي عَاصِم عَن مُحَمَّدًا ابْن الْحَنَفِيَّة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذكرت عِنْدَه فنسي الصَّلَاة عَلَيّ خطىء طَرِيق الْجنَّة

❀ — ابن ابو عاصم' ایک روایت محمد بن حنفیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی موجودگی میں میرا ذکر ہوا ہو' وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا' تو وہ آدمی جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

2584 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نسي الصَّلَاة عَلَيّ خطىء طَرِيق الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرُهمَا عَن جبارَة بن الْمُغلس وَهُوَ مُخْتَلف فِي الِاحْتِجَاج بِهِ وَقد عد هٰذَا الحَدِيْثِ من مَنَاكِيْره

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے' وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

امام ابن ماجہ' امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جبارہ بن مغلس سے نقل کی ہے۔ اس سے استدلال کرنے کے حوالے سے اختلاف موجود ہے' اور اس سے منقول روایات کو منکر شمار کیا جاتا ہے۔

2585 - وَعَن حُسَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَخِيل من ذكرت عِنْدَه فَلَمْ يصل عَلَيّ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَصَححهُ التِّرْمِذِيّ وَزَاد فِي سَنَده عَلِيّ بن أَبِي طَالِب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ آدمی بخیل ہے، جس کے پاس میرا ذکر ہو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنی سند میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2586 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خرجت ذَات یَوْم فَأتیت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أخبرکُمْ بأبخل النَّاس

قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰہِ

قَالَ من ذکرت عِنْدَہ فَلَمْ یصل عَلیّ فَذٰلِکَ ابخل النَّاس

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ عَاصِم فِیْ کتاب الصَّلَاۃ من طَرِیْق عَلیّ بْنِ یزِیْدٍ عَن الْقَاسِم

قَالَ الْحَافِظِ المملی من ھٰذَا الْکتاب اَبْوَاب مُتَفَرِّقَۃ وَتَاْتِیْ اَبْوَاب أخر اِنْ شَاءَ اللّٰہ فَتقدم مَا یَقُوْلہ من خَافَ شَیْئًا من الرِّیَاء فِیْ بَاب الرِّیَاء وَمَا یَقُوْلہ بعد الْوضُوء فِیْ کتاب الطَّھَارَۃ وَمَا یَقُوْلہ بعد الْاَذَان وَمَا یَقُوْلہ بعد صَلَاۃ الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب وَالْعشَاء فِیْ کتاب الصَّلَاۃ وَمَا یَقُوْلُ حِیْن یأوی اِلٰی فرَاشہ فِیْ کتاب النَّوَافِل وَکَذٰلِکَ مَا یَقُوْلُ اِذا اسْتَیْقَظَ من اللَّیْل وَمَا یَقُوْلُ اِذا أصبح وَأمسی وَدُعَاء الْحَاجۃ فِیْہِ اَیْضًا وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہ فِیْ کتاب الْبیُوع ذکر اللّٰہ فِی الْاَسْوَاق ومواطن الْغَفْلَۃ وَمَا یَقُوْلہ الْمَدْیُون والمکروب والمأسور وَفِیْ کتاب اللبَاس مَا یَقُوْلہ من لبس ثوبا جَدِیْدا

وَفِیْ کتاب الطَّعَام التَّسْمِیَۃ وَحمد اللّٰہ بعد الْأکل

وَفِیْ کتاب الْقَضَاء مَا یَقُوْلہ من خَافَ ظَالِما

وَفِیْ کتاب الْاَدَب مَا یَقُوْلُ من رکب دَابَّتہ وَمَنْ عثرت بِہ دَابَّتہ وَمَنْ نزل منزلا وَدُعَاء الْمَرْء لِاَخِیْہِ بِظھْر الْغَیْب

وَفِیْ کتاب الْجَنَائِز الدُّعَاء بالعافیۃ وَمَا یَقُوْلہ من رأی مبتلی وَمَا یَقُوْلہ من آلمہ شَیْءٍ من جسدہ وَمَا یدعی بِہ للْمَرِیض وَمَا یَدْعُو بِہ الْمَرِیض وَمَا یَقُوْلُ من مَاتَ لَہٗ میت

وَفِیْ کتاب صفۃ الْجَنَّۃ وَالنَّار سُؤال الْجَنَّۃ والاستعاذۃ مِنَ النَّار من اللّٰہ نسْأَل التَّیْسِیْر والاِعانۃ

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن میں نکل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بخیل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں، آپ نے فرمایا: ایسا آدمی جس کے سامنے میرا ذکر ہوا ہو، اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا ہو وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔

www.waseemziyai.com

ابن ابو عاصم نے یہ روایت علی بن یزید کے حوالے' قاسم نامی راوی سے ''کتاب الصلوٰۃ'' میں نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ کتاب متفرق ابواب پر مشتمل ہے' آگے چل کر دوسرے ابواب میں دیگر روایات بیان ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ منقول ہو چکا ہے: جس آدمی کو ریا کاری کا اندیشہ لاحق ہو' وہ کیا پڑھے گا؟ اس کا ذکر ریا کاری کے باب میں گزر چکا ہے' طہارت کے باب میں بھی گزرا ہے کہ وضو کرنے کے بعد آدمی کو کیا پڑھنا چاہیے؟ پھر اذان کے اختتام پر کیا پڑھنا چاہیے؟ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد' پھر نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟ یہ نماز پر مشتمل باب میں گزرا ہے' نوافل کے باب میں بھی مذکور ہوا ہے کہ بستر پر جاتے وقت آدمی کو کیا پڑھنا چاہیے؟ کوئی حاجت درپیش ہو' تو کیا دعا کرنی چاہیے؟ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آگے چل کر کتاب البیوع میں بھی آئے گا' نیز بازار میں اور مقامات غفلت میں کیا ذکر کرنا چاہیے؟ جس آدمی کو پریشانی لاحق ہو' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ جو آدمی مکروہ فعل' یا قید میں بند ہو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ کتاب اللباس میں آئے گا کہ آدمی کو نیا لباس پہنتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ کتاب الطعام میں آئے گا کہ آدمی کو کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھنا چاہیے' قدر و قضا کے باب میں آئے گا کہ آدمی کو کسی ظالم کا خوف لاحق ہو' تو کیا پڑھنا چاہیے؟ کتاب الادب میں آئے گا کہ آدمی کو سواری پر سوار ہوتے وقت' یا سواری کو ٹھوکر لگنے کی صورت میں کیا پڑھنا چاہیے؟ پھر آدمی کو کسی جگہ پڑاؤ کرتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ اپنے بھائی کی غیر حاضری کے موقع پر آدمی کو کیا دعا کرنی چاہیے؟ جب کوئی آدمی کسی آزمائش کا شکار ہو' تو اسے کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟ جسم پر درد و تکلیف محسوس ہو' آدمی کو کیا دعا پڑھنی چاہیے؟ مرض لاحق ہوتے وقت کیا دعا پڑھی جائے؟ کوئی عزیز و رشتہ فوت ہو جائے' تو کیا دعا پڑھی جائے؟ جنت و جہنم کے باب میں آئے گا کہ آدمی کو حصول جنت اور تحفظ نار کے لیے کیا دعا کرنی چاہیے؟ اس بارے میں ہم اللہ تعالیٰ سے آسانی اور مدد کی دعا کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الْبُیُوْعِ وَغَیْرِھَا

خرید وفروخت وغیرہ کے حوالے سے احکام ومسائل

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاِکْتِسَابِ بِالْبَیْعِ وَغَیْرِہٖ

باب: خرید وفروخت (تجارت) کے ذریعے کمانے اور دیگر امور کے حوالے سے ترغیبی روایات

2587 -عَنِ الْمِقْدَام بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَکل اَحَد طَعَاما قطّ خیرا من اَن یَاْکُل من عمل یَدہ وَاِن نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗد عَلَیْہِ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام کَانَ یَاْکُل من عمل یَدہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرُہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ وَلَفْظُہٗ قَالَ مَا کسب الرجل کسبا أطیب من عمل یَدہ وَمَا اَنْفق الرجل علی نَفسہ وَاَھلہ وَولدہ وخادمہ فَھُوَ صَدَقَۃ .

❀— حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کسی آدمی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا نہیں کھایا ہوگا' اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: کوئی آدمی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کمائی حاصل نہیں کرسکتا' آدمی جو چیز اپنی ذات' اپنے افراد خانہ' اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرتا ہے' وہ صدقہ ہوتی ہی۔

2588 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَن یحتطب اَحَدُکُمْ حزمۃ علی ظَھرہ خیر لَہٗ من اَن یسْاَل اَحَدًا فیعطیہ اَوْ یمنعہٗ

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لکڑی کا گٹھا تیار کرکے اپنی پشت پر رکھ کر (فروخت کرنے کی نیت سے بازار جاتا ہے) یہ عمل اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے' خواہ دوسرا آدمی اسے کوئی چیز دے' یا انکار کردے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2589 - وَعَنِ الزبیر بن الْعَوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَن یَاْخُذ

www.waseemziyai.com

اَحَدُکُمْ اَحبلهٗ فَیَاْتِیْ بحزمة من حطب علی ظَهره فیبیعها فیکف اللّٰه بهَا وَجهه خیر لَهٗ من اَن یسْاَل النَّاس اَعْطوهُ اَم منعُوا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀— حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لکڑیوں کا گٹھا رسیوں سے باندھ کر' اپنی پشت پر اسے رکھ کر فروخت کرے' اللہ تعالیٰ سے اسے عمل کی وجہ سے (سوال کرنے سے) محفوظ رکھے' تو یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے' وہ خواہ اسے نوازیں' یا نہ نوازیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2590 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا من الْاَنْصَار اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ أما فِیْ بَیْتك شَیْءٍ قَالَ بَلٰی حلْس نلبس بعضه ونبسط بعضه

وَقَعْب نشرب فِیْهِ من المَاء قَالَ ائْتِنِیْ بهما فَاَتَاهُ بهما فَاَخذهُمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ وَقَالَ من یَشْتَرِی هذَیْن قَالَ رجل اَنا آخذهما بدرهم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یزِیْد علی دِرْهَم مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذهما بِدِرْهَمَیْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِیَّاه فَاَخذ الدرهمین فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِیّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَاما فانبذه اِلٰی اَهْلك واشتر بِالْاٰخرِ قدومًا فائتنی بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشد فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عودا بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فاحتطب وبع وَلَا أرینك خَمْسَة عشر یَوْمًا ففعل فجَاء وَقد أصَاب عشرَة دَرَاهِمَ فَاشْترى بِبَعْضِهَا ثوبا وببعضها طَعَاما فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خیر لَك من اَن تَجِیْء الْمَسْاَلَة نُكْتَة فِیْ وَجهك یَوْم الْقِیَامَة الحَدِیْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِی الْمَسْاَلَة

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک انصاری صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے سوال کیا' آپ نے اس سے دریافت کیا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' ایک کمبل ہے' جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں جبکہ دوسرا حصہ ہم بچھاتے ہیں۔ ایک پیالہ ہے' جس کو ہم پانی پینے کے لیے استعمال کرتے ہیں' آپ نے اسے حکم دیا: وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ' اس نے دونوں چیزیں آپ کی خدمت میں لے آیا' فرمایا: ان دونوں چیزوں کو کون خریدے گا؟ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ان دونوں چیزوں کو ایک درہم کے عوض خریدتا ہوں' آپ نے دو' یا تین بار دریافت کیا: ان دونوں چیزوں کو ایک درہم سے زیادہ رقم میں کون خریدے گا؟ ایک صحابی نے عرض کیا: میں ان دونوں چیزوں کو دو درہم کے عوض خریدوں گا' آپ نے وہ دونوں چیزیں اس کے سپرد کیں' دو درہم لے کر اس انصاری کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا: تم ایک درہم کا اناج خرید کر اپنے اہل خانہ کو دے دو' ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ' وہ انصاری حسب

www.waseemziyai.com

حکم کلہاڑی لے کر حاضر خدمت ہوگیا۔ آپ نے اپنے دست اقدس سے اس میں لکڑی لگائی' پھر اسے دیتے ہوئے فرمایا: تم اس سے لکڑیاں کاٹ کر جمع کرو' پھر انہیں (بازار میں) فروخت کرتے رہو' پندرہ ایام سے پہلے میرے پاس نہ آنا' اس نے ایسا ہی کیا' جب وہ (پندرہ دنوں کے بعد) حاضر خدمت ہوا' اس کے پاس دس درہم موجود تھے' اس نے ان میں سے کچھ کے بدلے کپڑا خریدا اور کچھ کے بدلے اناج خریدا' آپ نے فرمایا: یہ عمل تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن اس حالت میں آؤ کہ سوال کے سبب تمہارے چہرے پر داغ موجود ہو..... الحدیث

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

اس سے پہلے سوال کرنے کی مذمت کے باب میں یہ پوری روایت گزر چکی ہے۔

2591 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر عَن عَمه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْكَسْب أطيب قَالَ عمل الرجل بِيَدِهٖ و كل كسب مبرور

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ ابْن مَعِيْن عَم سعيد هُوَ الْبَراء

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر مُرْسلا وَقَالَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظ وَاَخْطَأ من قَالَ عَن عَمه

❀— حضرت سعید بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے چچا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: آدمی کی اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی چیز (یعنی سب سے پاکیزہ ہے)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا: حضرت سعید بن عمیر رضی اللہ عنہ کے چچا سے مراد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت سعید بن عمیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرسل روایت'' کے طور پر منقول ہے' انہوں نے کہا: یہ سند محفوظ ہے' اس آدمی نے غلطی کا ارتکاب کیا ہے' جس نے کہا ہے کہ یہ ان کے چچا سے نقل کی گئی ہے۔

2592 - وَعَن جَمِيْع بن عُمَيْر عَن خَاله قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أفضل الْكَسْب فَقَالَ بيع مبرور وَعمل الرجل بِيَدِهٖ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاخْتِصَار وَقَالَ عَن خَالِد اَبِيْ بردة بن نيار وروى الْبَيْهَقِيّ عَن مُحَمَّد بن عبد اللّٰه بن نمير وَذكر لَهُ هٰذَا الْحَدِيْث فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ عَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر

❀— جمیع بن عمیر اپنے ماموں کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل کمائی کے حوالے سے دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: جائز بیع (تجارت) اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے حاصل ہونے والی چیز ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں مختصر طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اس راوی کے ماموں کا نام ''حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ'' ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''محمد بن عبداللہ بن نمیر'' سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس سے روایت نقل کرنے کے بعد کہا: یہ سعید بن عمیر سے نقل کی گئی ہے۔

2593 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی الْکَسْبِ أفضل قَالَ عمل الرجل بِیَدِہٖ و کل بیع مبرور

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَرُوَاتہ ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سی کمائی افضل ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: آدمی کی اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی چیز اور ہر جائز بیع (یعنی تجارت) ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

2594 - وَعَن رَافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَی الْکَسْبِ أطیب قَالَ عمل الرجل بِیَدِہٖ و کل بیع مبرور

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرِجَال اِسْنَادہ رجال الصَّحِیْح خلا الْمَسْعُوْدِیّ فَاِنَّہٗ اخْتَلَط وَاخْتلف فِی الِاحْتِجَاج بِہٖ وَلَا بَأْس بِہٖ فِی المتابعات

❀ — حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! زیادہ پاکیزہ کون سی کمائی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: آدمی کی اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی چیز اور جائز (بیع یعنی تجارت) ہے۔

امام احمد اور بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند کے تمام راوی ''صحیح'' کے راوی ہیں۔ تاہم محض مسعودی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس لیے کہ وہ اختلاط کی نذر ہو گیا تھا اور اس سے استدلال کرنے میں اختلاف موجود ہے۔ تاہم متابعات کے حوالے سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

2595 - وَعَن کَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مر علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رجل فَرَأی اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من جلده ونشاطه فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَو کَانَ ھٰذَا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن کَانَ خرج یسْعَی علی وَلَدہ صغَارًا فَھُوَ فِیْ سَبِیْل اللّٰہ وَاِن کَانَ خرج یسْعَی علی أبوین شیخین کبیرین فَھُوَ فِیْ سَبِیْل اللّٰہ وَاِن کَانَ خرج یسْعَی علی نَفسہ یعفھا فَھُوَ فِیْ سَبِیْل اللّٰہ وَاِن کَانَ خرج یسْعَی رِیَاء ومفاخرة فَھُوَ فِیْ سَبِیْل الشَّیْطَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالہ رجال الصَّحِیْح

❀ — حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک دفعہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' صحابہ کرام نے اس کی صحت دیکھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! اگر یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) میں ہوتا' تو (بہتر ہوتا)؟ آپ

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ اپنی اولاد کے لیے رزق کمانے کے لیے نکلا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اگر یہ اپنے عمر رسیدہ والدین کے لیے رزق کمانے کے لیے نکلا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنی ذات کے لیے رزق کمانے نکلا ہے تا کہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اگر یہ ریا کاری اور تکبر وغرور کے اظہار کے لیے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

2596 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ یحب الْمُؤْمِن المحترف

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَیْھَقِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ کاریگر مسلمان کو پسند کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2597 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَمْسَی کالا من عمل یَدہ اَمْسَی مغفورا لَہُ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والأصبھانی من حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس وَتقدم من ھٰذَا الْبَاب غیر مَا حَدِیْثٍ فِی الْمَسْاَلَۃ أغْنی عَن اِعَادَتھَا ھُنَا

❀ — حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں شام کرتا ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے کمائی کی ہو تو وہ اس حالت میں شام کرتا ہے کہ اس کی بخششیں ہو چکی ہوتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سوال کرنے کی مذمت کے باب میں بھی اس موضوع پر روایات گزر چکی ہیں یہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْبُکُوْرِ فِیْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَغَیْرِہٖ وَمَا جَاءَ فِیْ نَوْمِ الصُّبْحَۃِ

باب: حصول رزق کے لیے یا دیگر امور کے لیے صبح جلدی نکلنے کے حوالے سے ترغیبی روایات۔ نیز صبح کے وقت سوئے رہنے کے بارے میں منقول روایات

2598 - عَن صَخْر بن وَدَاعَۃ الغامدی الصَّحَابِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارك لامتی فِیْ بکورھا وَکَانَ اِذا بعث سَرِیَّۃ اَوْ جَیْشًا بَعثھمْ من اَوَّل النَّھَار وَکَانَ صَخْر تَاجِرًا

www.waseemziyai.com

فَكَانَ يبْعَث تِجَارَته من اَوَّل النَّهَار فأثرى وَكثر مَاله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا يعرف لصخر الغامدی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير هٰذَا الحَدِیْث

قَالَ المملی عبد الْعَظِیْمِ رَوَوْهُ كلهم عَن عمَارَة بن حَدِیْد عَن صَخْر وَعمارَة بن حَدِیْد بجلی سُئِلَ عَنهُ اَبُوْ حَاتِم الرَّازِیّ فَقَالَ مَجْهُوْل وَسُئِلَ عَنهُ اَبُوْ زرْعَة فَقَالَ لَا يعرف وَقَالَ اَبُوْ عمر النمری صَخْر بن وَدَاعَة الغامدی وغامد فِی الأزد سكن الطَّائِف

وَهُوَ مَعْدُوْد فِیْ اَهْلِ الْحجاز روى عَنهُ عمَارَة بن حَدِیْد وَهُوَ مَجْهُوْل لم يرو عَنهُ غير يعلى الطَّائِفِیْ وَلَا أعرف لصخر غير حَدِیْثٍ بورك لأمتی فِیْ بكورها وَهُوَ لفظ رَوَاهُ جمَاعَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتهى كَلَامه

قَالَ الْمملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَمَا قَالَ اَبُوْ عمر قد رَوَاهُ جمَاعَة من الصَّحَابَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُم عَلِیّ وَابْن عَبَّاس وَابْن مَسْعُوْد وَابْن عمر وَاَبُوْ هُرَيْرَة وَأنس بن مَالك وَعبد اللّٰه بن سَلام والنواس بن سمْعَان وَعمْرَان بن حُصَيْن وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَبَعض أسانيده جيد ونبيط بن شريط وَزَاد فِیْ حَدِیْثه يَوْم خميسها وَبُرَيْدَة وَاَوْس بن عبد اللّٰه وَعَائِشَة وَغَيْرِهِمْ من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَجْمَعِيْنَ وَفِیْ كَثِيْرٍ مِّن أسانيدها مقَال وَبَعضهَا حسن وَقد جمعتها فِیْ جُزْء وَبسطت الْكَلَام عَلَيْهَا

❀—حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' کا بیان ہے: بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! تو میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے۔

راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب چھوٹی' یا بڑی جنگی مہم کے لیے اسلامی لشکر روانہ کرتے' تو دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے تھے' تو اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کے مال (رزق) میں وسعت ہوگئی۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ کوئی رویت منقول نہیں ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مذکورہ تمام مصنفین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمارہ بن حدید کے واسطہ سے حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ابو حاتم رازی سے عمارہ بن حدید بجلی نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے کہا: یہ معروف نہیں ہے۔ ابوعمر نمری (علامہ عبدالبر اندلسی) نے کہا: حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ قبیلہ ''ازد'' کی شاخ غامد سے تعلق رکھتے تھے' طائف میں رہائش اختیار' اہل حجاز میں شمار ہوتے تھے' عمارہ بن حدید جو ایک مجہول راوی ہے' نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے ان سے روایت نقل نہیں کی۔ حضرت صخر غمادی رضی اللہ عنہ سے

www.waseemziyai.com

اس روایت کے علاوہ کسی روایت کے منقول ہونے کا علم نہیں ہے: میری امت کے صبح کے وقت کیے جانے والے کاموں میں برکت رکھی جائے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے یہ الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیے ہیں..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: یہ روایت ابوعمر کی روایت کی مثل ہے' جسے صحابہ کرام کی ایک جماعت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے' ان میں حضرت علی' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابو ہریرہ' حضرت انس بن مالک' حضرت عبداللہ بن سلام' حضرت نواس بن سمعان' حضرت عمران بن حصین اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ان میں بعض اسناد عمدہ ہیں۔ یہ روایت نبیط بن شریط کے حوالے سے بھی منقول ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جمعرات کے روز'' حضرت بریدہ' حضرت اوس بن اوس' حضرت عائشہ اور دیگر کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جمعرات کے روز'' حضرت بریدہ' حضرت اوس بن اوس' حضرت عائشہ صدیقہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ روایت منقول ہے' ان سے زائد کی سند کے حوالے سے بحث کی گئی ہے' بعض راویوں کی اسناد حسن ہیں' ان تمام روایات کو میں نے ایک جزء میں جمع کر دیا ہے' اور تمام روایات پر تفصیلی گفتگو بھی ہے۔

2599 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا الغدو فِیْ طلب الرزق فَإِن الغدو بركة ونجاح

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حصول رزق کے لیے (گھر سے) جلدی نکلو! اس لیے جلدی نکلنا کامیابی کا سبب ہے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2600 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نوم الصبحة يمْنَع الرزق

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرُهُمَا وأوردهما ابْن عدى فِی الْكَامِل وَهُوَ ظَاهر النكارة

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کے وقت تک سوئے رہنا' حصول رزق کے لیے مانع ہے۔

امام احمد' امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ علامہ ابن عدی نے یہ روایات ''کتاب الکامل'' میں جمع کی ہیں' خواہ بظاہر یہ روایت ''منکر'' محسوس ہوتی ہے۔

2601 - وَرُوِیَ عَنْ فَاطِمَة بنت مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِی اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنا مُضْطَجِعَة متصبحة فحركنی بِرِجْلِهِ ثُمَّ قَالَ يَا بنية قومِی اشهدی رزق رَبك وَلَا

www.waseemziyai.com

تَکُونِیْ من الغافلین فَإِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یقسم أرزاق النَّاس مَا بَیْن طُلُوْع الْفجر إِلٰی طُلُوْع الشَّمْس رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ

❀— حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا' میں صبح کے وقت اس وقت لیٹ رہی تھی' آپ نے اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دی' پھر فرمایا: اے میری بیٹی! تم اٹھو' اپنے خدا کے رزق کے پاس رہو' غافلوں میں مت بنو' اس لیے صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ لوگوں میں اپنا رزق تقسیم کرتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2602 - وَرَوَاہُ أَیْضًا عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی فَاطِمَۃ بعد أَن صلی الصُّبْح وَھِی نَائِمَۃ فَذکرہ بِمَعْنَاہُ

❀— حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتی ہیں: انہوں نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرنے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' وہ اس وقت سو رہی تھی..... اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

2603 - وروی ابْن مَاجَہ من حَدِیْثِ عَلِیّ قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن النّوم قبل طُلُوْع الشَّمْس

❀— امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: انہوں نے بیان کیا ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب نکلنے سے پہلے سونے سے' منع فرمایا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْاَسْوَاقِ وَمَوَاطِنِ الْغَفْلَۃِ

باب: بازاروں اور دیگر غفلت کے مقامات پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کے حوالے سے ترغیبی روایات

2604 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من دخل السُّوق فَقَالَ لَا إِلٰہ إِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریک لَہُ لَہُ الْملک وَلہ الْحَمد یحیی وَیُمِیت وَھُوَ حَیّ لَا یَمُوْت بِیَدِہِ الْخَیْر وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر کتب اللّٰہ لَہُ ألف ألف حَسَنَۃ ومحا عَنہُ ألف ألف سَیِّئَۃ وَرفع لَہُ ألف ألف دَرَجَۃ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْمملی وَإِسْنَادہ مُتَّصِل حسن وَرُوَاتہ ثِقَات أثبات وَفِیْ اَزْھَر بن سِنَان خلاف وَقَالَ ابْن عدی اَرْجُو اَنَّہُ لَا بَأْس بِہ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ فِیْ رِوَایَۃٍ لَہُ مَکَان وَرفع لَہُ ألف ألف دَرَجَۃ وَبنی لَہُ بَیْتا فِی الْجنَّۃ

وَرَوَاہُ بِھٰذَا اللَّفْظ ابْن مَاجَہ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْحَاکِم وَصَححہُ کلھم من رِوَایَۃِ عَمْرو بن دِیْنَار قھرمان آل الزبیر عَن سَالم بن عبد اللّٰہ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَرَوَاہُ الْحَاکِم اَیْضًا من حَدِیْثِ عبد اللّٰہ بن عمر مَرْفُوْعا

www.waseemziyai.com

اَیْضًا وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد کَذَا قَالَ وَفِیْ اِسْنَادہ مَرْزُوق بن الْمَرْزُبَان یَاْتِی الْکَلَام عَلَیْہِ

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بازار میں داخل ہو کر یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے خاص ہے' حمد اسی کے ساتھ مخصوص ہے' وہی زندگی دیتا ہے' وہی موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے' اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی سند متصل اور حسن ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ البتہ ازہر بن سنان نامی راوی کے بارے میں اختلاف موجود ہے۔ ابن عدی نے کہا: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت میں ''دس لاکھ درجات'' کی جگہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کیا جاتا ہے''۔

امام ابن ماجہ' امام ابن ابو دنیا اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے' جو عمرو بن دینار' سالم بن عبداللہ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کی مثل نقل کی ہے۔ سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' انہوں نے یہ چیز بیان کی ہے' اور اس کی سند میں مرزوق بن مرزبان نامی راوی موجود ہے' جس کے بارے میں تفصیلی بحث آگے چل کر آئے گی۔

2605 - وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ التقی رجلان فِی السُّوق فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِلْاٰخر تعال نَسْتَغْفِر اللّٰہ فِیْ غَفلَۃ النَّاس فَفعل فَمَاتَ اَحَدُھُمَا فَلَقِیَہُ الْاٰخر فِی النّوم فَقَالَ علمت اَن اللّٰہ غفر لنا عَشِیَّۃ الْتَقَیْنَا فِی السُّوق

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَغَیْرِہ

❀— حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ دو آدمیوں کی بازار میں ملاقات ہوئی' ایک نے دوسرے سے کہا: تم آؤ تاکہ ہم لوگوں کی غفلت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں' انہوں نے ایسا ہی کیا' دونوں میں سے ایک کی وفات ہوگئی' وہ دوسرے کو خواب میں ملا' تو اس نے کہا: کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شام کی وجہ سے ہماری بخشش کر دی ہے کہ جب ہم بازار میں موجود تھے۔

2606 - وَعَن یحیی بن اَبِیْ کثیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لرجل لَا تزَال مُصَلیا قَانِتًا مَا ذکرت اللّٰہ قَائِما اَوْ قَاعِدا اَوْ فِیْ سوقك اَوْ فِیْ ناديك

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ مُرْسلا وَفِیْہ کَلَام

www.waseemziyai.com

❀— حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: تم مسلسل نمازی اور تابع دار شمار کیے جاؤ گے جب تم حالت قیام میں یا بیٹھ کر بازار میں یا اپنی محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''بطور مرسل'' نقل کی ہے اور اس میں بحث کی گنجائش موجود ہے۔

2607 - وَعَن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكر اللّٰه فِي الغافلين كالمقاتل خلف الفارين و ذاكر اللّٰه فِي الغافلين كغصن اَخْضَر فِيْ شجر يَابِس

وَفِيْ رِوَايَةٍ مثل الشَّجَرَة الخضراء فِيْ وسط الشّجر الْيَابِس و ذاكر اللّٰه فِي الغافلين مثل مِصْبَاح فِيْ بَيت مظلم و ذاكر اللّٰه فِي الغافلين يرِيْه اللّٰه مَقْعَده من الْجَنَّة وَهُوَ حَيّ و ذاكر اللّٰه فِي الغافلين يغْفر لَهٗ بِعَدَد كل فصيح و أعجم

والفصيح بَنو آدم والأعجم الْبَهَائِم ذكره رزين وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من نسخ الْمُوَطَّا اِنَّمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب عَن عباد بن كثير وَفِيْه خلاف عَن عبد اللّٰه بن دِيْنَار عَن عبد اللّٰه بن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره بِنَحْوِهٖ

وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن عباد بن كثير عَن مُحَمَّد بن جحادة عَن سَلمَة بن كهيل عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَاد فِيْهِ و ذاكر اللّٰه فِي الغافلين ينظر اللّٰه اِلَيْهِ نظرة لَا يعذبه بعْدهَا اَبَدًا و ذاكر اللّٰه فِي السُّوق لَهٗ بِكُل شَعْرَة نور يَوْم الْقِيَامَة قَالَ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا وجدته لَيْسَ بَيْن سَلمَة وَبَيْن ابْن عمر اَحَد وَهُوَ مُنْقَطع الْاِسْنَاد غير قوى

❀— حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: مجھے یہ روایت موصول ہوئی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غفلت کے شکار لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے آدمی کی مثال اس شخص کی ہے جو راہ فرار اختیار کرنے والے لوگوں کے درمیان کھڑا ہو کر جہاد کر رہا ہو غافل لوگوں کے مابین اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگوں کی مثال اس سبز شاخ کی مثل ہے جو کسی خشک درخت پر موجود ہو۔

ایک روایت میں یوں منقول ہے: اس سبز درخت کی مثل ہے جو خشک درختوں کے درمیان موجود ہو غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مثال اندھیرے گھر میں چراغ کی مثل ہے۔ غفلت کے شکار لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے آدمی کو اللہ تعالیٰ زندگی میں ہی جنت میں اس کا گھر دکھا دیتا ہے اور غافل لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے جو آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر فصیح و بلیغ اور گونگوں کی تعداد کے برابر بخشش کر دیتا ہے۔

اس روایت کے متن میں مذکور لفظ ''فصیح'' سے مراد ''بنی نوع انسان'' لوگ ہیں جبکہ ''گونگے'' سے مراد جانور ہیں۔ یہ مفہوم رزین کا بیان کردہ ہے۔ ''مؤطا امام مالک'' کے کسی نسخہ میں میں نے یہ بات نہیں دیکھی۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''شعب الایمان'' میں عباد بن کثیر کے حوالے سے تحریر کی ہے تاہم اس میں اختلاف موجود ہے۔ انہوں نے اسے عباد بن کثیر اور عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

نے اس طرح فرمایا: البتہ بعدوالے راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

انہوں نے عباد بن کثیر' محمد بن جحادہ اور سلمہ بن کہیل رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: غفلت کا شکار لوگوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے' اور اس کے بعد اسے کبھی عذاب میں گرفتار نہیں کرے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے آدمی کو قیامت کے دن اس کے ہر بال کے عوض میں ایک نور عطا ہوگا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ میں نے اس کی سند میں سلمہ نامی راوی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان مزید کوئی راوی نہیں دیکھا۔ سند کے لحاظ سے یہ روایت منقطع ہے' مگر قوی نہیں ہے۔

2608 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاکر اللّٰہ فِی الغافلین بِمَنْزِلَة الصابر فِی الفارین

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِہِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: غفلت کا شکار لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا' اس آدمی کی مثل ہے' جو (جہاد سے) راہ فرار اختیار کرنے والوں میں صبر کا دامن تھامے ہوئے ہوتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کیا ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

2609 - وَرُوِیَ عَن عصمَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْعَمَل اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ سبْحَة الحَدِیْثِ وَأبْغض الْاَعْمَال اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ التحریف

فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا سبْحَة الحَدِیْثِ قَالَ یکون الْقَوْم یتحدثون وَالرجل یسبح

قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا التحریف قَالَ الْقَوْم یکونُونَ بِخَیر فیسألهم الْجَار والصاحب فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ بشر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عمدہ عمل ''سبحۃ الحدیث'' ہے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا عمل ''تحریف'' ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ''سبحۃ الحدیث'' سے کیا چیز مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ لوگ باہم گفتگو کر رہے ہوں اور ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کر رہا ہو' پھر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ''تحریف'' سے کیا مراد ہے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ خوشحال ہوں' کوئی پڑوسی' یا دوست ان سے کوئی چیز طلب کرے' تو وہ بطور انکار یوں کہے:) ہم برے حال میں ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاِقْتِصَادِ فِیْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَالْاِجْمَالِ فِیْهِ وَمَا جَاءَ فِیْ ذَمِّ الْحِرْصِ وَحُبِّ الْمَالِ

باب: حصول رزق کے وقت میانہ روی اختیار اور اس میں اجمال کو برقرار رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز حرص ولالچ اور دولت کی محبت کی مذمت کے حوالے سے منقول روایات

2610 - عَن عبد اللّٰه بن سرجس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السمت الْحسن والتؤدة والاقتصاد جُزْء من اَرْبَعَة وَعِشْرِیْنَ جُزْءًا من النُّبُوَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا من خَمْسَة وَعشْرین

❀ — حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: عمدہ اخلاق' محبت اور میانہ روی' نبوت کے چوبیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام مالک اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پچیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔''

2611 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تستبطئوا الرزق فَاِنَّهُ لم یکن عبد لیَمُوْت حَتّٰی یبلغ آخر رزق هُوَ لَهُ فأجملوا فِی الطّلب اَخذ الْحَلَال وَترك الْحَرَام

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم رزق کے بارے میں تاخیر ہونے کا خوف مت کرو' اس لیے اس وقت تک کسی آدمی کی وفات واقع نہیں ہوتی ہے' جب تک اسے اس کا رزق حاصل نہیں ہو جاتا ہے' جو اس کے حصہ میں لکھا جا چکا ہے' تم حصول رزق کے لیے احتیاط کا طریقہ اختیار کرو' یعنی حلال کا رزق حاصل کرنے اور حرام سے اجتناب کرنے کی کوشش کرو۔

امام ابن حبان رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سب محدثین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2612 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس اتَّقوا اللّٰه واجملوا

www.waseemziyai.com

فِی الطَّلب فَإِن نفسا لن تَمُوْت حَتّٰی تستوفی رزقها وَإِن اَبْطَاَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰه وأجملوا فِی الطّلب خُذُوا مَا حل ودعوا مَا حرم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم حصول رزق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے خوف کرو' اس کے حصول کے بارے میں احتیاط سے کام لو' کیونکہ کوئی آدمی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے حصہ کا پورا رزق حاصل نہیں کر لیتا' خواہ وہ تاخیر سے مل سکے' تم اللہ تعالیٰ سے خائف رہو' اس کی طلب میں احتیاط کرو' تم حلال رزق حاصل کرو اور حرام سے اجتناب کرو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2613 - وَعَنْ اَبِیْ حمید السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجملوا فِیْ طلب الدُّنْيَا فَإِن كلا ميسر لما خلق لَهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَإِن كلا ميسر لما كتب لَهُ مِنْهَا

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح علی شَرطهمَا

❀— حضرت ابوحمید سعید ساعدی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم حصول دنیا کے بارے میں احتیاط سے کام لو' اس لیے ہر انسان کے لیے وہی چیز آسان ہوتی ہے' جو اس کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: ہر آدمی کے لیے وہی چیز آسان ہوتی ہے' جو اس کے لیے حصہ بطور رزق لکھی ہوئی ہوتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دونوں محدثین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2614 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من عمل يقرب من الْجَنَّة اِلَّا قد اَمرتكُمْ بِهِ وَلَا عمل يقرب مِنَ النَّار اِلَّا وَقد نَهَيْتُكُمْ عَنهُ فَلَا يستبطئن اَحَد مِنْكُمْ رزقه فَإِن جِبْرِيْل اَلْقٰی فِیْ روعی اَن اَحَدًا مِنْكُمْ لن يخرج من الدُّنْيَا حَتّٰی يستكمل رزقه فَاتَّقُوا اللّٰه اَيهَا النَّاس وأجملوا فِی الطّلب فَإِن استبطأ اَحَد مِنْكُمْ رزقه فَلَا يَطْلُبهُ بِمَعْصِيَة اللّٰه فَإِن اللّٰه لَا ينَال فَضله بمعصيته

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتا ہے' جو عمل جنت کے قریب کر دیتا

www.waseemziyai.com

ہے' میں نے تمہیں اس کی رہنمائی کر دی ہے' جو عمل جہنم کے قریب کر دیتا ہے' میں نے تمہیں اس کے بارے میں بھی منع کر چکا ہے' اگر تم میں سے کسی آدمی کو حصول رزق کے لیے تاخیر ہو رہی ہو' تو جبریل نے بتایا ہے: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوتا' جب تک وہ اپنا پورا رزق حاصل نہیں کر لیتا' اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے خوف کرو' حصول رزق میں احتیاط سے کام لو' اگر تم میں سے کسی آدمی کے رزق آنے میں تاخیر محسوس ہو رہی ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ذریعے اسے حاصل کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرے' اس لیے اللہ تعالیٰ اپنی معصیت کے ساتھ اپنے فضل کو جمع نہیں کرتا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سبب رزق میں اضافہ نہیں ہو سکتا)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2615 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاس اِن الْغنی لَیْسَ عَن کَثْرَۃ الْعرض وَلٰکِن الْغنی غنی النَّفس وَاِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یُؤْتِیْ عَبدہ مَا کتب لَہٗ من الرزق فأجملوا فِی الطّلب خُذُوا مَا حل ودعوا مَا حرم

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَاِسْنَادہ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اے لوگو! کثرت دولت سے خوشحالی حاصل نہیں ہوتی' بلکہ خوشحالی دل سے حاصل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ بندے کو وہ چیز عطا کرتا ہے' جو بطور رزق اس کے لیے لکھی گئی ہے' لہٰذا حصول رزق میں تم احتیاط برتو اور حرام چیز کو مت حاصل کرو۔

امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2616 - وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَامَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا النَّاس فَقَالَ ھلموا اِلَیّ فَاَقْبَلُوْا اِلَیْہِ فجلسوا فَقَالَ ھٰذَا رَسُوْل رب الْعَالمین جِبْرِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نفث فِیْ روعی اَنَّہٗ لَا تَمُوْت نفس حَتّٰی تستکمل رزقھا فَاِن اَبْطَاَ عَلَیْھَا فَاتَّقُوا اللّٰہ وأجملوا فِی الطّلب وَلَا یحملنکم استبطاء الرزق اَن تأخذوہ بِمَعْصِیَۃ اللّٰہ فَاِن اللّٰہ لَا ینَال مَا عِنْدَہ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ

رَوَاہُ الْبَزَّار وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا قدامَۃ بن زَائِدَۃ بن قدامَۃ فَاِنَّہٗ لَا یحضرنی فِیْہِ جرح وَلَا تَعْدِیْل

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم میری طرف آؤ' لوگ آپ کی طرف آئے' آپ کی خدمت میں بیٹھ گئے' آپ نے فرمایا: تمام جہانوں کے پروردگار کا یہ قاصد جبریل ہے' اس نے مجھ سے کہا ہے: کوئی بھی جان اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوتی' جب تک اس کا رزق مکمل نہیں ہوتا' وہ خواہ تاخیر سے حاصل ہو' تم اللہ تعالیٰ سے خوف کرو' حصول رزق میں احتیاط سے کام لو' رزق کی تاخیر تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف نہ لے جائے کہ تم اس کی نافرمانی سے اسے حاصل کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اطاعت گزاروں کو اپنی طرف سے اجر و ثواب عطا کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ قدامہ بن زائدہ بن قدامہ نامی راوی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ اس بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے کوئی بات اس وقت ہمارے ذہن میں موجود نہیں ہے۔

2617 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الرزق لیطلب العَبْد کَمَا یَطْلُبُہُ اَجله

رَوَاہُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحِہٖ وَالْبَزَّار وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ اِن الرزق لیطلب العَبْد اَکثر مِمَّا یَطْلُبُہُ اَجله

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رزق آدمی کو اس طرح تلاش کرتا ہے' جس طرح موت آدمی کو تلاش کرتی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہی۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ ان کی سند میں یہ الفاظ زائدہ ہیں: رزق آدمی کو اس سے زیادہ طلب کرتا ہے' جتنا اسے موت تلاش کرتی ہے۔

2618 - وَرُوِیَ عَن الْحسن بن عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر یَوْم غَزْوَة تَبُوك فَحمدَ اللّٰہ وَأثْنی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا اَیهَا النَّاس اِنِّیْ مَا آمرکُمْ اِلَّا بِمَا اَمرکُمُ اللّٰہ وَلَا أنهاکم اِلَّا عَمَّا نهاکم اللّٰہ عَنہُ فأجملوا فِی الطّلب فوالذی نفس اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ اِن اَحَدُکُمْ لیطلبه رزقه کَمَا یَطْلُبُہُ اَجله فَاِن تعسر عَلَیْکُمْ شَیْءٍ مِنْہُ فاطلبوہ بِطَاعَة اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀ — حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: غزوہ تبوک کے موقع پر ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں انہی امور کا حکم دیتا ہوں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے' میں تمہیں ان امور سے منع کرتا ہوں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے' تم حصولِ رزق کے معاملہ میں احتیاط سے کام لو' اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں (ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' رزق آدمی کو اس طرح تلاش کرتا ہے' جس طرح موت اسے تلاش کرتی ہے' اگر حصول رزق میں تمہیں کوئی دشواری پیش آئے' تو تم اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہو کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2619 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جعل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْلُو ھٰذِہِ الْاٰیَة وَمَنْ یتق اللّٰہ یَجْعَل لَہٗ مخرجا وَیَرْزقهُ من حَیْثُ لَا یحْتَسب الطَّلَاق 2 3

فَجعل یُرَدِّدهَا حَتّٰی نَعَست فَقَالَ یَا اَبَا ذَر لَو اَن النَّاس أخذُوا بهَا لکفتهم

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے گنجائش کی صورت پیدا کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق فراہم کیا جاتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

آپ مسلسل اس ریت کا اعادہ کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے اونگھ آ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ اس ریت کو اختیار کر لیں تو یہی ریت ان کے لیے کافی ہو جائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: مسند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2620 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو فر اَحَدُكُمْ من رزقه أدْركهُ كَمَا يُدْرِكهُ الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنے رزق سے راہ فرار اختیار کرتا ہے تو وہ اس کے پاس اس طرح پہنچ جاتا ہے جس طرح اس کے پاس موت پہنچ جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

2621 - وَرُوِیَ عَن مُعَاوِيَة بن اَبِیْ سُفْيَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تعجلن اِلٰی شَیْءٍ تظن اَنَّك اِن استعجلت اِلَيْهِ اَنَّك مدركه اِن كَانَ لم يقدر لَك ذٰلِكَ وَلَا تستأخرن عَنْ شَیْءٍ تظن اَنَّك اِن استأخرت عَنهُ اَنَّهُ مَدْفُوْع عَنْك اِن كَانَ اللّٰهِ قدره عَلَيْك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط

❀— حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی معاملہ میں جلدی کرنے کی کوشش مت کرو جس بارے میں تم خیال کرتے ہو کہ اگر تم نے جلدی کی تو اس تک پہنچ جاؤ گے اگرچہ وہ تمہارے حصہ میں نہ بھی لکھی گئی ہو تم کسی چیز کے بارے میں تاخیر سے کام نہ لو جس کے بارے میں خیال کرتے ہو اگر تم نے تاخیر کی تو وہ تم سے دور نکل جائے گی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمہارے حصہ میں لکھ رکھی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2622 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى تَمْرَة غابرة فَاَخذهَا فناولها سَائِلًا فَقَالَ أما اِنَّك لَو لم تأتها لأتتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پڑی ہوئی

www.waseemziyai.com

ملاحظہ کی' آپ نے اسے پکڑ لیا' پھر کسی طلب کرنے والے کو دے دی' آپ نے اس آدمی سے فرمایا: اگر تم اس کے پاس نہ آتے' تو یہ تمہارے پاس ضرور پہنچ جاتی۔

امام طبرانی رضی اللہ عنہ نے یہ روایت عمدہ سند سے تحریر کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2623 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خلق اللّٰه من صباح يعلم ملك مِنَ السَّمَاءِ وَلَا فِی الْاَرْض مَا يصنع اللّٰه فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْم وَان العَبْد لَهُ رزقه فَلَو اجْتمع عَلَيْهِ الثَّقَلان الْجِنّ وَالْاِنس اَن يصدوا عَنهُ شَيْئًا من ذٰلِكَ مَا اسْتَطَاعُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لين وَيُشبه اَن يكون مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو صبح پیدا کی ہے' تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اس کے بارے میں جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دن میں کیا کرنے والا ہے؟ آدمی کو اس کا رزق ضرور ملتا ہے' اگر جنات و انسان دونوں فریق اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ کسی آدمی سے اس کا رزق روک لیں گے' تو وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ضعیف سند سے نقل کی ہے' بلکہ زیادہ مناسب یہ بات ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' درجہ کی ہے۔

2624 - وَعَن حَبَّة وَسَوَاء ابْنی خَالِد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يعْمل عملا يَبْنِیْ بِنَاء فَلَمَّا فرغ دَعَانَا فَقَالَ لَا تنافسا فِی الرزق مَا تهزهزت رؤوسكما فَاِن الْاِنْسَان تلده أمه اَحْمَر لَيْسَ عَلَيْهِ قشر ثُمَّ يُعْطِيْهِ اللّٰه وَيَرْزقهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت حبہ اور حضرت سواء رضی اللہ عنہما جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' دونوں سے منقول ہے: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ اس وقت کسی چیز کی تعمیری خدمات انجام دے رہے تھے' جب آپ نے فراغت حاصل کی' تو آپ نے ہمیں اپنے پاس طلب کیا' آپ نے ہمیں فرمایا: تم حصول رزق کے معاملہ میں اس وقت تک لالچ سے کام نہ لو' جب تک تمہارے سر حرکت کر رہے ہیں' اس لیے ماں آدمی (بچہ) کو سرخ جنم دیتی ہے' اس کے جسم پر کھال بھی نہیں ہوتی' تو اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرماتا ہے' اور رزق بھی فراہم کرتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2625 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان يناديان يسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربكُمْ فَاِن مَا قل

www.waseemziyai.com

وَکفی خیر مِمَّا کثر وألهی وَلَا آبت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتیها ملکان ینادیان یسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَیْن اَللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسکا تلفا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَصَحححهُ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب طلوع ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو فرشتے روانہ کرتا ہے' وہ دونوں بلند آواز سے پکارتے ہیں' جنات وانسان کے سوا ان کی پکار کو سب سنتے ہیں' فرشتے یہ اعلان کرتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو' اس لیے جو چیز کم مقدار میں ہو' وہ کفایت کر جائے' وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو غفلت کا شکار کر دے' جب آفتاب غروب ہوتا ہے' تو اس کے ہمراہ دو فرشتے روانہ کیے جاتے ہیں' جو پکارتے ہیں' ان کی پکار کو تمام اہل زمین سنتے ہیں' سوائے جنات وانسان (فریقین) کے' وہ فرشتے یوں پکارتے ہیں: اے پروردگار! تو خرچ کرنے والے۔ اے آدمی کو اس کی جگہ مزید عنایت کر اور خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ہلاک کر دے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2626 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خیر الذّکر الْخَفی وَخیر الرزق مَا یَکْفِی

رَوَاهُ اَبُوْ عوَانَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀— حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر وہ ہے' جو خفیہ ہو اور سب سے افضل رزق وہ ہے' جو (انسان کو) کفایت کر جائے۔

امام ابوعوانہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2627 - وَعَن عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کَفاهُ اللّٰه کل مؤونة ورزقه من حَیْثُ لَا یحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَی الدُّنْیَا وَکله اللّٰه اِلَیْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب وَالْبَیْهَقِیّ کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ الْحسن عَن عمرَان وَفِیْ اِسْنَاده اِبْرَاهِیْمَ بن الْاَشْعَث خَادِم الْفضل وَفِیْه کَلَام قریب

❀— حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی الگ تھلگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ ہر پریشانی میں اس کے لیے کافی ہوتا ہے' اسے وہاں سے رزق عنایت کرتا ہے' جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ جو آدمی الگ تھلگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کی سند میں

www.waseemziyai.com

ابراہیم بن اشعث رضی اللہ عنہ جو فضل کا نوکر ہے' کے حوالے سے تفصیلی گفتگو بہت جلد آئے گی۔

2628 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَت الدُّنْیَا همته وسدمه وَلها شخص وَاِیَّاهَا یَنْوِی جعل اللّٰه الْفقر بَیْن عَیْنَیْهِ وشتت عَلَیْهِ ضیعته وَلَمْ یَاْته مِنْهَا اِلَّا مَا کتب لَهٗ مِنْهَا وَمَنْ کَانَت الْاٰخِرَةِ همته وسدمه وَلها شخص وَاِیَّاهَا یَنْوِی جعل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْغنی فِیْ قلبه وَجمع عَلَیْهِ ضیعته وأتته الدُّنْیَا وَهِی صاغرة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ أخصر من هٰذَا وَیَاْتِیْ لَفْظِهٖ فِی الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

سدمه بِفَتْح السِّین وَالدَّال الْمُهْمَلَتَیْنِ اَی همه وَمَا یحرص عَلَیْهِ ویلهج بِهٖ

وَقَوله شتت عَلَیْهِ ضیعته بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة اَی فرق عَلَیْهِ حَاله وصناعته وَمَا هُوَ مهتم بِهٖ وشعبه عَلَیْهِ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی پوری توجہ دنیا کی طرف ہو' اس کی فکر ونیت کا مرکز دنیا ہو' تو اللہ تعالیٰ مفلسی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے' اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے' اسے دنیا اتنی حاصل ہوگی' جتنی اس کے لیے لکھی گئی ہے' جس آدمی کی توجہ آخرت کی طرف ہو' اس کی فکر ونیت کا مرکز بھی آخرت ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں خوشحالی پیدا کر دیتا ہے' اس کے خفیہ معاملات کو مجتمع کر دیتا ہے' اور دنیا تابع فرمان ہو کر اس کے سامنے پیش ہوتی ہی۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ''اپنی صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ ''عبادت سے فراغت کے باب'' میں آئیں گے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

متن میں مذکور الفاظ ''سدمہ'' میں 'س' پر زبر ہے' پھر 'د' ہے' اس کا مطلب ہے: پوری توجہ' ایسی چیز آدمی جس کا لالچ کرتا ہے' جس کی طرف انسان کا ذہن مائل رہتا ہے۔

متن کے الفاظ ''شتت علیہ ضیعتہ'' میں 'ض' پر زبر ہے' اس کا مفہوم ہے: انسان کی پریشان کن حالت' اس کے منتشر معاملات' وہ امور جن سے آدمی کو اذیت ہوتی ہے' اور وہ مقصد جس کے لیے آدمی کام کرتا ہو۔

2629 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِد الْخیف فَحَمدَ اللّٰه وَذکره بِمَا هُوَ اَهله ثُمَّ قَالَ من کَانَت الدُّنْیَا همه فرق اللّٰه شَمله وَجعل فقره بَیْن عَیْنَیْهِ وَلَمْ یؤته من الدُّنْیَا اِلَّا مَا کتب لَهٗ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد خیف میں ہمیں خطبہ دیا'

www.waseemziyai.com

آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ایسی بیان کی' جو اس کی ذات کے لائق ہے' پھر فرمایا: جو آدمی اپنی توجہ کا مرکز محض دنیا کو بناتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے' اس کی مفلسی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے' اور اسے دنیا اتنی ملے گی' جو حصہ اس کے لیے لکھی جا چکی ہی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2630 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أصبح وهمه الدُّنیا فَلَیْسَ من اللّٰہ فِیْ شَیْءٍ وَّمن لم یهتم بِالْمُسْلِمین فَلَیْسَ مِنْهُم وَمَنْ أعطی الذلة من نَفسه طَائِعا غیر مکره فَلَیْسَ منا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی توجہ دنیا کی طرف ہو' اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ نہ ہو' مسلمانوں کے بارے میں اسے کوئی پریشانی نہ ہو' تو ایسے آدمی کو ان میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ جس آدمی کا نفس اس کے لیے ذلت کا باعث بنے' وہ تابع فرمان ہو' اس پر زبردستی قائم نہ کی گئی ہو' تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2631 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قضی الْاَمر وهم فِیْ غَفلَة قَالَ فِی الدُّنْیَا

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَهُوَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ بِمَعْنَاہُ فِیْ آخر حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِیْ آخر صفة الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد ربانی ہے:) جب قیامت قائم ہوگی' وہ غفلت کا شکار ہوں گے''۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی وہ لوگ دینوی امور میں مشغول ہوں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ یہ روایت صحیحین میں دوسری روایت کے ضمن میں اسی مضمون سے منقول ہے: یہ روایت ''صفات جنت کے باب'' کے آخر میں آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2632 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة من الشَّقَاء جمود الْعین وقسوة الْقلب وَطول الأمل والحرص على الدُّنْیَا

رَوَاہُ الْبَزَّار وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں بدقسمت ہیں: (۱) آنکھ

www.waseemziyai.com

کاجامد (بے کار) ہونا (۲) دل میں شدت ہونا (۳) لمبی زندگی کی امید رکھنا (۴) دنیا کا لالچ ہونا۔

امام بزار اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2633 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ترْضینَ اَحَدًا بسخط اللّٰہ وَلَا تحمدن اَحَدًا علیٰ فضل اللّٰہ وَلَا تذمن اَحَدًا علی مَا لم یؤتك اللّٰہ فَاِن رزق اللّٰہ لَا یَسُوقہُ اِلَیْك حرص حَرِیْص وَلَا یردہُ عَنْك کَرَاھِیَة کَارِہ وَاِن اللّٰہ بِقسْطِہِ وعدله جعل الرّوح والفرج فِی الرِّضَا وَالْیَقِیْن وَجعل الْھم والحزن فِی السخط

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ساتھ راضی مت کرو اللہ تعالیٰ کے فضل کے سلسلہ میں کسی کی نافرمانی کے ساتھ راضی مت کرو اللہ تعالیٰ کے فضل کے سلسلہ میں کسی کی مدح نہ کرو اس چیز کے بارے میں تم کسی کی مذمت ہرگز نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت نہیں فرمائی ہو اس لیے اللہ تعالیٰ کا رزق کسی لالچ کی وجہ سے تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ کسی آدمی کی ناپسندیدگی تمہارے رزق کو دور نہیں کرسکتی بیشک اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرتا ہے وہ یقین ورضامندی کی حالت میں خوشحالی عطا کرتا ہے اور (انسان) پریشانی کی حالت میں غم رکھتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2634 - وَعَن کَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان جائعان أرسلا فِیْ غنم بأفسد لَھَا من حرص الْمَرْء علی المَال والشرف لدینِہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَسَیَاْتِیْ غیر مَا حَدِیْثٍ من ھٰذَا النَّوْع فِی الزّھْد اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀— حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو بھوکے بھیڑیوں کو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑا جائے تو وہ اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا دولت اور مرتبہ کا لالچی آدمی دین کا نقصان کرتا ہے۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس موضوع سے متعلق دوسری روایات ''زہد سے متعلق باب'' میں آئیں گی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2635 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قلب الشَّیْخ شَاب علی حب اثْنَتَیْنِ حب الْعَیْش اَوْ قَالَ طول الْحَیَاة وَحب المَال رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّہُ قَالَ

www.waseemziyai.com

طول الْحَيَاة وَكَثْرَة المَال

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: عمر رسیدہ آدمی کا دل دو چیزوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: (راوی کو تردد ہوا شاید یہ الفاظ ہیں:) طویل عمر کی خواہش اور دولت کی محبت۔

امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے ''طویل عمر اور کثرت دولت'' کے الفاظ تحریر کیے ہیں۔

2636 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دُعَاء لَا يسمع

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرِهمَا من حَدِيْثِ زيد بن اَرقم وَتقدم فِی الْعلم

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اے اللہ! میں غیر نافع علم سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، ایسے دل سے بھی، جس میں خشوع و عجز نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہوتی ہو۔

امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہی۔ یہ روایت ''علم کے باب'' میں گزر چکی ہے۔

2637 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ لِابْنِ آدم وادیان من مَال لابتغی اِلَيْهِمَا ثَالِثا وَلَا يمْلَأ جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس دولت کی دو وادیاں ہوں، تو وہ تیسری وادی کی خواہش کرے گا، آدمی کا پیٹ، صرف مٹی بھر سکتی ہے، جو آدمی توبہ بجالاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہی۔

2638 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو اَن لِابْنِ آدم وَاديا من ذهب لاَحَبَّ اَن يكون اِلَيْهِ مثله وَلَا يمْلَأ عين ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو، تو وہ اس بات کی خواہش کرے گا، اس کے پاس دوسری وادی بھی ہو، آدمی کی آنکھ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے، جو آدمی توبہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2639 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس بن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ سَمِعت ابْن الزبير على مِنبَر مَكَّة فِی خطبَته يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس اِن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَو اَن ابْن آدم أعطى وَاديا من ذهب اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا

وَلَوْ أعطى ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثا وَلَا يسد جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت عباس بن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ سے منقول ہے: میں نے مکہ معظّمہ میں منبر پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے لوگو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کو سونے کی ایک وادی مل جائے' تو وہ دوسری وادی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا' اگر اسے دوسری وادی بھی دستیاب ہو جائے' تو وہ اس کے ساتھ تیسری وادی کی خواہش کرے گا' آدمی کا پیٹ محض مٹی بھر سکتی ہے' اور جو آدمی توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2640 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقْرَأ فِی الصَّلَاة لَو اَن لِابْنِ آدم وَاديا من ذهب لابتغى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أعطى ثَانِيًا لابتغى اِلَيْهِ ثَالِثا وَلَا يمْلَأ جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو' تو وہ دوسری وادی حاصل کرنے کی خواہش کرے گا' اگر اسے دوسری وادی مہیا کر دی جائے' تو وہ تیسری وادی کے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے' جو آدمی توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2641 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجاء بِابْن آدم كَاَنَّهُ بذج فَيُوْقف بَيْن يَدى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ اَعطيتك وخولتك وأنعمت عَلَيْك فَمَا صنعت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنى آتِك بِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ اَرِنِی مَا قدمت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنى آتِك بِهِ فَاِذَا عبد لم يقدم خيرا فيمضى بِهِ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن اِسْمَاعِيْل بن مُسْلِم الْمَكِّیّ وَهُوَ واه عَن الْحسن وَقَتَادَة عَنهُ وَقَالَ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن الْحسن وَلَمْ يُسْنِدُوهُ

www.waseemziyai.com

قَوْلِهِ البذج بباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة سَاكِنة ثُمَّ جِيم هُوَ ولد الضَّأن شبه بِهِ لما يَأْتِي فِيهِ من الصغار والذل والحقارة

قَالَ الْحَافِظِ وَتَأْتِي اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِي ذمّ الْحِرْص وَحب المَال فِي الزّهْد وَغَيْرِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: انسان کو (قیامت کے دن) پیش کیا جائے گا' وہ بکری کے بچہ کی مثل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی حاضری ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے عنایت کیا' میں نے تجھے نوازا' میں نے تجھے نعمتوں سے سرفراز کیا' تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے سب نعمتوں کو جمع کیا' میں نے ان سے لطف اٹھایا' پھر ان میں اضافہ کیا' تو مجھے واپس پھیر دے تاکہ میں وہ نعمتیں تیرے پاس لے آؤں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو یہ بتا کہ آگے کیا بھیجا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں نے اکٹھا کیا' اس کا پھل کھایا' اس میں اضافہ کیا پھر اسے چھوڑ دیا' تو مجھے واپس بھیج دے تاکہ وہ میں لا کر تیری خدمت میں پیش کر دوں؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب آدمی کوئی نیک عمل پیش نہیں کر پائے گا' تو اسے جہنم کی طرف روانہ کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن مسلم مکی سے نقل کی ہے' اور یہ ایک ''واہی'' راوی ہے۔ اس روایت کو حسن اور قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: بعض محدثین نے اسے امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل' مگر انہوں نے اسے بطور ''مرفوع حدیث'' نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''البذج'' میں ترتیب حروف یوں ہے: 'ب' پھر 'ذ' پھر 'ج' ہے' اس کا طلب بکری کا چھوٹا بچہ' جس کے ساتھ آدمی کو تشبیہ دی گئی ہے' اس لیے کہ یہ معمولی وحقیر نوعیت کا ہوتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حرص ولالچ کی مذمت اور مال ودولت کو جمع کرنے کی مذمت کے حوالے سے روایات ''زہد سے متعلق'' وغیرہ ابواب میں وارد ہوں گی۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ طَلَبِ الْحَلَالِ وَالْأَكْلِ مِنْهُ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ اِكْتِسَابِ الْحَرَامِ وَأَكْلِهِ وَلُبْسِهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: حلال رزق کمانے اور اس کو استعمال میں لانے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز حلال رزق کمانے' اسے کھانے' پہننے اور دیگر طریقوں کے حوالے سے ترہیبی روایات

2642 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه طيب لَا يقبل اِلَّا طيبا وَاِن اللّٰه اَمر الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمر بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيهَا الرُّسُل كلوا من الطَّيِّبَات وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (الْمُؤْمِنُوْنَ 15)

www.waseemziyai.com

وَقَالَ یَا اَیھَا الَّذِیْنَ آمنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیّبَات مَا رَزَقْنَاکُمْ (اَلْبَقَرَة 271)

ثُمَّ ذکر ال رجل یُطِیْل السّفر اَشْعَث أغبر یمد یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاء یَا رب یَا رب ومطعمه حرَام ومشربه حرَام وملبسه حرَام وغذی بالحرام فَأنی یُسْتَجَاب لذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے' وہ محض پاکیزہ چیزوں کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے' جس چیز کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: اے رسولو! تم پاکیزہ چیز (حلال) کو کھاؤ' نیک عمل کرو' تم جو بھی عمل کرتے ہو' میں اس سے باخبر ہوں۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے: اے ایمان والو! ہم نے تمہیں رزق فراہم کیا' تم اس میں سے پاکیزہ اشیاء کھاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا' جو طویل سفر کرتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے' یوں کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہوتا ہے' اس کا پینا حرام کا ہوتا ہے' اس کا لباس حرام کا ہوتا ہے' اس کی پرورش حرام رزق سے کی گئی ہوتی ہے' تو اس کی دعا کس طرح قبول ہو سکتی ہے؟

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2643 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طلب الْحَلَال وَاجِب علی کل مُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: حلال رزق کا حصول' ہر مسلمان پر فرض ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2644 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَکل طیبا وَعمل فِیْ سنة وَاَمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجَنَّة

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا فِیْ أمتك الْیَوْم کثیر قَالَ وسیکون فِیْ قُرُوْن بعدِی

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پاکیزہ (حلال) رزق کھاتا ہے' سنت طریقہ پر عمل پیرا ہوتا ہے' اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس طرح کے لوگ آج کل آپ کی خدمت میں کثیر تعداد میں موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایسے لوگ میرے بعد کے زمانوں میں بھی زیادہ ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2645 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع اِذا كن فِيك عَلَيْك مَا فاتك من الدُّنْيَا حفظ اَمَانَة وَصدق حَدِيْثٍ وَحسن خَلِيْقَة وعفة فِيْ طعمة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واسنادهما حسن

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: چار امور ایسے ہیں' اگر تمہیں کوئی چیز بھی نہ ملے' تو وہی تمہارے لیے کافی ہیں: امانت کی حفاظت کرنا' سچ بات کہنا' اچھے اخلاق اور کھانے میں احتیاط (یعنی حلال رزق کا حصول واستعمال)

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں کی سند حسن ہے۔

2646 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَيّمَا رجل اكْتسب مَالا من حَلَال فاطعم نَفسه اَوْ كساها فَمَنْ دونه من خلق اللّٰه كَانَ لَهُ بِهِ زَكَاة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حلال طریقہ سے رزق حاصل کر کے کھاتا ہے' یہ اس کے ذریعے لباس زیب تن کرتا ہے' یا کسی دوسرے کو کھلائے اور پہنائے' تو یہ چیز اس کے لیے پاکیزگی کا سبب ثابت ہوگی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں درج راوی کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2647 - وَعَن نصيح الْعَنسِی عَن ركب الْمصْرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لمن طَابَ كَسبه وصلحت سَرِيْرَته وكرمت عَلَانِيَته وعزل عَن النَّاس شَره طُوْبٰی لمن عمل بِعِلْمِهِ وَأنْفق الْفضل من مَاله وَأمْسك الْفضل من قَوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی التَّوَاضُع اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — نصیح عنسی' حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جس کی کمائی حلال کی ہو' اس کا بستر بھی ایسی دولت سے تیار شدہ ہو' اس کا ظاہر قابل تعریف ہو' وہ اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھے۔ اس آدمی کے لیے بھی مبارک ہے' جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہو' اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہو اور کلام سے اضافی چیز کو روکتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو آگے چل کر ''تواضع کے باب'' میں پوری منقول ہوگی۔

2648 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تليت هٰذِهِ الْاٰيَة عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ يَا اَيهَا النَّاس كلوا مِمَّا فِي الْاَرْض حَلَالا طيبا البَقَرَة

فَقَامَ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يَجْعَلنِيْ مستجاب الدعْوَة فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سعد أطب مطعمك تكن مستجاب الدعْوَة وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ اِن الْعَبْد ليقذف اللُّقْمَة الْحَرَام فِيْ جَوْفه مَا يتَقَبَّل مِنْهُ عمل اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَيّمَا عبد نبت لَحْمه من سحت فَالنَّار اَوْلى بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس آیت کی تلاوت کی: اے لوگو! تم وہ چیزیں کھاؤ' جو زمین میں حلال وطیب ہوں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اے سعد! تم حلال وطیب رزق کھاؤ' تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ اس ذات کی قسم! جس کی قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' بعض اوقات انسان اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ داخل کر لیتا ہے' جس وجہ سے چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا' جس آدمی کی پرورش حرام رزق سے ہوئی ہو' تو وہ آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

2649 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فطلع علينا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعَالِيَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بأشد شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الدّين وألينه فَقَالَ ألينه شَهَادَة اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله وأشده يَا اَخا الْعَالِيَة الْاَمَانَة اِنَّهُ لَا دين لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لَهُ وَلَا زَكَاة لَهُ يَا اَخا الْعَالِيَة اِنَّهُ من أصَاب مَالا من حرَام فَلبس مِنْهُ جلبابا يَعْنِيْ قَمِيصًا لم تقبل صَلَاته حَتّٰى ينحى ذٰلِكَ الجلباب عَنْهُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أكْرم وَأجل يَا اَخا الْعَالِيَة من اَن يقبل عمل رجل اَوْ صَلَاته وَعَلَيْهِ جِلْبَاب من حرَام

رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْه نَكَارَة

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بالائی علاقہ سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی حاضر خدمت ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ دین میں سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ نرم چیز کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے نرم بات یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' اے بالائی علاقہ سے تعلق رکھنے والے آدمی! سب سے زیادہ سخت چیز امانت کی ادائیگی ہے' اس لیے کہ اس آدمی کا دین نہیں ہے' جو امانتدار نہیں ہے' اس آدمی کی نماز بھی نہیں ہے' اس کی زکوٰۃ بھی نہیں ہے۔ اے بالائی علاقہ سے تعلق رکھنے والے فرد! جو آدمی حرام کی کمائی حاصل کرے' پھر اس سے کرتا تیار کر کے زیب تن

www.waseemziyai.com

کرتا ہے‘اس کی نماز قبول نہیں ہوگی حتیٰ کہ وہ اپنے جسم سے اسے اتار دے۔اے بالائی علاقہ سے تعلق رکھنے والے آدمی! اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بہت بلند و بالا ہے کہ وہ ایسے شخص کی نماز قبول کرے‘جس کے جسم پر حرام کمائی کا لباس موجود ہو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘اس میں منکر ہونے کا عنصر موجود ہے۔

2650 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ من اشْتری ثوبا بِعشْرَة دَرَاھِمْ وَفِیْه دِرْھَم من حرَام لم یقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ صَلَاة مَا دَامَ عَلَیْهِ قَالَ ثُمَّ اَدخل أصبعیه فِیْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ قَالَ صمتا اِن لم یکن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سمعته یَقُوْله

رَوَاهُ اَحْمد

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے‘جو آدمی دس درہم کے بدلے کوئی چیز خریدتا ہے‘ان میں ایک درہم حرام کمائی کا ہو‘تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کرے گا‘جب تک وہ لباس اس کے جسم پر موجود ہوگا۔راوی کا بیان ہے:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں‘اپنے دونوں کانوں میں داخل کیں اور فرمایا:یہ دونوں بہرے ہو جائیں‘اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔

2651 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اشْتری سَرقَة وَھُوَ یعلم اَنَّهَا سَرقَة فَقَدْ اشْترك فِیْ عارها واثمها

رَوَاهُ الْبَیْھَقِیّ وَفِیْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسین وَیُشبه اَن یکون مَوْقُوْفًا

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ‘رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:جو آدمی چوری کی کوئی چیز خریدتا ہے‘ جبکہ اس کو علم ہے کہ یہ چیز چوری کی ہے‘تو وہ اس کی ذلت و رسوائی اور گناہ میں شریک ہوتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘اس کی سند حسن ہے۔تاہم زیادہ بہتر یہ بات ہے کہ یہ ''موقوف'' ہے۔

2652 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ لِاَن یَاْخُذ اَحَدُکُمْ حبله فَیذْھب بِهٖ اِلَی الْجَبَل فیحتطب ثُمَّ یَاْتِیْ بِهٖ فیحمله علی ظَھره فیأکل خیر لَهٗ من اَن یسْاَل النَّاس وَلَاَن یَاْخُذ تُرَابا فَیَجْعَلهُ فِیْ فِیْهِ خیر لَهٗ من اَن یَجْعَل فِیْ فِیْهِ مَا حرم اللّٰہ عَلَیْهِ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان موجود ہے! کوئی آدمی رسی لے کر پہاڑوں کی طرف نکل جائے‘وہاں سے لکڑیاں جمع کرے‘انہیں اپنی پشت پر لاد کر(فروخت کرنے کی نیت سے)لائے‘تو پھر وہ اس کمائی سے کھائے‘تو یہ اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے‘جو آدمی مٹی لے کر اپنے منہ میں ڈال لیتا ہے‘یہ اس کے لیے اس چیز سے بہتر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیز کو اپنے منہ میں

www.waseemziyai.com

ڈالے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2653 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أدّيت زَكَاة مَالك فَقَدْ قضيت مَا عَلَيْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم يكن لَهُ فِيْهِ أجر وَكَانَ اِصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنْهُ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اَبِي الطُّفَيْل وَلَفْظُهُ قَالَ من كسب مَالا من حرَام فَأعتق مِنْهُ وَوصل مِنْهُ رَحمَه كَانَ ذٰلِكَ اِصرا عَلَيْهِ

❀ — انہی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ نکال دیتے ہو گویا تم نے اپنے اوپر عائد فرض کی تکمیل کر دی ہے' جو آدمی حرام طریقہ سے مال جمع کرتا ہے' پھر اسے بطور صدقہ پیش کر دیتا ہے' تو اس کا اسے ثواب نہیں ملے گا بلکہ اس کے ذمہ گناہ برقرار رہے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابو طفیل کے حوالے سے بیان کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی حرام طریقہ سے مال جمع کرتا ہے' پھر اس سے کوئی غلام آزاد کر دیتا ہے' یا اس سے صلہ رحمی کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو یہ عمل اس کے لیے گناہ ہوگا۔

2654 - وروى اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيْل عَن الْقَاسِمِ بن مخيمرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكْتسب مَالا من مأثم فوصل بِهِ رَحمَه اَوْ تصدق بِهِ اَوْ أنفقهُ فِيْ سَبِيْل اللّٰه جمع ذٰلِكَ كُله جَمِيْعًا فقذف بِهِ فِيْ جَهَنَّم

❀ — حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''مراسیل'' میں قاسم بن مخیمرہ سے روایت نقل کی ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ناجائز طریقہ سے مال جمع کرتا ہے' پھر اس سے صلہ رحمی کرتا ہے' یا اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے' تو ان سب امور کو جمع کر کے انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

2655 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه قسم بَيْنكُمْ أخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُمْ أرزاقكم وَاِن اللّٰه يُعْطِي الدُّنْيَا من يحب وَمَنْ لَا يحب وَلَا يُعْطِي الدّين اِلَّا من يحب فَمَنْ أعطَاهُ اللّٰه الدّين فَقَدْ أحبه وَلَا وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهِ لَا يسلم اَوْ لَا يسلم عبد حَتّٰى يسلم اَوْ يسلم قلبه وَلسَانه وَلَا يُؤمن حَتّٰى يُؤمن جَاره بوائقه قَالُوْا وَمَا بوائقه قَالَ غشمه وظلمه وَلَا يكْسب عبد مَالا حَرَامًا فَيتَصَدَّق بِهِ فَيقبل مِنْهُ وَلَا ينْفق مِنْهُ فيبارك لَهُ فِيْهِ وَلَا يتْرك خلف ظَهره اِلَّا كَانَ زَاده اِلَى النَّار

اِن اللّٰه تَعَالٰى لَا يمحو السيىء بالسيىء وَلٰكِن يمحو السيىء بالْحسنِ اِن الْخَبِيْث لَا يمحو الْخَبِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِهِ من طَرِيْق أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّبَّاح بن مُحَمَّد وَقد حسنها بَعْضُهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم میں اخلاق تقسیم کیے ہیں' جس طرح تم میں رزق کی تقسیم کاری کی ہے' اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ و ناپسند سب لوگوں کو دنیا دیتا ہے' مگر وہ دین اسے دیتا ہے' جسے پسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ جسے دین سے نوازتا ہے' اسے پسند کرتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' انسان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا (راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا' جب تک اس کا دل اور زبان دونوں محفوظ نہ ہوں' وہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک اس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! لفظ ''بوائق'' کا معنی کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس سے مراد زیادتی و ظلم ہے' آدمی جب حرام طریقہ سے مال کماتا ہے' پھر اسے بطور صدقہ پیش کرتا ہے' تو اس کی طرف سے یہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس میں برکت بھی نہیں ہوگی' اگر وہ ایسے (حرام) مال کو اپنے پیچھے چھوڑ جائے' تو وہ مال جہنم میں جانے کا سبب بنے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ برائی کے سبب برائی کو نہیں مٹاتا۔ بلکہ وہ خیر و نیکی کے ساتھ برائی کو ختم کرتا ہے۔ ایک بری چیز' کسی دوسری بری چیز کا خاتمہ نہیں کرسکتی۔

امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابان بن اسحاق' صباح بن محمد اور دیگر حضرات کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2656 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ علی النَّاس زمَان لَا یُبَالِی الْمَرْء مَا اَخذ اَمن الْحَلَال أم من الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد رزین فِیْهِ فَاِذْ ذٰلِكَ لَا تجاب لَهُمْ دَعْوَة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: لوگوں کے ہاں ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جب آدمی اس چیز کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے مال حرام طریقہ سے حاصل کیا' یا حرام طریقہ سے حاصل؟

امام بخاری اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ رزین نے بھی اسے نقل کیا ہے' جن کے یہ الفاظ ہیں: یہ ایسا زمانہ ہوگا' جس میں لوگ دعا کریں گے' مگر ان کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

2657 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن اكثر مَا یدْخل النَّاس النَّار قَالَ الْفَم والفرج وَسُئِلَ عَن اكثر مَا یدْخل النَّاس الْجَنَّة قَالَ تقوى اللّٰه وَحسن الْخلق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کس سبب سے اکثر لوگ جہنم میں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ کے سبب' پھر دریافت کیا گیا: کس چیز کے سبب زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اور اعلیٰ اخلاق کے سبب۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

2658 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْیوا

www.waseemziyai.com

من اللّٰہ حق الْحیَاء

قَالَ قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا لنستحیی وَالْحَمْدُ للّٰہ

قَالَ لَیْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن

الاستحیاء من اللّٰہ حق الْحیَاء اَن تحفظ الرَّاْس وَمَا وعی وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوی ولتذکر الْمَوْت والبلی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃِ ترك زِیْنَۃ الدُّنْیَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ اَستحیا من اللّٰہ حق الْحیَاء

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نعرفہ من حَدِیْثِ أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ أبان والصباح مُخْتَلف فِیْہِمَا وَقد ضعف الصَّباح بِرَفْعِہٖ ھٰذَا الحَدِیْثِ وَصَوَابہ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ عَائِشَۃ مَرْفُوْعا

قَوْلُہٗ تحفظ الْبَطن وَمَا حوی یَعْنِیْ مَا وضع فِیْہِ من طَعَام وشراب حَتّٰی یَکُوْنَا من حلھما

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو، جس طرح اس کی شایان شان ہے، راوی کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! بلاشبہ ہم حیا کرتے ہیں، ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ آپ نے فرمایا: یہاں حیا سے مراد یہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے سے مراد حقیقی حیا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو، جو چیز وہ محفوظ رکھتا ہے، تم اس کی حفاظت کرو، تم اپنے پیٹ کی حفاظت کرو، جو کچھ وہ اپنے اندر چھپالیتا ہے، تو اس کی حفاظت کرو، تم موت کو، بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو، جو آدمی آخرت کو پسند کرتا ہے، وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے، جو آدمی ایسا کرتا ہے، حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، یہ روایت ابان بن اسحاق کے حوالے سے صباح بن محمد سے منقول ہے:

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابان اور صباح دونوں راویوں میں اختلاف موجود ہے۔ اس روایت کے حوالے سے صباح بن محمد کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اس روایت کو بطور ''مرفوع'' نقل کیا گیا ہے۔ درست بات ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے سبب یہ ''موقوف'' حدیث ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''تحفظ البطن و ماحوی'' کا مطلب یہ ہے انسان جو چیز بطور غذا اپنے پیٹ میں داخل کرتا ہے، اور اس کا حلال وطیب ہونا ضروری ہے۔

2659 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تغبطن جَامع الْمَال من غیر حلّہ اَوْ قَالَ من غیر حَقہ فَاِنَّہٗ اِن تصدق بِہٖ لم یقبل مِنْہُ وَمَا بَقِی کَانَ زَادہ اِلَی النَّار

رَوَاہُ الْحَاکِم من طَرِیْق حَنش واسْمہ حُسَیْن بن قیس وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

قَالَ المملی كَيْفَ وحنش مَتْرُوك

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يعجبنك رحب الذراعين بِالدَّمِ وَلَا جَامع المَال من غير حلّه فَإِنَّهُ إِن تصدق لم يقبل مِنْهُ وَمَا بَقِي كَانَ زَاده إِلَى النَّار

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ أَيْضًا من حَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد بِنَحْوِهِ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرام طریقہ سے ناجائز طور پر دولت حاصل کرنے والے پر تم ہرگز رشک نہ کرو اس لیے کہ اگر وہ اسے بطور صدقہ پیش کرے تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا' جو باقی رہ جائے گا وہ جہنم کی طرف جانے کے لیے زادراہ ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حنش' جس کا نام حسین بن قیس ہے کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے' جبکہ حنش نامی راوی متروک ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خون کے سبب کلائیوں کا رنگین ہونا اور ناجائز طریقہ سے حصول مال' تمہیں ہرگز اچھا نہ لگے' اس لیے جو آدمی ایسے مال کو بطور صدقہ پیش کرے گا' وہ اس کی طرف سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور جو بچا رہے گا' وہ جہنم کی طرف جانے کے لیے زادراہ ثابت ہوگا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی مثل ہے۔

2660 - وَعَن مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تزَال قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَن أَربع عَن عمره فيمَ أفناه وَعَن شبابه فيمَ أبلاه وَعَن مَاله من أَيْنَ اكْتَسبهُ وفيم أنفقهُ وَعَن علمه مَاذَا عمل فِيْهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ أَبِيْ بَرزَة وَصَححهُ وَتقدم هُوَ وَغَيْرِهِ فِي الْعلم

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن آدمی کے پاؤں اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکیں گے' جب تک چار امور کے بارے میں اس سے حساب نہیں لیا جائے گا: اس نے اپنی عمر کہاں صرف کی تھی؟ اس نے اپنی جوانی کس شغل میں گزاری تھی؟ اس نے اپنا مال کس طرح کمایا تھا' پھر اسے کہاں صرف کیا تھا؟ اس نے اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا تھا؟

امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے' دیگر روایات ''باب علم'' میں گزر چکی ہیں۔

2661 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا خضرَة

www.waseemziyai.com

حلوة من اكتسب فِيْهَا مَالا من حلّه وأنفقه فِيْ حقه أثابه اللّٰه عَلَيْهِ وَأوردهُ جنته وَمَنْ اكتسب فِيْهَا مَالا من غير حلّه وأنفقه فِيْ غير حقه أحله اللّٰه دَار الهوان وَرب متخوض فِي مَال اللّٰه وَرَسُوْله لَهُ النَّار يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ اللّٰه كلما خبت زدناهم سعيرا (الْإِسْرَاء 79)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سرسبز شاداب اور میٹھی ہے' جو آدمی حلال طریقہ سے دولت کمائے گا' پھر اسے صرف کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کا اسے اجر عطا کرے گا' پھر اسے اپنی جنت میں داخل کردے گا۔ جو آدمی ناجائز طریقہ سے مال کمائے گا' اسے ناجائز طور پر خرچ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے ذلیل وخوار کرے گا۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں' انہیں قیامت کے دن جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: جب وہ ہلکی ہونے لگے گی' تو ہم ان کے لیے آگ میں اضافہ کردیں گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2662 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة لحم نبت من سحت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْث

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا' جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہوگی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2663 - وَعَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة لحم وَدم نبتا على سحت النَّار اَوْلى بِهِ يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فغاد فِيْ فكاك نَفسه فمعتقها وغاد موبقها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْث

وَلَفظ التِّرْمِذِيّ يَا كَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا يَرْبُو لحم نبت من سحت اِلَّا كَانَت النَّار اَوْلى بِهِ

السُّحت بِضَم السِّين وَاِسْكَان الْحَاء وبضمهما اَيْضًا هُوَ الْحَرَام وَقِيْلَ هُوَ الْخَبِيث من المكاسب

❀— حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! جنت میں ایسا گوشت اور خون داخل نہیں ہوگا' جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہوگی' اس کے لیے آگ زیادہ حقدار ہے' اے کعب بن عجرہ! بندہ دو حالتوں میں صبح کرتا ہے' آدمی اپنے آپ کو چھڑوا کر آزاد کروالیتا ہے' یا خود کو ہلاکت کی نذر کروادیتا ہے۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے

www.waseemziyai.com

الفاظ یہ ہیں: اے کعب بن عجرہ! گوشت کی پرورش حرام مال کے ذریعے ہوئی ہو تو جہنم اس کی زیادہ حقدار ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''السحت'' میں 'س' پر پیش جبکہ 'ح' پر سکون اور پیش پڑھی گئی ہے۔ اس سے مراد خبیث و ناپسند چیز ہے۔

2664 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدْخل الْجَنَّة جَسَد غذی بِحرَام

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَیْھَقِیّ وَبَعض أسانیدھم حسن

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایسا جسم جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا، جس کی پرورش حرام خوراک سے ہوئی ہو۔

امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بعض اسانید حسن سے نقل کیا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْوَرَعِ وَتَرْکِ الشُّبُھَاتِ وَمَا یُحَوِّکُ فِی الصُّدُوْرِ

باب: تقویٰ و پرہیز گاری کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز مشتبہ اور دل میں کھٹکنے والی اشیاء کے حوالے سے منقول روایات

2665 - عَن النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْل الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبھَات لَا یعلمھُنَّ کَثِیْرٍ مِّن النَّاس فَمَنْ اتَّقی الشُّبْھَات اسْتَبْرَاَ لدِینِہِ وَعرضہ وَمَنْ وَقع فِی الشُّبْھَات وَقع فِی الْحَرَام کَالرَّاعِی یرْعَی حول الْحمی یُوشك اَن یرتع فِیْہِ اَلَا وَاِن لکل ملك حمی اَلَا وَاِن حمی اللّٰہ مَحَارمہ اَلَا وَاِن فِی الْجَسَد مُضْغَة اِذا صلحت صلح الْجَسَد کُلہ وَاِذَا فَسدتْ فسد الْجَسَد کُلہ اَلَا وَھِی الْقلب

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُہُ الْحَلَال بَیْن وَالْحرَام بَیْن وَبَیْن ذٰلِكَ اُمُور مُشْتَبھَات لَا یدْرِی کَثِیْرٍ مِّن النَّاس اَمن الْحَلَال ھِیَ أم من الْحَرَام فَمَنْ تَرکھَا اسْتَبْرَاَ لدِینِہِ وَعرضہ فَقَدْ سلم وَمَنْ وَاقع شَیْئًا مِنْھَا یُوشك اَن یواقع الْحَرَام کَمَا اَنَّہُ من یرْعَی حول الْحمی أوشك اَن یواقعہ اَلَا وَاِن لکل ملك حمی اَلَا وَاِن حمی اللّٰہ مَحَارمہ

وَاَبُوْ دَاوٗد بِاخْتِصَار وَابْن مَاجَہ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَلَال بَیْن وَالْحرَام بَیْن وَبَیْنَھُمَا اُمُور مُشْتَبھَات وسأضرب لکم فِیْ ذٰلِكَ مثلا اِن اللّٰہ حمی حمی وَاِن حمی اللّٰہ مَا حرم وَاِنَّہُ من یرتع حول الْحمی یُوشك اَن یخالطہ وَاِن من یخالط الرِّیبَة یُوشك اَن یخسر

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ وَالنَّسَائِیِّ الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْنَهُمَا اُمُور مشتبهة فَمَنْ ترك مَا شبه عَلَيْهِ من الْإِثْم كَانَ لما استبان أترك وَمَنْ اجترأ على مَا يشك فِيْهِ من الْإِثْم أوشك اَن يواقع مَا استبان والمعاصى حمى اللّٰه وَمَنْ يرتع حول الْحمى يُوشك اَن يواقعه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیِّ من حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس وَلَفْظُهُ الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْن ذٰلِكَ شُبُهَات فَمَنْ أوقع بِهن فَهُوَ قمن اَن يَاْثَم وَمَنْ اجتنبهن فَهُوَ أوفر لدينِهِ كمرتع اِلٰى جنب حمى وَحمى اللّٰه الْحَرَام

رتع الْحمى اِذا رعى من حوله وَطَاف بِهِ

أوشك بِفَتْح الْألف والشين اَى كَاد وأسرع

واجترأ مَهْمُوز اَى أقدم

وقمن فِیْ حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس هُوَ بِفَتْح الْقَاف وَكسر الْمِيْم اَى جدير وحقيق

❀— حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال واضح ہے' حرام بھی واضح ہے' اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں' جن کے بارے میں اکثر لوگ نہیں جانتے کہ یہ حلال ہیں' یا حرام ہیں؟ جو آدمی مشتبہ امور کو ترک کرے گا' وہ اپنے دین اور عزت کا محافظ ہوگا اور باسلامت رہے گا' جو آدمی ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہوگا' تو وہ عنقریب حرام کا مرتکب ہو جائے گا' جس طرح کوئی آدمی چراگاہ کے کنارے جانوروں کو چرانے میں مصروف ہو' تو وہ بہت جلد چراگاہ میں داخل ہونے کا ارتکاب کرے گا' خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کے حرام قرار دیے ہوئے امور ہیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور اختصار نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابو داؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ حلال واضح ہے' حرام بھی واضح ہے' ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں' میں تمہیں اس کی مثال بیان کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ کی ایک چراگاہ متعین ہے' اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں' جو آدمی اس چراگاہ کے اطراف (جانوروں کو) کو چراتا ہے' بہت جلد وہ اس چراگاہ میں داخل ہو جائے گا' جو آدمی مشتبہ چیز میں وہ اس چراگاہ میں داخل ہو جائے گا' جو آدمی مشتبہ چیز میں مبتلا ہوگا اور عنقریب وہ نقصان میں مبتلا ہو جائے گا۔

امام بخاری اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے یہ الفاظ ہیں: حلال واضح ہے' حرام واضح ہے' ان دونوں کے مابین مشکوک امور ہیں۔ جو آدمی مشتبہ چیز کو ترک کرے گا' تو وہ واضح (حرام) کو ترک کرنے والا ہوگا' جو آدمی ایسی چیز میں مبتلا ہوگا' جو مشکوک ہو' تو وہ بہت جلد گناہ کا بھی مرتکب ہو جائے گا۔ گناہ' اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو آدمی چراگاہ کے اطراف میں (اپنے جانور) چراتا ہے' تو وہ جلد اس کے اندر بھی واقع ہو جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت

www.waseemziyai.com

کے یہ الفاظ ہیں: حلال واضح ہے' حرام واضح ہے' ان کے درمیان مشتبہ امور ہیں' جو آدمی ان کا مرتکب ہوگا' وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے گا' جو آدمی مشکوک امور سے احتراز کرے گا' وہ اپنے دین کو بہتر طریقہ سے محفوظ کر لے گا' جس طرح چراگاہ کے اطراف میں جانور چرانے والا آدمی ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی چراگاہ' اس کی حرام کردہ اشیا ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''رتع الحمیٰ'' کا مطلب یہ ہے کہ جب چراگاہ سے متصل واطراف میں جانور چرا رہا ہو' اس کے اردگرد چکر کاٹ رہا ہو۔ لفظ ''اوشک'' میں 'ا' پر زبر جبکہ 'ش' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد ہے: بہت جلد ایسا ہوگا' یا ایسا ہوگا۔ لفظ ''اجتراء'' مہموز ہے' اس سے مراد ہے: آگے بڑھنا' تجاوز کرنا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں لفظ ''قمن'' میں 'ق' پر زبر جبکہ 'م' کے نیچے زیر پڑھی گئی ہے۔ اس سے مراد ہے: وہ اس بات کا حقدار ہے' وہ اس کے لائق ہے۔

2666 - وَعَن النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبر حسن الْخلق وَالْإِثْم مَا حاك فِي صدرك وكرهت أَن يطلع عَلَيْهِ النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم

حاك بِالْحَاء الْمُهْملَة وَالْكَاف أَي جال وَتردد

❀— حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اچھے اخلاق کا نام نیکی ہے' گناہ وہ ہے' جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا' تمہیں ناگوار ہو۔

متن میں مذکور لفظ ''حاک'' میں 'ح' اور 'ک' ہے۔ اس سے مراد ہے: ادھر ادھر گھومنا' تردد کا شکار ہونا' مشکوک تصور کا حامل ہونا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2667 - وَعَن وابصة بن معبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنا أُرِيد أَن لَا أدع شَيْئًا من الْبر وَالْإِثْم إِلَّا سَأَلت عَنهُ فَقَالَ لي ادن يَا وابصة

فدنوت مِنْهُ حَتَّى مست ركبتي ركبته فَقَالَ لي يَا وابصة أخْبرك عَمَّا جِئْت تسْأَل عَنهُ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخبرنِي قَالَ جِئْت تسْأَل عَن الْبر وَالْإِثْم قلت نَعَمْ فَجمع أَصَابِعه الثَّلَاث فَجعل ينكت بهَا فِي صَدْرِي وَيَقُولُ يَا وابصة استفت قَلْبك وَالْبر مَا اطمأنت إِلَيْهِ النَّفس وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقلب وَالْإِثْم مَا حاك فِي الْقلب وَتردد فِي الصَّدْر وَإِن أفْتَاك النَّاس وأفتوك

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا: میں نے خیال کیا کہ میں ہر نیکی اور ہر گناہ کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا' آپ نے مجھ سے فرمایا: اے وابصہ! تم میرے قریب آ جاؤ' میں اس قدر آپ کے پاس ہوا' میرا گھٹنا آپ کے گھٹنے کو چھونے لگا' آپ نے مجھے فرمایا: اے وابصہ! تم جن

www.waseemziyai.com

امور کے بارے میں مجھ سے سوالات کرنے آئے ہو' کیا میں ان کی تمہیں خبر دوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ نے اپنی تین انگلیاں ملائیں پھر اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا' آپ نے فرمایا: اے وابصہ! تم اپنے دل سے دریافت کرو' نیکی وہ چیز ہے' جس سے دل مطمئن ہو جائے' گناہ وہ ہے' جو دل میں کھٹکے اور سینہ میں شک کا سبب بنے' خواہ تمہیں لوگ جو بھی جواب دیں (یعنی لوگ خواہ مسئلہ کی' جو بھی نوعیت بیان کریں)

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سند حسن سے نقل کی ہے۔

2668 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَا یحل لی وَیحرم عَلَیّ قَالَ الْبر مَا سکنت اِلَیْهِ النَّفس وَاطْمَاَنَّ اِلَیْهِ الْقلب وَالْاِثْم مَا لم تسکن اِلَیْهِ النَّفس وَلَمْ یطمئن اِلَیْهِ الْقلب وَاِن اَفْتَاك الْمفْتُوْن

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے جواب میں فرمایا: نیکی وہ ہے' جس سے دل مطمئن ہو اور نفس سکون محسوس کرے' گناہ وہ ہے' جس سے نفس کو سکون حاصل نہ ہو اور دل بھی اس سے مطمئن نہ ہو' خواہ اہل فتویٰ جو بھی فتویٰ جاری کریں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2669 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وجد تَمْرَة فِی الطَّرِیْق فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَاف اَن تکون من الصَّدَقَة لأکلتها رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ میں ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھی' تو آپ نے فرمایا: اگر مجھے اس کے بارے میں صدقہ کی کھجور ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اسے ضرور کھالیتا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2670 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حفظت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دع مَا یریبك اِلٰی مَا لَا یریبك رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهٖ من حَدِیْث وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَزَاد فِیْهِ قِیْلَ فَمَنْ الْوَرع قَالَ الَّذِیْ یقف عِنْد الشُّبْهَة

❀ — حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات خوب یاد ہے: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم اس چیز کو ترک کر دو' جو تمہیں مشکوک معلوم ہوتی ہو' اس چیز کو اپناؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) پرہیز گار کون آدمی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی ہے' جو مشکوک اشیاء سے پرہیز کرے۔

2671 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ لابی بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غُلَام یخرج لَہُ الْخراج وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یَاْکُل من خراجه فجَاء یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکل مِنْہُ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ لَہُ الْغُلَام اَتَدْرِی مَا ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّمَا ھُوَ قَالَ کنت تکھنت لاِنْسَان فِی الْجَاھِلِیَّة وَمَا أحسن الکھانة اِلَّا اَنِّیْ خدعته فلقینی فَاَعْطَانِیْ لذٰلِكَ ھٰذَا الَّذِیْ أکلت مِنْہُ فَاَدْخل اَبُوْ بَکْرٍ یَدہ فقاء کل شَیْءٍ فِیْ بَطْنه

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

الْخراج شَیْءٍ یفرضہ الْمَالِك علی عَبده یُؤَدِّیه اِلَیْہِ کل یَوْم مِمَّا یکتسبه وَبَاقِی کَسبه یَاْخُذہُ لنَفسِہِ

2671- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' جو آپ کو خراج پیش کرتا تھا' آپ اس کی رقم سے کھا پی لیتے تھے۔ ایک دن اس نے کوئی چیز پیش کی' تو آپ نے وہ تناول کر لی۔ غلام نے عرض کیا: آپ کو علم ہے کہ یہ چیز کہاں سے آئی ہے؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: یہ چیز کہاں سے آئی ہے؟ اس غلام نے جواب میں عرض کیا: زمانہ جاہلیت میں' میں نے ایک آدمی سے کہانت کی تھی اور خوب کہانت کی تھی۔ مگر میں نے اس سے دھوکہ کیا تھا' اب آج اس سے میری ملاقات ہوئی' اس نے مجھے اس کا معاوضہ دیا' یہ وہ چیز ہے' جو میں نے آپ کے حضور پیش کی ہے' جو آپ نے تناول فرمالی ہے' آپ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں داخل کیا' پھر وہ چیز قے کے ذریعے نکال دی' جو پیٹ میں داخل ہو چکی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

''خراج'' سے مراد وہ چیز ہے' جو مالک اپنے غلام کے ذمہ لگاتا ہے کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر اتنی رقم کما کر اسے جمع کرائے گا۔ باقی رقم وہ اپنی ذات پر خرچ کرے گا۔

2672 - وَعَن عَطِیَّة بن عُرْوَة السَّعْدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یبلغ الْعَبْد اَن یکون من الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یدع مَا لَا بَاْس بِہٖ حذرا لما بِہٖ بَاْس

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اس وقت تک پرہیز گار لوگوں میں شمار نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اس چیز سے احتراز نہ کرے' جس میں شبہ ہوتا ہے کہ وہ مشکوک چیز سے محفوظ رہ سکے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2673 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رجل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِثْم قَالَ اِذا حاك فِیْ نَفسك شَیْءٍ فَدَعْهُ

قَالَ فَمَا الْاِیْمَان قَالَ اِذا ساء تك سیئتك وسرتك حسنتك فَانت مُؤْمِن

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: گناہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو اسے ترک کردو' عرض کیا گیا: ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تمہیں اپنی برائی بری محسوس ہو' تمہاری بھلائی تمہیں اچھی محسوس ہو' تم مومن ہو گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2674 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِیْهِ اسْتَوْجَبَ الثَّوَاب واستكمل الْاِیْمَان خلق یعِیش بِهِ فِی النَّاس وورع یحجزه عَن محارم اللّٰه وحلم یرد بِهِ جهل الْجَاهِل

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی میں تین باتیں ہوں گی' وہ یقیناً اجروثواب کا حقدار ہوگا اور وہ اپنا ایمان مکمل کرے گا: ایسے اخلاق' جن کے سبب وہ لوگوں میں رہے' پرہیزگار' جو اسے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سے محفوظ رکھے اور ایسا صبر جس وجہ سے وہ کسی جاہل کی جہالت کا مقابلہ کرے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2675 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَأفضل الدّین الْوَرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجیمه الثَّلَاثَة وَفِیْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن اَبِیْ لیلی

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل عبادت' سوجھ بوجھ (علم دین) حاصل کرنا ہے' افضل کام' تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک محمد بن ابی لیلیٰ نامی راوی بھی موجود ہے۔

2676 - وَعَنْ حُذَیْفَة بن الْیَمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم

www.waseemziyai.com

خير من فضل الْعِبَادَة وَخير دينكُم الْوَرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی فضیلت' عبادت کی فضیلت سے زیادہ ہے' تمہارے دین میں افضل چیز تقویٰ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

2677 - وَرُوِيَ عَن وَاثِلَة عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كن ورعا تكن أعبد النَّاس وَكن قنعا تكن أشكر النَّاس وَاَحَبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُؤْمِنا وَأحسن مجاورة من جاورك تكن مُسْلِما وَاَقل الضحك فَإِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد الْكَبِير وَهُوَ عِنْد التِّرْمِذِيّ بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ الْحسن عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀— حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم پرہیز گار بن جاؤ' تم زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے' تم قناعت پسند بن جاؤ' تم زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے' تم دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کرو' جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو' تو تم مومن بن جاؤ گے' تم اپنے ہمسایہ سے حسن سلوک کرو' تو تم مسلمان بن جاؤ گے' تم ہنسنے میں کمی اختیار کرو' اس لیے زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''الزہد الکبیر'' میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس لیے کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

2678 - وَرُوِيَ عَن نعيم بن همار الْغَطَفَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بئس الْعَبْد عبد تجبر واختال وَنسي الْكَبِير المتعال

بئس الْعَبْد عبد يخْتل الدُّنْيَا بِالدّينِ بئس الْعَبْد عبد يسْتَحل الْمَحَارِم بِالشُّبُهَاتِ بئس الْعَبْد عبد هوى يضله بئس الْعَبْد عبد رغبته تذله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ اَسمَاء بنت عُمَيْس أطول مِنْهُ وَيَاْتِيْ لَفْظُهُ فِي التَّوَاضُع اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت نعیم بن ہمار اغطفانی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بدقسمت آدمی ہے' جو غلبہ پاتا ہے' تکبر و غرور سے کام لیتا ہے' عظمت و کبریائی والی ذات کو فراموش کر دیتا ہے۔ وہ آدمی بدقسمت ہے' جو دین کے بدلے دنیا حاصل کرتا ہے۔ وہ آدمی برا ہے' جو مشتبہ امور کے سبب حرام چیزوں کو حلال کرتا ہے۔ وہ آدمی بدقسمت ہے' خواہش نفسانی

www.waseemziyai.com

جسے گمراہ بنادیتی ہے اور وہ آدمی بدقسمت ہے جس کو مرغوب چیزیں ذلت وخواری کا شکار بنالیتی ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے طویل روایت نقل کی ہے۔ جس میں تواضع کا تذکرہ ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی السَّمَاحَةِ فِی الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ وَحُسْنِ التَّقَاضِیْ وَالْقَضَاءِ

باب: خرید وفروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز اچھے طریقہ سے تقاضا کرنے اور ادائیگی کو یقینی بنانے کے حوالے سے منقول روایات

2679 - عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم اللّٰه عبدا سَمحا اِذا بَاعَ سَمحا اِذا اشْترى سَمحا اِذا اقْتضى رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غفر اللّٰه لرجل كَانَ قبلكُمْ كَانَ سهلا اِذا بَاعَ سهلا اِذا اشْترى سهلا اِذا اقْتضى

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر رحم فرمائے جو کوئی چیز فروخت کرتے وقت نرمی کا رویہ اختیار کرتا ہے جب وہ کوئی چیز خریدتا ہے نرمی کا رویہ اختیار کرتا ہے اور جب وہ تقاضا کرتا ہے تب بھی نرمی سے کام لیتا ہے۔

امام بخاری اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختیار کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے زمانہ میں ایک آدمی کی اس وجہ سے مغفرت فرمادی کہ وہ کوئی چیز فروخت کرتے وقت نرمی کرتا تھا وہ کوئی چیز خریدتے وقت نرمی سے کام لیتا تھا اور (رقم کا) تقاضا کرتے وقت نرمی کا رویہ اپناتا تھا۔

2680 - وَعَن عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدخل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سهلا مُشْتَریا وبائعا وقاضیا ومقتضیا الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ لم یذكر قَاضِیا ومقتضیا

❀— حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے آدمی کو جنت میں داخل کردیا جو کوئی چیز خرید وفروخت کے وقت ادائیگی کے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی سے کام لیتا تھا۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے ادائیگی یا تقاضا کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2681 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبركُم بِمن یحرم على النَّار وَمَنْ تحرم عَلَیْهِ النَّار على كل قریب هَین سهل

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّزَاد لين

وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ حبَان اِنَّمَا تحرم النَّار على كل هَين لين قريب سهل

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں' جو آگ پر حرام اور اس پر آگ حرام ہوگی؟ وہ آدمی ہے' جو نرم خو' نرم مزاج اور خوش اخلاق ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ لفظ نقل کیا ہے: ''نرم''

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ہر نرم خو' نرم مزاج اور خوش اخلاق پر آگ حرام ہے۔

2682 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ هينا لينًا قَرِیْبًا حرمه اللّٰه على النَّار

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ أنس وَلَفْظُهٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من یحرم على النَّار قَالَ الهين اللين السهل الْقَرِیْب

وَرَوَاهُ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا وَالْکَبِیْر عَن معیقب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حرمت النَّار على الهين اللين السهل الْقَرِیْب

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی نرخو' نرم مزاج اور خوش اخلاق ہو' اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آگ پر کون حرام ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہر وہ آدمی جو نرم خو' نرم مزاج اور خوش اخلاق ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں' حضرت معیقب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی جو نرم خو' نرم مزاج اور خوش اخلاق کے لیے آگ حرام قرار دی گئی ہے۔

2683 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یحب سمح البیع سمح الشِّرَاء سمح الْقَضَاء

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ غَرِیْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ فروخت کرتے وقت نرمی کرنے والے خریدتے وقت نرمی کرنے والے اور ادائیگی کے وقت نرمی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2684 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسمح يسمح لَك

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح اِلَّا مهْدی بن جَعْفَر

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نرمی اختیار کرو! تمہارے ساتھ بھی نرمی کی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ مہدی بن جعفر نامی راوی کا معاملہ مختلف ضرور ہے۔

2685 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الْمُؤْمِنِیْنَ رجل سمح البيع سمح الشِّرَاء سمح الْقَضَاء سمح الِاقْتِضَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اہل ایمان میں سے افضل وہ آدمی ہے جو کوئی چیز فروخت کرتے وقت نرمی کرے خریدتے وقت نرمی کرے ادائیگی کے وقت نرمی کرے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اختیار کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2686 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل رجل الْجَنَّة بسماحته قَاضِيا و مقتضيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ادائیگی اور تقاضا کرتے وقت نرمی اختیار کرنے کی وجہ سے ایک آدمی کو جنت میں داخل کیا گیا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

2687 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى اللّٰه بِعَبْد من عباده آتَاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عملت فِی الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يكتمون اللّٰه حَدِيْثا (النِّسَاء 24)

www.waseemziyai.com

قَالَ یَا رب آتیتنی مَالا فَکنت أبایع النَّاس وَکَانَ من خلقی الْجَوَاز فَکنت أیسر علی الْمُوسر وَأنْظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰہ تَعَالٰی اَنا رَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْك تجاوزوا عَن عَبدِی فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَاَبُوْ مَسْعُوْد الْاَنْصَارِیّ ھٰکَذَا سمعناہ من فِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

رَوَاہُ مُسْلِم ھٰکَذَا مَوْقُوْفًا علی حُذَیْفَة وَمَرْفُوْعًا عَن عقبَة وَاَبِیْ مَسْعُوْد وَتَقَدَّمت بَقِیَّة اَلْفَاظ ھٰذَا الحَدِیْثِ فِیْ اِنظار الْمُعسر

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا' جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا: تو نے دنیا میں کیا کام کیا تھا؟ (چنانچہ ارشاد ربانی ہے:) ''تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے''۔

بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے دولت عطا کی تھی' میں لوگوں سے خرید وفروخت (تجارت) کرتا تھا۔ میرے معمول میں یہ بات شامل تھی: میں خوشحال آدمی کو آسانی فراہم کرتا تھا' تنگدست آدمی کو مہلت دیا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس بارے میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں' اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو حکم دے گا:) تم میرے اس بندے سے عفو ودرگزر کرو۔

حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ روایت ہم نے بھی اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف ومرفوع' حضرت عقبہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے تنگدست آدمی کو ادائیگی میں مہلت دینے کے باب میں گزر چکی ہے۔

2688 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رَجُلًا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یتقاضاہ فَاَغْلَظ لَہٗ فھم بِہٖ اَصْحَابہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعوہ فَاِن لصَاحب الْحق مقَالا ثُمَّ قَالَ اَعْطوہُ سنا مثل سنہ

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا نجد اِلَّا أمثل من سنہ

قَالَ اَعْطوہُ فَاِن خَیر کُمْ أحسنکم قَضَاء

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ مُخْتَصِرًا وَمُطَوَّلًا وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' (اپنے قرضہ کی واپسی کا) تقاضا کرنے لگا' اس نے آپ سے تقاضا کے دوران سختی کی' بعض صحابہ کرام نے اس کے رویہ کی وجہ سے لڑنے کا ارادہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا' پھر فرمایا: حقدار کو بات کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: اسے اس کے جانور کے بدلے ہم عمر جانور دے دو' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسا جانور دستیاب ہوا ہے' جو اس کے جانور سے بہتر ہے' آپ نے فرمایا: تم اسے وہی جانور دے دو' اس لیے تم لوگوں میں سے بہتر وہ آدمی ہے' جو اچھے

www.waseemziyai.com

طریقہ سے ادائیگی کرتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت طول واختصار سے نقل کی ہے۔

2689 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مولی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ استسلف رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بکرا فَجَاءَ تْہُ اِبل من الصَّدَقَۃ

قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَأمرنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن اَقْضِی الرجل بکرہ فَقُلْتُ لَا أجد فِی الْاِبِل اِلَّا جملا خیارا رباعیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أعْطہ اِیَّاہ فَاِن خِیَار النَّاس أحْسنهم قَضَاء

رَوَاہُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَحححہُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀ — حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہوے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جوان اونٹ ادھار میں لیا' جب آپ کی خدمت میں صدقہ کے اونٹ پیش کیے گئے' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس آدمی کو جوان اونٹ دے دوں' میں نے عرض کیا: مجھے اونٹوں سے ایسا اونٹ مل رہا ہے' جو اس کے اونٹ سے زیادہ بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس شخص کو وہی اونٹ دے دو' اس لیے کہ لوگوں سے زیادہ تر وہ ہوتے ہیں' جو اچھے طریقہ سے ادائیگی کرتے ہیں۔

امام مالک' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

2690 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صلی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃ الْعَصْر ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَذکر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ اَلا وَاِن مِنْهُم حسن الْقَضَاء حسن الطّلب وَمِنْهُم سیيء الْقَضَاء حسن الطّلب فَتلك بِتِلْكَ اَلا وَاِن مِنْهُم السیيء الْقَضَاء السیيء الطّلب اَلا وَخَیرهمْ الْحسن الْقَضَاء الْحسن الطّلب اَلا وشرهم سیيء الْقَضَاء سیيء الطّلب

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِی الْغَضَب اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی وَقَالَ حَدِیْثٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عصر پڑھائی' پھر آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: لوگوں میں بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں' جو اچھے طریقہ سے ادائیگی کرتے ہیں' بہترین طریقے سے تقاضا کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں' جو ادائیگی اور تقاضا کے لیے ہر طریقہ اختیار کرتے ہیں' تو اس طرح حساب برابر ہو جائے گا۔ خبردار! ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں' جو ادائیگی اور تقاضا کے لیے برا طریقہ اختیار کرتے ہیں' ان میں سے افضل لوگ وہ ہوتے ہیں' جو ادائیگی اور تقاضا میں اچھا طریقہ اپناتے ہیں اور بدترین وہ لوگ ہوتے ہیں' جو ادائیگی اور تقاضا میں برے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے ایک روایت کے ضمن میں نقل کیا ہے۔ آگے چل کر وہ لوگ

www.waseemziyai.com

جوادائیگی کے حوالے سے غضبناک ہونے کے باب میں آئے گا۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

2691 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ استسلف النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من رجل من الْاَنْصَار اَرْبَعِیْنَ صَاعا فَاحْتَاجَ الْاَنْصَارِیّ فَاَتَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ نَا شَیْءٍ فَقَالَ الرجل

وَاَرَادَ اَن یتَکَلَّم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تقل اِلَّا خیرا فَاِنَّہُ خیر من تسلف فَاَعْطَاہُ اَرْبَعِیْنَ فضلا وَاَرْبَعین لسلفه فَاَعْطَاہُ ثَمَانِیْنَ

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

وروی ابْن مَاجَه عَنهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یطْلب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بدین فَتکلم بعض الْکَلَام فهم بِهِ بعض اَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَه اِن صَاحب الدّین لَهُ سُلْطَان علی صَاحبه حَتّٰی یَقْضِیْه

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری صحابی سے چالیس صاع بطور ادھار لیے' انصاری کو کوئی ضرورت پیش آئی' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اس نے تقاضا کیا:) آپ نے جواب میں فرمایا: ابھی ہمارے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے' اس نے کوئی بات کہنے کا ارادہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم کوئی بھلائی کی بات کرو' یہ اس سے بہتر ہوگا' جو تم نے مجھے بطور قرض دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چالیس صاع قرض کے ساتھ چالیس صاع بطور اضافی رقم واپس کی' اس طرح آپ نے اسے اَسّی (۸۰) صاع سے نوازا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک نقل کی ہے: ایک آدمی نے آپ سے قرض کا تقاضا کیا' اس نے کوئی بات کہی' آپ کے صحابہ کرام نے اس کے رویہ کی وجہ سے اس پر حملہ کر دیا' آپ نے صحابہ کرام کو منع کرتے ہوئے فرمایا: قرض خواہ کو اپنا حق حاصل کرنے کے لیے تقاضا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

2692 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رجل یتقاضاہ قد استلف مِنْہُ شطر وسق فَاَعْطَاہُ وسْقا فَقَالَ نصف وسق لَك وَنصف وسق من عِنْدِی ثُمَّ جَاءَ صَاحب الوسق یتقاضاہ فَاَعْطَاہُ وسقین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وسق لَك ووسق من عِنْدِی

رَوَاہُ الْبَزَّار وَاِسْنَادہ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰہ

شطر وسق اَی نصف وسق

والوسق بِفَتْح الْوَاو وَسُکُون السِّین الْمُهْمِلَة سِتُّوْنَ صَاعا وَقِیْلَ حمل بعیر

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے تقاضا کیا' آپ نے اس سے نصف وسق اناج ادھار لیا تھا' آپ نے اسے ایک پورا وسق عنایت کرتے ہوئے فرمایا:

www.waseemziyai.com

اس میں نصف وسق تمہارا ہے جبکہ باقی نصف میری طرف سے ہے پھر ایک وسق والا آدمی حاضر خدمت ہوا اس نے بھی آپ سے تقاضا کیا آپ نے اسے دو وسق سے نوازا پھر فرمایا: ان میں سے ایک وسق تمہارا ہے جبکہ دوسرا وسق میری طرف سے ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''شطر وسق'' سے مراد نصف وسق ہے لفظ ''وسق'' میں 'و' پر زبر جبکہ 'س' پر سکون ہے۔ اس کا مطلب ہے ساٹھ صاع اناج اور ایک قول کے مطابق اس سے ایک اونٹ کے برابر اناج کا وزن۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کی سند اچھی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2693 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طلب حَقًا فليطلبه فِیْ عفاف واف اَوْ غير واف

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حق کا تقاضا کرتا ہے تو اسے احتیاط سے تقاضا کرنا چاہیے خواہ پوری ادائیگی ہو یا پوری ادائیگی نہ ہو۔

امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2694 - وروى ابْن مَاجَه عَن عبد اللّٰه بن ربيعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استسلف مِنْهُ حِيْن غزا حنينا ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ ألفا قَضَاهَا اِيَّاه ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارك اللّٰه لَك فِیْ اَهْلك وَمَالك اِنَّمَا جَزَاء السّلف الْوَفَاء وَالْحَمْد

❀ — حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہونے لگے تو آپ نے اس سے تیس ہزار یا چالیس ہزار درہم بطور قرض وصول کیے انہیں یہ قرض واپس کرتے وقت آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے افراد خانہ میں تمہارے مال میں اور تمہارے لیے برکت عطا فرمائے۔ قرض کا ثواب یہ ہے کہ مکمل ادائیگی کی جائے اور تعریف بھی کی جائے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِیْ اِقَالَةِ النَّادِمِ

باب: پریشان حال آدمی کے حوالے سے ترغیبی روایات

2695 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أقَال مُسْلِما بيعَته أقاله اللّٰه عثرته يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان من أقَال مُسْلِما عثرته أقاله اللّٰه عثرته يَوْم الْقِيَامَة

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی دَاوٗد فِی الْمَرَاسِیْل من أقَال نَادِما أقاله اللّٰه نَفسه یَوْم الْقِیَامَة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی کسی مسلمان سے سودے میں اقالہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نافرمانیوں کو معاف کردے گا۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: دونوں محدثین (بخاری ومسلم) رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: جوآدمی کسی مسلمان کے خفیہ معاملات کو نمایاں کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے پوشیدہ رازوں کو ظاہر کردے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''مراسیل'' میں یہ روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ موجود ہیں: جوآدمی پریشان حال آدمی سے اقالہ کرتا ہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی ذات سے اقالہ کرے گا۔

2696 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أقَال اَخَاهُ بیعا أقاله اللّٰه عثرته یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی کسی سودے میں اپنے بھائی سے اقالہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزشوں کو معاف کردے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اَلتَّرْهِیْبُ مَنْ بَخَسَ الْکَیْلَ وَالْوَزْنَ

باب: ناپ تول میں کمی کے حوالے سے ترہیبی روایات

2697 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قدم النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَة کَانُوْا من اَخبث النَّاس کَیْلا فَأنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ویل لِلْمُطَفِّفِیْنَ (المطففین 1) فَأحْسنُوا الْکَیْل بَعْدَ ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْبَیْهَقِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے علیہ السلام جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو وہاں کے لوگ ماپ تول میں عام خیانت کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل کی: ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے''۔

(راوی کا بیان ہے:) تو اس کے بعد وہ لوگ ماپ تول میں بہتر ہوگئے تھے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

2698 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاصحاب الْکَیْل وَالْوَزْن اِنَّکُمْ قد ولیتم أمرا فِیْہِ ھَلَکت الْاُمَم السالفة قبلکُمْ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم کِلَاھُمَا من طَرِیْق حُسَیْن بن قیس عَن عِکْرِمَة عَنہُ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ کَیْفَ وحسین بن قیس مَتْرُوك وَالصَّحِیْح عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْف کَذَا قَالَہ التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِہ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ تول کرنے والوں سے فرمایا: تمہیں ایسے معاملہ میں نگران بنایا گیا ہے' جس وجہ سے تم سے پہلی امتیں ہلاکت کا شکار ہوگئی تھیں۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے اسے حسین بن قیس اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے' جبکہ حسین بن قیس نامی متروک راوی ہے؟ صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بطور موقوف منقول ہے۔ امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

2699 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ أقبل علینا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا معشر الْمُھَاجِرین خمس خِصَال اِذا ابتلیتم بِھن وَاَعُوْذ بِاللّٰہِ اَن تدرکوھن لم تظھر الْفَاحِشَة فِیْ قوم قطّ حَتّٰی یعلنوا بھَا اِلَّا فَشَا فیھم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِیْ لم تکن مَضَت فِیْ أسلافھم الَّذِیْنَ مضوا وَلَمْ ینقصوا الْمِکْیَال وَالْمِیْزَان اِلَّا أخذُوا بِالسِّنِیْنَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان عَلَیْھِمْ وَلَمْ یمنعوا زَکَاة اَمْوَالھم اِلَّا منعُوا الْقطر مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَھَائِم لم یمطروا وَلَمْ ینقضوا عھد اللّٰہ وعھد رَسُوْلہ اِلَّا سلط اللّٰہ عَلَیْھِمْ عدوا من غَیْرِھِمْ فَأخذُوا بعض مَا فِیْ اَیْدیھم وَمَا لم تحکم أئمتھم بِکِتَاب اللّٰہ تَعَالٰی ویتخیروا فِیْمَا أنزل اللّٰہ اِلَّا جعل اللّٰہ بأسھم بَیْنھم

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَاللَّفْظ لَہُ

وَالْبَزَّار وَالْبَیْھَقِیّ وَرَوَاہُ الْحَاکِم بِنَحْوِہ من حَدِیْثِ بُرَیْدَة وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاہُ مَالك بِنَحْوِہ مَوْقُوْفًا علی ابْن عَبَّاس وَلَفْظُہُ قَالَ مَا ظھر الْغلُوْل فِیْ قوم اِلَّا أَلْقی اللّٰہ فِیْ قُلُوْبھم الرعب وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قوم اِلَّا کثر فیھم الْمَوْت وَلَا نقص قوم الْمِکْیَال وَالْمِیْزَان اِلَّا قطع اللّٰہ عَنْھُم الرزق وَلَا حکم قوم بِغَیْر حق اِلَّا فَشَا فیھم الدَّم وَلَا ختر قوم بالعھد اِلَّا سلط اللّٰہ عَلَیْھِمُ الْعَدو

www.waseemziyai.com

وَرَفعه الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرُهُ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الختر بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالتَّاء الْمُثَنَّاة فَوق هُوَ الْغدر وَنقض الْعَهْد

والسنین جمع سنة وَهِی الْعَام المقحط الَّذِیْ لم تنبت الْاَرْض فِیْهِ شَیْئًا سَوَاء وَقع قطر اَوْ لم یَقع

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: اے جماعت مہاجرین! پانچ امور ایسے ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو جاؤ' یا تمہیں ان چیزوں تک رسائی حاصل ہو جائے' جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جائے' حتیٰ کہ وہ لوگ علانیہ طور پر اس کے مرتکب ہونے لگیں' تو ایسی قوم کے درمیان طاعون اور دوسرے امراض پھیل جاتے ہیں' جو ان سے پہلے لوگوں کے زبانوں میں نہیں ہوتے تھے۔ جو لوگ ماپ تول میں خیانت کرتے ہیں' ان پر قحط سالی' شدت اور ظالم حاکم مسلط ہو جاتا ہے' جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے' ان پر بارش کا نزول بند ہو جاتا ہے' اگر جانور موجود نہ ہوں' تو شاید ان پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑ دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان پر بیرونی دشمن (بطور حکمران) مسلط کر دیتا ہے' جو ان کی اشیاء پر قابض ہو جاتا ہے' جو حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حصص میں سے' بہتر حصہ پر قابض ہو جاتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی مثل نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بطور موقوف نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ موجود ہیں: جب کسی قوم میں خیانت عام ہو جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے' جب کسی قوم میں زنا عام ہو جائے' تو ان میں کثرت اموات ہو جاتی ہیں' جس قوم میں ماپ تول میں خیانت عام ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنا رزق منقطع کر دیتا ہے۔ جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرنے میں مبتلا ہو جائے' تو اس میں قتل و غارت عام ہو جاتی ہے' اور جو قوم عہد شکنی کی مرتکب ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمن مسلط کر دیتا ہے۔

امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک بطور مرفوع نقل کیا ہے۔

لفظ ''ختر'' کا مطلب ہے: عہد و پیمان توڑنا' عہد شکنی کرنا۔

لفظ ''السنین'' یہ ''سنت'' کی جمع ہے۔ اس سے مراد قحط سالی ہے' جس میں پیداوار کا انقطاع ہو جاتا ہے' خواہ بارش ہوتی ہو' یا نہ ہوتی ہو۔

2700 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْل فِیْ سَبِیْل اللّٰه یكفر الذُّنُوْب كلهَا اِلَّا الْاَمَانَة ثُمَّ قَالَ یُؤْتِیْ بِالْعَبدِ یَوْم الْقِیَامَة وَاِن قتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَیُقَالُ أد أمانتك فَیَقُوْلُ اَی رب كَیْفَ وَقد ذهبت الدُّنْیَا

www.waseemziyai.com

قَالَ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَی الهاوية فَینْطَلِق بِهٖ اِلَی الهاوية وتمثل لَهٗ اَمَانَته كهيئتها يَوْم دفعت اِلَيْهِ فيراها فيعرفها فَيهْوِی فِیْ اَثَرِهَا حَتّٰی يُدْرِكهَا فيحملها علی مَنْكِبَيْه حَتّٰی اِذا نظر ظن اَنَّهٗ خَارج زلت عَن مَنْكِبَيْه فَهُوَ يهوی فِیْ اَثَرِهَا اَبَد الْابدين ثُمَّ قَالَ الصَّلَاة اَمَانَة وَالْوُضُوء اَمَانَة وَالْوَزْن اَمَانَة والكيل اَمَانَة وَاَشْيَاء عدهَا وَاَشد ذٰلِكَ الودائع

قَالَ يَعْنِیْ زَاذَان فَاَتيت الْبَرَاءِ بْنِ عَازِب فَقُلْتُ اَلا ترى اِلٰی مَا قَالَ ابْن مَسْعُوْد قَالَ كَذَا قَالَ كَذَا قَالَ صدق أما سَمِعت اللّٰه يَقُوْلُ اِن اللّٰه يَاْمُرُكُمْ اَن تُؤَدُّوا الْاَمَانَات اِلٰی اَهلهَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ بِمَعْنَاهُ هُوَ وَغَيْرُهٗ مَرْفُوْعا وَالْمَوْقُوْف أشبه

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا' پہلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' البتہ امانت کا حکم مختلف ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن ایک آدمی کو پیش کیا جائے گا' جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا گیا ہوگا' اس سے کہا جائے گا' تو اپنی امانت ادا کر' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے' اب تو دنیا بھی ختم ہوچکی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو حکم ہوگا: اس آدمی کو جہنم کی طرف لے جاؤ' تو فرشتے اسے جہنم کی طرف لے جائیں گے' اس موقع پر امانت اس کے سامنے' اس روز کی صورت میں آجائے گی' جس طرح اس کے پاس رکھوائی گئی تھی' وہ آدمی اسے ایک نظر دیکھتے ہی پہچان لے گا' وہ اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے گا' یہاں تک کہ وہ اس تک پہنچ جائے گا' پھر وہ اس امانت کو اپنے کندھوں پر اٹھائے گا' وہ غور وفکر کرے گا' تو وہ خیال کرے گا' شاید یہ نکل جائے گی' پھر وہ امانت اس کے کندھے سے پھسل جائے گی' وہ مسلسل اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ایک امانت ہے' وضو امانت ہے' وزن کرنا امانت ہے' ماپنا امانت ہے' اس طرح بہت سی چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کروائیں' مگر آپ نے ان چیزوں کے بارے میں زیادہ سختی کی' جو بطور ودیعت (کسی کے ہاں) رکھوائی جاتی ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زاذان سے منقول ہے: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا' میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ چیز دیکھی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' انہوں نے بیان کیا: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے بالکل درست کہا' کیا تم اللہ تعالیٰ سے سنا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے' تم امانتیں ان کے افراد خانہ کے سپرد کردو۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔ انہوں نے اسی مضمون کو ''مرفوع'' حدیث کی صورت میں بھی بیان کیا ہے۔ البتہ اس کا موقوف ہونا' زیادہ مناسب ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْغِشِّ وَالتَّرْغِيْبُ فِی النَّصِيْحَةِ فِی الْبَيْعِ وَغَيْرِهٖ

باب: ملاوٹ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز بھلائی کے حوالے سے ترغیبی روایات

www.waseemziyai.com

2701 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمل علینا السِّلَاح فَلَیْسَ منا وَمَنْ غَشنَا فَلَیْسَ منا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی نے ہم پر ہتھیار اٹھایا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' اور جس آدمی نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2702 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر علی صبرَة طَعَام فَاَدْخل یَده فِیْهَا فنالت

اَصَابِعه بللا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحب الطَّعَام قَالَ اَصَابَته السَّمَاء یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفلا جعلته فَوق الطَّعَام حَتّٰی یرَاهُ النَّاس من غَشنَا فَلَیْسَ منا

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَعِنْدَه من غش فَلَیْسَ منا

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظُهٗ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر بِرَجُل یَبِیع طَعَاما فَسَاَلَهٗ کَیْفَ تبیع فَاَخْبرهُ فَاَوحی اللّٰه اِلَیْهِ اَن اَدخل یدك فِیْهِ فَاِذَا هُوَ مبلول فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ منا من غش

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزر ہوا' آپ نے اپنا دست اقدس اس میں داخل کیا' تو آپ نے اپنی انگلیوں پر تری محسوس کی' آپ نے فرمایا: اے اناج کے مالک! یہ کیا چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس اناج پر بارش پڑ گئی تھی' آپ نے فرمایا: تم نے بھیگے ہوئے اناج کو اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ جو آدمی دھوکہ کرتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو آدمی دھوکہ دیتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے' جو اناج فروخت کر رہا تھا' آپ نے دریافت کیا: تم اس اناج کو کیسے فروخت کرتے ہو؟ اس نے اس بارے میں عرض کر دیا' اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر آپ پر وحی نازل کی کہ اے محبوب! آپ اپنا دست اقدس اناج میں داخل کریں۔ (حسب حکم آپ نے اپنا دست اقدس اناج میں داخل کیا) تو وہ اناج بیچ سے تر تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے' جو دھوکہ دیتا ہے۔

2703 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَام وَقد حسنه صَاحبه فَاَدْخل یَده فِیْهِ فَاِذَا طَعَام رَدِیء فَقَالَ بِعْ هٰذَا علی حِدة وَهٰذَا علی حِدة فَمَنْ غَشنَا فَلَیْسَ منا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد بِنَحْوِهٖ عَن مَكْحُوْل مُرْسلا

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے' جس کے مالک نے اسے خوب سجا رکھا تھا' آپ نے اپنا دست اقدس اس میں داخل کیا' تو اس میں ناقص اناج بھی تھا' آپ نے فرمایا: ناقص اناج کو الگ فروخت کرو' دوسرے اناج کو الگ فروخت کرو' جو آدمی دھوکہ دیتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل مکحول کے حوالے سے بطور ''مراسل'' نقل کیا ہے۔

2704 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّوق فَرَاٰى طَعَاما مصبرا فَاَدْخل يَده فَاَخْرج طَعَاما رطبا قد اَصَابَته السَّمَاء فَقَالَ لصَاحِبهَا مَا حملك على هٰذَا

قَالَ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لطعام وَاحِد

قَالَ اَفلا عزلت الرطب على حِدته واليابس على حِدته فتتبايعون مَا تَعْرِفُوْنَ من غَشنَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں بازار میں تشریف لائے' آپ نے اناج کا ایک ڈھیر ملاحظہ کیا' آپ نے اس میں اپنا دست اقدس داخل کر دیا' وہ اناج اندر سے تر تھا' جو بارش کے پانی کی وجہ سے بھیگا ہوا تھا' آپ اناج کے مالک سے مخاطب ہوئے: تم نے ایسا کس مقصد کے لیے کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' یہ ایک طرح کا ہی اناج ہے' آپ نے فرمایا: تم نے تر اناج کو الگ کیوں نہیں کر دیا اور خشک کو الگ کر دیا جاتا لوگ جس چیز کو ملاحظہ کرتے اس کو خریدتے' جو آدمی ہمارے ساتھ دھوکہ کرتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2705 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غَشنَا فَلَيْسَ منا وَالْمَكْر وَالْخداع فِی النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد فِیْ مراسيله عَن الْحسن مُرْسلا مُخْتَصِرًا قَالَ الْمَكْر وَالْخديعة والخيانة فِی النَّار

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہم سے دھوکہ کرتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مکر اور فریب جہنم میں جائیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم صغیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی

www.waseemziyai.com

اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''مراسیل'' میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: مکروفریب اور خیانت جہنم میں داخل ہوں گے۔

2706 - وَعَن قيس بن اَبِیْ غرزة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل يَبِيع طَعَاما فَقَالَ يَا صَاحب الطَّعَام اَسْفَل هٰذَا مثل اَعْلَاهُ فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غش الْمُسْلِمين فَلَيْسَ مِنْهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آدمی کے پاس سے گزر ہوا' جو اناج فروخت کرنے میں مصروف تھا' آپ نے مالک اناج سے دریافت کیا: کیا اناج کا نیچے والا حصہ اوپر والے حصہ کی مثل ہے؟ اس نے جواب میں کہا: یارسول اللہ! ہاں' آپ نے فرمایا: جو آدمی مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے' وہ ان میں سے نہیں ہوسکتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2707 - وَعَن صَفْوَان بن سليم اَن اَبَا هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مر بِنَاحِيَة الْحرَّة فَاِذَا اِنْسَان يحمل لَبَنًا يَبِيعهُ فَنظر اِلَيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَة فَاِذَا هُوَ قد خلطه بِالْمَاءِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ هُرَيْرَة كَيْفَ بك اِذْ قِيْلَ لَك يَوْم الْقِيَامَة خلص المَاء من اللَّبن

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ والأصبهانی مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ — صفوان بن سلیم سے منقول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک پتھریلے علاقہ کی طرف سے گزر ہوا' وہاں ایک آدمی نے دودھ اٹھا رکھا تھا' جو اسے فروخت کرنے میں مشغول تھا' آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس نے دودھ میں پانی ملا رکھا ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس گوالے سے فرمایا: قیامت کے دن جب تجھ سے یہ بات کہی گئی' تو دودھ سے پانی الگ کر' تو تیرا کیا بنے گا؟

امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف روایت نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

2708 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رَجُلًا كَانَ يَبِيع الْخمر فِیْ سفينة لَهُ وَمَعَهُ قرد فِی السَّفِيْنَة وَكَانَ يشوب الْخمر بِالْمَاءِ فَأخذ القرد الْكيس فَصَعدَ الذرْوَة وَفتح الْكيس فَجعل يَأْخُذ دِيْنَارا فيلقيه فِی السَّفِيْنَة ودينارا فِی الْبَحْر حَتّٰی جعله نِصْفَيْنِ

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ اَيْضًا وَلَا اَعْلَمُ فِیْ رُوَاته مجروحا وَرُوِیَ عَن الْحسن مُرْسلا

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلبيهقی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تشوبوا اللَّبن للْبيع ثُمَّ ذكر حَدِيْثِ الْمحفلة ثُمَّ قَالَ مَوْصُوْلا بِالْحَدِيْثِ اَلا وَاِن رَجُلًا مِمَّن كَانَ قبلكُمْ جلب خمرًا اِلٰی قَرْيَة فشابها بِالْمَاءِ فأضعف أضعافا فَاشْترى قردا فَركب الْبَحْر حَتّٰی اِذا لجج فِيْهِ ألهم اللّٰه القرد صرة الدَّنَانِيْر فَاَخذهَا فَصَعدَ

www.waseemziyai.com

الدقل فَفتح الصرة وصاحبها ينظر إِلَيْهِ فَأخذ دِينَارا فَرمى بِهِ فِي الْبَحْر ودينارا فِي السَّفِينَة حَتَّى قسمهَا نِصْفَيْنِ

وَفِي أُخْرَى لَهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن رَجُلًا كَانَ فِيمَن كَانَ قبلكُمْ حمل خمرًا ثُمَّ جعل فِي كل زق نصفا مَاء ثُمَّ بَاعه فَلَمَّا جمع الثّمن جَاءَ ثَعْلَب فَأخذ الْكيس وَصعد الدقل فَجعل يَأْخُذ دِينَارا فَيَرْمِي بِهِ فِي السَّفِينَة وَيَأْخُذ دِينَارا فَيَرْمِي بِهِ فِي المَاء حَتَّى فرغ مَا فِي الْكيس

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک آدمی اپنی کشتی میں سوار ہو کر شراب فروخت کرنے میں مصروف تھا' اس کے پاس ایک بندر بھی تھا' وہ آدمی شراب میں پانی ملاتا تھا' بندر نے تھیلی پکڑی' پھر وہ کشتی کے بالائی حصہ پر چڑھ گیا' وہ تھیلی کھول کر ایک دینار نکالتا' ایک کشتی میں پھینکتا اور ایک دینار سمندر میں پھینکتا رہا' حتیٰ کہ اس نے پوری رقم دو حصوں میں تقسیم کر دی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ میرے خیال کے مطابق اس کے راویوں میں کوئی بھی مجروح نہیں ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ روایت بطور ''مرسل'' منقول ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فروخت کرنے کی نیت سے دودھ میں پانی نہ ملاؤ۔

اس کے بعد فاضل مصنف نے ''محفلہ'' والی حدیث نقل کی ہے' اس روایت میں یہ بھی نقل کیا: خبردار! تم سے پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا' جو شراب اٹھائے ایک بستی کی طرف جا رہا تھا' وہ شراب ایسی تھی جس میں پانی ملایا گیا تھا' اس طرح اس میں کئی گنا اضافہ کیا گیا تھا' اس نے ایک بندر خریدا' وہ سمندری راستہ سے سفر پر روانہ ہوا' جب سمندر کے وسط میں پہنچا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندر کے دل میں یہ بات ڈال دی گئی' اس نے دیناروں کی تھیلی اپنے ہاتھ میں لی' پھر وہ بادبان پر چڑھ گیا' اس نے تھیلی کھولی جبکہ اس کا مالک اس کی طرف دیکھ رہا تھا' اس نے ایک دینار لیا' اسے سمندر میں پھینک دیا اور دوسرا دینار لیا' اسے کشتی میں پھینک دیا' حتیٰ کہ اس نے تمام رقم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا' جو شراب اٹھائے کہیں جا رہا تھا' اس نے مشکیزہ میں نصف حصہ پانی ملا لیا' پھر اسے فروخت کر دیا' جب رقم جمع ہو گئی' ایک لومڑی آئی' اس نے تھیلی پکڑ لی' وہ بادبان پر چڑھ گئی' وہ ایک دینار نکالتی اسے کشتی میں پھینک دیتی تھی' حتیٰ کہ اس نے اس طرح پوری رقم ختم کر دی۔

2709 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

قَالَ المملي عبد الْعَظِيم قد رُوِيَ هٰذَا الْمَتْن عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مِنْهُم عبد اللّٰه بن عَبَّاس وَأنس بن

www.waseemziyai.com

مَالك والبراء بن عَازِب وَحُذَيْفَة بن الْيَمَان وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيّ وَأَبُو بردة بن نيار وَغَيْرِهِمْ وَتقدم من حَدِيثُ ابْن مَسْعُود وَابْن عمر وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقيس بن أَبِي غرزة

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے دھوکہ کیا' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: روایت کا یہ متن صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت انس بن مالک' حضرت براء بن عازب' حضرت حذیفہ بن یمان' حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابو بردہ بن دینار اور دیگر رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

2710 - وَعَنْ أَبِي سِبَاعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتريت نَاقَة من دَار وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَع فَلَمَّا خرجت بهَا أدْرِكْنِي يجر إِزَاره فَقَالَ اشْتريت قلت نَعَمْ قَالَ أبين لَك مَا فِيهَا قلت وَمَا فِيهَا قَالَ إِنَّهَا لسمينة ظَاهِرَة الصِّحَّة قَالَ أردْت بهَا سفرا أَوْ أردْت بهَا لَحْمًا قلت أردْت بهَا الْحَج قَالَ فارتجعها فَقَالَ صَاحبهَا مَا أردْت إِلَى هٰذَا أصلحك اللّٰه تفْسد عَليّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يحل لَاحَدٌ يَبِيع شَيْئًا إِلَّا بَيْن مَا فِيْهِ وَلَا يحل لمن علم ذٰلِكَ إِلَّا بَيْنه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاخْتِصَار الْقِصَّة إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَن وَاثِلَة بن الْأَسْقَع قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبا لم يُبينهُ لم يزل فِي مقت اللّٰه وَلَمْ تزل الْمَلَائِكَة تلعنه

وَرُوِيَ هٰذَا الْمَتْن أَيْضًا من حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى

❀— ابوسباع سے منقول ہے: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے محلّہ سے اونٹنی خریدی' جب میں وہاں سے روانہ ہونے لگا' تو وہ اپنا تہبند گھسیٹتے ہوئے میرے پاس آئے' انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے یہ اونٹنی خرید لی ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں! انہوں نے سوال کیا: کیا اس نے تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے کہ اس میں ایک عیب موجود ہے؟ میں نے دریافت کیا: وہ کون سا عیب ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ اونٹنی فربہ ہے' بظاہر صحتمند معلوم ہوتی ہے' پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارا اس پر سفر اختیار کرنے کا ارادہ ہے' یا گوشت حاصل کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جواب میں کہا: میرا اس پر حج کرنے کا ارادہ ہے' تو انہوں نے کہا: تم یہ سودا واپس کر دو' پھر انہوں نے اونٹنی کے مالک سے فرمایا: تم نے کس چیز کا ارادہ کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ تمہیں درست کرے' کیا تمہارا مجھے خراب کرنے کا ارادہ تھا؟ پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کسی آدمی کے لیے یہ

www.waseemziyai.com

جائز نہیں ہے کہ کوئی چیز فروخت کرتے وقت' اس میں موجود عیب کو بیان نہ کرے' جس کا اسے علم ہو' اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اس عیب کو بیان کیے بغیر اسے فروخت کر دے۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' البتہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی وساطت سے نقل کیا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی عیب والی چیز کو اس کا عیب بیان کیے بغیر فروخت کرتا ہے' وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوتا ہے' اور فرشتے اس پر مسلسل لعنت کرتے رہتے ہیں۔

یہ متن حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مطابق ہے۔

2711 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم وَلَا يحل لمُسْلِم اِذا بَاعَ من اَخِيْه بيعا فِيْهِ عيب اَن لَا يُبينهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَهُوَ عِنْد الْبُخَارِيّ مَوْقُوْف على عقبَة لم يرفعهُ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو ایسی چیز فروخت کرے' جس میں عیب موجود ہو جبکہ وہ اسے بیان نہ کرے۔

امام احمد اور ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: دونوں (بخاری ومسلم) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' پھر انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2712 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعض نصحة وادون وَان بَعدت مَنَازِلهمْ وابْدَانهم والفجرة بَعْضُهُمْ لبَعض غششة متخاونون وَان اقْتَربت مَنَازِلهمْ وابْدَانهم

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حَبَّان فِيْ كتاب التوبيخ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان باہم ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں' وہ آپس میں محبت کرتے ہیں' خواہ ان کے علاقہ جات (ممالک) ایک دوسرے سے الگ ہوں' ان کے اجسام (کی نوعیت) ایک دوسرے سے الگ ہوں' تاہم فاسق لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں' ایک دوسرے سے خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ خواہ ان کے گھر قریب ہوں' خواہ ان کے جسم باہر قریب ہوں۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب التوبیخ'' میں نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

2713 - وَعَن تَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الدّين النَّصِيحَة قُلْنَا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ للّٰه ولكتابه وَلِرَسُوْلِه ولائمة الْمُسْلِمين وعامتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَعِنْدَه اِنَّمَا الدّين النَّصِيحَة

وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْدَه قَالَ اِن الدّين النَّصِيحَة اِن الدّين النَّصِيحَة اِن الدّين النَّصِيحَة

الحَدِيْثِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بالتكرار اَيْضًا وَحسنه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ثَوْبَان اِلَّا اَنَّهُ قَالَ رَأس الدّين النَّصِيحَة فَقَالُوْا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ للّٰه عَزَّ وَجَلَّ ولدينه ولائمة الْمُسْلِمين وعامتهم

❀—حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ رسول کریم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک دین خیر خواہی کا نام ہے' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کس کے لیے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے' اس کے رسول کے لیے' مسلمانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: دین خیر خواہی کا نام ہے۔

امام ابوداود رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: بلاشبہ دین خیر خواہی ہے' بیشک دین خیر خواہی ہے' بیشک دین خیر خواہی ہے.....الحدیث

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

دین کا سر' خیر خواہی ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے' اس کے دین کے لیے' مسلمان حکمرانوں کے لیے اور عام لوگوں کے لیے۔

2714 - وَعَن زِيَاد بن علاقَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت جرير بن عبد اللّٰه يَقُوْلُ يَوْم مَاتَ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة أما بعد فَاِنِّيْ أتيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبَايِعك على الْاِسْلَام فَشرط عَلَيّ والنصح لكل مُسْلِم فَبَايَعته على هٰذَا وَرب هٰذَا الْمَسْجِد اِنِّيْ لكم لناصح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀—حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے ہوئے سنا: یہ بات اس دن کی ہے' جب حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: امابعد! میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com

وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' پھر میں نے عرض کیا: میں آپ کے دست اقدس پر بیعت اسلام کرنا چاہتا ہوں؟ آپ نے اس موقع پر چند شرائط مقرر کیں' ان میں سے ایک شرط یہ بھی تھی: ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنا ہوگی' تو میں نے اس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی' اس مسجد کے پروردگار کی قسم! میں تم سب لوگوں کا خیر خواہ ہوں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2715 - وَعَن جرير اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اِقَام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظهمَا بَايَعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة وَاَن أنصح لكل مُسْلِم وَكَانَ اِذا بَاعَ الشَّيْء اَوْ اشترى قَالَ أما اِن الَّذِيْ اَخذنَا مِنْك اَحَبَّ اِلَيْنَا مِمَّا أعطيناك فاختر

❀ — حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی' پر شرف بیعت حاصل کیا تھا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت کرنے' فرمانبرداری کرنے' ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنے' پر اعزاز بیعت حاصل کیا تھا۔

راوی کا بیان ہے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کوئی چیز خریدتے یا فروخت کرتے وقت یہ بات کہا کرتے تھے: ہم نے جو چیز تم سے وصول کی ہے' وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہے' جو ہم نے تمہیں پیش کی ہے' تو تم اختیار کرو (یعنی تمہیں یہ سودا برقرار رکھنے' یا فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے)

2716 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَحَبَّ مَا تعبد لي بِهِ عَبدِي النصح لي . رَوَاهُ اَحْمد

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ارشاد ربانی ہے: میرے بندے جس طریقہ سے عبادت سرانجام دیتے ہیں' ان میں سے افضل طریقہ میری خیر خواہی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2717 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَا يهتم بِاَمْر الْمُسْلِمين فَلَيْسَ مِنْهُم وَمَنْ لم يصبح ويمس ناصحا للّٰه وَلِرَسُوْلِهٖ ولكتابه ولاِمامه ولعامة الْمُسْلِمين فَلَيْسَ

www.waseemziyai.com

مِنْهُم رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن جَعْفَر

❀—حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسلمانوں سے خیر خواہی کا جذبہ نہیں رکھتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو آدمی ایسی حالت میں صبح وشام نہیں کرتا کہ وہ اللہ تعالیٰ' اس کے رسول' اس کی کتاب' اپنے امام اور عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہ ہو' تو وہ ان میں شمار نہیں ہوگا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2718 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤمن اَحَدُکُمْ حَتّٰی یحب لاخیه مَا یحب لنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهِمَا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَلَفْظُهٗ لَا یبلغ العَبْد حَقِیْقَة الْاِیْمَان حَتّٰی یحب للنَّاس مَا یحب لنَفسِهِ

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی آدمی اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوسکتا' جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے جو چیز وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: آدمی ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ لوگوں کے لیے اس چیز کو پسند نہیں کرتا' جو چیز وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنَ الْاِحْتِکَارِ

باب: ذخیرہ اندوزی کے حوالے سے شرعی احکام پر مشتمل تربیبی روایات

2719 - عَن معمر بن اَبِیْ معمر وَقِیْلَ ابْن عبد اللّٰه بن نَضْلَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من احتکر طَعَاما فَهُوَ خاطیء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَحححهُ وَابْن مَاجَه

وَلَفْظهمَا قَالَ لَا یحتکر اِلَّا خاطیء

❀—حضرت معمر بن ابی معمر رضی اللہ عنہ' ایک قول کے مطابق حضرت ابن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اناج کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے' وہ گناہگار ہوتا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ذخیرہ اندوزی کا ارتکاب صرف گناہگار کرسکتا ہے۔

2720 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من احتکر طَعَاما

www.waseemziyai.com

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَقَدْ برىء من اللّٰه وبرىء مِنْهُ وَاَيّمَا اَهْل عَرصَة أصبح فيهم امْرُؤ جائعا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُم ذمَّة اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلٰى وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَفِيْ هٰذَا الْمَتْن غرابة وَبَعض أسانيده جيد وَقد ذكر رزين شطره الْاَوَّل وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کا مرتکب ہوتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلق ہو جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔ جب کسی علاقہ کے لوگوں کے درمیان کوئی آدمی بھوکا ہوتا ہے' تو ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے متن میں غربت پائی جاتی ہے' اس کی کچھ اسانید عمدہ ہیں۔ علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلا ٹکڑا نقل کیا ہے' انہوں نے جو روایات جمع کی ہیں' ان میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے۔

2721 - وَعَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الجالب مَرْزُوق والمحتكر مَلْعُوْن

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيّ بن سَالم بن ثَوْبَان عَنْ عَلِيّ بْنِ يزِيْدٍ بن جدعَان وَقَالَ الْبُخَارِيّ والأزدى لَا يُتَابع عَلَيّ بن سَالم على حَدِيْثه هٰذَا

قَالَ الْحَافِظ زكى الدّين لَا أَعْلَمُ لعَلى بن سَالم غير هٰذَا الحَدِيْثِ وَهُوَ فِيْ عداد المجهولين وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاجر کو رزق فراہم کیا جاتا ہے' ذخیرہ اندوزی کا ارتکاب کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' پھر انہوں نے علی بن سالم بن ثوبان کے حوالے سے علی بن یزید بن جدعان سے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ''ازدی'' نامی راوی نے علی بن سالم سے اس روایت کو نقل کرنے میں متابعت نہیں کی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میرے خیال کے مطابق علی بن سالم سے اس روایت کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں ہے' اور وہ مجہول راویوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2722 - وَعَنِ الْهَيْثَم بن رَافع عَنْ اَبِيْ يحيى الْمَكِّيّ عَن فروخ مولى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن طَعَاما أُلْقِي على بَاب الْمَسْجِد فَخرج عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ اَمِيْر الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الطَّعَام فَقَالُوْا طَعَام جلب اِلَيْنَا اَوْ علينا فَقَالَ بَارك اللّٰه فِيْهِ وفيمن جلبه اِلَيْنَا اَوْ علينا فَقَالَ لَهُ بعض الَّذِيْنَ مَعَهُ يَا اَمِيْر الْمُؤْمِنِيْنَ قد احتكر

www.waseemziyai.com

قَالَ وَمَنْ احتكره قَالُوْا احتكره فروخ وَفُلَان مولى عمر بن الْخطاب فَأرْسل إِلَيْهِمَا فَأتيَاهُ فَقَالَ مَا حملكما على احتكار كما طَعَام الْمُسْلِمين قَالُوْا يَا أَمِيْر الْمُؤْمِنِيْنَ نشترى بِأَمْوَالِنَا ونبيع فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من احتكر على الْمُسْلِمين طعامهم ضربه اللّٰه بالجذام والإفلاس فَقَالَ عِنْد ذٰلِكَ فروخ يَا أَمِيْر الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنِّيْ أعاهد اللّٰه وأعاهدك أَن لَا أَعُوْد فِيْ احتكار طَعَام أَبَدًا فتحول إِلَى مصر وَأما مولى عمر فَقَالَ نشترى بِأَمْوَالِنَا ونبيع فَزعم أَبُوْ يحيى أَنَّهُ رأى مولى عمر مجذوما مشدوخا

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ هٰكَذَا وروى ابْن مَاجَه الْمَرْفُوْع مِنْهُ فَقَط عَن يحيى بن حَكِيْم حَدثنَا أَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيّ حَدثنَا الْهَيْثَم بن رَافع حَدثنِيْ أَبُوْ يحيى الْمَكِّيّ

وَهٰذَا إِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات وَقد أنكر على الْهَيْثَم رِوَايَته لهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعَ كَونه ثِقَة وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀ — ہیثم بن رافع' ابویحییٰ مکی اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالے سے یہ نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ کچھ اناج مسجد کے دروازے کے پاس جمع کیا گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے' یہ آپ کی خلافت کا زمانہ تھا' انہوں نے دریافت کیا: یہ اناج کہاں سے پہنچا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ایسا اناج ہے' جو ہمارے لیے یہاں بھیجا گیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور جو یہ رزق ہمارے پاس لایا ہے' اسے بھی برکت عطا کرے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا: فلاں آدمی نے اسے بطور ذخیرہ جمع کیا ہوا تھا' آپ نے دریافت کیا: کس آدمی نے اسے ذخیرہ کے طور پر جمع کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فروخ اور فلاں آدمی نے اسے ذخیرہ کے طور پر جمع کر رکھا ہے' پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے بارے میں بتایا: اس نے اور ایک دوسرے آدمی نے اسے جمع کر رکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا: تم نے مسلمانوں کا اناج کیوں ذخیرہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: اے امیر المومنین! ہم اپنے اموال کی تجارت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمانوں کے اناج کا ذخیرہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر جذام اور غربت کو مسلط کر دیتا ہے۔ اس وقت فروخ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان کرتا ہوں' آپ سے پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اناج کا کبھی بھی ذخیرہ نہیں کروں گا' پھر وہ مصر روانہ ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نے کہا: جب مال ہمارا ہے' تو جس طرح چاہیں' اس کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ ابویحییٰ نامی راوی سے منقول ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس غلام کو ملاحظہ کیا' جو جزام میں مبتلا تھا اور اس کی باچھیں چیری تھیں۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا مرفوع حصہ' یحییٰ بن حکیم کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ابوبکر حنفی نے ہیثم بن رافع اور ابویحییٰ مکی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اس کی سند جید اور متصل ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم ہیثم نامی راوی نے اس روایت کے نقل کرنے کا انکار کیا ہے' جبکہ وہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم ہیثم

www.waseemziyai.com

نامی راوی نے اس روایت کے نقل کرنے کا انکار کیا ہے' جبکہ وہ راوی ثقہ ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2723 - وَعَنْ مَعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بئس العَبْد المحتکر اِن أرخص اللّٰہ الأسعار حزن وَاِن أغلاھا فَرح

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِن سمع برخص سَاءَ ہُ وَاِن سمع بغلاء فَرح

ذکرہ رزین فِیْ جَامعہ وَلَمْ أرہ فِیْ شَیْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِیْ جمعھَا اِنَّمَا رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرُہٗ بِاِسْنَادٍ واہ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ذخیرہ اندوزی کرنے والا برا آدمی ہے' اگر اللہ تعالیٰ قیمتیں کم کروادے' تو وہ پریشان ہوجاتا ہے' اور اگر قیمتیں زیادہ کروادے' تو وہ خوش ہوتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اگر وہ قیمتوں میں کمی کے بارے میں سنتا ہے' تو وہ برا محسوس کرتا ہے' اور اگر وہ قیمتوں میں اضافہ معلوم کرتا ہے' تو وہ خوش ہوتا ہے۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''جامع'' میں نقل کیا ہے' میں نے کسی اصول میں اسے نہیں دیکھا' جو انہوں نے تدوین کیے ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ''واہی'' سند سے نقل کی ہے۔

2724 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَھْلِ الْمَدَائِن ھم الحبساء فِیْ سَبِیْل اللّٰہ فَلَا تحتکروا عَلَیْھِمُ الأقوات وَلَا تغلوا عَلَیْھِمُ الأسعار فَاِن من احتکر عَلَیْھِمْ طَعَاما اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تصدق بِہٖ لم تکن کَفَّارَۃ لَہٗ

ذکرہ رزین اَیْضًا وَلَمْ اَجِدہُ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: شہری لوگ' اللہ تعالیٰ کی راہ میں پابند ہوتے ہیں' تم لوگوں کے اناج کا ذخیرہ مت کرو' ان کی قیمتوں میں اضافہ نہ کرو' اس لیے کہ جو آدمی چالیس دن تک اناج ذخیرہ کرتا ہے' پھر خواہ وہ ان پر خیرات بھی کر ڈالے' تو یہ اس کا کفارہ نہیں بن سکتا۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' میں نے اسے ملاحظہ نہیں کیا۔

2725 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَمَعْقِل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یحْشر الحاکرُوْنَ وقتلة الْاَنْفس فِیْ دَرَجَۃ وَمَنْ دخل فِیْ شَیْءٍ من سعر الْمُسْلِمین یغلیه عَلَیْھِمْ کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ اَن یعذبه فِیْ مُعظم النَّار یَوْم الْقِیَامَۃ

ذکرہ رزین اَیْضًا وَھُوَ مِمَّا أنفرد بِہٖ مهنأ بن یحیی عَن بَقِیَّة بن الْوَلِید عَنْ سَعِیْدِ بن عبد الْعَزِیز عَن مَکْحُوْل عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَفِیْ ھٰذَا الحَدِیْثِ والحدیثین قبله نَکَارَۃ ظَاھِرَۃ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ذخیرہ اندوزی کرنے والوں اور قاتلوں کو ایک درجہ کے مجرم قرار دیا جائے گا' جو آدمی مسلمانوں کی قیمتوں میں

www.waseemziyai.com

اضافہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے قیامت کے دن اسے آگ کے بڑے حصہ میں عذاب دے۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ ان روایات میں شامل ہے' جو مہنا بن یحییٰ نے بقیہ بن ولید' سعید بن عبدالعزیز اور مکحول کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس روایت اور اس سے پہلے والی دونوں روایتوں میں بظاہر منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2726 - وَعَنِ الْحسن قَالَ ثقل معقل بن يسَار فَاَتَاهُ عبد اللّٰه بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يعودهُ فَقَالَ هَلْ تعلم يَا معقل اَنِّيْ سفكت دَمًا حَرَامًا

قَالَ لَا أعلم

قَالَ هَلْ علمت اَنِّيْ دخلت فِيْ شَيْءٍ من أسعار الْمُسْلِمين

قَالَ مَا علمت قَالَ أجلسونى ثُمَّ قَالَ اسْمَع يَا عبد اللّٰه حَتّٰى أحدثك شَيْئًا مَا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرّة وَلَا مرَّتَيْنِ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من دخل فِيْ شَيْءٍ من أسعار الْمُسْلِمين ليغليه عَلَيْهِمْ كَانَ حَقًا على اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَن يقعده بِعظم مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ اَنْت سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ نَعَمْ غير مرّة وَلَا مرَّتَيْنِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط اِلَّا انَّهُ قَالَ كَانَ حَقًا على اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَن يقذفه فِيْ مُعظم النَّار

وَالْحَاكِم مُخْتَصِرًا وَلَفْظُهُ قَالَ من دخل فِيْ شَيْءٍ من أسعار الْمُسْلِمين يغلى عَلَيْهِمْ كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يقذفه فِيْ جَهَنَّم رَأسه اَسْفَله

رَوَوْهُ كلهم عَن زيد بن مرّة عَن الْحسن وَقَالَ الْحَاكِم سَمعه مُعْتَمر بن سُلَيْمَان وَغَيْرُهُ من زيد

قَالَ الْمملى الْحَافِظ وَمَنْ زيد بن مرّة فرواته كلهم ثِقَات معروفون غَيْرُهُ فَاِنِّيْ لَا أعرفهُ وَلَمْ اَقف لَهُ على تَرْجَمَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَالِهِ

❀— حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' تو عبداللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: اے معقل بن یسار! کیا آپ کو اس بات کا علم ہے کہ میں نے حرام طریقہ سے خون ریزی کی ہے؟ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے' اس پر انہوں نے کہا: کیا آپ کو اس بات کا علم ہے کہ میں مسلمانوں کی قیمتوں میں اضافہ کا سبب بنا؟ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: مجھے اس بات کا بھی علم نہیں ہے' پھر فرمایا: تم لوگ مجھے سہارا دے کر بٹھاؤ' انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! سنو میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں' میں نے ایک دو بار نہیں' بلکہ کئی بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمانوں کی

www.waseemziyai.com

قیمتوں میں ایسی چیز داخل کردے جس وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے کہ قیامت کے دن اسے جہنم کے بڑے حصہ میں مبتلا کرے۔

ابن زیاد نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا ''ہاں'' ایک بار نہیں' دو بار نہیں یعنی کئی بار یہ روایت سنی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: اس آدمی کو جہنم کے بڑے حصہ میں ڈالا جائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی مسلمانوں کی قیمتوں میں ایسی چیز داخل کردے' جس وجہ سے قیمتیں بڑھ جائیں' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات ہے' اسے جہنم کے نیچے والے حصہ میں داخل کردے۔

ان سب محدثین نے یہ روایت زید بن مرہ کے حوالے سے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معمر بن سلیمان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے زید بن مرہ سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: زید بن مرہ کون ہے؟ میں اس کے حالات اور حالت سے واقف نہیں ہوں۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

2727 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ احتکار الطَّعَامِ بِمَکَّۃ اِلحاد

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ عبد اللّٰہ بن المؤمل

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مکہ کی سرزمین میں ذخیرہ اندوزی کرنا' محض الحاد ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عبداللہ بن مومل کی روایت کے مطابق نقل کی ہے۔

2728 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من احتکر حکرۃ یُرِید اَن یغالی بِھَا علی الْمُسْلِمین فَھُوَ خاطیء وَقد بَرِئت مِنْہُ ذمَّۃ اللّٰہ

رَوَاہُ الْحَاکِم من رِوَایَۃِ اِبْرَاھِیْمَ بن اِسْحَاق الْغَسِیْلِیّ وَفِیْہ مقَال وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کوئی چیز اس لیے ذخیرہ کرے کہ اس طرح مسلمانوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا' تو وہ گناہ کا مرتکب ہے' اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے ختم ہو جائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابراہیم بن اسحاق غسیلی کی بیان کردہ روایت کے مطابق نقل کی ہے۔ اس میں بحث

www.waseemziyai.com

ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

تَرْغِیْبُ التُّجَّارِ فِی الصِّدْقِ وَتَرْھِیْبُھُمْ مِّنَ الْکَذِبِ وَالْحَلْفِ وَاِنْ کَانُوْا صَادِقِیْنَ

باب: تاجروں کے لیے صداقت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جھوٹ بولنے اور قسم اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2729 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِر الصدوق الْاَمین مَعَ النَّبِیین وَالصدیقین وَالشُّھَدَاءِ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

وَرَوَاہُ ابْن مَاجَہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاجِر الْاَمین الصدوق الْمُسْلِم مَعَ الشُّھَدَاءِ یَوْم الْقِیَامَۃ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سچا اور امانتدار تاجر' انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ہمراہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے نقل کردہ یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امانتدار اور سچا مسلمان تاجر' قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2730 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاجِر الصدوق تَحت ظلّ الْعَرْش یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا تاجر قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2731 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن التَّاجِر اِذا کَانَ فِیْہِ اَربع خِصَال طَابَ کَسبہ اِذا اشْترى لم یذم وَاِذَا بَاعَ لم یمدح وَلَمْ یُدَلس فِی البیع وَلَمْ یحلف فِیْمَا بَیْن ذٰلِك

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ اَیْضًا وَھُوَ غَرِیْبٌ جدا

وَرَوَاہُ اَیْضًا ھُوَ وَالْبَیْھَقِیّ من حَدِیْث مَعَاذِ بن جبل وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن

www.waseemziyai.com

أطيب الْكَسْب كسب التُّجَّار الَّذِيْنَ اِذا حدثوا لم يكذبوا وَاِذَا ائتمنوا لم يخونوا وَاِذَا وعدوا لم يخلفوا وَاِذَا اشْتَروا لم يذموا وَاِذَا باعوا لم يمدحوا وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لم يمطلوا وَاِذَا كَانَ لَهُمْ لم يعسروا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جس تاجر میں چار خصوصیات پائی جائیں' تو اس کی کمائی پاکیزہ ہوگی: کوئی چیز خریدتے وقت مذمت نہ کرے' کسی چیز کو فروخت کرتے وقت تعریف نہ کرے' سودا کرتے وقت تدلیس سے کام نہ لے اور اس موقع پر قسم نہ اٹھائے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے' یہ انتہائی غریب ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ حلال وطیب کمائی ان تاجروں کی ہے' جو بات کرتے وقت جھوٹ سے کام نہیں لیتے۔ جب انہیں امین مقرر کیا جائے' تو وہ خیانت نہیں کرتے۔ جب وہ وعدہ کرتے ہیں' تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے' جب وہ کوئی چیز خریدتے ہیں' تو اس کی مذمت نہیں کرتے' جب وہ کوئی چیز فروخت کرتے ہیں' تو اس کی تعریف نہیں کرتے' جب ان کے ذمہ کوئی ادائیگی ہو' تو ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے اور جب وہ وصول کرتے ہیں' تو تنگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔

2732 - وَعَن حَكِيْم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البيعان بِالْخِيَارِ مَا لم يَتَفَرَّقَا فَاِن صدق البيعان وَبينا بورك لَهما فِيْ بيعهمَا وَاِن كتما وكذبا فَعَسَى اَن يربحا ربحا ويمحقا بركَة بيعهمَا الْيَمين الْفَاجِرَة منفقة للسلعة ممحقة للكسب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: خرید وفروخت کرنے والوں کے لیے اس وقت تک اختیار باقی رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں' جب خرید وفروخت کرنے والے لوگ صداقت (سچائی) سے کام لیں' چیز کے عیب کو بیان کر دیں' تو ایسے سودا میں فریقین کے لیے برکت ہوگی' اگر فریقین چیز کے عیب کو چھپائیں' یا جھوٹ سے کام لیں' خواہ بظاہر فائدہ ہوگا' مگر اس سودا میں برکت نہیں ہوگی' اس لیے جھوٹی قسم یقین کی فضا میں چیز کو فروخت کروا دیتی ہے' مگر اس کی برکت کو مٹا دیتی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2733 - وَعَن اِسْمَاعِيْل بن عبيد بن رِفَاعَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ خرج مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمصلى فَرَاَى النَّاس يتبايعون فَقَالَ يَا معشر التُّجَّار فاستجابوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرفعُوْا اَعْنَاقهم وأبصارهم اِلَيْهِ فَقَالَ اِن التُّجَّار يبعثون يَوْم الْقِيَامَة فجارا اِلَّا من اتَّقى اللّٰه وبر وَصدق

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح

www.waseemziyai.com

الْاِسْنَاد

❀ — اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عیدگاہ کی طرف جارہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خرید وفروخت میں مصروف ملاحظہ کیا' تو آپ نے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! وہ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے' نظریں اور گردنیں اٹھا کر آپ کی طرف دیکھنے لگے' تو آپ نے اس موقع پر فرمایا: قیامت کے دن تاجروں کو بطور گناہگار اٹھایا جائے گا مگر اس کا معاملہ مختلف ہوگا' جو اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہے' بھلائی کا جذبہ رکھتا ہے' اور صداقت سے کام لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2734 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن شبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن التُّجَّار ھم الْفجار قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قد أحل اللّٰہ البیع قَالَ بَلٰی وَلٰکنھُمْ یحلفُوْنَ فیأثمون ویحدثون فیکذبون

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک تاجر لوگ گناہگار ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو ہلال قرار نہیں دیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' مگر یہ حلف اٹھاتے ہیں' گناہگار ہوتے ہیں اور سودا کرتے وقت جھوٹ بولتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2735 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْحلف حنث اَوْ نَدم

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اٹھانے کی صورت میں' یا تو حلف توڑنا پڑتا ہے' یا پھر ندامت و پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2736 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ینظر اللّٰہ اِلَیْھِمْ یَوْم الْقِیَامَة وَلَا یزکیھم وَلَھُمْ عَذَاب اَلِیْم

www.waseemziyai.com

قَالَ فقرأها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات فَقُلْتُ خابوا وخسروا وَمَنْ هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المسبل والمنان والمنفق سلْعَته بِالْحلف الْكَاذِب

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ المسبل اِزَاره والمنان عطاء ه والمنفق سلْعَته بِالْحلف الْكَاذِب

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں' جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (راوی کا بیان ہے:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات لوگوں کے سامنے تین بار بیان کی' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو لوگ رسوا ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے' وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: تہبند لٹکا کر چلنے والا' احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

زمین پر تہبند لٹکا کر چلنے والا' اپنی فراہم کردہ چیز پر احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنی چیز فروخت کرنے والا۔

2737 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِمْ يَوْم الْقِيَامَة أشيمط زَان وعائل مستكبر وَرجل جعل اللّٰه بضاعته لَا يَشْتَرِي اِلَّا بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَبِيع اِلَّا بِيَمِيْنِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِي الصَّغِيْر والأوسط اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْهِمَا ثَلَاثَة لَا يكلمهم اللّٰه وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيْم

فَذكره وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

أشيمط مصغر أشمط وَهُوَ من ابيض بعض شعر رَأسه كبرا وَاخْتَلَطَ بأسوده والعائل الْفَقِيْر

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا: بوڑھا زانی' غریب متکبر اور وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا سامان بنایا ہو' وہ قسم اٹھا کر خریدتا ہو اور قسم اٹھا کر ہی اسے فروخت کرتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ ان کے تحریر کردہ الفاظ یہ ہیں: تین قسم کے ایسے لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرے گا' نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے سخت عذاب ہوگا۔

پھر راوی نے حسب ساق پوری روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اشیمط'' لفظ ''اشمط'' کا اسم تصغیر استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے: وہ آدمی' جس کے عمر رسیدہ ہونے کی

www.waseemziyai.com

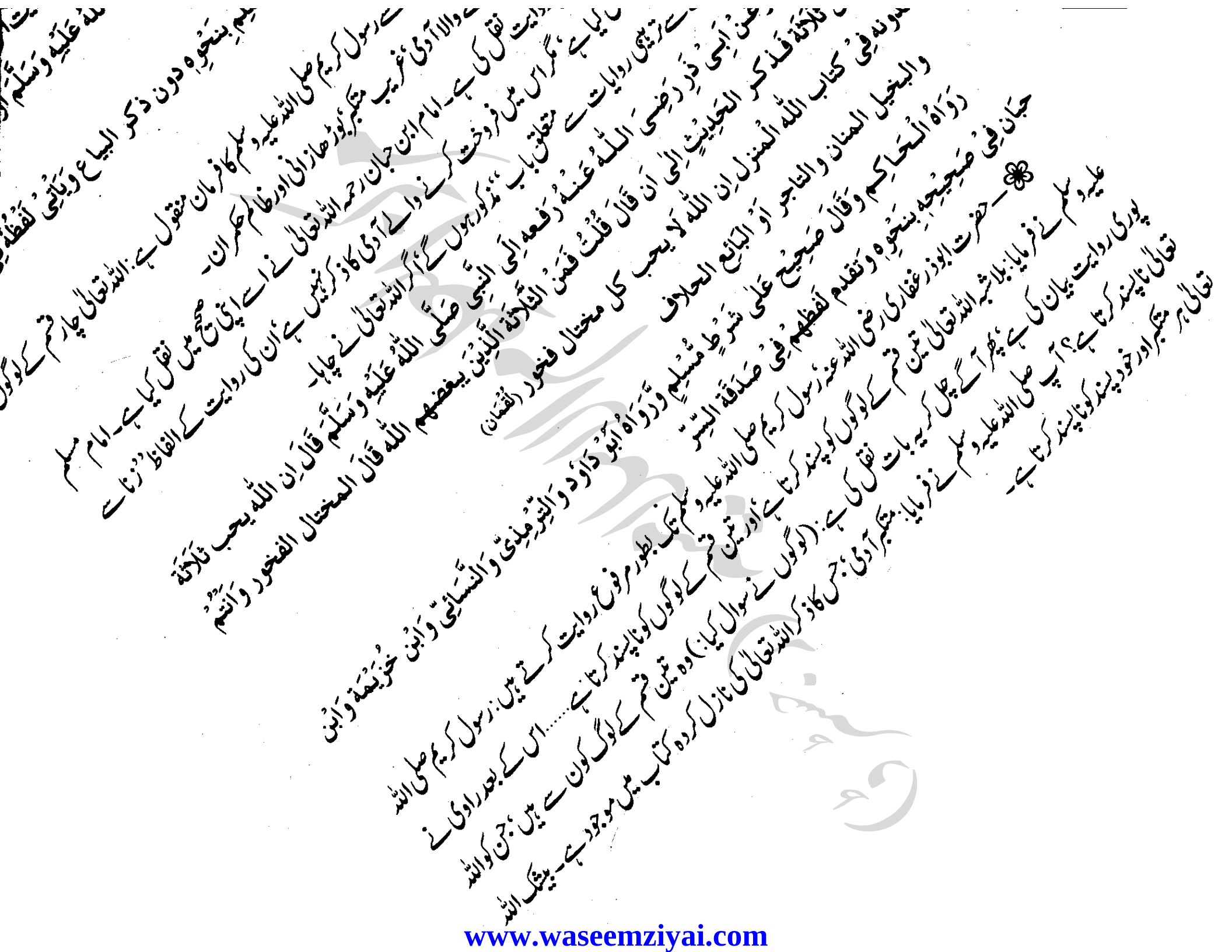

www.waseemziyai.com

وجہ سے سر کے کچھ حصہ کے بال سفید اور سیاہ ہو گئے ہوں۔لفظ ''العائل'' کا معنی ہے: غریب ومفلس آدمی۔

2738 - وَرُوِیَ عَن عصمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ینظر اللّٰه اِلَیْهِمْ غَدا شیخ زَان وَرجل اتخذ الْاَیْمَان بضاعته یحلف فِیْ کل حق وباطل وفقیر مختال مزهو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

مزهو اَی متکبر معجب فخور

❀—حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ کل (یعنی قیامت کے دن) نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا: بوڑھا زانی' وہ آدمی جو اپنی چیز فروخت کرتے وقت قسم اٹھاتا ہو' وہ حق و باطل میں قسم اٹھاتا ہو' غریب متکبر اور فخر کرنے والا آدمی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مزھو'' سے مراد ہے: تکبر وغرور کرنے والا' فخر کرنے والا آدمی' خود پسند ومتکبر۔

2739 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا یکلمهم اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة وَلَا ینظر اِلَیْهِمْ وَلَا یزکیهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِیم رجل علی فضل مَاء بفلاة یمنعهُ ابْن السَّبِیْل وَرجل بَایع رَجُلًا بسلعته بعد الْعَصْر فَحلف بِاللّٰهِ لأخذها بِکَذَا وَکَذَا

فَصدقهُ فَاَخذهَا وَهُوَ علی غیر ذٰلِكَ وَرجل بَایع اِمَامًا لَا یبایعه اِلَّا للدنیا فَاِن أعطَاهُ مِنْهَا مَا یُرِید وفی لَهُ وَاِن لم یُعْطه لم یَفِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوِهٖ وَقَالَ وَرجل حلف علی سلْعَته لقد أعطی بهَا اَکثر مِمَّا أعطی وَهُوَ کَاذِب وَرجل حلف علی یَمِیْن کَاذِبَة بعد الْعَصْر لیقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم وَرجل منع فضل مَاء فَیَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْیَوْم أمنعك فضلی کَمَا منعت فضل مَا لم تعْمل یداك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَاَبُوْ دَاوٗد بِنَحْوِهٖ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ایسے لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' نظر رحمت نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور وہ شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ایک وہ آدمی ہے' جو کسی میدان میں ہو' اس کے پاس پانی موجود ہو اور وہ مسافر کو پانی سے منع کر دے۔ایک وہ آدمی ہے' جو نماز عصر کے بعد اپنا سامان فروخت کر رہا ہو' وہ قسم اٹھا کر کہے: یہ چیز اسے اتنے اتنے کے بدلے میں ملی تھی' دوسرا آدمی اس کی بات کو سچ خیال کرے' وہ سامان کو خرید لے جبکہ صورتحال اس کے برعکس ہو۔وہ آدمی جو کسی امام وقت کے دست اقدس پر بیعت کرے' وہ محض دنیوی مفاد کے لیے بیعت کرے' اگر امام اس کا مطلوبہ مقصد پورا کرے' تو وہ اس کی بیعت کو برقرار رکھے اور اگر امام اس کا دلی مقصد پورا نہ کرے' تو وہ بیعت کو توڑ دے۔

www.waseemziyai.com

ایک دوسری روایت اس کی مثل منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: وہ آدمی ہے' جو اپنے سامان کے بارے میں قسم اٹھاتا ہے کہ اسے جو قیمت مل رہی ہے اسے اس سے زیادہ مل رہی تھی جبکہ وہ اس بارے میں مکمل طور پر جھوٹا ہو' ایک وہ آدمی ہے' جو نماز عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تاکہ وہ اس طرح کسی مسلمان کے مال پر قابض ہو جائے۔ ایک وہ آدمی ہے' جو اضافی پانی سے بھی دوسرے کو محروم کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے فرمائے گا: آج میں تم سے اپنا فضل روک لوں گا' جس طرح تو نے اس آدمی سے اضافی پانی روک لیا تھا' جسے تیرے ہاتھوں نے تیار نہیں کیا تھا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس کی مثل نقل کی ہے۔

2740 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة يبغضهم الله البياع الحلاف وَالْفَقِيْر المختال وَالشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْاِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ دون ذكر البياع وَيَاْتِيْ لَفْظُهٗ فِي التَّرْهِيْبُ من الزِّنَا اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — انہی (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے: اللہ تعالیٰ چار قسم کے لوگوں کو ناپسند کرتا ہے: قسم اٹھا کر چیز کو فروخت کرنے والا آدمی' غریب متکبر' بوڑھا زانی اور ظالم حکمران۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' مگر اس میں فروخت کرنے والے آدمی کا ذکر نہیں ہے' ان کی روایت کے الفاظ ''زنا سے احتراز کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات سے متعلق باب'' مذکور ہوں گے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2741 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يحب ثَلَاثَة وَيبغض ثَلَاثَة فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ قُلْتُ فَمَنْ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم اللّٰه قَالَ المختال الفخور وَاَنْتُمْ تجدونه فِيْ كتاب اللّٰه الْمنزل اِن اللّٰه لَا يحب كل مختال فخور (لُقْمَان)

والبخيل المنان والتاجر اَوْ البَائِع الحلاف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِهٖ وَتقدم لَفظهمْ فِيْ صَدَقَة السِّرّ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک بطور مرفوع روایت کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو پسند کرتا ہے' اور تین قسم کے لوگوں کو ناپسند کرتا ہے..... اس کے بعد راوی نے پوری روایت بیان کی ہے' پھر آگے چل کر یہ بات نقل کی ہے: (لوگوں نے سوال کیا:) وہ تین قسم کے لوگ کون سے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: متکبر آدمی' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں موجود ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور خود پسند کو ناپسند کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنجوس' احسان جتلانے والا اور ایسا تاجر جو بہت حلف اٹھاتا ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل کی ہے۔ ان محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے الفاظ ''خفیہ طور پر صدقہ کرنے کے باب میں'' مذکور ہو چکے ہیں۔

2742 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر اَعْرَابِی بِشَاة فَقُلْتُ تبيعها بِثَلَاثَة دَرَاهِمْ فَقَالَ لَا وَاللّٰه ثُمَّ بَاعهَا فَذكرت ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَاعَ آخرته بدنياه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ایک دیہاتی آدمی بکری لے کر گزرا' میں نے سوال کیا: کیا تم اسے تین درہم میں فروخت کرو گے؟ اس نے جواب میں کہا' نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! پھر اس دیہاتی نے وہ بکری فروخت کر ڈالی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:) میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: اس آدمی نے دنیا کے بدلے اپنی آخرت کو فروخت کر ڈالا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2743 - وَعَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج اِلَيْنَا وَكُنَّا تجارًا وَكَانَ يَقُوْلُ يَا معشر التُّجَّار اِيَّاكُمْ وَالْكذب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِه اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم تجارت کیا کرتے تھے' آپ نے ہمیں فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! تم جھوٹ بولنے سے بچو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2744 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحلف منفقة للسلعة ممحقة للكسب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ ممحقة للبركة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قسم اٹھانے سے سامان تو فروخت ہو جاتا ہے' مگر کمائی میں برکت ختم کر دیتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''برکت کو ختم کر دیتا ہے''

2745 - وَعَن قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَة

www.waseemziyai.com

الْحلف فِی البیع فَإِنَّهُ ینفق ثُمَّ یمحق

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سودا کرتے وقت تم بکثرت قسم اٹھانے سے پرہیز کرو! اس لیے اس طرح سامان تو فروخت ہو جاتا ہے' مگر برکت ختم کر دیتا ہے۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ من خِیَانَة اَحَد الشَّرِیکَیْنِ الْاٰخر

باب: شراکت داروں میں سے کسی ایک کے خیانت کرنے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایت

2746 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنَا ثَالِث الشَّرِیکَیْنِ مَا لم یخن اَحَدُهُمَا صَاحبه فَإِذَا خَان خرجت من بَیْنَهُمَا

زَاد رزین فِیْهِ وَجَاء الشَّیْطَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح الْإِسْنَاد وَالدَّارَقُطْنِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَد اللّٰه علی الشَّرِیکَیْنِ مَا لم یخن اَحَدهُمَا صَاحبه فَإِذَا خَان اَحَدُهُمَا صَاحبه رَفعهَا عَنْهُمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارشاد ربانی ہے: دو شراکت داروں (یعنی دو تاجروں) میں سے تیسرا میں ہوتا ہوں' جب تک ان میں سے کوئی خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا' جب کوئی خیانت کا مرتکب ہو' تو میں درمیان سے الگ ہو جاتا ہوں۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کرتے ہیں اور (پھر) شیطان آجاتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ یہ روایت نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دو شراکت داروں پر موجود ہوتا ہے' جب تک فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے سے خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا' جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اپنا دست اقدس فریقین سے اٹھا لیتا ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ من التَّفْرِیْق بَیْنَ الوالدة وَوَلدهَا بِالْبیعِ وَنَحْوَهُ

باب: سودا کرتے وقت والدہ اور اس کے بچے کے درمیان علیحدگی کی صورت پیدا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات اور ان کی مثل منقول روایات

2747 - عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من فرق بَیْن

www.waseemziyai.com

وَالِدَة وَوَلدهَا فرق الله بَيْنه وَبَيْن أحبته يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀—حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ماں اور اس کی اولاد کے مابین علیحدگی کی صورت پیدا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی اور اس کے پسندیدہ لوگوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم اور دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2748 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْن من فرق بَيْن وَالِدَة وَوَلدهَا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ ابْن عَيَّاش هٰذَا مُبْهَم وَهُوَ عندنَا فِي السَّبي وَالْوَلد

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ من طَرِيْق طليق بن مُحَمَّد عَنهُ وطليق مَعَ مَا قِيْلَ فِيْهِ لم يسمع من عمرَان

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِيّ اَيْضًا من طَرِيْق اِبْرَاهِيْم بن اِسْمَاعِيْل بن مجمع وَقد ضعف عَن طليق بن عمرَان عَنْ اَبِيْ بردة عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فرق بَيْنَ الوالدة وَوَلدهَا وَبَيْنَ الْاَخ وأخيه

❀—حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ملعون ہے' جو ماں اور اولاد کے درمیان علیحدگی کروائے۔

امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ الفاظ مبہم ہیں' ہمارے ہاں اس سے مراد ہے: قیدی اور اس کی اولاد کے مابین علیحدگی کروانا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت طلیق بن محمد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ طلیق بن محمد کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے' مگر ان کا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو ابراہیم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ طلیق بن عمران کے حوالے سے منقول اس روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یہ روایت ابوبردہ کے حوالے سے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے' اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی پر لعنت کی ہے' جو ماں اور اس کی اولاد کے مابین علیحدگی کرواتا ہے' اور بھائی' بھائی کے مابین علیحدگی کرواتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ الدَّیْنِ وَتَرْغِیْبُ الْمُسْتَدِیْنَ وَالْمُتَزَوِّجِ اَنْ یَّنْوِیَا الْوَفَاءَ وَالْمُبَادَرَةِ اِلٰی قَضَاءِ دَیْنِ الْمَیِّتِ

باب: قرض کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز قرض حاصل کرنے' نکاح کرنے والے آدمی' قرض کی ادائیگی میں نیت کرنے اور میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنے کے حوالے سے منقول روایات

2749 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ أعوذ بِاللّٰهِ من الْكفر وَالدّین

فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أتعدل الْكفر بِالدّینِ قَالَ نعم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم من طَرِیق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کفر اور قرض دونوں چیزوں کے بارے میں' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں' ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر تصور فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دراج اور ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2750 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدّین رایة اللّٰه فِی الْاَرْض فَاِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن یذل عبدا وَضعه فِیْ عُنُقه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَالَ الْحَافِظ بل فِیْهِ بشر بن عبید الدَّارِسِیُّ واه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قرض زمین میں اللہ تعالیٰ کا لہراتا ہوا جھنڈا ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو ذلیل وخوار کرنا چاہتا ہے' تو وہ اسے اس کی گردن پر گاڑ دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: نہیں' بلکہ اس کی سند میں بشر بن عبید دارسی نامی راوی' ایک ''واہی'' راوی ہیں۔

2751 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُوصی رَجُلًا وَهُوَ یَقُوْلُ أقل من الذُّنُوْب یهن عَلَیْك الْمَوْت وَاَقل من الدّین تعش حرا

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ ایک آدمی کو تلقین کرتے ہوئے فرما رہے تھے: تم گناہوں میں کمی کرو' اس لیے موت میں آسانی ہوگی' تم قرض حاصل کرنے میں کمی کرو' تاکہ تم آزادی کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکو۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2752 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تخيفوا أَنفسكُمْ بعد أمنها

قَالُوْا وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدّين

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَأَحَد إِسناديه ثِقَات وَأَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀—حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: تم اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے بعد ہلکا نہ بناؤ' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس سے مراد ''قرض'' ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' ان کی اسناد میں سے ایک روایت ہے' جس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2753 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فَارق روحه جسده وَهُوَ بَرِيء من ثَلَاث دخل الْجَنَّة الْغلُوْل وَالدّين وَالْكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَتقدم لَفظه

وَالْحَاكِم وَهٰذَا لَفْظُهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ سعيد بن أَبِيْ عرُوْبَة الْكَنز يَعْنِيْ بالزاى وَقَالَ أَبُوْ عوَانَة فِيْ حَدِيْثه الْكبر يَعْنِيْ بالراء

قَالَ وَرِوَايَةُ سعيد أصح وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كِتَابِهِ عَنْ أَبِيْ عبد اللّٰه يَعْنِيْ الْحَاكِم الْكَنز مُقَيّد بانزاى وَالصَّحِيْح فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ عوَانَة بالراء

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں الگ ہو کہ اس کا تین چیزوں سے تعلق نہ ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا: خیانت' قرض اور تکبر۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ مذکور ہو چکے ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: دونوں (بخاری ومسلم) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: سعید بن ابی عروبہ کا بیان ہے: یہاں لفظ ''کبیر'' بلکہ ''کنز'' بھی استعمال ہوا ہے۔

www.waseemziyai.com

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ ایک آدمی کو تلقین کرتے ہوئے فرما رہے تھے: تم گناہوں میں کمی کرو' اس لیے موت میں آسانی ہوگی' تم قرض حاصل کرنے میں کمی کرو' تاکہ تم آزادی کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکو۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2752 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تخيفوا أَنفسكُمْ بعد أمنها

قَالُوْا وَمَا ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدّين

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَأَحَد اِسناديه ثِقَات وَأَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀—حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: تم اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے بعد ہلکا نہ بناؤ' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس سے مراد ''قرض'' ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' ان کی اسناد میں سے ایک روایت ہے' جس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2753 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فَارق روحه جسده وَهُوَ بَرِيء من ثَلَاث دخل الْجَنَّة الْغلُوْل وَالدّين وَالْكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَتقدم لَفظه

وَالْحَاكِم وَهٰذَا لَفْظُهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ سعيد بن اَبِيْ عرُوْبَة الْكَنز يَعْنِيْ بالزاى وَقَالَ اَبُوْ عوَانَة فِيْ حَدِيْثه الْكبر يَعْنِيْ بالراء

قَالَ وَرِوَايَةُ سعيد أصح وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كِتَابِهِ عَنْ اَبِيْ عبد اللّٰه يَعْنِيْ الْحَاكِم الْكَنز مُقَيّد بالزاى وَالصَّحِيْح فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عوَانَة بالراء

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں الگ ہو کہ اس کا تین چیزوں سے تعلق نہ ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا: خیانت' قرض اور تکبر۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ مذکور ہو چکے ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: دونوں (بخاری ومسلم) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: سعید بن ابی عروبہ کا بیان ہے: یہاں لفظ ''کبیر'' بلکہ ''کنز'' بھی استعمال ہوا ہے۔

www.waseemziyai.com

گویا ''ز'' کے ساتھ ہے' ابوعوانہ اپنی تصنیف میں لفظ ''الکبر'' گویا 'ز' سے تحریر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سعید بن ابی عروبہ کی نقل کردہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام ابو عبداللہ حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے لفظ ''کنز'' 'ز' سے نقل کیا ہے' جبکہ ابوعوانہ کی حدیث میں یہ لفظ 'ز' کے ساتھ منقول ہے۔

2754 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا من تداين بدين وَفِیْ نَفسه وفاؤه ثُمَّ مَاتَ تجاوز اللّٰه عَنهُ وأرضى غَرِيْمه بِمَا شَاءَ وَمَنْ تداين بدين وَلَيْسَ فِیْ نَفسه وفاؤه ثُمَّ مَاتَ اقْتصّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لغريمه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن بشر بن نمير وَهُوَ مَتْرُوك عَن الْقَاسِم عَنهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر أطول مِنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ من ادان دينا وَهُوَ يَنْوِی اَن يُؤَدِّيه وَمَات اَدَّاهُ اللّٰه عَنهُ يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ اسْتَدَانَ دينا وَهُوَ لَا يَنْوِی اَن يُؤَدِّيه فَمَاتَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة ظَنَنْت اَنِّیْ لَا آخذ لعبدی بِحقِّهِ فَيُؤْخَذ من حَسَنَاته فَيجْعَل فِیْ حَسَنَات الْاٰخر فَإِن لم يكن لَهُ حَسَنَات اَخذ من سيئات الْاٰخر فَيجْعَل عَلَيْهِ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کرتے ہیں: جو آدمی ادائیگی کے خیال سے کسی سے قرض حاصل کرتا ہے' پھر وہ اس کی ادائیگی سے پہلے فوت ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے درگزر فرمائے گا' اس کا قرض خواہ جس طرح چاہے گا' اسے راضی کر دے گا۔ جو آدمی اس حالت میں کسی سے قرض حاصل کرتا ہے کہ اس کی ادائیگی کا ارادہ نہ ہو' پھر وہ اسی حالت میں دنیا سے رخت سفر باندھ جائے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قرضخواہ کو اس سے بدلہ دلوائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بشر بن نمیر کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک متروک روایت کی حیثیت رکھتی ہے' اس کے اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے روایت کردہ الفاظ یہ ہیں: جو آدمی ادائیگی کی نیت سے کسی سے قرض حاصل کرتا ہے' پھر وہ قرض ادا کرنے سے پہلے دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس کی ادائیگی کر دے گا۔ جو آدمی کسی سے قرض حاصل کرتا ہے' اس کا ارادہ ادائیگی کا نہ ہو' پھر وہ ادائیگی سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائے گا کیا' تو نے یہ خیال کیا تھا کہ میں اپنے بندے کے حق میں تجھ سے مواخذہ نہیں کروں گا؟ پھر اس آدمی کی نیکیاں لے کر دوسرے آدمی کے نامہ اعمال میں شامل کر دی جائیں گی' اگر اس کے پاس نیکیاں موجود نہیں ہوں گی' تو دوسرے آدمی کے گناہ لے کر اس (مقروض) کے نامہ اعمال میں شامل کیے جائیں گے۔

2755 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ اَمْوَال النَّاس يُرِيد أداء ها أدّى اللّٰه عَنهُ وَمَنْ اَخذ اَمْوَال النَّاس يُرِيد اِتلافها أتْلفه الله

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهمَا

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس ارادہ سے لوگوں سے اموال حاصل کرتا ہے کہ وہ انہیں واپس لوٹا دے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرض ادا کرے گا۔ جو لوگوں کے اموال حاصل کرتا ہے' تاکہ انہیں ضائع کر دے' تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ضائع کر دے گا۔

امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2756 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حمل من أمتِیْ دينا ثُمَّ جهد فِیْ قَضَائِهِ ثُمَّ مَاتَ قبل اَن يَقْضِيْه فَاَنا وليه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا جو امتی کسی سے قرض حاصل کرتا ہے' پھر وہ اس کی ادائیگی کی کوشش کرتا ہے' اور ادائیگی سے پہلے وہ انتقال کر جاتا ہے' تو اس کا میں نگران ہوں گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2757 - وعنها رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَت تداين فَقيل لَهَا مَا لَك وللدين وَلَك عَنهُ مندوحة قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد كَانَت لَهُ نِيَّة فِیْ اَدَاءِ دينه اِلَّا كَانَ لَهُ من اللّٰه عون فَاَنا أَلتمس ذٰلِكَ العون

وَفِیْ رِوَايَةٍ من كَانَ عَلَيْهِ دين همه قَضَاؤُهُ اَوْ هم بِقَضَائِهِ لم يزل مَعَهُ من اللّٰه حارس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ مُتَّصِل فِيْهِ نظر وَقَالَ فِيْهِ كَانَ لَهُ من اللّٰه عون وَسبب لَهُ رزقا

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے منقول ہے: وہ قرض حاصل کیا کرتی تھیں' ان سے دریافت کیا گیا۔ کس مقصد کے لیے آپ قرض حاصل کیا کرتی تھیں جبکہ آپ کو بظاہر اس کی ضرورت بھی نہیں تھی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی واپسی کی نیت سے قرض حاصل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ مسلسل اس کی معاونت کرتا رہتا ہے۔

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) تو میں اس کی مدد تلاش کرنے کی غرض سے قرض لیتی ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو آدمی قرض حاصل کرتا ہے' اس کا ارادہ اس کے واپس لوٹانے کا ہو' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ اس کے ساتھ مقرر کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ البتہ اس کی سند میں انقطاع موجود ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت متصل سند سے نقل کی ہے' مگر یہ محل نظر ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل ہوتی رہتی ہے' اور اس سبب اسے رزق حاصل ہوتا ہے۔

2758 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَت مَيْمُونَة تدان فتكثر فَقَالَ لَهَا اَهلهَا فِيْ ذٰلِكَ ولاموها ووجدوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أترك الدّين وَقد سَمِعت خليلي وصفيي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من اَحَد يدان دينا يعلم اللّٰه اَنَّهُ يُرِيد قَضَاءَ هُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰه عَنهُ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بکثرت قرض حاصل کرتی تھیں' ان کے اہل خانہ نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا بلکہ اس حوالے سے ان کی ملامت کی اور اظہار ناراضگی کیا' تو انہوں نے جواب میں کہا: میں قرض حاصل کرنا ہرگز ترک نہیں کرسکتی' اس لیے میں نے اپنے خلیل اور اپنے صفی یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی قرض حاصل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کا قصد ادائیگی کا ہو' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کی طرف سے قرض ادا کروادے گا۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2759 - وَعَن صُهَيْب الْخَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل تدين دينا وَهُوَ مجمع اَن لَا يُوْفيه اِيَّاه لَقِي اللّٰه سَارِقا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاده مُتَّصِل لَا بَاْس بِهٖ اِلَّا اَن يُوْسُف بن مُحَمَّد بن صَيْفِيْ بن صُهَيْب قَالَ الْبُخَارِيّ فِيْهِ نظر

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفْظُهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل تزوج امْرَاَة يَنْوِي اَن لَا يُعْطِيَهَا من صَدَاقهَا شَيْئًا مَاتَ يَوْم يَمُوْت وَهُوَ زَان وَاَيّمَا رجل اشْترى من رجل بيعا يَنْوِي اَن لَا يُعْطِيَهٗ من ثمنه شَيْئًا مَاتَ يَوْم يَمُوْت وَهُوَ خائن والخائن فِي النَّار

وَفِيْ اِسْنَاده عَمْرو بن دِيْنَار مَتْرُوك

❀ — حضرت صہیب الخیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قرض حاصل کرتا ہے' اور اس کا پختہ ارادہ اسے واپس کرنے کا نہ ہو' تو وہ (قیامت کے دن) بطور چور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند متصل ہے' اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے' تاہم یوسف بن محمد بن سیفی بن صہیب نامی راوی کا معاملہ مختلف صورت حال کا حامل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ محل نظر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com

وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس خاتون کو اس کے مہر میں سے کوئی چیز بھی نہیں دے گا' تو وہ آدمی جب دنیا سے رخصت ہوگا' تو وہ زانی کی حالت میں ہوگا' جب کوئی آدمی کسی سے کوئی چیز خریدتا ہے' تو اس کا قصد ہوتا ہے کہ وہ دوسرے آدمی کو قیمت میں سے کچھ بھی نہیں دے گا' تو جب وہ فوت ہوتا ہے' وہ خائن کی حالت میں ہوتا ہے' اور خائن آدمی جہنم میں داخل ہوگا۔

اس روایت کی سند میں عمرو بن دینار نامی راوی متروک ہے۔

2760 - وَعَنِ الْقَاسِمِ مولی مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بلغه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تدین بدین وَهُوَ یُرِید اَن یَقْضِیَه حَرِیص علی اَن یُؤَدِّیه فَمَاتَ وَلَمْ یقْض دینه فَاِن اللّٰه قَادر علی اَن یُرْضِی غَرِیْمه بِمَا شَاءَ من عِنْدَه وَیغْفر للمتوفی وَمَنْ تدین بدین وَهُوَ یُرِید اَن لَا یَقْضِیَه فَمَاتَ علی ذٰلِكَ وَلَمْ یقْض دینه فَاِنَّهُ یُقَال لَهُ أظننت اَنا لن نوفی فَلَانا حَقه مِنْك

فَیُؤْخَذ من حَسَنَاته فَیجْعَل زِیَادَة فِیْ حَسَنَات رب الدّین فَاِن لم یکن لَهُ حَسَنَات اَخذ من سیئات رب الدّین فَجعلت فِیْ سیئات الْمَطْلُوْب

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀ — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے غلام قاسم سے منقول ہے: انہیں یہ روایت موصول ہوئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی سے قرض حاصل کرتا ہے' اس کا ارادہ اسے واپس کرنے کا ہو' پھر وہ اس کی ادائیگی میں حریص بھی ہو' پھر وہ ایسی حالت میں وفات پا جائے کہ زاس نے قرض واپس نہ کیا ہو' تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو جس طرح چاہے' اپنی طرف سے خوش کر دے اور فوت ہونے والے آدمی کی بخشش کر دے۔ جو آدمی قرض حاصل کرتا ہے' اس کا ارادہ اسے واپس کرنے کا نہ ہو' وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس نے اپنا قرض واپس نہ کیا ہو' اسے یوں کہا جائے گا: کیا' تو نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم فلاں آدمی کا حق تیری طرف سے ادا نہیں کروائیں گے' پھر اس آدمی کی نیکیاں لی جائیں گی' قرض خواہ کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کر دیا جائے گا' اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی' تو قرض خواہ کی برائیاں لے کر اس (مقروض) کے گناہوں میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اسی طرح یہ روایت ''مرسل'' کے طور پر بھی منقول ہے۔

2761 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَعَلَیْهِ دِیْنَار اَوْ دِرْهَم قضی من حَسَنَاته لَیْسَ ثَمَّ دِیْنَار وَلَا دِرْهَم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر

وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدّین دینان فَمَنْ مَاتَ وَهُوَ یَنْوِی قَضَاءَ هُ فَاَنَا ولیه وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا یَنْوِی قَضَاءَ هُ فَذَاك الَّذِیْ یُؤْخَذ من حَسَنَاته لَیْسَ یَوْمَئِذٍ دِیْنَار وَلَا دِرْهَم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں

www.waseemziyai.com

انتقال کر جائے کہ اس کے ذمہ ایک دینار' یا ایک درہم (بطور قرض وغیرہ) ہو' تو اس کی نیکیوں میں سے اس کی ادائیگی کی جائے گی' اس لیے وہاں (قیامت کے دن) کوئی دینار' یا درہم موجود نہیں ہوگا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' اس کی روایت میں ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرض دو قسم کا ہوتا ہے' جو آدمی اس حالت میں انتقال کرتا ہے کہ اس کا ارادہ ادائیگی کا تھا' تو میں اس کا نگران ہوں گا' جو آدمی اس حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ اس کی ادائیگی کی نیت نہیں رکھتا تھا' تو اس آدمی کی نیکیاں اس دن وصول کر لی جائیں گی' جب درہم و دینار موجود نہیں ہوں گے۔

2762 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد اللّٰه بن جحش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدا حَيْثُ تُوضَع الْجَنَائِز فَرفع رَأسه قبل السَّمَاء ثُمَّ خفض بَصَره فَوضع يَده على جَبهته فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا أنزل من التَّشْدِيْد

قَالَ فَعرفنَا وسكتنا حَتّٰى اِذا كَانَ الْغَد سَالَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا التَّشْدِيْد الَّذِیْ نزل قَالَ فِی الدّين وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَو قتل رجل فِیْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قتل ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قتل وَعَلَيْهِ دين مَا دخل الْجَنَّة حَتّٰى يقْضى دينه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز ہوتے تھے' جہاں جنازے لائے جاتے تھے۔ آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر آسمان کی طرف ملاحظہ کیا' پھر آپ نے اپنی نظر کو نیچے کر لیا' پھر آپ نے اپنا دست اقدس اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کتنی شدت کا نزول ہوا ہے؟ راوی کا بیان ہے: ہمیں محسوس ہوا' مگر ہم نے خاموشی اختیار کی' دوسرے دن ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ شدت کیا تھی' جس کا نزول ہوا تھا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ قرض کے حوالے سے تھی' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جائے' پھر وہ زندہ کیا جائے' پھر وہ قتل کیا جائے' پھر وہ زندہ کیا جائے' پھر قتل کیا جائے جبکہ اس کے ذمہ قرض ہو' تو وہ آدمی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا' جب تک وہ قرض نہیں ادا کرے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2763 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رَجُلًا من بنی اِسْرَائِيْل سَالَ بعض بنی اِسْرَائِيْل اَن يسلفه ألف دِيْنَار فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّهَدَاءِ أشهدهم فَقَالَ كفى بِاللّٰهِ شَهِيدا قَالَ فائتنی بالكفيل

قَالَ كفى بِاللّٰهِ كَفِيْلا قَالَ صدقت فَدَفعهَا اِلَيْهِ اِلٰى أجل مُسَمّٰى فَخرج فِی الْبَحْر فَقضى حَاجته ثُمَّ

www.waseemziyai.com

التمس مركبا يركبه وَيقدم عَلَيْهِ للأجل الَّذِي اَجله فَلَمْ يجد مركبا فَأخذ خَشَبَة فنقرها فَأدْخل فِيْهَا ألف دِيْنَار وصحيفة مِنْهُ اِلٰى صَاحبهَا ثُمَّ زجج موضعهَا ثُمَّ اَتَى بهَا الْبَحْر فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّك تعلم اَنِّيْ تسلفت فلانا ألف دِيْنَار فَسَاَلَنِيْ كَفِيْلا فَقُلْتُ كفى بِاللّٰهِ كَفِيْلا فَرضِي بك فَسَاَلَنِيْ شَهِيدا فَقُلْتُ كفى بِاللّٰهِ شَهِيدا فَرضِي بك وَاِنِّيْ جهدت اَن أجد مركبا أبْعث اِلَيْهِ الَّذِيْ لَهُ فَلَمْ أقدر وَاِنِّيْ أستودعكها فَرمى بهَا فِي الْبَحْر حَتّٰى ولجت فِيْهِ ثُمَّ انْصَرف وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يلْتَمس مركبا

يخرج اِلٰى بَلَده فَخرج الرجل الَّذِيْ كَانَ أسلفه ينظر لَعَلَّ مركبا قد جَاءَ بِمَالِه فَاِذَا الْخَشَبَة الَّتِيْ فِيْهَا الْمَال فَاَخذهَا لاهله حطبا فَلَمَّا نشرها وجد الْمَال والصحيفة

ثُمَّ قدم الَّذِيْ كَانَ أسلفه وأتى بِالْألف دِيْنَار فَقَالَ وَاللّٰه مَا زلت جاهدا فِيْ طلب مركب لآتيك بِمَالك فَمَا وجدت مركبا قبل الَّذِيْ جِئْت فِيْهِ

قَالَ هَلْ كنت بعثت اِلَيّ بِشَيْءٍ

قَالَ أخْبرك اَنِّيْ لم أجد مركبا قبل الَّذِيْ جِئْت فِيْهِ

قَالَ فَاِن اللّٰه قد أدّى عَنْك الَّذِيْ بعثته فِي الْخَشَبَة فَانْصَرف بِالْألف الدِّينَار راشدا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُعَلّقا مَجْزُوْمًا وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرِهٖ مُسْنَدًا

قَوْلُهٗ زجج بزاى وجيمين اَى طلى نقر الْخَشَبَة بِمَا يمْنَع سُقُوط شَيْءٍ مِنْهُ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کا ذکر کیا' جس نے اپنے قومی بھائی کی خواہش پر کسی شخص کو ایک ہزار دینار بطور قرض دیے تھے' دوسرے آدمی نے کہا: تم میرے پاس کوئی شخص لے آؤ تا کہ میں اسے گواہ بنالوں' اس نے کہا: میرے لیے گواہی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کافی ہے' پھر بھی کوئی کفیل لے آؤ! اس نے جواب دیا: کفالت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کافی ہے' دوسرے آدمی نے کہا: تمہارا کہنا درست ہے' پھر دوسرے آدمی نے مقررہ مدت کی شرط پر رقم دے دی' پہلا آدمی سمندری سفر پر روانہ ہوا' اس نے اپنی ضرورت پوری کر لی' پھر وہ کسی سواری کی تلاش میں نکلا' جو اسے مہلت فراہم کی تھی' مگر سواری دستیاب نہ ہو سکی' اس نے ایک لکڑی حاصل کی' پھر اس نے اسے درمیان سے کھودا' اس میں ایک ہزار دینار رکھ دیے' ایک خط دوسرے آدمی کے نام لکھ کر ساتھ رکھ دیا' اوپر سے اسے بند کر دیا' پھر وہ لکڑی پکڑ کر سمندر کے پاس پہنچا' پھر کہا: اے پروردگار! تو یہ بات خوب جانتا ہے' میں نے فلاں آدمی سے ایک ہزار دینار بطور قرض حاصل کیے تھے' اس نے بطور کفیل مجھ سے دریافت کیا' تو میں نے اسے جواب میں کہا: کفالت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کافی ہے' تو وہ تیری ذات کے کفیل ہونے پر راضی ہو گیا' اس نے مجھ سے گواہ بنانے کے حوالے سے بھی مطالبہ کیا' تو میں نے جواب میں کہا: گواہی کے حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ کافی ہے' تو وہ محض تیری ذات پر رضامند ہو گیا' میں نے سواری حاصل کرنے کی خوب کوشش کی' جس کے ذریعے میں اسے رقم پہنچا دوں' مگر وہ مجھے دستیاب نہ ہو سکی' اب میں یہ تمام معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں' پھر اس نے وہ لکڑی سمندر کی نذر کر دی' حتیٰ کہ

www.waseemziyai.com

وہ لکڑی سمندر میں ڈوب گئی' وہ آدمی واپس پلٹ گیا' پھر بھی وہ آدمی سواری کی تلاش میں کوشش کرتا رہا' تا کہ وہ اپنے شہر واپس پہنچ سکے' جس آدمی نے اسے قرض فراہم کیا تھا' وہ ایک دن اس نیت سے باہر نکلا شاید کوئی سواری آ رہی ہو' تو وہاں اس کا مال پہنچ چکا تھا' وہاں وہ لکڑی بھی تھی جس میں اس کی رقم محفوظ تھی' اس نے اپنے افراد خانہ کے لیے لکڑی پکڑی' جب اسے کاٹا تو اس سے اس کی رقم اور خط دستیاب ہو گیا' پھر وہ آدمی بھی آ پہنچا' جس نے رقم قرض لی تھی' وہ آدمی ایک ہزار دینار اضافی اپنے ساتھ لے آیا تھا' اس نے کہا قسم بخدا! میں سواری کی مسلسل کوشش کرتا رہا تا کہ تمہاری رقم بروقت تمہیں واپس کر دوں مگر مجھے اس سے پہلے سواری دستیاب نہ ہو سکی' دوسرے آدمی نے دریافت کیا: کیا تم نے میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے جواب میں کہا: میں تمہیں بتا تو رہا ہوں کہ مجھے تمہارے پاس پہنچنے کے لیے کوئی سواری دستیاب نہ ہوئی' دوسرے آدمی نے کہا: پھر بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے ادائیگی کر دی جو تم نے لکڑی میں بند کر کے میری طرف روانہ کی تھی' پھر وہ آدمی ایک ہزار دینار لے کر کامیابی اور خوشی کے ساتھ واپس روانہ ہو گی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور معلق اور جزم سے نقل کی ہے۔ امام نسائی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بطور مستند روایت کے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''زجج'' سے مراد ایسی لکڑی ہے' جس کو بیچ سے کھودا گیا ہو' پھر رال کے ساتھ اسے اوپر سے بند کر دیا گیا ہو' تا کہ اس سے کوئی چیز باہر نکل کر ضائع نہ ہو جائے۔

2763/A - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تزوج امْرَاَۃ علی صدَاق وَھُوَ یَنْوِی اَن لَا یُؤَدِّیہ اِلَیْھَا فَھُوَ زَان وَمَنْ ادان دینا وَھُوَ یَنْوِی اَن لَا یُؤَدِّیہ اِلٰی صَاحبہ اَحْسبہُ قَالَ فَھُوَ سَارِق

رَوَاہُ الْبَزَّار وَغَیْرِہ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مہر کے بدلے کسی خاتون سے نکاح کرے' اس کا ارادہ عورت کو مہر نہ ادا کرنے کا ہو' تو وہ آدمی زنا کرنے والا شمار ہو گا۔ جو آدمی کسی سے قرض حاصل کرے' اس کی نیت قرض واپس نہ کرنے کی ہو (راوی کا بیان ہے:) تو وہ چور شمار کیا جائے گا۔

امام بزار اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2764 - وَعَن مَیْمُون الْکرْدِی عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیّمَا رجل تزوج امْرَاَۃ علی مَا قل من الْمهْر اَوْ کثر لَیْسَ فِیْ نَفسہ اَن یُؤَدِّی اِلَیْھَا حَقّھَا خدعھا فَمَاتَ وَلَمْ یؤد اِلَیْھَا حَقّھَا لَقِی اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ وَھُوَ زَان وَاَیّمَا رجل اسْتَدَانَ دینا لَا یُرِید اَن یُؤَدِّی اِلٰی صَاحبہ حَقہ خدعہ حَتّٰی اَخذ مَالہ فَمَاتَ وَلَمْ یؤد دینہ لَقِی اللّٰہ وَھُوَ سَارِق

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر والأوسط وَرُوَاتہ ثِقَات وَتقدم حَدِیْثٌ صُھَیْب بِنَحْوِہٖ

❀ — میمون کردی اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

www.waseemziyai.com

جو آدمی کسی عورت سے مہر قلیل یا کثیر رقم کے عوض نکاح کرتا ہے' اس کے دل میں ارادہ عورت کو حق مہر ادا نہ کرنے کا ہو' وہ اس خاتون کو دھوکہ دیتا ہو' پھر وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس خاتون کا حق مہر اس نے ادا نہ کیا ہو' تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا' تو وہ زنا کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ جو آدمی کسی سے قرض حاصل کرتا ہے' اس کا ارادہ قرض واپس نہ کرنے کا ہو' وہ دھوکہ دے کر مال پر قابض ہو جائے' پھر وہ اسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس نے قرض ادا نہ کیا ہو' تو وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چور کی حیثیت سے پیش ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس سے پہلے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مثل روایت گزر چکی ہے۔

2765 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْعُو اللّٰہ بِصَاحِبِ الدّین یَوْم الْقِیَامَۃ حَتّٰی یُوْقف بَیْن یَدَیْہِ فَیُقَالُ یَا ابْن آدم فیمَ أخذت ھٰذَا الدّین وفیم ضیعت حُقُوق النَّاس فَیَقُوْلُ یَا رب اِنَّك تعلم اَنِّیْ اَخذته فَلَمْ آکل وَلَمْ أشْرب وَلَمْ ألبس وَلَمْ أضیع وَلٰکِن اَتَی عَلیّ اِمَّا حرق وَاِمَّا سرق وَاِمَّا وضیعة فَیَقُوْلُ اللّٰہ صدق عَبدِی اَنا اَحَق من قضی عَنْك فیدعو اللّٰہ بِشَیْءٍ فیضعه فِیْ کفة مِیْزَانه فترجح حَسَنَاته علی سیئاته فَیُدْخل الْجَنَّة بِفضل رَحمته

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ اَحَد أسانیدھم حسن

الوضیعة ھِیَ البیع بِاَقَلّ عَمَّا اشْتری بِہِ

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو طلب کرے گا' اس کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا' پھر فرمائے گا: اے ابن آدم! تو کس مقصد کے لیے قرض لیا تھا اور کس وجہ سے لوگوں کے حقوق غصب کیے تھے؟ تو مقروض عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تیرے علم میں ہے کہ میں نے قرض لیا تھا' مگر میں نے اسے کھایا پیا نہیں تھا' نہ پہنا اور نہ ضائع کیا' مگر مجھ پر آفت کا نزول ہوا' میرا مال نذر آتش ہو گیا' کچھ چوری ہو گیا اور باقی ماندہ ضائع ہو گیا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے درست کہا ہے' میں زیادہ حقدار ہوں کہ تیری طرف سے ادائیگی کروں' پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز طلب کرے گا' جو میزان کے ایک پلڑے میں رکھے گا' تو اس کی نیکیاں گناہوں پر بھاری ہو جائیں گی' پھر وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے فضل و مہربانی سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

امام احمد' امام بزار' امام طبرانی اور امام ابونعیم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی اسانید میں سے ایک سند حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الوضیعۃ'' سے مراد ہے کہ کسی چیز کو اس کی قیمت خرید سے کم میں فروخت کرنا ہے۔

2766 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الدّین یقْتَصّ من صَاحبه یَوْم الْقِیَامَة اِذا مَاتَ اِلَّا من تدین فِیْ ثَلَاث خلال الرجل تضعف قوته فِیْ سَبِیْل اللّٰہ

www.waseemziyai.com

فیستدین یتقوی بہ علی عدو اللّٰہ وعدوہ وَرجل یَمُوْت عِنْدَہ مُسْلِم لَا یجد بِمَا یُکَفِّنُہُ ویواریہ اِلَّا بدین وَرجل خَافَ علی نَفسہ الْعزبَۃ فینکح خشیَۃ علی دینہ فَاِن اللّٰہ یقْضِی عَن ھؤُلَاءِ یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ ھٰکَذَا وَالْبَزَّار

وَلَفْظُہٗ ثَلَاث من تدین فِیْھِنَّ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ یقْض فَاِن اللّٰہ یقْضِی عَنہُ رجل یکون فِیْ سَبِیْل اللّٰہ فیخلق ثَوْبہ فیخاف اَن تبدو عَوْرَتہ اَوْ کلمۃ نَحْوَھَا فَیَمُوْت وَلَمْ یقْض دینہ وَرجل مَاتَ عِنْدَہ رجل مُسْلِم فَلَمْ یجد مَا یُکَفِّنُہُ بِہٖ وَلَا مَا یواریہ فَمَاتَ وَلَمْ یقْض دینہ وَرجل خَافَ علی نَفسہ الْعَنَت فتعفف بِنِکَاح امْرَاَۃ فَمَاتَ وَلَمْ یقْض فَاِن اللّٰہ یقْضِی عَنہُ یَوْم الْقِیَامَۃ

الْعَنَت بِفَتْح الْعین وَالنُّوْن جَمِیْعًا ھُوَ الْاِثْم وَالْفساد

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقروض آدمی کا قیامت کے دن حساب لیا جائے گا جبکہ آدمی نے ایسی حالت میں انتقال کیا ہوگا اور اس نے ابھی قرض ادا نہ کیا ہوگا' تاہم جس آدمی نے تین صورتوں میں سے کسی ایک میں قرض حاصل کیا ہوگا' اس کا معاملہ مختلف ہوگا۔ ایک وہ آدمی ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی قوت کو دوگنا کرنے کی غرض سے قرض وصول کیا ہوگا' اس طرح اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن کے خلاف قوت حاصل کر سکے۔ ایک وہ آدمی ہے' جس کے پاس کسی مسلمان کا انتقال ہوا ہو' اس کے پاس اپنے مسلمان بھائی کے کفن کے لیے کچھ نہ ہو' وہ قرض حاصل کر کے کفن دفن کر سکتا ہو۔ ایک وہ آدمی ہے' جسے اپنے کنوارے رہ جانے کا اندیشہ ہو' وہ اپنے دین کی حفاظت کے لیے نکاح کرنا چاہتا ہو' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے ادائیگی کر دے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: تین صورتیں ایسی ہیں' جب ان میں سے کوئی آدمی قرض حاصل کرے' پھر قرض ادا کیے بغیر انتقال کر جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کروا دے گا۔ ایک وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو' اس کے کپڑے بوسیدہ ہو چکے ہوں اور اس کی شرمگاہ ظاہر ہو جانے کا اندیشہ ہو (راوی کا بیان ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس نے قرض ادا نہیں کیا تھا' ایک وہ آدمی جس کے ہاں کوئی آدمی انتقال کر جائے' جبکہ اس کے پاس کفن دفن کے لیے گنجائش نہ ہو' وہ ایسی حالت میں وفات پا جائے کہ اس نے قرض ادا نہ کیا ہو' ایک وہ آدمی ہے' جسے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو' وہ کسی خاتون سے نکاح کے سبب خود کو محفوظ کرنا چاہے' پھر ایسی حالت میں وفات پا جائے کہ اس نے قرض ادا نہ کیا ہو' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے قرض کی ادائیگی کر دے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''العنت'' میں 'ع' اور 'ن' پر زبر ہے' جبکہ اس سے مراد ہے: گناہ' فساد' دین کی بغاوت۔

2767 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ مَعَ الدَّائِن حَتّٰی یقْضِی دینہ مَا لم یکن فِیْمَا یکرھہُ اللّٰہ

www.waseemziyai.com

قَالَ وَکَانَ عبد اللّٰہ بن جَعْفَر یَقُوْلُ لخازنه اذْهَبْ فَخذ لی بدین فَاِنِّیْ أکره اَن اَبیت لَیْلَة اِلَّا وَاللّٰہ معی بعد اِذْ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَله شَوَاهد

❀ — حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے قرض کی ادائیگی نہیں کر دیتا یا جب تک وہ اس میں ایسی صورت اختیار نہیں کرتا' جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔

راوی کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اپنے منشی سے فرمایا کرتے تھے: تم جاؤ! میرے لیے قرض حاصل کرو' اس لیے مجھے ایسی صورت ناپسند ہے کہ ذات باری تعالیٰ میرے ساتھ نہ ہو' میں نے خود یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن رکھی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' اور اس پر شواہد موجود ہیں۔

2768 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰہ فَقَدْ ضاد اللّٰہ فِیْ أمره وَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ دین فَلَیْسَ ثَمَّ دِیْنَار وَلَا دِرْهَم وَلٰکِنهَا الْحَسَنَات والسیئات وَمَنْ خَاصم فِیْ بَاطِل وَهُوَ یعلم لم یزل فِیْ سخط اللّٰہ حَتّٰی ینْزع وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِن مَا لَیْسَ فِیْهِ حبس فِیْ ردغة الخبال حَتّٰی یَاْتِیْ بالمخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ الْحَاکِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهٖ وَیَاْتِیْ لَفْظهمَا اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی شخص کا سفارشی' یا اللہ تعالیٰ کی کسی حد کے حوالے سے مانع بن جائے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا۔ جو آدمی اس حالت میں مر جائے کہ اس کے ذمہ قرض موجود ہو' اس (قیامت کے) دن جب کوئی درہم و دینار موجود نہیں ہوں گے' تاہم نیکیاں اور گناہ موجود ہوں گے' جو آدمی باطل معاملہ میں تنازع کرتا ہے' اسے اس کے بطلان کا علم بھی ہو' تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں شمار ہوگا' جب تک وہ متنازع معاملہ سے الگ نہیں ہو جاتا' جو آدمی کسی مسلمان کے حوالے سے ایسی بات کہے' جو اس میں موجود نہ ہو' تو ایسے آدمی کو ''ردغۃ الخبال'' میں بند کر دیا جائے گا' یہاں تک وہ اس بات سے باز آ جائے' جو اس نے کہی تھی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابوداؤد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' اور دونوں کے نقل کردہ الفاظ آئندہ آئیں گے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

2769 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاهُنَا اَحَد من بنی فَلَان فَلَمْ یجبهُ اَحَد ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَحَد من بنی فَلَان فَلَمْ یجبهُ اَحَد ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَحَد من بنی فَلَان فَقَامَ رجل فَقَالَ اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ من منعك اَن تُجِیْبنِیْ فِی الْمَرَّتَیْنِ الْاَولیین

www.waseemziyai.com

قَالَ اِنِّیْ لم أنوه بكم اِلَّا خيرا اِن صَاحبكُمْ مأسور بِدِيْنِهِ فَلَقَد رَاَيته اُدى عَنهُ حَتّٰى مَا اَحَد يَطْلُبهُ بِشَيْءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِن صَاحبكُمْ حبس على بَاب الْجَنَّة بدين كَانَ عَلَيْهِ

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ فَاِن شِئْتُمْ فافدوه وَاِن شِئْتُمْ فأسلموه اِلٰى عَذَاب الله

فَقَالَ رجل عَلَىّ دينه فقضاه

قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَوَوْهُ كلهم عَن الشّعبِيّ عَن سمُعَان وَهُوَ ابْن مشنج عَن سَمُرَة وَقَالَ الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِيخه الْكَبِيْر لَا نعلم لسمعان سَمَاعا من سَمُرَة وَلَا لِلشَّعْبِیّ سَمَاعا من سمُعَان

❀—حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' جس میں آپ نے فرمایا: کیا یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی آدمی موجود ہے؟ آپ کی خدمت میں جواباً عرض نہ کیا گیا' پھر آپ نے دریافت کیا: کیا یہاں کوئی بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا آدمی موجود ہے' اس کا بھی جواب نہ دیا گیا' آپ نے پھر سوال کیا: کیا یہاں بنوں فلاں سے تعلق رکھنے والا آدمی موجود ہے؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ہوں' آپ نے فرمایا: تم نے پہلی بار مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ پھر فرمایا: میں نے تم لوگوں کے لیے بھلائی کی تمنا کی تھی' تمہارے ایک ساتھی کو محض قرض کے سبب قید کیا گیا ہے' پھر میں نے ملاحظہ کیا کہ اس کی طرف سے ادائیگی کی گئی ہے' حتیٰ کہ کوئی ایسا آدمی موجود نہیں تھا جس نے اس سے کسی چیز کا تقاضا کرنا ہو۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: تمہارے دوست کو جنت کے دروازے پر اس قرض کے سبب روک دیا گیا' جو اس کے ذمہ ضروری تھا۔

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: اگر تم لوگ پسند کرو' تو اس کا فدیہ ادا کر سکتے ہو' اگر تم چاہو' تو اسے عذاب کے سپرد کر سکتے ہو' ایک آدمی نے عرض کیا: اس کا قرض میرے ذمہ' پھر اس نے اس آدمی کی طرف سے قرض ادا کر دیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے امام شعبی اور سمعان بن مشنج کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''تاریخ کبیر'' میں یہ نقل کی ہے۔ سمعان کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں ہمیں علم نہیں ہے' اور نہ ہی امام شعبی کے سمعان سے سماع کا علم ہے۔

2770 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَاحب الدّين مأسور بِدِيْنِهِ يشكو اِلَى اللّٰهِ الْوحدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِيْه الْمُبَارك بن فضَالة

❀—حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مقروض آدمی کو اس کے قرض

www.waseemziyai.com

کے بارے میں پابند کیا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں الگ کیے جانے کی شکایت کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں مبارک بن فضالہ نامی راوی موجود ہے۔

2771 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أعظم الذُّنُوْب عِنْد اللّٰہ اَن یلقاہ بِھَا عبد بعد الْکَبَائِر الَّتِیْ نھی اللّٰہ عَنْھَا اَن یَمُوْت رجل وَعَلِیْہِ دین لَا یدع لَہٗ قَضَاء

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْبَیْھَقِیّ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: کبائر کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی چیز کے ساتھ حاضر ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے وہ ایسی حالت میں وفات پا جائے کہ اس کے ذمہ قرض موجود ہو اور اس نے قرض کی ادائیگی کے حوالے سے کوئی چیز نہ چھوڑی ہو۔

امام ابوداؤد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2772 - وَعَن شفی بن ماتع الأصبحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃ یُؤْذونَ اَھْلِ النَّارِ علی مَا بھم من الْاَذٰی یسعون مَا بَیْنَ الْحَمِیْم والجحیم یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُور یَقُوْلُ بعض اَھْلِ النَّارِ لبَعض مَا بَال ھٰؤُلَاءِ قد آذونا علی مَا بِنَا من الْاَذٰی

قَالَ فَرجل مُعَلّق عَلَیْہِ تَابُوت من جمر وَرجل یجر أمعاء ہ وَرجل یسیل فوہ قَیْحا ودما وَرجل یَاْکُل لَحْمہ فَیُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذٰی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِیْ عُنُقہ اَمْوَال النَّاس لَا یجد لَھَا قَضَاء اَوْ وَفَاء

الحَدِیْثِ رَوَاہُ ابْن أبی

الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لین وَیَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ فِی الْغَیْبَۃ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ — شفیع بن ماتع اصبحی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: چار قسم کے لوگ اہل جہنم کے عذاب میں اضافہ کا سبب بنیں گے۔ وہ حمیم وجحیم کے مابین دوڑتے پھریں گے اور بربادی کا شور مچاتے پھریں گے اہل جہنم ایک دوسرے سے دریافت کریں گے ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم لوگ اتنی اذیت میں نہیں تھے جتنی ان کے آنے کی وجہ سے پہنچی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی وہ ہوگا جس پر آگ سے تیار شدہ تابوت مسلط ہوگا ایک آدمی وہ ہوگا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا ایک ایسا آدمی ہوگا کہ اس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا ایک آدمی ایسا ہوگا جو اپنا گوشت نوچ کر کھا رہا ہوگا۔ تابوت والے آدمی سے کہا جائے گا: اس کم بخت کا کیا معاملہ ہے جس نے ہمیں اتنی اذیت اور تکلیف سے دوچار کیا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا: یہ بدقسمت ہے جو اس حالت میں مر گیا تھا کہ اس کے ذمہ لوگوں کے اموال تھے اور اس کی ادائیگی کی بھی کوئی صورت نہیں تھی۔

امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کمزور سند سے نقل کی ہے۔ یہ روایت آگے چل کر غیبت کی مذمت کے باب میں مکمل طور پر بھی آئے گی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

www.waseemziyai.com

2773 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نفس الْمُؤْمِن معلقَة بِدِیْنِهِ حَتّٰی یقْضی عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ نفس الْمُؤْمِن معلقَة مَا كَانَ عَلَیْهِ دین

وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مومن کی جان اس کے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے' جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہیں کر دیا جاتا۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: مسلمان کی جان اس وقت تک معلق رہتی ہے' جب تک اس کے ذمہ قرض باقی رہتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

2774 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفّی رجل فغسلناه و كفناه و حنطناه ثُمَّ اَتَیْنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّی عَلَیْهِ فَقُلْنَا تصلی عَلَیْهِ فخطا خطْوَة ثُمَّ قَالَ أعلیه دین قُلْنَا دِیْنَارَانِ فَانْصَرف فتحملهما اَبُوْ قَتَادَة فأتیناه فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَة الدینار ان عَلیّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قد اَوْفَی اللّٰه حق الْغَرِیْم وبرِیء مِنْهُمَا الْمَیِّت قَالَ نَعَمْ فصلی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ بیومین مَا فعل الدینار ان قلت اِنَّمَا مَاتَ أمس

قَالَ فَعَاد اِلَیْهِ من الْغَد فَقَالَ قد قضیتهما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاٰن بردت جلدته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ بِاخْتِصَار

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی کی وفات ہوئی اسے غسل دیا گیا' اسے کفن پہنایا گیا' اس کے لیے خوشبو بھی استعمال کی گئی' پھر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تاکہ آپ سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے عرض کریں' چنانچہ ہم نے آپ سے نماز جنازہ پڑھانے کے لیے سے عرض کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک قدم مبارک اٹھایا' پھر آپ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض تو نہیں تھا؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! دو دینار قرض تھا' تو آپ واپس تشریف لے آئے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دو دینار کی ادائیگی اپنے ذمہ لی' پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کیا: یارسول اللہ! ان دو دیناروں کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرض خواہ کا حق پورا کروادے گا جبکہ میت دونوں سے بے تعلق ہو چکی ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

www.waseemziyai.com

کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے دو دن بعد فرمایا: ان دو دیناروں کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: اس کا ابھی کل ہی انتقال ہوا ہے (راوی کا بیان ہے:) آئندہ روز حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے دو دینار ادا کر دیے ہیں' آپ نے فرمایا: اب میت کا جسم ٹھنڈا ہو گیا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کیا ہے۔

2775 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا اُتِیَ بالجنازۃ لم یسْاَل عَنْ شَیْءٍ من عمل الرجل وَیسْأل عَن دینہ فَاِن قِیْلَ عَلَیْہِ دین کف عَن الصَّلَاۃ عَلَیْہِ وَاِن قِیْلَ لَیْسَ عَلَیْہِ دین صلی عَلَیْہِ فَأتی بِجنَازَۃ فَلَمَّا قَامَ لیکبر سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ علی صَاحبکُمْ دین قَالُوْا دِیْنَارَانِ فَعدل عَنہُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صلوا علی صَاحبکُمْ فَقَالَ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھما عَلَیّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ برىء مِنْھُمَا فَتقدم رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فصلی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ لعَلی بن اَبِیْ طَالِبٍ جَزَاک اللّٰہ خیرا فک اللّٰہ رھانک کَمَا فککت رھان اَخِیک

اِنَّہُ لَیْسَ من میت یَمُوْت وَعَلِیْہِ دین اِلَّا وَھُوَ مُرْتَھن بِدِیْنِہِ وَمَنْ فک رھان میت فک اللّٰہ رھانہ یَوْم الْقِیَامَۃ فَقَالَ بَعْضُھُمْ ھٰذَا لعَلی خَاصَّۃ أم للْمُسْلِمین عَامَّۃ قَالَ بل للْمُسْلِمین عَامَّۃ

رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیّ وَرَوَاہُ اَیْضًا بِنَحْوِہٖ عَن طَرِیْق عبید اللّٰہ الْوَصَّافِیْ عَن عَطِیَّۃ عَنْ اَبِیْ سعید

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ پیش کیا گیا' آپ میت کے کسی بھی عمل کے حوالے سے سوال نہیں کرتے تھے' تاہم قرض کے حوالے سے ضرور دریافت فرماتے تھے' اگر عرض کیا جاتا ہاں' میت کے ذمہ قرض باقی ہے' تو آپ نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے' اگر عرض کیا جاتا کہ میت کے ذمہ کوئی قرض نہیں ہے' تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ لایا گیا آپ تکبیر کا آغاز کرنے والے تھے' تو آپ نے اچانک رک کر دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی پر قرض تو نہیں ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! دو دینار قرض ہے؟ آپ میت کو چھوڑ کر واپس جانے لگے' پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ دو دینار میرے ذمہ ہیں' یہ دونوں سے بے تعلق ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے' میت پر نماز جنازہ پڑھائی' پھر آپ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے' اللہ تعالیٰ تمہارے رہن کو چھڑائے' جس طرح تم نے اپنے بھائی کے رہن کو چھڑوایا ہے' جو آدمی انتقال کر جائے اس کے ذمہ قرض ہو' تو میت اپنے قرض کے بدلے رہن رہتی ہے' جو آدمی کسی میت کا رہن چھڑواتا ہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا رہن چھڑوائے گا' ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ مسئلہ محض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے ہے؟ یا سب مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: یہ حکم سب مسلمانوں کے لیے

www.waseemziyai.com

عام ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس کی مثل عبیداللہ وصافی اور عطیہ کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2776 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْھَا قَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دین قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن جِبْرِیْل نھانی اَن اُصَلِّی علی من عَلَیْہِ دین فَقَالَ اِن صَاحب الدّین مُرْتَھن فِیْ قَبرہ حَتّٰی یقْضی عَنہُ دینہ

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفْظُہٗ قَالَ کُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُتی بِرَجُل یُصَلِّی عَلَیْہِ فَقَالَ ھَلْ علی صَاحبکُمْ دین قَالُوْا نعم

قَالَ فَمَا ینفعکم اَن اُصَلِّی علی رجل روحہ مُرْتَھن فِیْ قَبرہ لَا تصعد روحہ اِلَی السَّمَاء فَلَو ضمن رجل دینہ قُمْت فَصلیت عَلَیْہِ فَاِن صَلَاتی تَنْفَعہُ

قَالَ الْحَافِظ قد صَحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ لَا یُصَلِّی علی الْمَدِیْن ثُمَّ نسخ ذٰلِك

فروی مُسْلِم وَغَیْرِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَغَیْرِہٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالرجلِ الْمَیّت عَلَیْہِ الدّین فَیسْأَل ھَلْ ترك لدینِہٖ قَضَاء فَاِن حدث اَنَّہٗ ترك وَفَاء صلی عَلَیْہِ وَاِلَّا قَالَ صلوا علی صَاحبکُمْ فَلَمَّا فتح اللّٰہ عَلَیْہِ الْفتُوْح قَالَ اَنا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ من أنفسھم فَمَنْ توفّی وَعَلِیْہِ دین فعلی قَضَاؤُہٗ وَمَنْ ترك مَالا فلورثتہ

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ پیش کیا گیا' تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں' آپ نے لوگوں سے دریافت کیا: کیا میت کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے منع کیا ہے کہ میں ایسی میت کی نماز جنازہ پڑھاؤں جس پر قرض موجود ہے' پھر آپ نے فرمایا: مقروض میت کو قبر میں رہن رکھا جاتا ہے' حتیٰ کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔

امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' ایک جنازہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی (میت) کے ذمہ قرض ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تمہیں اس بات کا کیا فائدہ ہوگا کہ میں ایسے آدمی کی نماز جنازہ ادا کروں جس کو قبر میں رہن رکھا گیا ہو' اس کی روح آسمان کی طرف بلند نہ ہوتی' اگر کوئی آدمی اس کے قرض کا ضامن بن سکتا ہے' تو میں اس کی نماز جنازہ پڑھا دوں گا' اس لیے ایسی صورت میں میری نماز جنازہ اس کے لیے نافع ثابت ہو سکتی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ امر مستند حیثیت سے منقول ہے کہ آپ کسی مقروض

www.waseemziyai.com

میت کی نماز جنازہ ادانہیں کرتے تھے' مگر بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا تھا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے یہ معمول تھا کہ جو مقروض میت آپ کے حضور پیش کی جاتی تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں' آپ دریافت کرتے تھے کہ اس آدمی (میت) نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ اگر عرض کیا جاتا کہ میت نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے' تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے ورنہ یوں فرماتے: تم خود اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو' مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات عنایت کیں' تو آپ نے فرمایا: میں مسلمان کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں' جو آدمی وفات پا جائے جبکہ اس کے ذمہ قرض موجود ہو' تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' اور جو آدمی مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثاء کا ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ مُطْلِ الْغَنِیِّ وَالتَّرْغِیْبُ فِیْ اِرْضَاءِ صَاحِبِ الدَّیْنِ

باب: خوشحال آدمی کے ٹال مٹول کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز قرض خواہ کو رضامند کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2777 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مطل الْغَنِیّ ظلم وَاِذَا أتبع اَحَدُکُمْ علی مَلِیء فَلیتبعْ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

أتبع بِضَم الْھمزَۃ وَسُکُون التَّاء اَی اُحِیْل

قَالَ الْخطابِیّ وَاَھْلِ الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ اتبع بتَشْدید التَّاء وَھُوَ خطأ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: (قرض کی ادائیگی کے حوالے سے) خوشحال آدمی کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے' اور جب کسی قرض خواہ کو کسی دوسرے آدمی کے سپرد کیا جائے' تو وہ اس کے ہاں جائے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اتبع'' میں 'ا' پر پیش جبکہ 'ت' پر سکون ہے۔ اس کا مطلب ہے: احاطہ کیا جائے۔ علامہ خطابی کا بیان ہے: محدثین کرام نے کہا: لفظ ''اتبع'' 'ت' پر تشدید ہو' تو یہ لفظ غلط تصور ہوگا۔

2778 - وَعَن عَمْرو بن الشرید عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لی الْوَاجِد

یحل عرضہ وَمَالہ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

لی الْوَاجِد بِفَتْح اللَّام وَتَشْدِید الْیَاء ای مطل الْوَاجِد الَّذِیْ هُوَ قَادر علی وَفَاء دینه یحل عرضه ای یُبِیْح اَن یذکر بِسوء الْمُعَامَلَة وعقوبته حَبسه

❀—عمرو بن شرید اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کیا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گنجائش ہونے کے باوجود آدمی کا ٹال مٹول سے کام لینا' اس کی عزت اور دولت کو حلال کر دیتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''لی الواجد'' میں 'ل' پر زبر اور 'ی' پر تشدید ہے۔ اس کا مطلب ہے: گنجائش رکھنے والے آدمی کا قرض کی ادائیگی کے حوالے سے حیلے بہانے سے کام لینا جبکہ وہ ادائیگی کی ہمت رکھتا ہو' ایسے آدمی کی عزت حلال ہو جاتی ہے یعنی یہ بات درست ہو جاتی ہے کہ ایسے آدمی کا معاملہ خرابی کی نذر کیا جائے اور اس کی سزا یہ ہے اسے قید کر دیا جائے۔

2779 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یحب اللّٰه الْغَنِیّ الظلوم وَلَا الشَّیْخ الجهول وَلَا الْفَقِیْر المختال

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِن اللّٰه یبغض الْغَنِیّ الظلوم وَالشَّیْخ الجهول والعائل المختال

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنْ عَلِیٍّ والْحَارث وثق وَلَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀—حضرت علی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ظالم خوشحال آدمی کو' جہالت کا مظاہرہ کرنے والے بوڑھے کو اور غریب متکبر کو پسند نہیں کرتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ ظالم خوشحال بوڑھے جاہل اور غریب متکبر کو پسند نہیں کرتا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم اوسط میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے حارث نامی راوی ثقہ قرار دیا ہے' اور ''متابعات'' کے حوالے سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

2780 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة یُحِبهُمْ اللّٰه وَثَلَاثَة یبغضهم اللّٰه فَذکر الْحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ وَالثَّلَاثَة الَّذِیْنَ یبغضهم اللّٰه الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْر المختال والغنی الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهما وَرَوَاهُ بِنَحْوِهٖ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وصححاه

❀—حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے) جہاں تک ان تین قسم کے

www.waseemziyai.com

لوگوں کا تعلق ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' وہ یہ ہیں: بوڑھا زانی' غریب متکبر اور ظالم خوشحال آدمی۔

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ دونوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

2781 - وَرُوِیَ عَن خَوْلَة بنت قیس امْرَاَة حَمْزَة بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قدس اللّٰه أمة لَا یَاْخُذ ضعیفها الْحق من قویها غیر متعتع ثُمَّ قَالَ من انْصَرف غَرِیْمه عَنهُ وَهُوَ رَاض صلت عَلَیْهِ دَوَاب الْاَرْض وَنون المَاء وَمَنْ انْصَرف غَرِیْمه وَهُوَ ساخط کتب عَلَیْهِ فِیْ کل یَوْم وَلَیْلَة وجمعة وَشهر ظلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀ — حضرت خولہ بنت قیس جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں' کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی جماعت کو پاک نہیں کرتا' جس کا ضعیف آدمی طاقتور سے اپنا حق حاصل نہیں کرسکتا' پھر آپ نے فرمایا: جس آدمی کا قرض خواہ راضی ہوکر واپس جاتا ہے' تو زمین کے چارپائے بھی اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ مچھلیاں اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ جس آدمی کا قرض خواہ ناراض ہوکر واپس پلٹتا ہے' تو اس کے لیے ہر دن' ہر جمعہ اور ہر مہینہ کے بدلہ میں ظلم لکھا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2782 - وعنها رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ علی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وسق من تمر لرجل من بنی سَاعِدَة فَاَتَاهُ یَقْتَضِیْهِ فَاَمر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا من الْاَنْصَار اَن یَقْضِیْه فقضاه تَمرا دون تمره فَاَبیٰ اَن یقبله فَقَالَ أترد علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ اَحَق بِالْعَدْلِ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاکتحلت عینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بدموعه ثُمَّ قَالَ صدق وَمَنْ اَحَق بِالْعَدْلِ منی لَا قدس اللّٰه أمة لَا یَاْخُذ ضعیفها حَقه من شدیدها وَلَا یتعته ثُمَّ قَالَ یَا خَوْلَة عدیه واقضیه فَاِنَّهُ لَیْسَ من غَرِیْم یخرج من عِنْد غَرِیْمه رَاضِیا اِلَّا صلت عَلَیْهِ دَوَاب الاَرْض وَنون الْبحار وَلَیْسَ من عبد یلوی غَرِیْمه وَهُوَ یجد اِلَّا کتب اللّٰه عَلَیْهِ فِیْ کُلّ یَوْم وَلَیْلَة اِثْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْر من رِوَایَةِ حبَان بن عَلیّ وَاخْتلف فِیْ توثیقه وَرَوَاهُ بِنَحْوِهِ الْاِمَام اَحْمد من حَدِیْثِ عَائِشَة بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی

تعته بتاء ین مثناتین فَوق وعینین مهملتین اَی أقلقه وأتعبه بِکَثْرَة ترداده اِلَیْهِ ومطله اِیَّاه

وَنون الْبحار حوتها

www.waseemziyai.com

وَقَوله يلوى غَرِيمه اَى يمطله ويسوفه

❀—حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بنوساعدہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کھجوروں کا ایک وسق قرض لازم تھا' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ سے اپنی کھجوروں کا تقاضا کیا' آپ نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ آپ کی طرف سے ادائیگی کردے' تو اس کی ادائیگی والی کھجوریں ہلکی نوعیت کی تھیں' تو فریق ثانی نے وہ کھجوریں وصول کرنے سے انکار کردیا' کسی نے اس سے دریافت کیا: تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی جانے والی کھجوروں کو واپس کررہے ہو؟ قرض خواہ نے جواب میں کہا: ہاں۔ انصاف سے کام لینے والا آپ سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے؟ راوی کا بیان ہے: صورت حال سامنے آنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے' پھر آپ نے فرمایا: اس آدمی نے سچ بات کہی ہے' مجھ سے زیادہ انصاف فراہم کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاک نہیں کرتا جس میں کمزور آدمی طاقتور آدمی سے اپنا حق حاصل نہیں کرسکتا' پھر آپ نے فرمایا: اے خولہ! تم ان کو شمار کرو اور ان کی ادائیگی کرو' اس لیے جو آدمی اپنے مقروض سے خوش ہوکر واپس پلٹتا ہے' تو ایسے مقروض کے لیے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں' جو آدمی اپنے قرض خواہ کو اس حالت میں واپس کرتا ہے کہ وہ اس سے ناراض ہو' تو اللہ تعالیٰ ہر دن اور ہر رات کے بدلے اس آدمی کے لیے گناہ لکھ دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں حبان بن علی سے منقول روایت کے طورم پر نقل کی ہے۔ اس کے ثقہ ہونے میں اہل فن کا اختلاف ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عمدہ اور قوی سند سے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تعتعہ'' میں دو 'ت' ہیں اور دو ہی 'ع' ہیں' اس کا مطلب ہے کہ اسے قلق اور اذیت کا سامنا کرنا پڑا' اس کے زیادہ چکر لگواتا ہے اور اسے ٹالنے کی کوشش کرتا ہوئے لفظ ''نون البحار'' کا مطلب ہے' سمندر کی مچھلیاں۔ الفاظ ''یلوی غریمہ'' کا مطلب ہے: ٹال مٹول سے کام لینا اور اسے یوں کہنا: میں بہت جلدی ادا کردوں گا۔

2783 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قدست أمة لَا يعْطى الضَّعِيْف فِيْهَا حَقه غير متعتع

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِقصَّة وَلَفْظُهٗ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِی اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتقاضاه دينا. كَانَ عَلَيْهِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى قَالَ أخرج عَلَيْك اِلَّا قضيتنى فانتهره اَصْحَابه فَقَالُوْا وَيحك تَدْرِی من تكلم فَقَالَ اِنِّیْ أطلب حَقی فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هلا مَعَ صَاحب الْحق كُنْتُمْ ثُمَّ أرسل اِلٰى خَوْلَة بنت قيس فَقَالَ لَهَا اِن كَانَ عنْدك تمر فأقرضينا حَتّٰى يأتينا تمر فنقضيك فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فاقترضه فَقضى الْاَعْرَابِی وأطعمه فَقَالَ أوفيت اَوْفَى اللّٰه لَك فَقَالَ اُولٰئِكَ خِيَار النَّاس اِنَّهٗ لَا قدست أمة لَا يَاْخُذ

www.waseemziyai.com

الضَّعِيْف فِيْهَا حَقه غير متعتع

رَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عَائِشَة مُخْتَصِرًا وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی امت طہارت حاصل نہیں کرسکتی جس کا کمزور آدمی طاقتور سے تکلیف برداشت کیے بغیر اپنا حق حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک واقعہ کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان کے تحریر کردہ الفاظ یہ ہیں: ایک اعرابی (دیہاتی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے قرض کا تقاضا کیا' جس کی ادائیگی آپ کے ذمہ میں لازم تھی' اس نے آپ سے قدرے سخت لہجہ میں گفتگو کی' حتیٰ کہ اس نے مطالبہ کیا کہ مجھے آپ ادائیگی کریں' ورنہ میں آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاؤں گا' صحابہ کرام نے اسے خوب ڈانٹا' کہا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ کس ذات سے گفتگو کر رہے ہو؟ اس نے پھر کہا: میں اپنا حق حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اپنے حاق کا مطالبہ کر رہا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: تم لوگ حق گو اور حق کا تقاضا کرنے والے کا ساتھ کیوں نہیں دیتے؟ پھر آپ نے حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو پیغام کے ذریعے حکم دیا: اگر تمہارے پاس کھجوریں موجود ہوں' تو وہ ہمیں بطور قرض دے دو' جب ہماری کھجوریں تیار ہو کر آئیں گی' تو ہم آپ کو واپس کر دیں گے' حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درست ہے۔ میرے والدین آپ پر نثار ہوں۔ اس طرح آپ نے کھجوریں قرض لے کر دیہاتی کا قرض ادا کیا' پھر اسے آپ نے کھانا بھی کھلایا' اس اعرابی نے عرض کیا: آپ نے مکمل ادائیگی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل اجر عطا کرے' آپ نے فرمایا: اس طرح کے لوگ بہتر ہوتے ہیں' ایسی امت پاکیزگی اختیار نہیں کرسکتی' جس میں کمزور آدمی بغیر پریشانی کے اپنا حق وصول نہیں کرسکتا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُهُنَّ الْمَدْيُوْنَ وَالْمَهْمُوْمُ وَالْمَكْرُوْبُ وَالْمَأْسُوْرُ

باب: ایسے کلمات جو غمگین' پریشان اور قیدی آدمی کے پڑھنے کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

2784 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن مكاتبا جَاءَ هُ فَقَالَ اِنِّيْ عجزت عَن مكاتبتي فأعني فَقَالَ اَلا أعلمك كَلِمَات علمنيهن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ عَلَيْك مثل جبل صبير دينا اَدَّاهُ اللّٰه عَنْك قل اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بحلالك عَن حرامك وأغننى بِفَضْلِك عَمَّن سواك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ایک مکاتب غلام ان کے ہاں آیا' اس نے کہا: میں کتابت کی رقم

www.waseemziyai.com

(اپنے مالک کو) جمع کرانے سے عاجز آچکا ہوں' آپ میری مدد کریں' اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کی مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی؟ اگر تم پر صبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو' تو ان کلمات کے پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کردے گا' وہ کلمات یہ ہیں: اے اللہ! تو اپنے حلال سے حرام کے مقابل میری کفایت کر اور اپنے فضل وکرم سے اپنے سوا ہر ایک سے مجھے بے نیاز کردے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2785 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم الْمَسْجِد فَاِذَا ھُوَ بِرَجُل من الْاَنْصَار یُقَال لَہٗ اَبُوْ اُمَامَۃَ جَالِسا فِیْہِ فَقَالَ یَا اَبَا اُمَامَۃَ مَا لی اَرَاك جَالِسا فِی الْمَسْجِد فِیْ غیر وَقت صَلَاۃ قَالَ ھموم لزمتنی ودیون یَا رَسُوْل اللّٰہِ

قَالَ اَفلا اعلمك كَلَاما اِذا قلته اذھب اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ھمك وَقضی عَنْك دینك فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قل اِذا اَصبَحت وَاِذَا امسیت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اعوذ بك من الْھم والحزن وَاَعُوْذ بك من الْعَجز والكسل وَاَعُوْذ بك من الْبُخل والجبن وَاَعُوْذ بك من غَلَبَۃ الدّین وقھر الرِّجَال قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْھب اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ھمی وَقضی عنی دینی

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' وہاں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی موجود تھا' جس کا نام ''ابوامامہ'' تھا' وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا' آپ نے دریافت کیا: اے ابوامامہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ پریشانیاں لاحق ہیں' قرض ادا کرنا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ اگر تم وہ پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی دور کردے گا' تمہارا قرض بھی ادا کردے گا؟ اس نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرو: اے اللہ! میں سخت پریشانی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں' میں عاجز آنے اور سست ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں' میں کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ میں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اس آدمی کا بیان ہے: میں نے یہ کلمات پڑھے' تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی ختم کردی اور قرض ادا کرنے کی صورت پیدا کردی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2786 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَعَاذٍ اَلَا اعلمك دُعَاء تَدْعُو بِہٖ لَو كَانَ عَلَیْك مثل جبل اَحَد دینا لأداہ اللّٰہ عَنْك قل یَا مَعَاذِ اَللّٰھُمَّ مَالك الْملك تؤتی الْملك

www.waseemziyai.com

من تشَاء وتنزع الْملك مِمَّن تشَاء وتعز من تشَاء وتذل من تشَاء بِيَدِك الْخَيْر اِنَّك على كل شَيْءٍ قدير رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ورحيمهما تعطيهما من تشَاء وتمنع مِنْهُمَا من تشَاء ارْحَمْنِيْ رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں جسے تم پڑھو گے' خواہ احد پہاڑ کے برابر قرض ہوگا' تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کردے گا؟ اے معاذ! تم یہ کلمات پڑھو! اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہتا ہے بادشاہی عنایت کرتا ہے' جسے' تو چاہتا ہے' اس سے محروم کردیتا ہے' تو جسے چاہتا ہے عزت عنایت کرتا ہے' جسے' تو چاہتا ہے ذلت سے دوچار کرتا ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے دنیا اور آخرت کے رحمان ورحیم! تو جسے چاہتا ہے یہ دونوں عنایت کرتا ہے' اور جس سے تو چاہتا ہے یہ دونوں روک لیتا ہے' تو مجھ پر ایسی رحمت کر جس کے سبب مجھے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کردے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2787 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افتقده يَوْم الْجُمُعَةِ فَلَمَّا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى مَعَاذًا فَقَالَ يَا مَعَاذِ مَا لى لم أرك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ليهودى عَلَيّ اُوقِيَّة من تبر فَخرجت اِلَيْك فحبسنى عَنْك فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعَاذِ ألاأعلمك دُعَاء تَدْعُو بِهِ فَلَو كَانَ عَلَيْك من الدّين مثل صبير اَدَّاهُ اللّٰه عَنْك

وصبير جبل بِالْيمن فَادع اللّٰه يَا مَعَاذِ قل اَللّٰهُمَّ مَالك الْملك تؤتى الْملك من تشَاء وتنزع الْملك مِمَّن تشَاء وتعز من تشَاء وتذل من تشَاء بِيَدِك الْخَيْر اِنَّك على كل شَيْءٍ قدير

تولج اللَّيْل فِي النَّهَار وتولج النَّهَار فِي اللَّيْل وَتخرج الْحَيّ من الْمَيّت وَتخرج الْمَيّت من الْحَيّ وترزق من تشَاء بِغَيْر حِسَاب رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ورحيمهما تُعْطِي من تشَاء مِنْهُمَا وتمنع من تشَاء ارْحَمْنِيْ رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَعَاذٌ كَانَ لرجل عَلَيّ بعض الْحق فخشيته فَلَبِثت يَوْمَيْنِ لَا أخرج ثُمَّ خرجت فَجئْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعَاذِ مَا خلفك قلت كَانَ لرجل عَلَيّ بعض الْحق فخشيته حَتّٰى استحييت وكرهت اَن يلقانى

قَالَ اَلا آمُرك بِكَلِمَات تقولهن لَو كَانَ عَلَيْك اَمْثَال الْجبَال قَضَاهُ اللّٰه قلت بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ قل اَللّٰهُمَّ مَالك الْملك فَذكر نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار

وَزَاد فِيْ آخِره اَللّٰهُمَّ أغننى من الْفقر واقض عنى الدّين وتوفنى فِيْ عبادتك وَجِهَاد فِيْ سَبِيْلك

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀—حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غیر حاضر پایا' نماز سے فراغت پر آپ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: اے معاذ! اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں نہیں دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک یہودی کا میرے ذمہ ایک اوقیہ قرض لازم ہے۔ میں آپ کی خدمت میں جارہا تھا' مگر اس نے مجھے راستہ میں روک لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: اے معاذ! کیا میں تمہیں ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ تم وہ پڑھو گے' تو خواہ صبیر پہاڑ کے برابر قرض ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے تمہاری طرف سے ادا کروادے گا (راوی کا بیان ہے: ''صبیر'' یمن کے پہاڑ کا نام ہے) اے معاذ! اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت تم یہ کلمات پڑھو: اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے پسند کرتا ہے بادشاہی سے نوازتا ہے' تو جس سے چاہتا ہے' بادشاہی چھین لیتا ہے' تو جسے پسند کرتا ہے عزت عطا کرتا ہے' جسے چاہتا ہے ذلیل کردیتا ہے' ہر قسم کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے' اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے' تو مردہ کو زندہ کرتا ہے' زندہ سے مردہ نکالتا ہے' تو جسے پسند کرتا ہے' بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔ اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن! دونوں جہانوں کے رحیم! تو دونوں میں سے جو چیز چاہتا ہے' اسے عطا کرتا ہے' جس سے' تو پسند کرتا ہے' اس سے روک لیتا ہے' تو مجھ پر رحمت نازل کر جس کی وجہ سے اپنے سوا ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز کردے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی کا مجھ پر قرض لازم تھا' مجھے اس کا اندیشہ لاحق ہوا' میں دو دن تک اپنے گھر میں رکا رہا' باہر نہ جاسکا' پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے سوال کیا: اے معاذ! تم کہاں رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میرے ذمہ ایک آدمی کا قرض لازم تھا' مجھے اس بارے میں اندیشہ لاحق ہوا مجھے شرم محسوس ہوئی' مجھے پسند نہ آیا کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی راہنمائی نہ کروں جن کے پڑھنے کے سبب خواہ پہاڑوں کے برابر قرض ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کروانے کا اہتمام کردے گا' میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: اے اللہ! تو بادشاہی کا مالک ہے..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق پوری روایت نقل کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اے اللہ! تو مجھے مفلسی سے بے نیاز کردے' مجھے قرض سے نجات عطا کردے' تو اپنی عبادت کے درمیان مجھے موت عطا کر اور اپنی راہ میں جہاد کے دوران مجھے موت عطا کر۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2788 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دخل عَلَیّ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُعَاء علمنیه قلت مَا هُوَ قَالَ كَانَ عِیسَى ابْن مَرْیَم یعلم اَصْحَابه قَالَ لَو كَانَ على اَحَدُكُمْ جبل ذهب دینا فَدَعَا اللّٰه بِذٰلِكَ لقضاه اللّٰه عَنهُ اَللّٰهُمَّ فارج الْهم وَكَاشف الْغم ومجیب دَعْوَة الْمُضْطَرین رَحْمٰن الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ورحیمهما اَنْت ترحمنی فارحمنی برحمة تغنینی بهَا عَن رَحْمَة من سواك

قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَت عَلَیّ بَقِیَّة من الدّین وَكنت للدّین كَارِهًا فَكنت اَدْعُو اللّٰه

www.waseemziyai.com

بِـذٰلِكَ فَـاَتَانِیْ اللّٰه بفائدة فَقضى عنى دينى قَالَتْ عَائِشَة كَانَ لاسماء بنت عُمَيْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَیّ دِيْنَار وَثَلَاثَة دَرَاهِـمْ وَكَانَت تدخل عَلَیّ فأستحيى اَن أنظر فِیْ وَجهِهَا لَا أجد مَا أقضيها فَكنت اَدْعُو بِذٰلِكَ الدُّعَاء فَـمَـا لَبِثـت اِلَّا يَسِيْـرا حَتّٰى رَزَقَنِیْ اللّٰه رزقا مَا هُوَ بِصَدقَة تصدق بهَا عَلَیّ وَلَا مِيْرَاث ورثته فقضاه اللّٰه عنى وَقسمت فِیْ اَهلِیْ قسما حسنا وحليت ابْنة عَبْدُ الرَّحْمٰن بِثَلَاث اَوَاقٍ من ورق وَفضل لنا فضل حسن

رَوَاهُ الْبَـزَّار وَالْـحَاكِم والأصبهانى كلهم عَن الحكم بن عبد اللّٰه الْاَيْلِیْ عَن الْقَاسِمِ عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ كَيْفَ وَالْحكم مَتْرُوك مُتَّهم وَالقَاسِم مَعَ مَا قِيْلَ فِيْهِ لم يسمع من عَائِشَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سنی' جس کی آپ نے مجھے راہنمائی فرمائی تھی' میں نے دریافت کیا: وہ کون سی دعا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے' آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی آدمی کے ذمہ سونے کے پہاڑ کے برابر قرض لازم ہو' تو وہ آدمی ان کلمات سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرض ادا کروادے گا' وہ کلمات دعائیہ یہ ہیں: اے اللہ! اے پریشانی کو ختم کرنے والے! اے غم کو ختم کرنے والے! اے بے کس لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے! اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن! اے دونوں جہانوں کے رحیم! تو مجھ پر رحم کر! تو مجھ پر ایسی رحمت کر جس کے سبب تو مجھے ہر ایک کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مجھ پر کسی کے قرض کی ادائیگی لازم تھی' میں قرض کو ناپسند کرتا تھا' میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' تو مجھے اتنا فائدہ حاصل ہوا کہ میرا قرض ادا ہو گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میرے ذمہ حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا کا کچھ قرض لازم تھا' جو ایک دینار اور تین دراہم کی مقدار تھا' وہ پاس آئیں' ان کی طرف دیکھتے ہوئے مجھے شرم سی محسوس ہوئی' اس لیے کہ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں تھی کہ میں ان کی ادائیگی کو یقینی بنا سکتی' میں نے اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کی' تو کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے فراوانی سے رزق عطا کیا جو مجھے بطور صدقہ حاصل نہیں ہوا تھا' نہ بطور وراثت ملا تھا' اللہ تعالیٰ نے وہ قرض مجھ سے اتار دیا' میں نے اپنے افراد خانہ میں بھی دولت تقسیم کی' اس سے عبدالرحمٰن کی صاحبزادی کے لیے زیور بھی تیار کروایا' پھر بھی میرے پاس مال بچ گیا تھا۔ وہ زیور چاندی کے اوقیہ سے تیار شدہ تھا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے عبداللہ ایلی اور قاسم کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ اس طرح ممکن ہوسکتا ہے حالانکہ حکم بن عبداللہ نامی راوی متروک ہے اور اس پر تہمت کا الزام بھی ہے۔ قاسم کے حوالے سے جو کہا جاتا ہے اس میں یہ بات بھی ہے کہ ان کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔

2789 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَصَاب اَحَدًا قطّ ھم وَلَا حزن فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبدك وَابْن عَبدك وَابْن امتك ناصیتی بِیَدِك مَاض فِیَّ حكمك عدل قضاؤك اَسالك بِكُل اسْم ھُوَ لَك سمیت بِہ نَفسك اَوْ انزلته فِیْ كتابك اَوْ عَلمته اَحَدًا من خلقك اَوْ استاثرت بِہ فِیْ علم الْغَیْب عنْدك اَن تجْعَل الْقُرْآن ربیع قلبِی

وَنور صَدْرِی وجلاء حزنی وَذَھَاب ھمی اِلَّا اذھب اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ھمه وابدله مَكَان حزنه فَرحا

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَنْبَغِی لنا اَن نتعلم ھٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات قَالَ أجل یَنْبَغِی لمن سمعھن اَن یتعلمھن

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلٰی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاكِم كلھم عَنْ اَبِیْ سَلمَة الْجُھَنِیّ عَن الْقَاسِم بن عَبْدُ الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ اِن سلم من اِرْسَال عَبْدُ الرَّحْمٰن عَن اَبِیْہ

قَالَ الْحَافِظ لم یسلم وَاَبُوْ سَلمَة الْجُھَنِیّ یَاْتِیْ ذكره

وروی ھٰذَا الْحَدِیْثِ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیّ بِنَحْوِہٖ وَقَالَ فِیْ آخِرہ قَالَ قَائِل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن المغبون لمن غبن ھٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات

قَالَ أجل فقولوھن وعلموھن فَاِنَّہٗ من قالھن وعلمھن التمَاس مَا فِیْھِنَّ أذھب اللّٰہ كربه وَأطَال فرحه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کو کوئی اندیشہ یا غم اور یا پریشانی لاحق ہو تو وہ یہ کلمات پڑھے: اے اللہ! میں تیرا بندہ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے تو نے اپنا فیصلہ جاری کر دیا ہے تیری تقدیر کا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تیرے تمام اسماء کی برکت سے دعا کرتا ہوں جس بابرکت اسم سے تو نے اپنی ذات کا نام تجویز کیا ہے یا تو نے اسے اپنی کتاب میں اتارا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی اس کی تعلیم دی ہے تو اس بارے میں علم غیب رکھنے کے سبب مجھ پر فوقیت رکھتا ہے تو قرآن کریم کو میرے دل کا باغ میرے سینہ کا نور میرے غم کا مداوا اور میری پریشانی کے خاتمہ کا ذریعہ بنا دے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو ختم کر دے گا اس کے غم کی جگہ خوشی پیدا کر دے گا صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سب کی خواہش ہے کہ ہم یہ کلمات سیکھ لیں آپ نے فرمایا: ہاں جو آدمی ان کے حوالے سے سنتا ہے تو اس کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ انہیں سیکھ لے۔

امام احمد امام بزار اور امام ابویعلی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں

www.waseemziyai.com

نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ان تمام محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے ابوسلمہ جہنی اور قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد گرامی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے' بشرطیکہ اس میں یہ بات نہ ہو کہ عبدالرحمٰن نامی راوی نے اپنے والد بزرگوار کے حوالے سے اسے بطور ''مرسل'' روایت نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں یہ چیز موجود ہے' تاہم ابوسلمہ نامی راوی کا تعارف آگے چل کر آئے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جو اس کی مثل ہے' مگر اس کے آخر میں یہ الفاظ موجود ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ آدمی خسارے کا شکار ہوگا' جو ان کلمات کے بارے میں خسارے کی نذر ہوا ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' تم ان کلمات کو پڑھو اور ان کی تعلیم بھی دو' اس لیے جو آدمی ان کلمات کو پڑھے گا' دوسروں کو اس کی تعلیم دے گا' تو اس کا مقصد پورا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور کرے گا اور اسے طویل خوشی عطا کرے گا۔

2790 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَلِمَات المکروب اَللّٰھُمَّ رحمتك اَرْجُو فَلَا تکِلنِیْ اِلٰی نَفسِیْ طرفَة عین وَاَصْلح لی شأنی کُلہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

وَزَاد فِیْ آخِرہ لَا اِلٰہ اِلَّا اَنْت

❀—حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشان حال یہ کلمات پڑھے: اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں' تو آنکھ جھپکنے کا عرصہ بھی مجھے میری ذات کے سپرد نہ کر اور تو میرے تمام معاملات درست کردے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔البتہ ان کی روایت کے آخر میں یہ کلمات ہیں: تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

2791 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لزم الاسْتِغْفَار جعل اللّٰہ لَہٗ من کل ضیق مخرجا وَمَنْ کل ھم فرجا ورزقہ من حَیْثُ لَا یحْتَسب

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ کلھم من رِوَایَۃِ الحکم بن مُصعب وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی باقاعدگی سے استغفار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پریشانی سے نجات کا راستہ بنا دیتا ہے' ہر تکلیف سے اسے نجات دیتا ہے' اور ایسی جگہ سے اسے رزق فراہم کرتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوسکتا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام

www.waseemziyai.com

حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب محدثین نے اسے حکم بن مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2792 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ قبل کل شَیْءٍ وَّلَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ یبْقی رَبنَا ویفنی کل شَیْءٍ عوفی من الْھم والحزن

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' جو ہر چیز سے پہلے تھا' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' ہمارا پروردگار باقی رہنے والا ہے' اور (دنیا کی) ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایسا آدمی غم اور پریشانی سے محفوظ رہے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2793 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کَانَ دَوَاء من تِسْعَۃ وَتِسْعین دَاءِ أیسرھا الْھم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِم

کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ بشر بن رَافع اَبِیْ الأسباط وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو یہ ننانوے (۹۹) امراض کا علاج ہے' جن میں سب سے ہلکا مرض شدید پریشانی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے بشر بن رافع ابو اسباط کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2794 - وَعَن اَسمَاء بنت عُمَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أعلمك کَلِمَات تقولیھن عِنْد الکرب اَوْ فِی الکرب اللّٰہ رَبِّی لَا أشرك بِہٖ شَیْئًا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الدُّعَاء وَعِنْدَہ فَلْیقل اللّٰہ رَبِّی لَا أشرك بِہٖ شَیْئًا ثَلَاث مَرَّات وَزَاد وَکَانَ ذٰلِكَ آخر کَلَام عمر بن عبد الْعَزِیز عِنْد الْمَوْت

❀ — حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی راہنمائی نہ کروں جنہیں تم کسی پریشانی کی حالت میں پڑھ سکو؟ (وہ کلمات یہ ہیں:) میرا پروردگار ذات باری تعالیٰ ہے' اور

www.waseemziyai.com

میں کسی کو اس کا شریک نہیں بنا سکتی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور دعا نقل کیا ہے' ان کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: آدمی کو یہ الفاظ پڑھنا چاہیے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنا سکتا۔

یہ مقدس کلمات تین بار پڑھے جائیں' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے آخری وقت یہی الفاظ تھے۔

2795 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْد الکرب لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ الْحَلِیْم الْعَظِیْم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ رب الْعَرْش الْعَظِیْم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ رب السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَرب الْعَرْش الْکَرِیْم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ فِی الْاَوَّلی لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ الْعلی الْحَلِیْم

وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ الْحَلِیْم الْکَرِیْم

سُبْحَانَ اللّٰہِ رب الْعَرْش الْعَظِیْم

سُبْحَانَ اللّٰہِ رب السَّمٰوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْکَرِیْم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار ہے' عظمت و بزرگی والا ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' جو عرش عظیم کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے' اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' جو عظیم و بلند اور بردبار ہے۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' جو بہت بردبار ہے' عظمت والا ہے' ذات باری تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' جو عرش عظیم کا پروردگار ہے' ذات باری تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے' اور عرش کریم کا پروردگار ہے۔

2796 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃ ذِی النُّوْن اِذْ دَعَا وَھُوَ فِیْ بطن الْحُوت لَا اِلٰہ اِلَّا اَنْت سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کنت من الظّٰلِمین الْاَنْبِیَاء

فَاِنَّہٗ لم یدع رجل مُسْلِم فِیْ شَیْءٍ قطّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہ لَہٗ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

وَزَاد الْحَاکِم فِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ کَانَت لیونس خَاصَّۃ أم للْمُؤْمِنین عَامَّۃ فَقَالَ

www.waseemziyai.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا تسمع اِلٰی قَوْلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ونجیناہ من الْغم وَکَذٰلِكَ ننجی الْمُؤْمِنِیْنَ الْاَنْبِیَاء

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے جو دعا مچھلی کے پیٹ میں کی تھی' وہ یہ تھی: تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے' اور بیشک میں حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان جس بھی پریشانی میں اسے پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ یہ ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہے' یا سب مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تم نے یہ ارشاد خداوندی نہیں سنا ہے: اور ہم نے انہیں پریشانی سے نجات عطا فرمائی' اور اسی طرح ہم اہل ایمان کو نجات عطا کرتے ہیں۔

2797 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أعلمك الْكَلِمَات الَّتِیْ تكلم بهَا مُوْسَی عَلَیْہِ السَّلَام حِیْن جَاوز الْبَحْر ببنی اِسْرَائِیْل فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰہِ

قَالَ قُوْلُوا اَللّٰھُمَّ لَك الْحَمد وَاِلَیْك المشتكی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَان وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

قَالَ عبد اللّٰہ فَمَا ترکتهن مُنْذُ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان کلمات کی راہنمائی نہ کروں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت پڑھے تھے جب وہ بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے کر دریا عبور کرنے گئے تھے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو: اے اللہ! حمد تیرے لیے خاص ہے تیری طرف شکایت کی جاتی ہے تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا' جو عظیم و بلند اور بزرگی والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ کلمات سنے ہیں' تو اس کے بعد میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کلمات معجم صغیر میں عمدہ سند سے نقل کیے ہیں۔

2798 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا نَادَی الْمُنَادِی فتحت لَهُ اَبْوَاب السَّمَاء واستجیب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهِ كرب اَوْ شدَّة فليتحين الْمُنَادِی فَاِذَا كبر كبر وَاِذَا تشهد

www.waseemziyai.com

تشهد وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الصَّلَاة قَالَ حَیّ علی الصَّلَاة وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الْفَلاح قَالَ حَیّ علی الْفَلاح ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة المستجاب لَهَا دَعْوَة الْحق وَكلمَة التَّقْوٰی أحینا عَلَیْهَا وأمتنا عَلَیْهَا وابعثنا عَلَیْهَا واجعلنا من خِیَار اَهلهَا اَحیَاء وأمواتا ثُمَّ یسْاَل اللّٰه حَاجته

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَایَةِ عفیر بن معدان وَهُوَ واه وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب منادی پکارتا ہے (موذن اذان پڑھتا ہے) تو اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس وقت مانگی ہوئی دعا قبول کی جاتی ہے' جس آدمی کو کوئی پریشانی' یا تکلیف لاحق ہو' تو اس وقت اس بات کا خیال رکھا جائے جب منادی اعلان کرتا ہے' یا تکبیر کہتا ہے' تو آدمی بھی تکبیر کہے' جب وہ کلمات شہادت کہے' تو آدمی بھی کلمات شہادت پڑھے' جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے' تو آدمی بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پڑھے وہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے' تو آدمی بھی حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پڑھے' پھر آدمی یوں دعا کرے:

اے اللہ! اے مکمل اور صداقت پر مبنی پروردگار! وہ دعا قبول ہوگی' حق کی دعوت اس کے لیے قبول ہوگی' تقویٰ کی بات قبولت ہوگی' تو اس پر ہمیں زندہ رکھ' تو ہمیں اس پر وفات دے' تو ہمیں اس کے اہل افراد میں سے بنا' حالت حیات میں بھی اور وفات کے بعد بھی۔ اس کے بعد آدمی اپنی پریشانی کا اللہ تعالیٰ کے حضور سوال کرے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عفیر بن معدان سے نقل کی ہے' جو ایک ''واہی'' راوی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2799 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا كربنی اَمر اِلَّا تمثل لی جِبْرِیْل فَقَالَ یَا مُحَمَّد قل توكلت على الْحَیّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت وَالْحَمْد للّٰه الَّذِیْ لم یتَّخذ ولدا وَلَمْ یكن لَهٗ شریك فِی الْملك وَلَمْ یكن لَهٗ ولی من الذل وَكبره تَكْبِیْرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

وروی الْاَصْبَهَانِیّ عَن اِبْرَاهِیْمَ یَعْنِیْ ابْن الْاَشْعَث قَالَ سَمِعت الفضیل یَقُوْلُ اِن رَجُلًا على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أسره الْعَدو فَاَرَادَ اَبوهُ اَن یفْدِیه فَاَبَوا عَلَیْهِ اِلَّا بِشَیْءٍ كثیر لم یطقه فَشَكا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اكْتُبْ اِلَیْهِ فلیكثر من قَوْلِه توكلت على الْحَیّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت وَالْحَمْد للّٰه الَّذِیْ لم یتَّخذ ولدا اِلٰی آخرهَا قَالَ فَكتب بهَا الرجل اِلٰی ابْنه فَجعل یَقُوْلهَا فَغَفَلَ الْعَدو عَنهُ فاستاق اَرْبَعِیْنَ بَعِیْرًا فَقدم وَقدم بهَا اِلٰی اَبِیْه

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا معضل وَتقدم فِیْ بَاب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی مجھے اندیشہ لاحق ہوا' تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے موجود ہوئے' انہوں نے کہا: اے محمد! آپ یہ پڑھیں: میں اس زندہ ذات پر توکل کرتا ہوں'

www.waseemziyai.com

جسے موت نہیں آسکتی' ہر قسم کی حمد اس کے ساتھ خاص ہے' جو اولاد سے پاک ہے' اس کی بادشاہی میں کوئی بھی شامل نہیں ہے' نہ ہی اسے کوئی خوار کرسکتا ہے' اور تم مکمل طور پر اس کی کبریائی کا اقرار کرو۔

امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم بن اشعث کا بیان نقل کیا ہے: میں نے فضیل کو بیان کرتے ہوئے یوں سنا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں ایک آدمی تھا' جسے دشمن نے گرفتار کرلیا' اس کے باپ نے اس کا فدیہ دینے کا قصد کیا' تو دشمن نے فدیہ قبول کرنے سے انکار کردیا بلکہ دشمن نے خطیر رقیم کی شرط عائد کردی' جس کی اس کا باپ طاقت نہیں رکھتا تھا' اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا' تو آپ نے اس آدمی کے باپ سے فرمایا: تم اپنے بیٹے کو یہ دعائیہ کلمات لکھ کر روانہ کرو کہ وہ بکثرت یہ پڑھے: میں زندہ ذات پر بھروسہ کرتا ہوں' جسے ہرگز موت نہیں آئے گی' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' اور وہ اولاد سے پاک ہے۔

راوی سے منقول ہے: باپ نے اپنے بیٹے کو یہ کلمات لکھ کر روانہ کیے' پھر انہیں بکثرت پڑھنے کی تلقین کی' یہ کلمات اس تک پہنچنے پر' اس نے انہیں باقاعدگی سے پڑھنا شروع کردیا' ایک دن اس نے دشمن کو غفلت کا شکار پایا' وہ دشمن کے چالیس اونٹ ہانک کر لے آیا' خود بھی ان سے نکل آنے پر کامیاب ہوگیا اور انہیں اپنے ساتھ لے کر اپنے والد گرامی کے پاس پہنچ گیا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت ''معضل'' ہے' یہ حدیث ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' کے پڑھنے کے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

2800 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَالِك الْاَشْجَعِيّ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أسر ابْن عَوْف فَقَالَ لَهُ أرسل اِلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرك اَن تكْثر من قَول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

فَذكر الحَدِيْث

❀ — حضرت محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کیا: ابن عوف کو قیدی بنالیا گیا ہے' آپ نے فرمایا: انہیں یہ پیغام پہنچاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بکثرت یہ کلمات پڑھو: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''..... پھر راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ من الْيَمين الكاذبة الْغمُوْس

باب: جھوٹی قسم اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2801 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على مَال امرء مُسْلِم بِغَيْر حَقه لَقِي اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

قَالَ عبد اللّٰه ثُمَّ قَرَاَ علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصداقه

www.waseemziyai.com

من كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن الَّذِيْنَ يشْتَرُوْنَ بِعَهْد اللّٰه وَاَيْمَانهمْ ثمنا قَلِيْلا (آل عمران ۳)

اِلٰى آخر الْاٰيَة

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَدخل الْاَشْعَث بن قيس الْكِنْدِيّ فَقَالَ مَا يُحَدثكُمْ اَبُوْ عَبْدُ الرَّحْمٰن فَقُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عَبْدُ الرَّحْمٰن وَكَانَ بيني وَبَيْن رجل خُصُومَة فِيْ بِئْر فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاك اَوْ يَمِيْنه قلت اِذا يحلف وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِيْن صَبر يقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم هُوَ فِيْهَا فَاجِر لَقِيَ اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان وَنزلت اِن الَّذِيْنَ يشْتَرُوْنَ بِعَهْد اللّٰه وَاَيْمَانهمْ ثمنا قَلِيْلا

اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی مسلمان کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھائے' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح پیش ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر اظہار ناراضگی کرے گا۔

حضرت عبداللہ سے منقول ہے: پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور مصداق اس ارشاد خداوندی کی تلاوت کی: بیشک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نام کے وعدہ اور اللہ تعالیٰ کے نام پر قسموں کے بدلے میں تھوڑی قیمت خریدتے ہیں..... تا آخر آیت۔

ایک دوسری روایت میں یہ مضمون بیان ہوا ہے' اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: منقول ہے: اس دوران حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے' انہوں نے سوال کیا: حضرت ابوعبدعبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمہیں یہ روایت بیان کررہے ہیں؟ ہم نے کہا: یہ حدیث ہے' تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے درست بیان کیا ہے' میرے اور ایک آدمی کے مابین کنویں کے حوالے سے اختلاف تھا' ہم نے اپنا مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا' آپ نے فرمایا: تم دو گواہ پیش کرو' یا پھر قسم اٹھاؤ' میں نے عرض کیا: یہ قسم اٹھائے گا' اسے اس کی پرواہ نہیں ہوگی (یعنی جھوٹی قسم کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کے مال پر قابض ہوجائے جبکہ وہ آدمی اس سلسلہ میں گناہگار ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا' تو اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی: بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کے بدلے میں تھوڑی قیمت وصول کرتے ہیں'' ..... تا آخر آیت۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مختصر نقل کی ہے۔

2802 - وَعَن وَائِل بن حجر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ من حَضرَمَوْت وَرجل من كِنْدَة اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا قد غلبني على اَرْض كَانَت لابي فَقَالَ الْكِنْدِيّ هِيَ أرضي فِيْ يَدي أزرعها لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حق فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للحضرمي اَلَك بَيِّنَة قَالَ لَا قَالَ فلك يَمِيْنه

www.waseemziyai.com

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن الرجل فَاجر لَا يُبَالِيْ على مَا حلف عَلَيْهِ وَلَيْسَ يتورع عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَك مِنْهُ اِلَّا يَمِيْنه فَانْطَلق ليحلف فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما أدبر لَئِن حلف على مَال ليأكله ظلما ليلقين اللّٰه وَهُوَ عَنهُ معرض

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀—حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی جو حضرموت (نام شہر) کا باسی تھا اور ایک آدمی کندہ (نام قصبہ) کے رہنے والا دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے' جو میرے والد گرامی کی تھی' کندی نے عرض کیا: وہ زمین ہے' اس پر میرا قبضہ ہے' اور میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں' اس آدمی کا اس پر کوئی حق نہیں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے سوال کیا: کیا تمہارے پاس اس حوالے سے کوئی ثبوت ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: نہیں' آپ نے دوسرے آدمی سے فرمایا: تم قسم اٹھاؤ! حضرمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ معصیت کار آدمی ہے' یہ قسم اٹھالے گا اور اسے کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے' اور یہ بالکل نہیں احتراز کرتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مقابلہ کے لیے یہی ہے کہ یہ قسم اٹھالے' پھر وہ آدمی قسم اٹھانے لگا آپ نے اس کے واپس جانے کے بعد فرمایا: اگر کسی آدمی نے قسم کے ذریعے بطور ظلم کسی کا مال کھایا ہوگا' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا منہ پھیر لے گا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2803 - وَعَنِ الْاَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا من كِنْدَة وَآخر من حَضرَمَوْت اخْتَصمَا اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْض من الْيمن فَقَالَ الْحَضْرَمِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن أرضي اغتصبنيها اَبُوْ هٰذَا وَهِي فِيْ يَده قَالَ هَلْ لَك بَيِّنَة قَالَ لَا وَلٰكِن أحلفه وَاللّٰه مَا يعلم اَنَّهَا أرضي اغتصبنيها اَبوهُ فتهيأ الْكِنْدِيّ لِلْيَمِيْن فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقتطع اَحَد مَالابِيَمِيْن اِلَّا لَقِي اللّٰه وَهُوَ اَجْذم فَقَالَ الْكِنْدِيّ هِيَ أرضه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا قَالَ من حلف على يَمِيْن ليقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم هُوَ فِيْهَا فَاجر لَقِي اللّٰه اَجْذم

❀—حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: (قصبہ) کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی اور ایک حضرموت میں رہنے والا شخص' دونوں اپنا مقدمہ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو یمن کی زمین کے حوالے سے تھا' حضرمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ میری زمین تھی' جس پر اس کے باپ نے قبضہ کرلیا تھا' اب وہ اس کے قبضہ میں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں' مگر میں اس بارے میں قسم اٹھا سکتا ہوں' اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ یہ میری زمین تھی جس پر اس کے باپ نے قبضہ جمالیا تھا' کندی آدمی نے بھی قسم اٹھانے کا ارادہ

www.waseemziyai.com

کرلیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قسم کے ذریعے کسی کا مال ہتھیا لیتا ہے' وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو جذام زدہ حالت میں ہوگا' اس پر کندی شخص نے کہا: یہ زمین اسی کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے بیان کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی قسم اٹھا کر کسی کے مال پر قبضہ جماتا ہے' وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو' تو وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ حالت میں ہوگا۔

2804 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اخْتصم رجلَانِ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَرْض اَحَدُھُمَا من حَضرمَوْت

قَالَ فَجعل یَمِیْن اَحَدُھُمَا فَضَجَّ الْاٰخر

قَالَ اِذا یذھب بأرضی فَقَالَ اِن ھُوَ اقتطعھا بِیَمِیْنِہِ ظلما کَانَ مِمَّن لَا ینظر اللّٰہ اِلَیْہِ یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا یُزَکِّیہ وَلہ عَذَاب اَلِیْم

قَالَ وورع الْاٰخر فَردھَا

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَن وَاَبُوْ یعلٰی وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرَوَاہُ اَحْمد اَیْضًا بِنَحْوِہٖ من حَدِیْث عدی بن عمیرَۃ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ خَاصم رجل من کِنْدَۃ یُقَال لَہٗ امرء الْقَیْس بن عَابس رَجُلًا من حَضرمَوْت فَذکرہ وَرُوَاتہ ثِقَات

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم وَقد وَردت ھٰذِہِ الْقِصَّۃ من غیر مَا وَجہ وَفِیْمَا ذَکَرْنَاہُ کِفَایَۃ

ورع بِکَسْر الرَّاء اَی تحرج من الْاِثْم وکف عَمَّا ھُوَ قَاصد وَیحْتَمل اَنَّہٗ بِفَتْح الرَّاء اَی جبن وَھُوَ بِمَعْنٰی ضمھَا اَیْضًا وَالْاَوَّل أظھر

❀ — حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: دو آدمیوں نے زمین کے حوالے سے اپنا مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' ان میں سے ایک آدمی حضرموت کا باسی تھا' دونوں میں سے ایک نے قسم اٹھانے کا ارادہ کیا' دوسرے آدمی نے چیخ کر کہا: اس طرح یہ آدمی میری زمین پر قابض ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر قسم اٹھا کر اس زمین پر ظلماً یہ قابض ہو جائے گا' تو یہ ان لوگوں میں سے ایک ہوگا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا' اس کا تزکیہ نہیں کرے گا' اس کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ راوی کا بیان ہے: دوسرا آدمی خوف زدہ ہوگیا' اس نے زمین واپس کردی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل عدی بن عمیرہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: کندی آدمی نے مقدمہ پیش کیا' جس کا نام امراء القیس بن عابس تھا اور حضرموت کے رہنے والے آدمی نے بھی مقدمہ پیش کیا تھا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' اور اس روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ واقعہ مزید حوالوں سے بھی بیان کیا جاتا ہے' مگر جو ہم نے بیان کیا ہے' اس میں کفایت موجود ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ورع'' میں 'ر' کے نیچے ہے' اس سے مراد ہے: اس نے گناہ کو برا خیال کیا' پھر وہ اس چیز سے باز آ گیا جس کا اس نے قصد کیا تھا۔ اس لفظ میں یہ بھی احتمال ہے کہ 'ر' پر زبر پڑھی جائے۔ اس صورت میں اس کا مطلب ہوگا: اس نے بزدلی دکھائی' اس میں بھی پہلے والا مفہوم موجود ہے' مگر پہلا مفہوم زیادہ قرین قیاس ہے۔

2805 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَالْيَمِيْن الْغمُوْس

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَن اَعْرَابِیًا جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِر قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْيَمِين الْغمُوْس

قَالَ وَمَا الْيَمِين الْغمُوْس قَالَ الَّذِیْ يقتطع مَال امرىء مُسْلِم يَعْنِیْ بِيَمِيْن هُوَ فِيْهَا كَاذِب رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظِ سميت الْيَمِين الكاذبة الَّتِیْ يحلفها الْإِنْسَان مُتَعَمدا يقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم عَالما اَن الْاَمر بِخِلَاف مَا يحلف غموسا بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة لِاَنَّهَا تغمس الْحَالِف فِی الْإِثْم فِی الدُّنْيَا وَفِی النَّار فِی الْاٰخِرَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا' اس نے عرض کیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم اٹھانا' اس نے عرض کیا: جھوٹی قسم کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی قسم جس کے ذریعے کسی مسلمان کے مال پر ناحق قبضہ جمایا جائے' آپ کا مقصد یہ تھا جس قسم میں انسان جھوٹا ہو۔

امام بخاری' امام ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ: جو آدمی جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کر لیتا ہے' تو اسے اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ یہ صورتحال اس کی قسم کے خلاف ہے' جو اس نے کھائی ہے۔ یاد رہے اس قسم کو ''غموس'' کہا جاتا ہے' اس لیے کہ یہ قسم اپنے اٹھانے والے کو دنیا میں معصیت اور آخرت میں جہنم میں غرق کر دیتی ہے۔

2806 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أنيس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أكبر الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَالْيَمِيْن الْغمُوْس وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَا يحلف رجل على مثل جنَاح

www.waseemziyai.com

بعوضة اِلَّا كَانَت كيا فِیْ قلبه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِیّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْهِ وَمَا حلف حَالف بِاللّٰهِ يَمِيْن صَبر فَاَدْخل فِيْهَا مثل جنَاح بعوضة اِلَّا جعلت نُكْتَة فِیْ قلبه اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِيْثه وَمَا حلف حَالف بِاللّٰهِ يَمِيْن صَبر فَاَدْخل فِيْهَا مثل جنَاح بعوضة اِلَّا جعلت نُكْتَة فِیْ قلبه اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة

❀—حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے یہ ہیں۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر کوئی آدمی مچھر کے پر کے برابر کسی چیز کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تو قیامت کے دن اس کے دل پر اس چیز کا داغ ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ تعالیٰ کے نام پر جو آدمی بھی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' اس میں مچھر کے پر کے برابر کوئی چیز داخل کردے' تو قیامت کے دن تک یہ چیز اس کے دل پر ایک نقطہ ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھاتا ہے' اس میں مچھر کے پر کے برابر کوئی چیز داخل کرلیتا ہے' تو قیامت کے دن یہ معمولی چیز اس کے دل پر نقطہ کی شکل اختیار کرلے گی۔

2807 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نعد من الذَّنب الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ كَفَّارَة الْيَمِين الْغمُوْس قيل وَمَا الْيَمِين الْغمُوْس قَالَ الرجل يقتطع بِيَمِيْنِهٖ مَال الرجل

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم جھوٹی قسم کو اس طرح کا گناہ قرار دیتے تھے' جس کا کوئی چیز کفارہ نہیں بن سکتی' ان سے سوال کیا گیا جھوٹی قسم کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: ایسی قسم جس کے ساتھ کسی آدمی کے مال پر قبضہ جمایا جائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2808 - وَعَنِ الْحَارِث بن البرصاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَج بَيْنَ الْجَمْرَتَيْن وَهُوَ يَقُوْلُ من اقتطع مَال اَخِيْه بِيَمِيْن فاجرة فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَده مِنَ النَّار ليبلغ شاهدكم غائبكم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ أتم

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَلْيَتَبَوَّأ بَيْتا فِي النَّار

❀—حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے دو جمروں کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی جھوٹی قسم کے ساتھ کسی کے مال پر قبضہ کرتا ہے' تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے میں جانے کے لیے تیار رہے' حاضرین غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار بیان کی۔

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے بیان کردہ ہیں اور ان کی روایت مکمل ترین ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' دونوں کے منقول الفاظ یہ ہیں: تو اسے جہنم میں اپنے موجود ٹھکانے تک جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

2809 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَمين الْفَاجِرَة تذْهب المَال اَوْ تذْهب بِالْمَالِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَاده صَحِيْح لَو صَحَّ سَماع اَبِيْ سَلمَة من اَبِيْه عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف

❀—حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جھوٹی قسم' مال پر قبضہ کا سبب بنتی ہے۔ (اس مقام پر راوی کو منقول الفاظ میں تردد ہے' مگر اس کا مفہوم یہی ہو سکتا ہے)

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند صحیح ہے' بشرطیکہ ابوسلمہ کا اپنے والد گرامی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہو۔

2810 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا عصى الله بِهِ هُوَ أعجل عقَابا من الْبَغي وَمَا من شَيْءٍ أطيع اللّٰه فِيْهِ أسْرع ثَوابًا من الصِّلَة وَالْيَمِيْن الْفَاجِرَة تدع الديار بَلَاقِع

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن امور میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے' ان میں سے سرکشی کے سوا جلدی سے کسی چیز کی سزا نہیں ملتی۔ جن امور میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے' ان میں صلہ رحمی سے زیادہ کسی معاملہ میں ثواب نہیں ملتا' جھوٹی قسم شہروں کو تباہ کر دیتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2811 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِي اللّٰه لَا يُشْرك بِهِ شَيْئًا وَأدّى زَكَاة مَاله طيبَة بهَا نَفسه محتسبا وَسمع وأطاع فَلهُ الْجَنَّة اَوْ دخل الْجَنَّة وَخمْس لَيْس

www.waseemziyai.com

لَهُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حق وبهت مُؤْمِن والفرار من الزَّحْف وَيَمِين صابرة يقتطع بهَا مَالا بِغَيْر حق

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه بَقِيَّة وَلَمْ يُصَرح بِالسَّمَاعِ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوگا' اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ بخوشی اور ثواب کی نیت سے ادا کی ہوگی' اس نے حاکم وقت کی فرمانبرداری کی ہوگی' تو اسے جنت عطا ہوگی (ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں) وہ جنت میں جائے گا' پانچ امور ایسے ہیں' جن کا کوئی کفارہ نہیں ہوسکتا: اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک بنانا' کسی کو ناحق قتل کرنا' کسی مسلمان پر کوئی الزام عائد کرنا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور جھوٹی قسم کے ذریعے کسی کا مال ہتھیانا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سند میں ایک راوی بقیہ ہے' جس کے سماع کی صراحت نہیں۔

2812 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على يَمِين مصبورة كَاذِبَة فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْخطابِيّ الْيَمين المصبورة هِيَ اللَّازِمَة لصَاحِبهَا من جِهَة الحكم فيصبر من أجلهَا إِلَى اَن يحبس وَهِي يَمِيْن الصَّبْر وأصل الصَّبْر الْحَبْس وَمِنْه قَوْلهم قتل فَلَان صبرا اَى حبسا على الْقَتْل وقهرا عَلَيْهِ

❀—حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تو اسے جہنم میں موجود اپنے ٹھکانے میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: الفاظ ''یمین مصبورۃ'' سے ایسی قسم مراد ہے' جو بطور حکم اٹھانے والے پر لازم ہوتی ہے' مگر اس لحاظ سے معلق رہتی ہے کہ اسے روک دیا جائے' اس کو ''یمین صبر'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس لیے ''صبور'' کا معنی ہے: روک دینا' اس حوالے سے اہل عرب کا یہ مقولہ مشہور ہے: ''قتل فلان صبرا'' یعنی فلاں آدمی کو باندھ کر اس پر زبردستی کی گئی اور اسے قتل کے گھاٹ اتارا گیا۔

2813 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَة اَنَّهُ اَتَى عَبْدُ الرَّحْمٰن بن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ اِزَار خَز ذِيْ طاق خلق قد التبب بِهِ وَهُوَ أعمى يُقَاد قَالَ فَسلمت عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ سَمِعت اَبَاك يحدث بِحَدِيْثٍ قلت لَا اَدْرِى

قَالَ سَمِعت اَبَاك يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتطع مَال امرىء مُسْلِم بِيَمِيْن كَاذِبَة كَانَت نُكْتَة سَوْدَاء فِيْ قلبه لَا يغيرها شَيْءٍ اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

❀-- حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ حضرت کعب بن عبدالملک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ عبدالرحمٰن کے ہاں آئے' انہوں نے اس وقت ''خز'' سے تیار شدہ تہبند باندھ رکھا تھا' جس میں سوراخ تھے۔ وہ بوسیدہ ہو چکا تھا جبکہ وہ نابینا تھے' ان کا ہاتھ پکڑ کر لیجایا جاتا تھا' راوی کا بیان ہے: میں نے انہیں روکا اور سوال کیا: کیا آپ نے اپنے والد گرامی سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے' راوی کا بیان ہے: میں نے آپ کے والد گرامی کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی جھوٹی قسم اٹھا کر کسی آدمی کے مال پر قبضہ کر لیتا ہے' تو یہ چیز اس کے دل میں سیاہ نقطہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے' جو قیامت کے دن تک ختم نہیں ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2814 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه جلّ ذکره أذن لی اَن أحدث عَن دیك قد فرقت رِجْلَاهُ الْاَرْض وعنقه مثنی تَحت الْعَرْش وَهُوَ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ مَا أعظمك رَبنَا فَیرد عَلَیْهِ مَا علم ذٰلِكَ من حلف بِی كَاذِبًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس مرغ کے بارے میں تمہیں بتاؤں جس کی دونوں ٹانگیں پوری روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہیں' اس کی گردن عرش اعظم کے نیچے ہے' وہ یہ کلمات پڑھتا ہے: (اے اللہ!) تو ہر عیب سے پاک ہے' اے ہمارے پروردگار! تو کتنا عظیم ہے' تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے: وہ آدمی یہ بات نہیں جانتا' جو میرے نام پر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2815 - وَعَن جَابر بن عتیك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اقتطع مَال امرىء مُسْلِم بِیَمِیْنِهِ حرم اللّٰه عَلَیْهِ الْجَنَّة وَأوجب لَهُ النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَان كَانَ شَیْئًا یَسِیْرا

قَالَ وَان كَانَ سواكا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀--حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنی قسم کے ساتھ کسی کے مال کو ہتھیاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے دیتا ہے' اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیتا ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! خواہ کوئی معمولی چیز ہو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' خواہ وہ چیز مسواک کیوں نہ ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

2816 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاس بن ثَعْلَبَة الْحَارِثِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اقتطع حق امرىء مُسْلِم بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ أوجب لَهُ النَّار وَحرم عَلَيْهِ الْجَنَّة قَالُوْا وَاِن كَانَ شَيْئًا يَسِيْرا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَاِن كَانَ قَضِيْبًا من اَرَاك

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَرَوَاهُ مَالك اِلَّا انَّهُ كرر وَاِن كَانَ قَضِيْبًا من اَرَاك ثَلَاثًا

❀—حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قسم کے ساتھ کسی کے مال پر قبضہ کرتا ہے' تو اس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے' اور اس پر جنت حرام ہو جاتی ہے۔صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! خواہ وہ معمولی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا: خواہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔آپ نے یہ بات تین بار بیان کی۔

2817 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحلف عِنْد هٰذَا الْمِنْبَر عبد وَلَا أمة على يَمِيْن آثمة وَلَوْ على سواك رطب اِلَّا وَجَبت لَهُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس منبر کے پاس جو بندہ یا کنیز قسم اٹھائے' خواہ وہ ایک تر مسواک کے بارے میں ہو' تو اس آدمی پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح مسند سے نقل کی ہے۔

2818 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِيْن آثمة عِنْد قَبْرِی هٰذَا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار وَلَوْ على سواك اَخْضَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه لم يذكر السِّوَاك

قَالَ الْحَافِظ كَانَت الْيَمين على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد الْمِنْبَر ذكر ذٰلِكَ اَبُوْ عبيد والخطابی وَاسْتشْهدَ بِحَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الْمُتَقَدّم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میری قبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائے گا' تو اسے جہنم میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے' خواہ وہ قسم سبز مسواک کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔روایت کے الفاظ بھی ان کے بیان کردہ ہیں۔امام ابن حبان رحمہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔انہوں نے مسواک کا ذکر نہیں کیا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں منبر کے پاس قسم اٹھائی جاتی تھی' یہ قول ابو زبیر اور علامہ خطابی نے نقل کیا ہے' اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے بھی ہوتی ہے' جو اس سے پہلے مذکور ہو چکی ہے۔باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2819 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْحلف حنث اَوْ نَدم

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اَیضا

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اٹھانے سے حانث ہونا پڑتا ہے' یا پریشانی کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2820 - وَعَن جُبَیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ افتدی یَمِیْنہ بِعشْرَة آلاف ثُمَّ قَالَ وَرب الْکَعْبَة لَو حَلَفت حَلَفت صَادِقا وَاِنَّمَا ھُوَ شَیْءٍ افتدیت بِہٖ یَمِیْنی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

وروی فِیْہِ اَیضًا عَن الْاَشْعَث بن قیس رَضِی اللّٰہ قَالَ اشْتریت یَمِیْنی مرّة بسَبْعِیْنَ ألفا

❀—حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے اپنی قسم کے فدیہ میں دس ہزار درہم پیش کیے تھے' پھر کہا تھا: رب کعبہ کی قسم! اگر میں قسم اٹھاؤں گا' تو اپنے حلف میں سچا قرار پاؤں گا۔یہ ایسی چیز ہے' جس کی قسم کا میں نے فدیہ دیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔اس سلسلہ میں یہ منقول ہے کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک دفعہ اپنی قسم ستر ہزار درہم کے عوض خریدی تھی۔

اَلتَّرْھِیْبُ من الرِّبَا

باب: سود کے حوالے سے ترہیبی روایات

2821 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھن قَالَ الشّرك بِاللّٰہِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰہ اِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْیَتِیْم والتولی یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ الموبقات المھلکات

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم ہلاک کن سات چیزوں سے احتراز کرو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی اشیاء ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' ناجائز طریقہ سے کسی کو قتل کرنا' مگر حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا۔

امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الموبقات'' سے مراد ہلاک کن اشیاء ہیں۔

2822 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْت اللَّیْلَة رجلَیْنِ أتیانی فأخرجانی اِلٰی اَرْض مُقَدَّسَة فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا علی نهر من دم فِیْہِ رجل قَائِم وَعَلٰی شط النَّهر رجل بَیْن یَدَیْہِ حِجَارَة فَاَقبل الرجل الَّذِیْ فِی النَّهر فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخرج رمی الرجل بِحجر فِیْ فِیْہِ فَرده حَیْثُ کَانَ فَجعل کلما جَاءَ لیخرج رمی فِیْ فِیْہِ بِحجر فَیرجع کَمَا کَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِیْ رَاَیْته فِی النَّهر قَالَ آکل الرِّبَا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ هٰکَذَا فِی الْبُیُوع مُخْتَصِرًا وَتقدم فِیْ ترك الصَّلَاة مطولا

❀—حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے گزشتہ شب خواب دیکھا کہ دو آدمی میرے ہاں آئے ہیں' وہ مجھے لے کر مقدس سرزمین کی طرف روانہ ہو گئے ہیں' حتیٰ کہ ہم ایک نہر کے پاس پہنچے جو خالص خون کی تھی' اس میں ایک آدمی موجود تھا' نہر کے کنارے میں بھی ایک شخص موجود تھا جس کے پاس پتھر پڑے ہوئے تھے۔ نہر میں موجود آدمی کنارے کی طرف آتا' جب وہ باہر نکلنے لگتا تھا' دوسرا شخص اس کے منہ میں پتھر داخل کر دیتا' تو وہ وہاں سے واپس چلا جاتا تھا' جہاں پہلے موجود تھا' وہ جب بھی کنارے کے پاس آ کر نکلنے کی کوشش کرتا' تو دوسرا آدمی اس کے منہ میں پتھر ڈالتا' پھر وہ واپس اپنی جگہ پر روانہ ہو جاتا' میں نے سوال کیا: یہ کون آدمی ہے' جسے میں نہر میں دیکھتا ہوں؟ تو فرشتوں نے جواب میں کہا: یہ سود خور آدمی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بیع کے باب میں اسی طرح اختصار سے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے ترک نماز کے باب میں بھی طویل روایت کے طور پر گزر چکی ہے۔

2823 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آکل الرِّبَا ومؤکله

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه کلهم من رِوَایَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد عَنْ اَبِیْہِ وَلَمْ یسمع مِنْہُ وَزَادُوا فِیْہِ وشاهدیه وکاتبه

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے والے آدمی پر لعنت فرمائی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان سب محدثین نے اسے حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے والد ماجد سے نقل کی ہے' جبکہ انہوں نے اپنے والد گرامی سے سماع نہیں کیا' ان حضرات کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: اور اس کے لکھنے والے پر بھی لعنت ہے۔

2824 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل الرِّبَا ومؤكله وكاتبه وشاهديه وَقَالَ هم سَوَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' اسے کھلانے والے' اسے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے' پھر فرمایا: یہ سب لوگ (اس برائی میں) برابر ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2825 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلهنَّ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقّهَا وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيْم وفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَى الْاَعْرَاب بعد هجرته

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عَمْرو بن اَبِیْ شيبَة وَلَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں: پہلا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا اور ہجرت کے بعد اپنے علاقے میں واپس آ جانا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمرو بن ابوشیبہ سے نقل کی ہے' اور ''متابعات'' کے حوالے سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

2826 - وَعَن عون بن اَبِیْ جُحَيْفَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الواشمة والمستوشمة وآكل الرِّبَا وموكله وَنهى عَن ثمن الْكَلْب وَكسب الْبَغِی وَلعن المصورين

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ وَاسم اَبِیْ جُحَيْفَة وهب بن عبد اللّٰه السوَائِی

❀ — عون بن ابوجحیفہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی' جسم گدوانے والی عورت' سود کھانے والے اور اسے کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ نے کتے کی قیمت' فاحشہ عورت کی کمائی سے منع کیا ہے' اور آپ نے تصویر سازی کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا اصل اسم گرامی وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

2827 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آكل الرِّبَا وموكله وشاهداه وكاتباه اِذا علمُوْا بِهِ والواشمة والمستوشمة لِلْحسنِ ولاوى الصَّدَقَة وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِيًا بعد الْهِجْرَة ملعونون على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

وَزَاد فِیْ آخِره يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد اِلَّا ابْن خُزَيْمَة فَاِنَّهُ رَوَاهُ عَن مَسْرُوق عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: سود کھونے والے' سود کھلانے والے' اس کے دونوں گواہوں' اس کے لکھنے والے جبکہ انہیں اس کا علم ہو' جسم گودنے والی' جسم گدوانے والی خاتون جو عورت خوبصورتی کے لیے ایسا کرتی ہے' صدقہ و خیرات میں ٹال مٹال سے کام لینے والے آدمی اور ہجرت کرنے کے بعد واپس پلٹ جانے والے دیہاتی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان سب پر لعنت کی گئی ہے۔

امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: قیامت کے روز۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ حضرت امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ مختلف ہے۔ اس لیے انہوں نے اسے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2828 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على اللّٰه اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيْم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن اِبْرَاهِيْمَ بن خثيم بن عرَاك وَهُوَ واه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے: باقاعدگی سے شراب نوشی کرنے والا آدمی' سود کھانے والا آدمی' یتیم کا مال ناحق طریقہ سے کھانے والا آدمی اور اپنے والدین کا نافرمان۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابراہیم بن خثیم بن عراک کے حوالے سے جو ایک ''واہی'' راوی ہیں' ان کے والد گرامی اور ان کے دادا جان کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

2829 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا ثَلَاث وَسَبْعُوْنَ بَابا أيسرها مثل اَن ينْكح الرجل أمه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ من طَرِيْق الْحَاكِم ثُمَّ قَالَ هٰذَا اِسْنَاد صَحِيْح والمتن مُنكر بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَلَا أعلمهُ اِلَّا وهما وَكَاَنَّهٗ دخل لبَعض رُوَاته اِسْنَاد فِىْ اِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سود کے تہتر (۷۳) دروازے ہیں' جن میں سے کم درجہ کا یہ ہے کہ جس طرح کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ سند صحیح ہے' مگر سند کے حوالے سے اس کا متن منکر ہے۔ ہمارے خیال کے مطابق یہ وہم کا سبب' اس طرح انہوں نے ایک سند کے راویوں کو دوسری سند میں داخل کر دیا ہے۔

2830 - وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا بضع وَسَبْعُوْنَ بَابا والشرك مثل ذٰلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح بِاخْتِصَار والشرك مثل ذٰلِك

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سود کے ستر (۷۰) سے زائد دروازے ہیں اور شرک بھی اس کی مثل ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ روایت سند کے لحاظ سے مختصر منقول ہے۔ شرک بھی اس کی مثل ہے۔

2831 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابا أدناها كَالَّذِىْ يَقع على أمه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ ثُمَّ قَالَ غَرِيْبٌ بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَاِنَّمَا يعرف بِعَبْد اللّٰه بن زِيَاد عَن عِكْرِمَة يَعْنِىْ ابْن عمار

قَالَ وَعبد اللّٰه بن زِيَاد هٰذَا مُنكر الْحَدِيْث

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر (۷۰) دروازے ہیں' جن میں سے کمتر درجہ کا یہ ہے کہ جس طرح کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' پھر یوں کہا: سند کے لحاظ سے یہ غریب ہے۔

عبداللہ بن زیاد اور عکرمہ بن عمار کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: عبداللہ بن زیاد نامی راوی ''منکر الحدیث ہے''۔

www.waseemziyai.com

2832 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّرْهَم يُصِيْبُهُ الرجل من الرِّبَا أعظم عِنْد اللّٰه من ثَلَاثَة وَثَلَاثِيْنَ زنية يزنيها فِي الْإِسْلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ عَن عبد اللّٰه وَلَمْ يسمع مِنْهُ

وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَغوِيّ وَغَيْرِهمَا مَوْقُوْفًا على عبد اللّٰه وَهُوَ الصَّحِيْح وَلَفظ الْمَوْقُوْف فِيْ اَحَد طرقه

قَالَ عبد اللّٰه الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ حوبا أصغرها حوبا كمن اَتَى أمه فِي الْإِسْلَام وَدِرْهَم من الرِّبَا اَشد من بضع وَثَلَاثِيْنَ زنية

قَالَ وَيَاْذَن اللّٰه بِالْقيامِ للبر والفاجر يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا آكل الرِّبَا فَاِنَّهُ لَا يَقُوْمُ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يتخبطه الشَّيْطَان من الْمس

❀ — حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایسا ایک درہم جسے آدمی سود کے طور پر وصول کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمان ہونے کی حالت میں تینتیس (۳۳) بار زنا کا ارتکاب کرنے سے بڑا جرم ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں عطاء خراسانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جبکہ عطاء خراسانی کا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام ابن ابودنیا، امام بغوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پر بطور موقوف روایت کے نقل کی ہے اور یہی درست ہے۔ تاہم ''موقوف'' روایت کے الفاظ جو مختلف حوالوں سے منقول ہیں جو یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: سود کے بہتر (۷۲) گناہ ہیں جن میں سے سب سے چھوٹا گناہ یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود آدمی کا اپنی ماں سے زنا کا ارتکاب کرنا، سود کا ایک درہم تیس سے زیادہ بار زنا کرنے سے زیادہ برا ہے انہوں نے یہ بھی کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیک اور برے لوگوں کو کھڑا ہونے کا حکم دے گا مگر سود کھانے والے کا حکم مختلف ہوگا اس کے کھڑا ہونے کی حالت یہ ہوگی جس طرح شیطان کسی آدمی کو چھو کر مخبوط الحواس بنا ڈالتا ہے۔

2833 - وروى اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَن كَعْب الْاَحْبَار قَالَ لِاَن أزنى ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ زنية اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن آكل دِرْهَم رَبًّا يعلم اللّٰه اَنِّيْ اَكلته حِيْن اَكلته رَبًّا

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حسن سند سے کعب بن احبار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں تینتیس (۳۳) بار زنا کرلوں، یہ میرے ہاں زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں سود کا ایک درہم کھاؤں جب میں یہ سود کھا رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں کیا کھا رہا ہوں۔

2834 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَة غسيل الْمَلَائِكَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ دِرْهَم رَبًّا يَأْكُلهُ الرجل وَهُوَ يعلم اَشد من سِتَّة وَثَلَاثِيْنَ زنية

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِيْح

قَالَ الْحَافِظ حَنْظَلَة وَالِد عبد اللّٰه لقب بغسيل الْمَلَائِكَة لِاَنَّهُ كَانَ يَوْم اَحَد جنبا وَقد غسل اَحَد شقى رَأسه فَلَمَّا سمع الهيعة خرج فاستشهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد رَأَيت الْمَلَائِكَة تغسله

❀ — حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا' ان سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کا ایک درہم جو آدمی کھاتا ہے' جبکہ اسے اس کا علم بھی ہو' تو یہ چھتیس (۳۶) بار زنا کا ارتکاب کرنے سے زیادہ برا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر میں نقل کیا ہے' اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ عبداللہ کے باپ ہیں۔ ان کا لقب ''غسیلہ ملائکہ'' تھا' غزوہ احد کے موقع پر وہ حالت جنابت میں شہید کیے گئے تھے۔ انہوں نے ابھی اپنے سر کا ایک حصہ دھویا تھا' تو جہاد کے لیے روانہ ہونے کا اعلان سنا' وہ اسی حالت میں روانہ ہو گئے اور دوران جہاد انہوں نے جام شہادت نوش کیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ اسے غسل دے رہے ہیں۔

2835 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر اَمر الرِّبَا وَعظم شَانه وَقَالَ اِن الدِّرْهَم يُصِيْبُهُ الرجل من الرِّبَا أعظم عِنْد اللّٰه فِي الْخَطِيْئَة من سِتّ وَثَلَاثِيْنَ زنية يزنيها الرجل وَاِن أربى الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب ذمّ الْغَيْبَة وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' تو آپ نے سود کے حوالے سے گفتگو کی' اس کے بڑا گناہ ہونے کا بھی ذکر کیا' پھر فرمایا: ایک درہم جسے آدمی بطور سود حاصل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ چھتیس (۳۶) بار گناہ کرنے سے برا ہے' اور سب سے برا سودی جرم یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ''ذنب الغیبۃ'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2836 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعَان ظَالِمًا بباطل ليدحض بِهِ حَقًّا فَقَدْ برىء من ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوْله وَمَنْ أكل درهما من رِبًّا فَهُوَ مثل ثَلَاثَة وَثَلَاثِيْنَ زنية وَمَنْ نبت لَحْمه من سحت فَالنَّار اَوْلَى بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ لم يذكر من أعَان ظَالِمًا وَقَالَ اِن الرِّبَا نَيِّف وَسَبْعُوْنَ بَابا أهونهن بَابا مثل من اَتَى أمه فِي الْاِسْلَام وَدِرْهَم من رِبًّا اَشد من خمس وَثَلَاثِيْنَ زنية الْحَدِيْث

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ناجائز طور پر کسی ظالم کی معاونت کرتا ہے' تاکہ وہ اس کے سبب حق کو نظر انداز کر دے' تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ سے بے تعلق ہو جاتا ہے' جو آدمی سود کا ایک درہم کھاتا ہے' تو تینتیس (۳۳) بار زنا کرنے کی مثل ہے' اور جس آدمی کے گوشت کی نشوونما حرام طریقہ سے ہوئی ہو' تو آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی ظالم کی مدد کا مرتکب ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں: سود کے ستر (۷۰) سے زائد دروازے ہیں' جن میں سے سب سے کمتر درجہ کا دروازہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی مسلمان آدمی اپنی ماں سے زنا کا مرتکب ہو اور سود کا ایک درہم پینتیس (۳۵) بار زنا کرنے سے زیادہ برا ہے..... الحدیث۔

2837 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ بَابا أدناها مثل اِتْیَان الرجل أمه وَان أربى الرِّبَا استطالة الرجل فِیْ عرض اَخِیْہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عمر بن رَاشد وَقد وثق

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے بہتر (۷۲) دروازے ہیں' جن میں کمتر دروازہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں سے زنا کا ارتکاب کرے اور سب سے بڑا دروازہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمر بن راشد کی منقول روایت کے مطابق نقل کی ہے' اور اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔

2838 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حوبا أيسرها اَن ينْكح الرجل أمه

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْھَقِیّ كِلَاھُمَا عَنْ اَبِیْ معشر وَقد وثق عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِی عَنْہُ وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن عبد اللّٰہ بن سعید وَھُوَ واہ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَتقدم بِنَحْوِہٖ

الْحُوْب بِضَم الْحَاء الْمُھْمِلَة وَفتحهَا ھُوَ الْاِثْم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں' ان میں سے کمتر درجہ کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے یہ ابومعشر کے حوالے سے نقل کیا ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوسعید کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک ''واہی'' راوی ہے' اس کے اور اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

www.waseemziyai.com

منقول ہے اور اس کی مثل روایت قبل ازیں گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحوب'' میں ''ح'' پر پیش جبکہ اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اور اس سے مراد گناہ اور نافرمانی ہے۔

2839 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن تشتری الثَّمَرَۃ حَتّٰی تطعم وَقَالَ اِذا ظھر الزِّنَا والربا فِیْ قَرْیَۃ فَقَدْ أحلُّوا بِاَنْفسِھِمْ عَذَاب اللّٰہ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ پھل خریدا جائے جبکہ وہ تیار ہو کر کھانے کے قابل نہ ہو جائے' آپ نے فرمایا: جب کسی آبادی میں زنا اور سود عام ہو جائیں' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اپنے لیے حلال خیال کریں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2840 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ذکر حَدِیْثا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْہِ مَا ظھر فِیْ قوم الزِّنَا والربا اِلَّا أحلُّوا بِاَنْفسِھِمْ عَذَاب اللّٰہ

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک روایت بیان کرتے ہوئے کہا: جب کسی قوم میں زنا اور سود عام ہو جائے' تو وہ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال سمجھے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2841 - وَعَن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من قوم یظْھر فیھم الرِّبَا اِلَّا أخذُوا بِالسنۃِ وَمَا من قوم یظْھر فیھم الرشا اِلَّا أخذُوا بِالرُّعْبِ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ فِیْہِ نظر

السّنۃ الْعَام المقحط سَوَاء نزل فِیْہِ غیث اَوْ لم ینزل

❀—حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس قوم میں سود عام ہو جائے' تو وہ قحط سالی میں گرفتار ہو جاتی ہے' جس قوم میں رشوت عام ہو جائے' تو وہ رعب کے سبب گرفتار ہو جاتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''السنۃ'' سے قحط والا سال ہے' خواہ دوران سال نزول باراں ہوا ہو' یا نزول باراں نہ ہوا ہو۔

2842 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْت لَیْلَۃ أسرِی بِی لما انتھینا اِلَی السَّمَاء السَّابِعَۃ فَنَظَرت فَوقِی فَاِذَا اَنا برعد وبروق وصواعق

www.waseemziyai.com

قَالَ فَأتیت علی قوم بطونهم کالبیوت فِیْهَا الْحَیَّات تری من خَارج بطونهم قُلْتُ یَا جِبْرِیْل من هؤُلَاءِ قَالَ هؤُلَاءِ اٰکلَة الرِّبَا

رَوَاهُ اَحْمد فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْل وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصِرًا والأصبهانی کلهم من رِوَایَةِ عَلِیّ بن زید عَنْ اَبِی الصَّلْت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں میں نے دیکھا کہ جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے' تو میں نے اوپر کی طرف دیکھا' تو وہاں مجھے گرج' چمک اور چمکتی ہوئی بجلی دکھائی دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کچھ لوگوں کے قریب ہوا' جن کے پیٹ گھروں کی مثل تھے' ان میں سانپ تھے' وہ پیٹ سے باہر آتے دکھائی دیتے تھے' میں نے سوال کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ سودخور لوگ ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور طویل روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے علی بن زید اور ابوصلت کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2843 - وروی الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضًا من طَرِیْق اَبِیْ هَارُوْن الْعَبْدی واسْمه عمَارَة بن جُوَیْن وَهُوَ واه عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِهٖ اِلَی السَّمَاء نظر فِیْ سَمَاء الدُّنْیَا فَاِذَا رجال بطونهم کأمثال الْبُیُوْت الْعِظَام قد مَالَتْ بطونهم وهم منضدون علی سابلة آل فِرْعَوْن یوقفون علی النَّار کل غَدَاة وعشی یَقُوْلُوْنَ رَبنَا لَا تقم السَّاعَة اَبَدًا

قُلْتُ یَا جِبْرِیْل من هؤُلَاءِ قَالَ هؤُلَاءِ اٰکلَة الرِّبَا من أمتك لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یتخبطه الشَّیْطَان من الْمس

قَالَ الْاَصْبَهَانِیّ قَوْلِهٖ منضدون اَی طرح بَعْضُهُمْ علی بعض والسابلة الْمَارَّة اَی یتوطؤهم آل فِرْعَوْن الَّذِیْنَ یعرضون علی النَّار کل غَدَاة وعشی انْتهی

❀—امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوہارون عبدی کے حوالے سے' جس کا نام عمارہ بن جوین تھا' وہ ''واہی'' تھا' یہ اس کی وساطت سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: (شب معراج میں) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر لیجایا گیا' آپ نے آسمان دنیا میں کچھ لوگ ایسے دیکھے ان کے پیٹ بڑے گھروں کی مثل تھے' ان کے پیٹ لٹکے ہوئے تھے' آل فرعون کی گزرگاہ سے دوسروں کو الگ کرتے تھے' صبح وشام کے اوقات میں ان کے پاس آگ پیش کی جاتی تھی' وہ یوں کہتے تھے: اے ہمارے پروردگار! قیامت کبھی قائم نہ کرنا' میں نے سوال کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ آپ کی امت کے سودخور لوگ ہیں' یہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں گویا شیطان نے چھو کر انہیں مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

متن میں مذکور لفظ ''منضدون'' سے مراد ہے: وہ ایک دوسرے کو الگ کرتے تھے۔ لفظ ''السابلۃ'' کا مطلب ہے: آگے

www.waseemziyai.com

گزرنے والا بڑھنے والا گویا وہ انہیں روندتے تھے۔ وہ آل فرعون ہے جن کے پاس صبح وشام کے وقت آگ لائی جاتی تھی۔ ان کا بیانیہ یہاں تک ختم ہوا۔

2844 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْن یَدی السَّاعَۃ یظْھر الرِّبَا وَالزِّنَا وَالْخمر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت قائم ہونے سے پہلے سود زنا اور شراب نوشی یہ سب امور عام ہو جائیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2845 - وَعَنِ الْقَاسِمِ بن عبد الْوَاحِد الْوراق قَالَ رَأَیْت عبد اللّٰہ بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِی السُّوق فِی الصیارفۃ فَقَالَ یَا معشر الصیارفۃ اَبْشِرُوا قَالُوْا بشرك اللّٰہ بِالْجَنَّۃِ بِمَ تبشرنا یَا اَبَا مُحَمَّد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوا بالنَّار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأس بِہِ

❀ — قاسم بن عبدالواحد وراق سے منقول ہے: میں نے بیع صرف کرنے والے لوگوں کے بازار میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا انہوں نے کہا: اے بیع صرف کرنے والے لوگو! تم لوگ خبر حاصل کرو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو خوشخبری عطا کرے اے ابومحمد! آپ ہمیں کس چیز کی خبر دینا چاہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جہنم کی خبر حاصل کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

2846 - وَرُوِیَ عَن عَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیاك والذنُوْب الَّتِیْ لَا تغفر الْغلُوْل فَمَنْ غل شَیْئًا اُتِیْ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَۃ وآكل الرِّبَا فَمَنْ اَكل الرِّبَا بعث یَوْم الْقِیَامَۃ مَجْنُونا یتخبط ثُمَّ قَرَاَ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْن الرِّبَا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یتخبطہ الشَّیْطَان من الْمس الْبَقَرَۃ 572

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی من حَدِیْثِ أنس وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ آكل الرِّبَا یَوْم الْقِیَامَۃ مخبلا یجر شقیہ

ثُمَّ قَرَاَ لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یتخبطہ الشَّیْطَان من الْمس

قَالَ الْاَصْبَھَانِیّ المخبل الْمَجْنُوْن

❀ — حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ گناہوں سے احتراز کرو ایسے گناہ جو کبھی معاف نہیں ہوں گے۔ ایک گناہ خیانت کا ارتکاب کرنا ہے جو آدمی خیانت کرتا ہے وہ خیانت سمیت

www.waseemziyai.com

قیامت کے دن پیش ہوگا' ایک سود کھانا ہے' جو آدمی سود کھاتا ہے' تو قیامت کے دن اسے پاگل اور مخبوط الحواس کی صورت میں اٹھایا جائے گا' پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: جو لوگ سود کھاتے ہیں' وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح وہ آدمی کھڑا ہوتا ہے' جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود خور آدمی قیامت کے دن آئے گا' تو وہ مخبوط الحواس ہوگا' وہ اپنے ایک پہلو کو زمین پر گھسیٹ رہا ہوگا' پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: وہ لوگ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح وہ آدمی کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''المخبل'' سے مراد پاگل ہے۔

2847 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَد اکثر من الرِّبَا اِلَّا کَانَ عَاقِبَة أمره اِلٰی قلّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَفِیْ لفظ لَهُ قَالَ الرِّبَا وَان کثر فَاِن عاقبته اِلٰی قل

وَقَالَ فِیْهِ اَیْضًا صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی بکثرت سود کھانے والا ہوگا' تو اس کا انجام کمی کی طرف ہوگا۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: آپ نے فرمایا: خواہ سود زیادہ ہی ہو' اس کا انجام تھوڑا ہونا ہوتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2848 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیَاْتِیَن علی النَّاس زمَان لَا یبْقی مِنْهُم اَحَد اِلَّا أکل الرِّبَا فَمَنْ لم یَاْکُلهُ اَصَابَهُ من غباره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاخْتلف فِیْ سَمَاعه وَالْجُمْهُور علی اَنَّهُ لم یسمع مِنْهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' ان میں سے کوئی آدمی باقی نہیں رہے گا' سوائے اس کے جو سود کھاتا ہوگا اور جو سود نہیں کھاتا ہوگا' تو اس تک سود کا غبار ضرور پہنچے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے اسے حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختلاف موجود ہے' جمہور کا نظریہ ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

www.waseemziyai.com

2849 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ لیبیتن أنَاس من أمتِیْ علی أشر وبطر وَلعب وَلَھو فیصبحوا قردة وَخَنَازِیْر باستحلالھم الْمَحَارِم واتخاذھم الْقَیْنَات وشربھم الْخمر وبأکلھم الرِّبَا ولبسھم الْحَرِیْر

رَوَاہُ عبد اللّٰہ ابْن الاِمَام اَحْمد فِیْ زوائدہ

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میری امت کے بعض لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ وہ رات کو گناہ و معصیت اور لہو ولعب میں مصروف رہیں گے جبکہ آئندہ دن میں وہ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں تبدیل ہو چکے ہوں گے اس لیے کہ انہوں نے حرام اشیاء کو حلال قرار دے رکھا ہوگا' عورتوں سے گانے سنتے رہے ہوں گے' شراب نوشی میں مصروف رہے ہوں گے اور ریشم کو استعمال میں لاتے ہوں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ نے یہ روایت اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہوگی۔

2850 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یبیت قوم مِنْ ھٰذِہِ الْاُمة علی طعم وَشرب وَلَھو وَلعب فیصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِیْر ولیصیبنھم خسف وَقذف حَتّٰی یصبح النَّاس فَیَقُوْلُوْنَ خسف اللَّیْلَة ببنی فلَان وَخسف اللَّیْلَة بدار فلَان ولترسلن عَلَیْھِمْ حِجَارَة مِنَ السَّمَاءِ کَمَا أرْسلت علی قوم لوط علی قبائل فِیْھَا وَعَلٰی دور ولترسلن عَلَیْھِمُ الرّیح الْعَقِیْم الَّتِیْ اَھْلکت عادا علی قبائل فِیْھَا وَعَلٰی دور بشربھم الْخمر ولبسھم الْحَرِیْر واتخاذھم الْقَیْنَات وأکلھم الرِّبَا وَقَطِیْعَة الرَّحِم وخصلة نَسِیَھَا جَعْفَر

رَوَاہُ اَحْمد مُخْتَصِرًا وَاللَّفْظ لَہُ

الْقَیْنَات جمع قینة وَھِی الْمُغنیَة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس امت کے کچھ لوگ صاحب حیثیت ہوں گے' لہو ولعب میں رات بسر کریں گے۔ آئندہ دن بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل ہو چکے ہوں گے' وہ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے' ان پر پتھروں کی بارش ہوگی' حتیٰ کہ صبح کے وقت دوسرے لوگ یوں کہیں گے: گزشتہ شب فلاں لوگ زمین میں دھنسا دیے گئے ہیں' گزشتہ شب فلاں محلّہ کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ ان لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے گئے ہیں' جس طرح قوم لوط پر پتھر برسائے گئے تھے' وہ مختلف قبائل اور مختلف علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں گے' ان پر تند و تیز ہوا بھیجی جائے گی' جس طرح قوم عاد ہلاکت کا شکار ہوئی تھی' وہ لوگ مختلف قبائل اور مختلف محلوں کی طرف روانہ کیے جائیں گے۔ اس کا سبب یہ ہوگا کہ یہ لوگ شراب خور' ریشم کو استعمال میں لاتے ہوں گے' عورتوں سے گانے سنتے ہوں گے' سود کھاتے ہوں گے اور قطع رحمی کرتے ہوں گے۔ تاہم راوی ان کی ایک خصلت بھول گئے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''القینات'' لفظ ''قینۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد ہے' گانے والی خاتون۔

اَلتَّرْھِیْبُ من غصب الْاَرْض وَغَیْرِھَا

باب: زمین یا کوئی دوسری چیز غصب کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2851 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ظلم قید شبر من الْاَرْض طوقه من سبع اَرْضین

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: جو آدمی کسی کی ظلماً بالشت بھر زمین پر قبضہ کرے گا' تو ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں پہنایا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2852 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ من اَخذ من الْاَرْض شبرًا بِغَیْر حَقه طوقه من سبع اَرْضین

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدھُمَا صَحِیْح وَمُسْلِمٍ اِلَّا اَنَّہُ قَالَ لَا یَاْخُذ اَحَد شبرًا من الْاَرْض بِغَیْر حَقه اِلَّا طوقه اللّٰہ اِلٰی سبع اَرْضین یَوْم الْقِیَامَة

قَوْلِہ طوقه من سبع اَرْضین قِیْلَ اَرَادَ طوق التَّکْلِیف لَا طوق التَّقْلِید وَھُوَ اَن یطوق حملھَا یَوْم الْقِیَامَة وَقِیْلَ اِنَّہُ اَرَادَ اَنَّہُ یخسف بِہِ الارض فَتَصِیْر الْبُقْعَة الْمَغْصُوْبَة فِیْ عُنُقه کالطوق

قَالَ الْبَغَوِیّ وَھٰذَا أصح ثُمَّ روی بِاِسْنَادِہِ عَن سَالم عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَخذ من الْاَرْض شبرًا بِغَیْر حَقه خسف بِہِ یَوْم الْقِیَامَة اِلٰی سبع اَرْضین

وَھٰذَا الحَدِیْثِ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی ناجائز طریقہ سے ایک بالشت پر قبضہ کرے گا' تو ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی' ان میں سے ایک سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں' جو آدمی ناجائز طریقہ سے بالشت بھر زمین پر قبضہ کر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اسے ڈالے گا۔

متن میں مذکور یہ الفاظ ''سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا'' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسے اتنی تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا جتنی تکلیف طوق ڈالنے سے ہوگی' اس کی شکل یہ ہوگی کہ قیامت کے دن وہ اتنا وزن اٹھائے گا' جس کی اسے قوت

www.waseemziyai.com

حاصل نہیں ہوگی۔ایک قول کے مطابق اس کا مطلب ہے کہ اسے زمین میں دھنسایا جائے گا اور زمین کے جتنے حصہ پر اس نے قبضہ کیا ہوگا' اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے' پھر انہوں نے اپنی سند سے ان کے والد گرامی (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایک بالشت زمین پر ناجائز طریقہ سے قبضہ کرے گا' قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2853 - وَعَن یعلی بن مرّۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیّمَا رجل ظلم شبرًا من الْاَرْض کلفه الله عَزَّ وَجَلَّ اَن یحفره حَتّٰی یبلغ بِهٖ سبع اَرْضین ثُمَّ یطوقه یَوْم الْقِیَامَۃ حَتّٰی یقْضِی بَیْنَ النَّاس

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ عَنہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اَخذ اَرْضًا بِغَیْر حَقّهَا کلف اَن یحمل ترابها اِلَی الْمَحْشَر

وَفِیْ رِوَایَۃٍ للطبرانی فِی الْکَبِیْر من ظلم من الْاَرْض شبرًا کلف اَن یحفره حَتّٰی یبلغ المَاء ثُمَّ یحملهُ اِلَی الْمَحْشَر

❀ — حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بطور ظلم کسی کی ایک بالشت زمین پر قبضہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اس چیز کا پابند بنا دے گا کہ وہ اسے کھودے' وہاں تک کھودے جہاں تک ساتوں زمینیں مکمل نہیں ہو جاتیں' پھر اسے قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا۔ یہ اس وقت تک ہوگا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جائے گا۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ناجائز طریقہ سے کسی زمین پر قبضہ کرے گا' اس پر لازم قرار دیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان محشر میں لے کر جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں بایں الفاظ نقل کی ہے: جو آدمی ایک بالشت زمین بطور ظلم حاصل کرے گا' اس پر لازم کیا جائے گا کہ وہ اس زمین کی اس وقت تک کھدائی کرتا رہے' جب تک وہ پانی تک نہیں پہنچ جائے گا اور پھر وہ اسے اٹھا کر میدان محشر تک لے جائے گا۔

2854 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَخذ

www.waseemziyai.com

شَیْئًا من الْاَرْض بِغَیْر حلّه طوقه من سبع اَرْضین لَا یقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ حَمْزَة بن اَبِیْ مُحَمَّد

❀—حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ناجائز طریقہ سے کسی کی قلیل زمین پر قبضہ کرے گا' تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا' اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کی جائے گی' خواہ فرض ہو یا نفل ہو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حمزہ بن ابی محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2855 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الظُّلم أظلم فَقَالَ ذِرَاع من الْاَرْض ینتقصها الْمَرْء الْمُسْلِم من حق اَخِیْه فَلَیْسَ حَصَاة من الْاَرْض یَاْخُذهَا اِلَّا طوقها یَوْم الْقِیَامَة اِلٰی قَعْر الْاَرْض وَلَا یعلم قعرها اِلَّا اللّٰه الَّذِیْ خلقهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀—حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے بڑا ظلم کون سا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: زمین کی پیائش میں کمی کرنا' جس کے سبب مسلمان اپنے بھائی کے حق کو دبالے' روئے زمین کی جتنی بھی کنکریاں وہ جمع کرے گا' تو جہاں تک زمین کا گڑھا (یعنی نیچے پانی کی گہرائی تک) ہے قیامت کے دن وہاں تک اسے بطور طوق پہنایا جائے گا اور زمین کی گہرائی کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مسند حسن سے نقل کیا ہے۔

2856 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أعظم الْغلُوْل عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ذِرَاع من الْاَرْض تَجِدُوْنَ الرجلَیْن جارین فِی الْاَرْض اَوْ فِی الدَّار فیقتطع اَحَدهُمَا من حَظّ صَاحبه ذِرَاعا اِذا اقتطعه طوقه من سبع اَرْضین

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀—حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ زمین کی پیائش میں کمی کی جائے' تم دو آدمیوں کو اس حالت میں پاؤ گے کہ ایک زمین میں ایک دوسرے کے ہمسائے ہوں گے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک محلّہ میں ایک دوسرے کے پڑوسی ہوں گے' پھر ان سے ایک آدمی دوسرے کے حصہ میں ایک بالشت کی مقدار پر قبضہ کرلے گا۔ جب وہ اس پر قبضہ کرلے گا' تو (قیامت کے دن) اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2857 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غصب رَجُلًا اَرْضًا ظلما لَقِی اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبد الحميد الْحمانِی

❀ — حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بطور ظلم کسی کی زمین پر قبضہ کرتا ہے' وہ جب (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2858 - وَعَن الحكم بن الْحَارِث السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ من طَرِيق الْمُسْلِمين شبرًا جَاءَ بِهِ يَوْم الْقِيَامَة يحملهُ من سبع اَرْضين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالصَّغِيْر من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن عقبَة السدُوْسِی

❀ — حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسلمانوں کے راستہ میں سے ایک بالشت (زمین پر) قبضہ کرے گا' وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا' اس نے سات زمینوں کو اٹھایا ہوا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم صغیر میں محمد بن عقبہ سدوسی کی مثل نقل کی ہے۔

2859 - وَعَنْ اَبِیْ حميد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يَاْخُذ عَصا بِغَيْر طيب نفس مِنْهُ

قَالَ ذٰلِكَ لشدَّة مَا حرم اللّٰه من مَال الْمُسْلِم على الْمُسْلِم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَسَيَاْتِیْ فِیْ بَاب الظُّلم اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا عصا بھی حاصل کرے۔

راوی کا بیان ہے: یہ اس چیز کی شدت کے سبب ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کے مال کو حرام قرار دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا یہ روایت آگے چل کر ظلم سے متعلق باب میں بھی آئے گی۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیبُ مِنَ الْبَنَاءِ فَوْقَ الْحَاجَةِ تَفَاخُرًا وَّتَکَاثُرًا

باب: اظہارِ فخر اور کثرتِ فخر کے لیے ضرورت سے زائد تعمیر کے حوالے سے ترہیبی روایات

2860 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم اِذْ طلع علینا رجل شَدِیْد بَیَاض الثِّیَاب شَدِیْد سَواد الشَّعْر لَا یری عَلَیْهِ أثر السّفر وَلَا یعرفهُ منا اَحَد حَتّٰی جلس اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فأسند رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَوضع کفیه علی فَخذیهِ وَقَالَ یَا مُحَمَّد اَخْبرنِیْ عَن الْاِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وتقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّکَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَیْت اِن اسْتَطَعْت اِلَیْهِ سَبِیْلا

قَالَ صدقت فعجبنا لَهُ یسْأَله ویصدقه

قَالَ فَاَخْبرنِیْ عَن الْاِیْمَان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰهِ وَمَلَائِکَته وَکتبه وَرُسُله وَالْیَوْم الْاٰخر وتؤمن بِالْقدرِ خَیره وشره فَقَالَ صدقت

قَالَ فَاَخْبرنِیْ عَن الْاِحْسَان قَالَ اَن تعبد اللّٰه کَاَنَّك تراهُ فَاِن لم تکن تراهُ فَاِنَّهُ یراك

قَالَ فَاَخْبرنِیْ عَن السَّاعَة قَالَ مَا المسؤول عَنْهَا بِاَعْلَم من السَّائِل

قَالَ فَاَخْبرنِیْ عَن أماراتها قَالَ اَن تَلد الْأمة ربتها وَاَن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشَّاء یتطاولون فِی الْبُنیان

قَالَ ثُمَّ انْطَلِقْ فَلَبثت مَلِیًّا

ثُمَّ قَالَ یَا عمر اَتَدْرِی من السَّائِل

قلت اللّٰه وَرَسُوْله أَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرِیْل اَتَاکُمْ یعلمکم دینکُمْ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّغَیْرِهِمَا

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اس موقع پر ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کے نشانات نہیں تھے وہ ہم میں سے کسی کا واقف بھی نہیں تھا اس نے اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اپنے دونو ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیے اور اس نے دریافت کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے حوالے سے بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام اس چیز کا نام ہے کہ تم اس کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تم نماز قائم کرو۔ تم زکوٰۃ ادا کرو تم رمضان کے روزے رکھو اگر تم جانے کی طاقت رکھتے ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ راوی کا بیان ہے اس آدمی نے عرض کیا: آپ نے درست فرمایا ہے ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ سوال بھی اس نے خود کیا ہے پھر آپ کو سچا بھی قرار دے ر

www.waseemziyai.com

ہے' پھر اس نے سوال کیا: آپ ہمیں ایمان کے حوالے سے بتائیں؟ آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' آخرت کے دن اور تقدیر پر پختہ یقین رکھو' خواہ وہ اچھی ہو' یا بری ہو' اس نے عرض کیا: آپ نے سچ کہا' اس نے پھر دریافت کیا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو تم خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اس نے پھر سوال کیا: آپ مجھے قیامت کے حوالے سے بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اس سلسلہ میں جس سے دریافت کیا گیا ہے' وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا' اس نے پھر دریافت کیا: آپ مجھے اس کی نشانیاں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: (نشانیاں یہ ہیں) کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی' تم ننگے پاؤں' ننگے جسم' مفلس لوگوں کو جو بکریاں چراتے ہوں گے' تم انہیں دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں بلند و بالا عمارتیں تعمیر کریں گے' راوی سے منقول ہے: پھر وہ آدمی واپس پلٹ گیا' کچھ دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ جبرئیل تھے' جو تمہارے پاس اس لیے آئے تھے کہ تمہیں دین کی تعلیم دیں۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2861 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سلونی فهابوه اَن یسألوه فجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْد رُكْبَتَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَام قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَیْئًا وتقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان

قَالَ صدقت

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الایمان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَته وَكتابه وَرُسُله وتؤمن بِالْبَعْثِ الْاٰخر وتؤمن بِالْقدرِ كُله قَالَ صدقت

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَان قَالَ اَن تخشی اللّٰه كَاَنَّك تراهُ فَاِنَّك اِن لَا تكن تراهُ فَاِنَّهُ یراك

قَالَ صدقت

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتی تقوم السَّاعَة قَالَ مَا المسؤول عَنْهَا بِاَعْلَم من السَّائِل وسأحدثك عَن أشراطها اِذا رَاَیْت الْمَرْاَة تلد رَبهَا فَذَاك من أشراطها وَاِذَا رَاَیْت الحفاة العراة الصم الْبكم مُلُوك الْاَرْض فَذَاك من أشراطها وَاِذَا رَاَیْت رعاء البهم یتطاولون فِی الْبُنیان فَذَاك من أشراطها

الْحَدِیْثٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهُ وَهٰذَا الحَدِیْثٌ لَهُ دلالات كَثِیْرَة وَلَمْ نذكرهُ اِلَّا فِیْ هٰذَا الْمَكَان حَسْبَمَا اتّفق فِی الْاِمْلَاء

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے کسی بھی معاملہ میں سوال کرو؟ لوگ ہیبت زدہ ہو گئے' وہ کوئی سوال نہ کر سکے' اس موقع پر ایک آدمی حاضر ہوا' وہ آپ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا' اس

www.waseemziyai.com

نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام سے کیا چیز مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ (اسلام) یہ ہے کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو' اس نے عرض کیا: آپ نے درست فرمایا' پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں پر یقین رکھو' آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھو' ہر قسم کی تقدیر پر ایمان و یقین رکھو' اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! احسان سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے یوں خوف کرو جیسا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو' اگر تم نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ کہا ہے' پھر اس نے سوال کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس سلسلہ میں جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا' تاہم اس کی نشانیاں یہ ہیں: عورت اپنے آقا کو جنم دے گی' ننگے پاؤں' ننگے جسم اور لاچار لوگوں کو زمین پر حکمران دیکھو گے' تم جانوروں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں عمارتیں تعمیر کرتے ہیں' تو یہ اس کی علامات میں سے ایک ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں' مگر یہاں وہ روایات منقول ہوں گی' جو متفق علیہ ہوں گی۔

2862 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خرج یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَأی قبَّة مشرفة فَقَالَ مَا ھٰذِہ

قَالَ اَصْحَابہ ھٰذِہٖ لفُلَان رجل من الْاَنْصَار فَسکت وَحملھَا فِیْ نَفسہ حَتّٰی اِذا جَاءَ صَاحبھَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسلم عَلَیْہِ فِی النَّاس فَاَعْرض عَنْہُ صنع ذٰلِکَ مرارًا حَتّٰی عرف الرجل الْغَضَب فِیْہِ والاِعراض عَنْہُ فَشکا ذٰلِکَ اِلٰی اَصْحَابہ فَقَالَ وَاللّٰہ اِنِّیْ لأنکر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خرج فَرَأی قبتک فَرجع اِلٰی قُبَّتہ فَھَدمھَا حَتّٰی سواھَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم فَلَمْ یرھَا

قَالَ مَا فعلت الْقبَّة قَالُوْا شکا اِلَیْنَا صَاحبھَا اِعراضک عَنْہُ فَاَخْبَرنَاہُ فَھَدمھَا فَقَالَ أما اِن کل بِنَاء وبال علی صَاحبہ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفظ لَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ أخصر مِنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بقبة علی بَاب رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ مَا ھٰذِہٖ قَالُوْا قبَّة بناھا فلَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل مَا کَانَ ھٰکَذَا فَھُوَ وبال علی صَاحبہ یَوْم الْقِیَامَۃ فَبلغ الْاَنْصَارِیّ ذٰلِکَ فوضعھا فَمر النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بعد فَلَمْ یرھَا فَسَاَلَ عَنْھَا فَاَخْبر اَنَّہٗ وَضعھَا لما بلغہ فَقَالَ یرحمہ اللّٰہ یرحمہ اللہ

وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ مُخْتَصِرًا اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مر ببنیة قبَّة لرجل من

www.waseemziyai.com

الْاَنْصَار فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالُوْا قُبَّة فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل بِنَاء وَاَشَارَ بِیَدِهٖ علی رَأسه اکثر من هٰذَا فَهُوَ وبال علی صَاحبه یَوْم الْقِیَامَة

قَوْلِهٖ اِلَّا مَا لَا اَی اِلَّا مَا لَا بُد مِنْهُ مِمَّا یستره من الْحر وَالْبرد وَالسِّبَاع وَنَحْو ذٰلِك

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی' ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے' آپ نے ایک قبہ ملاحظہ کیا' دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ جواب میں عرض کیا گیا: یہ فلاں آدمی کا ہے' انہوں نے ایک انصاری شخص کے بارے میں یہ بات بتائی' آپ خاموش رہے' آپ نے یہ بات اپنے ذہن میں محفوظ کرلی' حتیٰ کہ جب اس کا مالک آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو اس نے سب لوگوں کی موجودگی میں آپ سے سلام عرض کیا' آپ نے اس سے بے اعتنائی برتی' ایسا کئی بار ہوا' حتیٰ کہ اسے یقین ہوگیا کہ آپ اس سے راضی ہیں' آپ اس سے عمداً اعراض کررہے ہیں' اس نے یہ بات بطور شکایت صحابہ کرام سے کی اور کہا: قسم بخدا! مجھے محسوس ہورہا ہے کہ آپ ناراض ہیں' لوگوں نے بتایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے' آپ نے تمہاری عمارت ملاحظہ کی تھی' وہ اپنی عمارت کے پاس گیا' اسے مسمار کرادیا' زمین کے برابر کرادیا' ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستہ سے گزرے مگر عمارت نظر نہ آئی' آپ نے دریافت کیا: اس قبہ کے ساتھ کیا ہوا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اس کے مالک نے بطور شکایت ہم سے کہا تھا کہ آپ اس سے ناراض ہیں' ہم نے اسے اس کی وجہ اس عمارت کی تعمیر بتائی تھی' تو اس نے اس عمارت کو منہدم کرادیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمارت تعمیر کرنے والے کے لیے باعث وبال ہوگی' البتہ اس تعمیر کا معاملہ مختلف ہے' جو ضرورت کے تحت ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر کے پاس ایک قبہ (عمارت) کے قریب سے گزرے' تو آپ نے دریافت کیا: یہ قبہ کس کا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یہ قبہ فلاں آدمی کا ہے' آپ نے فرمایا: اس طرح کی عمارت قیامت کے دن اپنے مالک کے لیے وبال کا سبب ہوگی' انصاری کو آپ کے اس ارشاد کی اطلاع ملی' اس نے اپنی اس عمارت کو مسمار کردیا' ایک دفعہ آپ کا اس کے پاس سے گزر ہوا' مگر وہ عمارت وہاں دکھائی نہ دی' آپ نے اس بارے میں دریافت کیا' تو اس بارے میں عرض کیا گیا کہ انصاری صحابی نے اپنی عمارت مسمار کردی ہے' کیونکہ آپ کا ارشاد عالیہ اسے پہنچ گیا تھا' اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر اپنا رحم فرمائے' اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند اختصار سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ موجود ہیں: ایک دفعہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے قبہ کے پاس سے گزرے' تو آپ نے دریافت یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ قبہ ہے آپ نے اپنے سر اقدس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ عمارت یا اس سے بھی بڑی ہو' قیامت کے دن اپنے مالک کے لیے باعث وبال ہوگی۔

متن میں مذکور الفاظ ''مگر وہ جو نہیں'' سے مراد ہے' وہ چیز ہے' جس کی ضرورت مسلمہ ہو' جو سردی' گرمی' درندوں اور دیگر اشیا سے تحفظ کا ذریعہ ہو۔

www.waseemziyai.com

2863 - وَعَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل بُنیان وبال علی صَاحبہ اِلَّا مَا کَانَ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بکفہ وکل علم وبال علی صَاحبہ اِلَّا من عمل بِہٖ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَلہ شَوَاھِد

❀—حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمارت اپنے مالک کے لیے وبال ثابت ہوگی' جو اس طرح کی ہو' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ ہر علم اپنے صاحب کے لیے باعث وبال ہوگا' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہوگا' جس پر وہ عمل کرتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

2864 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ اللّٰہ بِعَبْد شرا خضر لَہٗ فِی اللَّبن والطین حَتّٰی یَبْنِی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الثَّلَاثَۃ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے لیے برا قصد کرتا ہے' تو اس کے لیے اینٹ اور گارے کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ آدمی تعمیر عمارت کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تینوں معاجیم میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2864 - وروی فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ اَبِیْ بشیر الْاَنْصَارِیّ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰہ بِعَبْد ھوانا أنفق مَالہ فِی الْبُنیان

❀—امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے ہلکا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کی دولت تعمیر میں خرچ کرواتا ہے۔

2866 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بنی فَوق مَا یَکْفِیْہِ کلف اَن یحملہُ یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَۃ الْمسیب بن وَاضح وَھٰذَا الحَدِیْثِ مِمَّا أنکر عَلَیْہِ وَفِیْ سَنَدہ انْقِطَاع

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ضرورت سے زیادہ اپنی عمارت تعمیر کرتا ہے' تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس نے اسے اٹھایا ہوا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں مسیّب بن واضح کی روایت کی مثل نقل کی ہے۔ اس روایت کے حوالے کا انکار کیا ہے' اور اس کس سند میں انقطاع موجود ہے۔

2867 - وَعَنْ اَبِیْ الْعَالِیَۃ اَن الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بنی غرفَۃ فَقَالَ لَہُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهدمها فَقَالَ أهدمها اَوْ اَتصدق بِثمنِهَا فَقَالَ اهدمها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِی الْمَرَاسِیْل وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ مُرْسل جید الْاِسْنَاد

❀ — ابوالعالیہ کا بیان ہے: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک بالا خانہ تعمیر کروایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے منہدم کردو! انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا میں اسے منہدم کردوں یا اس کی قیمت کے برابر دولت صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے مسمار کردو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ یہ روایت مرسل ہے' اور سند کے لحاظ سے عمدہ ہے۔

2868 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوْف صَدَقَة وَمَا أنْفق الرجل على اَهله كتب لَهٗ صَدَقَة وَمَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه كتب لَهٗ بِهٖ صَدَقَة وَمَا أنْفق الْمُؤْمِن من نَفَقَة فَإِن خلفهَا على اللّٰه وَاللّٰه ضَامِن اِلَّا مَا كَانَ فِیْ بُنيان اَوْ مَعْصِيّة

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن عبد الحميد بن الْحسن الْهِلَالِیْ عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكدر عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِی الْكَلَام على عبد الْوَاحِد

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے' آدمی جو کچھ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے' وہ اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے' جس دولت سے انسان اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے' وہ اس کے لیے بطور صدقہ لکھی جاتی ہے۔ مسلمان جو چیز بھی خرچ کرتا ہے' تو اس کے عوض عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے' اور اللہ تعالیٰ ضامن ہوتا ہے۔ تاہم مجود دولت تعمیر یا گناہ میں خرچ کی جائے اس کا معاملہ مختلف ہے۔

امام دارقطنی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے اسے عبدالحمید بن حسن ہلالی اور محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبدالواحد نامی راوی پر تفصیلی گفتگو آئے گی۔

2869 - وَعَن حَارِثَة بن مضرب قَالَ اَتَيْنَا خبابا نعوده وَقد اكتوى سبع كيات فَقَالَ لقد تطاول مرضِی وَلَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَتَمَنَّوْا الْمَوْت لتمنيت وَقَالَ يُؤجر الرجل فِیْ نَفَقَته كلهَا اِلَّا فِی التُّرَاب اَوْ قَالَ فِی الْبناء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حارثہ بن مضرب کا بیان ہے: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے ان کے ہاں گئے۔ انہیں بطور علاج سات داغ لگائے گئے تھے' انہوں نے کہا: میرا مرض طول پکڑ چکا ہے' اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ سنا

www.waseemziyai.com

ہوتا۔تم موت کی تمنامت کرو'تو میں موت کی تمنا ضرور کرتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص کو اس کی خرچ کردہ چیز کا ثواب دیا جائے گا' تاہم مٹی کا معاملہ مختلف ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تاہم تعمیر کا معاملہ مختلف ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2870 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّفَقَۃ کلھَا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ اِلَّا الْبناء فَلَا خیر فِیْہِ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار کیا جاتا ہے' تاہم تعمیر کا معاملہ مختلف ہے' اور اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2871 - وَعَن عَطِیَّۃ بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ حجر اَزوَاج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بجرید النّخل فَخرج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مغزی لَہٗ وَکَانَت أم سَلمَۃ موسرۃ فَجعلت مَکَان الجرید لَبِنًا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا

قَالَتْ أردْت اَن أکف عنی أبصار النَّاس فَقَالَ یَا أم سَلمَۃ اِن شَرّ مَا ذھب فِیْہِ مَال الْمَرْء الْمُسْلِم الْبُنیان

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد فِی الْمَرَاسِیْل

❀ — عطیہ بن قیس سے منقول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حجرات کھجور کی شاخوں سے بنائے گئے تھے' ایک دفعہ آپ کسی جنگ میں شمولیت کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قدرے خوشحال تھیں' انہوں نے کھجور کی جگہ اینٹیں لگوالیں' واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صورتحال کا جائزہ لیا' تو آپ نے فرمایا: یہ اینٹیں کہاں سے آئی ہیں؟ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں نے خیال کیا کہ لوگوں کی نظریں مجھ پر نہ پڑیں' آپ نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! مسلمان آدمی کی دولت جن امور میں خرچ ہوتی ہے' ان میں سے سب سے بری چیز تعمیر عمارت ہے۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

2872 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لما بنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد

قَالَ ابنوہ عَرِیشًا کعریش مُوْسَی

قیل لِلْحسنِ وَمَا عَرِیش مُوْسَی قَالَ اِذا رفع یَدہ بلغ الْعَرِیش یَعْنِیْ السّقف

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مُرْسلا وَفِیْہ نظر

❀ — حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا' تو آپ نے فرمایا: اس کی چھت اس طرح کی تیار کرو' جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھت تھی۔

www.waseemziyai.com

امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھت کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: جب وہ اپنا دست اقدس اوپر بلند کرتے تھے تو وہ چھت تک پہنچ جاتا تھا۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مرسل'' کے طور پر نقل کی ہے اور محل نظر بھی ہے۔

2873 - وَعَن عمار بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا رفع الرجل بِنَاء فَوق سبع اَذْرع نُودى يَا أفسق الْفَاسِقين اِلىٰ اَيْن

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَرَفعه بَعْضُهُمْ وَلَا يَصح

❀ — حضرت عمار بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب کوئی آدمی سات گز سے زیادہ تعمیر کو بلند کرتا ہے تو اسے پکار کر یوں کہا جاتا ہے: اے بڑے فاسق! تو کہاں تک لے جانا چاہتا ہے؟

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عمار بن عامر رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت نقل کی ہے جبکہ بعض لوگوں نے اسے ''مرفوع'' بھی قرار دیا ہے مگر یہ بات درست نہیں ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ مَّنْعِ الْاَجِيْرِ أَجْرَهٗ وَالْاَمْرُ بِتَعْجِيْلِ اِعْطَائِهٖ

باب: مزدور کو معاوضہ سے محروم کرنے اور اسے مزدوری جلد فراہم کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2874 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَعَالىٰ ثَلَاثَة اَنا خصمهم يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ كنت خَصمه خصمته رجل أعْطى بِي ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا فَأكل ثمنه وَرجل اسْتَأْجر اَجِيْرا فاستوفى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطه أجره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ارشاد ربانی ہے: تین قسم کے لوگ ہوں گے کہ میں ان کا فریق ہوں گا جس کا میں مقابل ہوں گا میں اس کا پرزور مقابلہ کروں گا۔ ایک وہ آدمی ہے جو میرے نام پر پناہ فراہم کرتا ہے پھر اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ایک وہ آدمی ہے جو کسی آزاد آدمی کو فروخت کرتا ہے پھر اس کی قیمت کھاتا ہے۔ ایک وہ آدمی ہے جس نے کوئی مزدور کام پر لگایا اور اس سے کام پورا لے مگر اس کو مزدوری نہ دے۔

امام بخاری، امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2875 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطُوْا الْاَجِيْر أجره قبل اَن يجف عرقه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن زيد بن أسلم وَقد وثق

قَالَ ابْن عدى اَحَادِيْثه حسان وَهُوَ مِمَّن احتمله النَّاس وَصدقه بَعْضُهُمْ وَهُوَ مِمَّن يكْتب حَدِيْثه انْتهى

www.waseemziyai.com

وَبَقِیَّة رُوَاته ثِقَات ووهب بن سعيد بن عَطِيَّة السّلمِيّ اسْمه عبد الْوَهَّاب وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَيْره

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے تم اس کی مزدوری ادا کردو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ابن عدی نے کہا: اس کی منقول روایات' حسن ہیں اور یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جن سے روایات منقول ہیں۔ کچھ لوگوں نے اسے سچا قرار دیا ہے' ان میں سے ایک وہ بھی ہے' جن سے روایات نقل کی گئی ہیں۔ امام ابن عدی کی گفتگو ختم ہوئی۔

اس روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں' وہب بن سعید بن عطیہ سلمی نامی راوی کا اصل نام عبدالوہاب ہے' جبکہ امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

2876 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطُوْا الْاَجِيْر أجره قبل اَن يجف عرقه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ جَابر وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذَا الْمَتْن مَعَ غرابته يكْتَسب بِكَثْرَة طرقه قُوَّة . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

امام ابویعلیٰ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ مختصر بات یہ ہے کہ متن غریب ہے' مگر کثرت طرق کی وجہ سے اسے قوت حاصل ہوگئی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

تَرْغِيْبُ الْمَمْلُوْكِ فِیْ اَدَاءِ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقِّ مَوَالِيْهِ

باب: ایسا غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہے' کے حوالے سے ترغیبی روایات

2877 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد اِذا نصح لسَيّده وَأحسن عبَادَة اللّٰه فَلَهُ أجره مرَّتَيْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو غلام اپنے آقا کا تابع فرمان ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کا حق عبادت بھی پورا کرتا ہے' تو اسے دگنا ثواب ملتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2878 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَمْلُوك الَّذِیْ یحسن عبَادَة ربه وَیُؤَدِّی اِلٰی سَیِّدہ الَّذِیْ عَلَیْہِ من الْحق والنصیحة وَالطَّاعَة لَهٗ اَجْرَانِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلام اپنے پروردگار کی کمال طریقہ سے عبادت کرتا ہے اپنے آقا کا حق بھی مکمل طور پر بجالاتا ہے خیر خواہ اور اطاعت شعار ہو تو اسے دگنا اجر ملتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2879 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكتاب آمن بِنَبِیِّہٖ و آمن بِمُحَمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْد الْمَمْلُوك اِذا أدّی حق اللّٰه وَحقّ موَالِیْه وَرجل كَانَت لَهٗ أمة فأدبها فَأحْسن تأدیبها وَعلمهَا فَأحْسن تعلیمها ثُمَّ أعْتقهَا فَتَزَوجهَا فَلهُ اَجْرَانِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَلَفْظُهٗ قَالَ ثَلَاثَة یُؤْتونَ أجرهم مرَّتَیْنِ عبد أدّی حق اللّٰه وَحقّ موَالِیْه فَذَاك یُؤْتِیْ أجره مرَّتَیْنِ وَرجل كَانَت عِنْدَه جَارِیَة وضیئة فأدبها فَأحْسن تأدیبها ثُمَّ أعْتقهَا ثُمَّ تزَوجهَا یَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجه اللّٰه فَذٰلِكَ یُؤْتِیْ أجره مرَّتَیْنِ وَرجل آمن بِالْكتاب الْاَوَّل ثُمَّ جَاءَ الْكتاب الْاٰخر فَآمن بِهٖ فَذٰلِكَ یُؤْتِیْ أجره مرَّتَیْنِ الوضیئة بِفَتْح الْوَاو وَكسر الضَّاد الْمُعْجَمَة ممدودا هِیَ الْحَسَنَة الجمیلة النظیفة

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کو دگنا ثواب عطا کیا جائے گا' وہ اہل کتاب آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو پھر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا ہو وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو اور اپنے آقا کا حق بھی بجالاتا ہو۔ وہ آدمی جس کی لونڈی ہو وہ اس کی تربیت کرے اسے اچھی طرح سے تعلیم دلائے اسے آزادی عطا کرے اور پھر اس سے نکاح کرے تو اسے دگنا ثواب ملے گا۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے احسن قرار دیا ہے اور ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: تین قسم کے لوگوں کو دگنا ثواب عطا کیا جائے گا: ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق عبادت اور اپنے آقا کا حق اطاعت بجا لاتا ہو تو اسے دگنا ثواب عطا کیا جائے گا۔ ایک وہ آدمی ہے جس کے پاس کوئی کنیز ہو وہ حسن و جمال کی پیکر ہو وہ بطریقہ احسن اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرے وہ اسے آزاد کردے پھر اس سے نکاح کرے اس سے اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو تو اسے دگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ آدمی ہے جو پہلی کتاب پر ایمان رکھتا ہو پھر دوسری کتاب کے آنے پر اس پر بھی ایمان لائے تو ایسے آدمی کو دگنا ثواب ملے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''الوضیئۃ'' میں 'و' پر زبر جبکہ 'ض' کے نیچے زیر ہے اس سے مراد حسین و جمیل اور خوبصورت خاتون ہے۔

2880 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبد الْمَمْلُوك الْمصلح اَجْرَانِ وَالَّذِیْ نفس اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِہٖ لَوْلَا الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَالْحج وبر اُمِّیْ لأحببت اَن اَمُوْت

www.waseemziyai.com

وَاَنَا مَمْلُوك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیرخواہ غلام کو دگنا ثواب ملے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے' اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک درمیان میں نہ ہوتا' تو میں غلام بننے کو زیادہ پسند کرتا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2881 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد أطَاع اللّٰه وأطاع مَوَالِيه أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة قبل موَالِيه بسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَيَقُوْلُ السَّيِّد رب هٰذَا كَانَ عَبدِی فِی الدُّنْيَا قَالَ جازيته بِعَمَلِهٖ وجازيتك بعملك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَقَالَ تفرد بِهٖ يحيى بن عبد اللّٰه بن عبد ربه الصفار عَن اَبِيْه قَالَ الْحَافِظ لَا يحضرنی فِيْهِمَا جرح وَلَا عَدَالَة

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے' اپنے آقا کا تابع فرمان ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے آقا سے ستر سال پہلے جنت میں داخل کرے گا' تو آقا عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! یہ آدمی دنیا میں میرا غلام تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اسے اس کے عمل کا اجر دیا ہے' اور تمہیں تمہارے عمل کا ثواب دے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یحییٰ بن عبداللہ بن عبدربہ صفار نامی راوی اپنے والد گرامی کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان دونوں کے حوالے سے جرح یا تعدیل کے سلسلہ میں میرے ذہن میں کوئی چیز نہیں ہے۔

2882 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن عبدا دخل الْجَنَّة فَرَأى عَبده فَوق دَرَجَته فَقَالَ يَا رب هٰذَا عَبدِی فَوق درجتی قَالَ نَعَمْ جزيته بِعَمَلِهٖ وجزيتك بعملك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی جنت میں داخل ہوگا' وہ اپنے غلام کو بلند درجہ میں ملاحظہ کرے گا' تو وہ عرض کرے گا: یہ (دنیا میں) میرا غلام تھا' جو مجھ سے بلند درجہ میں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں' میں نے اسے اس کے عمل کے اجر کے سبب اجر دیا ہے' اور تجھے تیرے عمل کی وجہ سے ثواب دیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2883 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلیّ اَوَّل ثَلَاثَة یدْخلُوْنَ الْجَنَّة شَهِید وعفیف متعفف وَعبد أحسن عبَادَة اللّٰه ونصح لموالیه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری خدمت میں وہ تین قسم کے لوگ پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے (وہ یہ ہیں) شہید' پاکدامن آدمی اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہو اور اپنے آقا کا بھی تابع فرمان ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' جو انہوں نے امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

2884 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعما لاحدكم اَن یُطِیْع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَیُؤَدِّی حق سَیّده یَعْنِیْ الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: آدمی کے لیے یہ بات کتنی نفیس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے' اور اپنے آقا کے حقوق کو بھی بجالائے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مملوک آدمی تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

2885 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك أرَاهُ قَالَ یَوْم الْقِیَامَة عبد أدّی حق اللّٰه وَحق موَالِیْه وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل یُنَادی بالصلوات الْخمس فِیْ كل یَوْم وَلَیْلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیْر وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا یهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ینالهم الْحساب هم على كثیب من مسك حَتّٰی یفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون وداع یَدْعُو اِلَی الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِیْمَا بَیْنه وَبَیْن ربه وَفِیْمَا بَیْنه وَبَیْن موَالِیْه

وَرَوَاهُ فِی الْكَبِیْر بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْ آخِره ومملوك لم یمنعهُ رق الدُّنْیَا من طَاعَة ربه

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر موجود ہوں گے (راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال کے مطابق یہ الفاظ ہیں:) ایک وہ آدمی ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہوگا۔ ایک وہ آدمی ہے' جو لوگوں کی امامت کرتا ہو جبکہ لوگ اس سے خوش ہوں' ایک وہ آدمی ہوگا' جو روزانہ

www.waseemziyai.com

پنجگانہ نماز کے لیے اذان پڑھتا ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ایسے لوگ ہوں گے جنہیں (قیامت کے دن گھبراہٹ پیش نہیں آئے گی' انہیں حساب کے مرحلہ سے نہیں گزرنا پڑے گا' وہ مشک کے ٹیلوں پر موجود رہیں گے' جب تک مخلوق حساب سے فارغ نہیں ہو جائے گی۔ ایک وہ آدمی ہوگا' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی ہوگی' وہ لوگوں کی امامت کے فرائض انجام دیتا ہوگا اور لوگ اس سے خوش بھی ہوں۔ ایک وہ آدمی ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے نماز کی دعوت دیتا ہوگا (یعنی نماز کے لیے اذان پڑھتا ہوگا) ایک ایسا غلام ہوگا' جو اپنے پروردگار کے حقوق اور اپنے آقا کے حقوق کو بطریق احسن انجام دیتا ہوگا۔

انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں اس کی مثل نقل کی ہے' البتہ اس کے اختتام پر یہ الفاظ منقول ہیں: وہ غلام جس کی دنیا میں غلامی اپنے پروردگار کی اطاعت میں رکاوٹ نہ بنی ہو۔

2886 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّل سَابق اِلَی الْجَنَّۃ مَمْلُوك أطَاع اللّٰه وأطاع موَالِیْه

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی طرف سبقت کرنے والا پہلا آدمی وہ غلام ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار ہوگا اور اپنے آقا کے حقوق بھی بجالاتا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2887 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصّدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدْخل الْجَنَّۃ بخیل وَلَا خب وَلَا خائن سیيء الملكة وَاَوَّل من یقرع بَاب الْجَنَّۃ المملوکون اِذا اَحْسنُوْا فِیْمَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَفِیْمَا بَیْنَھُمْ وَبَیْن موالیھم

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَبَعضه عِنْد التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِہ

الخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر وبتشديد الْبَاء الْمُوَحدَة هُوَ الخداع المكار الْخَبِیث

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کنجوس' مکار' خائن آدمی اور بدکردار آقا جنت میں داخل نہیں ہوں گے' جو آدمی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ غلام ہوگا' بشرطیکہ وہ اپنے پروردگار کے حقوق اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے حقوق کو بطریق احسن انجام دیتا ہوگا۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ تاہم اس کا کچھ حصہ امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الخب'' میں 'خ' پر زبر اور نیچے زیر دونوں حرکات پڑھی گئی ہیں جبکہ 'ب' پر تشدید ہے اور اس سے مراد ہے۔ مکار، دھوکہ دینے والا اور خبیث آدمی۔

تَرْهِيْبُ الْعَبْدِ مِنَ الْإِبَاقِ مِنْ سَيِّدِهٖ

باب: غلام کا اپنے آقا سے فرار ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2888 - عَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا عبد أبق فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مفرور غلام سے اس کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2889 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أبق العَبْد لم تقبل لَهُ صَلَاة وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَدْ كفر حَتّٰى يرجع اِلَيهِم

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت جریر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ نافرمانی کا مرتکب شمار کیا جاتا ہے جب تک وہ اپنے آقا کی طرف رجوع نہیں کر لیتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2890 - وَعَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله لَهُمْ صَلَاة وَلَا تصعد لَهُمْ اِلَى السَّمَاء حَسَنَة السَّكْرَان حَتّٰى يصحو وَالْمَرْاَة الساخط عَلَيْهَا زَوجهَا وَالْعَبْد الْاٰبِق حَتّٰى يرجع فَيَضَع يَده فِيْ يَد موَالِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا من رِوَايَةِ زُهَيْر بن مُحَمَّد

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا اور ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی۔ نشہ میں مبتلا آدمی حتیٰ کہ وہ ہوش میں نہیں آجاتا ہے، وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ مفرور غلام جب تک وہ اپنے مالک کے پاس واپس نہیں آجاتا اور ہاتھ اپنے آقا کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں زہیر بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2891 - وَعَنْ فَضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تسْأَل عَنْهُم رجل فَارق الْجَمَاعَة وَعصى إِمَامه وَعبد أبق من سَيّده فَمَاتَ مَاتَ عَاصِيا وَامْرَاَة غَابَ عَنْهَا زَوجهَا وَقد كفاها مؤونة الدُّنْيَا فخانته بعده وَثَلَاثَة لَا تسْأَل عَنْهُم رجل نَازع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَ هُ فَإِن رِدَاءَ هُ الْكبر وَإِزَاره الْعِزّ وَرجل فِيْ شكّ من اَمر اللّٰه والقانط من رَحْمَة الله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وروى الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم شطره الْاَوَّل وَعند الْحَاكِم فتبرجت بعده بدل فخانته وَقَالَ فِيْ حَدِيْثه وَأمة اَوْ عبد أبق من سَيّده

وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلّة

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: تین لوگ ایسے ہیں' جن کے بارے میں تم نہ پوچھو: ایک وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے حوالے سے اس سے مقابلہ کرتا ہے' اللہ کی چادر کبریائی ہے' اس کے تہبند کے بارے میں وہ مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' اس کا تہبند غلبہ ہے۔ ایک وہ آدمی ہے' جو اس کے حکم کے بارے میں شک کا شکار ہو جاتا ہے' اور ایک وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلا حصہ نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں ایک لفظ مختلف فیہ ہے۔ انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ جو لونڈی یا غلام اپنے آقا کو چھوڑ کر فرار ہو جائیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' اور ہمیں اس میں کسی علت کا علم نہیں ہو سکا۔

2892 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَان لَا تجاوز صلاتهما رؤوسهما عبد أبق من موَالِيْه حَتّٰى يرجع وَامْرَاَة عَصَتْ زَوجهَا حَتّٰى ترجع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کے لوگ ہیں' جن کی نمازیں سر سے اوپر تک بلند نہیں ہو سکتیں۔ ایک تو وہ غلام ہے' جس نے اپنے آقا سے راہ فرار اختیار کی ہو حتیٰ کہ وہ واپس نہ آ جائے۔ ایک وہ خاتون ہے' جس نے اپنے شوہر کی نافرمانی کا راستہ اختیار کیا' حتیٰ کہ وہ واپس آ جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

2893 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تجاوز صَلَاتهم آذانهم العَبْد الْابِق حَتّٰی یرجع وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَیْهَا ساخط وَاِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں، جن کی نمازیں ان کے کانوں سے بھی بلند نہیں ہوسکتیں: ایک مفرور غلام، حتیٰ کہ وہ واپس نہیں آجاتا ہے، ایک وہ خاتون جو اس حالت میں رات گزارتی ہے کہ اسکا شوہر اس سے ناراض ہو۔ لوگوں کا وہ امام جس کو لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2894 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیّمَا عبد مَاتَ فِیْ اِباقته دخل النَّار وَاِن قتل فِیْ سَبِیْل الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقیل وَبَقِیَّة رُوَاته ثِقَات

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مفرور غلام دوران فرار مرجائے، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے منقول ہے: اس روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْعتق والترهيب من اعتباد الْحر اَوْ بَیْعه

باب: غلام آزاد کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز آزاد آدمی کو غلام بنانے، یا اسے فروخت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

2895 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیّمَا رجل أعتق امْرأ مُسْلِما استنقذ اللّٰه بِكُل عُضْو مِنْهُ عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

قَالَ سعید بن مرْجَانَة فَانْطَلَقت بِهِ اِلٰی عَلیّ بن الْحُسَیْن فَعمد عَلیّ بن الْحُسَیْن اِلٰی عبد لَهُ قد أعطَاهُ عبد اللّٰه بن جَعْفَر فِیْهِ عشرَة آلَاف دِرْهَم اَوْ ألف دِیْنَار فَأعْتقهُ

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهمَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهما وللترمذی قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أعتق رَقَبَة مسلمة أعتق اللّٰه بِكُل عُضْو مِنْهُ عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار حَتّٰی فرجه بفرجه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان شخص کو آزاد کرتا

www.waseemziyai.com

ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کے اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

سعید بن مرجانہ سے منقول ہے: میں یہ روایت لے کر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچا' تو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنا ایسا غلام آزاد کر دیا جس کی عبداللہ بن جعفر نے انہیں دس ہزار درہم قیمت پیش کی تھی' راوی کا بیان ہے: شاید یہ الفاظ ہیں: انہوں نے اس کے ایک ہزار دینار دینے کی پیشکش کی تھی۔

امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کو بھی اس کی شرمگاہ کے بدلے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

2896 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَیْرُهُ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرأ مُسْلِما كَانَ فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِى كل عُضْو مِنْهُ عضوا مِنْهُ وَاَیّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرَأتَیْنِ مسلمتين كَانَتَا فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِى كل عُضْو مِنْهُمَا عضوا مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِیْثِ كَعْب بن مرّة اَوْ مرّة بن كَعْب وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد بِمَعْنَاهُ من حَدِیْثِ كَعْب بن مرّة السّلمِیّ

وَزَاد فِیْهِ وَاَیّمَا امْرَاَة مسلمة أعتقت امْرَاَة مسلمة كَانَت فكاكها مِنَ النَّار يَجْزِى كل عُضْو من أعضائها عضوا من أعضائها

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دیگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو یہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کا ہر عضو' اس کے ہر عضو کا بدلہ بن جاتا ہے' جو مسلمان دو مسلمان خواتین کو آزاد کرتا ہے' تو ان دونوں خواتین کا ہر عضو اس (آزاد کنندہ) کے ہر عضو کا بدلہ بن جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کعب بن مرہ' یا مرہ بن کعب سے منقول روایت کے مطابق روایت کی ہے۔ امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کے مفہوم پر مشتمل روایت کعب بن مرہ سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو مسلمان عورت کسی مسلمان خاتون کو آزاد کرتی ہے' تو وہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا سبب بن جاتا ہے' اس کا ہر عضو' اس کے ہر عضو کا بدلہ بن جائے گا۔

2897 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة فَهِیَ فكاكه مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ فِیْ حَدِیْثٍ مر فِی الرَّمْی وَاَبُوْ یعلٰی وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَفْظُهُ قَالَ من أعتق رَقَبَة فك اللّٰه بِكُل عُضْو من اَعْضَائِهِ عضوا من اَعْضَائِهِ مِنَ النَّار

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا

www.waseemziyai.com

ہے' تو یہ اس کے لیے جہنم سے حفاظت کا باعث بن جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ایک روایت نقل کی ہے' جو تیر اندازی کے حوالے سے باب میں منقول ہو چکی ہے۔ امام ابویعلی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی کسی کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزادی عطا کر دیتا ہے۔

2898 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَة تَبُوك فَاِذَا نفر من بنی سلیم فَقَالُوْا اِن صاحبنا قد أوجب فَقَالَ أعتقوا عَنْہُ رَقَبَة یعْتق اللّٰہ بِکُل عُضْو مِنْھَا عضوا مِنْہُ مِنَ النَّار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

أوجب اَی اَتَی بِمَا یُوجب لَہُ النَّار

❀ — حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا' قبیلہ بنی سلیم سے تعلق رکھنے والے بعض لوگ بھی موجود تھے' انہوں نے کہا: ہمارے ایک دوست نے (جہنم اپنے آپ پر) واجب کر لی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی جانب سے ایک غلام آزاد کر دو' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض اس کے تمام اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اوجب'' سے مراد ہے کہ اس نے ایسا عمل کیا ہے' جس کے نتیجہ میں اس پر جہنم واجب ہو گئی۔

2899 - وَعَنْ شُعْبَة الْکُوْفِیْ قَالَ کُنَّا عِنْد اَبِیْ بردة بن اَبِیْ مُوْسَی فَقَالَ اَی بنی اَلا أحدثکُمْ حَدِیْثا حَدثنِیْ اَبِیْ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعتق رَقَبَة أعتق اللّٰہ بِکُل عُضْو مِنْھَا عضوا مِنْہُ مِنَ النَّار

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ ثِقَات

❀ — شعبہ کوفی سے منقول ہے: ہم لوگ ابو بردہ بن ابی موسیٰ کے ہاں موجود تھے' انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میرے والد گرامی (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

2900 - وَعَن مَالك بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ضم يَتِيْما من أبوين مُسْلِمين اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنهُ وَجبت لَهُ الْجَنَّة اَلْبَتَّة وَمَنْ أعتق امْرأ مُسْلِما كَانَ فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِي بِكُل عُضْو مِنْهُ عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق عَلِيّ بن زيد عَن زُرَارَة بن اَبِيْ اَوْفٰى عَنهُ

❀ — حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمان والدین کے یتیم بچہ کی کھانے پینے میں کفالت کرتا ہے' اس کی یہ کفالت اس کے بے نیاز ہونے تک کرتا رہتا ہے' تو اس آدمی پر جنت واجب ہو جاتی ہے' جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو وہ اس کے لیے جہنم سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے' اور اس کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے لیے جہنم سے بچاؤ کا بدلہ بن جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید اور زرارہ بن ابی اوفی کے حوالے سے (حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہے۔

2901 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اللَّيْل أسمع قَالَ جَوف اللَّيْل الْاٰخر ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُوْلَة حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ لَا صَلَاة حَتّٰى تكون الشَّمْس قيد رمح اَوْ رُمْحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُوْلَة حَتّٰى يَقُوْمُ الظل قيام الرمح ثُمَّ لَا صَلَاة حَتّٰى تَزُوْل الشَّمْس قيد رمح اَوْ رُمْحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُوْلَة ثُمَّ لَا صَلَاة حَتّٰى تغيب الشَّمْس قَالَ ثُمَّ اَيّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرأ مُسْلِما فَهُوَ فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِي بِكُل عظم مِنْهُ عظما مِنْهُ وَاَيّمَا امْرَاَة مسلمة أعتقت امْرَاَة مسلمة فَهِيَ فكاكها مِنَ النَّار يَجْزِي بِكُل عظم مِنْهَا عظما مِنْهَا وَاَيّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرَأتَيْنِ مسلمتين فهما فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِي بِكُل عظمين من عظامهما عظما مِنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا بَاْس بروايته اِلَّا اَن اَبَا سَلمَة بن عَبْدُ الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيْه

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: رات کا ایسا کون سا حصہ ہے' جس میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: رات کا آخری حصہ جس میں نماز قبول ہوتی ہے' یہ وقت آفتاب طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے' آفتاب طلوع ہونے پر نماز ادا کرنا درست نہیں ہے' حتیٰ کہ آفتاب نکل کر ایک یا دو نیزے بلند نہ ہو جائے' پھر نماز کی مقبولیت کا وقت شروع ہو جاتا ہے' جب تک سایہ نیزے کے مساوی نہیں ہو جاتا پھر اس وقت نماز درست نہیں ہوتی' حتیٰ کہ آفتاب ایک نیزہ یا دو نیزے کے برابر ڈھل نہ جائے' پھر قبولیت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے' پھر بعد میں نماز نہیں پڑھی جائے گی' حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو وہ اس کے لیے جہنم سے تحفظ کا سبب بن جاتا ہے' اس کی ہر ہڈی' اس کی ہر ہڈی کا عوض بن جاتی ہے' جو مسلمان عورت کسی مسلمان خاتون کو آزاد کرے' تو وہ اس کے لیے جہنم سے تحفظ کا باعث بن جاتی ہے۔ اس خاتون کی ہر ہڈی' اس کی ہر ہڈی کا بدلہ بن جاتی ہے'

www.waseemziyai.com

جومسلمان آدھی، دومسلمان عورتوں کوآزادکردیتا ہے، تو وہ عورتیں اس آدمی کے لیے جہنم سے بچاؤ کا سبب بن جاتی ہیں، ان دونوں عورتوں کی ہر ہڈی، اس آدمی کی ہر ہڈی کا عوض بن جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے راویوں میں کوئی نقص نہیں ہے۔ تاہم ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی نے اپنے والدگرامی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے سماع ثابت نہیں ہے۔

2902 - وَعَنْ اَبِیْ نَجِیح السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حاصرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّائف وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیّمَا رجل مُسْلِم أعتق رَجُلًا مُسْلِما فَإِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ جَاعل وقاء كل عظم من عِظَامه عظما من عِظَام محرره وَاَیّمَا امْرَاَۃ مسلمة أعتقت امْرَاَۃ مسلمة فَإِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ جَاعل وقاء كل عظم من عظامها عظما من عِظَام محررتها مِنَ النَّار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لابی دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من أعتق رَقَبَۃ مُؤْمِنَۃ كَانَت فداء ہ مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظِ اَبُوْ نجیح ھُوَ عَمْرو بن عبسة

❀ — حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جومسلمان آدمی کسی مسلمان شخص کوآزادکرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کو اس کی ہر ہڈی کی حفاظت کا سبب بنادے گا، جوآزاد کی ہر ہڈی کی جگہ ہوتی ہے، جومسلمان عورت کسی مسلمان خاتون کوآزاد کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ہڈی کو جہنم سے حفاظت کا سبب بنادے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک حدیث میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جوآدمی کسی مسلمان جان کوآزاد کرتا ہے، تو یہ اس کے لیے جہنم سے فدیہ بن جائے گا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔

2903 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلمنِیْ عملا یدخلنی الْجَنَّۃ قَالَ اِن كنت أقصرت الْخطْبَۃ لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَۃ أعتق النَّسمَۃ وَفك الرَّقَبَۃ

قَالَ أَلیستا وَاحِدَۃٍ قَالَ لَا عتق النَّسمَۃ اَن تنفرد بِعتْقِهَا وَفك الرَّقَبَۃ اَن تُعْطِی فِیْ ثمنهَا والمنحة الوكوف والفیء على ذِیْ الرَّحِم الْقَاطِع فَإِن لم تطق ذٰلِكَ فأطعم الجائع واسق الظمآن وَأمر بِالْمَعْرُوْفِ وانه عَنِ الْمُنكر فَإِن لم تطق ذٰلِكَ فَكف لسَانك اِلَّا عَن خیر

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیْرُهٗ

❀—حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم فرمائیں' جو میرے لیے دخول جنت کا سبب بن جائے؟ آپ نے فرمایا: تم نے مختصر الفاظ میں مسئلہ بڑا دریافت کیا ہے؟ تم جان کو آزاد کرنے اور گردن کو چھڑانے کو اختیار کرو' اس نے عرض کیا: کیا یہ دونوں امور ایک چیز نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں' جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے آزاد کرنے میں تم منفرد ہو گئے' گردن چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کی پوری قیمت ادا کرو' عطیہ دو۔ جو آدمی اقارب کے حقوق کو پیش نظر نہیں رکھتا' تم اس سے حسن سلوک کرو' اگر تم میں یہ ہمت نہیں ہے' تو تم بھوکے کو کھانا کھلاؤ' کسی پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کی ہدایت کرو' برائی سے روکو' اگر تم میں یہ کرنے کی ہمت نہیں ہے' تو تم اپنی زبان سے بھلائی کرنے کی کوشش کرو۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2904 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خمس من عملهن فِیْ یَوْم کتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِیضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ یَوْمًا وَرَاح اِلَی الْجُمُعَةِ وَأعْتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ امور ایسے ہیں' جو آدمی ایک دن میں یہ انجام دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں لکھ دیتا ہے۔ وہ آدمی ہے' جو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے (نفلی) روزہ رکھتا ہے' نماز جمعہ ادا کرتا ہے' اور غلام آزاد کرتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

فصل

2905 - عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تقبل مِنْهُم صَلَاة من تقدم قوما وهم لَهٗ کَارِهُون وَرجل اَتَی الصَّلَاة دبارا

والدبار اَن یَاْتِیْهَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محرره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من طَرِیْق عَبْدُ الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن أنعم عَن عمرَان الْمعَافِرِی عَنهُ

قَالَ الْخطابِیّ واعتباد الْمُحَرر یکون من وَجْهَیْن اَحَدهُمَا اَن یعتقهُ ثُمَّ یکتم عتقه اَوْ یُنکره وَهٰذَا أشر الْاَمرَیْنِ وَالثَّانِیْ اَن یعتقله بعد الْعتْق فیستخدمه کرها

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوگی: وہ آدمی جو لوگوں کے آگے بڑھے (یعنی ان کی امامت کرائے) جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ وہ آدمی جو نماز ادا کرنے کے لیے اس وقت حاضر ہو جبکہ نماز کا وقت ختم ہو چکا ہو (راوی کا بیان ہے: یہاں لفظ ''دبار'' سے مراد ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی کے لیے اس وقت پہنچے کہ نماز کا وقت باقی نہ رہا ہو) ایک وہ آدمی ہے' جو کسی آزاد آدمی کو اپنا غلام بناتا ہو۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم اور عمران معامری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ''اعتبار المحرر'' کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں: پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے' پھر اس کے آزاد ہونے کو صیغہ راز میں رکھے' یا اس کا انکار کر دے' یہ بری صورت ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کو آزاد کرنے کے باوجود سختی سے اسے اپنی نگرانی میں رکھنا اور جبری طور پر اس سے خدمت لینا۔

2906 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی ثَلَاثَة اَنا خصمهم یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ کنت خَصمه خصمته رجل أعْطی بِی ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا وَأکل ثمنه وَرجل اسْتَأْجر اَجِیْرا فاستوفی وَلَمْ یوفه أجره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَیْرِهِمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارشاد خداوندی ہے۔ تین قسم کے لوگ ہوں گے کہ قیامت کے دن میں ان کا مدمقابل ہوں گا' جس کا میں فریق مقابل ہوں گا' میں اس کا بھرپور مقابلہ کروں گا: پہلا وہ آدمی ہے' جو میرے نام پر کسی کو پناہ فراہم کرے' پھر اس کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی ہوگا' جو کسی آزاد کو فروخت کرے اور اس کی قیمت کھاتا ہے' تیسرا وہ آدمی ہوگا' جو کسی سے بطور مزدور خدمت لے' اس کا کام پورا ہونے پر اسے مزدوری سے محروم کر دے۔

امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ النِّکَاحِ وَمَا یتعَلّق بِہٖ

نکاح اوراس سے متعلق احکام ومسائل کا بیان

باب: آنکھوں کو بند کرنے کی ترغیب اورانہیں کھلا چھوڑنے کی ترہیبی روایات

2907 - عَن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ عَن ربہ عَزَّ وَجَلَّ النظرۃ سھم مَسْمُوم من سِھَام اِبْلِیس من تَرکھَا من مخافتی أبدلتہ اِیْمَانًا یجد حلاوتہ فِیْ قلبہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم من حَدِیْثِ حُذَیْفَۃ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ خرجاہ من رِوَایَۃِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق الوَاسِطِیّ وَھُوَ واہ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی آپ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں: نظر شیطانی تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے' جو آدمی میرے اندیشہ کی وجہ سے اسے نظر انداز کر دیتا ہے' تو میں اسے اس کے عوض ایمان کی ایسی دولت عطا کروں گا' جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح سند کے طور پر نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان دونوں محدثین نے اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ ایک ''واہی'' راوی ہے۔

2908 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم ینظر اِلٰی محَاسِن امْرَاَۃ ثُمَّ یغض بَصَرہ اِلَّا أحدث اللّٰہ لَہٗ عبَادَۃ یجد حلاوتھا فِیْ قلبہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ ینظر اِلٰی امْرَاَۃ اَوَّل رمقۃ

وَالْبَیْھَقِیّ وَقَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اِن صَحَّ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَن یَقع بَصَرہ عَلَیْھَا من غیر قصد فَیصْرف بَصَرہ عَنْھَا تورعا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو مسلمان کسی خوبصورت عورت کو دیکھتا ہے' پھر وہ اپنی نظر کو جھکا لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت عطا کرے گا' جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ عورت کی طرف پہلی

www.waseemziyai.com

نظر ڈالتا ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے'انہوں نے کہا: اصل صورتحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے'اگر یہ بات درست ہو'تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی کی بلاقصد کسی عورت پر نظر پڑ جاتی ہے'پھر اس سے احتراز کرتا ہوا اپنی نظر کو پھیر لیتا ہے۔

2909 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل عین باکیة یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا عین غضت عَن محارم اللّٰه وَعین سهرت فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَعین خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشیَة اللّٰه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ آنسو بہائے گی' مگر اس آنکھ کا معاملہ اس کے برعکس ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے جھکی رہے' جو آنکھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رات کے وقت بیدار رہتی ہے' اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر برابر آنسو بہاتی ہے

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2910 - وَعَن مُعَاوِیَة بن حیدة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تری اَعینهم النَّار عین حرست فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَعین بَکت من خشیَة اللّٰه وَعین کفت عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات معروفون اِلَّا اَن اَبَا حبیب العنقری وَیُقَال لَهُ القنوی لم اَقف علی حَاله

❀—حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ایسے لوگ ہیں' جن کی آنکھ کو آگ نہیں جلائے گی: وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہتی ہے' وہ آنکھ جو خوف خدا کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے' اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام اشیاء سے جھکی رہتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور معروف بھی ہیں۔تاہم ابوحبیب عنقری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب قنوی ہے' تاہم میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

2911 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لی سِتا من اَنفسکُم أضمن لکم الْجَنَّة اصدقوا اِذا حدثتم وأوفوا اِذا وعدتم وأدوا الْاَمَانَة اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا أبصارکم وَکفوا اَیْدِیکُم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم کلهم من رِوَایَة الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطَب عَنهُ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل الْمطلب لم یسمع من عبَادَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم اپنی ذات کے بارے میں چھ امور کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں' جب تم بات کرو' تو سچ بولو' جب تم وعدہ کرو' تو اسے پورا کرو' جب تمہیں

www.waseemziyai.com

کسی معاملہ میں امین بنایا جائے' تو تم امانت واپس کرو' تم اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' تم اپنی نظروں کو جھکا کر رکھو اور تم اپنے ہاتھوں کو اپنے قابو میں رکھو۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: نہیں' تاہم مطلب بن عبداللہ نامی راوی کا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2912 - وَعَنْ عَلِيِّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِیّ اِن لَك كنزا فِی الْجَنَّة وَاِنَّك ذُوْ قرنيها فَلَا تتبع النظرة النظرة فَاِنَّمَا لَك الْاَوَّلی وَلَيْسَت لَك الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد من حَدِيْثِ بُرَيْدَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعَلی يَا عَلِیّ لَا تتبع النظرة النظرة فَاِنَّمَا لَك الْاَوَّلی وَلَيْسَت لَك الْاٰخِرَة

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ شريك

قَول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعَلی وَاِنَّك ذُوْ قرنيها اَی ذُوْ قَرْنی هٰذِهِ الْاُمة وَذَاكَ لِاَنَّهٗ كَانَ لَهٗ شجتان فِیْ قَرْنی رَاْسه اِحْدَاهمَا من ابْن ملجم لَعنه اللّٰه وَالْاُخْرٰی من عَمْرو بن ود وَقِيْلَ مَعْنَاهُ اِنَّك ذُوْ قَرْنی الْجَنَّة اَی ذُوْ طرفيها ومليكها الْمُمكن فِيْهَا الَّذِیْ يسْلك جَمِيْع نَوَاحِيْهَا كَمَا سلك الْاِسْكَنْدَر جَمِيْع نواحی الْاَرْض شرقا وغربا فَسُمی ذَا القرنين علی اَحَد الْاَقْوَال وَهٰذَا قريب وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ موجود ہے' تم دو قرن والے آدمی ہو' تم ایک نظر کے بعد دوسری نظر ہرگز نہ ڈالنا' اس لیے ایک نظر تمہارے لیے جائز ہے' اور دوسری کی اجازت نہیں ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی منقول روایت کی مثل نقل کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم ایک نظر کے بعد دوسری نظر ہرگز نہ ڈالنا' اس لیے پہلی نظر تمہارے لیے جائز ہے جبکہ دوسری تمہارے لیے جائز نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم محض اسے شریک سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمانا: تم دو قرن والے ہو' سے مراد یہ ہے کہ

www.waseemziyai.com

امت کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ دو دو زخم لگے تھے' وہ یوں کہ آپ کے سر پر دو وار کیے گئے تھے' ایک زخم ابن ملجم نے لگایا تھا' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور دوسرا زخم عمرو بن عبدود نے (غزوۂ خندق کے دوران) لگایا تھا۔ ایک قول کے مطابق اس ارشاد کا یہ مطلب ہے: اے علی! تم جنت کے دو کناروں والے ہو یعنی دونوں اطراف کے مالک ہو۔ ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنت کے تمام حصوں میں اس طرح سیر کریں گے جس طرح سکندر زمین کے مشرق و مغرب بلکہ تمام حصوں کی سیر کرتا تھا' تو اس کا نام بھی اسی وجہ سے ''ذوالقرنین'' تجویز کیا گیا تھا اور یہ قول عقل سلیم کے قریب تر ہے۔ اس حوالے سے مزید اقوال موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

2913 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کتب علی ابْن آدم نصِیْبه من الزِّنَا فَهُوَ مدرك ذٰلِكَ لَا محَالة العینان زناهما النّظر والأذنان زناهما الِاسْتِمَاع وَاللِّسَان زِنَاهُ الْکَلَام وَالْیَد زنَاهَا الْبَطْش وَالرجل زنَاهَا الخطی وَالْقلب یهوی ویتمنی وَیصدق ذٰلِكَ الْفرج اَوْ یکذبهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیّ بِاخْتِصَار وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد وَالْیَدَانِ تزنیان فزناهما الْبَطْش وَالرجلَانِ تزنیان فزناهما الْمَشْی والفم یَزْنِیْ فزناه الْقبل

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آدمی کے لیے زنا کا کوئی حصہ مقرر کیا ہے' وہ وہاں تک پہنچتا ہے' دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' دونوں کانوں کا زنا سماعت (سننا) ہے' زبان کا زنا (لایعنی) گفتگو کرنا ہے' ہاتھوں کا زنا چھونا ہے' پاؤں کا زنا چلنا ہے' دل اس کی تمنا کرتا ہے' اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتا ہے' یا اسے جھٹلاتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام مسلم امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: دونوں ہاتھ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں' ان کا زنا چھونا ہے' دونوں پاؤں زنا کے مرتکب ہوتے ہیں' ان کا زنا چلنا ہے' اور منہ بھی زنا کرتا ہے' اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

2914 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ العینان تزنیان وَالرجلَانِ تزنیان والفرج یَزْنِی

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں' دونوں پاؤں زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور شرمگاہ بھی زنا کرتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند صحیح سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

2915 - وَعَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن نظر الْفُجَاءَة فَقَالَ اصرف بَصرك

رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: (غیر عورت پر) اچانک نظر پڑ جانے کے حوالے سے دریافت کیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: تم اپنی نظر پھیر لو۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2916 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِثم حواز الْقُلُوْب وَمَا من نظرة اِلَّا وللشيطان فِيْهَا مطمع

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرُهُ وَرُوَاته لَا أَعْلَمُ فيهم مجروحا لٰكِن قِيْلَ صَوَابه الْوُقُوْف

حواز الْقُلُوْب بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَشْدِيد الْوَاو وَهُوَ مَا يحوزها ويغلب عَلَيْهَا حَتّٰى ترتكب مَا لَا يحسن وَقِيْلَ بتَخْفِيف الْوَاو وَتَشْدِيد الزَّاى جمع حازة وَهِى الْاُمُور الَّتِىْ تحز فِى الْقُلُوْب وتحك وتؤثر وتتخالج فِى الْقُلُوْب اَن تكون معاصى وَهٰذَا أشهر

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ دلوں کو گھیر لیتا ہے' اور ہر نظر شیطان کے سامنے ہوتی ہے۔

امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' میرے خیال کے مطابق اس کا کوئی بھی راوی مجروح نہیں ہے' مگر ایک قول کے مطابق یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''حواز القلوب'' میں 'ح' پر زبر جبکہ 'و' پر تشدید ہے۔ اس سے مراد ایسی چیز ہے' جو کسی چیز کو گھیر لے اور اس پر غالب آجائے' یہاں تک کہ وہ اس چیز کا مرتکب ہو جائے' جو خوب نہ ہو۔ ایک قول کے مطابق 'و' پر سکون اور 'ز' پر تشدید ہے۔ یہ لفظ ''حازۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ اشیاء ہیں' جو دل میں قرار پکڑتی ہیں' پھر بعض اوقات خلجان پیدا کرتی ہیں اور یہ معصیت نہ ہو۔

2917 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتغضن أبصاركم ولتحفظن فروجكم اَوْ ليكسفن اللّٰه وُجُوْهكُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم اپنی نظریں جھکا کر رکھو' اس طرح تم اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو مسخ کر دے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2918 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من صباح اِلَّا

www.waseemziyai.com

وملكان يناديان ويل للرِّجَال من النِّسَاء وويل للنِّسَاء من الرِّجَال

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر صبح کے وقت دو فرشتے یوں پکارتے ہیں: خواتین کے حوالے سے مردوں کے لیے تباہی ہے' مردوں کے حوالے سے عورتوں کے لیے تباہی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2919 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِي الْمَسْجِد إِذْ دخلت امْرَأَة من مزينة ترفل فِيْ زِيْنَة لَهَا فِي الْمَسْجِد فَقَالَ النَّبِي يَا أَيهَا النَّاس انهوا نساء كم عَن لبس الزِّينَة والتبختر فِي الْمَسْجِد فَإِن بني إِسْرَائِيل لم يلعنوا حَتّٰى لبس نِسَاؤُهُم الزِّينَة وتبختروا فِي الْمَسَاجِد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' اس موقع پر ایک عورت مسجد میں حاضر ہوئی' اس کا تعلق قبیلہ مزینہ سے تھا وہ نہایت درجہ کی بنی سنوری تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم اپنی خواتین کو مسجد میں آتے وقت زینت و آرائش اختیار کرنے سے منع کرو' اس لیے بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی تھی' جب تک ان کی عورتوں نے مسجد میں آتے وقت زینت و زیبائش اور آرائش کو اختیار نہیں کیا تھا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2920 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْل على النِّسَاء فَقَالَ رجل من الْأَنْصَار أَفَرَأَيْت الحم قَالَ الحم الْمَوْت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ ثُمَّ قَالَ وَمعنى كَرَاهِيَة الدُّخُوْل على النِّسَاء على نَحْو مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخلون رجل بِامْرَأَة إِلَّا كَانَ ثالثهما الشَّيْطَان

الحم بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَخْفِيف الْمِيم وبإثبات الْوَاو أَيْضًا وبالهمز أَيْضًا هُوَ أَبُو الزَّوْج وَمَنْ أدلى بِهِ كالأخ وَالْعم وَابْن الْعم وَنَحْوهم وَهُوَ الْمُرَادُ هُنَا كَذَا فسره اللَّيْث بن سعد وَغَيْرِهِ وَأَبُو الْمَرْأَة أَيْضًا وَمَنْ أدلى بِهِ وَقِيْلَ بل هُوَ قريب الزَّوْج فَقَط وَقِيْلَ قريب الزَّوْجَة فَقَط

قَالَ أَبُوْ عبيد فِيْ مَعْنَاهُ يَعْنِيْ فليمت وَلَا يفعلن ذٰلِكَ فَإِذَا كَانَ هٰذَا رِوَايَةٍ فِيْ أَب الزَّوْج وَهُوَ محرم فَكَيْفَ بالغريب انْتهى

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم (اجنبی) خواتین کے پاس جانے سے پرہیز کرو! ایک انصاری خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے جواب

www.waseemziyai.com

میں فرمایا: دیور تو موت ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بیان کیا ہے۔ خواتین کے پاس جانے سے مکروہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: جب کوئی (اجنبی) آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے' تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحم'' میں 'ح' پر زبر اور 'م' پر تخفیف جبکہ 'و' کا اثبات اور 'ا' کا بھی اثبات ہے۔ اس سے مراد ہے خاوند کا باپ اور باپ کی جانب سے عزیز (یعنی شوہر کا بھائی (دیور) یا اس کا چچا' یا چچازاد بھائی یا دوسرے قریبی رشتہ دار) لیث بن سعد اور دیگر لوگوں نے یہی مطلب بیان کیا ہے' تاہم بعض لوگوں نے کہا: اس کا مطلب بیوی کا باپ' یا اس حوالے سے دیگر اقارب ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے شوہر کے اقارب مراد ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد محض عورت کے اقارب ہیں۔ ابوعبید نے کہا: اس سے مراد ہے کسی شخص کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے' تو جب یہ حکم خاوند کے باپ کے حوالے سے ہے' جو بیوی کا محرم ہوتا ہے' تو اجنبی کے بارے میں حکم اس سے بھی شدید ہوگا۔ یہاں تک ان کی گفتگو کا سلسلہ ختم ہوا۔

2921 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یخلون اَحَدُکُمْ بِامْرَاَۃ اِلَّا مَعَ ذِیْ محرم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَتقدم فِیْ اَحَادِیْث الْحمام حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْہ وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یخلون بِامْرَاَۃ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنہ محرم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی (اجنبی) آدمی کسی خاتون کے ساتھ تنہا نہ ہو' تاہم اگر کوئی محرم عزیز ہو' تو اس کا معاملہ مختلف ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں ''حمام سے متعلق باب'' میں روایات گزر چکی ہیں' ان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' تو وہ ایسی خاتون سے تنہائی اختیار نہ کرے جب کہ دونوں کے درمیان کوئی محرم موجود نہ ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2922 - وَعَن معقل بن یسَار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَن یطعن فِیْ رَأْسِ رَأْسِ بمخیط من حَدِیْد خیر لَہٗ من اَن یمس امْرَاَۃ لَا تحل لَہٗ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْھَقِیّ وَرِجَال الطَّبَرَانِیّ ثِقَات رجال الصَّحِیْح

www.waseemziyai.com

الْمخيط بِكَسْر الْمِيم وَفتح الْيَاء هُوَ مَا يخاط بِهِ كالابرة والمسلة وَنَحْوهمَا

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے سر پر لوہے سے تیار شدہ سوئی چبھوئی جائے' یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہوگا کہ وہ کسی خاتون کو مس کرے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے راوی ثقہ ہیں اور وہ صحیح کے راوی ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''المخیط'' میں 'م' کے نیچے زیر اور 'ی' پر زبر ہے' اس سے مراد ایسی چیز ہے' جس سے سلائی کی جاتی ہے' مثلاً سوئی اور دیگر اشیاء۔

2923 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِياك وَالْخلْوَة بِالنسَاء وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ مَا خلا رجل بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَدخل الشَّيْطَان بَيْنَهُمَا وَلَان يزحم رجل خنزيرا متلطخا بطين اَوْ حمأة خير لَهٗ من اَن يزحم مَنْكِبه منكب امْرَاَة لَا تحل لَهٗ

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

الحمأة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمِلَة وَسُكُون الْمِيم بعْدهَا همزَة وتاء تَانِيث هُوَ الطين الْاسود المنتن

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم (اجنبی) عورتوں سے خلوت اختیار کرنے سے پرہیز کرو! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جب کوئی آدمی کسی خاتون کے ساتھ تنہا ہوتا ہے' ان میں (تیسرا) شیطان موجود ہوتا ہے۔ آدمی ایسے خنزیر کے ساتھ تنہا ہو' جو گارے یا سیاہ کیچڑ میں لتھڑا ہوا ہو' یہ صورت اس کے لیے اس سے زیادہ مناسب ہے کہ اس کا کندھا کسی عورت کے کندھے کو چھوئے' جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحماۃ'' میں 'ح' پر زبر اور 'م' ساکن ہے' جبکہ 'ا' اور 'ت' برائے تانیث ہے۔ یہاں اس سے مراد بدبودار کیچڑ ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِی النِّكَاحِ سِيَّمَا بِذَاتِ الدِّيْنِ الْوَلُوْدِ

باب: دیندار بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خواتین سے نکاح کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

2924 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا معشر الشَّبَاب من اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَة فليتزوج فَاِنَّهٗ اَغض لِلْبَصَرِ وَاَحْصن لِلْفَرجِ وَمَنْ لم يسْتَطع فَعَلَيهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وَجَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهما وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو آدمی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اس لیے یہ نظروں کو پست کر دیتا ہے شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو آدمی اس کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھنے کا التزام کرے اس لیے یہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2925 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَرَادَ اَن يلقى اللّٰه طَاهِرا مطهرا فليتزوج الْحَرَائِر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی صاف ستھرا ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ آزاد خواتین سے نکاح کرے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2926 - وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من سنَن الْمُرْسَلِيْنَ الْحِنَّاء والتعطر والسواك وَالنِّكَاح وَقَالَ بعض الرواة الْحيَاء بِالْيَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار امور مرسلین علیہم السلام کی سنت ہیں: (سر یا داڑھی کے بالوں میں) مہندی لگانا عطر کا استعمال کرنا مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

بعض راویوں نے لفظ ''حیا'' نقل کیا ہے یہ 'ی' کے ساتھ منقول ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2927 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاع وَخير متاعها الْمَرْاَة الصَّالِحَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَلَفْظُهٗ قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاع وَلَيْسَ من مَتَاع الدُّنْيَا شَيْءٍ أفضل من الْمَرْاَة الصَّالِحَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: دنیا متاع ہے یہاں کی بہترین چیز صالحہ بیوی ہے۔

امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: دنیا متاع و سامان ہے اس کے متاع و سامان سے نیک بیوی کے علاوہ کوئی چیز فضیلت نہیں رکھتی۔

www.waseemziyai.com

2928 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاع وَمَنْ خير متاعها امْرَاَة تعين زَوجهَا على الْاٰخِرَةِ مِسْكين مِسْكين رجل لَا امْرَاَة لَهُ مسكينة مسكينة امْرَاَة لَا زوج لَهَا

ذكره رزين وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من اُصُوْله وشطره الْاَخير مُنكر

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دنیا متاع وسامان ہے اس کے سامان میں بہترین چیز عورت ہے جو اپنے خاوند کی آخرت کے حوالے سے مدد کرتی ہے۔ وہ مرد مسکین ہے جس کی بیوی نہ ہو وہ خاتون مسکین ہے جس کا خاوند نہ ہو۔

رزین نے یہ روایت نقل کی ہے ہم نے ان کے اصول میں یہ ملاحظہ نہیں کیا۔ تاہم اس کا آخری حصہ منکر ہے۔

2929 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِن بعد تقوى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خيرا لَهُ من زَوْجَة صَالِحَة اِن أمرهَا اَطَاعَته وَاِن نظر اِلَيْهَا سرته وَاِن أقسم عَلَيْهَا اَبرته وَاِن غَابَ عَنْهَا نَصَحته فِيْ نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ عَلِيّ بْنِ يزِيْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنهُ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مسلمان آدمی کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے سوا کوئی ایسی چیز حاصل نہیں ہوگی جو نیک بیوی سے بہتر ہو اگر شوہر بیوی کو حکم کرے تو وہ اس کی تابع فرمان ہو اگر خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے اگر شوہر اس کی قسم اٹھائے تو وہ اسے پورا کرے شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی عزت اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن یزید اور قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2930 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من أعطيهن فَقَدْ أعطى خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قلبا شاكرا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وبدنا على الْبَلَاء صَابِرًا وَزَوْجَة لَا تبغيه حوبا فِيْ نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاِسْنَاد اَحَدهُمَا جيد الْحُوْب بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وتضم هُوَ الْاِثْم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: چار امور ایسے ہیں جو وہ کسی آدمی کو فراہم کیے جائیں تو گویا دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اسے میسر ہوگئی ہوں۔ شکر بجالانے والا دل ذکر کرنے والی زبان پریشانی کے وقت صبر کرنے والا جسم ایسی بیوی جو اپنی ذات (عصمت) اور شوہر کے مال کی نگران ہو اور وہ کسی گناہ کی خواہش نہ کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور دونوں اسناد میں سے ایک عمدہ ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الحوب'' میں 'ح' پر زبر اور پیش دونوں حرکات ضبط کی گئی ہیں جبکہ اس سے مراد معصیت و گناہ ہے۔

2931 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لما نزلت وَالَّذِیْنَ یکنزون الذَّھَب وَالْفِضَّۃ التوبۃ 43 قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بعض اَسْفَارہ فَقَالَ بعض اَصْحَابہ أنزلت فِی الذَّھَب وَالْفِضَّۃ لَو علمنَا اَی المَال خیر فَنَتَّخِذہُ فَقَالَ أفضلہ لِسَان ذَاکر وقلب شَاکر وَزَوْجَۃ مُؤْمِنَۃ تعینہ علی اِیْمَانہ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ سَالت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِیْل یَعْنِیْ البُخَارِیّ فَقُلْتُ لَہٗ سَالم بن اَبِیْ الْجَعْد سمع من ثَوْبَان فَقَالَ لَا

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا: ''جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں'' راوی کا بیان ہے! ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک سفر پر تھے' آپ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: سونے اور چاندی کے حوالے سے حکم نازل ہو چکا ہے' اگر ہمیں کسی سامان کے حوالے سے علم ہوتا' تو ہم اسے حاصل کر لیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ بہتر وہ زبان ہے' جو ذکر کرنے والی ہو' وہ دل ہے' جو شکر کرنے والا ہو' وہ ایماندار بیوی ہے' جو ایمان کے حوالے سے اپنے شوہر کی معاون ہو۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس حوالے سے سوال کیا گیا: میں نے خود ان سے دریافت کیا: کیا سالم بن ابی الجعد نامی راوی کا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: نہیں۔

2932 - وَعَن اِسْمَاعِیْل بن مُحَمَّد بن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من سَعَادَۃ ابْن آدم ثَلَاثَۃ وَمَنْ شقاوۃ ابْن آدم ثَلَاثَۃ من سَعَادَۃ ابْن آدم الْمَرْاَۃ الصَّالِحَۃ والمسکن الصَّالح والمرکب الصَّالح

وَمن شقاوۃ ابْن آدم الْمَرْاَۃ السوء والمسکن السوء والمرکب السوء

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَالْحَاکِم وَصَححہُ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ والمسکن الضّیق

وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ اَربع من السَّعَادَۃ الْمَرْاَۃ الصَّالِحَۃ والمسکن الْوَاسِع وَالْجَار الصَّالح والمرکب الھنیء وَاَرْبع من الشَّقَاء الْجَار السوء وَالْمَرْاَۃ السوء والمرکب السوء والمسکن الضّیق

❀ — حضرت اسماعیل بن محمد' اپنے والد گرامی کی وساطت سے اپنے دادا جان (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی خوش قسمتی تین امور میں رکھی گئی ہے' اور اس کی بدقسمتی بھی تین چیزوں میں رکھی گئی ہے' خوش قسمتی کے تین امور یہ ہیں: نیک بیوی' خوبصورت رہائش اور اچھی سواری۔ اس کی بدنصیبی کے تین امور یہ ہیں: بدکار بیوی' بری رہائش اور بری سواری۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔امام طبرانی' امام بزار اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: تنگ وتاریک رہائش۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: چار امور خوش قسمتی کی علامات ہیں: نیک زوجہ' وسیع رہائش' اچھا ہمسایہ' خوبصورت سواری۔ چار امور زبدقسمتی کی علامت ہیں: برا ہمسایہ' بری بیوی' بری سواری اور تنگ رہائش۔

2933 - وَعَن مُحَمَّد بن سعيد يَعْنِي ابْن اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة تراهَا تعجبك وتغيب فتأمنها على نَفسهَا وَمَالك وَالدَّابَّة تكون وطيئة فتلحقك بِاَصْحَابِك وَالدَّار تكون وَاسِعَة كَثِيْرَة الْمرَافِق وَثَلَاث من الشَّقَاء الْمَرْاَة تراهَا فتسوؤك وَتحمل لسانها عَلَيْك وَاِن غبت عَنْهَا لم تأمنها على نَفسهَا وَمَالك وَالدَّابَّة تكون قطوفا فَاِن ضربتها أتعبتك وَاِن تركتهَا لم تلحقك بِاَصْحَابِك وَالدَّار تكون ضيقَة قَلِيلَة الْمرَافِق

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ مُحَمَّد يَعْنِي ابْن بكير الْحَضْرَمِيّ فَاِن كَانَ حفظه بِاِسْنَادِهِ على شَرطهمَا قَالَ الْحَافِظ مُحَمَّد هٰذَا صَدُوق وَثَّقَهُ غير وَاحِد

❀ — محمد بن سعید' اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور خوش قسمتی کی علامت ہیں: نیک بیوی' جب تم اسے دیکھو وہ تمہیں خوش کردے' تمہاری عدم موجودگی میں اپنی عصمت اور تمہارے مال کی حفاظت کرے' خوبصورت سواری جو تمہیں دوستوں تک پہنچادے۔ وسیع گھر جس میں زیادہ گنجائش تین امور بدنصیبی کی علامت ہیں: ایسی بیوی جو تمہیں بری محسوس ہو' وہ بدزبانی کا مظاہرہ کرے' تمہاری عدم موجودگی میں اپنی عصمت اور تمہارے مال کی حفاظت نہ کرے' ایسی سواری جو چلنے میں سستی کا مظاہرہ کرے' اگر تم اسے سزا دو تو وہ تمہیں مشقت کا شکار کرے' اگر تم اسے ڈھیل دو تو وہ تمہیں ساتھیوں تک نہ پہنچائے اور ایسا گھر جو تنگ ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: محمد بن بکیر حضرمی نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے' ہاں اگر اس نے اسے یاد رکھا ہے' تو پھر ان دونوں کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محمد نامی راوی صدوق ہے' اور اکثر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

2934 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رزقه اللّٰه امْرَاَة صَالِحَة فَقَدْ اَعَانَهُ على شطر دينه فليتق اللّٰه فِي الشّطْر الْبَاقِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيقه للبيهقي وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد

وَفِي رِوَايَة الْبَيْهَقِيّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تزوج الْعَبْد فَقَدْ اسْتكْمل نصف الدّين فليتق اللّٰه فِي النّصْف الْبَاقِي

www.waseemziyai.com

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو نیک بیوی عطا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نصف دین کی حفاظت کر دیتا ہے باقی نصف کے حوالے سے اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی نکاح کرتا ہے تو وہ اپنا نصف ایمان محفوظ کر لیتا ہے باقی نصف کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا چاہیے۔

2935 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة حق علی اللّٰه عونهم الْمُجَاهِد فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَالْمكَاتب الَّذِیْ یُرِید الْاَدَاءِ والناكح الَّذِیْ یُرِید العفاف

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْن حبَان لَهٗ فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اُن کی مدد کرے: وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے ایسا مکاتب غلام جو اپنی ادائیگی کا پختہ ارادہ رکھتا ہو اور جو آدمی نکاح کرے اس کا قصد اپنی پاکدامنی کی حفاظت ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

2936 - وَعَنْ اَبِیْ نجیح رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ مُوْسِرًا لَان یَنْكح ثُمَّ لم ینْكح فَلَیْسَ منی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ وَهُوَ مُرْسل وَاسم اَبِیْ نجیح یسَار بِالْیَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَهُوَ وَالِد عبد اللّٰه بن اَبِیْ نجیح الْمَكِّیّ

❀—حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی نکاح کرنے کی ہمت رکھتا ہو وہ پھر بھی نکاح نہ کرے تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ابونجیح نامی راوی جس کا اصل نام "یسار" یعنی "ی" کے ساتھ ہے یہ روایت نقل کی ہے جو عبداللہ بن ابونجیح مکی کے والد گرامی ہیں۔

2937 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَهْط اِلٰی بُیُوْت اَزْوَاج النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

یسألون عن عبادة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما أخبروا کأنھم تقالوھا فقالوا وأین نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر

قال أحدھم أما أنا فإنی أصلی اللیل أبدًا وقال آخر أنا أصوم الدھر ولا أفطر أبدًا وقال آخر وأنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدًا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلیھم فقال أنتم الذین قلتم کذا کذا أما واللہ إنی لأخشاکم للہ وأتقاکم لہ لکنی أصوم وأفطر وأصلی وأرقد وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی

رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم وغیرھما

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: بعض لوگ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے گھر میں آئے تاکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں معلومات حاصل کریں' جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی تفصیل کے بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے آپ کی عبادت کو قلیل تصور کیا' پھر انہوں نے کہا: ہمارا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلوؤں اور بعد والوں کے گناہوں کی مغفرت کردی ہے' پھر ان میں سے ایک نے کہا: میں' تو ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھوں گا' دوسرے شخص نے کہا: میں' تو ہمیشہ نفلی روزے رکھوں گا' ایک روزہ بھی ترک نہیں کروں گا' ایک آدمی نے کہا: میں عورتوں سے لاتعلقی اختیار کروں گا' میں کبھی بھی نکاح نہیں کروں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے فرمایا: تم کیسے لوگ ہو' جنہوں نے باتیں کی ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہوں' تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں' مگر میں نفلی روزے رکھتا ہوں اور ترک بھی کرتا ہوں' میں نوافل ادا کرتا ہوں' سوتا بھی ہوں' میں خواتین سے نکاح کرتا ہوں' جس آدمی نے میرے طریقہ سے منہ پھیرا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2938 - وعن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأة علی إحدی خصال لجمالھا ومالھا وخلقھا ودینھا فعلیک بذات الدین والخلق تربت یمینک

رواہ أحمد بإسناد صحیح والبزار وأبو یعلی وابن حبان فی صحیحہ

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاتون سے کسی خوبی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے حسن وجمال کی وجہ سے' اس کی دولت کی وجہ سے' اس کے حسن اخلاق کی وجہ سے' اس کے دین کی وجہ سے' تم دین داری' حسن اخلاق کا التزام کرو' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ صحیح سند روایت نقل کی ہے۔ امام ابویعلی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی

www.waseemziyai.com

ہے۔

2939 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تنکح الْمَرْاَة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بِذَات الدّین تربت یداك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

تـربت یداك كلمة مَعْنَاهَا الْحَث والتحریض وَقِیْلَ هِیَ هُنَا دُعَاء عَلَیْهِ بالفقر وَقِیْلَ بِكَثْرَة المَال وَاللَّفْظ مُشْتَـرك بَیْنَهُـمَا قَابل لكل مِنْهُمَا وَالْاٰخر هُنَا أظهر وَمَعْنَاهُ اظفر بِذَات الدّین وَلَا تلْتَفت اِلَی المَال اَكثر اللّٰه مَـالك وَرُوِیَ الْاَوَّل عَن الزُّهْرِیّ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ لَهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ رأی الْفقر خیرا لَهُ من الْغنی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَاد نبیه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: خاتون سے چار وجوہات کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کی دولت کی وجہ سے' اس کے حسب کی وجہ سے' اس کے حسن و جمال کی وجہ سے' اس کے دین کی وجہ سے' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' تم دین دار خاتون کی وجہ سے کامیابی حاصل کرو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''تربت یداک'' یہ ایسا جملہ ہے' جس میں ترغیب دینے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ان لوگوں کے خلاف غربت کی دعا کرنا مقصود ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کے لیے کثرت دولت کی دعا کرنا مقصود ہے۔ ان دونوں دعاؤں کا مفہوم قریب تر ہے' مگر دوسرا مفہوم زیادہ واضح ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں: تم دین کے حوالے سے ترقی حاصل کرو' تم دولت کی وجہ سے ترقی حاصل نہ کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ خود تمہارے مال میں کثرت کرے گا۔

روایت کا پہلا حصہ امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بات اس لیے فرمائی تھی کہ شاید انہوں نے یہ خیال کیا تھا کہ خوشحالی کے مقابلہ میں غربت ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2940 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تزوج امْرَاَة لعزها لم یزده اللّٰه اِلَّا ذلا وَمَنْ تزَوجهَا لمالها لم یزده اللّٰه اِلَّا فقرا وَمَنْ تزَوجهَا لحسبها لم یزده اللّٰه اِلَّا دناء ة وَمَنْ تزوج امْرَاَة لم یرد بهَا اِلَّا اَن یغض بَصَره ویحصن فرجه اَوْ یصل رَحمَه بَارك اللّٰه لَهُ فِیْهَا وَبَارك لَهَا فِیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی خاتون کی عزت کے تحفظ کے لیے اس سے نکاح کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت میں اضافہ کرتا ہے' جو آدمی کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کرتا

www.waseemziyai.com

ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی غربت میں اضافہ کرتا ہے' جو آدمی کسی خاتون سے اس کے حسب کی وجہ سے نکاح کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے کم درجہ کر دیتا ہے' جو آدمی کسی عورت سے اس لیے نکاح کرتا ہے کہ وہ اپنی نظر جھکائے رکھے یا اس کے سبب صلہ رحمی کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس عورت میں برکت کرے گا اور بیوی کے لیے اس آدمی میں برکت رکھے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ م نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2941 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزوجوا النِّسَاء لحسنهن فَعَسَى حسنهنَّ أَن يردين وَلَا تزوجوهن لاموالهن فَعَسَى أموالهن أَن تطغين وَلٰكِن تزوجوهن على الدّين وَلأمة خرماء سَوْدَاءِ ذَات دين أفضل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيق عَبْدُ الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عورتوں سے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح نہ کرو' اس لیے کہ ممکن ہے کہ ان کا حسن انہیں سرکش بنا دے' تم دولت کی وجہ سے ان سے نکاح نہ کرو' ممکن ہے کہ دولت انہیں سرکشی کی طرف مائل کر دے' تم دین کی وجہ سے خواتین سے نکاح کرو' وہ لونڈی جس کا کان چھیدا ہو' وہ دیندار ہو' وہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2942 - وَعَن معقل بن يسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ أصبت امْرَاَة ذَات حسب ومنصب وَمَال إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلد أفأتزوجها فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَة فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَة فَقَالَ لَهُ تزوجوا الْوَدُوْد الْوَلُوْد فَإِنِّیْ مُكَاثِر بكم الْاُمَم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک خاتون سے نکاح کا موقع میسر آ رہا ہے' جو صاحب حسب' صاحب حیثیت اور دولت مند ہے' مگر وہ اولاد پیدا نہیں کر سکتی؟ آپ نے ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا۔ وہ آدمی دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے پہلے جیسی بات پھر عرض کی بلکہ تیسری بار حاضر ہوا' آپ نے فرمایا: تم ایسی عورتوں سے نکاح کرو' جو محبت کرتی ہو' وہ اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو' اس لیے میں اپنی کثرت امت کے سبب دیگر امتوں کے سامنے فخر کروں گا۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

تَرْغِيْبُ الزَّوْجِ فِي الْوَفَاءِ بِحَقِ زَوْجَتِهٖ وَحُسْنِ عَشْرَتِهَا وَالْمَرْاَةِ بِحَقِّ زَوْجِهَا وطاعته وترهيبها من اِسْقَاطه ومخالفته

باب: شوہر کا اپنی بیوی کے حقوق پورے کرنے اور بیوی کا اپنے خاوند کے حقوق پورا کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کے حوالے سے ترغیبی وتربیبی روایات' نیز عورت کا اپنے شوہر کے حق کو ساقط کرنے یا اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے حوالے سے تربیبی روایات

2943 - قَالَ الْحَافِظ قد تقدم فِيْ بَاب اَلتَّرْهِيْبُ من الدّين حَدِيْثٍ مَيْمُون عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل تزوج امْرَاَة على مَا قل من الْمهْر اَوْ كثر لَيْسَ فِيْ نَفسه اَن يُؤَدِّي اِلَيْهَا حَقّهَا خدعها فَمَاتَ وَلَمْ يؤد اِلَيْهَا حَقّهَا لَقِي اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ زَان

الحَدِيْث وَتقدم فِيْ مَعْنَاهُ اَيْضًا حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثٍ صُهَيْب الْخَيْر

❀ — امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: قرض کے حوالے سے تربیبی روایات والے باب میں' میمون اور ان کے باپ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی عورت سے قلیل یا کثیر مہر کے بدلے نکاح کرتا ہے' اس کے دل میں یہ بات نہ ہو کہ وہ بیوی کا حق مہر دے گا' تو وہ اس خاتون سے دھوکہ کرتا ہے' پھر وہ اسی حالت میں انتقال کر جاتا ہے کہ بیوی کا حق مہر ادا نہ کیا ہو' تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا' تو وہ زانی ہونے کی حالت میں ہوگا..... الحدیث۔

اسی مضمون کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہ اور حضرت صہیب الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے مذکور ہو چکی ہے۔

2944 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلكُمْ رَاع ومسؤول عَن رَعيته الاِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعيته وَالرجل رَاع فِيْ اَهله ومسؤول عَن رَعيته وَالْمَرْاَة راعية فِيْ بَيت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِيْ مَال سَيّده ومسؤول عَن رَعيته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر آدمی نگران ہے' اس کی نگرانی کے حوالے سے اس سے سوال کیا جائے گا۔ حاکم (وقت) نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے حوالے سے دریافت کیا جائے گا۔ آدمی اپنے افراد خانہ کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے شوہر کے گھر کی نگرانی کے حوالے سے پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے گھر کا نگران ہے'

www.waseemziyai.com

اس سے اس کی نگرانی کے حوالے سے دریافت کیا جائے گا۔تم میں سے ہر آدمی نگران ہے'اس کی نگرانی کے حوالے سے اس سے حساب لیا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2945 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أکمل الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا أحْسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائهم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان لوگوں میں سے سب سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق عمدہ ہیں اور تم سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت حسن صحیح ہے۔

2946 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن من أکمل الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا أحْسنهم خلقا وألطفهم بأهله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی

شَرطهمَا کَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِف لاَبِیْ قَلَابَة سَمَاعا من عَائِشَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ جو اخلاق کے حوالے سے سب سے بہتر ہوں اور اپنی بیوی کے بارے میں سب سے بہتر ہوں۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' ابوقلابہ کے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔

2947 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیرکُمْ خیرکُمْ لاهله وَاَنا خَیرکُمْ لاهلی

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے زیادہ بہتر وہ آدمی ہے' جو اپنی زوجہ کے حق میں سب سے بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2948 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیرکُمْ خیرکُمْ لاهله

www.waseemziyai.com

وَانا خَیرکُمْ لاھلی

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالْحَاکِم اِلَّا انَّہٗ قَالَ خَیرکُمْ خَیرکُمْ للنِّسَاء

وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم میں سے بہتر وہ آدمی ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ آدمی ہے' جو بیوی کے حق کے بارے میں سب سے زیادہ بہتر ہو۔

انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2949 - وَعَن سَمُرَۃَ بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الْمَرْاَۃ خلقت من ضلع فَاِن أقمتها كسرتها فدارها تعش بهَا

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀—حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے' تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے' تو اسے' توڑ دو گے' لہٰذا تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس کے ساتھ رہنے کی کوشش کرو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2950 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنسَاء فَاِن الْمَرْاَۃ خلقت من ضلع وَاِن اَعْوَج مَا فِی الضلع اَعْلاہُ فَاِن ذھبت تُقِیْمہُ کَسرتہ وَاِن ترکتہ لم یزل اَعْوَج فَاسْتَوْصُوا بِالنسَاء

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لمُسْلِم اِن الْمَرْاَۃ خلقت من ضلع لن تستقیم لَك على طَرِیقَة فَاِن استمتعت بهَا استمتعت بهَا وفیهَا عوج وَاِن ذھبت تقیمها كسرتها وَكسرهَا طَلاقهَا

الضلع بِکَسْر الضَّاد وَفتح اللَّام وبسكونها اَیْضًا وَالْفَتْح أفْصح

والعوج بِکَسْر الْعین وَفتح الْوَاو وَقِیْلَ اِذا کَانَ فِیْمَا ھُوَ منتصب كالحائط والعصا قِیْلَ فِیْہِ عوج بِفَتْح الْعین وَالْوَاو وَفِیْ غیر المنتصب کَالدّین والخلق وَالْاَرْض وَنَحْو ذٰلِكَ یُقَال فِیْہِ عوج بِکَسْر الْعین وَفتح الْوَاو قَالَہ ابْن السّکیت

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عورتوں کے بارے میں نصیحت کو قبول کرو' عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے' تمام پسلیوں میں زیادہ ٹیڑھی ہے' جو سب سے اوپر والی ہے' اگر تم اسے سیدھا کرو گے' تو تم

www.waseemziyai.com

اسے توڑ بھی سکتے ہو اگر تم اسے اپنی حالت میں رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی لہٰذا تم عورتوں کے بارے میں تلقین قبول کرو۔

امام بخاری امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تم اسے سیدھا نہیں کر سکتے اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھا پن سمیت اس سے نفع حاصل کرو اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ ڈالو گے اور اس کے توڑنے کا مطلب ہے کہ تم طلاق دے کر اسے الگ کر دو گے۔

متن میں مذکور لفظ ''الضلع'' میں 'ض' کو زیر اور 'ل' پر زبر اور سکون بھی دونوں طرح پڑھا گیا ہے مگر زبر پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

لفظ ''اَلعِوَج'' میں 'ع' کے نیچے زیر ہے اور 'و' پر زبر ہے۔ ایک قول کے مطابق اگر ٹیڑھا پن کسی مادی چیز کے بارے میں ہو مثلاً دیوار یا عصا تو اس کے لیے لفظ ''عوج'' میں 'ع' اور 'و' پر زبر ہوگی اگر غیر مادی چیز کے حوالے سے ہو مثلاً دین اور اخلاق وغیرہ تو اس کے لیے لفظ ''عوج'' میں 'ع' پر اور 'و' پر زبر ہوگی۔ یہ نقطہ ابن سکیت کا بیان کردہ ہے۔

2951 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یفرك مُؤْمِن مُؤْمِنَة اِن كره مِنْهَا خلقا رَضِی مِنْهَا آخر

وَقَالَ غَیْرُهُ رَوَاهُ مُسْلِم

یفرك بِسُكُون الْفَاء وَفتح الْیَاء وَالرَّاء اَیْضًا وَضمّهَا شَاذ اَی یبغض

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن مرد کسی مومن خاتون سے بغض نہیں رکھ سکتا اور اگر اسے اس کی ایک چیز ناپسند ہوگی تو دوسری چیز پسند ہوگی۔

محدثین کی تحقیق کے مطابق یہ روایت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یفرک'' میں 'ف' پر سکون 'ی' اور 'ر' دونوں پر زبر ہے مگر یہ شاذ ہے۔ تاہم اس سے مراد مکروہ و ناپسند کرنا ہے۔

2952 - وَعَن مُعَاوِیَة بن حیدة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق زَوْجَة اَحَدنَا عَلَیْهِ قَالَ اَن تطعمها اِذا طعمت وتكسوها اِذا اكتسیت وَلَا تضرب الْوَجْه وَلَا تقبح وَلَا تهجر اِلَّا فِی الْبَیْت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِن رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حق الْمَرْاَة على الزَّوْج فَذكره

لَا تقبح بتَشْدِید الْبَاء اَی لَا تسمعها الْمَكْرُوه وَلَا تشتمها وَلَا تقل قبحك اللّٰه وَنَحْو ذٰلِك

❀ — حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ اسے بھی کھلاؤ جب تم لباس زیب تن کرو تو اسے بھی لباس پہناؤ اس کے چہرے پر مت

www.waseemziyai.com

ماروٗاسے برامت کہوٗاس سے علیحدگی اختیار نہ کرومگر گھر کی حدتک اختیار کرو۔

امام ابوداؤداورامام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔تاہم ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: خاوند کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟اس کے راوی بھی حسب سابق ہیں۔

متن میں مذکورلفظ ''لاتقبح'' میں 'ب' میں تشدید ہے'اس کا مفہوم ہے کہ تم ناپسندیدہ بات نہ کہوٗیا اسے برا بھلا نہ کہواور یہ بددعا بھی نہ کرو: اللہ تعالیٰ تجھے قبیح بنائے'یا اس کی مثل الفاظ۔

2953 - وَعَن عَمْرو بن الْاَحْوَص الحشمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حجَّۃ الْوَدَاع یَقُوْلُ بعد اَن حمد اللّٰہ وَأثنی عَلَیْہِ وَذکر وَوعظ

ثُمَّ قَالَ اَلا وَاسْتَوْصُوا بِالنسَاء خیرا فَاِنَّمَا ھن عوان عنْدکُمْ لَیْسَ تَمْلِکُونَ مِنْھُنَّ شَیْئًا غیر ذٰلِکَ اِلَّا اَن یَاْتِیْن بِفَاحِشَۃ مبینَۃ فَاِن فعلن فاھجروھن فِی الْمضَاجِع واضربوھن ضربا غیر مبرح فَاِن أطعنکم فَلَا تَبْغُوا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلا اَلا اِنَّ لَکُمْ علی نِسَائِکُمْ حَقًّا ولنسائکم عَلَیْکُمْ حَقًّا فحقکم عَلَیْھِنَّ اَن لَا یوطئن فرشکم من تَکْرَھُونَ وَلَا یَاْذَن فِیْ بُیُوْتکُمْ لمن تکْرَھُونَ اَلا وحقھن عَلَیْکُمْ اَن تحسنوا اِلَیْھِنَّ فِیْ کسوتھن وطعامھن

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

عوان بِفَتْح الْعین الْمُھْمِلَۃ وَتَخْفِیف الْوَاو اَی أسیرات

❀—حضرت عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ذکر کیا' پھر وعظ کے اسلوب میں آپ نے فرمایا: خبردار! تم خواتین کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرو' کیونکہ وہ تمہارے ہاں پابند ہیں' تم اس کے سوا ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔تاہم اگر وہ کسی خرابی کا ارتکاب کریں' تو اس کا معاملہ مختلف ہے'اگر وہ ایسا کریں' تو تم اپنا بستر ان سے الگ کرلو'انہیں پیٹنے کا انداز بھی تکلیف دہ نہ ہو'اگر وہ تمہاری نافرمانی کرتی ہیں تم ان کے خلاف کوئی راستہ اختیار مت کرو۔خبردار! تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے۔تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے' تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ایسے آدمی کو نہ بیٹھنے دیں' جو تمہیں ناپسند ہو' تمہاری غیر موجودگی میں کسی ایسے آدمی کو اپنے گھر میں نہ داخل ہونے دیں جسے تم نہ پسند کرتے ہو اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ تم ان کے لباس اور کھانے کے بارے میں حسن سلوک کرو۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے'انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکورلفظ ''عوان'' میں 'ع' پر فتح یا زبر اور 'و' تخفیف سے ہے۔اس سے مراد ہے' پابند ہیں۔

2954 - وَعَن أم سَلَمَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیّمَا امْرَاَۃ مَاتَت وَزوجھَا عَنْھَا رَاض دخلت الْجنۃ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَالْحَاکِم کلھم عَن مساور الْحِمْیَرِی عَن أمہ عَنْھَا وَقَالَ الْحَاکِم

www.waseemziyai.com

صَحِیح الْاِسْنَاد

❀—حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خاتون اس حالت میں وفات پاجائے کہ اس کا خاوند اس پر خوش ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مساور حمیری اور ان کی والدہ کے حوالے سے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2955 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وحصنت فرجهَا وأطاعت بَعْلهَا دخلت من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ ت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت پنجگانہ نماز ادا کرتی ہے' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہے' اپنے شوہر کی تابع فرمان ہو' تو وہ جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

2956 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجهَا وأطاعت زَوجهَا

قیل لَهَا ادخلی الْجَنَّة من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شِئْت

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح خلا ابْن لَهِیعَة وَحَدِیْثه حسن فِی المتابعات

❀—حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی خاتون پانچوں نمازیں ادا کرتی ہے' رمضان کے روزے رکھتی ہے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے' اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہے' تو اسے پکار کر کہا جائے گا: تو جس دروازے سے پسند کرتی ہے' اس سے جنت میں داخل ہو جا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان کی روایت کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ اس کے برعکس ہے' متابعات میں اس کی روایت ''حسن'' کا درجہ رکھتی ہے۔

2957 - وَعَن حُصَیْن بن مُحصن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن عمَّة لَهُ اَتَت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا أذات زوج اَنْت قَالَتْ نعم

قَالَ فَاَیْنَ اَنْت مِنْهُ قَالَتْ مَا آلوه اِلَّا مَا عجزت عَنهُ

قَالَ فَكَیْفَ اَنْت لَهُ فَاِنَّهُ جنتك ونارك

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادَیْنِ جَیِّدین وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

❀—حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان کی پھوپھی صاحبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' آپ نے سوال کیا: کیا تم نے نکاح کرلیا ہے؟ خاتون نے جواب میں عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارا اس کے (اپنے شوہر کے) ساتھ طرز سلوک کیا ہے؟ خاتون نے عرض کیا: میں کسی کام میں ہرگز کوتاہی نہیں کرتی' البتہ جس کام سے عاجز آجاؤں اس میں کوتاہی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا اس (شوہر) کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے' اس بات کو ملحوظ خاطر رکھو' وہ تیرے لیے جنت ہے' اور جہنم بھی۔

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

2958 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ سَالَت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی النَّاس أعظم حَقًا علی الْمَرْاَة قَالَ زَوجهَا

قلت فَاَی النَّاس أعظم حَقًا علی الرجل قَالَ أمه

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالْحَاکِم وَاِسْنَاد الْبَزَّار حسن

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: خاتون پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس کے خاوند کا' میں نے پھر دریافت کیا: مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی ماں کا۔

امام بزار' امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند حسن ہے۔

2959 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ ت امْرَاَة اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنا وافدة النِّسَاء اِلَیْك هٰذَا الْجِهَاد کتبه اللّٰہ علی الرِّجَال فَاِن یُصِیْبُوا أجروا وَاِن قتلوا کَانُوْا اَحیَاء عِنْد رَبَّهُمْ یرْزقُوْنَ وَنَحْنُ معشر النِّسَاء نقوم عَلَیْهِمْ فَمَا لنا من ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أبلغی من لقِیت من النِّسَاء اَن طَاعَة الزَّوْج واعترافا بِحقِّهِ یعدل ذٰلِكَ وَقَلِیْل مِنْكُن من یَفْعَله

رَوَاہُ الْبَزَّار هٰكَذَا مُخْتَصِرًا وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ فِیْ آخِره ثُمَّ جَاءَ تْهُ یَعْنِیْ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَة فَقَالَتْ اِنِّیْ رَسُوْل النِّسَاء اِلَیْك وَمَا مِنْهُنَّ امْرَاَة علمت اَوْ لم تعلم اِلَّا وَهِی تهوی مخرجی اِلَیْك اللّٰہ رب الرِّجَال وَالنِّسَاء والههن وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہ اِلَی الرِّجَال وَالنِّسَاء کتب اللّٰہ الْجِهَاد علی الرِّجَال

فَاِن اَصَابُوا أجروا وَاِن اسْتشْهدُوا کَانُوْا اَحیَاء عِنْد رَبَّهُمْ یرْزقُوْنَ فَمَا یعدل ذٰلِكَ من اَعْمَالهم من الطَّاعَة قَالَ طَاعَة اَزوَاجهنَّ والمعرفة بحقوقهن وَقَلِیْل مِنْكُن من یَفْعَله

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

www.waseemziyai.com

ہوئی' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں خواتین کی نمائندہ کی حیثیت سے حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد مردوں پر فرض قرار دیا ہے' جب وہ جہاد میں شامل ہوتے ہیں' تو انہیں ثواب ملتا ہے' اگر وہ شہید کیے جائیں' تو وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہو جاتے اور انہیں رزق سے نوازا جاتا ہے۔ ہم خواتین مردوں کی دیکھ بھال کرنے کی خدمات انجام دیتی ہیں' اس کا ہمیں کیا اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر خاتون تک یہ پیغام پہنچا دو' اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنا' اس کے حق کا اقرار کرنا' اس (جہاد میں حصہ لینے والے مرد) کے برابر ہے' مگر تم میں قلیل خواتین ایسا کرتی ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک حدیث کے بطور نقل کیا ہے' اس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں:

ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کیا: میں خواتین کی ترجمان کی حیثیت سے حاضر ہوئی ہوں' خواہ کوئی خاتون علم رکھتی ہے' یا نہیں' میں ہر ایک کی چاہت کے نتیجہ میں حاضر ہوئی ہوں' اللہ تعالیٰ نے خواتین و حضرات سب کو پیدا کیا' وہ سب کا معبود ہے' آپ مردوں اور خواتین سب کے رسول ہیں (دریافت طلب یہ بات ہے) اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا' اگر وہ کامیاب ہو جاتے ہیں' تو وہ مالِ غنیمت سے نوازے جاتے ہیں' اگر وہ جام شہادت نوش کر جائیں' تو وہ اپنے پروردگار کے حضور زندہ ہو جاتے ہیں' انہیں رزق سے نوازا جاتا ہے' تو (خواتین کا) کون سا عمل ایسا ہے' جو اس کے برابر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواتین کا اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا' ان کے حقوق کو معلوم کرنا اور تم خواتین میں سے قلیل ہیں' جو ایسا کرتی ہیں۔

2960 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَی رجل بابنته اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن ابْنَتی ھٰذِہٖ اَبَت اَن تتزَوَّج فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أطیعی اَبَاك فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اَتزوّج حَتّٰی تُخبرنِیْ مَا حق الزَّوْج علی زَوجته قَالَ حق الزَّوْج علی زَوجته لَو کَانَت بِہٖ قرحَة فلحستھا اَوْ انتثر منخراہ صدیدا اَوْ دَمًا ثُمَّ ابتلعته مَا أدَّت حَقه قَالَتْ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اَتزوّج اَبَدًا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تنکحوھن اِلَّا بِاِذنھن رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ رُوَاتہ ثِقَات مَشْھُورُوْنَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی اپنی بیٹی سمیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میری یہ لڑکی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے؟ آپ نے اسے فرمایا: تو اپنے والد کی فرمانبرداری کر' اس لڑکی نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے' میں اس وقت نکاح نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ بات نہ بتائیں گے کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: خاوند کا اپنی بیوی پر حق یہ ہے کہ اگر اسے پھوڑا نکل آئے' پھر بیوی اسے چاٹ لے' یا شوہر کے نتھنوں سے خون یا پیپ بہہ رہی ہو' بیوی اسے (اپنے منہ سے) چوس لے' تو بھی بیوی اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی' اس لڑکی نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے' میں نکاح کبھی نہیں

www.waseemziyai.com

کروں گی' آپ نے فرمایا: تم خواتین کا نکاح ان کی مرضی (اجازت) سے کیا کرو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور مشہور بھی۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2961 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَنا فُلَانَة بنت فلان

قَالَ قد عرفتك فَمَا حَاجَتك

قَالَتْ حَاجَتی اِلٰی ابْن عمی فَلان العابد

قَالَ قد عَرفته

قَالَتْ یخطبنی فَاَخْبرنِیْ مَا حق الزَّوْج علی الزَّوْجَة فَاِن کَانَ شَیْئًا اُطِیْقهُ تزوجته قَالَ من حَقه اَن لَو سَالَ منخراه دَمًا وقیحا فلحسته بلسانها مَا أدَّت حَقه لَو کَانَ یَنْبَغِی لبشر اَن یسْجد لبشر لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا اِذا دخل عَلَیْهَا لما فَضله اللّٰه عَلَیْهَا

قَالَتْ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اَتزوّج مَا بقیت الدُّنْیَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاکِم کِلَاهُمَا عَن سُلَیْمَان بن دَاوُد الیمامی عَن الْقَاسِمِ بن الحکم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ سُلَیْمَان واه وَالقَاسِم تَأتی تَرْجَمته

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کیا: میں فلاں بنت فلاں ہوں' آپ نے فرمایا: میں تجھے پہچان گیا ہوں' تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کیا: میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا چچازاد ہے' وہ فلاں آدمی ہے' اور عابد وزاہد ہے' آپ نے فرمایا: میں اسے بھی جانتا ہوں' اس عورت نے عرض کیا: اس نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے' آپ ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ اگر مجھے اس کی طاقت ہوئی تو میں اس سے نکاح کروں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:: شوہر کے حقوق میں یہ بات شامل ہے کہ اگر (بالفرض) اس کے نتھنوں سے خون یا پیپ بہہ رہی ہو' بیوی اپنی زبان سے اسے چوس لے' تو بھی اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا' اگر لوگوں میں سے کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا' تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ اسے سجدہ کرے' جب بھی خاوند گھر میں آئے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت عطا کی ہے' اس عورت نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں تاحیات نکاح نہیں کروں گی۔

امام بزار اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے سلیمان بن داؤد کی وساطت سے قاسم بن حکم سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سلیمان بن داؤد نامی راوی ''واہی'' جبکہ قاسم بن حکم کا تعارف آئندہ چل کر آئے گا۔

www.waseemziyai.com

2962 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْل بَیت من الْاَنْصَار لَهُمْ جمل یسنون عَلَیْهِ وَاِنَّهُ استصعب عَلَیْهِمْ فَمَنعهُمْ ظَهره وَاِن الْاَنْصَار جاؤوا اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهُ كَانَ لنا جمل نسنی عَلَیْهِ وَاِنَّهُ استصعب علینا ومنعنا ظَهره وَقد عَطش الزَّرْع وَالنَّخل فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاصحابه قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدخل الْحَائِط والجمل فِیْ ناحیته فَمشی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوِهٖ فَقَالَتْ الْاَنْصَار یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد صَار مثل الْكَلْب نَخَاف عَلَیْك صولته قَالَ لَیْسَ عَلیّ مِنْهُ بَاْس فَلَمَّا نظر الْجمل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أقبل نَحْوِهٖ حَتّٰی خر سَاجِدا بَیْن یَدَیْهِ فَأخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بناصیته أذلّ مَا كَانَت قطّ حَتّٰی أدخلهُ فِی الْعَمَل فَقَالَ لَهُ اَصْحَابه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا بَهِیْمَة لَا یعقل یسْجد لَك وَنَحْنُ نعقل فَنحْن اَحَق اَن نسجد لَك قَالَ لَا یصلح لبشر اَن یسْجد لبشر وَلَوْ صلح لبشر اَن یسْجد لبشر لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا لعظم حَقه عَلَیْهَا لَو كَانَ من قدمه اِلٰی مفرق رَأسه قرحَة تنبجس بالقیح والصدید ثُمَّ استقبلته فلحسته مَا أدَّت حَقه

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ وَرَوَاهُ مُخْتَصِرًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَلَمْ یذكر قَوْلِهٖ لَو كَانَ اِلٰی آخِره وَرُوِیَ معنی ذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سعید الْمُتَقَدّم

قَوْلُهٗ یسنون عَلَیْهِ بِفَتْح الْیَاء وَسُكُون السِّین الْمُهْمَلَة اَی یستقون عَلَیْهِ المَاء من الْبِئْر

والحائط هُوَ الْبُسْتَان

تنبجس اَی تتفجر وتنبع

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انصار کے ایک گھرانے کا اونٹ تھا' جس پر وہ پانی لاد کر لایا کرتے تھے' ایک دفعہ اس اونٹ نے سرکشی کا مظاہرہ کیا' وہ اپنی پشت پر کوئی چیز رکھنے نہیں دیتا تھا' اس کا انصاری مالک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میرا ایک اونٹ ہے' جس پر میں پانی لاد کر لایا کرتا تھا' اب وہ اونٹ سرکش ہو گیا ہے' وہ اپنی پشت پر کوئی چیز نہیں رکھنے دیتا جبکہ میں نے کھیتوں اور کھجوروں کو پانی دینا ہوتا ہے؟ آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو جاؤ' وہ لوگ حسب ارشاد کھڑے ہو گئے' آپ ایک باغ میں داخل ہوئے' اس کے ایک کونے میں ایک اونٹ موجود تھا' آپ اس کے قریب جانے لگے' تو اس انصاری نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کتا کی طرح (پاگل) ہو چکا ہے' مجھے اندیشہ ہے کہ یہ آپ کو نقصان نہ پہنچائے' آپ نے فرمایا: یہ مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا' جب اونٹ نے آپ کو دور سے دیکھا' تو وہ آپ کی طرف بڑھا' پھر قریب آ کر سجدہ میں گر گیا' آپ نے اس کو پیشانی سے پکڑا' وہ تابعدار ہو چکا تھا' پھر آپ نے اسے کام میں مشغول کر دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور ہو کر آپ کے حضور سجدہ ریز ہوا ہم لوگ اصحاب عقل ہیں۔ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں' آپ نے فرمایا: اگر (میری شریعت میں) کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا' تو میں بیوی کو حکم

www.waseemziyai.com

دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس لیے شوہر کا بیوی پر بہت زیادہ حق ہے' اگر خاوند کے پاؤں سے اس کے سر کی چوٹی تک (تمام جسم پر) دانے نکلے ہوئے ہوں' ان سے خون اور پیپ بہہ رہی' پھر بیوی اس کے تمام جسم کو اپنی زبان سے چوس لے' تب بھی وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی۔

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے بیان کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور مجہول بھی۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' انہوں نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قدرے اختصار سے نقل کیا ہے' اس روایت کے اختتام میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے: متن میں مذکور الفاظ ''لوکان'' کے بعد سے لے کر تا آخر نقل نہیں کیا' البتہ اس مضمون کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے الفاظ ''یسنون علیه'' میں 'ی' پر زبر اور 'س' پر سکون دونوں طریقوں سے پڑھا گیا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ انصاری اپنے اونٹ پر پانی کنویں سے لاد کر لاتے تھے۔ لفظ ''الحائط'' کا معنی ہے: ایسا باغ جس کی چار دیواری ہو۔ لفظ ''تنبجس'' کا مطلب ہے: پھوٹ پڑنا' باہر آ جانا۔

2963 - وَعَن قیس بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتیت الْحیرَة فرأیتهم یَسْجُدُونَ لمرزبان لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَق اَن یسْجد لَهُ فَأتیت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ أتیت الْحیرَة فرأیتهم یَسْجُدُونَ لمرزبان لَهُمْ فَاَنت اَحَق اَن یسْجد لَك فَقَالَ لی اَرَاَیْت لَو مَرَرْت بقبری اکنت تسْجد لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تفعلُوْا لَو کنت آمُر اَحَدًا اَن یسْجد لَاحَدَّ لأمرت النِّسَاء اَن یسجدوا لازواجهن لما جعل اللّٰه لَهُمْ عَلَیْهِنَّ من الْحق

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ اِسْنَاده شریك وَقد أخرج لَهُ مُسْلِم فِی المتابعات ووثق

❀ — حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حیرہ میں پہنچا' میں نے وہاں لوگوں کو دیکھا' جو اپنے بڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہیں' میں نے خیال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کے حضور سجدہ ریز ہوں' میں نے عرض کیا: میں حیرہ میں پہنچا' میں نے وہاں کے لوگوں کو اپنے بڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہوئے دیکھا' آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ میری قبر کے پاس سے گزرو گے' تو کیا تم سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: پھر تم ایسا ہرگز نہ کرو' اگر میں غیر کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا' تو عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں پر ان کے شوہروں کا حق مقرر کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک شریک نامی راوی ہے' امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے متابعات کے راویوں میں شمار کیا ہے' اور اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

2964 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما قدم مَعَاذِ بن جبل من الشَّام سجد للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ

www.waseemziyai.com

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قدمت الشَّام فوجدتھم یَسْجُدُوْنَ لبطارقتھم وأساقفھم فَاَرَدْت اَن أفعل ذٰلِكَ بك

قَالَ فَلَا تفعل فَاِنِّیْ لَو أمرت شَیْئًا اَن یسْجد لشَیْءٍ لأمرت الْمَرْاَۃ اَن تسْجد لزَوجھَا وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ لَا تُؤدِّی الْمَرْاَۃ حق رَبھَا حَتّٰی تُؤدِّی حق زَوجھَا

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَہٗ

وَلَفظ ابْن مَاجَہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تفعلُوْا فَاِنِّیْ لَو کنت آمرا اَحَدًا اَن یسْجد لغیر اللّٰہ لأمرت الْمَرْاَۃ اَن تسْجد لزَوجھَا وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِہٖ لَا تُؤدِّی الْمَرْاَۃ حق رَبھَا حَتّٰی تُؤدِّی حق زَوجھَا وَلَوْ سَالَھَا نَفسھَا وَھِی علی ظھر قتب لم تَمنعہُ

وروی الْحَاکِم الْمَرْفُوْع مِنْہُ من حَدِیْثِ مَعَاذٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَو أمرت اَحَدًا اَن یسْجد لاَحَدٍ لأمرت الْمَرْاَۃ اَن تسْجد لزَوجھَا من عظم حَقه عَلَیْھَا وَلَا تَجِد امْرَاَۃ حلاوۃ الْاِیْمَان حَتّٰی تُؤدِّی حق زَوجھَا وَلَوْ سَالَھَا نَفسھَا وَھِی علی ظھر قتب

❀ — حضرت ابن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ملک شام سے حاضر ہوئے' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سجدہ ریز ہو گئے' آپ نے سوال کیا: یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں شام پہنچا' میں نے وہاں ملاحظہ کیا کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں اور اکابر کو سجدہ کرتے تھے' تو میں نے گمان کیا کہ میں بھی آپ کے حضور ایسا کروں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا ہرگز نہ کرو! اس لیے کہ اگر سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے سامنے سجدہ ریز ہو' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' کوئی خاتون اپنے پروردگار کا اس وقت حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا مت کرو' کیونکہ اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیتا' تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' عورت اس وقت تک اپنے پروردگار کا حق ادا نہیں کر سکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی' اگر شوہر اپنی بیوی کو اپنے قریب آنے کا حکم دے وہ اس وقت اپنی سواری کے کجاوہ میں بیٹھی ہو' تو عورت اس کا انکار نہ کرے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مرفوع'' کے طور پر نقل کی ہے' جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' اس میں یہ الفاظ منقول ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ایک آدمی کو دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے' اس لیے کہ اس پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے' کوئی خاتون اپنے ایمان کی حلاوت کو اس وقت

www.waseemziyai.com

نہیں پا سکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کے حق کی تکمیل نہیں کرتی' اگر شوہر اس کی قربت کا خواہشمند ہو جبکہ وہ (بیوی) اس وقت کجاوہ نشین ہو (یعنی ایسی صورت میں بھی وہ انکار نہ کرے)

2965 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو کنت آمرا اَحَدًا اَن یسْجد لِاَحَدٍ لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر میں کسی شخص کو دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2966 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو أمرت اَحَدًا اَن یسْجد لِاَحَدٍ لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا وَلَوْ اَن رَجُلًا اَمر امْرَاته اَن تنْتَقل من جبل اَحْمَر اِلٰی جبل أسود اَوْ من جبل أسود اِلٰی جبل اَحْمَر لَکَانَ نولها اَن تفعل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَایَةِ عَلِیّ بن زید بن جدعَان وَبَقِیَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اگر شوہر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ سرخ پہاڑ کو سیاہ پہاڑ کی طرف یا سیاہ پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف پھیر دے (منتقل کر دے)' تو بیوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسا کرنے کی کوشش کرے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید بن جدعان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کے جملہ راویوں سے صحاح میں استدلال کیا ہے۔

2967 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أخبرکُمْ برجالکم فِی الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِی فِی الْجَنَّة وَالصدیق فِی الْجَنَّة وَالرجل یزور اَخَاهُ فِیْ نَاحِیَة الْمصر لَا یزوره اِلَّا لِلّٰه فِی الْجَنَّة اَلا أخبرکُمْ بنسائکم فِی الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ودود ولود اِذا غضِبت اَوْ اُسِیء اِلَیْهَا اَوْ غضب زَوجهَا قَالَتْ هٰذِهِ یَدی فِیْ یدك لَا أکتحل بغمض حَتّٰی ترْضی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح اِلَّا اِبْرَاهِیْم بن زِیَاد الْقرشِی فَاِننی لم اَقف فِیْهِ علی جرح وَلَا تَعْدِیْل وَقد رُوِیَ هٰذَا الْمَتْن من حَدِیْث ابْن عَبَّاس وَکَعب بن عجْرَة وَغَیْرِهمَا

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے ان لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو جنتی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی جنتی ہے' صدیق جنتی ہے' وہ آدمی بھی جنتی ہے' جو شہر کے ایک کونے سے اپنے مسلمان بھائی کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ملنے آتا ہے۔ کیا میں

www.waseemziyai.com

تمہاری عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں' جو جنتی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: محبت کرنے والی عورت' بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی عورت' وہ خاتون جب حالت غصہ میں ہو' یا اس کے ساتھ بدسلوکی برتی جائے' یا اس کا شوہر ناراض ہو' تو وہ یوں کہے: میرا یہ ہاتھ تمہارے ہاتھوں میں ہے' میں اس وقت تک محو استراحت نہیں ہوں گی جب تک تم راضی نہیں ہو جاتے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال بھی کیا گیا ہے' تاہم ابراہیم بن زیاد قرشی کا حکم مختلف ہے' اس حوالے سے جرح وتعدیل سے میں واقف نہیں ہوں۔ یہ متن حدیث حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت کعب بن عجرہ اور دیگر محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے۔

2968 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاَةَ اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَأذن فِیْ بَیته اِلَّا بِاِذْنِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهِمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی خاتون کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ نفلی روزے رکھے جبکہ اس کا خاوند (گھر میں) موجود ہو' تاہم اس کی اجازت سے وہ ایسا کر سکتی ہے۔ وہ کسی غیر کو اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے ایسا کر سکتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان ہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2969 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاَةَ تؤمن بِاللّٰهِ اَن تَأذن فِیْ بَیت زَوجهَا وَهُوَ كَارِه وَلَا تخرج وَهُوَ كَارِه وَلَا تطیع فِیْهِ اَحَدًا وَلَا تعزل فرَاشه وَلَا تضربه فَاِن كَانَ هُوَ أظلم فلتأته حَتّٰی ترضیه فَاِن قبل مِنْهَا فبها ونعمت وَقبل اللّٰه عذرها وأفلج حجتها وَلَا اِثْم عَلَیْهَا وَاِن هُوَ لم یرض فَقَدْ أبلغت عِنْد اللّٰه عذرها

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

أفلج بِالْجِیْم حجتها اَی أظهر حجتها وقواها

❀ — حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والی خاتون کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی آدمی کو (اپنے گھر میں) داخل ہونے دے' جس کو اس کا شوہر ناپسند کرتا ہو' یا وہ اپنے شوہر کے گھر سے باہر جائے جبکہ اس کا شوہر اسے ناپسند کرتا ہو' وہ اپنے خاوند کے سوا کسی کی تابع فرمانی نہ کرے' وہ اپنے شوہر کے بستر سے الگ نہ ہو' وہ اسے سزا نہ دے' اگر اس کا خاوند ظالم ہو' پھر بھی وہ اس کے پاس جائے' اسے خوش کرنے کی کوشش کرے' اگر اس کا شوہر خوش ہو جاتا ہے' تو درست ہے' اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا' اس کی حجت ودلیل کو تسلیم کرے گا' اس عورت پر کوئی الزام نہیں ہوگا' اگر اس کا شوہر اس سے خوش نہ ہوگا' تو وہ خاتون اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا عذر پیش کر دے گی۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''افلح'' میں 'ح' نقطہ سے ہے' اس سے مراد خاتون کی ایسی حجت و دلیل ہے' جس کا انکار دشوار ہو۔

2970 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن امْرَاَۃ من خثعم اَتَت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبرنِیْ مَا حق الزَّوْج علی الزَّوْجَۃ فَاِنِّیْ امْرَاَۃ أیم فَاِن اسْتَطَعْت وَاِلَّا جَلَسْت اَیّمَا قَالَ فَاِن حق الزَّوْج علی زَوجته اِن سَاَلَھَا نَفسھَا وَھِی علی ظھر قتب اَن لَا تَمنعہُ نَفسھَا وَمَنْ حق الزَّوْج علی الزَّوْجَۃ اَن لَا تَصُوم تَطَوّعا اِلَّا بِاِذْنِہِ فَاِن فعلت جاعت وعطشت وَلَا یقبل مِنْھَا وَلَا تخرج من بَیتھَا اِلَّا بِاِذْنِہِ فَاِن فعلت لعنتھا مَلَائِکَۃ السَّمَاء وملائکۃ الرَّحْمَۃ وملائکۃ الْعَذَاب حَتّٰی ترجع قَالَتْ لَا جرم وَلَا اَتزوّج اَبَدًا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: قبیلہ خثعم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے بتائیں کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ اس لیے کہ میں ایک عورت ہوں' اگر ہوسکا تو میں نکاح کروں گی' ورنہ نکاح سے احتراز کروں گی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: خاوند کا بیوی پر حق یہ ہے کہ وہ اس سے قربت کا تقاضا کرے جبکہ عورت اس وقت لکڑیوں کے پالان پر بیٹھی ہو' تو وہ اپنے شوہر کو اپنی قربت اختیار کرنے سے منع نہیں کرسکتی' وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہیں رکھ سکتی' اگر وہ اس طرح کرے گی' تو وہ محض بھوکی پیاسی رہے گی' اس کا روزہ قبول نہیں ہوگا' اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی' اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کرے گی' تو آسمانوں میں رہنے والے رحمت اور عذاب کے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں' جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں لوٹ آتی' اس عورت نے عرض کیا: پھر تو میں ہرگز نکاح نہیں کروں گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2971 - وَعَن زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃ لَا تُؤَدِّی حق اللّٰہ عَلَیْھَا حَتّٰی تُؤَدِّی حق زَوجھَا کُلہ وَلَوْ سَاَلَھَا وَھِی علی ظھر قتب لم تَمنعہُ نَفسھَا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنے ذمہ موجود اللہ تعالیٰ کے حق کو اس وقت ادا نہیں کرسکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کے حقوق کو ادا نہیں کر پاتی' اگر شوہر اس سے قربت کا تقاضا کرے جبکہ وہ لکڑیوں کے پالان پر بیٹھی ہو' تو وہ اپنے شوہر کی قربت سے ہرگز انکار نہ کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2972 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینظر اللّٰہ

www.waseemziyai.com

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تشكر لزَوجهَا وَهِى لَا تَسْتَغْنِىْ عَنهُ

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحَدهُمَا رُوَاة الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایسی خاتون کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' جو اپنے شوہر کی نافرمان ہو اور بیوی اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔

امام نسائی اور امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک کی سند کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2973 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تؤذى امْرَاَة زَوجهَا فِى الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوجته مِنَ الْحُوْرِ الْعين لَا تؤذيه قَاتلك اللّٰه فَاِنَّمَا هُوَ عنْدك دخيل يُوشك اَن يفارقك اِلَيْنَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٍ حَسَنٍ

يُوشك اَى يقرب ويسرع ويكاد

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو خاتون اپنے شوہر کو اذیت پہنچاتی ہے' حور عین سے تعلق رکھنے والی اس آدمی کی بیوی اسے کہتی ہے: تم انہیں اذیت مت دو' اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے! یہ تمہارے پاس مختصر عرصہ کے لیے ہے' بہت جلد یہ تم سے الگ ہو کر میرے پاس آ جائے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یوشک'' سے مراد ہے: بہت جلد یا عنقریب ایسا ہونے والا ہے۔

2974 - وَعَن طلق بن عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا الرجل زَوجته لِحَاجَتِهِ فلتأته وَاِن كَانَت على التَّنور

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀ — حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شوہر اپنی بیوی سے حاجت کا تقاضا کرتا ہے' تو چاہیے کہ بیوی اس کے پاس پہنچ جائے خواہ وہ تنور پر موجود ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

2975 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا الرجل امْرَاَته اِلٰى فرَاشه فَلَمْ تأته فَبَاتَ غَضْبَان عَلَيْهَا لعنتها الْمَلَائِكَة حَتّٰى تصبح

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِىّ

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا من رجل يَدْعُو امْرَاَته اِلٰى فرَاشه فتَابىٰ عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاء ساخطا عَلَيْهَا حَتّٰى يرضى عَنْهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهما وَالنَّسَائِیّ اِذا باتت الْمَرْاَة هاجرة فرَاش زَوجهَا لعنتها الْمَلَائِكَة حَتّٰى تصبح

وَتقدم فِی الصَّلَاة حَدِيْث ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترْتَفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل أم قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاَخَوَانِ متصارمان

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه وروى التِّرْمِذِیّ نَحْوِهٖ من حَدِيْثِ ابِیْ اَمَامَةَ وَحسنه وَتقدم فِیْ اِبَاق الْعَبْد

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو بستر پر طلب کرے' عورت اس کا انکار کرے' شوہر غصہ کی حالت میں رات بسر کرے' تو صبح تک فرشتے ایسی عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو آدمی اپنی بیوی سے قربت کا تقاضا کرے' بیوی اس کا انکار کردے' تو آسمان والے فرشتے اس خاتون پر اس وقت تک ناراض ہوتے رہتے ہیں' جب تک شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا ہے۔

دونوں کی ایک روایت اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب بیوی ایسی حالت میں رات گزارے کہ وہ اپنے شوہر کے بستر سے بے تعلق ہو' تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

قبل ازیں نماز سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو چکی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: تین قسم کے لوگوں کی نماز ان کے سر سے ایک بالشت کی مقدار بھی بلند نہیں ہوتی: وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرتا ہو' جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ خاتون ہے' جو اس حالت میں رات گزارتی ہے' جبکہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی جو آپس میں ناراض ہوں۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اس سے پہلے غلام مفرور سے متعلق باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

2976 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تقبل لَهُمْ صَلَاة وَلَا تصعد لَهُمْ اِلَى السَّمَاء حَسَنَة الْعَبْد الْاٰبِق حَتّٰى يرجع اِلٰى موَالِيْه فَيَضَع يَده فِیْ اَيْدِيهم

www.waseemziyai.com

وَالْمَرْاَۃ الساخط عَلَیْهَا زَوجهَا حَتّٰی یرضی والسکران حَتّٰی یصحو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقیل وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا من رِوَایَةِ زُهَیْر بن مُحَمَّد وَاللَّفْظ لِابْنِ حبان

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں، جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی: مفرور غلام حتیٰ کہ وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ لوٹ آئے، اپنے آپ کو اس کے ہاتھ میں پیش نہ کردے، وہ خاتون جس کا شوہر اس سے ناراض ہو جب تک وہ اس سے خوش نہیں ہو جاتا اور نشہ کا عادی آدمی، حتیٰ کہ وہ اس سے ہوش میں نہیں آجاتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں محمد بن عبداللہ بن عقیل کے حوالے سے نقل کی ہے

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں زہیر بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے، اور روایت کے الفاظ بھی ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہیں۔

2977 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اثْنَان لَا تجاوز صلاتهما رؤوسهما عبد أبق من موَالِیْه حَتّٰی یرجع وَامْرَاَة عَصَتْ زَوجهَا حَتّٰی ترجع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْحَاکِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جن کی نمازیں ان کے سر سے بلند نہیں ہوتیں وہ یہ ہیں: مفرور غلام، حتیٰ کہ وہ تائب ہو کر اپنے آقا کے پاس حاضر ہو جائے، وہ خاتون جو اپنے شوہر کی نافرمان ہو، حتیٰ کہ وہ (اپنی غلطی) سے رجوع نہ کرلے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے، اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم سوید بن عبدالعزیز نامی راوی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

2977/A - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الْمَرْاَة اِذا خرجت من بَیتهَا وَزوجهَا کَارِه لعنها کل ملك فِی السَّمَاء وکل شَیْءٍ مرت عَلَیْهِ غیر الْجِنّ وَالْاِنْس حَتّٰی ترجع رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا سُوَیْد بن عبد الْعَزِیز

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک جب اپنے گھر سے نکلتی ہے، جبکہ اس کا شوہر اس کے نکلنے کو نہ پسند کرتا ہو، اس کی واپسی تک آسمان اور زمین کی ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے سوائے جنات اور انسان کے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، سوائے سوید بن عبدالعزیز کے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ من تَرْجِيْح اِحْدَى الزَّوْجَات وَترك الْعدْل بَيْنهم

باب: متعدد بیویوں کی صورت میں ایک کو ترجیح دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز ان کے مابین ترک عدل کے حوالے سے ترہیبی روایات

2978 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَت عِنْدَه امْرَاَتَان فَلَمْ يعدل بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَشقه سَاقِط

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَتكلم فِيْهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظُهٗ من كَانَت لَهٗ امْرَاَتَان فَمَال اِلٰى اِحدهما جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَشقه مائل وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظُهٗ من كَانَت لَهٗ امْرَاَتَان يمِيْل لاِحداهما على الْاُخْرٰى جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة اَحَد شقيه مائل

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه بِنَحْوِ رِوَايَة النَّسَائِیّ هٰذِهٖ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَاَحَد شقيه سَاقِط

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کی دو بیویاں موجود ہوں' وہ ان کے مابین انصاف قائم نہ کرے' تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ناقص ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس پر تبصرہ کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ان حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ ان کی منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ان کو ترک کر کے صرف ایک کی طرف متوجہ ہو جائے' وہ قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا ایک پہلو ناقص ہوگا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: شوہر ان دونوں میں سے ایک کو ترک کر کے دوسری کی طرف مائل ہو جائے' تو قیامت کے دن جب وہ پیش ہوگا' تو اس کا ایک پہلو ناقص ہوگا۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: جب وہ قیامت کے دن پیش ہوگا' اس کے دونوں پہلوؤں میں سے ایک ناقص ہوگا۔

2979 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم فيعدل وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قسمی فِيْمَا أملك فَلَا تلمنی فِيْمَا تملك وَلَا أملك يَعْنِیْ الْقلب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ رُوِیَ مُرْسلا وَهُوَ أصح

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کے دوران انصاف کو پیش نظر

www.waseemziyai.com

رکھتے تھے' پھر آپ یوں عرض کرتے تھے: اے اللہ! یہ تقسیم میرے اختیار کے مطابق ہے' تو مجھے اس بارے میں ملامت نہ کرنا' جس کا اختیار تیرے پاس ہے' اور میں اس کا مختار نہیں ہوں۔

راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد ''قلبی میلان'' ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت بطور ''مرسل'' نقل کی ہے' اور یہ زیادہ مستند ہے۔

2980 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن المقسطين عِنْد اللّٰه على مَنَابِر من نور عَن يَمِيْن الرَّحْمٰن و كلتا يَدَيْهِ يَمِيْن الَّذِيْ يعدلُوْنَ فِيْ حكمهم وأهليهم وَمَا ولوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاف سے کام لینے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' دائیں جانب نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے' خواہ اس کی دونوں اطراف ہی دائیں ہیں' یہ وہ لوگ ہوں گے' جو اپنی بیویوں اور دیگر امور میں انصاف سے کام لینے والے ہوں گے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الزَّوْجَةِ وَالْعِيَالِ وَالتَّرْهِيْبِ مِنْ اِضَاعَتِهِمْ وَمَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَتَأْدِيْبِهِنَّ قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِ الصَّدَقَةِ بَابٌ فِي التَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَقَارِبِ وَتَقْدِيْمِهِمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ

باب: بیوی اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز ان کو ضائع کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز بیٹیوں پر خرچ اور ان کی تربیت کے حوالے سے منقول روایات

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: قبل ازیں صدقہ کرنے سے متعلق باب میں' شوہر اور قرابت داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں بھی گزر چکی ہے' نیز انہیں دوسرے لوگوں پر ترجیح دینے کا مسئلہ۔

2981 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَار أنفقته فِيْ سَبِيْل اللّٰه ودينار أنفقته فِيْ رَقَبَة ودينار تَصَدَّقت بِهِ على مِسْكِين ودينار أنفقته على اَهْلك أعظمها أجرا الَّذِيْ أنفقته على اَهْلك

رَوَاهُ مُسْلِم

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دینار خرچ کرنے کی مختلف صورتیں ہیں) ایک وہ ہے' جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو' ایک وہ ہے' جسے تم غلام آزاد کرنے کے لیے خرچ کرتے ہو' ایک وہ ہے' جو تم غریب پر خرچ کرتے ہو اور ایک وہ ہے' جو تم اپنی بیوی پر خرچ کرتے ہو' ان میں سے سب سے بہتر وہ دینار ہے' جو تم بیوی پر خرچ کرتے ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2982 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مولی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أفضل دِیْنَار یُنْفِقہُ الرجل دِیْنَار یُنْفِقہُ علی عِیَالہ ودینار یُنْفِقہُ علی فرسہ فِیْ سَبِیْل اللّٰہ ودینار یُنْفِقہُ علی اَصْحَابہ فِیْ سَبِیْل اللہ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃ بَدَاَ بالعیال ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃ اَی رجل أعظم أجرا من رجل ینْفق علی عِیَال صغَار یعفهم اللّٰہ بِہ اَوْ یَنْفَعُہُمُ اللّٰہ بِہ ویغنیهم رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: سب سے بہتر دینار وہ ہے' جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے' وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کے لیے خرچ کرتا ہے' اور وہ دینار ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

ابوقلابہ نے کہا: انہوں نے سب سے قبل اہل وعیال کا ذکر کیا ہے۔ ابوقلابہ کا بیان ہے: ایسے آدمی سے زیادہ ثواب کس کو مل سکتا ہے' جو اپنے کم سن اہل وعیال پر خرچ کرے اور اللہ تعالیٰ اس سبب سے ان کو (دست سوال دراز کرنے سے) محفوظ رکھتا ہے' یا اللہ تعالیٰ انہیں نفع عطا کرتا ہے' اور انہیں (دوسرے لوگوں سے) مستغنی کر دیتا ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2983 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عرض عَلَیّ اَوَّل ثَلَاثَۃ یدْخلُوْنَ الْجَنَّۃ وَاَوَّل ثَلَاثَۃ یدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَۃ یدْخلُوْنَ الْجَنَّۃ فالشهید وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَۃ ربہ ونصح لسَیِّدہ وعفیف متعفف ذُوْ عِیَال

وَأما اَوَّل ثَلَاثَۃ یدْخلُوْنَ النَّار فأمیر مسلط وَذُوْ أثر من مَال لَا یُؤَدِّی حق اللّٰہ فِیْ مَالہ وفقیر فخور

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان بِنَحْوِہ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس وہ تین لوگ پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ تین لوگ بھی پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ جہاں تک جنت میں داخل ہونے والے تین آدمیوں کا تعلق ہے' وہ یہ ہیں: پہلا شہید ہے' دوسرا وہ غلام ہے' جو اپنے پروردگار کی عبادت بھی اچھے طریقہ سے کرتا ہوگا اور اپنے آقا کا بھی خیر خواہ ہوگا۔ تیسرا وہ عیالدار آدمی ہوگا' جو صاحب تقویٰ ہوگا اور سوال کرنے سے اجتناب کرتا ہوگا۔ جہاں تک سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں کا تعلق ہے' وہ تین افراد یہ ہوں گے: وہ ظالم

www.waseemziyai.com

حکمران جولوگوں پر مسلط ہوگیا ہو وہ مالدار آدمی جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرتا ہو اور غریب متکبر۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

2984 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ قَالَ لَہٗ وَاَنَّك لن تنفق نَفَقَة تبتغی بھَا وَجه اللّٰہ اِلَّا أجرت عَلَیْھَا حَتّٰی مَا تجْعَل فِیْ فِیْ امْرَاَتك

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْل

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جو چیز بھی رضائے الٰہی کے حصول کے لیے خرچ کرتے ہو اس کا تمہیں ثواب ملے گا' حتیٰ کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں داخل کرو گے (اس کے ثواب سے بھی تم نوازے جاؤ گے)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

2985 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد البدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أنفق الرجل علی اَھله نَفَقَة وَھُوَ یحتسبھا كَانَت لَہٗ صَدَقَة

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ثواب کی نیت سے اپنی بیوی پر اپنا مال خرچ کرتا ہے' تو یہ اس کے حق میں صدقہ بن جائے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

2986 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معدیكرب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا أطعمت نَفسك فَھُوَ لَك صَدَقَة وَمَا أطعمت ولدك فَھُوَ لَك صَدَقَة وَمَا أطعمت زَوجتك فَھُوَ لَك صَدَقَة وَمَا أطعمت خادمك فَھُوَ لَك صَدَقَة

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تم خود کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے' جو چیز تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے' جو کچھ تم اپنی بیوی کو کھاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے' اور جو کچھ تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

2987 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْیَد السُّفْلی وابدأ بِمن تعول أمك وأباك وأختك وأخاك وأدناك فأدناك

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَهُوَ فِی الصَّحِیحَیْنِ وَغَیْرُهمَا بِنَحْوِ من حَدِیْثِ حَکِیْم بن حزَام وَتقدم

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے' تم اپنے زیر کفالت لوگوں سے خرچ کرنے کا آغاز کرو' وہ لوگ تمہارے والدین' تمہارے بہن بھائی اور دوسرے درجہ بدرجہ ہو سکتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ صحیحین اور دیگر کتب حدیث میں اس کی مثل حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جو اس سے پہلے بھی مذکور ہو چکی ہے۔

2988 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أنْفق على نَفسه نَفَقَة يستعف بهَا فَهِیَ صَدَقَة وَمَنْ أنْفق على امْرَاته وَولده وَأهل بَيته فَهِیَ صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدُهُمَا حسن

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی ذات پر خرچ کرتا ہے' تا کہ اپنی ذات کا تحفظ کرے' تو یہ صدقہ ہوگا۔ جو آدمی اپنی رفیقہ حیات' اپنی اولاد اور اپنے افراد خانہ پر خرچ کرتا ہے' تو یہ صدقہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن ہے۔

2989 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمًا لاصحابه تصدقوا فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِی دِیْنَار قَالَ أنفقهُ على نَفسك

قَالَ اِن عِنْدِی آخر قَالَ أنفقهُ على زَوجتك

قَالَ اِن عِنْدِی آخر قَالَ أنفقهُ على ولدك

قَالَ اِن عِنْدِی آخر قَالَ أنفقهُ على خادمك

قَالَ عِنْدِی آخر قَالَ اَنْت أبْصر بِهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ تصدق بدل أنْفق فِی الْكل

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو! ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دینار موجود ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے اپنی ذات پر خرچ کرو' اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک مزید ہے' آپ نے فرمایا: تم اسے اپنی بیوی پر خرچ کرو' اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے' آپ نے فرمایا: تم اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو' اس نے کہا: میرے پاس مزید ایک ہے' آپ نے فرمایا: تم اسے اپنے خادم پر خرچ کرو' اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے' آپ نے فرمایا: پھر تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی ایک روایت میں ہر جگہ ''صدقہ کرنے'' کے الفاظ

www.waseemziyai.com

بھی مذکور ہیں۔

2990 - وَعَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَرَأى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلده ونشاطه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو كَانَ هٰذَا فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن كَانَ خرج يسْعَى على وَلَده صغَارًا فَهُوَ فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَاِن كَانَ خرج يسْعَى على أبوين شيخين كبيرين فَهُوَ فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَاِن كَانَ خرج يسْعَى على نَفسه يعفها فَهُوَ فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَاِن كَانَ خرج يسْعَى رِيَاء ومفاخرة فَهُوَ فِيْ سَبِيْل الشَّيْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀ — حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' لوگوں نے اس کے تنومند و فرتی کو دیکھا' تو کہا: یا رسول اللہ! کاش! یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں موجود ہوتا' آپ نے فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کا رزق حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلا ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے' اگر یہ اپنے عمر رسیدہ والدین کا رزق حاصل کرنے کے لیے نکلا ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے' اگر یہ اپنی ذات کا رزق حاصل کرنے کے لیے نکلا ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے' اگر یہ ریاکاری یا تکبر کی غرض سے کمائی کرنے کے لیے نکلا ہے' تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔

امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2991 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أنْفق الْمَرْء على نَفسه وَولده وَاَهله وَذى رَحمَه وقرابته فَهُوَ لَهُ صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وشواهده كَثِيْرَة

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی ذات' اپنی اولاد اپنے افراد خانہ اور اپنے اقارب پر خرچ کرتا ہے' تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے کثیر شواہد ہیں۔

2992 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوْف صَدَقَة وَمَا أنْفق الرجل على اَهله كتب لَهُ صَدَقَة وَمَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه كتب لَهُ بِهِ صَدَقَة وَمَا أنْفق الْمُؤْمِن من نَفَقَة فَاِن خلفهَا على اللّٰه وَاللّٰه ضَامِن اِلَّا مَا كَانَ فِيْ بُنيان اَوْ مَعْصِيّة

قَالَ عبد الحميد يَعْنِيْ ابْن الْحسن الْهِلَالِيْ فَقُلْتُ لِابْنِ الْمُنْكَدر وَمَا مَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه قَالَ مَا يُعْطى الشَّاعِر وَذَا اللِّسَان المتقى

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم وَصحح اِسْنَاده

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الحميد الْمَذْكُور يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے' آدمی جو چیز اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے' وہ اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے' جس چیز کے سبب آدمی اپنی عزت محفوظ کرتا ہے' وہ اس کے لیے بطور صدقہ لکھی جاتی ہے۔ مسلمان جو چیز خرچ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا عوض عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا ضامن ہے' اس چیز کا حکم مختلف ہے' جو چیز کسی تعمیر یا گناہ کے مرتکب ہونے میں خرچ کی جاتی ہے۔

عبدالحمید بن حسن ہلالی کا بیان ہے: میں نے ابن منکدر سے سوال کیا: کوئی آدمی جس چیز کے ذریعے اپنی عزت کا تحفظ کرتا ہے' اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: تیز زبان' یا شاطر کو کوئی چیز دے کر اپنی عزت محفوظ کرنا ہے۔

امام دارقطنی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس کی سند کو "صحیح" قرار دیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبدالحمید نامی راوی کا تذکرہ ابھی ہوا ہے' اور اس کا تعارف آگے چل کر آئے گا۔

2993 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن المعونة تَاتی من اللّٰه علی قدر المؤونة وَاِن الصَّبْر یَاْتِیْ من اللّٰه علی قدر الْبَلَاء

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح اِلَّا طَارق بن عمار فَفِیْهِ كَلَام قریب وَلَمْ یترك والْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اسی حساب سے آتی ہے' جس حساب سے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر اسی حساب سے آتا ہے' جس حساب سے آزمائش لاحق ہوتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم طارق بن عمار نامی راوی کا معاملہ اس سے مختلف ہے' اس حوالے سے کچھ بحث کی گئی ہے مگر اسے متروک قرار نہیں دیا گیا اور یہ حدیث غریب ہے۔

2994 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل مَا یوضع فِیْ میزَان الْعَبْد نَفَقَته علی اَهله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: آدمی کے میزان میں' جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی وہ چیز ہے' جو اس نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کی ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2995 - وَعَن عَمْرو بن اُمَیَّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر عُثْمَان بن عَفَّان اَوْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف بمرط واستغلاه قَالَ فَمر بِهِ على عَمْرو بن اُمَیَّة فَاشْتَرَاهُ فَكَسَاهُ امْرَاَته سخیلة بنت عُبَیْدَة بن الْحَارِث بن الْمطلب فَمر بِهِ عُثْمَان اَوْ عَبْدُ الرَّحْمٰن فَقَالَ مَا فعل المرط الَّذِیْ ابتعت قَالَ عَمْرو تَصَدَّقت بِهِ على سخیلة بنت

www.waseemziyai.com

عُبَيْدَة فَقَالَ اِن كل مَا صنعت اِلٰى اَهْلك صَدَقَة فَقَالَ عَمْرو سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاك فَذكر مَا قَالَ عَمْرو لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صدق عَمْرو كل مَا صنعت اِلٰى اَهْلك فَهُوَ صَدَقَة عَلَيْهِم

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وروى اَحْمد الْمَرْفُوْع مِنْهُ قَالَ مَا اُعْطى الرجل اَهله فَهُوَ صَدَقَة المرط بِكَسْر الْمِيْم كسَاء من صوف اَوْ خَز يؤتزر بِهِ

❀—حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عثمان بن عفان یا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک چادر کے پاس سے گزر ہوا' اس کی قیمت قدرے زیادہ تھی' پھر حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کا اس چادر کے پاس سے گزر ہوا' تو انہوں نے وہ چادر خرید لی' پھر اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ بن حارث بن مطلب کو استعمال کرنے کے لیے دے دی' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا' تو انہوں نے سوال کیا: جو چادر آپ نے خریدی تھی' اس کا کیا بنا؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں نے اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ کو دی ہے' انہوں نے کہا: تم اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے' وہ صدقہ شمار کیا جائے گا۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا تھا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جو بات بیان کی تھی' اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: عمرو بن امیہ نے درست کہا ہے' تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی حسن سلوک کرو گے' وہ لوگوں پر صدقہ شمار کیا جائے گا۔

امام ابویعلٰی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: آدمی جو چیز اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے' وہ صدقہ ہے۔

متن میں مذکور ''المرط'' میں 'م' کے نیچے زیر ہے' اس سے مراد ہے: اون' یا خز سے تیار شدہ چادر ہے' جس کو بطور تہبند استعمال کیا جاتا ہے۔

2996 - وَرُوِىَ عَن الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اِن الرجل اِذا سقى امْرَاَته من المَاء أجر

قَالَ فأتيتها فسقيتها وحدثتها بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِيْر والأوسط

❀—حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے' تو اس کا بھی اسے ثواب ملے گا۔

راوی کا بیان ہے: میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اسے پانی پلایا' پھر اسے وہ حدیث بیان کی' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنی تھی۔

www.waseemziyai.com

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2997 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من یَوْم یصبح الْعباد فِیْهِ اِلَّا ملکان ینزلان فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَیَقُوْلُ الْاٰخر اَللّٰهُمَّ اَعْط ممسکا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَغَیْرِهِمَا

قَالَ الْحَافِظُ عَبْد الْعَظِیْمُ وَقد تقدم هٰذَا الحَدِیْثِ وَغَیْرُهُ فِیْ بَاب الْاِنْفَاق والامساك

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب لوگ صبح کرتے ہیں' تو اس وقت دو فرشتے نزول کرتے ہیں' ان میں سے ایک یہ بات کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے آدمی کو اس کی جگہ مزید عطا کر' دوسرا فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے کا نقصان کروا دے۔ امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' جو خرچ کرنے اور خرچ نہ کرنے کے باب میں مذکور ہوئی ہے۔ مزید روایات بھی گزری ہیں۔

فصل

2998 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کفی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَن یضیع من یقوت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ من یعول وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ضائع کر ڈالے' جو اس کے زیر کفالت ہیں۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جن کو وہ خرچ فراہم کرتا ہے۔

انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

2999 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه سَائل کل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضیع حَتّٰی یسْأَل الرجل عَن اَهْل بَیته

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر نگران سے ہر اس چیز کا حساب لے گا' جس کا اسے نگران بنایا گیا ہو' اب اسے اختیار ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے' یا اسے ضائع کر دے حتیٰ کہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ اس سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں بھی حساب لے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3000 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه سَائل كل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضيع

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يسْأَل الرجل عَن اَهْل بَيته

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اَيْضا

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر اس نگران سے حساب لے گا' جس کا اسے نگران بنایا گیا ہوگا' اب اس کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے' یا اسے ضائع کر دے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: حتیٰ کہ اس کے اہل خانہ کے بارے میں بھی اس سے حساب لیا جائے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3001 - قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْث ابْن عمر سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلكُمْ رَاع ومسؤول عَن رَعيته الاِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعيته وَالرجل رَاع فِيْ اَهله ومسؤول عَن رَعيته وَالْمَرْاَة راعية فِيْ بَيت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِيْ مَال سَيّده ومسؤول عَن رَعيته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهمَا

❀ — امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: قبل ازیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مذکور ہو چکی ہے' انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر آدمی نگران ہے' اس کی نگرانی کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا' حاکم وقت نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کا حساب لیا جائے گا۔

آدمی اپنے افراد خانہ کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا' خاتون اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا' خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کا حساب لیا جائے گا اور تم میں سے ہر آدمی نگران ہے' اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ۔ نے اسے نقل کیا ہے۔

فصل

3002 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دخلت عَلَيّ امْرَاَة وَمَعَهَا ابنتان لَهَا تسْأَل فَلَمْ تَجِد عِنْدِي شَيْئًا غير تَمْرَة وَاحِدَةٍ فأعطيتها اِيَّاهَا فقسمتها بَيْن ابنتيها وَلَمْ تَاْكُل مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَت فَخرجت فَدخل

www.waseemziyai.com

النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علینا فَاَخْبَرتہ فَقَالَ من ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَات بِشَیْءٍ فَاَحْسن اِلَیْھِنَّ کن لَہٗ سترا مِنَ النَّار

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ

وَفِیْ لفظ لَہٗ من ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ من الْبَنَات فَصَبر عَلَیْھِنَّ کن لَہٗ حِجَابا مِنَ النَّار

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: ایک عورت میرے پاس آئی' اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں' اس نے کوئی چیز طلب کی لیکن میرے پاس اسے دینے کے لیے کوئی چیز موجود نہیں تھی' (ہاں) میرے پاس ایک کھجور موجود تھی میں نے وہ اسے دے دی' اس نے وہ کھجور اپنی دونوں بچیوں کے درمیان تقسیم کر دیں' اس نے خود اس سے نہیں کھائی' وہ کھڑی ہوئی چلتی بنی' جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو میں نے یہ واقعہ آپ سے عرض کیا' آپ نے فرمایا: جس آدمی کی دو لڑکیاں ہوں' وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے' تو یہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جائیں گی۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جس آدمی کے دو بیٹیاں ہوں' وہ ان کے بارے میں صبر سے کام لے' تو یہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے حفاظت کا سبب بن جائیں گی۔

3003 - وعنہا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ جَاءَتْنِیْ مسکینۃ تحمل ابْنَتَیْن لَھَا فأطعمتھا ثَلَاث تمرات فأعطت کل وَاحِدَۃٍ مِنْھُمَا تَمْرَۃ وَرفعت اِلٰی فِیْھَا تَمْرَۃ لتأکلھا فاستطعمتھا ابنتاھا فشقت التمرۃ الَّتِیْ کَانَت تُرِیدُ اَن تأکلھا بَیْنَھُمَا فَاَعْجَبَنِیْ شَانُھَا فَذکرت الَّذِیْ صنعت لرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن اللّٰہ قد أوجب لَھَا بھما الْجَنَّۃ اَوْ أعْتقھَا بھما مِنَ النَّار

رَوَاہُ مُسْلِم

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: ایک غریب خاتون میرے ہاں آئی' اس نے اپنی دو بیٹیوں کو اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے اسے تین کھجوریں کھانے کے لیے دیں' اس نے ایک ایک کھجور اپنی بچیوں کو دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لیے اپنے منہ میں رکھ لی' بچیوں نے منہ والی کھجور کا بھی تقاضا کر دیا' اس عورت نے اپنے منہ سے نکال کر کھجور کے دو حصے کیے دونوں میں تقسیم کر دی' مجھے اس کا یہ طرز عمل اچھا لگا' میں نے اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان دو بچیوں کی وجہ سے اس خاتون پر جنت واجب کر دی ہے۔ (راوی کو تردد ہوا' شاید ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ نے دونوں بیٹیوں کے سبب اس خاتون کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3004 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من عَال جاریتین حَتّٰی تبلغا جَاءَ یَوْم الْقِیَامَۃ اَنَا وَھُوَ وَضم اَصَابِعہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ

www.waseemziyai.com

وَلَفْظُهُ من عَال جاريتين دخلت اَنا وَهُوَ الْجَنَّة كهاتين وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ السبابَة وَالَّتِىْ تَلِيْهَا

وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَال ابْنَتَيْن اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى يبن اَوْ يَمُوْت عَنْهُن كنت اَنا وَهُوَ فِى الْجَنَّة كهاتين وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ السبابَة وَالَّتِىْ تَلِيْهَا

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی دو بچیوں کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں جب وہ قیامت کے دن پیش ہوگا میں اور وہ دونوں یوں ہوں گے آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر یہ بات بیان فرمائی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: جو آدمی دو بچیوں کی پرورش کرتا ہے میں اور وہ جنت میں ایسے داخل ہوں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیاں یعنی شہادت اور ساتھ والی دونوں ملا کر اشارہ کر کے یہ بات بیان فرمائی۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہی: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دو بیٹیوں یا تین بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین بہنوں کی کفالت کی خدمت انجام دیتا ہے حتیٰ کہ وہ بڑی (بالغ) ہو جائیں یا ان کا انتقال ہو جائے تو میں اور وہ آدمی دونوں جنت میں یوں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں یعنی شہادت اور اس کے ساتھ والی کو ملا کر اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

3005 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم لَهُ ابنتان فَيحسن اِلَيْهِمَا مَا صحبتاه اَوْ صحبهما اِلَّا أدخلتاه الْجَنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه من رِوَايَةِ شُرَحْبِيْل عَنهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان آدمی کی دو بچیاں ہوں وہ جب تک اس کے ساتھ ہوں ان سے حسن سلوک کرے۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تو وہ دونوں بچیاں اس آدمی کو جنت میں داخل کروا دیں گی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں شرجیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3006 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كفل يَتِيْما لَهُ ذَا قَرَابَة اَوْ لَا قَرَابَة لَهُ فَاَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّة كهاتين وَضم أصبعيه وَمَنْ سعى على ثَلَاث بَنَات فَهُوَ فِى الْجَنَّة وَكَان

www.waseemziyai.com

لَهُ كَاجر مُجَاهِد فِيْ سَبِيْل اللّٰه صَائِما قَائِما

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی کسی یتیم کی کفالت کرے خواہ وہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو تو میں اور وہ آدمی دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی جوآدمی تین بچیوں کے لیے کفالت کی کوشش کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا مجاہد کی مثل اسے ثواب سے نوازا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے ایسی حالت میں وہ روزہ رکھتا ہے اور نوافل بھی ادا کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت لیث بن ابی سلیم سے منقول ہے۔

3007 - وروى الطَّبَرَانِيّ عَن عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ لَهُ ثَلَاث بَنَات اَوْ ثَلَاث اَخَوَات اَوْ بنتان اَوْ أختَان فَاحْسن صحبتهن وَاتَّقَى اللّٰه فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فادبهن وَاحسن اِلَيْهِنَّ وزوجهن فَلَهُ الْجنَّة

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يكون لاحدكم ثَلَاث بَنَات اَوْ ثَلَاث اَخَوَات فَيحسن اِلَيْهِنَّ اِلَّا دخل الْجنَّة

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ أسانيدهم اخْتِلَاف ذكرته فِيْ غير هٰذَا الْكتاب

❀—امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جوآدمی تین لڑکیوں یا تین بہنوں یا دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کرتا ہے ان کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے خوفزدہ ہو تو اسے جنت عطا کی جائے گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے مگر ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ ان کی تربیت کرتا ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے ان کا نکاح کروادیتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان کی اسناد میں اختلاف موجود ہے جسے میں نے اس کتاب میں نہیں بلکہ کسی دوسری کتاب میں نقل کیا ہے۔

3008 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت لَهُ اُنْثَى فَلَمْ يئدها وَلَمْ يهنها وَلَمْ يُؤثر وَلَده يَعْنِيْ الذُّكُور عَلَيْهَا أدخلهُ اللّٰه الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ حدير وَهُوَ غير مَشْهُور عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

قَوْلِہٖ لم یئدھا ای لم یدفنھا حَیَّۃ وَکَانُوْا یدفنون الْبَنَات اَحیَاء وَمِنْہ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِذَا الموء ودۃ سُئِلت التکویر 8

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی کوئی بچی ہو' وہ اسے زندہ دفن نہ کرے' اس کے ساتھ بدسلوکی نہ کرے' اس پر لڑکوں کو فوقیت نہ دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے ابن حدیر سے نقل کی ہے' یہ غیر معروف ہے' اس سلسلہ میں یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: امام رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''لم یئدھا'' کا مطلب ہے: وہ اسے زندہ درگور نہ کرے' اس لیے پہلے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی مفہوم مراد ہے' اور جب زندہ درگور کی ہوئی (بچی) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

3009 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰہ المَخْزُوْمِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دخلت علی أم سَلمَۃ زوج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا بنی اَلا أحَدثك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قلت بَلٰی یَا أمہ

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ یَقُوْلُ من أنْفق علی ابْنَتَیْن اَوْ اُخْتَیْن اَوْ ذواتی قرَابَۃ یحْتَسب النَّفَقَۃ عَلَیْھِمَا حَتّٰی یغنیھما من فضل اللّٰہ اَوْ یکفیھما کَانَتَا لَہٗ سترا مِنَ النَّار

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَۃِ مُحَمَّد بن اَبِیْ حمید الْمدنِیْ وَلَمْ یتْرك وَمَشاہُ بَعْضُھُمْ وَلَا یضر فِی المتابعات

❀ — حضرت مطلب بن عبداللہ مخزومی سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' انہوں نے فرمایا: اے بیٹا! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بیان کروں' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ پھر انہوں نے بیان کیا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: جو آدمی دو بچیوں' یا دو بہنوں' یا رشتہ دار عورتوں پر خرچ کرتا ہے' وہ ان دونوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہو' وہ ان پر بے نیاز ہونے کے زمانہ تک خرچ کرتا رہے حتیٰ کہ وہ دونوں کو کفایت کردے' تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم سے تحفظ کا سبب بن جائیں گی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن ابی حمید مدنی کے حوالے سے نقل کی ہے' یہ روایت متروک نہیں ہے' بعض محدثین نے ان سے اتفاق بھی کیا ہے' اور متابعات کے سلسلہ میں اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

3010 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کن لَہٗ ثَلَاث بَنَات یؤویھن ویرحمھنء ویکفلھن وَجَبت لَہُ الْجَنَّۃ اَلْبَتَّۃ

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِن کَانَتَا اثْنَتَیْنِ قَالَ وَاِن کَانَتَا اثْنَتَیْنِ

www.waseemziyai.com

قَالَ فَرَأی بعض الْقَوْم اَن لَو قَالَ وَاحِدَةٍ لقَالَ وَاحِدَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد ویزوجهن

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تین بچیوں کو پناہ دے ان سے حسن سلوک کرے ان کی کفالت کرے تو اس کے لیے ضرور جنت واجب ہو جاتی ہے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! اگر کسی شخص کی دو بیٹیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا: خواہ اس کی دو بیٹیاں ہوں (تب بھی)

راوی کا بیان ہے: حاضرین میں سے بعض کا گمان تھا کہ یہ سوال دریافت کیا جاتا: اگر کسی کی ایک بیٹی ہو؟ تو آپ ﷺ علیہ وسلم نے ایک بیٹی والے کے بارے میں بھی یہی فرمایا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور یہ مزید الفاظ بھی نقل کیے ہیں اور وہ ان کا نکاح کروادے۔

3011 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كن لَهُ ثَلَاث بَنَات فَصَبر علی لأوائهن وضرائهن وسرائهن أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة برحمته اِياهن فَقَالَ رجل وَاثْنَتَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاثْنَتَانِ

قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَوَاحِدَةٍ قَالَ وَوَاحِدَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَيَاْتِیْ بَاب فِیْ كَفَالَة الْيَتِيْم وَالنَّفقَة علی الْمِسْكِيْن و الأرملة اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کی تین بچیاں ہوں وہ ان کی پریشانی کو برداشت کرے ان کی مشکل پر صبر وتحمل سے کام لے تو بچیوں سے حسن سلوک کے سبب اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کسی نے عرض کیا: اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں تو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اگر کسی کی دو بچیاں ہوں تب بھی۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کسی کی ایک بیٹی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: خواہ کسی کی ایک بچی ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ آگے چل کر یتیم اور مسکین کی کفالت اور بیوی کے لیے خرچ کرنے کے باب میں بھی یہ روایت آئے گی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِی الْاَسْمَاءِ الْحَسَنَةِ وَمَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْاَسْمَاءِ الْقَبِيْحَةِ وَتَغْيِيْرِهَا

باب: اچھے نام تجویز کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز برے نام تجویز کرنے کی ممانعت اور ان کے تبدیل کرنے کے بارے میں منقول روایات

3012 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تدعون يَوْم

www.waseemziyai.com

الْقِيَامَة بأسمائكم وَأَسْمَاء آبائكم فحسنوا أسماء كم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ كِلَاهُمَا عَن عبد اللّٰه بن اَبِیْ زَكَرِیَّا عَنهُ وَعبد اللّٰه بن اَبِیْ زَكَرِیَّا ثِقَة عَابِد

قَالَ الْوَاقِدِیّ كَانَ یعدل بعمر بن عبد الْعَزِیز لكنه لم یسمع من اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاسم اَبِیْ زَكَرِیَّا اِیَاس بن یزِیْد

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے آباؤ اجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا' تم اپنے اچھے نام رکھو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ دونوں نے عبداللہ بن ابوزکریا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ عبداللہ بن ابی زکریا نامی راوی ثقہ اور عابد وزاہد تھے۔

امام واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا ہم پلہ (برابر) قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم ان کا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' اور ابوزکریا کا نام ''ایاس بن یزید'' تھا۔

3013 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْاَسْمَاء اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عبد اللّٰه وَعبد الرَّحْمٰن

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3014 - وَعَنْ اَبِیْ وهب الْجُشَمِی وَكَانَت لَهٗ صُحْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تسموا بأسماء الْاَنْبِیَاء وَاَحَبَّ الْاَسْمَاء اِلَى اللّٰهِ عبد اللّٰه وَعبد الرَّحْمٰن

وَأَصْدقهَا حَارِث وَهَمَّام

وأقبحها حَرْب وَمرَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَاِنَّمَا كَانَ حَارِث وَهَمَّام أصدق الْاَسْمَاء لَان الْحَارِث هُوَ الكاسب والهمام هُوَ الَّذِیْ یهم مرّة بعد اُخْرٰی وَكل اِنْسَان لَا یَنْفَكّ عَن هذَیْن

❀—صحابی رسول حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انبیاء کرام کے ناموں پر نام رکھو' اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں' سب سے سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور

www.waseemziyai.com

سب سے ناپسند نام حرب اور مرہ ہیں۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''حارث'' اور ''ہمام'' کو سب سے پسندیدہ نام قرار دینے کی وہ یہ ہے: حارث سے مراد کمانے والا اور ہمام کا مطلب ہے ایک درجہ کے بعد دوسرا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا جبکہ انسان ان دونوں امور سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

3015 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْکَلَام اِلَی اللّٰہِ اَربع سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ لَا یَضرك بأیھن بدأت لَا تسمین غلامك یسارا وَلَا رباحا وَلَا نجیحا وَلَا اَفْلح فَاِنَّك تَقول اَثم ھُوَ فَلَا یکون فَیَقُوْلُ لَا اِنَّمَا ھن اَربع فَلَا تزیدن عَلَیّ رَوَاہُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصِرًا وَلَفْظُہٗ قَالَ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن نسمی رقیقنا اَرْبَعَۃ اَسمَاء اَفْلح وَنَافِع ورباح ویسار

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ چار کلمات ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھ لو' اس میں کوئی نقص نہیں ہوگا' تم اپنے غلاموں کے نام: یسار' یار باح' یا نجیح' یا افلح تجویز مت کرو' تم یہ پوچھو گے وہاں موجود ہے۔ وہ یہاں موجود نہیں ہے' تو جواب میں کہا جائے گا یہ چار ہیں' مزید کسی اسم کو تم میری طرف منسوب مت کرو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' اور اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار ناموں میں سے کسی نام پر تجویز کریں: افلح' نافع' رباح اور یسار۔

3016 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أخنع اسْم عِنْد اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ رجل تسمی ملك الْاَمْلَاك

زَاد فِیْ رِوَایَۃٍ لَا ملك اِلَّا اللّٰہ

قَالَ سُفْیَان مثل شاھنشاہ وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل سَالَت اَبَا عَمْرو یَعْنِیْ الشَّیْبَانِیّ عَن أخنع فَقَالَ أوضع رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَلمُسْلِم اَغیظ رجل علی اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ وأخبثہ رجل کَانَ تسمی ملك الْاَمْلَاك لَا ملك اِلَّا اللّٰہ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ نام یہ ہے کہ کسی آدمی کو ''شہنشاہ'' کہہ کر پکارا جائے۔

سفیان نے کہا: اس کا مطلب ہے: شہنشاہ (سلطان)

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے ابوعمرو شیبانی سے لفظ ''اَخْع'' کی وضاحت دریافت کی' تو انہوں نے فرمایا: سب سے کمتر حیثیت کا مالک ہونا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مؤخر الذکر محدث کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن سب سے ناپسندیدہ اور خبیث وہ آدمی ہوگا' جس کو ''شہنشاہ'' کہہ کر پکارا جائے گا' اس لیے کہ بادشاہی صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔

فصل

3017 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغیر اِلاسم الْقَبِیْح

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بن نَافِع وَرُبمَا قَالَ عمر بن عَلیّ فِیْ ھٰذَا الحَدِیْثِ ھِشَام بن عُرْوَۃ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسل وَلَمْ یذکر فِیْہِ عَائِشَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم برا نام تبدیل کر دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ابوبکر بن نافع نے کہا: کبھی وہ لفظ عمر بن علی ذکر کیا' ان کے حوالے سے اور ہشام بن عروہ اور ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور ''مرسل'' نقل کی ہے' جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر نہیں ہے۔

3018 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن ابْنة لعمر کَانَ یُقَال لَھَا عاصیة فسماھا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جمیلَة

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

وَرَوَاہُ مُسْلِم بِاخْتِصَار قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غیر اسْم عاصیة قَالَ اَنْت جمیلَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھی' جس کا نام ''عاصیہ'' تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام تبدیل کر کے ''جمیلہ'' رکھ دیا۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اوّل الذکر محدث نے فرمایا: یہ روایت حسن ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ نامی عورت کا نام تبدیل کر کے فرمایا: (آج سے) تم جمیلہ ہو۔

3019 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن زَیْنَب بنت اَبِیْ سَلَمَة کَانَ اسْمھَا برة فَقیل تزکی نَفسھَا فسماھا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَب

رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه وَغَیْرِھم

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام ''برہ'' تھا' انہیں کہا گیا: یہ اپنے آپ کو پاک تصور کرتی ہے' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے ''زینب'' رکھ دیا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3020 - وَعَن مُحَمَّد بن عَمْرو بن عَطَاءٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سمیت ابْنَتی برة فَقَالَتْ زَیْنَب بنت اَبِی سَلمَة اِن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نهی عَن هٰذَا الِاسْم وَسمیت برة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تزکوا انفسکُمُ اللّٰہ أَعْلَمُ بِاَهْل الْبر مِنْکُمْ فَقَالُوْا بِمَ نسمیها فَقَالَ سَموهَا زَیْنَب

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

قَالَ اَبُوْ دَاوٗد وَغَیْر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْم العَاصِی وعزیز وعتلة وَشَیْطَان وَالْحکم وغراب وحباب وشهاب فَسَماهُ هشاما وسمی حَربًا سلما وسمی المضطجع المنبعث وأرضا تسمی عفرَة سَمَّاهَا خضرَة وَشعب الضَّلَالَة سَمَّاهُ شعب الْهدی وَبنی الزنیة سماهم بنی الرشدة وسمی بنی مغویة بنی رشدة

قَالَ اَبُوْ دَاوٗد ترکت أسانیدها اختصارا

قَالَ الْخطابیّ أما العَاصِی فَاِنَّمَا غَیْرِہ کَرَاهِیَة لِمَعْنی الْعِصْیَان وَاِنَّمَا سمة الْمُؤْمِن الطَّاعَة والاستسلام والعزیز اِنَّمَا غَیْرِہ لِاَن الْعِزَّة للّٰہ وشعار العَبْد الذلة والاستکانة

وعتلة مَعْنَاهَا الشدَّة والغلظ وَمِنْہ قَوْلهم رجل عتل اَی شَدِیْد غلیظ

وَمن صفة الْمُؤْمِن اللین والسهولة

وَشَیْطَان اشتقاقه من الشطن وَهُوَ الْبعد من الْخَیْر وَهُوَ اسْم المارد الْخَبیث من الْجِنّ وَالْاِنْس

وَالْحکم هُوَ الْحَاکِم الَّذِیْ لَا یرد حکمه وَهٰذِہ الصّفة لَا تلیق اِلَّا بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَمَنْ اَسْمَائِہ الحکم

وغراب مَاْخُوذ من الغرب وَهُوَ الْبعد ثُمَّ هُوَ حَیَوَان خَبیث الْمطعم اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتله فِی الْحل وَالْحرم

وحباب یَعْنِیْ بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِیف الْبَاء الْمُوَحدَة نوع من الْحَیَّات وَرُوِیَ اَنَّہٗ اسْم شَیْطَان

والشهاب الشعلة مِنَ النَّار وَالنَّار عُقُوْبَة اللّٰہ وَأما عفرَة یَعْنِیْ بِفَتْح الْعین وَکسر الْفَاء فَهِیَ نعت الْاَرْض الَّتِیْ لَا تنْبت شَیْئًا

فسماها خضرَة علی معنی التفاؤل حَتّٰی تخضر انْتهی

❀ — محمد بن عمرو بن عطاء سے منقول ہے: میں نے اپنی بچی کا نام ''برہ'' تجویز کیا' حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا

www.waseemziyai.com

سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع کیا' پہلے میرا نام ''برہ'' ہوتا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خود کو پاکیزہ مت قرار دو' نیک لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لوگوں نے سوال کیا: یارسول اللہ! پھر ہم اس کا نام کیا رکھیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کا نام ''زینب'' رکھ دو۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصی' عزیز' عتلہ' شیطان' حکم' غراب' حباب اور شہاب نام تبدیل فرما دیے تھے' آپ نے ان کا نام ہشام' حرب کا نام سلم' مضطجع کا نام منبعث تبدیل کر دیا تھا' ایک جگہ کا نام ''عفرہ'' تھا' آپ نے اس کا نام تبدیل کر کے ''خضرہ'' رکھ دیا' ایک گھاٹی کا نام ''ضلالہ'' تھا' آپ نے اس کا نام شعب الہدیٰ رکھ دیا تھا' پھر بنو زنیہ کا نام بنو رشدہ تجویز فرمایا اور بنو مغویہ کا نام بنو رشدہ رکھ دیا تھا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے جملہ روایات کی اسناد ترک کر دی ہیں۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جہاں تک ''عاصی'' نامی کا تعلق ہے' اس کے مفہوم میں ''گناہگار'' ہونا پایا جاتا ہے' جبکہ مسلمان کی علامت اطاعت وقبول کرنا ہے۔ ''عزیز'' نام اس لیے تبدیل کیا کہ یہ ذات باری تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جبکہ بندے کی علامت خواری وضعف ہے۔

لفظ ''عتلہ'' سے مراد ہے: گاڑھا' شدت' اسی سے یہ الفاظ مستعمل ہیں: رجل عتل یعنی غصیلہ اور طاقتور ہونا جبکہ مسلمان نرم طبیعت اور نرم مزاج۔

لفظ ''شیطان'' لفظ ''شطن'' سے بنا ہے' اس کا معنی ہے: دور ہونا' یہ سرکش جن اور انسان کا نام ہو سکتا ہے۔

لفظ ''حکم'' کا مطلب ہے: فیصلہ کرنے والا آدمی' جس کے فیصلے کو مسترد نہ کیا جائے۔ یہ وصف ذات باری تعالیٰ کی شایان شان ہو سکتا ہے' یہی وجہ ہے کہ اس کے اسماء گرامی میں سے ایک ''الحکم'' بھی ہے۔

لفظ ''غراب'' لفظ ''غرب'' سے بنا ہے' جس سے مراد دور ہونا ہے' پھر یہ ایک ایسے جانور کا نام ہے جس کا کھانا حرام ہے' درست نہ ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور یعنی کوے کو حدود حرم اور باہر ہلاک کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

لفظ ''حباب'' میں 'ح' پر پیش اور 'ب' تخفیف سے ہے۔ یہ سانپ کی ایک قسم کا نام ہے' ایک قول کے مطابق یہ شیطان کا نام ہے۔ لفظ ''شہاب'' سے مراد ہے: آگ کا شعلہ اور آگ کی سزا کا مالک محض اللہ تعالیٰ ہے۔

لفظ ''عفرہ'' میں 'ع' پر زبر اور 'ف' کے نیچے زیر ہے۔ اس سے مراد ایسی زمین ہے جہاں کوئی چیز پیدا نہ ہوتی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جگہ کا نام تبدیل کر کے ''خضرہ'' رکھ دیا' اس سے مراد ایسی زمین ہے' جو سرسبز ہو۔ یہاں تک علامہ خطابی کی گفتگو ختم ہوئی۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ تَاْدِیْبِ الْاَوْلَاد

باب: اولاد کی تربیت کے حوالے سے ترغیبی روایات

3021 - عَن جَابر بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَن یُؤَدب الرجل وَلَدہ خیر لَہٗ من اَن یتَصَدَّق بِصَاع

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ نَاصح عَن سماك عَنہُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ نَاصح ھٰذَا ھُوَ ابْن عبد اللّٰہ المحلمی واہ وَھٰذَا مِمَّا أنکرہُ عَلَیْہِ الْحفاظ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی اولاد کی تربیت کرتا ہے یہ اس کے لیے ایک ''صاع'' صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ناصح کے سماع کے حوالے سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ناصح نامی راوی سے مراد ناصح بن عبداللہ محلمی ہے۔ یہ واہی ہے' اور ان لوگوں میں سے ایک ہے' جس کا حفاظ حدیث نے انکار کیا ہے۔

3022 - وَعَن اَیُّوْبَ بن مُوْسَی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نحل وَالِد ولدا من نحل أفضل من أدب حسن

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ اَیْضًا وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَھٰذَا عِنْدِی مُرْسل

نحل بِفَتْح النُّوْن والحاء الْمُھْمِلَة اَی أعْطی ووھب

❀ — ایوب بن موسیٰ اپنے والد گرامی اور دادا جان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرتا ہے' تو اس کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' تاہم میرے ہاں یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

متن میں لفظ ''نحل'' میں 'ن' اور 'ح' دونوں پر زبر ہے۔ اس سے ایسی چیز مراد ہے' جو کسی کو بطور عطیہ یا ہبہ پیش کی ہو۔

3023 - وروی ابْن مَاجَہ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنھما عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أکْرِمُوْا اَوْلَادکُمْ وأحسنوا أدبھم

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم اپنی اولاد کی حوصلہ افزائی کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ اَنْ يَنْتَسِبَ الْاِنْسَانُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يتوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ

باب: اپنے باپ کے غیر کی طرف یا آزاد کرنے والے کی بجائے دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3024 - عَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ادّعی اِلٰی غیر اَبِیْہ وَھُوَ یعلم اَنَّہٗ غیر اَبِیْہ فالجنۃ عَلَیْہِ حرَام

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَۃَ عَن سعد وَاَبِیْ بَکْرَۃ جَمِیْعًا

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے جبکہ اسے علم ہو کہ دوسرا اس کا باپ نہیں ہے تو ایسے آدمی پر جنت حرام ہے۔

امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

3025 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ من رجل ادّعی بِغَیْر اَبِیْہ وَھُوَ یعلم اِلَّا کفر وَمَنْ ادّعی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ منا ولیتبوأ مَقْعَدہ مِنَ النَّار وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بالْکفْر اَوْ قَالَ عَدو اللّٰہ وَلَیْسَ کَذٰلِكَ اِلَّا حَار عَلَیْہِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حَار بِالْحَاء الْمُھْمِلَۃ وَالرَّاء اَی رَجَعَ عَلَیْہِ مَا قَالَ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے تو وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے جو شخص ایسی چیز پر قابض ہو جو اس کی نہ ہو تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو ایسا شخص جہنم میں اپنے مخصوص مقام میں جائے گا۔ جو آدمی کسی شخص کو کافر قرار دیتا ہو یا اسے کہتا ہو: اے اللہ تعالیٰ کے دشمن جبکہ وہ (دوسرا آدمی) ایسا نہ ہو تو یہ چیز اس کی طرف عود کر آتی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''حار'' میں پہلے 'ح' ہے پھر 'ر' ہے اور اس سے مراد ہے: جو بات اس نے دوسرے سے کہی ہے علیہ السلام وہ اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔

3026 - وَعَن یزِیْد بن شریك بن طَارق التَّمِیْمِی قَالَ رَاَیْت علیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ یخْطب فَسَمعتہ یَقُوْلُ لَا وَاللّٰہ مَا عندنَا من کتاب نقرؤہ اِلَّا کتاب اللّٰہ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃ فنشرھا فَاِذَا فِیْھَا اَسْنَان الْاِبِل وَاَشْیَاء من الْجِرَاحَات وفیھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃ حرَام مَا بَیْن عیر اِلٰی ثَوْر

www.waseemziyai.com

فَمَنْ أحدث فِيهَا حَدثا اَوْ آوى مُحدثا فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا وَذمَّة الْمُسْلِمين وَاحِدَةٍ يسْعَى بهَا اَدْنَاهُم فَمَنْ اَخْفر مُسْلِما فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا وَمَنْ ادّعى اِلٰى غير اَبِيْه اَوْ انْتَمى اِلٰى غير موَالِيْه فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀—یزید بن شریک بن طارق تمیمی سے منقول ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر دیکھا کہ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! ہمارے ہاں صرف کتاب اللہ (قرآن) ہے' جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں' یا اس صحیفہ میں موجود احکام ہیں' پھر انہوں نے اسے کھولا جس میں اونٹوں کی عمروں اور زخموں کے حوالے سے احکام موجود تھے' اس میں یہ بھی منقول تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ طیبہ کے ''عیر'' (پہاڑ) سے لے کر ثور (پہاڑ) تک کا حصہ حرم (مدینہ) ہے' جو آدمی یہاں کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہے' یا کسی بدعتی کو پناہ فراہم کرنے کی کوشش کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی' قیامت کے دن اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کی جائے گی' خواہ وہ فرائض ہوں' یا نوافل ہوں' مسلمانوں کی طرف سے فراہم کی جانے والی پناہ یکساں حیثیت کی ہوگی' ان کا عام فرد بھی اس کی کوشش کرے گا' جو آدمی مسلمانوں کو پریشان کرنے کی کوشش کرے گا' تو اس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا' خواہ وہ فرض ہوگا' یا نفل۔ جو آدمی اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے گا' یا اپنے آقا کے غیر کی طرف (آزادی کے حوالے سے) منسوب کرتا ہے' تو اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا خواہ وہ فرض یا نفل ہو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3027 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْه عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفى بامرىء تبرؤ من نسب وَان دق وادعاء نسب لَا يعرف

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِى الصَّغِيْر وَعَمْرو يَاْتِى الْكَلَام عَلَيْهِ

❀—عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی شخص کے (معصیت کار ہونے) کے لیے یہی کافی ہے' وہ اپنے نسب سے بیزاری کا اظہار کرے' خواہ وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو' پھر ایسے نسب کی طرف منسوب کرے جو مشہور ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم صغیر میں نقل کیا ہے۔ عمرو بن شعیب کے حوالے سے بحث آگے چل کر آئے گی۔

www.waseemziyai.com

3028 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ادّعی اِلٰی غیر اَبِیْه لم یرح رَائِحَة الْجَنَّة وَاِن رِیْحهَا لیوجد من قدر سَبْعِیْنَ عَاما اَوْ مسیرَة سَبْعِیْنَ عَاما

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَاِن رِیْحهَا لیوجد من مسیرَة خَمْسمِائَة عَام ورجالهما رجال الصَّحِیْح وَعبد الْکَرِیْم هُوَ الْجَزرِی ثِقَة احْتج بِهِ الشَّیْخَان وَغَیْرهمَا وَلَا یلْتَفت اِلٰی مَا قِیْلَ فِیْهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے والد کی بجائے کسی غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے گا' تو اسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی' خواہ اس کی خوشبو ستر برس کی مقدار (ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں) ستر برس کے فاصلہ سے محسوس کی جائے گی۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: خواہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔

اس روایت کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔ عبدالکریم نامی راوی جزری ہے' اور ثقہ ہے۔ حضرات شیخین اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی روایت سے استدلال کیا ہے' اس بارے میں' جو بحث کی گئی ہے' وہ قابل التفات نہیں ہے۔

3029 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ادّعی اِلٰی غیر اَبِیْه اَوْ تولی غیر موَالِیْه فَعَلَیْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِکَة وَالنَّاس اَجْمَعِیْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے باپ کی بجائے دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے' یا آزاد کرنے والے کی بجائے دوسرے کی طرف منسوب کرے' تو اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

امام احمد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3030 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تولی اِلٰی غیر موَالِیْه فَلْیَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے آزاد کرنے والے آقا کے غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے' جہنم میں اسے مخصوص ٹھکانہ میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3031 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ادّعی اِلٰی غیر اَبِیْه اَوْ انْتَمَی اِلٰی غیر موَالِیْه فَعَلَیْهِ لعنة اللّٰه المتتابعة اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے باپ کی بجائے غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے گا' یا آزادی فراہم کرنے والے کی بجائے غیر کی طرف منسوب کرے گا' تو اس پر تا قیامت لعنت ہوتی رہے گی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3032 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِیْق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ادّعی نسبا لَا یعرف کفر بِاللّٰہِ اَوْ انْتَفٰی من نسب وَاِن دق کفر بِاللّٰہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ الْحجَّاج بن اَرْطَاۃَ وَحَدِیْثٍ عَمْرو بن شُعَیْب یعضدہ

❀—حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی غیر معروف نسب کا دعویٰ کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے گا' یا اپنے نسب کا انکار کرے گا خواہ وہ کتنا بھی معمولی ہو' تو ایسا انسان اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت سے عمرو بن شعیب کی روایت کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

تَرْغِیْبُ مَنْ مَّاتَ لَہٗ ثَلَاثَۃٌ مِّنَ الْاَوْلَادِ اَوْ اِثْنَانِ اَوْ وَاحِدٌ فِیْمَا یَذْکُرُ مِنْ جَزِیْلِ الثَّوَابِ

باب: جس آدمی کی اپنی اولاد میں سے تین' یا دو یا ایک بچہ وفات پا جائے' تو اسے کتنا اجر ملے گا؟ کے حوالے سے ترغیبی روایات

3033 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم یَمُوْت لَہٗ ثَلَاثَۃ لم یبلغُوا الْحِنْث اِلَّا أدخلهُ اللّٰہ الْجَنَّۃ بِفضل رَحمته اِیَّاهُم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنسائی اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتسب ثَلَاثَۃ من صلبه دخل الْجَنَّۃ فَقَامَتْ امْرَاَۃ فَقَالَتْ اَوْ اثْنَان فَقَالَ اَوْ اثْنَان

قَالَتْ الْمَرْاَۃ یَا لَیْتَنی قلت وَاحِدَۃ

وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ مُخْتَصِرًا من احتسب ثَلَاثَۃ من صلبه دخل الْجَنَّۃ

الْحِنْث بِکَسْر الْحَاء وَسُکُون النُّوْن هُوَ الْاِثْم والذنب وَالْمعْنَی اَنهم لم یبلغُوا السن الَّذِیْ تکْتب عَلَیْهِمْ فِیْهِ الذُّنُوْب

www.waseemziyai.com

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے وفات پا جائیں' اللہ تعالیٰ ان (بچوں) پر اپنی رحمت کے سبب اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔

امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تین بچوں کے اجر کے سبب جنت میں داخل ہوگا' ایک عورت کھڑی ہوئی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو بچے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: خواہ دو (بچے) ہوں' مذکورہ خاتون کا بیان ہے: کاش! میں یہ بھی دریافت کر لیتی کہ اگر اس کا ایک بچہ ہو تو؟

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' مگر انہوں نے اختصار سے نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اپنے تین بچوں کے حوالے سے ثواب کی امید رکھے' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

متن میں لفظ ''الحنث'' میں 'ح' کے نیچے زیر ہے' 'ن' ساکن ہے' اور اس سے مراد ہے: گناہ' ذنب۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ تینوں بچے بالغ ہونے سے پہلے وفات پا جائیں' یا اس عمر سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جس میں گناہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

3034 - وَعَن عتبَة بن عبد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يَمُوْت لَهُ ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث اِلَّا تلقوهُ من اَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِية من اَيهَا شَاءَ دخل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان کے تین بچے وفات پا جائیں' وہ سن بلوغت کو نہ پہنچے ہوں' وہ اپنے باپ کو لینے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازوں سے آئیں گے' وہ ان میں سے جس سے چاہیں گے' اسے لے کر جنت میں داخل ہوں گے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سند حسن سے نقل کی ہے۔

3035 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْت لاحَد من الْمُسْلِمين ثَلَاثَة من الْوَلَد فَتَمَسهُ النَّار اِلَّا تَحِلَّة الْقسم

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَلمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسوة من الْاَنْصَار لَا يَمُوْت لاحداكن ثَلَاثَة من الْوَلَد فتحتسبه اِلَّا دخلت الْجنَّة

فَقَالَتْ امْرَاَة مِنْهُنَّ اَوْ اثْنَان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوْ اثْنَان

وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ اَيْضًا قَالَ اَتَت امْرَاَة بصبى لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْع اللّٰه لى فَلَقَد دفنت ثَلَاثَة فَقَالَ أدفنت ثَلَاثَة قَالَتْ نعم

www.waseemziyai.com

قَالَ لقد احتظرت بحظار شَدِيْد مِنَ النَّار

الحظار بِكَسْر الْحَاء الْمُهْمَلَة وبالظاء الْمُعْجَمَة هُوَ الْحَائِط يَجْعَل حول الشَّيْء كالسور الْمَانِع وَمَعْنَاهُ لقد احتميت وتحصنت مِنَ النَّار بحمى عَظِيْم وحصن حُصَيْن

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے وفات پاجائیں گے اسے آگ محض قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔

امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: تم میں سے جس کے تین بچے انتقال کر جائیں وہ ان کے بارے میں ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر دو بچے وفات پاجائیں تو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اگرچہ دو بچے ہوں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک خاتون اپنے بچے کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے دعا کریں! میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے تین بچے دفن کیے ہیں؟ خاتون نے عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب تو تم نے جہنم سے بچنے کے لیے مضبوط رکاوٹ پیدا کر لی ہے۔

متن میں مذکور ''الحظار'' میں 'ح' اس کے بعد 'ظ' اس کا معنی ہے: ایسی دیوار جو کسی چیز کو گھیر لے یعنی فصیل اور اس کا مفہوم یہ ہے: تم نے جہنم سے تحفظ کے لیے مضبوط قلعہ تیار کر لیا ہے۔

3036 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من مُسْلِمین یَمُوْت بَیْنَهُمَا ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث اِلَّا أدخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِيَّاهُم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَهُوَ فِی الْمسند من حَدِيْثِ أم أنس بن مَالك وَفِی النَّسَائِیّ بِنَحْوِہٖ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة

وَزَاد فِيْهِ قَالَ يُقَال لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰی تدخل آبَاؤُنَا فَيُقَال لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة اَنْتُمْ و آباؤكم

❀—حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جن مسلمان (زوجین) کے تین بچے سن بلوغ کو پہنچنے سے پہلے انتقال کر جائیں تو ان (بچوں) پر اپنی رحمت و فضل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان دونوں (زوجین) کو جنت میں داخل کرے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے حضرت ام انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسند میں منقول ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر انہیں کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ تو بچے مطالبہ کریں گے ہم اس وقت جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک ہمارے آباؤ اجداد کو بھی داخل نہیں کیا جاتا تو ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ

www.waseemziyai.com

اورتمہارے آباؤاجداد بھی۔

3037 - وَعَنْ اَبِیْ حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ قد مَاتَ لی ابْنَانِ فَمَا اَنْت محدثی عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ یطیب اَنْفُسنَا عَن مَوتَانا قَالَ نَعَمْ صغارھم دعامیص الْجَنَّۃ یتلَقَّی أحدھم اَبَاہُ اَوْ قَالَ اَبَوَیْہِ فَیَاْخُذ بِثَوْبِہٖ اَوْ قَالَ بِیَدِہٖ کَمَا آخذ اَنا بصنفۃ ثَوْبك ھٰذَا فَلَا یتناھی اَوْ قَالَ یَنْتَھِی حَتّٰی یدْخلہُ اللّٰہ وأباہ الْجَنَّۃ

رَوَاہُ مُسْلِم

الدعامیص بِفَتْح الدَّال جمع دعموص بضَمھَا وَھِی دویبۃ صَغِیْرَۃ یضْرب لَوْنھَا اِلَی السوَاد تکون فِی الغدران اِذا نشفت شبہ الطِّفْل بھَا فِی الْجَنَّۃ لصغرہ وَسُرْعَۃ حرکتہ وَقِیْلَ ھُوَ اسْم للرجل الزوار للملوك الْکثیر الدُّخُوْل عَلَیْھِمْ وَالْخُرُوْج لَا یتوَقَّف علی اِذن مِنْھُم وَلَا یخَاف اَیْنَ ذھب من دِیَارھمْ شبہ طِفْل الْجَنَّۃ بِہٖ لِکَثْرَۃ ذَھَابہ فِی الْجَنَّۃ حَیْثُ شَاءَ لَا یمْتَنع من بَیت فِیْھَا وَلَا مَوْضِع وَھٰذَا قَول ظَاھر وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

وصنفۃ الثَّوْب بِفَتْح الصَّاد الْمُھْمِلَۃ وَالنُّوْن بعدھمَا فَاء وتاء تَاْنِیث ھِیَ حَاشِیَتہ وطرفہ الَّذِیْ لَا ھدب لَہٗ وَقِیْلَ بل ھِیَ النَّاحِیَۃ ذَات الھدب

❀ — ابوحسان کا بیان ہے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے گزارش کی: میرے بچے دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں' آپ مجھے اس حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد بیان فرمائیں' جو ہمارے دلوں کو خوش کر دے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: ہاں' یہ چھوٹے بچے جنت کے پرندے بن جائیں گے اور یہ بچے اپنے والدین کو (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے باپ سے ملاقات کریں' اس کا دامن پکڑیں گے (راوی تشکیک کا شکار ہیں' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس ہاتھ کو پکڑیں گے' جس طرح میں تمہارے کپڑے کا کونہ تھامتا ہوں' پھر یہ اس وقت باز نہیں آئیں گے' جب اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو جنت میں داخل نہیں کر دے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''دعامیص'' میں 'د' پر زبر ہے' یہ لفظ ''دعموص'' کی جمع ہے' اس میں 'د' پر پیش ہے یہ ایک چھوٹا سا جانور ہے' جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے' اور یہ غدران میں پایا جاتا ہے۔ جنت میں موجود بچوں کو اس سے تشبیہ دینے کا مقصد یہ ہے یہ جانور بالکل چھوٹا ہوتا ہے' تیز و ہوشیار ہوتا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ایک آدمی کا نام ہے' جو بادشاہوں سے ملاقاتوں کا شوقین تھا' بادشاہوں کے دربار میں اسے قرب حاصل تھا' بادشاہ کے پاس جانے کے دیے اسے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی' نہ اسے اس بات کا اندیشہ ہوتا تھا کہ وہ بادشاہ کے کس علاقہ میں جا رہا ہے۔ جنت کے بچوں کو اس سے مشابہت دینے سے یہ بات واضح کرنا ہے کہ جنت میں بکثرت اس کی آمد و رفت ہوگی' وہ جہاں چاہے گا' جا سکے گا' اسے جنت کے گھر میں جانے کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور یہ قول زیادہ موزوں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''صفۃ الثوب'' میں 'ص' پر زبر ہے' اس کے بعد

www.waseemziyai.com

'ن' ہے' پھر 'ف' جبکہ اس کے بعد تائے تانیث ہے' اور اس سے مراد کپڑے کا کنارہ یا دامن ہے' جس پر کچھ لگا ہوا نہ ہو۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد حاشیہ کا کنارہ ہے۔

3038 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ ت امْرَاَۃ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذھب الرِّجَال بحدیثك فَاجْعَلْ لنا من نَفسك یَوْمًا نأتك فِیْہِ تعلمنا مِمَّا علمك اللّٰہ

قَالَ اجْتَمِعْنَ یَوْم کَذَا وَکَذَا فِیْ مَوْضِع کَذَا وَکَذَا

فاجتمعن فأتاھن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فعلمھن مِمَّا علمہ اللّٰہ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُن من امْرَاَۃ تقدم ثَلَاثَۃ من الْوَلَد اِلَّا کَانُوْا لَھَا حِجَابا مِنَ النَّار فَقَالَتْ امْرَاَۃ واثنین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ واثنین

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِھِمَا

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد حضرات آپ کے ارشادات سماعت کر لیتے ہیں' آپ ہم خواتین کے لیے بھی کوئی دن مقرر فرمالیں' ہم خواتین بھی اس دن حاضر خدمت ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دیے گئے علم سے استفادہ کر سکیں؟ آپ نے فرمایا: تم سب عورتیں فلاں دن' فلاں جگہ جمع ہو جایا کریں۔ چنانچہ حسب حکم خواتین جمع ہو گئیں' آپ ان کے مجمع میں تشریف فرما ہوئے' اللہ تعالیٰ کے عنایت کردہ علم کی انہیں تعلیم دی' پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے جس عورت کے تین بچے وفات پا جائیں' تو وہ بچے اپنی والدہ کے لیے جہنم سے تحفظ کا سبب بن جائیں گے' ایک عورت نے عرض کیا: اگر کسی کے دو بچے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: خواہ دو بچے ہوں۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3039 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ من أثكل ثَلَاثَۃ من صلبہ فاحتسبھم علی اللّٰہ فِیْ سَبِیْل اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَجَبت لَہُ الْجنَّۃ

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس کے تین بچے وفات پا جائیں وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہو' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3040 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن بشیر الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من مَاتَ لَہُ ثَلَاثَۃ من الْوَلَد لم یبلغُوا الْحِنْث لم یرد النَّار اِلَّا عَابِر سَبِیْل یَعْنِیْ الْجَوَاز علی الصِّرَاط

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہٖ وَلہ شَوَاھِد کَثِیْرَۃ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں' تو وہ آگ پر محض راستہ عبور کرنے کے لیے وارد ہوگا' یعنی پل صراط کے اوپر گزرتے ہوئے ایسا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ اس کے شواہد کثیر ہیں۔

3041 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَن عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ حَدثنَا حَدِیْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْهِ انتقاص وَلَا وهم

قَالَ سمعته یَقُوْلُ من ولد لَهُ ثَلَاثَة اَوْلَاد فِی الْاِسْلَام فماتوا قبل اَن یبلغُوا الْحِنْث أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة برحمته اِیَّاهُم وَمَنْ أنْفق زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَاِن للجنة ثَمَانِیَة اَبْوَاب یدْخلهُ اللّٰه من اَی بَاب شَاءَ من الْجنَّة .رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — ابوامامہ' حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے ان سے گزارش کی آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کریں' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو' اس میں کمی و نقص بھی نہ ہو' تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جو آدمی مسلمان ہونے کی حالت میں اس کے تین بچے وفات پا جائیں وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہوئے ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرنے کے سبب اس آدمی کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کرے گا' تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جاتے ہیں' وہ ان میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3042 - وَعَن حَبِیْبَة اَنَّهَا كَانَت عِنْد عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فجَاء النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دخل عَلَیْهَا فَقَالَ مَا من مُسْلِمین یَمُوْت لَهما ثَلَاثَة من الْوَلَد لم یبلغُوا الْحِنْث اِلَّا جِیْءَ بهم یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یوقفوا علی بَاب الْجَنَّة فَیُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة فَیَقُوْلُوْنَ حَتّٰی تدخل آبَاؤُنَا فَیُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة اَنْتُمْ وآباؤكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ جید

❀ — حبیبہ نامی خاتون سے منقول ہے: وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی' تو آپ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے وفات پا جائیں' تو قیامت کے دن ان بچوں کو پیش کیا جائے گا' ان بچوں کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا' تو وہ یوں کہیں گے: نہیں! جب تک ہمارے آباؤ اجداد اس میں داخل نہیں ہوں گے' تو انہیں کہا جائے گا' تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور تمہارے آباؤ اجداد بھی جنت میں داخل ہو جائیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

3043 - وَعَن زُهَیْر بن عَلْقَمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَت امْرَاَة من الْاَنْصَار اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ابْن لَهَا مَاتَ فَكَانَ الْقَوْم عنفوها فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد مَاتَ لی ابْنَانِ مُنْذُ دخلت فِی

www.waseemziyai.com

الْاِسْلَام سوی هٰذَا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لقد احتظرت مِنَ النَّار بحظار شَدِیْد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَتقدم معنی الحظار

❀—حضرت زہیر بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت اپنے بچے کے حوالے سے حاضر ہوئی' جس کا انتقال ہو چکا تھا' لوگوں نے اسے جھڑکا' خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے قبول اسلام کے بعد میرے دو بچے مزید وفات پا چکے ہیں' تو آپ نے فرمایا: تم نے جہنم سے بچنے کے لیے بہت بڑی رکاوٹ پیدا کر لی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں صحیح سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''حظار'' پہلے گزر چکا ہے۔

3044 - وَعَنِ الْحَارِث بن أقیش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمین یَمُوْت لَهما اَرْبَعَة اَوْلَاد اِلَّا أدخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته

قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَة قَالَ وَثَلَاثَة

قَالَ وَاثْنَان

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الامَام اَحْمد فِیْ زوائده وَاَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمین یقدمان ثَلَاثَة لم یبلغُوا الْحِنْث اِلَّا أدخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِیَّاهُم

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وذوا الْاِثْنَیْنِ قَالَ وذوا الْاِثْنَیْنِ اِن من أمتِیْ من یدْخل الْجَنَّة بشفتاعته اَکثر من مُضر وَاِن من أمتِیْ من یستعظم للنار حَتّٰی یکون اِحْدَی زوایاها

❀—حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دو مسلمان (زوجین) جن کے چار بچے انتقال کر جائیں' تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل کرے گا' ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر بچے تین ہوں تو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: خواہ تین بچے ہوں (تب بھی) پھر آپ نے فرمایا: خواہ دو بچے ہوں (یعنی پھر بھی زوجین کے لیے دخول جنت کا حکم ہے)

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''زوائد'' میں نقل کی ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ ان کی روایت میں منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن دو مسلمانوں (زوجین) کے تین بچے انتقال کر جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر رحمت کی وجہ سے ان دونوں (یعنی میاں و بیوی) کو جنت میں داخل کرے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اگر بچے دو ہوں تو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اگرچہ دو بچے ہوں' میری امت کا ایک آدمی ایسا بھی ہے' جس کی شفاعت کے نتیجہ میں میری امت کے قبیلہ ''مضر'' کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہے کہ جہنم

www.waseemziyai.com

میں اتنا بڑا ہوگا کہ وہ اس کے ایک گوشے میں پورا آئے گا۔

3045 - وَعَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِمین یَمُوْت لَھما اَرْبَعَة أفراط اِلَّا أدخلھما اللّٰہ الْجَنَّة بِفضل رَحمته

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَثَلَاثَة قَالَ وَثَلَاثَة

قَالُوْا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ

قَالَ وَاِن من أمتِیْ لمن یعظم للنار حَتّٰی یکون اَحَد زوایاھا وَاِن من أمتِیْ من یدْخل الْجَنَّة بِشَفَاعَتِہٖ مثل مُضر

رَوَاہُ عبد اللّٰہ ابْن الاِمَام اَحْمد وَرُوَاتہ ثِقَات وَأَرَاہُ حَدِیْثِ الْحَارِث بن أقیش الَّذِیْ قبلہ وَیَاْتِیْ بَیَان ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀ — حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جن مسلمانوں (زوجین) کے چار بچے انتقال کر جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت وفضل کی وجہ سے ان (زوجین) کو جنت میں داخل کرے گا' لوگوں نے دریافت کیا: اگر بچے تین ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ بچے تین ہوں' پھر آپ نے فرمایا: میری امت میں ایک ایسا آدمی بھی ہے' جو دوزخ میں اتنا بڑا ہوگا کہ وہ اس کے ایک گوشہ میں پورا آجائے گا' پھر میری امت میں ایسا شخص بھی ہے' جس کی شفاعت کے نتیجہ میں قبیلہ ''مضر'' سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ ہمارے خیال کے مطابق حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی منقول روایت پہلے گزر چکی ہے' اور آگے چل کر بھی آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3046 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَة الْاَشْجَعِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ لی ولدان فِی الْاِسْلَام فَقَالَ من مَاتَ لَہٗ ولدان فِی الْاِسْلَام أدخلہُ اللّٰہ الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِیَّاھُمَا قَالَ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَقِیَنِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَة فَقَالَ لی اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الزائدین مَا قَالَ قُلْتُ نعم

قَالَ لِاَن یکون قَالَہ لی اَحَبَّ اِلَیّ مِمَّا غلقت عَلَیْہِ حمص وفلسطین

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمد ثِقَات

فلسطین بِکَسْر الْفَاء وَفتح اللَّام وَسُکُون السِّین الْمُھْمِلَة کورة بِالشَّام وَقد تفتح الْفَاء

❀ — حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے قبول اسلام کے بعد میرے دو بچے انتقال کر گئے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حالت اسلام میں جس آدمی کے دو بچے انتقال کر جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے سبب اس آدمی کو جنت میں داخل کرے گا۔

راوی کا بیان ہے: بعد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی' تم وہ آدمی جنہوں نے یہ بیان کیا ہے: دو بچوں کے انتقال کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں کہا ہے؟ میں نے گزارش کی: ہاں! اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی

www.waseemziyai.com

اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہوتی' تو میرے نزدیک اس چیز سے بہتر ہوتی جو حمص اور فلسطین میں ہے (یعنی ان شہروں کی دولت سے زیادہ عزیز ہوتی)

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت ثقہ ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''فلسطین'' میں 'ف' کے نیچے زیر 'ل' کے اوپر زبر ہے' اور 'س' پر سکون ہے۔ یہ شام کے قصبہ (شہر) کا نام ہے۔ اس میں 'ف' پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔

3047 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من مَاتَ لَہٗ ثَلَاثَۃ من الْوَلَد فاحتبسهم دخل الْجنَّة

قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاثْنَان قَالَ وَاثْنَان

قَالَ مَحْمُود یَعْنِی ابْن لبید فَقُلْتُ لجَابِر اَرَاکُمْ لَو قُلْتُمْ وَاحِدًا لقَالَ وَاحِدًا

قَالَ وَاَنا اَظن ذٰلِك

رَوَاہُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کے تین بچے انتقال کر جائیں' وہ ثواب کی امید رکھے ہوئے ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا (راوی کا بیان ہے:) ہم نے عرض کیا: اگر بچے دو ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔

محمود بن لبید نامی راوی سے منقول ہے: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ لوگوں کے حوالے سے میرا خیال یہ ہے: اگر آپ عرض کرتے: اگر ایک بچہ ہو تو؟ آپ ضرور فرماتے: خواہ ایک بچہ ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میرا خیال بھی یہی ہے۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3048 - وَعَن قُرَّة بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رَجُلًا کَانَ یَاْتِی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہُ ابْن لَہٗ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تحبه قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أحبك اللّٰه كَمَا أحبه فَفَقدهُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل فَلان بن فَلان قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لابیه اَلا تحب اَن لَا تَأتی بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة اِلَّا وجدته ینتظرك فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَله خَاصَّة أم لكلنا قَالَ بل لكلكم

رَوَاہُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ بِاخْتِصَار قَول الرجل اَله خَاصَّة

اِلٰی آخِرہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ للنسائی قَالَ کَانَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا جلس جلس اِلَیْہِ نفر من اَصْحَابه فیهم رجل لَہٗ ابْن صَغِیْر یَاْتِیْہِ من خلف ظَهره فیقعده بَیْن یَدَیْہِ فَهَلَك فَامْتنعَ الرجل اَن یحضر الْحلقَة لذكر ابْنه

www.waseemziyai.com

فَفَقَدهُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لی لَا أری فلانا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بنیه الَّذِیْ رَاَیْته هلك فَلَقِیَهُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَن بنیه فَأخبرهُ اَنَّهُ هلك فَعزاهُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا فلان اَیّمَا کَانَ اَحَبَّ اِلَیْك اَن تتمتع بِهِ عمرك اَوْ لَا تَأتی اِلٰی بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة اِلَّا وجدته قد سَبَقَك اِلَیْهِ یَفْتَحهُ لَك

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ بل یسبقنی اِلٰی بَاب الْجَنَّة فیفتحها لَهو اَحَبَّ اِلَیّ قَالَ فَذَاك لَك

❀—حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ساتھ اس کا لڑکا بھی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس سے پیار کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرے' جس طرح میں اس سے پیار کرتا ہوں' ایک دفعہ آپ نے بچے کو غیر موجود پایا' آپ نے دریافت کیا: فلاں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا تو انتقال ہو چکا ہے۔ آپ نے اس کے باپ سے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جنت کے جس دروزہ پر جاؤ' وہاں اپنے بچے کو موجود پاؤ اور وہ تمہارا منتظر ہو؟ اس نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حکم میرے ساتھ مخصوص ہے' یا سب کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں' یہ حکم سب کے لیے ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار سے نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: کیا یہ اس کے ساتھ خاص ہے؟ یہاں سے لے کر تا آخر حصہ اس میں مذکور نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے' تو چند صحابہ کرام آپ کے پاس ہوتے تھے' ایک دفعہ ان میں سے ایک ایسا آدمی موجود تھا جس کے پاس کم سن بچہ بھی تھا' وہ پشت کی طرف سے ان کی طرف آتا تو وہ اسے اپنے سامنے بٹھا لیتے تھے' وہ بچہ انتقال کر گیا' صدمہ کی وجہ سے وہ آدمی چند ایام تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا' آپ نے اس کی غیر حاضری محسوس کی' تو دریافت کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ فلاں شخص مجھے نظر نہیں آ رہا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ان کے جس بچہ کو دیکھا تھا' وہ انتقال کر گیا ہے' ملاقات ہونے پر آپ نے اس سے اس کے بچہ کے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے عرض کیا: اس کا انتقال ہو گیا ہے آپ نے اس سے تعزیت کی' پھر اس سے آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم ان دو امور میں سے کس کو پسند کرو گے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ بچے کی عمر طویل ہوتی' تم اس سے نفع حاصل کرتے' یا پھر یہ بات ہے کہ تم جنت کے جس دروازے پر جاؤ' تو اسے اپنا منتظر پاؤ' ہر دروازے میں اسے موجود پاؤ' وہ اپنے ہاتھ سے تمہارے لیے دروازہ کھولے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس بات کو پسند کروں گا کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر موجود ہو' اپنے ہاتھ سے میرے لیے دروازہ کھولے' آپ نے فرمایا: پھر تمہیں چیز میسر ہو گی۔

3049 - وَعَن مَعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمین یتوفی لَهما ثَلَاثَة من الْوَلَد اِلَّا أدخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِیَّاهُم قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ اثْنَان قَالَ اَوْ اثْنَان

قَالُوْا اَوْ وَاحِد ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهِ اِن السقط لیجر أمه بسرره اِلَی الْجَنَّة اِذا احتسبته رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن اَوْ قریب من الْحسن

www.waseemziyai.com

السرر بسین مُهْمِلَة وَرَاء مكررة محركا هُوَ مَا تقطعه الْقَابِلَة وَمَا بَقِي بعد الْقطع فَهُوَ السُّرَّة

❀—حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن دو مسلمانوں (زوجین) کے تین بچے انتقال کر جائیں' اللہ تعالیٰ ان بچوں پر رحمت وفضل کے سبب ان (زوجین) کو جنت میں داخل کرے گا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر بچے دو ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: خواہ بچے دو ہوں' صحابہ نے عرض کیا: اگر ایک ہو تو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' مردہ حالت میں پیدا ہونے والا بچہ اپنی نال سے اپنی ماں کو کھینچ کر جنت کی جانب لے جائے گا بشرطیکہ ماں کی امید ثواب کی ہو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کی سند حسن ہے' یا حسن کے قریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''سرر'' یہ تو مولود کے جسم کا وہ حصہ ہے' جس کو دائی کاٹ کر ضائع کر دیتی ہے' اس کے بعد جو چیز محفوظ رہتی ہے اسے ناف کہا جاتا ہے۔

3050 - وَعَنْ اَبِیْ سلمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ راعی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بخ بخ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ لخمس مَا أثقلهن فِي الْمِيْزَان سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْولد الصَّالح يتوفى للمرء الْمُسْلِم فيحتسبه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ ثَوْبَان وَحسن اِسْنَاده وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ سفينة وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَتقدم

❀—حضرت ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے تھے' سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بہت اچھا' بہت اچھا' آپ اپنے دست اقدس سے پانچ امور کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ کلمات میزان میں بھاری ہوں گے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ان چار کلمات کے ساتھ پانچویں چیز ہے) وہ نیک اولاد جو انتقال کر جائے جبکہ وہ (باپ) اس پر ثواب کی امید رکھے ہوئے ہو۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3051 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ لَهٗ فرطان من أمتِيْ أدخلهُ اللّٰه بهما الْجَنَّة فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَة فَمَنْ كَانَ لَهٗ فرط فَقَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فرط يَا موفقة قَالَتْ فَمَنْ لم يكن لَهٗ فرط من أمتك قَالَ فَاَنا فرط أمتِيْ لن يصابوا بمثلي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

www.waseemziyai.com

الفرط بِفَتْح الْفَاء وَالرَّاء هُوَ الَّذِی یدْرك من الْاَوْلَاد الذُّكُور وَالْإِنَاث وَجمعه أفراط

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے جس آدمی کے دو پیش رو ہوں (یعنی کم سن بچے وفات پا جائیں) اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ سے اسے (باپ کو) جنت میں داخل کرے گا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جس آدمی کا ایک پیش رو ہو تو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اے وہ عورت جسے توفیق دی گئی ہے' جس کا ایک پیش رو ہو (یعنی انتقال کرنے والا ایک بچہ ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی (پوری) امت کا پیش رو ہوں گا اور انہیں مجھ جیسا (شافع) میسر نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ (الفرط) میں 'ف' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے۔ اس کا مفہوم ہے: وہ آدمی جس کی بچی یا بچہ انتقال کر جائے' اس کی جمع ''افراط'' آتی ہے۔

3052 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قدم ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث كَانُوْا لَهُ حصنا حصينا مِنَ النَّار فَقَالَ اَبُوْ ذَر قدمت اثْنَيْنِ قَالَ واثنين قَالَ اَبِیْ بن كَعْب سيد الْقُرَّاء قدمت وَاحِدًا قَالَ وواحدا .رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے تین نابالغ بچے انتقال کر جائیں' وہ اس (باپ) کے لیے جہنم کے لیے مضبوط رکاوٹ بن جائیں گے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میرے دو بچوں کا انتقال ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: خواہ کسی کے دو بچے ہوں۔ قاریوں کے سردار حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ایک بچے کا انتقال ہوا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: خواہ ایک بچہ ہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3053 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مَاتَ ولد لعبد قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته قبضتم ولد عَبدِی فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قبضتم ثَمَرَة فُؤَاده فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبدِی فَيَقُوْلُوْنَ حمدك واسترجع فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لعبدی بَيْتا فِی الْجَنَّة وسموه بَيت الْحَمد

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کا بچہ انتقال کر جائے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: کیا تم لوگوں نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں: ہاں! رب العالمین فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے چین کو چھین لیا ہے؟ فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں: ہاں! اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے' پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی ہے' اور پڑھا ہے:

www.waseemziyai.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پھر اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے: تم میرے بندے کے لیے جنت میں گھر تعمیر کردو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ اِفْسَادِ الْمَرْاَۃِ عَلٰی زَوْجِھَا وَالْعَبْدِ عَلٰی سَیِّدِہٖ

باب: بیوی کا اپنے شوہر اور غلام کا اپنے آقا کے لیے خرابی پیدا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3054 - عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ منا من حلف بالأمانة وَمَنْ خبب علی امرىء زَوجته اَوْ مَمْلُوکه فَلَیْسَ منا

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَاللَّفْظ لَہٗ وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

خبب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدید الْبَاء الْمُوَحدَة الْاَوَّلی مَعْنَاہُ خدع وأفسد

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے' جو امانت کے حوالے سے قسم اٹھائے۔ جو آدمی دوسرے کی بیوی' اس اس کے غلام کے بارے میں غلط فہمی پیدا کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بزار اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''حبب'' میں 'خ' پر زبر ہے' پھر 'ب' پر تشدید ہے' اور اس سے مراد ہے: دھوکہ اور خرابی۔

3055 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منا من خبب امْرَاَۃ علی زَوجهَا اَوْ عبدا علی سَیّده

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَھٰذَا اَحَد اَلْفَاظه وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظُہٗ من خبب عبدا علی اَھله فَلَیْسَ منا وَمَنْ أفسد امْرَاَۃ علی زَوجهَا فَلَیْسَ منا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر والأوسط بِنَحْوِہٖ من حَدِیْثِ ابْن عمر وَرَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس ورواۃ اَبِیْ یعلی کلھم ثِقَات

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے' جو کسی خاتون اور اس کے شوہر' یا کسی غلام اور اس کے آقا کے درمیان غلط فہمی پیدا کرے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ابن حبان

www.waseemziyai.com

رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی غلام اور اس کے آقا کے بارے میں خرابی پیدا کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، جو آدمی کسی خاتون کو اس کے خاوند کے بارے میں خرابی کی صورت پیدا کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے، اور اس کی مثل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: امام ابویعلیٰ اور طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3056 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اِبْلِیس یضع عَرْشہ علی المَاء ثُمَّ یبْعَث سراياه فأدناهم مِنْهُ منزلَة أعظمهم فتْنَة یَجِیْء أحدهم فَیَقُوْلُ فعلت کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ مَا صنعت شَیْئًا ثُمَّ یَجِیْء أحدهم فَیَقُوْلُ مَا ترکته حَتّٰی فرقت بَیْنہ وَبَیْن امْرَاَتہ فیدنیه مِنْهُ وَیَقُوْلُ نَعَمْ اَنْت فیلتزمه

رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرِہ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: شیطان اپنا تخت پانی پہ بچھاتا ہے، وہ اپنی مہم پر جن لوگوں کو روانہ کرتا ہے ان میں درجہ بدرجہ سب لوگ ہوتے ہیں، اس کے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے، جو کسی آدمی کو بڑی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، ان میں سے کوئی واپس آکر کہتا ہے: میں نے یہ کام کیا ہے، تو ابلیس اسے کہتا ہے: تو نے کوئی اہم کام نہیں کیا، پھر کوئی آکر کہتا ہے: میں نے فلاں آدمی کو اس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ اس اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی ہے، یہ بات سن کر اسے اپنے قریب کرتا ہے، اور خوشی سے کہتا ہے: ہاں! تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، اور اسے اپنے ساتھ لپٹالیتا ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

تَرْهِيْبُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَسْاَلَ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ

باب: کسی اہم وجہ کے بغیر عورت کا اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3057 - عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا امْرَاَة سَالَت زَوجهَا طَلاقهَا من غیر مَا بَاْس فَحَرَام عَلَیْهَا رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْهَقِیّ فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ وَاِن المختلعات هن المنافقات وَمَا من امْرَاَة تسْاَل زَوجهَا الطَّلَاق من غیر بَاْس فتجد ریح الْجَنَّة اَوْ قَالَ رَائِحَة الْجنَّة

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو خاتون معقول وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، تو ایسی عورت جنت کی خوشبو سے محروم ہوگی۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: خلع حاصل کرنے والی خاتون منافق ہے' اور جو عورت کسی معقول وجہ کے غیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے' تو وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گی۔

3058 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغض الْحَلَال اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاق ۔رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرِہ

قَالَ الْخطابِیّ وَالْمَشْھُور فِیْہِ عَن محَارب بن دثار عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسل لم یذکر فِیْہِ ابْن عمر وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسند چیز طلاق ہے۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کے بارے میں یہ بات مشہور ہے: محارب بن دثار کی وساطت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت نقل کی گئی ہے' جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

تَرْھِیْبُ الْمَرْاَۃِ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَیْتِھَا مُتَعَطِّرَۃً مُتَزَیِّنَۃً

باب: عورت کا اپنے گھر سے خوشبو لگا کر اور مزین ہو کر نکلنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3059 - عَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کل عین زَانِیَۃ وَالْمَرْاَۃ اِذا استعطرت فمرت بِالْمَجْلِسِ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَرَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صحیحیھم وَلَفْظھمْ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیّمَا امْرَاَۃ استعطرت فمرت علی قوم لیجدوا رِیْحھَا فَھِیَ زَانِیَۃ و کل عین زَانِیَۃ

رَوَاہُ الْحَاکِم اَیْضًا وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوتی ہے' جب کوئی خاتون خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے' تو وہ بھی ایسی بن جاتی ہے''۔ اس سے مراد ہے: وہ بھی زانیہ ہو جاتی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت حسن صحیح ہے۔ امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

نے فرمایا: جو خاتون خوشبو لگا کر کچھ لوگوں کے قریب سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے استفادہ کریں' تو ایسی عورت زانیہ ہے' اور اس کی آنکھ بھی زانیہ ہوگی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3060 - وَعَن مُوسَى بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرت بِاَبِیْ هُرَيْرَةَ امْرَاَة وريحها تعصف فَقَالَ لَهَا اَيْنَ تريدين يَا أمة الْجَبَّار قَالَتْ اِلَى الْمَسْجِد

قَالَ وتطيبت قَالَتْ نعم

قَالَ فارجعي فاغتسلي فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يقبل اللّٰه من امْرَاَة صَلَاة خرجت اِلَى الْمَسْجِد وريحها تعصف حَتّٰى ترجع فتغتسل

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

قَالَ بَاب اِيجَاب الْغسْل على المطيبة لِلْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِد وَنفى قبُوْل صَلَاتهَا اِن صلت قبل اَن تَغْتَسِل اِن صَحَّ الْخَبَر

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات وَعَمْرو بن هَاشم الْبَيْرُوتِیْ ثِقَة وَفِيْه كَلَام لَا يضر وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من طَرِيْق عَاصِم بن عبيد اللّٰه الْعمرِیّ وَقد مَشاهُ بَعْضُهُمْ وَلَا يحْتَج بِهٖ وَاِنَّمَا أمرت بِالْغسْلِ لذهاب رائحتها وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک خاتون حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' اس کی خوشبو دور تک جا رہی تھی' آپ نے اس سے دریافت کیا: اے اللہ کی بندی! تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتی ہو؟ اس نے عرض کیا: مسجد میں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے خوشبو استعمال کی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور غسل کرو' اس لیے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ایسی خاتون کی نماز قبول نہیں کرتا' جو مسجد کی غرض سے نکلتی ہے' اس نے تیز خوشبو استعمال کی ہو' جو پھوٹ رہی ہو' حتیٰ کہ وہ واپس جا کر غسل نہیں کر لیتی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ''خوشبو استعمال کر کے مسجد کی طرف جانے والی خاتون پر غسل واجب ہو' اس کی نماز قبول نہ ہونے' بشرطیکہ اس نے غسل کرنے سے قبل نماز ادا کی ہو' حتیٰ کہ واپس جا کر وہ اسے دھو نہیں لیتی جبکہ یہ روایت مستند ہے''۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس حدیث کی سند متصل ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ عمرو بن ہاشم بیروتی نامی راوی ثقہ ہے' اس حوالے سے بحث باعث مضر نہیں ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے عاصم بن عبید اللہ عمری کے حوالے سے منقول ہے: بعض محدثین نے اس کی تائید بھی کی ہے' اس سے استدلال نہیں کیا۔ ایسی عورت کو غسل کرنے کا حکم دینے کی وجہ اس کی خوشبو کا زوال ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

3061 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَت بخورا فَلَا تشهدن مَعنا الْعشَاء

قَالَ اَبُوْ نقل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ لَا أَعْلَمُ اَحَدًا تَابع یزِیْد بن خصیفَة عَن بشر بن سعید علی قَوْلِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقد خَالفه یَعْقُوْب بن عبد اللّٰه بن الْاَشَج

رَوَاهُ عَن زَیْنَب الثقفیة ثُمَّ سَاق حَدِیْثِ بشر عَن زَیْنَب من طرق بِهٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس خاتون نے خوشبو استعمال کی ہو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس سے آخری نماز ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: میرے خیال کے مطابق کسی راوی نے بشر بن سعید سے یہ روایت نقل کرنے میں یزید بن خصیفہ کی پیروی نہیں کی' جو ان کے الفاظ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہو' مگر یعقوب بن عبداللہ بن اشجع سے اس کے برعکس منقول ہے۔ یہ روایت انہوں نے زینب ثقفیہ کی وساطت سے نقل کی ہے۔ بشر بن زید کی نقل شدہ روایت زینب نامی عورت سے اپنے طرق کے مطابق منقول ہے۔

3062 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِی الْمَسْجِد دخلت امْرَاَة من مزینة ترفل فِیْ زِیْنَة لَهَا فِی الْمَسْجِد فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس انهوا نساء كم عَن لبس الزِّینَة والتبختر فِی الْمَسْجِد فَاِن بنی اِسْرَائِیْل لم یلعنوا حَتّٰی لبس نِسَاؤُهُم الزِّینَة وتبختروا فِی الْمَسْجِد .

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم فِیْ كتاب الصَّلَاة جملَة اَحَادِیْث فِیْ صلاتهن فِیْ بُیُوْتهنَّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' مزینہ قبیلہ کی ایک خاتون مسجد میں داخل ہوئی' اس کی استعمال شدہ خوشبو سے دور تک خوشبو جا رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم اپنی عورتوں کو جاذب نظر لباس پہننے اور خوشبو استعمال کر کے مسجد میں آنے سے منع کرو' اس لیے بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی تھی جب تک ان کی خواتین نے زیب وزینت والا لباس اور خوشبو کا استعمال شروع نہیں کیا تھا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں یہ روایات مذکور ہو چکی ہیں' جو عورتوں کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے حوالے سے ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ اِفْشَاءِ السِّرِّ سِیَّمَا مَا کَانَ بَیْنَ الزَّوْجَیْنِ

باب: زوجین کے مابین راز کو افشا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3063 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن من شَرّ النَّاس عِنْد اللّٰہ منزلَة یَوْم الْقِیَامَة الرجل یُفْضِی اِلٰی امْرَاَته وتفضی اِلَیْہِ ثُمَّ ینشر اَحَدُھُمَا سر صَاحبه

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِن مـن أعظم الْاَمَانَة عِنْد اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة الرجل یُفْضِی اِلٰی امْرَاَته وتفضی اِلَیْہِ ثُمَّ ینشر سرھا

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرِھِمَا

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ برا وہ آدمی ہوگا' جو عورت (بیوی) کے پاس جائے اور عورت اس کے قریب آئے' پھر دونوں میں سے ایک دوسرے کے راز کا افشا کردے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن امانت میں بڑا خیانت کرنے والا وہ آدمی ہوگا' جو خاتون (بیوی) کے پاس جائے اور وہ عورت اس کے قریب آئے' پھر وہ اپنی بیوی کے راز کا اظہار کردے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3064 - وَعَـن اَسـمَـاء بـنـت یـزِیـد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا کَانَت عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالـرِّجَال وَالنِّسَاء قعُوْد عِنْدَہ فَقَالَ لَعَلَّ رَجُلًا یَقُوْلُ مَا فعل بِاَھْلہ وَلَعَلَّ امْرَاَة تخبر بِمَا فعلت مَعَ زَوجھَا فأرم الْـقَـوْم فَـقُـلْتُ اِی وَاللّٰہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُم لیفعلون وانھن لیفعلن قَالَ فَلَا تَفعلُوْا فَاِنَّمَا مثل ذٰلِكَ مثل شَیْطَان لَقِی شَیْطَانَة فغشیھا وَالنَّاس ینظرُوْنَ .رَوَاہُ اَحْمد من رِوَایَةِ شھر بن حَوْشَب

أرم الْقَوْم بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدید الْمِیْم اَی سکتوا وَقِیْلَ سکتوا من خوف وَنَحْوَہٗ

❀ — حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھیں' کچھ حضرات وخواتین بھی حاضر تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید ایسا ہوتا ہے کہ کوئی آدمی بیان کرتا ہے: اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا کیا ہے؟ ممکن ہے کہ بیوی بتادیتی ہو کہ اس نے اپنے شوہر سے کیا کیا ہے؟ لوگ بالکل خاموش رہے' میں نے عرض کیا: ہاں! قسم بخدا! یارسول اللہ! مرد حضرات ایسا کرتے ہیں اور خواتین بھی ایسا کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا مت کرو' اس لیے اس کی مثال یوں ہوسکتی ہے' جس طرح کوئی شیطان' اپنی مؤنث شیطان سے ملاقات کرتا ہے' اس سے جماع کرتا ہے' جبکہ لوگ اسے ملاحظہ کررہے ہوں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ارم القوم'' میں 'ا' پر زبر ہے' اور 'م' پر تشدید ہے۔ اس سے مراد ہے: لوگ خاموش رہے' ایک قول کے

www.waseemziyai.com

مطابق اس کا مفہوم ہے کہ لوگ خوف کی وجہ سے خاموش رہے۔

3065 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا عَسٰی اَحَدُکُمْ اَن یَخْلُو بِاَھْلِہ یغلق بَابا ثُمَّ یُرْخِی سترا ثُمَّ یقْضِی حَاجته ثُمَّ اِذا خرج حدث اَصْحَابہ بِذٰلِكَ اَلا عَسٰی اِحداکن اَن تغلق بَابھَا وترخی سترھَا فَاِذَا قَضَت حَاجَتھَا حدثت صواحبھا فَقَالَتْ امْرَاَۃ سفعاء الْخَدین وَاللّٰہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُنَّ لیفعلن وَاِنَّھُم لیفعلون قَالَ فَلَا تفعلُوْا فَاِنَّمَا مثل ذٰلِكَ مثل شَیْطَان لَقِی شَیْطَانَۃ علی قَارِعَۃ الطَّرِیْق فَقضی حَاجته مِنْھَا ثُمَّ انْصَرف وَترکھَا

رَوَاہُ الْبَزَّار وَلہ شَوَاھِد تقویہ وَھُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد مطولا بِنَحْوِہٖ من حَدِیْثِ شیخ من طفاوۃ وَلَمْ یسمہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: خبردار! بہت جلد ایسا ہوگا کہ کوئی آدمی اپنی بیوی سے بند مکان میں جماع کرے گا' وہ پردہ گرادے گا' اپنی خواہش کی تکمیل کرے گا' پھر وہ باہر جا کر اس سلسلہ میں اپنے دوستوں کو بتائے گا۔ خبردار! ایسا ہونا بھی ممکن ہے کہ خاتون دروازہ بند کرے گی' پردہ لٹکائے گی' اپنی خواہش کی تکمیل کے بعد وہ اس بارے میں اپنی سہیلیوں کو بتائے گی۔ ایک ایسی خاتون جس کے رخسار کمزور تھے' نے عرض کیا: قسم بخدا! یا رسول اللہ! خواتین ایسا کرتی ہیں اور مرد حضرات بھی ایسا کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا ہرگز نہ کرو' اس لیے اس کی مثال ایسے ابلیس کی ہے' جو شیطان مؤنث سے سرراہ ملاقات کرتا ہے' اپنی خواہش پوری کرتا ہے' اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر اپنی راہ لیتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے شواہد موجود ہیں' جو اس کی قوت کا باعث بنتے ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قدرے طویل اس کی مثل نقل کی ہے' جو ''طفاوہ'' سے تعلق رکھنے والے ایک معمر آدمی کی وساطت سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' مگر اس معمر آدمی کا نام ذکر نہیں کیا۔

3066 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السبَاع حرَام

قَالَ ابْن لَھِیعَۃ یَعْنِیْ بِہِ الَّذِیْ یفتخر بِالْجِمَاعِ

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلٰی وَالْبَیْھَقِیّ کلھم من طرق دراج عَنْ اَبِیْ الْھَیْثَم وَقد صححھا غیر وَاحِد

السبَاع بِکَسْر السِّین الْمُھْمِلَۃ بعْدھَا بَاء مُوَحدَۃ ھُوَ الْمَشْھُور وَقِیْلَ بالشین الْمُعْجَمَۃ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سباع حرام ہے۔

ابن لہیعہ کا بیان ہے: اس کا مطالب ہے: جماع کرنے پر اظہار فخر کرنا۔ امام احمد' امام ابویعلی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب نے یہ روایت ابوالہیثم کے حوالے سے بیان کی ہے' اور بعض لوگوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''السباع'' میں 'س' کے نیچے زیر ہے' پھر 'ب' ہے۔ ایک قول کے مطابق اس میں 'ش' ہے۔

www.waseemziyai.com

3067 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمجْلس بالأمانة اِلَّا ثَلَاث مجَالِس سفك دم حرَام اَوْ فرج حرَام اَوْ اقتطاع مَال بِغَیْر حق

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَایَةِ ابْن أخی جَابر بن عبد اللّٰه وَهُوَ مَجْهُوْل وَفِیْه اَیْضًا عبد اللّٰه بن نَافِع الصَّائِغ روی لَهٗ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَفِیْه کَلَام

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: مجلس امانت ہوتی ہے' تاہم تین مجالس کا حکم مختلف ہے' جو ناجائز خون بہانے کے بارے میں ہو' یا شرمگاہ کو حرام طریقہ سے استعمال کرنے کے لیے ہو اور یا ناجائز طریقہ سے دولت حاصل کرنے کے لیے ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کی وساطت سے نقل کی ہے' وہ ایک غیر معروف ہے' اور اس میں عبداللہ بن نافع صائغ نامی راوی بھی موجود ہے۔

امام مسلم وغیرہ محدثین رحمہم اللہ تعالیم نے ان کی وساطت سے روایات بیان کی ہیں اور اس میں بحث کی گنجائش موجود ہے۔

3067/A - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا حدث رجل رَجُلًا بِحَدِیْثٍ ثُمَّ الْتفت فَهُوَ اَمَانَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِیْثُ ابْن اَبِیْ ذِئْب

قَالَ الْحَافِظِ ابْن عَطَاءِ الْمدنِیْ وَلَا یمْنَع من تَحْسِیْن الْاِسْنَاد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی دوسرے سے بات کرتا ہے' پھر وہ روانہ ہو جاتا ہے' تو یہ گفتگو امانت ہوتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' جسے ہم صرف ابوذئب کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابن عطاء مدنی اور ان کی سند کو حسن قرار دینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّیْنَةِ

لباس اورزینت کے احکام ومسائل

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ لُبْسِ الْاَبْیَضِ مِنَ الثِّیَابِ

باب: سفید لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3068 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البسوا من ثیابکم الْبیَاض فَاِنَّهَا من خیر ثیابکم و کفنوا فِیْهَا مَوْتَاکُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم سفید کپڑے زیب تن کرو! اس لیے یہ تمہارے لے سب سے بہتر کپڑے ہیں اور انہی میں تم اپنے مردوں کو کفن دو۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

3069 - وَعَن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ البسوا الْبیَاض فَاِنَّهَا أطهر وَأطیب و کفنوا فِیْهَا مَوْتَاکُم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سفید لباس زیب تن کرو! اس لیے یہ پاک وصاف اور پاکیزہ ہے' اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی' امام ترمذی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3070 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أحسن مَا زرتم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِیْ قبورکم ومساجدکم الْبیَاض

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر لباس وہ ہے' جس میں تم قبروں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہو اور مساجد (میں بھی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوتے ہو) وہ سفید لباس ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْقَمِیْصِ وَالتَّرْهِیْبُ مِنْ طُوْلِهٖ وَطُوْلِ غَیْرِهٖ مِمَّا یَلْبَسُ وَجَرِّهٖ خُیَلَاءَ وَاِسْبَالِهٖ فِی الصَّلَاةِ وَغَیْرِهَا

باب: قمیص استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز قمیص کو طویل رکھنے' دوسرے لباس کی طرح اسے تکبر کے طور پر زیب تن کرنے اور اسے لٹکانے یا حالت نماز میں' یا اس کی غیر حالت میں کپڑا لٹکانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3071 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِیص

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن مَاجَه

وَلَفْظُهٗ وَهُوَ رِوَایَةٌ لِاَبِیْ دَاوٗد لم یكن ثوب اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الْقَمِیص

❀—حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں زیادہ پسندیدہ لباس قمیص تھا۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قمیص سے زیادہ بہتر کوئی لباس نہیں تھا۔

3072 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَل من الْكَعْبَیْنِ من الْاِزَار فَفِی النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَایَةِ النَّسَائِیّ اِزرة الْمُؤْمِن اِلٰی عضلة سَاقه ثُمَّ اِلٰی نصف سَاقه ثُمَّ اِلٰی كَعبه وَمَا تَحت الْكَعْبَیْنِ من الْاِزَار فَفِی النَّار

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تہبند کا جو حصہ ٹخنوں کے نیچے ہوگا' وہ جہنم میں ہوگا۔

امام بخاری اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: مسلمان کا

www.waseemziyai.com

تہبند اس کی پنڈلی کے پٹھے تک ہوگا' یا پھر اس کی نصف پنڈلی تک ہوگا' یا ٹخنے تک ہوگا' جو اس کے نیچے ہوگا' وہ جہنم میں ہوگا۔

3073 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِزَارِ فَهُوَ فِی الْقَمِيصِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ تہبند کے بارے میں فرمایا ہے' وہی حکم قمیص کا بھی ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3074 - وَعَنِ الْعَلَاءِ بن عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلت اَبَا سعيد عَنِ الْاِزَارِ فَقَالَ على الْخَبِيْرِ بِهَا سَقَطت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أزرة الْمُؤْمِنِ اِلٰى نصف السَّاق وَلَا حرج اَوْ قَالَ لَا جنَاح عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنه وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ اَسْفَل من ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّار وَمَنْ جر اِزَاره بطرا لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے تہبند کے بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے جواب میں فرمایا: تم نے واقف آدمی سے سوال کیا ہے' اس سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوگا' تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس میں کوئی گناہ نہیں ہے' جو نصف سے ٹخنوں تک ہوگا' اور جو اس سے نیچے والے حصہ میں ہوگا' وہ جہنم میں ہوگا۔ جو آدمی تکبر کے لیے تہبند لٹکاتا ہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3075 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حميد كَاَنَّهُ يَعْنِی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِزَارِ اِلٰى نصف السَّاق فشق عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَوْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا خير فِيْمَا فِیْ اَسْفَل من ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (اس مقام پر حمید نامی راوی نے کہا: شاید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تہبند نصف پنڈلی تک ہوگا' لوگوں نے یہ بات گراں محسوس کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تہبند) یا ٹخنوں تک ہوگا مگر اس سے نیچے میں بھلائی نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3076 - وَعَن زيد بن أسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دخلت على النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

وَعلى اِزَار يتقعقع فَقَالَ من هٰذَا فَقُلْتُ عبد اللّٰه بن عمر قَالَ اِن كنت عبد اللّٰه فارفع اِزارك فَرفعت اِزَارِی اِلٰی نصف السَّاقَيْن فَلَمْ تزل أزرته حَتّٰی مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ — زید بن اسلم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت میرے جسم پر تہبند تھا' جو لٹک رہا تھا' آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا' میں عبداللہ بن عمر ہوں' آپ نے فرمایا: اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کے بندے ہو' تو اپنا تہبند اوپر رکھا کرو' میں نے اسی وقت اپنا تہبند پنڈلی تک بلند کرلیا۔

(راوی کا بیان ہے:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تاحیات اپنا تہبند پنڈلی تک بلند رکھا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3077 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يكلمهم اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَة وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيْم

قَالَ فقرأها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات

قَالَ اَبُوْ ذَر خابوا وخسروا من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المسبل والمنان والمنفق سلْعَته بِالْحلف الْكَاذِب

وَفِیْ رِوَايَة المسبل اِزَاره

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

المسبل هُوَ الَّذِیْ يطول ثَوْبه ويرسله اِلَی الْاَرْض كَاَنَّهُ يفعل ذٰلِكَ تجبرا واختيالا

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ہیں' جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گفتگو نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا' ان کو پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے شدید عذاب ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار بیان کی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسے لوگ خوار ہوں گے اور نقصان کا شکار ہوں گے' ایسے کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہبند لٹکانے والا' احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اپنا تہبند لٹکانے والا۔

امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مسبل'' سے مراد ایسا آدمی ہے' جو اپنے کپڑے کو لمبا رکھتا ہے' زمین کی طرف اسے چھوڑ دیتا ہے' وہ تکبر' غرور اور اظہار فخر کے طور پر ایسا کرتا ہے۔

3078 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الاسبال فِی الْاِزَار

www.waseemziyai.com

والقميص والعمامة من جر شَيْئًا خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ من رِوَايَةِ عبد الْعَزِيز بن اَبِيْ رواد وَالْجُمْهُور على توثيقه

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تہبند' قمیص اور یا عمامہ کو لٹکانا' جو آدمی کسی بھی چیز کو تکبر کی نیت سے لٹکائے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمر بن عبدالعزیز ابورواد کے حوالے سے نقل کی ہے' اور جمہور محدثین اسے ثقہ قرار دیتے ہیں۔

3079 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينظر اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة اِلٰى من جر ثَوْبه خُيَلَاء

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا' جو اپنا کپڑا تکبر کی بناء پر لٹکاتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3080 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينظر اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة اِلٰى من جر اِزَاره بطرا

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه اِلَّا اَنَّهُ قَالَ من جر ثَوْبه من الْخُيَلَاء

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو اپنا تہبند تکبر کے سبب لٹکاتا ہے۔

امام مالک' امام بخاری اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی اپنے کپڑے کو تکبر کی غرض سے لٹکاتا ہوگا۔

3081 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصّدِيق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اِزَارِي يسترخي اِلَّا اَن أتعاهده فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لست مِمَّن يَفْعَله خُيَلَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ

وَلَفظ مُسْلِم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأذني هَاتين يَقُوْلُ من جر اِزَاره لَا يُرِيد بذٰلِكَ اِلَّا المخيلة فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا ينظر اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

الْخُيَلَاء بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَكسرهَا اَيْضًا وبفتح الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت ممدودا هُوَ الْكبر وَالْعجب

www.waseemziyai.com

والمخيلة بِفَتْح الْمِيم وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة من الاختيال وَهُوَ الْكبر واستحقار النَّاس

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی تکبر سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا تہبند (غیر ارادی طور پر) لٹک جاتا ہے' اس سے صرف پوری توجہ کرنے سے بچا جا سکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو' جو بطور تکبر ایسا کرتے ہیں۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم کی منقول روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: میں نے اپنے دونوں کانوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنا تہبند لٹکائے گا' اس کا مقصد اظہار فخر ہوگا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''خیلاء'' میں 'خ' پر پیش ہے' اس کے نیچے زیر بھی پڑھی گئی ہے' اور 'ی' پر زبر ہے' پھر 'ا' ممدودہ ہے' اور اس سے مراد تکبر وفخر ہے۔ لفظ ''المخیلۃ'' میں 'م' پر زبر ہے' جبکہ 'خ' کے نیچے زیر ہے' اور یہ لفظ ''اختیال'' سے بنایا گیا ہے۔ اس سے مراد تکبر وفخر کرنا اور دوسرے لوگوں کو معمولی وحقیر تصور کرنا ہے۔

3082 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ بحجزة سُفْيَان بن اَبِيْ سهل فَقَالَ يَا سُفْيَان لَا تسبل إِزارك فَإِن اللَّه لَا يحب المسبلين

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِيْ اِنْ شَاءَ اللَّه تَعَالٰى فِيْ طلاقة الْوَجْه حَدِيْثٌ اَبِيْ جرى الْهُجَيْمِي وَفِيْه وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهُ من المخيلة وَلَا يُحِبهَا اللَّه

❀ — حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے حضرت سفیان بن ابی سہل رضی اللہ عنہ کے تہبند کے دامن کو پکڑا' پھر فرمایا: اے سفیان! تم اپنا تہبند مت لٹکاؤ' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تہبند لٹکانے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: خندہ پیشانی سے متعلق باب میں ابوجری ہجیمی سے منقول روایت کے طور پر بھی یہ آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: تم اپنا تہبند لٹکانے سے پرہیز کرو' اس لیے یہ تکبر کی علامت ہے' اور اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے۔

3083 - وَعَن هبيب بن مُغفل بِضَم الْمِيم وسكون المعجمة وَكسر الْفَاء رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّهُ رأى مُحَمَّدًا الْقرشِي قَامَ فجر اِزَاره فَقَالَ هبيب سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من وَطئه خُيَلَاء وَطئه فِي

www.waseemziyai.com

النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلٰى وَالطَّبَرَانِيّ

❀—حضرت وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے محمد قرشی کو کھڑے دیکھا' اس وقت ان کا تہبند لٹکا ہوا تھا' حضرت وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی تکبر کی وجہ سے تہبند کو زمین پر لٹکاتا ہے' وہ آگ (جہنم) میں داخل ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3084 - وَرُوِیَ عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقبل رجل من قُرَيْش يخْطر فِي حلَّة لَهُ فَلَمَّا قَامَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُرَيْدَة هٰذَا لَا يُقيم اللّٰه لَهُ يَوْم الْقِيَامَة وزنا

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀—حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' اس موقع پر قریش سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی آیا' اس نے حلہ زیب تن کیا ہوا تھا' پھر وہ اسی حالت میں چلتا بھی تھا' جب وہ آپ کی مجلس سے اٹھا' تو آپ نے فرمایا: اے بریدہ! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے کوئی قائم نہیں کرے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3085 - وَرُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسْلِمين اتَّقوا اللّٰهو صلوا اَرْحَامكُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب أسْرع من صلَة الرَّحِم

وَاِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَاِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوْبَة أسْرع من عُقُوْبَة بغي

وَاِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَاِن ريح الْجَنَّة يُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار اِزَاره خُيَلَاء اِنَّمَا الْكِبْرِيَاء للّٰه رب الْعَالمين الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت ایک مجلس کی شکل میں جمع تھے' آپ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کا طریقہ اپناؤ' اس لیے اس سے زیادہ جلدی کسی نیکی کا ثواب نہیں ملتا' تم سرکشی سے احتراز کرو' اس لیے کسی بھی نافرمانی کی سزا اس سے جلدی نہیں ملتی' تم والدین کی نافرمانی سے پرہیز کرو' اس لیے جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی' قسم بخدا! والدین کا

www.waseemziyai.com

نافرمان' یا رشتہ داری کے حقوق پامال کرنے والا' بوڑھا زانی اور تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند لٹکانے والا' اس کی خوشبو کو بھی نہیں پا سکے گا۔ اس لیے کبریائی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے..... الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3086 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَاِن كَانَ على اللّٰه كَرِيْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ عَلِیّ بْنِ يزِيْدٍ الْاَلْهَانِی

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جو آدمی تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکاتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا مقرب ہی کیوں نہ ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن یزید الہانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3087 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لی هٰذِهِ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَللّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شعر غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيْهَا اِلٰی مُشْرك وَلَا اِلٰی مُشَاحِن وَلَا اِلٰی قَاطع رحم وَلَا اِلٰی عَاق لوَالِديهِ وَلَا اِلٰی مدمن خمر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: جبرئیل میرے ہاں آئے' انہوں نے کہا: یہ ''شب برأت'' ہے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس رات میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' جو بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر ہوتے ہیں' مگر اس رات میں اللہ تعالیٰ مشرک' بلاوجہ ناراضگی رکھنے والے' قرابت داری کے حقوق پامال کرنے والے' والدین کے نافرمان اور شراب نوشی کے عادی کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3088 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أسبل اِزَاره فِیْ صَلَاته خُيَلَاء فَلَيْسَ من اللّٰه فِیْ حل وَلَا حرَام

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ وَرَوَاهُ جمَاعَة مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی حالت نماز میں تکبر کی وجہ سے تہبند لٹکائے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کسی حلال میں ہوگا اور نہ کسی حرام میں (گویا اس کی بالکل کوئی حیثیت نہیں ہوگی)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: ایک جماعت نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

www.waseemziyai.com

عنہ سے بطور ''موقوف'' نقل کیا ہے۔

3089 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رجل یُصَلِّی مسبلا اِزَارہ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأ فَذهب فَتَوَضَّأ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اذْهَبْ فَتَوَضَّأ فَقَالَ لَهٗ رجل آخر یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَمرته اَن یتَوَضَّأ ثُمَّ سكت عَنهُ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ یُصَلِّی وَهُوَ مُسبل اِزَارہ وَاِن اللّٰه لَا یقبل صَلَاة رجل مُسبل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاَبُوْ جَعْفَر الْمدنِیّ اِن كَانَ مُحَمَّد بن عَلیّ بن الْحُسَیْن فروایته عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مُرْسلَة وَاِن كَانَ غَیْرُهٗ فَلَا أعرفهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ایک آدمی اپنا تہبند لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم جاؤ وضو کرو! اس نے حسب حکم وضو کیا' پھر وہ حاضر خدمت ہوا' آپ نے پھر اس سے فرمایا: تم جاؤ وضو کرو! ایک صحابی نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ اسے دوبارہ وضو کا حکم دے رہے ہیں؟ تھوڑی خاموشی کے بعد آپ نے جواب میں فرمایا: یہ آدمی اپنا تہبند لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اگر ابوجعفر مدنی سے مراد امام محمد بن علی بن حسین ہو' تو ان کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کو ''مرسل'' قرار دینا درست ہوگا' اگر اس سے مراد کوئی اور شخصیت ہو' تو اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ كَلِمَاتٍ یَقُوْلُهُنَّ مِنْ لَّبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا

باب: نیا لباس زیب تن کرنے کے بعد پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات

3090 - عَن مَعَاذِ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أكل طَعَاما فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعمنِیْ هٰذَا ورزقنیه من غیر حول منی وَلَا قُوَّة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ لبس ثوبا جَدِیْدا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كسانی هٰذَا ورزقنیه من غیر حول منی وَلَا قُوَّة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاكِم وَلَمْ یقل وَمَا تَاَخّر

وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وروی التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة شطره الْاَوَّل وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم رَوَاهُ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَة من طَرِیْق عبد الرَّحِیْم اَبِیْ مَرْحُوم عَن سهل بن مَعَاذ عَنْ اَبِیْهِ وَعبد الرَّحِیْم وَسَهل یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِمَا

❀ — حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کھانا کھانے کے بعد

www.waseemziyai.com

یہ کلمات پڑھے گا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے مجھے کھانے کے لیے یہ دیا ہے' میری ذاتی صلاحیت وقوت کے بغیر یہ رزق عنایت کیا ہے۔

اس آدمی کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ جو آدمی نیا لباس زیب تن کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے گا:

ہر کسی کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے مجھے پہننے کے لیے عنایت فرمایا ہے' میری ذاتی صلاحیت اور قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عنایت کیا' اس کے گزشتہ اور آئندہ سب گناہوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کی منقول روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلا ٹکڑا نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان چاروں اصحاب نے یہ عبدالرحیم رحمہ اللہ تعالیٰ' سہل بن معاذ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ عبدالرحیم اور سہل بن معاذ راویوں کے بارے میں گفتگو آگے چل کر آئے گی۔

3091 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لبس عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثوبا جَدِیْدا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كسانی مَا أوارِی بِهِ عورتی وأتجمل بِهِ فِیْ حَیاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لبس ثوبا جَدِیْدا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كسانی مَا أوارِی بِهِ عورتی وأتجمل بِهِ فِیْ حَیاتِیْ ثُمَّ عمد اِلَى الثَّوْب الَّذِیْ أخلق فَتصدق بِهِ كَانَ فِیْ كنف اللّٰه وَفِیْ حفظ اللّٰه وَفِیْ ستر اللّٰه حَیا وَمَیتًا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَایَةِ أصبغ بن زید عَنْ اَبِیْ الْعَلَاء عَنهُ وَاَبُو الْعَلَاء مَجْهُوْل وَأصبغ یَاْتِیْ ذكره وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهِ من طَرِیْق عبید اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِیِّ بْنِ یزِیْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنهُ فَذكره وَقَالَ فِیْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لبس ثوبا اَحْسبهُ قَالَ جَدِیْدا فَقَالَ حِیْن یبلغ ترقوته مثل ذٰلِكَ ثُمَّ عمد اِلَى ثَوْبه الْخلق فَكَسَاهُ مِسْكِینا لم یزل فِیْ جوَار اللّٰه وَفِیْ ذمَّة اللّٰه وَفِیْ كنف اللّٰه حَیا وَمَیتًا مَا بَقِی من الثَّوْب سلك

زَاد فِیْ بعض روایاته قَالَ یس فَقُلْتُ لِعبید اللّٰه من اَی الثَّوْبَیْنِ قَالَ لَا اَدْرِی

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن کیا اور یہ کلمات پڑھے تھے: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے مجھے پہننے کے لیے وہ چیز عطا کی ہے' جس سے میں اپنی شرمگاہ کو چھپا لیتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت اختیار کرتا ہوں۔

انہوں نے بتایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی نیا لباس زیب تن کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے گا:

www.waseemziyai.com

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے مجھے پہننے کے لیے عنایت کیا' جس سے میں اپنی شرمگاہ چھپا لیتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت بناتا ہوں۔

پھر وہ اپنا پرانا کپڑا صدقہ کر دے' تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے' اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کے پردہ میں آجاتا ہے' زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب محدثین نے اسے ابوالعلاء کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی لباس زیب تن کرتا ہے (راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں) اور جب اس کی گردن تک پہنچ جائے (یعنی لباس پہننے کے دوران میں) تو وہ اپنا بوسیدہ لباس بطور صدقہ کسی مسکین کو پیش کر دے' تو ایسا آدمی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں رہے گا' اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہے گا' اپنی زندگی میں' وفات کے بعد بھی جب تک وہ کپڑا زیر استعمال رہے گا۔

بعض روایات میں یہ الفاظ منقول ہیں: یٰسین نامی راوی کا بیان ہے: میں نے عبیداللہ نامی راوی سے سوال کیا: دونوں کپڑوں سے کون سا کپڑا مراد ہے' نیا یا پرانا؟ انہوں نے جواب میں کہا: اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

3092 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أنعم الله على عبد نِعْمَةً فَعلم أَنَّهَا من الله إِلَّا كتب الله لَهُ شكرها قبل أَن يحمده عَلَيْهَا وَمَا أذْنب عبد ذَنبا فندم عَلَيْهِ إِلَّا كتب اللّٰه لَهُ مغْفرَة قبل أَن يَسْتَغْفِرهُ وَمَا اشْترى عبد ثوبا بِدِينَار أَوْ نصف دِينَار فلبسه فَحَمدَ الله عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا لم يبلغ رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يغْفر الله لَهُ

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم رُوَاته لَا أَعْلَمُ فيهم مجروحا كَذَا قَالَ

❀ — حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو نعمت عطا کرتا ہے' تو وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوئی ہے' اس پر حمد بیان کرنے سے پہلے' اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف سے شکر کو لکھ دیتا ہے۔ جب کوئی آدمی کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' پھر وہ اس پر پریشان ہوتا ہے' تو اس کے طلب مغفرت سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کا پروانہ لکھ دیتا ہے۔ جب کوئی آدمی ایک دینار یا نصف دینار کے بدلے لباس خریدتا ہے' پھر اسے زیب تن کرتا ہے' اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہے' اس لباس کو گھٹنوں تک پہننے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتا ہے۔

امام ابن ابودنیا اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس روایت کے جملہ راویوں کے مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے' انہوں نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ لُّبْسِ النِّسَاءِ الرَّقِيْقَ مِنَ الثِّيَابِ الَّتِيْ تَصِفُ الْبُشْرَةَ

باب: خواتین کا اتنا باریک لباس زیب تن کرنا' جس سے جسم نظر آتا ہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات

3093 - عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يكون فِيْ آخر أمتِيْ رجال يركبون على سرج كأشباه الرّحال ينزلون على اَبْوَاب الْمَسَاجِد نِسَاؤُهُم كاسيات عاريات على رؤوسهن كأسنمة البخت الْعِجَاف العنوهن فَإِنَّهُنَّ ملعونات لَو كَانَ وراء كم أمة من الْاُمَم خدمتهن نِسَاؤُكُمْ كَمَا خدمكم نسَاء الْاُمَم قبلكُمْ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے آخر میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے' وہ زمین پر اس طرح بیٹھیں گے' جس طرح وہ پالان ہو' وہ مسجد کے دروازوں پر پڑاؤ لگائیں گے' ان کی خواتین لباس زیب تن کرنے کے باوجود ننگی ہوں گی اور ان کے سر کمزور بختی اور اونٹوں کی کوہان کی مثل ہوں گے۔ تم ان پر لعنت کرو' اس لیے کہ وہ ملعون ہو گے' اگر تمہارے بعد مزید کوئی امت ہوتی' تو تمہاری خواتین اس طرح ان کی خدمت کرتیں' جس طرح پہلی عورتوں نے تمہاری خدمت کی تھی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3094 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنفان من اَهْلِ النَّارِ لم أرهما قوم مَعَهم سياط كأذناب الْبَقر يضْربُونَ بهَا النَّاس وَنسَاء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لَا يدخلن الْجَنَّة وَلَا يجدن رِيْحهَا وَإِن رِيْحهَا ليوجد من مسيرَة كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمی لوگ دو قسم کے ہوں گے جن کو میں نے نہیں دیکھا' وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں کی مثل کوڑے ہوں گے' وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے' وہ خواتین لباس زیب تن کرنے کے باوجود عریانی حالت میں دکھائی دیں گی' وہ مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی' ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مثل ہوں گے' ان میں میلان کی صفت موجود ہوگی' وہ جنت سے محروم رہیں گی' بلکہ اس کی خوشبو بھی حاصل نہیں کر سکیں گی' خواہ اس کی خوشبو بہت دور سے محسوس کی جا سکے گی۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3095 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن اَسمَاء بنت اَبِيْ بَكْرٍ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَاب رقاق فَاَعْرض عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا اَسمَاء اِن الْمَرْاَة اِذا بلغت الْمَحِيض لم يصلح اَن يرى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا

وَاَشَارَ اِلٰى وَجهه و كفيه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَقَالَ هٰذَا مُرْسل و خَالِد بْن دريك لم يدْرك عَائِشَة

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اس وقت انہوں نے باریک لباس زیب تن کیا ہوا تھا' آپ نے ان سے منہ پھیر لیا' فرمایا: اے اسماء! جو خاتون بالغ ہو جائے' تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے مگر اس حصہ کا حکم مختلف ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ انور اور دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان فرمائی تھی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت ''مرسل'' ہے' اس لیے خالد بن دریک نامی راوی کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ میسر نہیں آیا تھا۔

تَرْهِيْبُ الرِّجَالِ مِنْ لُّبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ وَجُلُوْسُهُمْ عَلَيْهِ وَالتَّحَلِّي بِالذَّهَبِ وَتَرْغِيْبُ النِّسَاءِ فِيْ تَرْكِهِمَا

باب: مرد حضرات کا ریشمی کپڑے زیب تن کرنے' ریشمی کپڑے پر بیٹھنے' یا سونا پہننے کے حوالے سے تربیبی روایات' نیز خواتین کا ان چیزوں کو ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3096 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلبسوا الْحَرِيْر فَاِنَّهُ من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

وَزَاد وَقَالَ ابْن الزبير من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يدْخل الْجنَّة

قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْر الْحج

❀—حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ریشم زیب تن نہ کرو' اس لیے جو آدمی دنیا میں ریشم پہنتا ہے' وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے زائد الفاظ نقل کیے ہیں: ابن زبیر کا بیان ہے: جو آدمی دنیا میں اسے زیب تن کرے گا' وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' ارشاد ربانی ہے: اور اس (جنت) میں ان لوگوں کا لباس ریشم کا ہوگا۔

www.waseemziyai.com

3097 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یلبس الْحَرِیْر من لَا خلاق لَهُ

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیّ فِیْ رِوَایَةٍ من لَا خلاق لَهُ فِی الْاٰخِرَة

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ریشم زیب تن کرتا ہے' اس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

امام بخاری' امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

3098 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِیْر فِی الدُّنْیَا لم یلْبسهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِن دخل الْجَنَّة لبسه اَهْلُ الْجَنَّة وَلَمْ یلْبسهُ

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی دنیا میں ریشم زیب تن کرتا ہے' اگر وہ جنت میں داخل ہوگا' تو دوسرے لوگ ریشم زیب تن کریں گے' مگر یہ ریشم زیب تن کرنے سے محروم رہے گا۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3099 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لبس الْحَرِیْر فِی الدُّنْیَا لم یلْبسهُ فِی الْاٰخِرَة

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3100 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخذ حَرِیْرًا فَجعله فِیْ یَمِیْنه وذهبا فَجعله فِیْ شِمَاله ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَیْن حرَام على ذُکُور أمتِی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ نے ریشم اپنے دائیں ہاتھ میں لیا تھا' پھر سونا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا اور فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3101 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِیْر فِی الدُّنْیَا لم یلْبسهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا لم یشْربهَا فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شرب فِیْ آنِیة الذَّهَب وَالْفِضَّة لم یشرب بهَا فِی الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ لِبَاس اَهْلِ الْجنَّة وشراب اَهْلِ الْجنَّة و آنیة اَهْلِ الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی دنیا میں ریشم زیب تن کرے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔ جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا' جو آدمی سونے یا چاندی کے برتن میں پیئے گا' وہ آخرت میں ان میں نہیں پی سکے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کا خاص لباس ہوگا' اہل جنت کے خاص مشروب ہوں گے اور اہل جنت کے خاص برتن ہوں گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3102 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أهدی لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فروج حَرِیر فلبسه ثُمَّ صلی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرف فَنَزَعَهُ نزعا شَدِیْدا کالکاره لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِی هٰذَا لِلْمُتقین

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

والفروج بِفَتْح الْفَاء وَتَشْدید الرَّاء وَضمّهَا وبالجیم هُوَ القباء الَّذِیْ شقّ من خَلفه

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ریشم کا تیار شدہ لباس' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا گیا' آپ نے وہ زیب تن کیا' آپ نے اس میں نماز ادا کی' نماز سے فراغت پر آپ نے اس لباس کو ناپسند کیا' پھر اسے اتار دیا اور فرمایا: اہل تقویٰ لوگوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الفروج'' میں 'ف' پر زبر ہے' اور 'ر' پر تشدید ہے' اور پیش بھی جبکہ اس کے بعد 'ج' ہے۔ اس سے مراد ''قبا'' ہے' جو پچھلی طرف سے کھلی ہوتی ہے۔

3103 - وَعَنْ اَبِیْ رقیة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت مسلمة بن مخلد وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یخْطب النَّاس یَقُوْلُ یَا اَیهَا النَّاس أما لکم فِی العصب والکتان مَا یغنیکم عَن الْحَرِیْر وَهٰذَا رجل یخبر عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُم یَا عقبَة فَقَامَ عقبَة بن عَامر وَاَنا أسمع فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من کذب عَلَیّ مُتَعَمدا فَلْیَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار وَأشْهد اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لبس الْحَرِیْر فِی الدُّنْیَا حرمه اَن یلْبسهُ فِی الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

العصب بِفَتْح الْعین وَسُکُون الصَّاد مهملتین هُوَ ضرب من البرود

www.waseemziyai.com

❀ — ابو رقیہ سے منقول ہے: میں نے مسلمہ بن مخلد کو لوگوں کو خطبہ دینے کے دوران بیان کرتے ہوئے: اے لوگو! کیا تمہارے پاس عصب اور کتان (کپڑوں کے نام) کی کوئی چیز نہیں ہے' جو تمہیں ریشم سے بے نیاز کر دے گی؟ پھر انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک روایت بیان کی ہے' اے عقبہ! تم کھڑے ہو جاؤ (راوی کا بیان ہے:) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' میں یہ سب کچھ سن رہا تھا' انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی عمداً میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے گا' وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی دنیا میں ریشم زیب تن کرے گا' اس کے لیے اس کا آخرت میں پہننا حرام ہوگا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العصب'' میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ص' ساکن ہے۔ اس سے مراد مخصوص قسم کا کپڑا ہے۔

3104 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نشرب فِيْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة وَاَن نَاْكُل فِيْهَا وَعَن لبس الْحَرِيْر والديباج وَاَن نجلس عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں میں پئیں' یا ان میں کوئی چیز کھائیں' ہم ریشم زیب تن کریں' یا ان پر بیٹھیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3105 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يستَمْتع بالحرير من يَرْجُو اَيَّام الله

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قصَّة

❀ — حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا آدمی ریشم سے استفادہ نہیں کرتا' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو یقینی سمجھتا ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس میں تفصیلاً واقعہ بیان کیا ہے۔

3106 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يلبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا من لَا يَرْجُو اَن يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ الْحسن فَمَا بَال اَقوام يبلغهم هٰذَا عَن نَبِيّهم فيجعلون حَرِيْرًا فِيْ ثِيَابهمْ وَبُيُوْتهمْ

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق مبارك بن فضَالة عَن الْحسن عَنْهُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا میں وہ

www.waseemziyai.com

آدمی زیب تن کرے گا' جس کو آخرت میں اس کے پہننے کی امید نہ ہو۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پہنچا ہے' پھر بھی اپنے لباس اور گھروں میں ریشم سے استفادہ کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مبارک بن فضالہ اور حسن بصری رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3107 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا استحلت اُمتِی خمسا فَعَلَيْهِمُ الدمار اِذا ظهر التلاعن وَشَرِبُوا الْخُمُور ولبسوا الْحَرِيْر وَاتَّخذُوا الْقَيْنَات وَاكْتفى الرِّجَال بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاء بِالنسَاء

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ عقيب حَدِيْثٍ ثُمَّ قَالَ اِسْنَاده وَاِسْنَاد مَا قبله غير قوى غير اَنَّهُ اِذا ضم بعضه اِلٰى بعض اَخذ قُوَّة

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت پانچ امور کو اپنے آپ پر حلال کر لے گی' تو ان پر بربادی لازم ہو جائے گی' ان میں لعنت عام ہو جائے گی' سرعام شراب نوشی اختیار کریں گے' ریشم زیب تن کریں گے' خواتین کے گانے سنیں گے' مرد حضرات مردوں کے ساتھ اور خواتین خواتین کے ساتھ کفایت کریں گی (گویا ہم جنسی کے عمل کا عام رواج ہوگا)

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' پھر یہ بیان کیا گیا ہے: اس روایت اور اس سے پہلی روایت کی سند قوی نہیں ہے' مگر ان دونوں کے ملنے سے تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

3108 - وَعَن صَفْوَان بن عبد اللّٰه بن صَفْوَان قَالَ اسْتَاْذن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ على ابْن عَامر وَتَحْته مرافق من حَرِيْر فَأمر بهَا فَرفعت فَدخل عَلَيْهِ وَهُوَ على مطرف من خَز فَقَالَ لَهُ اسْتَاْذَنت وتحتى مرافق من حَرِيْر فَأمرت بهَا فَرفعت فَقَالَ لَهُ نَعَمُ الرجل اَنْت يَا ابْن عَامر اِن لم تكن مِمَّن قَالَ اللّٰه اَذهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِیْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا الاحقاف 02 وَاللّٰهِ لِاَن أضطجع على جمر الغضا اَحَبَّ اِلَیّ اَن أضطجع عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

الْمرَافِق بِفَتْح الْمِيْم جمع مرفقة بِكَسْرِهَا وَفتح الْفَاء وَهِی شَیْءٍ يتكأ عَلَيْهِ شَبيه بالمخدة

❀ — صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے منقول ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن عامر کے پاس آنے کی اجازت طلب کی' ان کے پاس ریشم سے تیار شدہ تکیے تھے' انہوں نے ان کے بارے میں حکم دیا' جس پر انہیں اٹھا لیا گیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے یوں کہا: تم اچھے آدمی ہو اگر تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنی سہولیات دنیاوی زندگی میں حلال کر چکے ہو'' قسم بخدا! اگر میں جھاؤ کے درخت کے انگاروں پر لیٹ جاؤں' یہ میرے ہاں اس سے زیادہ پسند ہے کہ

www.waseemziyai.com

میں ریشم پر لیٹوں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المرافق'' میں 'م' پر زبر ہے' یہ لفظ ''مرفقۃ'' کی جمع ہے' جس میں 'م' کے نیچے زیر ہے' اور 'ف' پر زبر ہے' اس سے مراد ایسی چیز ہے' جس کے ساتھ ٹیک لگائی جاسکتی ہو مثلاً تکیہ وغیرہ۔

3109 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رأی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُبَّة مجیبة بحریر فَقَالَ طوق من نَار یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

مجیبة بِضَم الْمِیْم وَفتح الْجِیْم بعدهمَا یَاء مثناة تَحت مَفْتُوْحَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة اَی لَهَا جیب بِفَتْح الْجِیْم من حَرِیْر وَهُوَ الطوق

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ دیکھا' اس کا گریبان ریشم کا بنا ہوا تھا' تو آپ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ آگ سے تیار شدہ طوق ہوگا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''مجیبۃ'' میں 'م' پر پیش اور 'ج' پر زبر' اس کے بعد 'ی' ہے' پھر 'ب' ہے۔ اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کی جیب ہو' وہ ریشم سے بنائی گئی ہو اور یہی طوق کی صورت اختیار کر جائے گا۔

3110 - وَعَن جوَیْرِیة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لبس ثوب حَرِیْر فِی الدُّنْیَا ألبسهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَوْمًا اَوْ ثوبا مِنَ النَّار یَوْم الْقِیَامَة

وَفِیْ رِوَایَةٍ من لبس ثوب حَرِیْر فِی الدُّنْیَا ألبسهُ اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة ثوب مذلة مِنَ النَّار اَوْ ثوبا مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَفِیْ اِسْنَاده جَابر الْجعْفِیّ

وَرَوَاهُ الْبَزَّار عَنْ حُذَیْفَة مَوْقُوْفًا من لبس ثوب حَرِیْر ألبسهُ اللّٰه یَوْمًا من نَار لَیْسَ من أیامکم وَلٰکِن من اَیَّام اللّٰه الطوَال

❀ — حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشم زیب تن کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایک پورا دن (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آگ سے تیار شدہ ایک کپڑا پہنائے گا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے سلسلہ سند میں جابر جعفی نامی راوی موجود ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بطور ''موقوف'' نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو آدمی ریشم زیب تن کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ سے تیار شدہ لباس پہنائے گا' وہ دن تمہارے دنوں کے مطابق نہیں ہوگا'

www.waseemziyai.com

بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے طویل دنوں کے مطابق ہوگا۔

3111 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یلبس حَرِیْرًا وَلَا ذَهَبا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ ریشم اور سونا استعمال نہ کرے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3112 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ من اُمتِیْ وَهُوَ یشرب الْخمر حرم اللّٰه عَلَیْهِ شربهَا فِی الْجَنَّة وَمَنْ مَاتَ من اُمتِیْ وَهُوَ یتحلی بِالذَّهَب حرم اللّٰه عَلَیْهِ لِبَاسه فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میری امت کا جو آدمی اس حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ شراب نوشی کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں شراب پینا حرام فرما دے گا۔ میری امت کا جو آدمی ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ سونا استعمال کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا لباس حرام قرار دیدے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3113 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رأی خَاتمًا من ذهب فِیْ یَد رجل فَنَزَعَهُ وَطَرحه وَقَالَ یعمد اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَة من نَار فیطرحها فِیْ یَده فَقیل للرجل بَعْدَمَا ذهب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذ خاتمك انْتفع بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰه لَا آخذه وَقد طَرحه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے سے تیار شدہ انگوٹھی دیکھی' تو آپ نے اسے اتار کر ایک جانب رکھ دیا' پھر فرمایا: تم میں سے ایک آدمی آگ کے انگارے کی طرف بڑھتا ہے' اس لیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ میں لے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس آدمی سے کہا گیا: اب تم اپنی انگوٹھی لو اور اس سے استفادہ کرو (گویا اسے فروخت کر کے اس کی رقم اپنے استعمال میں لاؤ) اس نے جواب میں کہا: نہیں' قسم بخدا! جس انگوٹھی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتارا ہو' میں اسے نہیں لوں گا۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3114 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رَجُلًا قدم من نَجْرَان اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتم من ذھب فَاَعْرض عَنہُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّك جئتنی وَفِیْ یدك جَمْرَة من نَار

رَوَاہُ النَّسَائِیّ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: نجران سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اس وقت سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا' پھر فرمایا: تم اس حالت میں میرے پاس آئے ہو کہ تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ موجود ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3115 - وَعَن خَلِیفَة بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت ابْن الزبیر یخْطب وَیَقُوْلُ لَا تلبسوا نساء کم الْحَرِیْر فَاِنِّیْ سَمِعت عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تلبسوا الْحَرِیْر فَاِنَّہُ من لبسہ فِی الدُّنْیَا لم یلْبسہُ فِی الْاٰخِرَة

رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ

وَزَاد فِیْ رِوَایَةٍ وَّمن لم یلْبسہُ فِی الْاٰخِرَةِ لم یدْخل الْجنَّة

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ الْحج

❀ — خلیفہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبہ کے دوران فرماتے ہوئے سنا: تم اپنی خواتین کو زیب تن کرنے کے لیے ریشمی لباس مت فراہم کرو' اس لیے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ریشمی لباس پہننے سے پرہیز کرو' اس لیے جو آدمی اسے دنیا میں زیب تن کرے گا' وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: جو آدمی آخرت میں اسے (ریشم) نہیں پہن سکے گا' وہ جنت میں بھی داخل نہیں ہوگا' اس لیے ارشاد ربانی ہے: جنت میں اہل جنت کا لباس ریشم کا ہوگا۔

3116 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یمْنَع اَھْلِ الْحِلْیَة وَالْحَرِیْر وَیَقُوْلُ اِن کُنْتُمْ تحبون حلیة الْجَنَّة وحریرھا فَلَا تلبسوھا فِی الدُّنْیَا

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀ — حضرت عقبہ بن عامر سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیور استعمال کیے اور آپ ریشم پہننے سے منع

www.waseemziyai.com

فرمایا کرتے تھے' آپ نے فرمایا: اگر تم جنت کے زیور کو اور اس کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو تم دنیا میں انہیں استعمال میں مت لاؤ۔

امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3117 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ من ترك الْخمر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأسقينه مِنْهُ فِيْ حَظِيْرَة الْقُدس وَمَنْ ترك الْحَرِيْر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأكسونه اِيَّاه فِيْ حَظِيْرَة الْقُدس

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب شرب الْخمر اَحَادِيْث نَحْو هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ارشاد ربانی ہے: جو آدمی قدرت حاصل ہونے کے باوجود شراب نوشی ترک کر دیتا ہے' تو میں اسے ''حظیرۃ القدس'' میں شراب پلاؤں گا۔ جس آدمی نے ریشم پہننا ترک کر دیا جبکہ وہ اس کے زیب تن کرنے کی طاقت رکھتا ہو' تو میں اسے حظیرۃ میں ریشم کا لباس پہناؤں گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے' یہ روایت آگے چل کر ''شراب نوشی'' سے متعلق باب میں بھی آئے گی اور اس مضمون کی مزید روایات آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3118 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يسْقِيه اللّٰه الْخمر فِي الْاٰخِرَةِ فليتركها فِي الدُّنْيَا وَمَنْ سره اَن يكسوه اللّٰه الْحَرِيْر فِي الْاٰخِرَةِ فليتركه فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں مشروب پلائے' وہ دنیا میں شراب نوشی سے پرہیز کرے۔ جو آدمی پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشم پہنائے' تو وہ اسے دنیا میں ترک کر دے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معلم مقدام بن داؤد کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

3119 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلنِّسَاء من الأحمرين الذَّهَب والمعصفر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ان خواتین کے لیے بربادی ہے' جو دو سرخ چیزیں اپنے استعمال میں لاتی ہیں: سونا اور معصفر (نام خوشبو)

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3120 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أريت اَنِّیْ دخلت

www.waseemziyai.com

الْجَنَّة فَاِذَا أعالی اَهْلِ الْجنَّة فُقَرَاء الْمُهَاجِرين وذراری الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا لَيْسَ فِيْهَا اَحَد أقل من الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء فَقيل لی أما الْاَغْنِيَاء فَاِنَّهُم على الْبَاب يحاسبون ويمحصون وَأما النِّسَاء فألهاهن الأحمران الذَّهَب وَالْحَرِيْر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيِّ بن زيد عَن الْقَاسِمِ عَنهُ

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا' میں جنت میں داخل ہوا' جنت کے بالائی حصہ میں غریب مہاجرین تھے اور مسلمانوں کے بچے بھی موجود تھے۔ وہاں نہ کوئی خوشحال آدمی تھا اور نہ ہی خواتین تھیں' تو مجھے یہ بات بتائی گئی: خوشحال لوگوں کو دروازے پر روک دیا گیا ہے' پھر ان سے حساب وکتاب لیا جارہا ہے' ان کی تفتیش کی جارہی ہے' خواتین کو دوسرخ چیزوں نے غافل کردیا ہے۔ وہ دو چیزیں سونا اور ریشم ہیں..... الحدیث۔

امام ابوشیخ ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبیداللہ بن زحر' علی بن زید اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3121 - وَتقدم حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحون وَقد مسخوا قردة وَخَنَازِيْر وليصيبنهم خسف وَقذف حَتّٰى يصبح النَّاس فَيَقُوْلُوْنَ خسف اللَّيْلَة ببنی فَلَان وَخسف اللَّيْلَة بدار فَلَان وليرسلن عَلَيْهِمْ حِجَارَة مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أرْسلت على قوم لوط على قبائل فِيْهَا وَعَلٰى دور ولترسلن عَلَيْهِمُ الرِّيح الْعَقِيْم الَّتِیْ اَهْلكت عادا على قبائل فِيْهَا وَعَلٰى دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات وأكلهم الرِّبَا وَقَطِيْعَة الرَّحِم وخصلة نَسِيَهَا جَعْفَر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِیّ

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے حدیث مذکور ہوچکی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ایسی حالت میں رات بسر کرے گی کہ وہ کھائیں گے اور پئیں گے اور کھیل کود میں مصروف رہیں گے' صبح ہونے پر انہیں مسخ کرکے بندر اور خنزیر بنایا جائے گا' پھر انہیں زمین میں دھنسایا جائے گا ان پر پتھروں کی بارش نازل کی جائے گی حتیٰ کہ جب لوگ صبح کریں گے' تو یہ بات کہیں گے: گزشتہ شب بنوفلاں زمین میں دھنسایا گیا ہے' گزشتہ شب فلاں آدمی کا گھر زمین میں دھنس گیا' ان لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے' جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسائے گئے تھے' جن لوگوں پر پتھر برسائے جائیں گے ان کا تعلق مختلف قبائل اور مختلف علاقہ جات سے ہوگا' ان پر تیز ترین ہوا بھی بھیجی جائے گی' جس طرح قوم عاد پر بھیجی گئی تھی' پھر وہ ہلاکت کا شکار ہوگئی تھی' وہ لوگ مختلف قبائل اور علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' اس کا سبب یہ ہوگا کہ وہ شراب نوشی کریں گے' ریشم اپنے استعمال میں لائیں گے' گانے والی خواتین کو اپنے پاس رکھیں گے' وہ سودخوری کریں گے اور رشتہ داروں کے حقوق یا مال کریں گے۔

www.waseemziyai.com

ان لوگوں کی مزید ایک خصلت تھی' جعفر نامی راوی اسے بھول گئے۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3122 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غنم الْاَشْعَرِیّ قَالَ حَدثنِیْ اَبُوْ عَامر وَاَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ وَاللّٰه یَمِیْن اُخْرٰی مَا کَذِبَنِیْ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنن من أمتِیْ اَقوام یسْتَحِلُّوْنَ الْخمر وَالْحَرِیْر وَذکر کَلَاما قَالَ یمسخ مِنْهُم قردة وَخَنَازِیْر اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ تَعْلِیْقا وَاَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ

❀ — عبدالرحمٰن بن غنم اشعری سے منقول ہے' حضرت ابوعامر اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ روایت بیان کی' قسم بخدا! انہوں نے مجھ سے غلط بیانی سے کام نہیں لیا' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں گے' جو شراب نوشی کریں گے اور ریشم کے استعمال کو حلال قرار دیں گے (راوی نے اس کے بعد کوئی گفتگو کی ہے' اس کے آخر میں یہ الفاظ مذکور ہیں:) قیامت کے دن تک ان لوگوں کو بندروں کی شکل میں تبدیل کیا جائے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بطور تعلیق نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

اَلتَّرْهِیْبُ مَنْ تَشَبَّهَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةُ بِالرَّجُلِ فِیْ لِبَاسٍ اَوْ کَلَامٍ اَوْ حَرَکَةٍ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

باب: مرد کا عورت کے مشابہت اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز لباس' گفتگو' حرکت اور دیگر امور میں عورت کا مرد کی مشابہت اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3123 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ المتشبهین من الرِّجَال بِالنسَاء والمتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ وَعِنْدَه اَن امْرَاَة مرت علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ متقلدة قوسا فَقَالَ لعن اللّٰه المتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ والمتشبهین من الرِّجَال بِالنسَاء

وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیّ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ المخنثین من الرِّجَال والمترجِّلَات من النِّسَاء المخنث بِفَتْح النُّوْن وَکسرهَا من فِیْهِ انخناث وَهُوَ التکسر والتثنی کَمَا یَفْعَله النِّسَاء لَا الَّذِیْ یَاْتِی الْفَاحِشَة الْکُبْرٰی

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

امام بخاری' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ایک خاتون کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا' اس نے اپنی گردن میں کمان لٹکا رکھی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر اور خواتین سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نسوانیت پسند مردوں اور مردانگی ظاہر کرنے والی خواتین پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المخنث'' میں 'ن' پر زبر اور اس کے نیچے زیر دونوں حرکات روا رکھی گئی ہیں' اس سے مراد ''انخناث'' ہے' اس کا مطلب ہے: مرد ایسی حرکات کرے' جس طرح عورتیں کرتی ہیں' اس سے وہ مرد حضرات مراد نہیں ہیں' جو بڑی برائی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

3124 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرجل يلبس لبسة الْمَرْاَة وَالْمَرْاَة تلبس لبسة الرجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے' جو خاتون جیسا لباس زیب تن کرتا ہے' اور ایسی عورت پر لعنت کی ہے' جو مرد جیسا لباس زیب تن کرتی ہو۔

امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3125 - وَعَن رجل من هُذَيْل قَالَ رَاَيْت عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ومنزله فِی الْحل ومسجده فِی الْحرم قَالَ فَبينا اَنَا عِنْدَه رأى أم سعيد بنت اَبِیْ جهل متقلدة قوسا وَهِی تمشی مشْيَة الرجل فَقَالَ عبد اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ هٰذِهٖ أم سعيد بنت اَبِیْ جهل فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ منا من تشبه بِالرِّجَالِ من النِّسَاء وَلَا من تشبه بِالنسَاء من الرِّجَال

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الرجل الْمُبْهم وَلَمْ يسم وَالطَّبَرَانِیّ مُخْتَصرًا وَاَسْقط الْمُبْهم فَلَمْ يذكرهُ

❀ — ہذیل قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا' ان کا گھر حدود حرم سے باہر تھا' نماز ادا کرنے کی جگہ حدود حرم میں تھی' انہوں نے کہا: ایک دفعہ میں ان کی مجلس میں موجود تھا'

www.waseemziyai.com

انہوں نے ام سعید بنت ابی جہل کو ملاحظہ کیا' اس نے اپنی گردن میں کمان لٹکا رکھی تھی' وہ مردوں کی مثل چل رہی تھی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: یہ خاتون کون ہے؟ میں نے جواب میں کہا: یہ ام سعید بنت ابی جہل ہے' اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: وہ ہم میں سے نہیں ہیں' جو خواتین مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں' یا وہ مرد' جو خواتین کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' مگر ایک راوی مبہم ہے' جس کا نام نہیں ذکر کیا گیا۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے مبہم راوی کا ذکر نہیں کیا۔

3126 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مخنثی الرِّجَال الَّذِیْن یتشبهون بِالنسَاء والمترجِّلَات من النِّسَاء المتشبهات بِالرِّجَالِ وراكب الفلاة وَحده

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح اِلَّا طیب بن مُحَمَّد وَفِیْه مقَال والْحَدِیْثِ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر' جو خواتین سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر' جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں' ان پر لعنت فرمائی ہے' اور ویرانے میں تنہا سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم طیب بن محمد کا معاملہ مختلف ہے۔ اس بارے میں بحث کی گئی ہے' البتہ یہ حدیث حسن ہے۔

3127 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة لعنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَأمنت الْمَلَائِكَة رجل جعله اللّٰه ذكرا فانث نَفسه وتشبه بِالنسَاء وَامْرَاَة جعلهَا اللّٰه اُنْثَى فتذكرت وتشبهت بِالرِّجَالِ وَالَّذِیْ یضل الْاَعْمَى وَرجل حصور وَلَمْ یَجْعَل اللّٰه حصورا اِلَّا یحیی بن زَكَرِیَّا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من طَرِیْق عَلِیّ بْنِ یزِیْدِ الْاَلْهَانِیْ وَفِی الحَدِیْثُ غرابة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے' اور فرشتے (اس پر) آمین کہتے ہیں: وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مذکر بنایا ہو جبکہ وہ خود کو مؤنث بنائے اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرے۔ وہ خاتون ہے' اللہ تعالیٰ نے جسے مؤنث بنایا ہو' وہ خود کو مذکر ظاہر کرے اور مردوں سے مشابہت اختیار کرے۔ وہ مرد ہے' جو کسی نابینا آدمی کو گمراہ کر ڈالے۔ وہ آدمی ہے' جو خواتین سے مکمل طور پر عدم تعلق رکھے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے خواتین سے لاتعلق رہنے والا محض حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بنایا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی یزید الہانی کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس روایت میں غریب ہونا موجود ہے۔

3128 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بمخنث قد خضب

www.waseemziyai.com

يَدَيْهِ وَرِجلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال هٰذَا قَالُوْا يتشبه بِالنسَاء فَأمر بِهِ فنفى اِلَى النقيع فَقيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تقتله فَقَالَ اِنِّیْ نهيت عَن قتل الْمُصَلِّين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

قَالَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَة

والنقيع نَاحيَة من الْمَدِيْنَة وَلَيْسَ بِالبَقِيعِ يَعْنِیْ اَنَّهٗ بالنُّوْن لَا بِالْبَاء

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد عَنْ اَبِیْ يسَار الْقرشِی عَنْ اَبِیْ هَاشم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَفِیْ مَتنه نَكَارَة وَاَبُوْ يسَار هٰذَا لَا أعرف اسْمه وَقد قَالَ اَبُوْ حَاتِم الرَّازِیّ لما سُئِلَ عَنهُ مَجْهُوْل وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهٗ قد روى عَنهُ الْاَوْزَاعِیّ وَاللَّيْث فَكَيْفَ يكون مَجْهُوْلا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک ہیجڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگا رکھی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ خواتین سے مشابہت اختیار کرتا ہے' آپ کے حکم کی تعمیل میں اسے ''نقیع'' کی طرف جلاوطن کر دیا گیا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ نے اسے ہلاک کیوں نہیں کروادیا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مجھے نماز ادا کرنے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ابواسامہ کا بیان ہے: لفظ ''نقیع'' سے مراد مدینہ طیبہ کا ایک حصہ ہے' یہ لفظ ''بقیع'' نہیں ہے بلکہ 'ن' سے ہے' اور 'ب' کے ساتھ نہیں ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: م امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابو یسار قرشی اور ابو ہاشم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس روایت کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ ابو یسار نامی راوی کے بارے میں واقف نہیں ہوں' امام ابوحاتم رازی سے جب اس بارے میں سوال کیا گیا' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: یہ مجہول ہے' جبکہ ایسا نہیں ہے' اس لیے امام اوزاعی اور لیث بن سعد دونوں نے اسے نقل کیا ہے' پھر ایسا راوی مجہول کیسے ہوسکتا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3129 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجَنَّة الْعَاق لوَالِديهِ والديوث ورجلة النِّسَاء

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَزَّار فِیْ حَدِيْثٍ يَاْتِیْ فِی العقوق اِنْ شَاءَ اللّٰه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

الديوث بِفَتْح الدَّال وَتَشْدِيد الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت هُوَ الَّذِیْ يعلم الْفَاحِشَة فِیْ اَهله ويقرهم عَلَيْهَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: والدین کا نافرمان آدمی' بے غیرت آدمی اور ایسی خاتون جو مرد سے مشابہت رکھتی ہو۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت آگے چل کر والدین سے نافرمانی کے باب میں بھی آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''دیوث'' میں 'د' پر زبر ہے' اور 'ی' پر تشدید ہے' اس سے وہ آدمی مراد ہے' جو اپنی بیوی کی بدکاری کے بارے میں جانتا ہو پھر اسے اس حرکت سے روکتا نہیں ہے بلکہ اسے ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

3130 - وَعَن عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا یدْخلُوْنَ الْجَنَّة اَبَدًا الدیوث والرجلة من النِّسَاء ومدمن الْخمر

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أما مدمن الْخمر فَقَدْ عَرفْنَاہُ فَمَا الدیوث قَالَ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ من دخل علی اَھله

قُلْنَا فَمَا الرجلة من النِّسَاء قَالَ الَّتِیْ تشبہ بِالرِّجَالِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ لَیْسَ فیھم مَجْرُوْح

❀ — حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گے: دیوث (بے غیرت و بے حیا) وہ عورت جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی ہو' وہ آدمی جو شراب نوشی کا عادی ہو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شراب نوشی کرنے والے کے بارے میں' تو ہم جانتے ہیں' مگر دیوس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کے پاس کون آتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: مردوں سے مشابہت رکھنے والی خاتون سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ عورت مراد ہے' جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں میں کوئی مجروح نہیں ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ تَرْكِ التَّرَفُّعِ فِی اللِّبَاسِ تَوَاضُعًا وَاقْتِدَاءً بِأَشْرَفِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ وَالتَّرْھِیْبُ مِنْ لِبَاسِ الشُّھْرَةِ وَالْفَخْرِ وَالْمُبَاھَاةِ

باب: تواضع کے طور پر نفیس لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اشرف المخلوقات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی پیروی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' شہرت پذیر اور فخر و مباہات پر مبنی لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3131 - عَن مَعَاذِ بن أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك اللبَاس تواضعا للّٰہ وَھُوَ یقدر عَلَیْہِ دَعَاہُ اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة علی رُؤُوْس الْخَلَائق حَتّٰی یخیره من اَی حلل الْاِیْمَان شَاءَ یلبسھَا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْحَاکِم فِیْ موضِعین من الْمُسْتَدْرك وَقَالَ فِیْ اَحَدَهُمَا صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رویاه من طَرِیْق اَبِیْ مَرْحُوم وَهُوَ عبد الرَّحِیْم بن مَیْمُون عَن سهل بن مَعَاذٍ وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِمَا

❀ — حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرے، نفیس لباس چھوڑ دے جبکہ وہ اس کی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے طلب کرے گا، اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حلوں میں سے جو پسند کرے، اسے زیب تن کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مستدرک میں دو مقامات میں نقل کیا ہے، ان میں سے ایک مقام پر فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہوں نے دونوں روایات ابو مرحوم نامی راوی، جس کا اصل اسم گرامی عبدالرحیم بن میمون کے حوالے سے حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: دونوں روایات کے بارے میں بحث آگے چل کر آئے گی۔

3132 - وَعَن رجل من اَبنَاء رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك لبس ثوب جمال وَهُوَ یقدر عَلَیْهِ

قَالَ بشر اَحْسبهُ قَالَ تواضعا کَسَاه اللّٰه حلل الْکَرَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ حَدِیْثٍ وَلَمْ یسم ابْن الصَّحَابِیّ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق زبان بن فائد عَن سهل بن مَعَاذٍ عَنْ اَبِیْهِ بِزِیَادَة

❀ — حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں سے ایک شخصیت نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عمدہ لباس زیب تن کرنا ترک کر دے جبکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہو (یہاں بشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) وہ آدمی تواضع کی بنا پر ایسا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا حلہ زیب تن کروائے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے صحابی کے لڑکے کا نام بیان نہیں کیا۔ انہوں نے یہ روایت زبان بن فائد، سہل بن معاذ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے مزید اضافہ سے نقل کی ہے۔

3133 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بن ثَعْلَبَة الْاَنْصَارِیّ واسْمه اِیَاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذکر اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا عِنْدَه الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِن الْبَذَاذَة من الْاِیْمَان اِن الْبَذَاذَة من الْاِیْمَان یَعْنِیْ التفحل رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَقد تکلم اَبُوْ عمر النمری فِیْ هٰذَا الْحَدِیْث الْبَذَاذَة بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وذالین معجمتین هِیَ التَّوَاضُع فِی اللبَاس برثاثة الْهَیْئَة وَترك الزِّینَة وَالرِّضَا بالدون من الثِّیَاب

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ جن کا اسم گرامی ''ایاس'' ہے' کا بیان ہے: ایک دن صحابہ کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دنیا کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ سنتے نہیں ہیں؟ کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟ معمولی لباس پہننا' ایمان کا حصہ ہے' عام لباس زیب تن کرنا ایمان کا حصہ ہے (راوی کا بیان ہے:) اس سے مراد تفحل ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ شیخ ابوعمر نمری نے اس روایت کے بارے میں گفتگو کی ہے۔

متن میں مذکور ''البذاذة'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ذ' ہے' اور اس سے مراد عام لباس اختیار کرنا' عام ہیئت وشکل اختیار کرنا' زینت کو ترک کرنا اور معمولی لباس زیب تن کرنا ہے۔

3134 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یحب المتبذل الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مَا لبس

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ عام لباس زیب تن کرنے والے آدمی کو پسند کرتا ہے' جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیسا لباس پہن رکھا ہے؟

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3135 - وَعَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فاخرجت اِلَیْنَا کسَاء ملبدا من الَّتِیْ تسمونها الملبدة اِزارا عَظِیْما مِمَّا یصنع بِالْیمن وَاَقْسَمت بِاللّٰهِ لقد قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هذَیْن الثَّوْبَیْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ أخصر مِنْهُ

الملبد المرقع وَقِیْلَ غير ذٰلِك

❀—ابوبردہ سے منقول ہے: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے پیوند لگی ہوئی ایک چادر نکال کر ہمیں دکھائی' جس کو تم لوگ ''ملبدہ'' کہتے ہو' پھر ایک موٹا تہبند بھی نکال کر دکھایا جو یمن کا بنا ہوا تھا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قسم اٹھا کر کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الملبد'' سے مراد ایسا کپڑا ہے' جو بوسیدہ ہو اور پیوند لگے ہوئے ہوں۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد کچھ اور ہے۔

3136 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ توفّی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِن نمرة من صوف تنسج لَهُ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت ایک اونی چادر آپ کے لیے تیار کی گئی تھی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3137 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكل خشنا وَلبس خشنا لبس الصُّوْف واحتذى المخصوف

قيل لِلْحسنِ مَا الخشن قَالَ غليظ الشّعير مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسيغه اِلَّا بجرعة من مَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ يُوْسُف بن اَبِیْ كثير عَن نوح بن ذكْوَان وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ يُوْسُف لَا يعرف ونوح بن ذكْوَان قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِشَیْءٍ

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سخت خوراک استعمال کرتے تھے موٹا لباس زیب تن کرتے تھے آپ اونی لباس زیب تن کرتے تھے اور پیوند لگا ہوا جوتا استعمال کر لیتے تھے۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا ''خشن'' سے کیا چیز مراد ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: گاڑھے جو جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے گھونٹوں سے نگل لیتے تھے۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں اور انہوں نے اسے یوسف بن ابی کثیر کے حوالے سے نوح بن ذکوان سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوسف بن ابی کثیر نامی راوی غیر معروف ہے اور نوح بن ذکوان کے حوالے سے ابو حاتم نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

3138 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ على مُوْسَى يَوْم كَلمه ربه كسَاء صوف وجبة صوف وكمة صوف وَسَرَاويل صوف وَكَانَت نعلاه من جلد حمَار ميت

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن حميد الْاَعْرَج عَن عبد اللّٰه بن الْحَارِث عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْحَافِظ توهم الْحَاكِم اَن حميدا الْاَعْرَج هٰذَا هُوَ حميد بن قيس الْمَكِّیّ وَاِنَّمَا هُوَ حميد بن عَلِیّ وَقِيْلَ ابْن عمار اَحَد المتروكين وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

www.waseemziyai.com

الكمة بِضَم الْكَاف وَتَشْدِيد الْمِيم القلنسوة الصَّغِيرَة

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے ہمکلام ہونے کے لیے حاضر ہوئے' اس دن انہوں نے اونی چادر زیب تن کی ہوئی تھی' اونی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ کی ٹوپی بھی اون کی تھی' شلوار اونی تھی اور نعلین (جوتے) ایک مردہ گدھے کی کھال سے تیار شدہ تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حمید اعرج اور عبداللہ بن حارث کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کو وہم لاحق ہوا ہے کہ حمید اعرج نامی راوی حمید مکی ہے' جبکہ یہ حمید بن علی ہے' اور ایک قول کے مطابق حمید بن عمار ہے' جس کا شمار متروک راویوں میں ہوتا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الكلمة'' میں 'ک' پر پیش ہے' اور 'م' پر تشدید ہے' اور اس سے مراد چھوٹی ٹوپی ہے۔

3139 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءَ ة من الْكبر لبوس الصُّوْف ومجالسة فُقَرَاء الْمُسْلِمين وركوب الْحمار واعتقال العنز اَوْ الْبَعِيْر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونی لباس زیب تن کرنا' غریب مسلمانوں کے پاس بیٹھنا' گدھے پر سفر کرنا اور اونٹ کی رسی تھام کر چلنا' تکبر سے لاتعلق ہونے کی علامت ہے۔

امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3140 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِيْ مروط نِسَائِهِ وَكَانَت أكسية من صوف مِمَّا يشترى بالستة والسبعة وَكن نساؤه يتزرن بهَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ مُرْسل وَفِيْ سَنَده لين

❀—حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ مطہرہ کی چادر میں نماز پڑھ رہے تھے جو اون سے تیار شدہ تھی جو شاید چھ یا سات کے بدلے خریدی گئی تھی' آپ کی ازواج مطہرات ان چادروں کو بطور تہبند استعمال کرتی تھیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ضعف (کمزوری) موجود ہے۔

3141 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيْهِ مرط مرحل من شعر أسود

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

www.waseemziyai.com

المرط بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الرَّاء كسَاء يؤتزر بِهِ

قَالَ أَبُو عبيد وَقد تكون من صوف وَمن خَز

ومرحل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وتشديدها أَي فِيهِ صور رحال الْجمال

❀—حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دولت کدہ سے) باہر تشریف لائے' اس وقت آپ کے جسم مبارک پر سیاہ بالوں سے تیار شدہ اور کشیدہ کاری کی ہوئی چادر موجود تھی۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المرط'' میں 'م' کے نیچے زیر ہے 'ر' ساکن ہے' اور اس سے مراد ایسی چادر ہے' جو بطور تہبند استعمال کی جاتی ہے۔ ابوعبید کا بیان ہے: یہ چادر بعض اوقات اون سے تیار شدہ ہوتی ہے' اور بعض اوقات خز سے بھی۔

لفظ ''مرحل'' میں 'ح' پر زبر ہے' اور اس پر تشدید بھی پڑھی گئی ہے۔ اس سے مراد ایسی چیز ہے' جس پر پالان کی تصویر بنائی گئی ہو۔

3142 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِيْ مروط نِسَائِهِ وَكَانَت أكسية من صوف مِمَّا يشترى بالستة والسبعة وَكن نساؤه يتزرن بهَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ مُرْسل وَفِيْ سَنَده لين

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس پر ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے سے تیار شدہ تھا اور اس میں پتے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ کی چادر میں نماز پڑھ رہے تھے' جو اون سے تیار کی گئی تھی' جو شاید چھ یا سات (درہم) کے بدلے خریدی گئی تھی' آپ کی ازواجِ مطہرات ان چادروں کو تہبند کے طور پر استعمال میں لاتی تھیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو ''مرسل'' روایت ہے اور اس کی سند میں ضعف موجود ہے۔

3143 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مرط مرحل من شعر أسود

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

المرط بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الرَّاء كسَاء يؤتزر بِهِ

قَالَ أَبُو عبيد وَقد تكون من صوف وَمن خَز

ومرحل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وتشديدها أَي فِيهِ صور رحال الْجمال

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت میں

www.waseemziyai.com

کہ آپ پر ایک چادر تھی، جس پر سیاہ بالوں سے پالان کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

امام مسلم، ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مرط'' ''م'' کے کسرہ اور ''ر'' کے سکون کے ساتھ، اس سے مراد یمنی جانے والی چادر ہے۔

3143/A - وَعَن عَائِشَة اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وساد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يتكىء عَلَيْهِ من اَدَم حشوه لِيف

وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ ينَام عَلَيْهِ أدما حشوها لِيف

رَوَاهُمَا مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بستر، جس میں آپ آرام فرماتے تھے، وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

3144 - وَعَن عتبَة بن عبد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استكسيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فكسانى خيشتين فَلَقَد رَاَيْتنِىْ وَاَنا أكسى اَصْحَابِى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

الخيشة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعدهمَا شين مُعْجَمَة هُوَ ثوب يتَّخذ من مشاقة الْكَتَّان يغزل غزلا غليظا وينسج نسجا رَقِيقًا وَقَوله وَاَنا أكسى اَصْحَابِى يَعْنِىْ أعظمهم وَاَعْلَاهُمْ كسْوَة

❀ — حضرت عتبہ بن سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیب تن کرنے کے لیے لباس طلب کیا، تو آپ نے مجھے استعمال کرنے کے لیے ''خیشہ'' کا کپڑا عنایت کیا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اپنے احباب میں سب سے عمدہ لباس زیب تن کرتا تھا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عیاش سے بھی نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خیشة'' میں ''خ'' پر زبر ہے، جبکہ ''ی'' ساکن ہے اور اس کے بعد ''ش'' ہے اور اس سے مراد وہ کپڑا ہے، جو ''کتان'' کے مشاقہ سے تیار کروایا جاتا ہے، اسے موٹا کات لیا جاتا ہے اور پتلا کر کے بنا جاتا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''وانا اکسی اصحابی'' کا مفہوم یہ ہے کہ عمدہ، نفیس اور قابل رشک لباس کے اعتبار سے میں سب سے زیادہ ممتاز اور صاحب عظمت تھا۔

www.waseemziyai.com

3145 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ لِی اَبِیْ لَو رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِينَا وَقد أصابتنا السَّمَاء حسبت اَن ريحنا ريح الضَّأن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح

وَمعنى الحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ ثِيَابهمْ الصُّوْف وَكَانَ اِذا اَصَابَهُم الْمَطَر يَجِیْء من ثِيَابهمْ ريح الصُّوْف انْتهى

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح اَيْضًا نَحْوِهٖ

وَزَاد فِیْ آخِره اِنَّمَا لباسنا الصُّوْف وطعامنا الأسودان التَّمْر وَالْمَاء

❀— ابن بریدہ سے منقول ہے: میرے والدگرامی نے مجھے فرمایا: کاش! تم ہمیں اس وقت دیکھتے' جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم پر باران رحمت کا نزول ہوتا' تو ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا گویا ہمارے جسم سے بھیڑ کی بو آرہی ہو۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے لباس اون سے تیار شدہ تھے' جب ان پر بارش ہوتی' تو اون کی بو محسوس ہوتی تھی' یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے' جو اس کی مثل ہے' اور اس کے آخر میں ان سے یہ الفاظ منقول ہیں: ہمارا لباس اون کا ہوا کرتا تھا اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں تھیں یعنی کھجور اور پانی۔

3146 - وَعَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِیْ غَدَاة شَاتِيَة جائعا وَقد أوبقنى الْبرد فَأخذت ثوبا من صوف قد كَانَ عندنَا ثُمَّ أدخلته فِیْ عنقِی وحزمته على صَدْرِی أستدفىء بِهِ وَاللّٰه مَا كَانَ فِیْ بَيْتِیْ شَیْءٍ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِیْ بَيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٍ لبلغنى فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ ثُمَّ جِئْت اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَست اِلَيْهِ فِی الْمَسْجِد وَهُوَ مَعَ عِصَابَة من اَصْحَابه فطلع علينا مُصعب بن عُمَيْر فِیْ بردة مَرْقُوْعَة بفروة وَكَانَ أنعم غُلَام بِمَكَّة وأرفهه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيْهِ من النَّعِيْمِ وَرَاَى حَاله الَّتِیْ هُوَ عَلَيْهَا فذرفت عَيناهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير أم اِذا غدى على

اَحَدُكُمْ بِجَفْنَة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرٰى وَغدا فِیْ حلَّة وَرَاح فِیْ اُخْرٰى وسترتم بُيُوْتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة

قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ

قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ خرجت فِیْ يَوْم شات من بَيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد أخذت اِهابا معطونا فجوبت وَسطه فأدخلته فِیْ عنقِی وشددت وسطى فحزمته

www.waseemziyai.com

بخوص النّخل وَاِنّیْ لشدید الْجُوْع فَذکر الحَدِیْثِ وَلَمْ یذکر فِیْهِ مُصعب بن عُمَیْر وَذکر قصّته فِیْ مَوَاضِع أخر مُفْرِدَة وَقَالَ فِیْ کل مِنْهُمَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ وَاِسْنَاد اَبِیْ یعلٰی رجل لم یسم

جوبت وَسطه بتَشْدید الْوَاو اَی خرقت فِیْ وَسطه خرقا کالجیب وَهُوَ الطوق الَّذِیْ یخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَأسه

والاِهاب بِکَسْر الْهمزَة هُوَ الْجلد وَقِیْلَ مَا لم یدبغ

❀—حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں صبح کے وقت بھوک کی حالت میں نکلا' میں سردی سے بھی ٹھٹھر رہا تھا' میں نے اونی لباس زیب تن کیا ہوا تھا' میں نے اسے گردن میں داخل کیا' پھر اسے گردن پر لپیٹ لیا' تا کہ سردی سے دفاع اور گرمائش حاصل ہو قسم بخدا! میرے ہاں کوئی چیز موجود نہیں تھی' جس سے میں اپنی بھوک ختم کر سکتا' اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی کوئی چیز ہوتی وہ میرے تک ضرور پہنچ جاتی (اس کے بعد راوی نے مکمل روایت نقل کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے' صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ موجود تھے' اس موقع پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ دکھائی دیے۔ انہوں نے ایسی چادر زیب تن کر رکھی تھی جس پر چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے جبکہ مکہ معظّمہ میں انہیں تمام سہولیات میسر تھیں' وہ عمدہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر پڑی' آپ کے مقدس خیال میں آیا کہ یہ کیسی نعمتوں کے مالک تھے' اب ان کی یہ حالت ہو چکی ہے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' آپ آنسو بہانے لگے' پھر آپ نے فرمایا: تم آج بہتر حالت میں ہو' یا اس دن ہو گے جب صبح کے وقت روٹی اور گوشت پیش کیا جائے گا' پھر شام کے وقت بھی لایا جائے گا' صبح کے وقت ایک حلہ پیش کیا جائے گا' رات کے وقت دوسرا لایا جائے گا' تم اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر لٹکایا جاتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم اس وقت بہتر حالت میں ہوں گے۔ اس لیے اس وقت ہمیں عبادت کے لیے کھلا وقت میسر ہو گا' آپ نے فرمایا: نہیں' بلکہ تم آج بہتر حالت میں ہو۔

امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایک شدید سرد دن میں' میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا' میں نے ایک چمڑا لے کر اسے چیرا' پھر اسے اپنی گردن میں داخل کیا' درمیان میں باندھ لیا' پھر کھجور کے پتوں سے اسے مضبوط کیا اور مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔

پھر اس کے بعد راوی نے پوری روایت بیان کی ہے' مگر انہوں نے اس میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان نہیں کیا' انہوں نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا قصہ دوسرے مقام پر نقل کیا ہے۔ دونوں روایات کے حوالے سے منقول ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان دونوں روایات اور امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام

www.waseemziyai.com

بیان نہیں کیا گیا۔

متن میں مذکور الفاظ ''وسطہ'' میں 'و' میں تشدید ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے اسے درمیان سے چیر لیا' جس طرح گریبان بنایا جاتا ہے' یا طوق کی شکل ہوتی ہے' جس سے آدمی اپنا سر باہر نکال سکتا ہے۔

لفظ ''اہاب'' سے مراد ہے چمڑا اور ایک قول کے مطابق اس سے ایسا چمڑا مراد ہے' جسے دباغت نہ دیا گیا ہو۔

3147 - وَعَن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُصعب بن عُمَیْر مُقبلا عَلَیْہِ اِھَاب کَبْش قد تنطق بِہٖ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ نور اللّٰہ قلبہ لقد رَاَیْتہ بَیْن أبوین یغذوانہ بأطیب الطَّعَام وَالشرَاب وَلَقَد رَاَیْت عَلَیْہِ حلَّة شراھا اَوْ شریت بِمِائَتی دِرْھَم فَدَعَاہُ حب اللّٰہ وَحب رَسُوْلہ اِلٰی مَا ترَوْنَ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْھَقِیّ

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے ملاحظہ کیا' اس وقت ان کے جسم پر دنبہ کا چمڑا تھا' جو انہوں نے لپیٹ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کی طرف دیکھو! اس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے روشن کیا ہے' میں نے اسے اس کے والدین کے درمیان بھی دیکھا ہے' جو صبح وشام اسے عمدہ کھانا فراہم کرتے تھے۔ میں نے اس کے جسم پر دو درہم والا نفیس لباس بھی دیکھا ہے' مگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت اسے اس حالت میں لے آئی ہے' جو تم ملاحظہ کر رہے ہو۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3148 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ اَمِیْر الْمُؤْمِنِیْنَ وَقد رقع بَیْن کَتفیہِ برقاع ثَلَاث لبد بَعْضھَا علی بعض رَوَاہُ مَالك

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' آپ ان دنوں میں امیر المومنین تھے انہوں نے اپنے کندھوں کے مابین تین پیوند لگا رکھے تھے' جو ایک دوسرے کے اوپر نیچے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

3149 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کم من اَشْعَث أغبر ذِیْ طمرین لَا یؤبہ لَہٗ لَو أقسم علی اللّٰہ لَاَبَرہ مِنْھُم الْبَراء بن مَالك

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

قَالَ الْحَافِظ وَیَاْتِیْ فِیْ بَاب الْفقر اَحَادِیْث من ھٰذَا النَّوْع وَغَیْرِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ بکھرے ہوئے اور غبار آلود بالوں والے ہوتے ہیں' جو عام لباس زیب تن کیے ہوئے ہوتے ہیں' ان سے بے پرواہی برتی جاتی ہے' اگر وہ اللہ تعالیٰ کے

www.waseemziyai.com

نام کی قسم اٹھائیں' تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے' اور براء بن مالک کا شمار بھی ایسے لوگوں میں ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: فقر سے متعلق باب میں اس مضمون کی مزید احادیث مبارکہ آئیں گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3150 - وَرُوِیَ عَن الشِّفَاء بنت عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أتيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أسأله فَجعل يعْتَذر إِلَيّ وَأنا ألومه فَحَضَرت الصَّلَاة فَخرجت فَدخلت على ابْنَتى

وَهِی تَحت شُرَحْبِيْل بن حَسَنَة فَوجدت شُرَحْبِيْل فِی الْبَيْت فَقُلْتُ قد حضرت الصَّلَاة وَأَنْتَ فِی الْبَيْت وَجعلت ألومه فَقَالَ يَا خَالَة لَا تلوميني فَإِنَّهُ كَانَ لِیْ ثوب فاستعاره النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بِأَبِیْ وَأمی كنت ألومه مُنْذُ الْيَوْم وَهٰذِهِ حَاله وَلَا أشعر فَقَالَ شُرَحْبِيْل مَا كَانَ إِلَّا درع رقعناه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے آپ سے کوئی چیز طلب کی' آپ نے معذرت کا اظہار کیا' میں نے شکر رنجی کا اظہار کیا' نماز کا وقت ہونے پر میں باہر آ گئی' پھر اپنی بیٹی کے ہاں پہنچی' جو شرجیل بن حسنہ کی زوجہ تھی' میں نے شرجیل بن حسنہ کو گھر میں موجود پایا' میں نے کہا: اب نماز کا وقت ہو گیا ہے' جبکہ آپ گھر میں موجود ہیں' میں نے ان کو ملامت کی' اس نے کہا: اے خالہ جان! آپ مجھے ملامت نہ کریں' اس لیے میرے پاس صرف ایک کپڑا تھا' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عاریتاً برائے استعمال لیا ہے' تو میں نے خیال کیا میرے والدین آپ پر نثار ہوں' میں آج آپ پر شکر رنجی کر رہی تھی جبکہ آپ کی حالت یہ تھی' اس بارے میں مجھے علم نہیں تھا' تو اس پر شرجیل بن حسنہ نے کہا: وہ محض ایک چادر تھی' جس پر ہم نے پیوند لگا رکھے تھے۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3151 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد بن الْهَاد قَالَ رَأَيْت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْم الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَيْهِ إِزَار عدنی غليظ ثمنه أَرْبَعَة دَرَاهِمَ أَوْ خَمْسَة وريطة كوفية ممشقة ضرب اللَّحم طَوِيْل اللِّحْيَة حسن الْوَجْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِیّ

عدنی بِفَتْح الْعين وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ مَنْسُوب إِلَى عدن

والريطة بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت كل ملاء ة تكون قِطْعَة وَاحِدَةٍ ونسجا وَاحِدًا لَيْسَ لَهَا لفقان

وَضرب اللَّحم بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء خفيفه

www.waseemziyai.com

وممشقة اَی مصبوغة بالمشق بِکَسْر الْمِیْم وَهُوَ الْمغرَة

❀—عبداللہ بن شداد بن الہاد سے منقول ہے: میں نے حاضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن برسر منبر دیکھا' انہوں نے عدن کا تیار شدہ ایک موٹا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا' جو چار درہم کا ہوگا' یا شاید پانچ درہم کا ہوگا' کشیدہ کاری والی ایک کوفی چادر تھی' وہ دبلے پتلے جسم والے تھے' ان کی داڑھی طویل تھی جو خوبصورت تھی۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''عدنی'' میں 'ع' اور 'د' دونوں پر زبر ہے' اس کی عدن کی طرف نسبت ہے۔ لفظ ''ریطة'' میں 'ر' پر زبر ہے' جبکہ 'ی' پر سکون ہے۔ اس سے مراد چادر کا ایک ٹکڑا ہے' جسے ایک بار تیار کیا گیا ہو اور اس میں پیوند نہ ہو۔ الفاظ ''ضرب اللحم'' میں 'ض' پر زبر اور 'ر' ساکن ہے۔ اس سے مراد ہے ہلکے پھلکے جسم والا ہونا۔ لفظ ''ممشقة'' اس کا مطلب ہے' جسے مشک اور بخرہ کے ذریعے رنگا گیا ہو۔

3152 - وَرُوِیَ عَن جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرنَا عرس عَلِیّ وَفَاطِمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَا رَأینَا عرسا کَانَ أحسن مِنْهُ حشونا الْفراش یَعْنِی اللیف وأتینا بِتَمْر وزبیب فأکلنا وَکَانَ فراشها لَیْلَة عرسها اِهَاب کَبْش

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح (کی تقریب) میں شامل ہوئے تھے' ہم نے اس سے بہتر تقریب نکاح نہیں دیکھی' ہم نے نیچے (زمین میں) پتے بچھا رکھے تھے' ہمارں ہاں کھجوریں اور کشمش پیش کی گئی' ہم نے وہ تناول کیں' وہ بستر جس پر انہوں نے رات گزاری تھی' وہ دنبہ کی کھال کا تیار شدہ تھا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3153 - وَعَن مُحَمَّد بن سِیرِیْن قَالَ کُنَّا عِنْد اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَیْهِ ثَوْبَان ممشقان من کتَّان فمخط فِیْ اَحَدهُمَا ثُمَّ قَالَ بخ بخ یمتخط اَبُوْ هُرَیْرَة فِی الْکَتَّان لقد رَاَیتنِی وَاِنِّیْ لأجر فِیْمَا بَیْن مِنبَر رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وحجرة عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْجُوْع مغشیا عَلَیّ فَیَجِیْء الجائی فَیَضَع رجله علی عنقِی یری اَن بِی الْجُنُون وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْع

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَصَحَّحهُ

❀— حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے جسم پر کتان کے تیار شدہ دو ممشق کپڑے موجود تھے' انہوں نے ایک کے ساتھ اپنی ناک صاف کی' پھر کہا: بہت خوب! بہت خوب! (آج) ابو ہریرہ کتان کے کپڑے سے اپنی ناک صاف کر رہا ہے' جبکہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات خوب یاد ہے کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے

www.waseemziyai.com

کے مابین گرا پڑا ہوتا تھا' یہ سب کچھ بھوک کی شدت کی وجہ سے ہوتا تھا' مجھ پر غشی طاری ہو رہی تھی' ایک آدمی نے آ کر اپنا پاؤں میری گردن پر رکھا' اس نے خیال کیا شاید مجھے جنون لاحق ہے' جبکہ میری یہ حالت شدت بھوک کی وجہ سے تھی۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

3154 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد رَاَیْت سَبْعِیْنَ من اَهْلِ الصّفة مَا مِنْهُم رجل عَلَیْهِ رِدَاءٍ اِمَّا اِزَار وَاِمَّا كسَاء قد ربطوا فِیْ اَعْنَاقهم فَمِنْهَا مَا یبلغ نصف السَّاقَیْن وَمِنْهَا مَا یبلغ الْكَعْبَیْنِ فیجمعه بِیَدِهٖ كَرَاهِیَة اَن نرى عَوْرَته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے اہل صفہ میں سے ستر کو دیکھا ہے' ان میں سے ہر ایک کے جسم پر ایک چیز ہوتی تھی' یا تہبند موجود ہوتا تھا' یا چادر ہوتی تھی جسے وہ اپنی گردن میں باندھا کرتے تھے۔ ان میں کسی کی چادر نصف پنڈلی تک ہوتی تھی' کسی کی ٹخنوں تک ہوتی تھی' تاہم وہ اسے سمیٹ کر رکھتا تھا' اس بات کے پیش نظر کہ کہیں ان کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3155 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَكْفِیْنِیْ من الدُّنْیَا قَالَ مَا سد جوعتك وواری عورتك وَاِن كَانَ لَك بَیت یظلك فَذَاك وَاِن كَانَ لَك دَابَّة فبخ بخ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دنیا میں سے میرے لیے کتنی چیز کافی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چیز جو تمہاری بھوک ختم کر دے' تمہاری شرمگاہ کے لیے پردہ بن جائے' پھر اگر ایسا گھر میسر ہو' جو تمہیں سایہ فراہم کرے' تو یہ بھی درست' پھر اگر تمہیں سواری میسر آئے' تو بہت اچھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3156 - وَعَنْ اَبِیْ یَعْفُور قَالَ سَمِعت ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یسْاَله رجل مَا ألبس من الثِّیَاب قَالَ مَا لَا یزدریك فِیْهِ السُّفَهَاء وَلَا یعیبك بِهِ الْحُكَمَاء

قَالَ مَا هُوَ قَالَ مَا بَیْنَ الْخَمْسَة دَرَاهِمْ اِلَى الْعِشْرِیْنَ درهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح

❀ — ابو یعفور سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی نے ان سے سوال کیا: میں کون سے کپڑے استعمال کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: وہ کپڑے ایسے ہوں' جن کے سبب بیوقوف لوگ تمہارا مذاق نہ اڑائیں اور عقلمند لوگ تمہاری عیب جوئی نہ کریں' پھر انہوں نے سوال کیا: وہ لباس کس نوعیت کا ہوگا؟ انہوں نے جواب

www.waseemziyai.com

میں کہا: وہ لباس پانچ درہم سے لے کر بیس درہم تک کا ہوسکتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3157 - وَرُوِیَ عَن أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد یلبس ثوبا لیباهی بِهِ وَینظر النَّاس اِلَیْهِ لم ینظر اللّٰه اِلَیْهِ حَتّٰی یَنْزعهُ مَتی نَزعه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: جو آدمی ایسا لباس استعمال کرے کہ اس کے ساتھ اظہار فخر ہوتا ہو' لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس وقت نظر رحمت نہیں فرمائے گا' جب تک وہ اسے اتار نہیں دیتا' خواہ وہ اسے جب بھی اتارے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3158 - وَعَن ضَمرَة بن ثَعْلَبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّهُ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ حلتان من حلل الْیمن فَقَالَ یَا ضَمرَة اَتَرٰی ثوبیك هذَیْن مدخلیك الْجَنَّة فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِن استغفرت لی لأقعد حَتّٰی أنزعهما عنی فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِر لضمرة فَانْطَلق سَرِیعا حَتّٰی نزعهما عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا بَقِیَّة

❀— حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کے جسم مبارک پر یمن کے تیار شدہ دو حلے تھے' آپ نے فرمایا: اے ضمرہ! کیا تم اپنے لباس کے بارے میں یہ گمان رکھتے ہو کہ یہ تمہیں جنت میں داخل کروادے گا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ میرے لیے دعائے مغفرت کردیں' تو میں ابھی جا کر ان کو اتار دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو ضمرہ کی بخشش کردے! تو وہ تیزی سے (اپنے گھر) گئے اور انہوں نے اپنا لباس اتار دیا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم بقیہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3159 - وَرُوِیَ عَن فَاطِمَة بنت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شرار أمتِی الَّذِیْنَ غذوا بالنعیم الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْن ألوان الطَّعَام وَیلبسُوْنَ ألوان الثِّیَاب ویتشدقون فِی الْکَلَام

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی کتاب ذمّ الْغَیْبَة وَغَیْرِه

❀— رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بدترین وہ لوگ ہوں گے جنہیں نعمتیں میسر ہوں گی' وہ انواع واقسام کے کھانے کھائیں گے اور مختلف قسم کے کپڑے زیب تن کریں گے اور خوبصورت گفتگو کریں گے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ''ذم الغیبة'' میں نقل کی ہے۔ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3160 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سیکون رجال من أمتِی یَاْکُلُوْن ألوان الطَّعَام وَیَشْرَبُونَ ألوان الشَّرَاب وَیلبسُوْنَ ألوان الثِّیَاب ویتشدقون فِی الْکَلَام وَاُوْلَئِكَ شرار أمتِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جو انواع واقسام کے کھانے تناول کریں' مختلف نوعیت کے مشروب نوش کریں گے' مختلف قسم کے کپڑے زیب تن کریں گے' وہ مہذب گفتگو کریں گے' وہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3161 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یرفعهُ قَالَ من لبس ثوب شهرة ألبسهُ اللّٰه اِیَّاه یَوْم الْقِیَامَة ثُمَّ ألهب فِیْهِ النَّار وَمَنْ تشبه بِقوم فَهُوَ مِنْهُم

ذکره رزین فِیْ جَامعه وَلَمْ أره فِیْ شَیْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِیْ جمعهَا

اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لبس ثوب شهرة فِی الدُّنْیَا ألبسهُ اللّٰه ثوب مذلة یَوْم الْقِیَامَة ثُمَّ ألهب فِیْهِ نَارا

وَرَوَاهُ اَیْضًا أخصر مِنْهُ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ روایت بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں: (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی شہرت پذیر لباس زیب تن کرے گا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ایسا لباس پہنائے گا' جس میں آگ کا شعلہ ڈال دے گا۔ جو آدمی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے گا' وہ ان میں سے شمار کیا جائے گا۔

رزین نے یہ روایت اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے۔ میں نے ''اصول'' میں سے کسی کتاب میں یہ روایت نہیں دیکھی' جسے انہوں نے نقل کیا ہو۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیاوی شغل کا لباس زیب تن کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس زیب تن کرے گا اور پھر اس میں آگ کا انگارہ داخل کردے گا۔

انہوں نے اس سے قبل یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔

3162 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنْ عُثْمَان بن جهم عَن زر بن حُبَیْش عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس ثوب شهرة أعرض اللّٰه عَنهُ حَتّٰی یَضَعهُ مَتی وَضعه

www.waseemziyai.com

❀— عثمان بن جہم نے زر بن حبیش اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی شہرت پذیر لباس زیب تن کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیرے گا' یہاں تک کہ وہ آدمی اسے اتار نہیں دیتا' خواہ وہ اسے جب بھی اتارے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الصَّدَقَةِ عَلَی الْفَقِیْرِ بِمَا یَلْبَسُهٗ کَالثَّوْبِ وَنَحْوِهٖ

باب: فقیر کو صدقہ کرتے وقت اسے وہ چیز پیش کرے' جو خود پسند کرتا ہو' مثلاً لباس اور یا اس کی مثل کوئی چیز کے حوالے سے' ترغیبی روایات

3163 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من مُسْلِم کسا مُسْلِما ثوبا اِلَّا کَانَ فِیْ حفظ اللّٰه مَا دَامَ عَلَیْهِ مِنْهُ خرقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ خَالِدِ بْن طهْمَان

وَلَفظ الْحَاکِم سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من کسا مُسْلِما ثوبا لم یزل فِیْ ستر اللّٰه مَا دَامَ عَلَیْهِ مِنْهُ خیط اَوْ سلك

قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی کو زیب تن کرنے کے لیے لباس مہیا کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ وایمان میں رہتا ہے' جب تک وہ لباس اس کے جسم پر باقی رہتا ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے خالد بن طہمان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے الفاظ یوں منقول ہیں:

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی کو لباس زیب تن کرواتا ہے' وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہے' جب تک وہ لباس اس آدمی کے جسم پر باقی رہتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

3164 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا مُسْلِم کسا مُسْلِما ثوبا علی عری کَسَاه اللّٰه من خضر الْجَنَّة وَاَیّمَا مُسْلِم أطْعم مُسْلِما علی جوع أطْعمهُ اللّٰه من ثمار الْجَنَّة وَاَیّمَا مُسْلِم سقی مُسْلِما علی ظمأ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الرَّحِیْق الْمَخْتُوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَایَة اَبِیْ خَالِد یزِید بن عَبْدُ الرَّحْمٰن الدالانی وَحَدِیْثه حسن وَالتِّرْمِذِیّ بِتَقْدِیْم

www.waseemziyai.com

وَتَاْخِیْر وَتقدم لَفْظِهٖ فِیْ اِطْعَام الطَّعَام وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ سعید وَهُوَ أصح وأشبه

قَالَ الْحَافِظِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوْف عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ قَالَ یحْشر النَّاس یَوْم الْقِیَامَة أعری مَا کَانُوْا قطّ وأجوع مَا کَانُوْا قطّ وأظمأ مَا کَانُوْا قطّ وأنصب مَا کَانُوْا قطّ فَمَنْ کسا لِلّٰه عَزَّ وَجَلَّ کَسَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أطْعم للّٰه عَزَّ وَجَلَّ أطْعمهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقی للّٰه عَزَّ وَجَلَّ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل للّٰه أغناه اللّٰه وَمَنْ عَفا للّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَعْفَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أنصب اَی أتعب

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ فِیْ بَاب مَا یَقُوْلُ اِذا لبس ثوبا جَدِیْدا وَفِیْه قَالَ عمر سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لبس ثوبا اَحْسبهُ قَالَ جَدِیْدا فَقَالَ حِیْن یبلغ ترقوته مثل ذٰلِكَ ثُمَّ عمد اِلٰی ثَوْبه الْخلق فَکَسَاهُ مِسْکینا لم یزل فِیْ جوَار اللّٰه وَفِیْ ذمَّة اللّٰه وَفِیْ کنف اللّٰه حَیا وَمَیتًا مَا بَقِی من الثَّوْب سلك

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب مسلمان کسی مسلمان کو لباس زیب تن کرواتا ہے جبکہ دوسرے مسلمان کو لباس کی ضرورت بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس زیب کروائے گا۔ جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا پھل کھلائے گا۔ جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مہر بند مشروب پلائے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوخالد یزید بن عبدالرحمٰن دالانی سے نقل کی ہے اس کی منقول حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرے تقدیم وتاخیر سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں ان کی روایت کے الفاظ اس سے قبل کھانا کھلانے سے متعلق باب میں بھی گزر چکے ہیں انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بطور موقوف روایت نقل کی گئی ہے۔ یہ زیادہ موزون ومستند ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ''اصطناع المعروف'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: قیامت کے روز اکثر لوگوں کو عریانی حالت میں زیادہ پیاس کی حالت میں اور پریشانی کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

جس آدمی نے کسی کو رضائے الٰہی کے لیے لباس زیب تن کروائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) حلہ زیب تن کروائے گا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو رضائے الٰہی کے لیے کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ (آخرت میں) اسے کھانا کھلائے گا۔ جو آدمی کسی کو رضائے الٰہی کے لیے پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے (آخرت میں) پانی پلائے گا۔ جو آدمی نے رضائے الٰہی کے لیے کوئی (نیک) عمل کیا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا۔ جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو معاف کیا ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''النصب'' سے مراد مصائب ومشکلات کا شکار ہونا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے قبل حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ روایت گزر چکی ہے' جو اس باب میں منقول ہے کہ نیا لباس زیب تن کر کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟ اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی لباس زیب تن کرتا ہے (راوی کا بیان ہے:) شاید یہ الفاظ منقول ہے: جو آدمی نیا لباس زیب تن کرتا ہے' جب وہ اپنی گردن تک پہنچتا ہے' تو وہ بوسیدہ لباس پکڑ کر کسی غریب کو پیش کر دیتا ہے' تو ایسا آدمی مسلسل اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں ہوتا ہے' زندگی میں اور انتقال کے بعد بھی' جب تک وہ لباس (اس کے) جسم پر باقی رہتا ہے۔

3165 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعا أفضل الْاَعْمَال اِدْخَال السرُوْر على الْمُؤْمِن كسوت عَوْرَته وأشبعت جوعته اَوْ قضيت لَهُ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' حدیث سے منقول ہے: (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) سب سے بہتر عمل' کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے' خواہ تم کسی کو لباس زیب تن کروا دو' یا اس کے بھوکا ہونے کی صورت میں کھانا کھلا دو اور یا اس کی کوئی دوسری ضرورت پوری کر دو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِبْقَاءِ الشَّیْبِ وَکَرَاهَةِ نَتْفِهٖ

باب: سفید بالوں کو باقی رکھنے اور ان کو اکھیڑنے کے مکروہ ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3166 - عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تنتفوا الشيب فَاِنَّهُ مَا من مُسْلِم يشيب شيبَة فِی الْاِسْلَام اِلَّا كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

وَفِیْ رِوَايَةٍ كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وَلَفْظُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن نتف الشيب وَقَالَ اِنَّهُ نور الْمُسْلِم

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — عمرو بن شعیب' اپنے والد گرامی کی وساطت سے اپنے دادا کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم سفید بالوں کو مت اکھیڑو! اس لیے جس مسلمان کو قبول اسلام کے بعد سفید بال آ جائیں' تو یہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوں گے۔

ایک روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے' اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھاڑنے سے منع کیا ہے' آپ کا ارشاد گرامی ہے: یہ (سفید بال) مسلمان کا نور ہے۔

امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3167 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شَاب شيبَة فِي الْاِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ لَهُ رجل عِنْد ذٰلِكَ فَإِن رجَالًا ينتفون الشيب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شَاءَ فلينتف نوره

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی حالت اسلام میں عمر رسیدہ ہو جائے (سفید بال آ جائیں)' تو وہ بال اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوں گے' حاضرین میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض لوگ سفید بال اکھاڑ دیتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو آدمی پسند کرتا ہے' وہ نور کو اکھاڑ ڈالے۔

امام بزار احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ابن لہیعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن لہیعہ اور بقیہ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔ اس سند کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

3168 - وَعَن عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شَاب شيبَة فِي الْاِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی حالت اسلام میں بوڑھا ہو جائے (اسے سفید بال آ جائیں)' تو قیامت کے دن یہ اس کے لیے نور ہوں گے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3169 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شَاب شيبَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے' (یعنی اسے سفید آ جائیں) تو قیامت کے دن یہ اس کے لیے نور ہوں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3170 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ یكره اَن ینتف الرجل الشعرة الْبَیْضَاء من رَأسه ولحیته

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے سر یا داڑھی کے بالوں کو نوچ لے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3171 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنتفوا الشیب فَاِنَّهُ نور یَوْم الْقِیَامَة

من شَاب شیبَة فِی الْاِسْلَام كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِیئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم سفید بال نہ اکھاڑو! اس لیے کہ قیامت کے دن یہ نور ہوں گے، جس آدمی کو حالت اسلام میں سفید بال آ جائیں، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا، گناہ معاف کر دے گا اور اس کا درجہ بلند کرے گا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنْ خَضْبِ اللِّحْیَةِ بِالسَّوَادِ

باب: داڑھی کو خضاب لگانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3172 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یكون قوم یخضبون فِیْ آخر الزَّمَان بِالسَّوَادِ كحواصل الْحمام لَا یریحون رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من رِوَایَةِ عبید اللّٰه بن عَمْرو الرقی عَن عبد الْكَرِیْم فَذهب بَعْضُهُمْ اِلٰی اَن عبد الْكَرِیْم هٰذَا هُوَ ابْن اَبِیْ الْمخَارِق وَضعف الْحَدِیْثِ بِسَبَبِهٖ وَالصَّوَاب اَنَّهُ عبد الْكَرِیْم بن مَالك الْجَزرِی وَهُوَ ثِقَة احْتج بِهِ الشَّیْخَان وَغَیْرُهمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد ایسے لوگ موجود ہوں گے، جو آخری زمانہ میں آئیں گے، وہ سیاہ خضاب استعمال میں لائیں گے، وہ کبوتروں کی پوٹ کی مثل ہوں گے، وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا اور کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عبید اللہ بن عمرو الرقی کے حوالے سے عبدالکریم سے نقل کیا ہے۔ بعض محدثین نے کہا: عبدالکریم نامی راوی سے مراد عبدالکریم بن ابی مخارق ہے' اور اس کی وجہ سے اس روایت کو ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ البتہ اس بارے میں درست بات یہ منقول ہے: دراصل اس سے عبدالکریم بن مالک جزری ہے' اور بخاری و مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

تَرْهِيْبُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَةِ

باب: مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی' جسم گودنے اور گدوانے والی' بال اکھیڑنے اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والی خواتین کے حوالے سے ترہیبی روایات

3173 - عَنْ اَسْمَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَتِیْ اَصَابَتْھَا الْحَصْبَۃُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُھَا وَاِنِّیْ زَوَّجْتُھَا اَفَاَصِلُ فِیْہِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمَوْصُوْلَۃَ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ اَسْمَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّابْنُ مَاجَہ

❀ — حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! میری لڑکی کو حصبہ کا مرض لاحق ہے' جس وجہ سے اس کے سر کے بال گر چکے ہیں' اب میں نے اس کا نکاح کرنا ہے' تو کیا میں اس کے لیے مصنوعی بال لگوا سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کرتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3174 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَہ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے

www.waseemziyai.com

والی' جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3175 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه الْوَاشِمَات وَالْمُسْتَوْشِمَات وَالْمُتَنَمِّصَات وَالْمُتَفَلِّجَات لِلْحسنِ الْمُغيرَات خلق اللّٰه فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَة فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا لی لَا اَلعن من لَعنه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ كتاب اللّٰه قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْل فَخُذُوهُ وَمَا نهاكم عَنهُ فَانْتَهوا (الْحَشر 7)

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

المتفلجة هِیَ الَّتِیْ تفلج أسنانها بالمبرد وَنَحْوَهُ للتحسين

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی' جسم گدوانے والی' بال اکھیڑنے والی' دانتوں میں کشادگی کے ذریعے خوبصورتی پیدا کر کے' اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرنے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔

ایک عورت نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حوالے سے گفتگو کی' تو آپ نے فرمایا: میں ایسی خاتون پر کیوں لعنت نہ کروں' جس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو' اس کا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی موجود ہے: یہ رسول تمہیں جس چیز کا حکم فرماتے ہیں' اسے حاصل کرلو اور جس سے منع کرتے ہیں' اس سے رک جاؤ۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المتفلجة'' کا مفہوم ہے: جو خاتون اپنے دانتوں میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے' ان میں کشادگی پیدا کرتی ہے۔

3176 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعنت الْوَاصِلَة وَالْمُسْتَوْصِلَة والنامصة والمتنمصة والواشمة والمستوشمة من غير دَاءٍ ۔رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَيْرِه

الْوَاصِلَة الَّتِیْ تصل الشّعْر بِشعر النِّسَاء

وَالْمُسْتَوْصِلَة الْمَعْمُوْل بهَا ذٰلِك

والنامصة الَّتِیْ تنقش الْحَاجِب حَتّٰى ترقه كَذَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗد

وَقَالَ الْخطابِیّ هُوَ من النمص وَهُوَ نتف الشّعْر عَن الْوَجْه

والمتنمصة الْمَعْمُوْل بهَا ذٰلِك

والواشمة الَّتِیْ تغرز الْيَد اَوْ الْوَجْه بالابر ثُمَّ تحشى ذٰلِكَ الْمَكَان بكحل اَوْ مداد

والمستوشمة الْمَعْمُوْل بهَا ذٰلِك

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی' بال اکھیڑنے والی اور بال اکھڑوانے والی' جسم گودنے والی اور گدوانے والی خاتون پر لعنت کی ہے' جبکہ یہ کسی مرض کے بغیر ہو۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الواصلة'' کا مطلب ہے: وہ خاتون جو عورتوں کو مصنوعی بال لگاتی ہے۔ لفظ ''المستوصلة'' کا مطلب ہے: وہ خاتون' جس کو مصنوعی بال لگائے جائیں۔ لفظ ''النامصة'' سے مراد وہ خاتون ہے' جو بھوؤں کے بال نوچتی ہے' تاکہ پتلی ہونے کی وجہ سے خوبصورتی پیدا ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اسی طرح نقل کی ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ لفظ ''نمص'' سے بنایا گیا ہے' اس سے مراد ہے: چہرے کے بال نوچنا جبکہ لفظ ''متنمصة'' سے مراد ہے: وہ خاتون' جس کے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے۔

لفظ ''الواشمة'' سے مراد ہے: وہ عورت جو دوسری عورت کے جسم کو گودتی ہے یا سرمہ بھرتی ہے۔ لفظ ''المستوشمة'' سے مراد ہے: وہ خاتون' جو یہ معاملہ کرواتی ہے۔

3177 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَن جَارِیَة من الْاَنْصَار تزوجت وَاَنَّهَا مَرضت فتمعط شعرهَا فأرادوا اَن يصلوها فسألوا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لعن اللّٰه الْوَاصِلَة وَالْمُسْتَوْصِلَة

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَن امْرَاَة من الْاَنْصَار زوجت ابْنَتهَا فتمعط شعر رَأسهَا فَجَاءَ ت اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهٗ وَقَالَتْ اِن زَوجهَا اَمرنِیْ اَن أصِلَ فِیْ شعرهَا فَقَالَ لَا اِنَّهٗ قد لعن الموصولات

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک انصاری خاتون کا نکاح ہوا' تو وہ مرض کا شکار ہوگئی' اس کے بال گر گئے' اس کے اہلِ خانہ نے اسے مصنوعی بال لگوانے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: بال لگانے والی اور بال لگوانے والی خواتین پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک انصاریہ خاتون نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا' اس لڑکی کے بال جھڑ گئے' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے آپ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کیا' اور عرض کیا: اس کے شوہر نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے مصنوعی بال لگوادوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! مصنوعی بال لگوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3178 - وَعَن حميد بن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف اَنَّهٗ سمع مُعَاوِيَة عَام حج عَلَی الْمِنْبَرِ وَتَنَاول قصَّة من شعر كَانَت فِیْ يَد حرسی فَقَالَ يَا اَهْلِ الْمَدِيْنَة اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينْهَی عَن مثل هٰذَا وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكت بَنو اِسْرَائِيْل حِيْن اتخذها نِسَاؤُهُم

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ الْمسیب قَالَ قدم مُعَاوِیَة الْمَدِیْنَة فَخَطَبنَا وَأخرج كبة من شعر فَقَالَ مَا كنت أرى اَن اَحَدًا یَفْعَله اِلَّا الْیَهُود

اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بلغه فَسَماهُ الزُّوْر

وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ اَن مُعَاوِیَة قَالَ ذَات یَوْم اِنَّكُمْ قد أحدثتم زِیّ سوء وَان نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی عَن الزُّوْر

قَالَ قَتَادَة یَعْنِیْ مَا یكثر بِهِ النِّسَاء أشعارهن من الْخرق

قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بعصا عَلٰی رَاْسِهَا خرقَة فَقَالَ مُعَاوِیَة اَلا هٰذَا الزُّوْر

❀ — حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے منقول ہے: انہوں نے حج کے سال منبر پر بیان کرتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے مصنوعی بال پکڑ کر آگے کی جانب بڑھائے اور فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے امور سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' آپ نے فرمایا:

بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہو گئے جب ان کی عورتیں برائے اعمال کی مرتکب ہوئیں۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری ہوئی' تو انہوں نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میرے گمان کے مطابق یہودیوں کے سوا کوئی آدمی ایسی حرکت نہیں کر سکتا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا' تو آپ نے اسے جھوٹ قرار دیا تھا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے ایک بری چیز ایجاد کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ دینے والی چیز سے منع کیا ہے۔

قتادہ سے منقول ہے: اس سے ان کا مقصد ایسی چیز ہے' جس سے خواتین اپنے بال لمبے کرتی ہیں۔

راوی کا بیان ہے: ایک آدمی عصا لے کر حاضر ہوا' اس کے سر پر کپڑا موجود تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! یہ دھوکہ ہے۔

3179 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خرج بِقصَّة فَقَالَ اِن نسَاء بنی اِسْرَائِیْل كن یجعلن هٰذَا فِیْ رؤوسهن فلعن وَحرم عَلَیْهِنَّ الْمَسَاجِد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط من رِوَایَةِ ابْن لَهِیعَة وَبَقِیَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کا گچھا نکالا' پھر فرمایا:

www.waseemziyai.com

بنی اسرائیل کی خواتین اپنے سروں پر یہ لگایا کرتی تھیں ان پر لعنت بھیجی گئی ہے اور ان پر مساجد حرام قرار دی گئی تھیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں ابن لہیعہ اور بقیہ سے نقل کی گئی ہے۔ اس سند کے باقی راوی ثقہ ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْکُحْلِ بِالْاِثْمِدِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: خواتین وحضرات کا اثمد سرمہ استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3180 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اکتحلوا بالاثمد فَاِنَّهُ یجلو الْبَصَر وینبت الشَّعْر وَزعم اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَت لَهُ مکحلة یکتحل مِنْهَا کل لَیْلَة ثَلَاثَة فِی هٰذِهِ وَثَلَاثَة فِی هٰذِهِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِیْحِهِ فِی حَدِیْثٍ وَلَفْظهمَا قَالَ اِن من خیر أکحالکم الاِثمد اِنَّهُ یجلو الْبَصَر وینبت الشَّعْر

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم اثمد سرمہ استعمال کرو اس لیے یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ راوی سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی موجود تھی آپ اس سے روزانہ رات کے وقت تین بار ایک آنکھ میں اور تین بار دوسری آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ایک طویل روایت کے ضمن میں نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ منقول ہے: تمہارے تمام سرموں سے بہتر سرمہ اثمد ہے اس لیے کہ یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

3181 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر أکحالکم الاِثمد ینْبت الشَّعْر ویجلو الْبَصَر .رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سرموں میں سے افضل اثمد ہے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل ہے اس کے جملہ راوی ثقہ ہے۔

3182 - وَعَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَیْکُمْ بالاِثمد فَاِنَّهُ منبتة للشعر مذهبَة للقذی مصفاة لِلْبَصَرِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل ہے: تم اثمد سرمہ کا التزام کرو اس لیے کہ یہ بال اگاتا ہے گندگی کو ختم کرتا ہے اور نظر کو صاف (تیز) کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن روایت سے نقل کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الطَّعَام وَغَیرِہٖ

کھانے وغیرہ کے احکام ومسائل کا بیان

اَلتَّرغِیبُ فِی التَّسمِیَةِ عَلَی الطَّعَامِ وَالتَّرھِیبُ مَن تَرَکَھَا

باب: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور بسم اللہ ترک کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3183 - عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَاکُل طَعَامہ فِی سِتَّة من اَصحَابہ فجَاء اَعرَابِی فَاکلہ بلقمتین فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ أما اِنَّہٗ لَو سمی کفاکم

رَوَاہُ اَبُو دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیح وَابنُ مَاجَةَ وَابن حبَان فِی صَحِیحہ

وَزَاد فَاِذَا أکل اَحَدُکُم طَعَامہ فلیذکر اسم اللّٰہ عَلَیہِ فَاِن نسی فِی اَولہ فَلیقل بِسم اللّٰہ اَولہ وَآخرہ

وَھٰذِہِ الزِّیَادَة عِند اَبِی دَاوٗد وَابنُ مَاجَةَ مُفرَدَة

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام کے ساتھ کھانا تناول کر رہے تھے' اس موقع پر ایک اعرابی حاضر ہوا' اس نے بھی دو لقمے کھائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ (آدمی) بسم اللہ پڑھ لیتا' تو (یہ طعام) سب کے لیے کافی ہو جاتا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ مزید منقول ہیں: جو آدمی کھانا کھائے' تو وہ اس وقت بسم اللہ پڑھے' اگر وہ اسے پڑھنا بھول جائے' تو یہ کلمات پڑھے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اس کی ابتداء میں اور اس کے اختتام میں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اضافی الفاظ سے نقل کی ہے۔

3184 - وَرُوِیَ عَن سلمَان الْفَارِسِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ من سرہ اَن لَا یجد الشَّیطَان عِندَہ طَعَاما وَلَا مقیلا وَلَا مبیتا فلیسلم اِذا دخل بَیتہ و لیسم علی طَعَامہ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ بات چاہتا ہے کہ شیطان اس کے ہاں کھانے کی کوئی چیز یا آرام کرنے کے لیے کوئی چیز یا رات گزارنے کے لیے کوئی چیز نہ پائے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3185 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا دخل الرجل بَیته فَذکر اللّٰه تَعَالٰی عِنْد دُخُوْله وَعند طَعَامه قَالَ الشَّیْطَان لَا مبیت لکم وَلَا عشَاء وَاِذَا دخل فَلَمْ یذکر اللّٰه عِنْد دُخُوْله قَالَ الشَّیْطَان أدرکتم الْمبیت وَاِذَا لم یذکر اللّٰه عِنْد طَعَامه قَالَ الشَّیْطَان أدرکتم الْمبیت وَالْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے یا کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھے تو شیطان (اپنے کارندوں سے) کہتا ہے: یہاں قیام کے لیے تمہیں جگہ میسر نہیں ہوگی رات کا کھانا بھی میسر نہیں ہوگا۔ جب کوئی آدمی (اپنے گھر میں) داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے: تمہیں قیام کرنے کے لیے جگہ میسر ہوگی اور جب وہ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو شیطان کہتا ہے: تمہیں یہاں رات گزارنے کے لیے جگہ مل جائے گی اور رات کا کھانا بھی مل جائے گا۔

امام مسلم امام ترمذی امام ابوداؤد امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3186 - وَعَن اُمَیَّة بن مخشی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن رَجُلًا کَانَ یَاْکُل وَالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ینظر فَلَمْ یسم اللّٰه حَتّٰی کَانَ فِیْ آخر طَعَامه فَقَالَ بِسم اللّٰه اَوله

وَآخره فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ الشَّیْطَان یَاْکُل مَعَهٗ حَتّٰی سمی فَمَا بَقِی فِیْ بَطْنه شَیْءٍ اِلَّا قاءہ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

مخشی بِفَتْح الْمِیْم وَسُکُون الْخَاء الْمُعْجَمَة بعدهمَا شین مُعْجمَة مَکْسُوْرَة وياء

قَالَ الدَّارَقُطْنِیّ لم یسند اُمَیَّة عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غیر هٰذَا الحَدِیْثِ وَکَذَا قَالَ اَبُوْ عمر النمروی وَغَیْرِہٖ

❀— حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی رسول ہیں سے منقول ہے: ایک آدمی کھانا کھانے لگا رسول کریم صلی

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے' اس نے بسم اللہ نہ پڑھی' حتیٰ کہ جب وہ کھانے سے فراغت حاصل کرنے لگا' تو اس نے یہ کلمات پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ شیطان مسلسل کھانا کھا رہا تھا' حتیٰ کہ اس نے جب بسم اللہ پڑھ لی' تو شیطان کے پیٹ میں' جو چیز بھی تھی' اس نے قے کر دیا۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مخشی'' میں 'م' پر زبر اور 'خ' پر سکون ہے' پھر 'ش' ہے' جس کے نیچے زیر ہے' اس کے بعد 'ی' ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کے علاوہ حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

ابوعمر نمروی اور دیگر محدثین سے بھی اسی طرح مذکور ہے۔

3187 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ هُوَ ابْنُ الْيَمَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذا حَضَرنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاما لم يضع اَحَدنَا يَده حَتّٰى يبْدَأ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا حَضَرنَا مَعَهٗ طَعَاما فجَاء اَعْرَابِى كَاَنَّمَا يدْفع فَذهب ليضع يَده فِى الطَّعَام فَاخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ جَاءَ ت جَارِيَة كَاَنَّمَا تدفع فَذَهَبت لتَضَع يَدهَا فِى الطَّعَام فَاخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَقَالَ اِن الشَّيْطَان يسْتَحل الطَّعَام الَّذِىْ لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِى يسْتَحل بِهٖ فَاَخذت بِيَدِهٖ وَجَاء بِهٰذِهِ الْجَارِيَة يسْتَحل بهَا فَاَخذت بِيَدِهَا فو الذى نَفسِىْ بِيَدِهٖ اِن يَده لفى يَدى مَعَ اَيْدِيْهِمَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ وَاَبُوْ دَاوٗد

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِىْ ذكر التَّسْمِيَة فِىْ حَدِيْث ابْن عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى الْحَمد بعد الْاَكل

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' جو ابن یمانی ہیں' سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک کھانے میں شامل تھے' ہم میں سے کسی آدمی نے بھی کھانے کا آغاز نہیں کیا' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا آغاز نہ کیا تھا' ایک موقع پر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں موجود تھے' ایک اعرابی حاضر ہوا' وہ قدرے جلدی میں تھا' وہ اپنا ہاتھ کھانے پر رکھنے لگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر آپ نے فرمایا: جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے' وہ شیطان کے لیے حلال قرار پاتا ہے' یہ اعرابی اس لیے آیا تھا کہ کھانا اس کے لیے حلال کر دے' تو میں نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ایک لڑکی آئی وہ بھی جلدی میں تھی' اس کے لیے کھانا حلال قرار دے' تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا' اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں بھی بسم اللہ پڑھنے اور کھانے کے اختتام پر الحمدللہ پڑھنے کا بھی' جو آگے چل کر آئے گی۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مِنِ اسْتِعْمَالِ أَوْ اَنِیَ الذَّھَب اَوِ الْفِضَّۃَ وَتَحْرِیْمُہٗ عَلَی الرِّجَالِ وَالنِّسَاء

باب: خواتین وحضرات کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3188 - عَن أم سَلَمَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یشرب فِیْ آنِیۃ الْفضۃ اِنَّمَا یجرجر فِیْ بَطْنہ نَار جَھَنَّم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم اِن الَّذِیْ یَاْکُل اَوْ یشرب فِیْ آنِیۃ الذَّھَب وَالْفِضَّۃ اِنَّمَا یجرجر فِیْ بَطْنہ نَار جَھَنَّم

وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ من شرب فِیْ اِنَاء من ذھب اَوْ فضَّۃ فَاِنَّمَا یجرجر فِیْ بَطْنہ نَارا من جَھَنَّم

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کرتا ہے۔

ان کی ایک دوسری روایت میں یوں منقول ہے: جو آدمی سونے اور یا چاندی کے برتن کو کھانے پینے کے لیے استعمال کرتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

3189 - وَعَنْ حُذَیْفَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تلبسوا الْحَرِیْر وَلَا الدیباج وَلَا تشْرَبُوا فِیْ آنِیۃ الذَّھَب وَالْفِضَّۃ وَلَا تَاْکُلُوْا فِیْ صحافھا فَاِنَّھَا لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَلکم فِی الْاٰخِرَۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم ریشم زیب تن نہ کرو، سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور ان کے پیالوں کو کھانے کے لیے استعمال نہ کرو، اس لیے یہ دنیا میں ان (غیر مسلموں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہوں گے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3190 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِیْر فِی الدُّنْیَا لم یلْبسہُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا لم یشْربھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ شرب فِیْ آنِیۃ الذَّھَب وَالْفِضَّۃ لم یشرب بھَا فِی الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ قَالَ لِبَاس اَھْلِ الْجنَّۃ وشراب اَھْلِ الْجنَّۃ و آنیۃ اَھْلِ الْجنَّۃ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی دنیا میں ریشم زیب تن کرتا

www.waseemziyai.com

ہے' تو وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔ جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرے گا' وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا' جو آدمی سونے یا چاندی کے برتن کو کھانے پینے کے لیے استعمال کرے گا' وہ آخرت میں ایسا نہیں کر سکے گا' آپ نے فرمایا: یہ اہل جنت کا لباس ہے' یہ اہل جنت کا مشروب ہے' اور یہ اہل جنت کے برتن ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3191 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لبس الْحَرِیْر وَشرب من الْفضۃ فَلَیْسَ منا وَمَنْ خبب امْرَاَۃ علی زَوجھَا اَوْ عبدا علی موَالِیْہ فَلَیْسَ منا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰہ بن مُسْلِم اَبَا طیبَۃ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ریشم زیب تن کرے گا اور چاندی کے برتن میں پیے گا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو آدمی کسی خاتون کو اس کے شوہر' یا غلام کو اس کے آقا کے حوالے سے بدظن کرے گا' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ کے سوا اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ وَمَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ النَّفْخِ فِی الْاِنَاءِ وَالشُّرْبِ مَنْ فِی السِّقَاءِ وَمَنْ ثَلْمَۃُ الْقَدَحِ

باب: بائیں ہاتھ سے کھانے یا پینے کے حوالے سے ترہیبی روایات

برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت' مشکیزہ کے منہ سے پینے اور یا ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینے کے حوالے ترہیبی روایات

3192 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یاکلن اَحَدُکُمْ بشمال وَلَا یشربن بھَا فَاِن الشَّیْطَان یَاْکُل بِشمَالِہٖ وَیشْرب بھَا قَالَ وَکَانَ نَافِع یزِید فِیْھَا وَلَا یَاْخُذ بھَا وَلَا یُعْط بھَا

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ بِدُونِ الزِّیَادَۃ

رَوَاہُ مَالك وَاَبُوْ دَاوٗد بِنَحْوِہٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم میں سے کوئی آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز پیے' اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے' اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

راوی سے منقول ہے: نافع روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ اس (بائیں) ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ وہ اس ہاتھ سے دے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بغیر اضافہ کے نقل کی ہے۔

امام مالک اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

3193 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ وَيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَاْخُذْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيُعْطِ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ وَيُعْطِیْ بِشِمَالِهٖ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہر آدمی کو اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے' دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے' دائیں ہاتھ سے لینا چاہیے' دائیں ہاتھ سے دینا چاہیے' اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے' بائیں ہاتھ سے پیتا ہے' اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

3194 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذَا عَنْ فِيْكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا' ایک صحابی نے عرض کیا: اگر برتن میں کوئی گندگی موجود ہو؟ آپ نے فرمایا: تم اسے گرادو' ایک آدمی نے عرض کیا: میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوسکتا؟ تو آپ نے فرمایا: تم اپنے منہ سے برتن کو الگ کردو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3195 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُنْفَخَ فِی الشَّرَابِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوِيْلٍ الْمِصْرِیِّ الْمَعَافِرِیِّ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے برتن میں پانی پینے یا مشروب میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' دونوں نے قرعہ بن عبدالرحمٰن بن حیویل

www.waseemziyai.com

مصری معافری کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

3196 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی اَن یتنفس فِی الْاِنَاء اَوْ ینْفخ فِیْہِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

وَلَفْظِہٖ اِن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی اَن یشرب الرجل من فِی السقاء وَاَن یتنفس فِی الْاِنَاء

قَالَ الْحَافِظ وروی البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ النَّھْی عَن التنفس فِی الْاِنَاء من حَدِیْثِ اَبِیْ قَتَادَۃ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پیے یا برتن میں (پینے کے دوران) سانس لے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس میں برتن میں سانس لینے کی ممانعت کا ذکر موجود ہے۔

3197 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یتنفس فِی الْاِنَاء ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ ھُوَ أمرأ وأروی

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین بار سانس لیتے تھے آپ فرماتے تھے: یہ نہایت خوشگوار اور نہایت سیراب کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3198 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَن ثُمَامَۃ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یتنفس ثَلَاثًا وَقَالَ ھٰذَا صَحِیْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم وَھٰذَا مَحْمُوْل علی اَنَّہٗ کَانَ یبین الْقدح عَن فِیْہِ کل مرّۃ ثُمَّ یتنفس کَمَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سعید الْمُتَقَدّم لَا اَنَّہٗ کَانَ یتنفس فِی الْاِنَاء

❀ — ثمامہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سانس لیتے تھے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صورت ایسے طریقہ پر محمول ہوگی جب ہر بار برتن منہ سے الگ کیا جائے' پھر سانس لیا جائے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے' گزشتہ روایت میں بھی یہ مضمون بیان ہو چکا ہے۔اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن کے اندر سانس لیتے تھے۔

3199 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن اختناث الأسقیة یَعْنِیْ اَن تکسر أفواھھا فیشرب مِنْھَا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِھِمَا

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا منہ کھول کر' اس کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی نوش کیا جائے۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3200 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی اَن یشرب من فِی السقاء فأنبئت اَن رَجُلًا شرب من فِی السقاء فَخرجت عَلَیْہِ حَیَّة

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ مُخْتَصِرًا دون قَوْلِہٖ فأنبئت اِلٰی آخِرہ وَرَوَاہُ الْحَاکِم بِتَمَامِہٖ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع کیا ہے' (راوی کا بیان ہے:) مجھے یہ بیان کیا گیا ہے: ایک آدمی نے مشکیزے کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی پیا' تو اس میں سے سانپ برآمد ہوگیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مکمل نقل کی ہے' پھر کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3201 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن اختناث الأسقیة فَاِن رَجُلًا بَعْدَمَا نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِكَ قَامَ من اللَّیْل اِلَی السقاء فاختنثه فَخرجت عَلَیْہِ مِنْہُ حَیَّة

رَوَاہُ ابْن مَاجَه من طَرِیْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وھرام وَبَقِیَّة اِسْنَادہ ثِقَات

خنث السقاء واختنثه اِذا کسر فَمه اِلٰی خَارج فَشرب مِنْہُ

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے منع کرنے کے بعد ایک دفعہ ایک آدمی رات کے وقت اٹھ کر مشکیزے کی طرف گیا اس کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی پینے لگا تو اس سے سانپ نکل آیا تھا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زمعہ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن وہرام سے منقول ہے اس کی سند کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''حنث السقاء'' اور ''اختنثہ'' سے مراد ایسا شخص ہے جس نے مشکیزے کا منہ باہر کی طرف کھولا پھر اس نے اس سے پانی پیا۔

3202 - وَعَن عِيسَى بن عبد الله بن أنيس عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِداوة يَوْم اَحَد فَقَالَ اخنث الْاِدَاوَة ثُمَّ اشرب من فِيْهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن عبيد الله بن عمر عَنهُ وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الظَّاهِر اَن خبر النَّهْى كَانَ بعد هٰذَا قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَاده بِصَحِيْح

عبيد الله بن عمر يضعف فِي الحَدِيْثِ وَلَا اَدْرِى سمع من عِيسَى أم لَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: غزوۂ احد کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن طلب کیا اور فرمایا: اس کے منہ کو موڑ دو پھر اس کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی پی لو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبیداللہ بن عمر کی وساطت سے عیسیٰ بن عبداللہ سے منقول ہے امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسی سند سے نقل کیا ہے بظاہر اس سے محسوس ہوتا ہے کہ ممانعت کا واقعہ اس کے بعد کا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہ روایت منقول ہے انہوں نے کہا: اس کی سند صحیح نہیں ہے عبیداللہ بن عمر نامی راوی فن حدیث میں ضعیف ہے ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس کا عیسیٰ بن عبداللہ سے سماع ثابت ہے یا نہیں؟ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْأَكْلِ مِنْ جَوَانِبِ الْقَصْعَةِ دُوْنَ وَسْطِهَا

باب: پیالے کے درمیان کی بجائے اس کے اطراف سے کھانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3203 - عَن عبد الله بن بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَة يُقَال لَهَا الغراء يحملهَا اَرْبَعَة رجال فَلَمَّا أضحوا وسجدوا الضُّحَى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصعَة يَعْنِي وَقد أثرد فِيْهَا فالتفوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جثا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِي مَا هٰذِهِ الجلسة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه جعلنى عبدا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلنِيْ جبارا عنيدا ثُمَّ قَالَ

www.waseemziyai.com

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کلوا من جوانبها ودعوا ذروتها یُبَارك لکم فِیْهَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن مَاجَه

ذروتها بِکَسْر الذَّال الْمُعْجَمَة هِیَ اَعْلَاهَا

❀ — حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا برتن تھا' اس کا نام ''غراء'' تھا' اسے چار آدمی اٹھاتے تھے' جب آپ قربانی کرتے' نماز عید سے فراغت حاصل کر لیتے' تو تب وہ برتن لایا جاتا تھا' اس میں ثرید تیار کیا جاتا تھا' لوگ اس کے اطراف میں بیٹھ جاتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی' تو آپ اپنا گھٹنا موڑ لیتے تھے' ایک اعرابی نے عرض کیا: بیٹھنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مہربان آدمی بنایا ہے' اس نے مجھے متکبر اور اظہار فخر کرنے والا نہیں بنایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کے اردگرد سے کھاؤ اور اس کی چوٹی (درمیان) میں تمہارے لیے برکت رکھی گئی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ذروتها'' میں 'ذ' کے نیچے زیر ہے' اس سے مراد ہے: اوپر والا (وسط' درمیانہ) حصہ ہے۔

3204 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبرکَة تنزل وسط الطَّعَام فَکُلُوْا من حافتیه وَلَا تَاْکُلُوْا من وَسطه

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه کلهم عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَنْ سَعِیْدِ بن جُبَیر عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَلَفظ اَبِیْ دَاوٗد وَغَیْرِہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا أکل اَحَدُکُمْ طَعَاما فَلَا یَاْکُل من اَعلَی الصحفة وَلٰکِن لیَاْکُل من اَسْفَلهَا فَاِن الْبرکَة تنزل من اَعْلَاهَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کھانے کے وسط میں برکت نازل ہوتی ہے' تم اس کے اردگرد سے کھاؤ اور تم اس کے وسط (درمیان) سے مت کھاؤ۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان سب نے یہ عطاء بن سائب اور سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: روایت کے الفاظ سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کھانا کھائے وہ برتن کے درمیان سے نہ کھائے بلکہ نیچے والے حصہ (یعنی اطراف) سے کھائے' اس لیے درمیان والے حصہ میں برکت ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرغِیبُ فِی اَکلِ الخِلِّ وَالزَّیتِ وَنَھسِ اللَّحمِ دُونَ تَقطِیعِہٖ بِالسِّکِّینِ اِنْ صَحَّ الخَبَرُ ھُمْ

باب: سرکہ اور زیتون کا تیل استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز گوشت کے لیے چھری استعمال کرنے کے بجائے دانتوں سے نوچ کر تناول کرنا جبکہ اس حوالے سے منقول روایات معتبر ہوں

3205 - عَن جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَھلہ الْاُدم فَقَالُوْا مَا عندنَا اِلَّا الْخلّ فَدَعَا بِہٖ فَجعل یَاْکُل بِہٖ وَیَقُوْلُ نَعمَ الاِدام الْخلّ نَعمَ الاِدام الْخلّ نَعمُ الاِدام الْخلّ

قَالَ جَابر فَمَا زلت اَحَبَّ الْخلّ مُنْذُ سَمعتھَا من نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسلم

قَالَ طَلْحَة بن نَافِع وَمَا زلت اَحَبَّ الْخلّ مُنْذُ سَمعتھَا من جَابر

رَوَاہُ مُسْلِم وروی اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْہُ نَعمَ الاِدام الْخلّ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہلِ خانہ سے سالن کے بارے میں دریافت فرمایا' تو انہوں نے جواب میں عرض کیا: ہمارے پاس صرف سرکہ موجود ہے' آپ نے سرکہ ہی لے لیا' پھر اس کے ساتھ کھانا تناول کرنے لگے' آپ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے' سرکہ بہترین سالن ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' تب سے میں مسلسل اسے استعمال کرتا ہوں۔

طلحہ نامی راوی سے منقول ہے: میں نے جب سے یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' اس وقت سے میں ہمیشہ سرکہ پسند کرتا ہوں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے اس کا ایک ٹکڑا منقول ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

3206 - وَعَن أم ھَانِیء بِنت اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَتْ دخل عَلیّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدکُمْ من شَیْءٍ فَقُلْتُ لَا اِلَّا کسرة یابسة وخل فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قربیہ فَمَا افْتقر بَیت من اِدام فِیہِ خل

رَوَاہُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ

وروی ابْن مَاجَه عَن مُحَمَّد بن زَاذَان قَالَ حَدَّثتنِیْ أم سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَتْ دخل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ علی عَائِشَة وَاَنَا عِنْدَھَا فَقَالَ ھَلْ من غداء قَالَتْ عندنَا خبز وتمر وخل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

www.waseemziyai.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ الإِدام الْخلّ اَللّٰهُمَّ بَارك فِي الْخلّ فَإِنَّهُ كَانَ إِدام الْأَنْبِيَاء قبلي وَلَمْ يقفر بَيت فِيهِ خل

❀—حضرت اُمّ ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ہاں کھانے کے لیے کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں' البتہ ایک خشک روٹی اور سرکہ ہے' آپ نے فرمایا: وہی لے آؤ' ایسے گھر والے لوگ سالن کے محتاج نہیں ہوتے' جس گھر میں سرکہ موجود ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن زاذان سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: حضرت اُمّ سعد رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' انہوں نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' اس وقت میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کھانے کے لیے کوئی چیز ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کھجور' روٹی اور سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے' اے اللہ! سرکہ میں برکت عطا کر! اس لیے کہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کرام کا سالن ہے' جس گھر میں سرکہ ہو' اس گھر والے (سالن کے) محتاج نہیں ہو سکتے۔

3207 - وَعَنْ اَبِیْ أسيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِهِ فَإِنَّهُ من شَجَرَة مباركة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀—حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم زیتون کا تیل کھاؤ' اسے استعمال میں لاؤ' اس لیے یہ بابرکت درخت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہی۔

3208 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعا قَالَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِهِ فَإِنَّهُ طيب مبارك

رَوَاهُ الْحَاكِم شَاهدا

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم کے لیے استعمال کرو' اس لیے یہ طیب و بابرکت ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور شاہد نقل کی ہے۔

3209 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِهِ فَإِنَّهُ من شَجَرَة مباركة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ

www.waseemziyai.com

وَقَالَ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عبد الرَّزَّاق وَكَانَ عبد الرَّزَّاق يضطرب فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀—حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم کے لیے استعمال کرو اس لیے یہ بابرکت درخت ہے۔

امام ابن ماجہ اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: اس روایت کو ہم صرف امام عبدالرزاق سے منقول کے طور پر جانتے ہیں۔ امام عبدالرزاق نے اس روایت کو نقل کرنے میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے اور یہ ایسی ہے جس طرح انہوں نے نقل کی ہے۔

3210 - وَعَن صَفْوَان بن اُمَيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انهسوا اللَّحْم نهسا فَاِنَّهُ أهنأ وأمرأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَفْظُهُ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا آخذ اللَّحْم عَن الْعظم بيَدى فَقَالَ يَا صَفْوَان قلت لَبَّيْكَ قَالَ قرب اللَّحْم من فِيك فَاِنَّهُ أهنأ وأمرأ

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن عبد الْكَرِيْم بن اَبِيْ اُمَيَّة الْمعلم عَن عبد اللّٰه بن الْحَارِث عَنهُ قَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عبد الْكَرِيْم

قَالَ الْحَافِظ عبد الْكَرِيْم هٰذَا روى لَهُ الْبُخَارِيّ تَعْلِيْقا وَمُسْلِمٍ مُتَابعَة وَقد روى من غير حَدِيْثه فروى اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن مُعَاوِيَة عَن عُثْمَان بن اَبِيْ سُلَيْمَان عَنهُ وَعُثْمَان لم يسمع من صَفْوَان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گوشت نوچ کر کھاؤ اس لیے یہ اس طرح لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں: امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یوں منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں ہڈی سے اپنے ہاتھ سے اتار کر گوشت کھا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: تم گوشت کو اپنے منہ کے قریب لے جاؤ (یعنی دانتوں سے نوچ کر کھاؤ) اس طرح یہ زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہوگا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالکریم بن ابوامیہ معلم اور عبداللہ بن حارث کے حوالے سے ان سے نقل کرتے ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت غریب ہے ہم اسے عبدالکریم کے حوالے سے جانتے

www.waseemziyai.com

ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور تعلیق عبدالکریم نامی راوی سے اسے نقل کیا ہے۔ امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے متابعات کے طور پر نقل کیا ہے' پھر انہوں نے اس کے سوا کوئی روایت بیان کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے عبدالرحمٰن بن معاویہ اور عثمان بن ابی سلیمان نامی راوی کے حوالے سے حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ عثمان نامی راوی کا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

3211 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تقطعوا اللَّحْم بالسكين فَاِنَّہٗ صَنِیع الْاَعَاجِم وانهشوه نهشا فَاِنَّہٗ أهنأ وأمرأ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرُہٗ عَنْ اَبِیْ معشر عَن ھِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِیْہِ عَنْھَا وَاَبُوْ معشر ھٰذَا اسْمه نجيح لم يتْرك وَلٰكِن ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِمَّا انكر عَلَیْہِ وَقد صَحَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احتز من كتف شَاة فَاكل ثُمَّ صلی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کھاتے وقت) تم گوشت کو چھری کے ساتھ مت کاٹو' اس لیے یہ عجمی لوگوں کا طریقہ ہے' تم اسے دانتوں سے نوچو' اس لیے یہ لذیذ اور زود ہضم ہوگا۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ابومعشر' ہشام بن عروہ اور ان کے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ ابومعشر کا اصل نام نجیح ہے' وہ متروک نہیں ہے' البتہ اس روایت کے منکر ہونے کے بارے میں قول کیا گیا ہے۔ تاہم یہ روایت مستند روایت کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھایا تھا' پھر نماز پڑھی تھی۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الِاجْتِمَاع علی الطَّعَام

باب: جمع ہو کر کھانا کھانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3212 - عَن وَحشَی بن حَرْب بن وَحشِی بن حَرْب عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَاْكُل وَلَا نشبع قَالَ تجتمعون على طَعَامكُمْ اَوْ تتفرقون قَالُوْا نتفرق قَالَ اجْتَمِعُوْا على طَعَامكُمْ واذْكُرُوا اسْم اللّٰہ تَعَالٰی يُبَارك لكم فِيْہِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وروى ابْن مَاجَه اَيْضًا عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كلوا جَمِيْعًا وَلَا تتفرقوا فَاِن الْبركَة مَعَ الْجَمَاعَة

وَفِيْه عَمْرو بن دِيْنَار قهرمان آل الزبير واهى الْحَدِيْث

www.waseemziyai.com

❀—حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان کا بیان نقل کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کھانا کھانے کے باوجود ہم سیر نہیں ہوتے' آپ نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ جمع ہو کر کھانا کھاتے ہیں' یا علیحدہ علیحدہ؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم علیحدہ علیحدہ کھانا کھاتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: تم جمع ہو کر' بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا کرو' اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہو کر کھانا کھاؤ' علیحدہ علیحدہ مت کھاؤ' اس لیے جماعت کے ساتھ برکت ہوتی ہے۔

اس روایت کی سند میں عمرو بن دینار نامی راوی موجود ہے' جو آل زبیر کا منشی تھا' یہ واہی الحدیث بھی تھا۔

3213 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِی الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِی الْاَرْبَعَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کا کھانا' تین کے لیے کافی ہو جاتا ہے' اور تین آدمیوں کا کھانا' چار افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3214 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِی الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِی الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِی الثَّمَانِيَةَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ سَمُرَةَ دون قَوْلِهِ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِی الثَّمَانِيَةَ

وَزَادَ فِیْ آخِرِه وَيَدُ اللّٰهِ على الْجَمَاعَةِ

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک مرد کا کھانا' دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے' دو کا کھانا چار کو کفایت کر جاتا ہے' اور چار کا کھانا' آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: چار افراد کا کھانا' آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

ان کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہوتا ہے۔

3215 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا جَمِيْعًا وَلَا تتفرقوا فَاِن طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِی الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِی الثَّمَانِيَةَ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جمع ہو کر کھانا کھاؤ' علیحدہ علیحدہ کھانا مت کھاؤ' اس لیے ایک کا کھانا دو کے لیے کفایت کر جاتا ہے' دو کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3216 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَحَبَّ الطَّعَام اِلَى اللّٰهِ مَا كثرت عَلَيْهِ الْاَيْدِی

رَوَاهُ اَبُو يعلٰى وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ فِیْ كتاب الثَّوَاب كلهم من رِوَايَةِ عبد الْمجِيد بن اَبِیْ دَاوٗد وَقد وثق وَلٰكِن فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ نكَارَة

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ وہ کھانا ہے' جس پر ہاتھ زیادہ ہوں۔

امام ابو یعلیٰ' امام طبرانی اور ابو شیخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے عبدالحمید بن ابی داؤد کے حوالے سے نقل کی ہے' اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ اس روایت میں منکر ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْاِمِعَانِ فِی الشِّبَعِ وَالتَّوَسُّعِ فِی الْمَآكِلِ وَالْمَشَارِبِ شَرَهًا وَّبَطَرًا

باب: زیادہ سیر ہو کر کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

نیز کھانے پینے میں ریاکاری' اظہار فخر وغیرہ کے حوالے سے ترہیبی روایات

3217 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِم يَاْكُل فِیْ معى وَاحِد وَالْكَافِر فِیْ سَبْعَة أمعاء

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّابْن مَاجَه وَغَيْرهم

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیّ اَن رَجُلًا كَانَ يَاْكُل أكلا كثيرا فَأسلم فَكَانَ يَاْكُل أكلا قَلِيْلا فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن الْمُؤْمِن يَاْكُل فِیْ معى وَاحِد وَاِن الْكَافِر يَاْكُل فِیْ سَبْعَة أمعاء

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ أضَاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضيفا كَافِرًا فَأمر لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة فحلبت فَشرب حلابها ثُمَّ اُخْرٰى فَشرب حلابها ثُمَّ اُخْرٰى فَشرب حلابها حَتّٰى شرب حلاب سبع شِيَاه ثُمَّ اِنَّهٗ أصبح فَأسلم فَأمر لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة فَشرب حلابها ثُمَّ اُخْرٰى فَلَمْ يستتمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُؤْمِن ليشْرب فِیْ معى وَاحِد وَالْكَافِر يشرب فِیْ سَبْعَة أمعاء

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ مَالك وَالتِّرمِذِیّ بِنَحوِ هَذِه

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے' اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ و دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک آدمی بہت کھانا کھاتا تھا' وہ مسلمان ہو گیا' اس کے کھانے میں کمی آ گئی' اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے' اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک آدمی (کافر) مہمان کی حیثیت سے ٹھہرا' آپ کے حکم کے مطابق اس کے لیے بکری کا دودھ دوہا گیا' اس نے وہ دودھ پی لیا' پھر دوسری بکری کا دودھ دوہ کر لایا گیا' اس نے وہ بھی پی لیا' اس کے لیے پھر دودھ دوہا گیا' اس نے وہ بھی پی لیا' اس طرح اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ آئندہ روز صبح کے وقت اس نے اسلام قبول کر لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں اس کے لیے ایک بکری کا دودھ لایا گیا' پھر دوسری بکری کا دودھ دوہ کر لایا گیا' مگر وہ اسے مکمل طور پر نہ پی سکا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: بیشک مومن ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے' اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

امام مالک اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

3218 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلأ آدَمِیّ وعَاء شرا من بطن بِحَسب ابْن آدم أكيلات يقمن صلبه فَإِن كَانَ لَا محَالة فثلث لطعامه وَثلث لشرابه وَثلث لنَفسِهِ

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ اِلَّا اَن ابْن مَاجَه قَالَ فَإِن غلبت الْآدَمِیّ نَفسه فثلث للطعام الحَدِيْث

❀— حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی شخص ایسا برتن نہیں بھرتا' جو پیٹ سے زیادہ برا ہو' آدمی کے لیے چند لقمے کافی ہو سکتے ہیں' جو اس کی پشت کو سیدھا رکھ سکتے ہیں' اگر زیادہ بھی ہو' تو اس کے پیٹ کا ایک حصہ کھانے کے لیے' ایک حصہ پینے کے لیے اور ایک حصہ سانس لینے کے لیے ہونا چاہیے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ تاہم امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب آدمی پر اس کا نفس غالب آ جائے' تو اس کا ایک حصہ کھانے کے لیے ہونا چاہیے۔

3219 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أكلت ثريدة من خبز وَلحم ثُمَّ أتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ فَجعلت أتجشأ فَقَالَ يَا هٰذَا كف عَنَّا من جشائك فَإِن أكثر النَّاس شبعا فِي الدُّنْيَا أَكْثَرهم جوعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل وَاه جدا فِيهِ فَهد بن عَوْف وَعمر بن مُوسَى لٰكِن رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة أَحَدهمَا ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ

وَزَادُوا فَمَا أكل أَبُو جُحَيْفَة ملْء بَطْنه حَتَّى فَارق الدُّنْيَا كَانَ إِذا تغدى لَا يتعشى وَإِذَا تعشى لَا يتغدى

وَفِي رِوَايَة لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا قَالَ أَبُو جُحَيْفَة فَمَا مَلَأت بَطْنِي مُنْذُ ثَلَاثِينَ سنة

❀ — حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے روٹی اور گوشت سے تیار شدہ ''ثرید'' کھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' مجھے ڈکار آنا شروع ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آدمی! تم ہم سے اپنی ڈکار روکو! اس لیے دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے لوگ' قیامت کے دن بھوکے رہیں گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت' نہایت درجہ کی واہی ہے' اس کی سند میں فہد بن عوف اور عمر بن موسیٰ نامی راوی موجود ہیں۔ تاہم امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو اسناد سے نقل کیا ہے' جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کے بعد حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے تاحیات پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' صبح کے وقت کھانا کھاتے' تو پھر شام کے وقت کھانا نہیں کھاتے تھے اور شام کے وقت کھانا کھاتے' تو پھر صبح کے وقت کھانا نہیں کھاتے تھے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تیس سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

3220 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تجشأ رجل عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كف عَنَّا جشاء ك فَإِن أَكْثَرهم شبعا فِي الدُّنْيَا أطولهم جوعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة يحيى الْبكاء عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ڈکار لی' تو آپ نے فرمایا: تم اپنی ڈکار ہم سے روک کر رکھو! اس لیے دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے لوگ' قیامت کے روز زیادہ کھانے سے محروم رہیں گے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان سب نے اسے یحییٰ بن بکاء کے حوالے سے

www.waseemziyai.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

3221 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَھْلِ الْشِّبَع فِی الدُّنْیَا ھم اَھْلِ الْجُوْع غَدا فِی الْاٰخِرَۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں سیر ہو کر کھانے والے لوگ، کل آخرت میں بھوک کا شکار رہیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3222 - وَرُوِیَ عَن عَطِیَّۃ بن عَامر الْجُھَنِیّ قَالَ سَمِعت سلمَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وأکرہ علی طَعَام یَاْکُلہُ فَقَالَ حسبی اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَکثر النَّاس شبعا فِی الدُّنْیَا أطولھم جوعا یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالْبَیْھَقِیّ وَزَاد فِیْ آخِرہ وَقَالَ یَا سلمَان الدُّنْیَا سجن الْمُؤْمِن وجنۃ الْکَافِر

❀—عطیہ بن عامر جہنی سے منقول ہے: میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا، میں نے اسے کھانے کو ناپسند کیا، جو وہ کھا رہے تھے، انہوں نے کہا: میرے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کافی ہے: دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے لوگ، قیامت کے دن تادیر بھوکے رہیں گے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے سلمان! دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے، اور کافر کے لیے جنت ہے۔

3223 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَوَّل بَلَاء حدث فِیْ ھٰذِہِ الْاُمۃ بعد نبیھا الشِّبَع فَاِن الْقَوْم لما شبعت بطونھم سمنت اَبْدَانھم فضعفت قُلُوْبھم وجمحت شھواتھم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ فِیْ کتاب الضُّعَفَاء وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْجُوْع

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد اس امت میں، جو پہلی مصیبت نازل ہوگی، وہ سیر ہو کر کھانا ہے، اس لیے جو لوگ سیر ہو کر کھائیں گے، تو ان کے بدن موٹے تازے ہوں گے، ان کے دلوں میں کمزوری ہوگی اور شہوت میں شدت ہوگی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الضعفاء میں اور امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الجوع میں بیان کی ہے۔

3224 - وَعَن جعدۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رأی رَجُلًا عَظِیْمِ الْبَطن فَقَالَ بِاُصْبُعِہِ

www.waseemziyai.com

لَو كَانَ هٰذَا فِيْ غير هٰذَا لَكَانَ خيرا لَك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ

❀—حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ملاحظہ کیا' اس کا پیٹ کھانے سے خوب بھرا ہوا تھا' آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر اس کی حالت' اس کے سوا ہوتی' یہ تمہارے لیے بہتر ہوتا۔

امام ابن ابو دنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3225 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ليؤتين يَوْم الْقِيَامَة بالعظيم الطَّوِيْل الأكول الشروب فَلَا يزن عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَلَا نُقِيْم لَهُمْ يَوْم الْقِيَامَة وزنا (الكهف)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ بِاخْتِصَار قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرجل الْعَظِيْم السمين يَوْم الْقِيَامَة فَلَا يزن عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: قیامت کے دن موٹے تازے لمبے کھانے والی آدمی کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا' اگر تم پسند کرو' تو یہ آیت کریمہ تلاوت کر سکتے ہیں: تو قیامت کے دن ہم ان کے لیے وزن قائم نہیں کریں گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک موٹا تازہ آدمی پیش کیا جائے گا' جس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔

3226 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْجُوْع فِيْ وُجُوْه اَصْحَابه فَقَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زمَان يغدى على اَحَدُكُمْ بالقصعة من الثَّرِيد وَيرَاح عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے چہروں پر بھوک کے آثار محسوس کیے' تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو یہ خوشخبری حاصل ہو' عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ صبح کے وقت تمہارے پاس ثرید کا پیالہ آئے گا' تو شام کے وقت بھی اس کی مثل آئے گا' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اس وقت اچھی

www.waseemziyai.com

حالت میں ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں! آج تم اس وقت سے بہتر حالت میں ہو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3227 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير أم إذا غدى عـلـى اَحَدُكُمْ بِجَفْنَة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرٰى وَغدا فِيْ حلَّة وَرَاح فِيْ اُخْرٰى وسترتم بُيُوْتكُمْ كَمَا الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي اللبَاس وَحسنه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ آج بہتر حالت میں ہو یا اس وقت جب تمہیں صبح کے وقت روٹی اور گوشت دیا جائے گا اور شام کے وقت بھی ایسا کھانا مہیا ہوگا' تم صبح کے وقت حلہ زیب تن کرو گے اور شام کے وقت بھی ایسا لباس میسر ہوگا' تم صبح کے وقت حلہ زیب تن کرو گے اور شام کے وقت بھی پہنو گے' تم اپنے گھروں میں اس طرح پردہ لٹکاؤ گے' جس طرح کعبۃ اللہ پر پردہ لٹکایا جاتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' اس لیے اس وقت ہمیں عبادت کے لیے زیادہ وقت میسر ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: تم لوگ آج بہتر حالت میں ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کے ضمن میں نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں بیان ہو چکی ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

3228 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ بجير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أصَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جوع يَوْمًا فَعمد اِلٰى حجر فَوَضعه على بَطْنه ثُمَّ قَالَ اَلا رب نفس طاعمة ناعمة فِي الدُّنْيَا جائعة عَارِية يَوْم الْقِيَامَة

اَلا رب مكرم لنَفسِهِ وَهُوَ لَهَا مهين

اَلا رب مهين لنَفسِهِ وَهُوَ لَهَا مكرم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

❀ — حضرت ابن بجیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' یہ صحابی رسول ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں' کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوک کا غلبہ ہوا' آپ نے پتھر پکڑ کر اپنے بطن اطہر پر باندھ لیا' پھر فرمایا: خبردار! کچھ لوگ دنیا میں کھانے پینے اور نعمتیں حاصل کرنے والے ہوں گے' پھر قیامت کے دن وہ بھوک اور بے لباس کی حالت میں ہوں گے' خبردار! بعض اوقات کوئی آدمی اپنے نفس کی عزت افزائی کرتا ہے' جبکہ وہ (درحقیقت) اپنی بے عزتی کروا رہا ہوتا ہے۔ بعض اوقات کوئی آدمی اپنی بے عزتی کروانے میں مصروف ہوتا ہے' جبکہ حقیقت میں وہ اپنی عزت افزائی میں مصروف ہوتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3229 - وَعَنِ اللَّجْلَاج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَلَأت بَطْنِي طَعَاما مُنْذُ أسلمت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل حسبى وأشرب حسبى يَعْنِىْ قوتى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالْبَيْهَقِىّ

وَزَاد وَكَانَ قد عَاشَ مائَة وَعِشْرِيْنَ سنة خمسين فِى الْجَاهِلِيَّة وَسَبْعِيْنَ فِى الْاِسْلَام

❀ — حضرت لجاج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' اس کے بعد میں نے سیر ہو کر کبھی کھانا نہیں کھایا' میں محض اپنی ضرورت کے مطابق کھاتا ہوں اور حسب ضرورت پیتا ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ان کی حیات مستعار ایک سو بیس (120) سال تھی' پچاس سال زمانہ جاہلیت کے تھے جبکہ ستر (70) سال زمانہ اسلام میں گزارے تھے۔

3230 - وَعَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَآنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد أكلت فِى الْيَوْم مرَّتَيْنِ فَقَالَ يَا عَائِشَة أما تحبين اَن يكون لَك شغل اِلَّا جوفك اْلأكل فِى الْيَوْم مرَّتَيْنِ من الْاِسْرَاف وَاللّٰه لَا يحب المسرفين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

وَفِىْ رِوَايَةٍ فَقَالَ يَا عَائِشَة اتَّخذت الدُّنْيَا بَطْنك اكثر من اَكلَة كل يَوْم سرف وَاللّٰه لَا يحب المسرفين

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا کہ میں نے ایک دن میں دو بار کھانا کھایا ہے' تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم اس چیز کو پسند کرتی ہو کہ تمہارا شغل محض پیٹ بھرنا ہو؟ ایک دن میں دو بار کھانا تناول کرنا' اسراف میں شمار ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی موجود ہے' ایک سند میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! دنیا نے تمہارے پیٹ کو تھام لیا ہے' ایک دن میں ایک بار سے زائد بار کھانا اسراف میں شمار ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اسراف سے کام لینے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

3231 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْاِسْرَاف اَن تَاْكُل كل مَا اشْتهيت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْجُوْع وَالْبَيْهَقِىّ وَقد صحّح الْحَاكِم اِسْنَاده لمتن غير هٰذَا وَحسنه غَيْرِهٖ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیز اسراف میں شمار ہوتی ہے کہ جس چیز کو تم پسند کرو' اسے کھاؤ۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الجوع'' میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی

www.waseemziyai.com

اسے نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے' جو کسی دوسرے متن سے منقول ہو۔کثیر محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

3232 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا أخْشَی عَلَيْكُمْ شهوات الغی فِیْ بطونكم وفروجكم ومضلات الْهوی

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَبَعض أسانيدهم رِجَاله ثِقَات

❀—حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم اپنے پیٹوں اور شرمگاہوں کی پیروی کرتے ہوئے گمراہ کن نفسیاتی خواہشات کی پیروی کرنے لگو۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی بعض اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

3233 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيَنِیْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد ابتعت لَحْمًا بدرهم فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جَابر قلت قرم اَهلِیْ فابتعت لَهُمْ لَحْمًا بدرهم فَجعل عمر يردد قرم اَهلِیْ حَتّٰی تمنيت اَن الدِّرْهَم سقط منی وَلَمْ ألق عمر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' ایک درہم کے عوض میں نے گوشت خریدا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے جابر! یہ کیا چیز ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا: میرے اہل خانہ گوشت کھانے کی خواہش ظاہر کی تھی' تو میں نے ان کے لیے ایک درہم کا گوشت خریدا ہے' تو آپ نے ان کلمات کو دہرانا شروع کر دیا کہ میرے اہلِ خانہ نے گوشت کھانے کی خواہش ظاہر کی' تو میں نے اپنے دل میں کہا: کاش! یہ درہم گم ہو جاتا اور میری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہ ہوتی۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3234 - وروی مَالك عَن يحيی بن سعيد اَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أدْرك جَابر بن عبد اللّٰه وَمَعَهُ حَامِل لحم فَقَالَ عمر أما يُرِيد اَحَدُكُمْ اَن يطوی بَطْنه لجاره وَابْن عَمه فَاَيْنَ تذْهب عَنْكُمْ هٰذِهِ الْاٰيَة اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتكُمْ فِیْ حَيَاتكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (الْاَحْقَاف)

قَالَ الْبَيْهَقِیّ وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن دِيْنَار مُرْسلا وموصولا

قَوْله قرم اَهلِیْ اَی اشتدت شهوتهم للحم

قَالَ الْحَلِيمِیّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذَا الْوَعيد من اللّٰه تَعَالٰی وَاِن كَانَ للْكفَّار الَّذِيْنَ يقدمُونَ علی الطَّيِّبَات الْمحظورة وَلذٰلِكَ قَالَ فاليوم تُجْزونَ عَذَاب الْهون (الْاَحْقَاف 02) فَقَدْ يخْشَی مثله علی المنهمكين فِی الطَّيِّبَات الْمُبَاحَة لِاَن من يعودها مَالَتْ نَفسه اِلَی الدُّنْيَا فَلَمْ يُؤمن اَن يرتبك فِی الشَّهَوَات والملاذ كلما

www.waseemziyai.com

أجَاب نَفسه اِلٰی وَاحِد مِنهَا دَعَتهُ اِلٰی غَیرِهَا فَیصیر اِلٰی اَن لَا یُمکنهُ عصیان نَفسه فِیْ هوی قطّ وینسد بَاب الْعِبَادَة دونه فَاِذَا آل بِهِ الْاَمر اِلٰی هٰذَا لم یبعد اَن یُقَال اَذهَبتُم طَیِّبَاتکُم فِیْ حَیَاتکُم الدُّنیَا وَاستَمتَعتُم بهَا فالیوم تُجزونَ عَذَاب الْهون فَلَا یَنبَغِی اَن تعود النَّفس رُبمَا تمیل بِهٖ اِلَی الشره ثُمَّ یصعب تدارکها ولترض من اَوَّل الْاَمر علی السداد فَاِن ذٰلِكَ اَهْون من اَن تدرب علی الْفساد ثُمَّ یجْتَهد فِیْ اِعَادَتهَا اِلَی الصّلاح وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ الْبَیْهَقِیّ ورویٰنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ اشْتری من اللَّحم المهزول وَجعل عَلَیْهِ سمنا فَرفع عمر یَده وَقَالَ وَاللّٰه مَا اجْتمعَا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قطّ اِلَّا أكل اَحَدهُمَا وَتصدق بِالْاخرِ فَقَالَ ابْن عمر اطعم یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِیْنَ فوَاللّٰهِ لَا یَجْتَمِعَانِ عِنْدِی اَبَدًا اِلَّا فعلت ذٰلِك

❀— امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' جنہوں نے گوشت پکڑا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا کوئی آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی' یا چچازاد بھائی کے لیے لپیٹ ڈالے' تم اس آیت کریمہ سے کیوں غافل ہو؟ (ارشاد ربانی ہے:) تم لوگوں نے اپنی طیب چیزیں دنیا میں حاصل کر لی تھیں اور تم نے ان سے استفادہ کر لیا تھا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت مرسل اور موصول دونوں طریقہ سے منقول ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''قرم اھلی'' کا مطلب ہے: لوگوں کو گوشت کی شدید خواہش تھی۔

علامہ حلیمی سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کی جانے والی یہ وعید خواہ کفارے کے حوالے سے ہے' جو اپنی دینوی زندگی میں طیب اشیاء حاصل کرتے ہیں' جو ممنوع ہوتی ہیں' اسی وجہ سے رب العلمین نے فرمایا: آج تم لوگوں کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ طیب اشیاء میں انہماک کی صورت پیدا کرنے والوں کا حکم بھی اسی کی مثل ہے' اس لیے جو آدمی ایسا کرے گا' تو اس کا نفس دنیا کی طرف مائل ہوگا' اس کے بارے میں یہ اندیشہ باقی رہے گا کہ وہ اپنی نفسانی خواہش کے راستہ پر چل پڑے' جو آدمی اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کریگا' تو اس کا نفس اسے دوسری خواہش کی طرف مائل کرے گا' اس کے لیے ممکن نہیں رہے گا کہ وہ اپنے نفس کی خواہش کے خلاف چلے' خواہ وہ کسی بھی معاملہ کے بارے میں ہو' ایسا آدمی اپنے لیے عبادت کا دروازہ بند کر لیتا ہے' جب ایسی صورتحال درپیش ہوگی' تو اس کے بارے میں یہ کہنا ناممکن نہیں رہے گا کہ سے کہا جائے کہ تم نے طیب اشیاء دینوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں' ان سے استفادہ کر لیا تھا' آج تمہیں اس کے نتیجہ میں ذلت کا راب دیا جائے گا' لہٰذا نفسانی خواہش کے پیچھے چلنا مناسب نہیں ہوگا کہ آدمی نفس کی اطاعت اختیار کرے' اس لیے وہ برائی کی ف بھی مائل ہوسکتا ہے' پھر اس کا تدارک دشوار ہو جائے گا' اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ شروع ہی سے اس پر قابو پانے کی کوشش رے' اس سے بھی زیادہ آسان یہ ہے کہ آدمی خرابی پیدا ہونے سے اسے دور رکھنے کی کوشش کرے اور اسے دوبارہ راہ ہدایت کی

www.waseemziyai.com

طرف لے جانے کی کوشش کرے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہم نے یہ روایت تحریر کی ہے' انہوں نے گوشت خریدا' اس پر گھی استعمال کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دست اقدس بلند کیا اور کہا: قسم بخدا! یہ دونوں چیزیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کبھی جمع نہیں ہوئیں' اگر جمع ہوئیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو کھایا اور دوسری کو بطور صدقہ پیش کر دیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المومنین! آپ تناول کریں' قسم بخدا! اگر یہ دونوں چیزیں میرے پاس بھی جمع ہو جائیں' تو میں بھی ایسا کر کے دکھاؤں گا۔

3235 - وَعَن عَمرو بن شُعَيب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا وَاشْرَبُوا وتصدقوا مَا لم يخالطه اِسْرَاف وَلَا مخيلة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاته اِلٰى عمر ثِقَات يحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ — عمرو بن شعیب اپنی والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کھاؤ' پیو اور صدقہ وخیرات کرو جبکہ اس میں اسراف یا تکبر کی صورت موجود نہ ہو۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3236 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما بعث بِهٖ اِلَى الْيمن قَالَ لَهٗ اِياك والتنعم فَاِن عباد اللّٰه لَيْسُوا بالمتنعمين

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف روانہ کیا' تو آپ نے ان سے یوں فرمایا: تم نعمتوں میں شمولیت سے احتراز کرنا' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے نعمتوں میں رہنا پسند نہیں کرتے۔

امام احمد بن حنبل اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3237 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أشرار أمتِي الَّذِيْنَ غذوا بالنعيم ونبتت عَلَيْهِ أجسامهم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عَبْدُ الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بدترین وہ لوگ ہوں گے' جنہیں نعمتیں میسر ہوں گی اور نعمتوں پر ان کے بدن پرورش پائیں گے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم صرف عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کا معاملہ

www.waseemziyai.com

مختلف ہے۔

3238 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سیکون رجال من أمتِی یَاْکُلُوْن ألوان الطَّعَام وَیَشْرَبُونَ ألوان الشَّرَاب وَیلبسُوْنَ ألوان الثِّیَاب ویتشدقون فِی الْکَلَام فَاُولٰئِك شرار أمتِی

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جوانواع واقسام کے کھانے کھائیں گے' انواع واقسام کے مشروب نوش کریں گے' انواع واقسام کے کپڑے زیب تن کریں گے' بہترین اسلوب میں گفتگو کریں گے' یہ میری امت کے بدترین لوگ شمار ہوں گے۔

امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3239 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُ شرار أمتِی الَّذِیْنَ ولدُوا فِی النَّعِیْمِ وغذوا بِہٖ یَاْکُلُوْن من الطَّعَام ألوانا ویتشدقون فِی الْکَلَام

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْث

❀— حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بدترین وہ لوگ ہوں گے' جو نعمتوں میں پرورش پائیں گے' یہ نعمتیں انہیں بطور غذا میسر ہوں گی' وہ انواع واقسام کے کھانے کھائیں گے اور نہایت خوبصورتی سے گفتگو کریں گے۔

امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور مؤخر الذکر محدث نے اسے ایک روایت کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

3240 - وَعَنْ اَبِیْ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن مطعم ابْن آدم جعل مثلا للدنیا وَاِن قزحه وملحه فَانْظُر اِلٰی مَا یصیر

رَوَاہُ عبد اللّٰہ بن اَحْمد فِیْ زوائده بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ وَزَاد فِیْ بعض طرقه ثُمَّ یَقُوْلُ الْحسن اَوْ مَا رَاَیْتھمْ یطبخونه بالأفواه وَالطّیب ثُمَّ یرْمونَ کَمَا رَاَیْتُمْ قَوْلِہٖ قزحه بتَشْدید الزَّای اَی وضع فِیْہِ القزح وَھُوَ التابل وملحه بتَخْفِیف اللَّام مَعْرُوْف

❀— حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے کھانے کو دنیا کی مثل بیان کیا گیا ہے' وہ کس قدر خوبصورت اور لذیذ ہوتا ہے' پھر بعد میں وہ کیا بن جاتا ہے۔

عبداللہ بن احمد نے یہ روایت اپنی زوائد میں قوی وجید سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

www.waseemziyai.com

کہا: کیا تم لوگوں نے یہ بات دیکھی نہیں ہے کہ جب کھانا پکاتے ہیں' وہ کتنا عمدہ ہوتا ہے' پھر جب اسے (پیٹ سے) نکالتے ہیں' تو اسے کس حالت میں دیکھتے ہو۔

متن مذکور الفاظ ''قزحہ'' میں 'ز' پر تشدید ہے' اس کا مطلب ہے: اس پر قزح ڈالی گئی ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد: تابل ہے۔ لفظ ''ملحہ'' میں 'ل' پر تخفیف ہے' اس سے مراد معروف ومشہور۔

3241 - وَعَن الضَّحَّاك بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ضحاك مَا طَعَامك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحْم وَاللَّبن

قَالَ ثُمَّ يصير اِلٰى مَاذَا قَالَ اِلٰى مَا قد علمت قَالَ فَاِن اللّٰه تَعَالٰى ضرب مَا يخرج من ابْن آدم مثلا للدنيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عَلِيّ بن زيد بن جدعَان

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ فِي الزّهْد ذكر عَيْش النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا: اے ضحاک! تمہاری خوراک کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! گوشت اور دودھ' آپ نے دریافت کیا: پھر وہ کیا چیز بن جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وہ چیز جو آپ جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال اس چیز سے بیان فرمائی ہے' جو ابن آدم (کے پیٹ) سے نکلتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی' صحیح کے راوی ہیں۔ البتہ علی بن زید بن جدعان نامی راوی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: زہد سے متعلق باب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے اسلوب حیات کا ذکر آئے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْهِيْبُ مَنْ اَنْ يَّدْعَى الْاِنْسَانَ اِلَى الطَّعَامِ فَيمْتَنِعُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَالْاَمْرُ بِاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَمَا جَاءَ فِيْ طَعَامِ الْمُتبَارِيِيْنَ

باب: بلا عذر کسی کی دعوت طعام کو قبول نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

نیز اظہار فخر کی بنا پر ایک دوسرے کے مقابلہ میں کھانا کھلانے کے حوالے سے جو ترہیبی روایات منقول ہیں

3242 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ شَرّ الطَّعَام طَعَام الْوَلِيْمَة يدعى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاء وتترك الْمَسَاكِيْن وَمَنْ لم يَاْتِ الدعْوَة فَقَدْ عصى اللّٰه وَرَسُوْله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مَوْقُوْفًا على اَبِيْ هُرَيْرَة

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ مُسْلِم اَیضًا مَرْفُوْعًا اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرّ الطَّعَام طَعَام الْوَلِیْمَة یمْنَعهَا من یَاْتِیهَا ویدعی اِلَیهَا من یأباها وَمَنْ لم یجب الدعْوَة فَقَدْ عصی اللّٰه وَرَسُوْله

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: سب سے ناپسند کھانا ایسے ولیمہ کا کھانا ہے' جس میں صاحب حیثیت لوگوں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو محروم رکھا جائے۔ جو آدمی دعوت قبول نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' طور پر نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''مرفوع'' بھی نقل کیا ہے: (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) سب سے برا کھانا ایسے ولیمہ کا کھانا ہے' جس میں ایسے آدمی کو منع کیا جاتا ہے' جو آتا ہے' اور اس آدمی کو دعوت دی جاتی ہے' جو اس سے انکار کرتا ہے۔ جو آدمی دعوت قبول نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

3243 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دعِی فَلَمْ یجب فَقَدْ عصی اللّٰه وَرَسُوْله وَمَنْ دخل علی غیر دَعْوَة دخل سَارِقا وَخرج مغیرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ یُضعفهُ عَن درست بن زِیَاد وَالْجُمْهُور علی تَضْعِیْفه ووهاه اَبُوْ زُرْعَة عَن أبان بن طَارق وَهُوَ مَجْهُوْل قَالَه اَبُوْ زُرْعَة وَغَیْرِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو دعوت دی جائے' وہ اسے قبول نہ کرے' تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے' جو آدمی دعوت کے بغیر کہیں چلا جائے' تو وہ چور کی حیثیت سے جاتا ہے' اور غارت گر کی حیثیت سے باہر آتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا' پھر انہوں نے اسے درست بن زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جمہور راویوں کے ہاں یہ ضعیف ہے۔ امام زرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ ابان بن طارق کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' جبکہ وہ ایک مجہول راوی ہے۔ امام ابوزرعہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3244 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا دعِی اَحَدُكُمْ اِلَی الْوَلِیْمَة فلیأتها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی آدمی کو دعوت ولیمہ دی جائے' تو اسے یہ دعوت قبول کرنی چاہیے۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3245 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فلیجب

www.waseemziyai.com

عرسا كَانَ اَوْ نَحْوِہٖ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم اِذا دعیتم اِلٰی کرَاع فأجیبوہ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:: جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو دعوت پیش کرے' تو اسے قبول کرنا چاہیے' خواہ وہ نکاح کی ہو' یا اس کے سوا ہو۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: خواہ تمہیں ایک پائی کی دعوت دی جائے' تو تم اسے قبول کرو۔

3246 - وَعَن جَابر هُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا دعِی اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَام فلیجب فَاِنْ شَاءَ طعم وَاِنْ شَاءَ ترك

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کو کھانے کی دعوت دی جائے' تو اسے قبول کرنا چاہیے' خواہ وہ کھانا کھائے' یا کھانا نہ کھائے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3247 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسْلِم علی الْمُسْلِم خمس رد السَّلَام وعیادة الْمَرِیض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشمیت الْعَاطِس

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّیَاْتِیْ اَحَادِیْث من هٰذَا النَّوْع اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان آدمی کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا' مریض کی تیمارداری کرنا' نماز جنازہ میں شامل ہونا' دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس موضوع سے متعلق احادیث مبارکہ آگے آئیں گی' اگر اللہ تعالیٰ چاہا۔

3248 - وروی اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب التوبیخ وَغَیْرِہٖ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتّ خِصَال وَاجِبَة لِلْمُسْلِمِ علی الْمُسْلِم من ترك شَیْئًا مِنْهُنَّ فَقَدْ ترك حَقًّا وَاجِبًا یجِیْبه اِذا دَعَاهُ وَاِذَا لَقِیَه اَن یسلم عَلَیْهِ وَاِذَا عطس اَن یشمته وَاِذَا مرض اَن یعودهُ وَاِذَا استنصحه اَن ینصح لَهُ

www.waseemziyai.com

❀—امام ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''کتاب التوبیخ'' میں دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: چھ امور ایسے ہیں' جو ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان پر لازم ہیں' جو آدمی ان میں سے کسی ایک کو ترک کرتا ہے' وہ لازم حق کو ترک کرنے والا ہوگا: جب کوئی مسلمان دعوت دے' تو اسے قبول کرے' جب ملاقات ہو' تو سلام کہے' جب وہ چھینکے' تو اسے جواب دے' جب وہ مریض ہو' تو اس کی عیادت کی جائے' جب وہ خیرخواہی کا طالب ہو' تو اس کی خیرخواہی کی جائے۔

3249 - وَعَن عِكْرِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن طَعَام المتباريين اَن يُؤْكَل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَقَالَ اكثر من رَوَاهُ عَن جرير لَا يذكر فِيْهِ وَابْن عَبَّاس يُرِيد اَن اكثر الروَاة اَرْسلُوهُ قَالَ الْحَافِظ الصَّحِيْح اَنَّهُ عَن عِكْرِمَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل

المتباريان هما المتماريان المتباهيان

❀—عکرمہ سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ میں کھانا کھلانے سے منع ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: جریر کے حوالے سے منقول ہے کہ اس کے زیادہ راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نام نقل نہیں کیا' ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اکثر راویوں نے اسے بطور ''مرسل'' نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحیح بات یہ ہے کہ حدیث عکرمہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور ''مرسل'' منقول ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اعتباریاں'' سے مراد ریاکاری اور اظہار فخر کے حوالے سے ممتاز لوگ ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ لَعْقِ الْاَصَابِعِ قَبْلَ مَسْحِهَا لِاِحْرَازِ الْبَرَكَةِ

باب: حصول برکت کے لیے انگلیاں چاٹنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3250 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بلعق الْاَصَابِع والصحفة وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَى طَعَامكُمُ الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھانا کھانے کے بعد) برتن کو صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: تم لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3251 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا وَقعت لقْمَة اَحَدُكُم فلیأخذها فلیمط مَا كَانَ بهَا من اَذَی ولیأكلها وَلَا یَدعهَا للشَّیْطَان وَلَا یمسح یَده بالمندیل حَتّٰی یلعق اَصَابِعه فَاِنَّهُ لَا یدْرِی فِیْ اَی طَعَامه الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: (دوران کھانا) جب کسی آدمی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اس سے مٹی وغیرہ صاف کر کے اسے کھالے شیطان کے لیے اسے نہیں چھوڑنا چاہیے اپنے ہاتھ رومال سے اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک وہ اسے چاٹ نہ لے اس لیے وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3252 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّیْطَان لیحضر اَحَدُكُم عِنْد كل شَیْءٍ من شَانه حَتّٰی یحضرهُ عِنْد طَعَامه فَاِذَا سَقَطت لقْمَة اَحَدِكُم فلیأخذها فلیمط مَا كَانَ بهَا من اَذَی ثُمَّ لیأكلها وَلَا یَدعهَا للشَّیْطَان فَاِذَا فرغ فلیلعق اَصَابِعه فَاِنَّهُ لَا یدْرِی فِیْ اَی طَعَامه الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَقَالَ فَاِن الشَّیْطَان یرصد النَّاس اَوْ الْاِنْسَان علی كل شَیْءٍ حَتّٰی عِنْد مطعمه اَوْ طَعَامه وَلَا یرفع الصحفة حَتّٰی یلعقها اَوْ یلعقها فَاِن آخر الطَّعَام الْبركَة

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کے ہر کام میں مداخلت کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے کھانے کے وقت بھی موجود ہوتا ہے جب کسی آدمی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھالے وہ اسے شیطان کے لیے ہرگز نہ چھوڑے (کھانے سے فراغت پر) وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے اس لیے اسے علم نہیں ہے کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

امام مسلم اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: یقیناً شیطان لوگوں (راوی تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں موجود ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے کھانے کے وقت بھی ہوتا ہے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے کھانے کے دوران (موجود) ہوتا ہے اس وقت تک برتن نہیں اٹھانا چاہیے جب تک اسے چاٹ نہ لیا جائے (یعنی صاف نہ کرلیا جائے) اور کھانے کے آخری حصہ میں برکت ہوتی ہے۔

3253 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أكل اَحَدُكُم فلیلعق اَصَابِعه فَاِنَّهُ لَا یدْرِی فِیْ أیتهن الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کھانا کھانے کے بعد آدمی کو اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہیے اس لیے کہ اسے علم نہیں ہے کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3254 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا أکل اَحَدُکُمْ طَعَاما فَلَا یمسح اَصَابِعه حَتّٰی یلعقها اَوْ یلعقها

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک وہ انہیں چاٹ نہ لے یا وہ انہیں چٹوا نہ لے۔

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ حَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی بَعْدَ الْاَکْلِ

باب: کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بجالانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3255 - عَن مَعَاذِ بن أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أکل طَعَاما ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ للّٰہِ الَّذِیْ اَطْعمنِیْ ھٰذَا الطَّعَام ورزقنیه من غیر حول منی وَلَا قُوَّة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ رَوَوْہُ کلهم من طَرِیْق عبد الرَّحِیْم اَبِیْ مَرْحُوم عَن سهل بن مَعَاذٍ وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْھِمَا

❀ — حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کھانا کھانے کے بعد یہ دعا کرتا ہے: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے جس نے مجھے کھلایا اور میری ذاتی صلاحیت کے بغیر مجھے رزق عنایت کیا۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالرحیم کی وساطت سے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے ان دونوں کے بارے میں تفصیلی بحث آگے چل کر آئے گی۔

3256 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ لیرضی عَن الْعَبْد اَن یَاْکُل الْاَکلَة فیحمده عَلَیْھَا وَیشْرب الشربة فیحمده عَلَیْھَا

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه

www.waseemziyai.com

الْأَكلَة بِفَتْح الْهمزَة الْمرة الْوَاحِدَةِ من الْأَكل وَقِيلَ بِضَم الْهمزَة وَهِي اللُّقْمَة

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے خوش ہوجاتا ہے جو کچھ وہ کھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہے جو کچھ وہ پیتا ہے اس پر اس کی حمد بجالاتا ہے۔

امام مسلم امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الاکلۃ'' میں 'ا' پر زبر ہے اور اس سے مراد ایک بار کھانا تناول کرنا ہی۔ ایک قول کے مطابق 'ا' پر پیش ہے اور اس صورت میں اس سے مراد ہے لقمہ ہے۔

3257 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج اَبُوْ بَكْرٍ بالهاجرة اِلَى الْمَسْجِد فَسمع عمر فَقَالَ يَا اَبَا بكر مَا أخرجك هٰذِهِ السَّاعَة قَالَ مَا أخرجنى اِلَّا مَا أجد من حاق الْجُوْع

قَالَ وَاَنا وَالله مَا أخرجنى غَيْرِهٖ فَبَيْنَمَا هما كَذٰلِكَ اِذْ خرج عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أخرجكما هٰذِهِ السَّاعَة قَالَا وَالله مَا أخرجنَا اِلَّا مَا نجده فِيْ بطوننا من حاق الْجُوْع قَالَ وَاَنا وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ مَا أخرجنى غَيْرُهٗ فقوما فَانْطَلقُوْا حَتّٰى اَتَوا بَاب اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يدّخر لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاما كَانَ اَوْ لَبَنًا فَابْطَأَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يَاْتِ لحينه فأطعمه لاَهله وَانْطَلق اِلٰى نخله يعْمل فِيْهِ فَلَمَّا انْتَهوا اِلَى الْبَاب خرجت امْرَاَته فَقَالَتْ مرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبمن مَعَه

قَالَ لَهَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَسَمعهُ وَهُوَ يعْمل فِيْ نخل لَهٗ فجَاء يشْتَد فَقَالَ مرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبمن مَعَهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ بالحين الَّذِيْ كنت تَجِيْء فِيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدقت

قَالَ فَانْطَلق فَقطع عذقا من النّخل فِيْهِ من كل من التَّمْر وَالرّطب والبسر فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أردْت اِلٰى هٰذَا اَلا جنيت لنا من تمره قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْبَبْت اَن تَاْكُل من تمره ورطبه وبسره ولأذبحن لَك مَعَ هٰذَا قَالَ اِن ذبحت فَلَا تذبحن ذَات در فَأخذ عناقًا اَوْ جديا فذبحه وَقَالَ لامْرَاَته اخبزى واعجنى لنا وَاَنْتَ أَعْلَمُ بالخبز فَأخذ نصف الجدى فطبخه وشوى نصفه فَلَمَّا أدْرك الطَّعَام وَوضع بَيْن يَدى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه اَخذ من الجدى فَجعله فِيْ رغيف وَقَالَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ أبلغ بِهٰذَا فَاطِمَة فَاِنَّهَا لم تصب مثل هٰذَا مُنْذُ اَيَّام

فَذهب اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى فَاطِمَة فَلَمَّا أكلُوْا وشبعوا قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبز وَلحم وتمر وَبسر وَرطب ودمعت عَيناهُ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ اِن هٰذَا هُوَ النَّعِيْم الَّذِيْ تسْأَلُوْن عَنهُ يَوْم الْقِيَامَة فَكبر ذٰلِكَ على اَصْحَابه فَقَالَ بل اِذا أصبْتُمْ مثل هٰذَا فضربتم بِاَيْدِيكُمْ فَقولُوا بسم الله فَاِذَا شبعتم فَقولُوا الْحَمْدُ للّٰهِ

www.waseemziyai.com

الَّذِیْ أشبعنا وأنعم علینا فأفضل فَإِن هٰذَا كفاف بِهٰذَا فَلَمَّا نَهَضَ قَالَ لاَبِیْ اَیُّوْبَ ائتنا غَدا وَكَانَ لَا یَاْتِیْ اَحَد اِلَیْهِ مَعْرُوْفا اِلَّا اَحَبَّ اَن یجازیه

قَالَ وَاِن اَبَا اَیُّوْبَ لم یسمع ذٰلِكَ فَقَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرك اَن تَاتیه غَدا فَاَتَاهُ من الْغَد فَاَعْطَاهُ ولیدته فَقَالَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ اسْتَوْصِ بهَا خیرا فَاِنَّا لم نر اِلَّا خیرا مَا دَامَت عندنَا فَلَمَّا جَاءَ بهَا اَبُوْ اَیُّوْبَ من عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أجد لوَصِیَّة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیرا لَهُ من اَن أعْتقهَا فَأعْتقهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه كِلَاهُمَا من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن كیسَان عَن عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس حاق الْجُوْع بحاء مُهْمِلَة وقاف مُشَدَّدَة هُوَ شدته وغلبته

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

صبح روشن ہونے کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سن کر کہا: آپ اس وقت باہر کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں اس لیے آیا ہوں کہ مجھے شدید بھوک لاحق ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! میں بھی اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں' ابھی یہ دونوں شخصیات وہاں موجود تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں آ گئے' آپ نے دریافت کیا: تم دونوں اس وقت کیوں آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: قسم بخدا! ہم اس سخت بھوک کی وجہ سے اس وقت آئے ہیں' تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں بھی اسی وجہ سے باہر آیا ہوں' تم دونوں میرے ساتھ آؤ' یہ حضرات روانہ ہوئے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی چیز محفوظ رکھتے تھے' خواہ وہ چیز کھانا یا دودھ ہوتا' تو اس روز ان کے ہاں جانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قدرے تاخیر ہوگئی۔ آپ مقررہ وقت میں تشریف نہ لے جا سکے' انہوں نے وہ کھانا اپنے افراد خانہ کو کھلا دیا' خود اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کے لیے چلے گئے' جب یہ لوگ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچے ان کی اہلیہ محترمہ باہر آئیں' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی اور آپ کے ساتھیوں کے لیے خوش آمدید' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا: ابوایوب کہاں ہیں؟ اس وقت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ باغ میں کام کرنے میں مصروف تھے' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن لی' پھر وہ تیزی سے دوڑ کر حاضر خدمت ہو گئے' عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لیے خوش آمدید' یارسول اللہ! آپ کے تشریف لانے کا یہ وقت تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: تم درست کہتے ہو' (راوی کا بیان ہے:) پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گئے' انہوں نے کھجوروں کا ایک خوشہ کاٹا' جس میں تر اور خشک بھی تمہیں آپ نے فرمایا: ہمارا یہ مقصد نہیں ہے' ہمیں چن کر کھجوریں دو' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس خوشہ سے کھجوریں تناول کریں' خشک کھائیں' یا تر کھائیں' علاوہ ازیں آپ کے لیے جانور ذبح کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: اگر تم جانور ذبح کرنا چاہتے ہو' تو دودھ دینے والے جانور کو ذبح مت کریں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا' پھر اپنی بیوی سے

www.waseemziyai.com

فرمایا: تم آٹا لے کر روٹی تیار کرو' کیونکہ تم اچھی روٹی تیار کرنا خوب آتی ہے' انہوں نے اس جانور کا نصف گوشت پکایا' پھر نصف بھون لیا' کھانا تیار ہونے پر انہوں نے وہ آپ اور آپ کے صحابہ کے سامنے پیش کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت لے کر روٹی کے ساتھ رکھا' پھر فرمایا: اے ابوایوب! تم یہ کھانا فاطمہ کے پاس پہنچا دو' اس لیے انہوں نے بھی ہماری طرح چند دنوں سے کھانا نہیں کھایا' (حسب حکم) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ وہ کھانا حضرت خاتون جنت کے ہاں پیش کر آئے' جب ان نفوس قدسیہ نے خوب سیر ہو کر کھانا کھا لیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں روٹی' گوشت اور تازہ کھجوریں بھی ملی ہیں' آپ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے' یہ ایسی نعمتیں ہیں' جن کے بارے میں تم سے قیامت کے دن حساب لیا جائے گا' یہ ارشاد گرامی آپ کے ساتھیوں پر قدرے گراں گزرا' آپ نے فرمایا: جب تمہیں اس طرح کی نعمتیں میسر ہوں' ان کی طرف اپنا ہاتھ دراز کرتے وقت بسم اللہ پڑھو اور سیر ہو کر کھانے کے بعد یہ دعا پڑھو:

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے ہمیں کھانے سے سیر کیا اور اس نے ہمیں اپنی نعمتوں سے سرفراز کیا اور خوب عطا کی ہیں'' تو یہ اس کے لیے کفایت کر جائے گا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر جانے لگے' تو اپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کل ہمارے ہاں آنا (راویوں سے منقول ہے:) جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اچھائی کی جاتی تھی' تو آپ اس بات کو پسند کرتے کہ اس کا بدلہ دیا جائے (راوی کا بیان ہے:) جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی' تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حصرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دے رہے ہیں' تم نے کل ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا ہے' آئندہ روز حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی انہیں عنایت فرما دی' پھر آپ نے فرمایا: اے ابو ایوب! اس کے حوالے سے بھلائی کرنے کی تلقین قبول کرو' اس لیے کہ جب تک یہ ہمارے ہاں رہی ہے' ہم نے اس میں بھلائی کے سوا کوئی چیز نہیں دیکھی' جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس کنیز کو لے کر آئے' تو انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین کے مطابق میں نے اس سے بہتر کوئی صورت نہیں پائی کہ میں اسے آزاد کر دوں' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عبداللہ بن کیسان اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور ''حاق الجوع'' میں 'ح' پر زبر ہے' اور 'ق' پر تشدید ہے' اور اس سے مراد ہے: شدید بھوک' سخت بھوک لاحق ہونا' بھوک کا غلبہ ہونا۔

3258 - وَرُوِیَ عَن حَمَّاد بن اَبِیْ سُلَیْمَان قَالَ تعشیت مَعَ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلا أحدثك مَا حَدثنِیْ بِهٖ اَبُوْ عبد اللّٰه بن قیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أكل فشبع وَشرب فَروِیَ

www.waseemziyai.com

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعمنِیْ وأشبعنی وسقانی وأروانی خرج من ذنُوبه کَیَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی

قَالَ الْحَافِظِ وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث کَثِیْرَة مَشْهُورَة من قَول النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیست من شَرط کتَابنَا لم نذکرها

❀ — حماد بن ابی سلیمان سے منقول ہے: میں نے اور ابو بردہ دونوں نے رات کا کھانا اکٹھے کھایا' انہوں نے کہا: میں تمہیں وہ روایت بیان نہ کروں' جو مجھے ابوعبداللہ بن ابی قیس نے بیان کی تھی؟ انہوں نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی خوب سیر ہوکر کھانا کھاتا ہے' اور خوب سیر ہوکر پانی پیتا ہے' پھر یہ دعائیہ کلمات پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے مجھے کھلایا' مجھے خوب سیر کیا' مجھے پلایا' خوب سیر کیا: تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس باب میں زیادہ مشہور روایات ہیں' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر مشتمل ہیں' مگر وہ ہماری اس کتاب کی شرط سے موافقت نہیں رکھتیں' اس وجہ سے ہم انہیں نقل نہیں کر سکتے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ غَسلِ الْیَدِ قَبْلُ الطَّعَامِ اِن صَحَّ الْخَبرُ وَبَعْدَهٗ وَالتَّرْهِیْبُ اَنْ یَّنَامُ وَفِیْ یَدِهٖ رِیْحُ الطَّعَامِ لَا یَغْسِلُهَا

باب: کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز انسان سوکر بیدار ہو' اس وقت اس کے ہاتھوں پر کھانے کی بو ہو اور اس نے ہاتھوں کو نہ دھویا ہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات

3259 - عَن سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأت فِی التَّوْرَاة اِن برکَة الطَّعَام الْوضُوء بعده فَذکرت ذٰلِكَ للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وأخبرته بِمَا قَرَأت فِی التَّوْرَاة

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ برکَة الطَّعَام الْوضُوء قبله وَالْوُضُوء بعده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا یعرف هٰذَا الحَدِیْثِ اِلَّا من حَدِیْثِ قیس بن الرّبیع وَقیس یضعف فِی الحَدِیْث انْتهی

قَالَ الْحَافِظِ قیس بن الرّبیع صَدُوق وَفِیْه کَلَام لسوء حفظه لَا یخرج الْاِسْنَاد عَن حد الْحسن وَقد کَانَ سُفْیَان یکره الْوضُوء قبل الطَّعَام

www.waseemziyai.com

قَالَ الْبَیْهَقِیّ وَكَذٰلِكَ مَالك بن أنس كرهه وَكَذٰلِكَ صاحبنا الشَّافِعِی اسْتحبَّ تَركه وَاحْتج بِالْحَدِیْثِ یَعْنِیْ حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأتی الْخَلَاء ثُمَّ اِنَّهٗ رَجَعَ فَأتی بِالطَّعَامِ فَقیل اَلا تتوضأ قَالَ لم أصل فأتوضأ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَقَالَ اِنَّمَا أمرت بِالْوضُوءِ اِذا قُمْت اِلَی الصَّلَاة

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا کہ کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس کے بعد وضو کیا جائے' میں نے اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلے وضو کیا جائے اور اس کے بعد بھی وضو کیا جائے۔ (یاد رہے یہاں وضو سے مراد وضو صغیر ہے یعنی دونوں ہاتھ دھونا)

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' مؤخر الذکر محدث نے کہا: یہ روایت قیس بن ربیع سے منقول ہے:

قیس نامی راوی کی روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: قیس بن ربیع راوی صدوق ہے' اس کے قوت حافظہ کی وجہ سے اس بارے میں گفتگو کی گئی ہے' اور یہ بات سند کو ''حسن'' کے درجہ سے خارج نہیں کر سکتی۔

کھانے سے قبل وضو کو سفیان مکروہ قرار دیتے تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس وضو کو مکروہ قرار دیا ہے' اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے ترک کرنا مستحب ہے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے' جو یہ ہے: ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے' آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا' آپ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ وضو کرنا پسند کریں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں نماز نہیں ادا کرنے لگا کہ میں وضو کروں۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے' دونوں کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کروں۔

3260 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اَحَبَّ اَن یكثر اللّٰه خیر بَیته فَلْیَتَوَضَّأ اِذا حضر غذاؤه وَاِذَا رفع

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ وَالْمرَاد بِالْوضُوءِ غسل الْیَدَیْنِ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی کی کثرت کر دے' تو اسے چاہیے کہ وہ اس وقت وضو کرے جب کھانا پیش کیا جائے اور جب اسے اٹھایا جائے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہاں وضو سے مراد ''ہاتھ دھونا'' ہے۔

3261 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من نَام وَفِیْ یَده غمر وَلَمْ یغسلهُ فَاَصَابَهُ شَیْءٍ فَلَا یَلُومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَیْضًا عَن فَاطِمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنَحْوِهٖ

الْغمر بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَالْمِیْم بعدهمَا رَاء هُوَ ریح اللَّحْم وزهومته

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں سو جائے کہ اس کے ہاتھ میں (کھانے وغیرہ کی) بو موجود ہو' جسے اسے دھویا نہ ہو' پھر کوئی چیز (موذی جانور) کاٹ لے' تو وہ محض اپنے آپ کو ملامت کرے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مؤخر الذکر محدث اسے ''حسن'' قرار دیتے ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مثل قرار دیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغمر'' میں 'غ' پر زبر' پھر 'م' ہے' پھر 'ر' ہے۔ اس سے مراد گوشت کی بو ہے۔

3262 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الشَّیْطَان حساس لحاس فَاحْذَرُوْهُ على اَنفسكُم من بَات وَفِیْ یَده ریح غمر فَاَصَابَهُ شَیْءٍ فَلَا یَلُومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن یَعْقُوْب بن الْوَلِید الْمدنِیْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْب عَن الْمَقْبُرِی عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ من هٰذَا الْوَجْه وَقد رُوِیَ من حَدِیْثِ سُهَیْل بن اَبِیْ صَالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ انْتهى وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ یَعْقُوْب بن الْوَلِید الْاَزْدِیّ هٰذَا كَذَّاب واتهم لَا یحْتَج بِهٖ لٰكِن رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَالْبَغوِیّ وَغَیْرُهُمَا من حَدِیْثِ زُهَیْر بن مُعَاوِیَة عَن سُهَیْل بن اَبِیْ صَالح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ كَمَا اَشَارَ اِلَیْهِ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ الْبَغوِیّ فِیْ شرح السّنة حَدِیْثٌ حَسَنٌ

وَهُوَ كَمَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَاِن سُهَیْل بن اَبِیْ صَالح وَاِن كَانَ تكلم فِیْهِ فَقَدْ روى لَهُ مُسْلِم فِی الصَّحِیْح احتجاجا واستشهادا وروى لَهُ الْبُخَارِیّ مَقْرُوْنا وَقَالَ السّلمِیّ سَالت الدَّارَقُطْنِیّ لم ترك الْبُخَارِیّ سهیلا فِی الصَّحِیْح فَقَالَ لَا أعرف لَهُ فِیْهِ عذرا وَبِالْجُمْلَةِ فَالْكَلَام فِیْهِ طَوِیْل وَقد روى عَنهُ شُعْبَة وَمَالك وَوَثَّقَهُ الْجُمْهُور وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان زیادہ محسوس کرنے والا'

www.waseemziyai.com

زیادہ چاٹنے والا ہے' تم اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھو۔ جو آدمی اس حالت میں رات گزارتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بو موجود ہو' پھر اسے کوئی چیز نقصان پہنچاتی' تو وہ فقط اپنے آپ کو ملامت کرے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے یعقوب بن ولید مدنی' ابن ابی ذئب اور مقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث سہیل بن ابی صالح اور ان کے والد گرامی (ابو صالح) کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یعقوب بن ولید ازدی نامی راوی' کذاب راوی ہے' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' اور اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ امام بیہقی' امام بغوی اور دیگر محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زہیر بن معاویہ اور سہیل بن ابی صالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس طرح امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے' امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح السنہ میں نقل کیا ہے: یہ روایت حسن ہے' یہ حدیث ایسی ہی ہے' جیسی انہوں نے نقل کی ہے' اس لیے کہ سہیل بن ابی صالح نامی راوی کے حوالے سے خواہ بحث کی گئی ہے' مگر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں اس سے روایات نقل کی ہیں' پھر انہوں نے اس سے استدلال واستشہاد بھی کیا ہے۔ اس کے حوالے سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقرون روایات نقل کی ہیں' سلمی نے کہا: میں نے امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سہیل بن ابی صالح کو ترک کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس حوالے سے تفصیلی گفتگو کی جاسکتی ہے۔ امام شعبہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں' جمہور محدثین اسے ثقہ قرار دیتے ہیں اور یہ روایت حسن ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3263 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات وَفِیْ یَدہ ریح غمر فَاَصَابَہُ شَیْءٍ فَلَا یَلُومن اِلَّا نَفسہ

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بأسانید رجال اَحدھَا رجال الصَّحِیْح اِلَّا الزبیر بن بکار وَقد تفرد بِہٖ کَمَا قَالَ الطَّبَرَانِیّ وَلَا یضر تفرده فَاِنَّہٗ ثِقَة اِمَام

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس حالت میں رات گزارتا ہے' اس کے ہاتھ پر گوشت کی بو موجود ہو' پھر اسے کوئی چیز اذیت پہنچائے' تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی اسانید سے نقل کی ہیں' جن میں سے ایک کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم زبیر بن بکار نامی راوی کا حکم مختلف ہے' جو اس روایت کو بیان کرنے میں منفرد ہے' جس طرح امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔ البتہ اس کا منفرد ہونا' نقصان نہیں دے سکتا' اس لیے وہ ثقہ ہے' اور امام بھی۔

3264 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات وَفِیْ یَدہ ریح غمر

www.waseemziyai.com

فَاَصَابَهُ وضح فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

الوضح بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا بعدهمَا حاء مُهْمِلَة وَالْمرَاد بِهِ هُنَا البرص

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایسی حالت میں رات گزارتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بو موجود ہو پھر اسے کوئی چیز نقصان پہنچائے تو وہ محض اپنے آپ کی ملامت کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

روایت میں منقول لفظ ''الوضع'' میں 'و' اور 'ض' دونوں پر زبر ہے پھر 'ح' ہے۔ یہاں اس سے مراد برص ہے۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الْقَضَاءِ وَغَیْرِہٖ

قضاء وغیرہ کے احکام ومسائل

اَلتَّرْھِیْبُ مَنْ تُوُلِّیَ السَّلْطَنَۃَ وَالْقَضَاءَ وَالْاِمَارَۃَ سِیْمَا لِمَنْ لَّا یَثِقُ بِنَفْسِہٖ وَتَرْھِیْبُ مَنْ وَّثَقَ بِنَفْسِہٖ اَنْ یَّسْاَلَ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ

باب: جو آدمی حکومت' یا قاضی بننے' یا امیر ہونے کے منصب پر فائز ہو' کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز ایسا آدمی جسے اپنی ذات پر اعتماد نہ ہو' جسے اپنی ذات پر اعتماد ہو مگر وہ منصب کا طلبگار رہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات

3265 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کلکُمْ رَاع ومسؤول عَن رَعیتہ الاِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعیتہ وَالرجل رَاع فِیْ اَھلہ ومسؤول عَن رَعیتہ وَالْمَرْاَۃ راعیۃ فِیْ بَیت زَوجھَا ومسؤولۃ عَن رعیتھا وَالْخَادِم رَاع فِیْ مَال سَیّدہ ومسؤول عَن رَعیتہ وکلکم رَاع ومسؤول عَن رَعیتہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر آدمی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا' حاکم وقت نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں سوال کیا جائے گا' آدمی اپنے اہلِ خانہ پر نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں سوال کیا جائے گا' خاتون اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا' خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا اور تم میں سے ہر آدمی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3266 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ سَائل کل رَاع عَمَّا استرعاہ حفظ أم ضیع

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر نگران

www.waseemziyai.com

سے سوال کرے گا' اس چیز کے بارے میں جس پر وہ نگران بنایا گیا تھا' کیا اس نے اس کا تحفظ کیا تھا' یا اسے ضائع کر دیا تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3267 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ولی الْقَضَاء اَوْ جعل قَاضِیا بَیْنَ النَّاس فَقَدْ ذبح بِغَیْر سکین

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ وَمعنی قَوْلِهٖ ذبح بِغَیْر سکین اَن الذّبْح بالسکین یحصل بِهٖ اِراحة الذَّبِیْحَة بتعجیل اِزهاق روحها فَاِذَا ذبحت بِغَیْر سکین کَانَ فِیْهِ تَعْذِیْب لَهَا

وَقِیْلَ اِن الذّبْح لما کَانَ فِیْ ظَاهر الْعرف وغالب الْعَادة بالسکین عدل صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن ظَاهر الْعرف وَالْعَادَة اِلٰی غیر ذٰلِكَ لیعلم اَن مُرَاده صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَوْل مَا یخَاف عَلَیْهِ من هَلَاك دینه دون هَلَاك بدنه ذکره الْخطابِیّ وَیحْتَمل غیر ذٰلِك

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قاضی کے منصب کا نگران بنایا جائے' (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں کے مابین قاضی بنایا جائے' تو وہ چھری کے بغیر ذبح کیا گیا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: روایت میں منقول الفاظ ''وہ چھری کے بغیر ذبح کیا گیا'' کا مطلب یہ ہے کہ چھری سے ذبح کرنے کی صورت میں ذبیحہ کو آرام پہنچانے کا پہلو موجود ہوتا ہے' اس لیے کہ اس طرح اس کی روح جلدی پرواز کی جاتی ہے' مگر جب اسے چھری کے بغیر ذبح کرنے کی صورت اختیار کی جائے' تو اسے شدید تکلیف لاحق ہوتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس عبارت کا یہ مفہوم ہوگا چونکہ عرف عام میں کسی بھی جانور کو چھری سے ذبح کیا جاتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرف اور ظاہری عادت سے عدول کر کے اس کے برعکس صورت کو بیان کر کے واضح فرما دیا کہ آپ کو اس بارے میں اندیشہ ہے کہ ایسے آدمی کا دین ہلاکت کا شکار ہو سکتا ہے' مگر جسم ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا۔ یاد رہے یہ بات علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس میں احتمال کی صورتیں موجود ہیں۔

3268 - وَعَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاة ثَلَاثَة وَاحِد فِی الْجَنَّة وَاثْنَانِ فِی النَّار فَاَمَا الَّذِیْ فِی الْجَنَّة فَرجل عرف الْحق فَقضی بِهٖ وَرجل عرف الْحق فجار فِی الحکم فَهُوَ فِی النَّار وَرجل قضی للنَّاس علی جهل فَهُوَ فِی النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قاضی تین قسم کے ہو سکتے ہیں: ان میں سے ایک جنت میں جائے گا اور دو جہنم میں جائیں گے' جنت میں جانیوالا ایسا آدمی ہوگا' جو حق کو پہچانتا ہوگا' اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوگا۔ وہ آدمی جو حق کو پہچانتا ہوگا' فیصلہ کرتے وقت ظلم کرتا ہوگا' وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ وہ آدمی جو جاہل ہونے کے باوجود لوگوں کا فیصلہ کرتا ہوگا' وہ جہنم میں جائے گا۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے:

3289 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ موهب اَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَكُن قَاضِيا

قَالَ اَوْ تعفيني يَا اَمِيْر الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اذْهَبْ فَاقْض بَيْنَ النَّاس

قَالَ تعفيني يَا اَمِيْر الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عزمت عَلَيْك اِلَّا ذهبت فَقضيت قَالَ لَا تعجل سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من عاذ بِاللّٰهِ فَقَدْ عاذ بمعاذ

قَالَ نعم

قَالَ فَاِنِّیْ أعوذ بِاللّٰهِ اَن أكون قَاضِيا

قَالَ وَمَا يمنعك وَقد كَانَ اَبوك يقْضِي قَالَ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ قَاضِيا فَقضى بِالْجَهْلِ كَانَ من اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ كَانَ قَاضِيا فَقضى بالجور كَانَ من اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ كَانَ قَاضِيا فَقضى بِحَق اَوْ بِعدْل سَاَلَ التفلت كفافا فَمَا اَرْجُو مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالتِّرْمِذِیّ بِاخْتِصَار عَنْهُمَا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ قَاضِيا فَقضى بِالْعَدْلِ فبالحرى اَن ينفلت مِنْهُ كفافا فَمَا اَرْجُو بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَمْ يذكر الْاٰخرين وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَاده عِنْدِی بِمُتَّصِل وَهُوَ كَمَا قَالَ فَاِن عبد اللّٰه بن موهب لم يسمع من عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀—عبداللہ بن موہب سے منقول ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم جاؤ اور قاضی کے منصب پر فائز ہو جاؤ' انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ' لوگوں کے مابین فیصلے کرو' انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ مجھے معاف نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ جاؤ اور فیصلے کرو' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ اس بارے میں جلدی نہ کیجئے گا' کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی پناہ کا طالب ہوتا ہے' وہ قوی ترین ذات کی پناہ کا طالب ہوتا ہے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں' اس بات پر کہ میں قاضی کے منصب پر فائز ہوں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کیوں نہیں کر سکتے' جب کہ تمہارے والد گرامی قاضی کی حیثیت سے فیصلے کرتے رہے ہیں؟ حضرت عبداللہ

www.waseemziyai.com

بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی قاضی ہو پھر وہ جہالت پر مبنی فیصلہ کرے گا' وہ جہنم میں داخل ہوگا' جو آدمی قاضی ہو' پھر ظلم کے مطابق فیصلہ کرے' وہ جہنمی ہوگا' جو آدمی قاضی ہو اور حق کے مطابق (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) انصاف کے مطابق فیصلہ کرے گا' تو وہ درخواست پیش کرے گا' اسے برابری کی بنیاد پر چھوڑ دیا جائے۔

اس کے بعد میں کسی معاملہ کی امید رکھ سکتا ہوں۔

امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے ان دونوں کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی قاضی ہو' وہ انصاف کے مطابق فیصلہ کرے' تو وہ اس بات کا حقدار ہوگا کہ برابری کی بنیاد پر چھٹکارا حاصل کرے' اس کے بعد مجھے کسی چیز کی امید ہو سکتی ہے' انہوں نے دو صورتوں کا ذکر نہیں کیا' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' میرے ہاں اس نے نقل کیا ہے' اس لیے کہ عبداللہ بن موفق نامی راوی کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

3270 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَاعَةً يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ

وَلَفْظُهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُدْعَى الْقَاضِي الْعَدْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ مَا يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ عُمْرِهِ قَطُّ

قَالَ الْحَافِظُ كَذَا فِيْ أَصْلٍ مِنَ الْمُسْنَدِ وَالصَّحِيْحُ تَمْرَةٌ وَعُمْرُهُ وَهُمَا مُتَقَارِبَانِ وَلَعَلَّ أَحَدَهُمَا تَصْحِيْفٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: انصاف کرنے والے پر قیامت کے دن ایسی گھڑی آئے گی' وہ اس بات کی امید کرے گا کہ کاش! اس نے کبھی بھی صرف ایک کھجور کے بارے میں بھی فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کیا ہوا ہوتا۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عدل پسند قاضیوں قیامت کے دن طلب کیا جائے گا' اسے سخت حساب دینا پڑے گا' وہ آرزو کرے گا: کاش! اس نے اپنی زندگی میں کبھی بھی فریقین کے مابین فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسند میں یہی الفاظ منقول ہیں' البتہ درست صورت یہ ہے کھجور کے حوالے سے کبھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ لفظ کھجور اور تمرہ باہم قریب ہیں' تاہم اس بات کا امکان ہے کہ ان میں سے ایک غلط ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3271 - وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ

www.waseemziyai.com

عَن الْإِمَارَة وَمَا هِيَ فناديت بِأَعْلَى صوتي وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَولهَا ملامة وَثَانِيهَا ندامة وَثَالِثهَا عَذَاب يَوْم الْقِيَامَة إِلَّا من عدل وَكَيْف يعدل مَعَ قَرِيبه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀ — حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اگر تم پسند کرتے ہو تو میں تمہیں حکومتی منصب کی تفصیل بتا دیتا ہوں؟ راوی کا بیان ہے: میں نے بلند آواز میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی ابتدا ملامت ہے اس کا وسط ندامت ہے اور اس کی انتہاء قیامت کا عذاب ہے۔ تاہم جو آدمی انصاف سے کام لے اس کا معاملہ مختلف ہے اور کوئی آدمی اپنے قریبی کے ساتھ کیسے انصاف کرسکتا ہے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل ہے۔ اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3272 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شريك لَا اَدْرِي رَفعه أم لَا قَالَ الْإِمَارَة اَولهَا ندامة وأوسطها غَرَامَة وَآخِرهَا عَذَاب يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: شریک نامی راوی نے بیان کیا: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بطور ''مرفوع'' نقل کی ہے یا بطور غیر مرفوع نقل کی ہے۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) حکومتی منصب کی ابتداء ندامت ہے اس کا وسط تاوان کی ادائیگی ہے اور اس کی انتہاء قیامت کے دن عذاب ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3273 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا من رجل يَلِيْ اَمر عشرَة فَمَا فَوق ذٰلِكَ إِلَّا اَتَى اللّٰه مغلولا يَوْم الْقِيَامَة يَده إِلَى عُنُقه فكه بره اَوْ أوثقه إِثمه اَولهَا ملامة وأوسطها ندامة وَآخِرهَا خزى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا يزِيْد بن اَبِيْ مَالك

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی دس یا اس سے زائد لوگوں کے امور کا نگران بنے گا جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا اس کے ہاتھ گردن سے باندھے ہوئے ہوں گے اس کا نیک عمل انہیں کھلوا دے گا اس کا گناہ اسے بند رکھے گا۔ حکومتی عہدے کی ابتداء ملامت ہے اس کا درمیانی حصہ ندامت اور اس کا آخری حصہ قیامت کے دن ذلت ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ البتہ یزید بن ابی مالک نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔

3274 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِیْ وَائِل شَقِيْق ابْن سامة اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتعْمل بشر بن

www.waseemziyai.com

عَاصِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علی صدقات ھوَازن فتخلف بشر فَلَقِیَہُ عمر فَقَالَ مَا خَلفك أما لنا سمعا وَطَاعَة قَالَ بَلٰی وَلٰکِن سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی شَیْئًا من اَمر الْمُسْلِمین اُتِیَ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَھَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِہِ الجسر فھوی فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

قَالَ فَخرج عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کئیبا مَحْزُونا فَلَقِیَہُ اَبُوْ ذَر فَقَالَ مَا لی اَرَاك کئیبا حَزِینًا فَقَالَ مَا لی لَا اَکون کئیبا حَزِینًا وَقد سَمِعت بشر بن عَاصِم یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی شَیْئًا من اَمر الْمُسْلِمین اُتِیَ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَھَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِہِ الجسر فھوی فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَقَالَ اَبُوْ ذَر اَوْ مَا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَالَ اَشھد اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی اَحَدًا من الْمُسْلِمین اُتِیَ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَھَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِہِ الجسر فھوی فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَھِی سَوْدَاءُ مظْلمَة فَاَی الْحَدِیْثین اوجع لقلبك قَالَ کِلَاھُمَا قد اوجع قلبی فَمَنْ یَاْخُذھَا بِمَا فِیْھَا فَقَالَ اَبُوْ ذَر من سلت اللّٰہ

اَنفہ وألصق خَدّہ بِالْاَرْضِ أما اِنَّا لَا نعلم اِلَّا خیرا وَعَسَی اَن ولیتھا من لَا یعدل فِیْھَا اَن لَا تنجو من اِثمھا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَیَاْتِیْ اَحَادِیْث نَحو ھٰذِہٖ فِی الْبَاب بَعْدَہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

سلت اَنفہ بِفَتْح السِّین الْمُھْملَة وَاللَّام بعدھمَا تَاء مثناة فَوق اَی جدعہ

❀ — ابووائل شقیق سے منقول ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بشر بن عاصم کو قبیلہ ''ہوازن'' سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا' انہیں واپس آنے میں تاخیر ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہونے پر انہوں نے سوال کیا: تم واپس جلدی کیوں نہیں آئے؟ کیا اطاعت لازم نہیں ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: ہاں' مگر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمانوں کے کسی معاملہ میں نگران بنایا جائے' جب وہ قیامت کے دن پیش ہوگا' تو اسے جہنم کے پل کے قریب روک لیا جائے گا' اگر وہ نیک ہوگا' تو نجات حاصل کرے گا' اگر وہ برا ہوگا' تو وہ اس پل کے نیچے گر جائے گا اور ستر سال تک وہ اس (گہرائی) میں گرتا رہے گا۔

راوی کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے پریشانی کی حالت میں نکلے' (راستہ میں) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقاتی ہوئی' انہوں نے سوال کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں پریشان کیوں نہ ہوں کہ میں نے بشر بن عاصم سے سنا ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمانوں کے کسی معاملہ میں نگران بنایا جائے گا' وہ قیامت کے دن پیش ہوگا' جہنم کے پل کے پاس اسے روک لیا جائے گا'

www.waseemziyai.com

اگر وہ نیکوکار ہوگا' تو نجات حاصل کرے گا' اگر وہ بدکردار ہوگا' تو وہ اس پل سے نیچے گر جائے گا اور وہ ستر سال تک جہنم (کی گہرائی) میں گرتا رہے گا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: کیا آپ نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں سنی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمانوں میں سے کسی ایک کا نگران بنایا جائے گا' اسے قیامت کے دن پیش کیا جائے گا' جہنم کے پل کے پاس روکا جائے گا' اگر وہ نیکوکار ہوگا' تو نجات حاصل کرے گا' اگر وہ بدکردار ہوگا' تو وہ اس پل سے نیچے گر جائے گا اور وہ جہنم میں ستر سال تک گرتا رہے گا' جبکہ وہ تاریک جگہ ہے۔

پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: ان دونوں روایات میں سے کون سی آپ کے لیے زیادہ پریشانی کا سبب بنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں ان دونوں روایات سے پریشان ہوا ہوں' جب اس منصب میں خرابیاں ہیں' تو پھر اسے کون حاصل کرے گا؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ آدمی جس کی ناک اللہ تعالیٰ کی کوشنودی کے لیے کاٹ دی جائے' اس کے رخسار زمین سے ملا دیے جائیں' ہمیں خیر کا علم ہے' بہت جلد اس منصب پر ایسا آدمی فائز ہوگا' جو انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکے گا اور ایسا آدمی اپنے گناہ سے نجات حاصل نہیں کر سکے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ آگے چل کر موضوع سے متعلق باب میں ایسی روایات آئیں گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

متن میں مذکور الفاظ ''سلت انفہ'' میں 'س' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ل' ہے۔ اس سے مراد ہے: اسے کاٹ دیا جائے۔

3275 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَاكم يحكم بَيْنَ النَّاس اِلَّا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَملك آخذ بقفاه ثُمَّ يرفع رَأسه اِلَى السَّمَاء فَاِن قَالَ ألقه اَلْقَاهُ فَهُوَ فِيْ مهواة اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَيَاْتِيْ لَفْظُهُ فِي الْبَاب بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَفِيْ اِسنادهما مجَالد بن سعيد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حاکم بنایا جائے' وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے' تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں پیش ہوگا' ایک فرشتہ نے اس کی گدی تھامی ہوگی' اس کا سر آسمان کی طرف اٹھا ہوگا' (رب العالمین کی طرف سے) حکم ہوگا: اسے (جہنم میں) پھینک دو' فرشتہ اسے (جہنم میں) ڈال دے گا اور وہ چالیس سال تک اس کی گہرائی میں اترتا رہے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا' ان کے منقول شدہ الفاظ آئندہ باب میں آئیں گے اور ان کی ایک سند میں ایک مجالد بن سعید نامی راوی موجود ہے۔

www.waseemziyai.com

3276 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ حَمْزَة بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلنِیْ علی شَیْءٍ أعیش بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا حَمْزَة نفس تحییها اَحَبَّ اِلَیْك أم نفس تمیتها قَالَ نفس أحییها

قَالَ عَلَیْك نَفسك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا ابْن لَهِیعَة

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا اہلکار متعین فرمادیں تاکہ میری ضروریات کی کفالت ہوسکے؟ آپ نے فرمایا: اے حمزہ! کسی کو زندگی دے دیں' یہ زیادہ پسند کرتے ہو یا کسی کو موت کے گھاٹ اتار دیں؟ انہوں نے عرض کیا: کسی کو زندگی دینا مجھے زیادہ پسند ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اپنے آپ کو (زندہ رکھنا لازم ہے)۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی کے سوا تمام راوی ثقہ ہیں۔

3277 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضرب علی مَنْكِبَیْه ثُمَّ قَالَ أفلحت یَا قدیم اِن مت وَلَمْ تكن اَمِیْرا وَلَا كَاتبا وَلَا عریفا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَفِیْ صَالح بن یحیی بن الْمِقْدَام كَلَام قریب لَا یقْدَح

❀— حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھوں پر اپنا دست اقدس مارا' پھر فرمایا: اے قدیم! تم کامیاب ہوگئے' اگر تمہیں ایسی حالت میں موت آئے کہ تم نہ امیر تھے' نہ معتمد اور نہ ریاستی اہلکار تھے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' صالح بن یحییٰ بن مقدام کے حوالے سے بحث کی گئی ہے' مگر وہ ایسا نہیں ہے کہ اس پر منفی گفتگو کی جائے۔

3278 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تَسْتَعْمِلنِیْ قَالَ فَضرب بِیَدِهٖ علی مَنْكِبی ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا ذَر اِنَّك ضَعِیْفٍ وَاِنَّهَا اَمَانَة وَاِنَّهَا یَوْم الْقِیَامَة خزی وندامة اِلَّا من اَخذهَا بِحَقِّهَا وَأدّی الَّذِیْ عَلَیْهِ فِیْهَا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اہلکار مقرر کرسکتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر اپنا دست اقدس مارا' پھر فرمایا: اے ابوذر! تم ایک کمزور آدمی ہو اور یہ امانت ہے' قیامت کے دن ندامت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تاہم جو آدمی اس کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے گا'

www.waseemziyai.com

اس حوالے سے جواس کے ذمہ لازم ہوگا' اس کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3279 - وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا اَبَا ذَر اِنِّیْ اَرَاك ضَعِیْفا وَاِنِّیْ اَحَبُّ لَك مَا اَحَبُّ لِنَفْسی لَا تؤمرن علی اثْنَیْنِ وَلَا تلین مَال یَتِیْم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! میں ملاحظہ کررہا ہوں' تم کمزور آدمی ہو' تمہارے لیے مجھے وہی چیز پسند ہے' جو مجھے اپنے لیے پسند ہے' تم دوافراد پر بھی امیر بننے کی کوشش مت کرنا اور کسی یتیم کے مال کا نگران بھی نہ بننا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین (بخاری ومسلم) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3280 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ ستحرصون علی الْاِمَارَة وستكون ندامة یَوْم الْقِیَامَة فنعمت الْمُرضعَة وبئست الفَاطِمَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: عنقریب تم لوگ حکومتی عہدے کے حوالے سے حرص سے کام لوگے' یہ قیامت کے دن ندامت کا سبب ہوگی' تو دودھ پلانے والی اچھی ہوتی ہے' اور دودھ چھڑانے والی ناپسند ہوتی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3281 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاُمَرَاءِ ویل لِلعرفاء ویل للأمناء لیتمنین اَقوام یَوْم الْقِیَامَة اَن ذوائبهم معلقَة بِالثُّرَیَّا یدلون بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَاَنَّهُم لم یلوا عملا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: امراء کے لیے ہلاکت ہے' عرفاء (حکومتی عہدے داروں) کے لیے بربادی ہے' امناء (ریاستی مناصب کے حامل لوگوں کے لیے) تباہی ہے' کچھ لوگ قیامت کے دن اس بات کی آرزو کریں گے کہ کاش ان کے بالوں کو ثریا ستارے کے ساتھ لٹکایا جاتا' وہ زمین وآسمان کے مابین ہچکولے کھاتے رہتے' مگر وہ کسی منصب پر فائز نہ ہوتے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے

www.waseemziyai.com

الفاظ ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3282 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَصحح اِسنادها اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لیوشکن رجل اَن یتَمَنّٰی اَنَّهٗ خر من الثریا وَلَمْ یل من اَمر النَّاس شَیْئًا

قَالَ الْحَافِظِ وَقد وَقع فِی الْاِمْلَاء الْمُتَقَدّم بَاب فِیْمَا یتَعَلَّق بالعمال والعرفاء والمکاسین والعشارین فِیْ کتاب الزَّکَاة أغْنی عَن اِعَادَته هُنَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں' جس کی سند صحیح تسلیم کی گئی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب ایسا وقت آئے گا' ایک آدمی خواہش کرے گا کہ وہ ثریا (نام ستارہ) سے گر جاتا مگر وہ کسی معاملہ میں نگران نہ بنایا جاتا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے پہلے املاء کروائی گئی ہے۔ ایک روایت میں گزر چکا ہے' جو سرکاری اہلکاروں' عریفوں' مکاسین اور عشر وصول کرنے والوں کے حوالے سے ہے' یہ روایات زکوٰۃ سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں' یہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

3283 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سَمُرَة لَا تسْأَل الْاِمَارَة فَاِنَّك اِن أعطیتهَا من غیر مَسْأَلَة أعنت عَلَیْهَا وَاِن أعطیتهَا عَن مَسْأَلَة وکلت اِلَیْهَا الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تم حکومت طلب نہ کرنا' اگر طلب کیے بغیر تمہیں یہ دی جائے' تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی' طلب کرنے کی صورت میں اگر تمہیں یہ ملتی ہے' تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3284 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ابْتغی الْقَضَاء وَسَالَ فِیْهِ شُفَعَاء وکل اِلٰی نَفسه وَمَنْ أکره عَلَیْهِ أنزل اللّٰه عَلَیْهِ ملکا یسدده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظُهٗ وَهُوَ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ الْقَضَاء وکل اِلٰی نَفسه وَمَنْ أجبر عَلَیْهِ ینزل عَلَیْهِ ملك فیسدده

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی قاضی کے منصب کو حاصل کرتا ہے' اس مقصد کے لیے وہ سفارشی تلاش کرے گا' تو اسے اس کے سپرد کر دیا جائے گا' جس آدمی کو مجبوری کی بنا پر اس پر فائز کیا جائے'

www.waseemziyai.com

تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتار دیتا ہے' جو اسے درست رکھتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہے' مؤخر الذکر محدث نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ وہی ہیں' جو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ثابت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قاضی کا منصب طلب کرتا ہے' تو اسے اس کی ذات کے سپرد کر دیا جاتا ہے' جو آدمی مجبوراً اس پر فائز کیا جاتا ہے' تو اس پر ایک فرشتہ اتارا جاتا ہے' جو اسے سیدھا رکھتا ہے۔

تَرْغِیْبُ مَنْ وَّلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْعَدْلِ اِمَامًا کَانَ اَوْ غَیْرِہٖ وَتَرْھِیْبُہٗ اَنْ یَّشُقَّ عَلٰی رَعِیَّتِہٖ اَوْ یَجُوْرَ اَوْ یَغُشَّھُمْ اَوْ یَحْتَجِبَ عَنْھُمْ اَوْ یُغْلِقَ بَابَہٗ دُوْنَ حَوَائِجِھِمْ

باب: جو آدمی مسلمانوں کے امور کا نگران بنایا جائے' خواہ وہ حکمران ہو' یا اس کے سوا تو اس کے عدل کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز جو آدمی (حکمران) اپنی رعایا کو مشقت میں ڈالے' یا ان پر ظلم وستم کرے' یا ان کو دھوکہ دینے کی کوشش کرے' یا ان سے حجاب میں رہے' اور یا ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنا دروازہ بند کر دے

3285 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃ یظلھم اللّٰہ فِیْ ظلہ یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظلہ اِمَام عَادل وشاب نَشأ فِیْ عبَادَۃ اللّٰہ وَرجل قلبہ مُعَلّق بالمساجد ورَجُلَان تحابا فِی اللّٰہ اجْتمعَا عَلَیْہِ وتفرقا عَلَیْہِ وَرجل دَعَتْہُ امْرَاَۃ ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰہ وَرجل تصدق بِصَدقَۃ فأخفاھا حَتّٰی لَا تعلم شِمَالہ مَا تنْفق یَمِیْنہ وَرجل ذکر اللّٰہ خَالِیا فَفَاضَتْ عَیناہُ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: سات قسم کے لوگوں کو اس دن اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا' جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا: عادل حکمران' ایسا نوجوان جس کی نشوونما عبادت سے ہوئی ہو' وہ آدمی جس کا دل مسجد سے وابستہ رہتا ہو' وہ دو آدمی جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت رکھتے ہوں' اسی محبت میں وہ ملتے ہوں اور اسی حالت میں وہ الگ ہوتے ہوں' وہ خوبصورت نوجوان جسے کو خوبصورت خاتون دعوت دے' تو وہ جواب میں کہتا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہوں۔ وہ آدمی جو صدقہ کرتے وقت اسے اس قدر پوشیدہ رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا چیز خرچ کی ہے۔ وہ آدمی جو صدقہ کرتے وقت اسے اس قدر پوشیدہ رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا چیز خرچ کی ہے۔ وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ جائیں۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3286 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وَيُفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِيْن

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ

وَحسنه ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی دعاء ردّ نہیں کی جاتی: روزہ دار آدمی جب تک وہ افطاری نہ کرے' عادل حکمران اور مظلوم کی دعا' اللہ تعالیٰ ان کی دعاء کو بادلوں سے اوپر لے جاتا ہے' اس کے لیے آسمان کی دروازے کھول دیتا ہے' پھر فرماتا ہے: مجھے میری عزت کی قسم! میں تمہاری ضرور اعانت کروں گا' خواہ قدرے تاخیر سے کروں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

3287 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن المقسطين عِنْد اللّٰه على مَنَابِر من نور عَن يَمِيْن الرَّحْمٰن وكلتا يَدَيْهِ يَمِيْن

الَّذِيْنَ يعدلُوْنَ فِيْ حكمهم وأهليهم وَمَا ولوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدل وانصاف سے کام لینے والے لوگ' (بروز قیامت) اللہ تعالیٰ کے حضور نور کے منبروں پر رحمٰن کی دائیں جانب موجود ہوں گے جبکہ اس کی دونوں اطراف ہی دائیں ہیں' یہ ایسے لوگ ہوں گے' جو فیصلہ کرتے وقت اپنے افراد خانہ سے انصاف سے کام لیتے ہوں گے اور ان امور میں بھی انصاف سے کام لیتے ہوں گے' جن پر وہ نگران بنائے گئے ہوں گے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3288 - وَعَن عِيَاض بن حمَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّة ثَلَاثَة ذُوْ سُلْطَان مقسط موفق وَرجل رَحِيْم رَقِيْق الْقلب لكل ذِيْ قربى مُسْلِم وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال

رَوَاهُ مُسْلِم

المقسط الْعَادِل

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جنت میں تین قسم کے لوگ ہوں گے: انصاف پسند حکمران' جسے توفیق دی گئی ہو وہ آدمی جو سب مسلمان قرابت داروں پر مہربان ہو اور نرم دل بھی اور وہ پاک دامن آدمی جو عیالدار ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المقسط'' کا مطلب ہے: انصاف وعدل سے کام لینے والا آدمی۔

3289 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْم من اِمَام عَادل أفضل من عبَادَة سِتّینَ سنة وحد یُقَام فِی الْاَرْض بِحقِّهِ أزكى فِیهَا من مطر اَرْبَعِیْنَ صباحا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَاِسْنَاد الْکَبِیْر حسن

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عادل حکمران کا ایک دن' ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے' اور زمین میں ایک حد قائم کرنا' زمین کے لیے چالیس سال کی بارش سے زیادہ مفید ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور معجم کبیر کی سند حسن ہے۔

3290 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَة عدل سَاعَة أفضل من عبَادَ ة سِتّینَ سنة قیام لَیْلهَا وَصِیَام نَهَارهَا وَیَا اَبَا ھُرَیْرَة جور سَاعَة فِیْ حکم اَشد وَأعظم عِنْد اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ من معاصی سِتّینَ سنة

وَفِیْ رِوَایَةٍ عدل یَوْم وَاحِد أفضل من عبَادَة سِتّینَ سنة

رَوَاہُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! ایک گھڑی کا انصاف ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے' جس میں رات کو نوافل میں گزارا گیا ہو اور دن میں روزہ رکھا گیا ہو۔ اے ابو ہریرہ! فیصلہ کرتے وقت ایک گھڑی کا ظلم' اللہ تعالیٰ کے ہاں ساٹھ سال کے گناہوں سے زیادہ بڑا ہے۔

ایک روایت میں مذکور ہے: ایک دن کا انصاف' ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3291 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ النَّاس اِلَی اللّٰہِ یَوْم الْقِیَامَة وأدناهم مِنْهُ مَجْلِسا اِمَام عَادل وَأبْغض النَّاس اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وأبعدهم مِنْهُ مَجْلِسا اِمَام جَائِر

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مُخْتَصِرًا اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ اَشد النَّاس عذَابا یَوْم الْقِیَامَة اِمَام جَائِر وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب ومحبوب وہ آدمی ہوگا' جوانصاف پسند حکمران ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ برا ظالم آدمی اور جابر حکمران ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط ہیں ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اوراس کی روایت ''متابعات'' میں حسن شمار کی جاتی ہے۔

3292 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل النَّاس عِنْد اللّٰه منزلَة يَوْم الْقِيَامَة اِمَام عَادل رَفِيق وَشر عباد اللّٰه عِنْد اللّٰه منزلَة يَوْم الْقِيَامَة جَائِر خرق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَحَدِيثه حسن فِي المتابعات

❀—حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدروفضیلت کے لحاظ سے سب سے زیادہ افضل عادل اور نرم مزاج حکمران ہوگا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدروفضیلت کے اعتبار سے سب سے براوہ آدمی ہوگا جوظالم اور جابر حکمران ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس کی روایت متابعات میں شمار کی جاتی ہے۔

3293 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاء بِالْاِمَامِ الجائر يَوْم الْقِيَامَة فتخاصمه الرّعية فيفلجوا عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ سد ركنا من اَرْكَان جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَهٰذَا الحَدِيْثُ مِمَّا انكر على أغلب بن تَمِيْم

فيفلجوا عَلَيْهِ بِالْجِيْم اَى يظهروا عَلَيْهِ بِالْحجَّةِ و البرهان ويقهروه حَال الْمُخَاصمَة

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ظالم حکمران کو پیش کیا جائے گا' رعایا اس کے خلاف مقدمہ پیش کرے گی' وہ لوگ اس کے خلاف قوی دلیل پیش کریں گے' تو اسے کہا جائے گا کہ تم ارکان جہنم میں سے ایک رکن کو بھر ڈالو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اوراس روایت میں اغلب بن تمیم کے حوالے سے اسے منکر کہا گیا ہے۔

متن میں مذکور ''فیفلجوا علیہ'' میں 'ج' ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے خلاف قوی ومضبوط حجت پیش کردیں گے اور مقدمہ کے حوالے سے اسے مغلوب کردیں گے۔

3293 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَشد اَهْلِ النَّارِ عذَابا يَوْم الْقِيَامَة من قتل نَبيا اَوْ قَتله نَبِي وَاِمَام جَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

www.waseemziyai.com

اِلَّا لَیْث بن اَبِیْ سلیم وَفِی الصَّحِیْح بعضه

وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَاِمَام ضَلَالَة

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اہل جہنم میں سے زیادہ عذاب اس آدمی کو دیا جائے گا' جس نے کسی نبی کو شہید کیا ہوگا' یا کسی نبی اسے قتل کیا ہوگا' یا جو ظالم حکمران ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' البتہ لیث بن ابی سلیم نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے' اس کا کچھ حصہ صحیح میں منقول ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے' مگر انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: گمراہ حکمران۔

3294 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة یبغضهم اللّٰه البیاع الحلاف والفتی المختال وَالشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْاِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَهُوَ فِیْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا: قسمیں اٹھا کر (اپنی چیز) فروخت کرنے والا آدمی' تکبر کرنے والا شخص' بوڑھا زانی اور جابر حکمران۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہی۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی صحیح میں اس کی مثل منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: جھوٹا حکمران اور غریب تکبر کرنے والا۔

3295 - وَعَن طَلْحَة بن عبید اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اَیهَا النَّاس لَا یقبل اللّٰه صَلَاة اِمَام جَائِر

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد الْعَدوی وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَعبد اللّٰه هٰذَا واه مُتَّهم وَهٰذَا الحَدِیْثِ مِمَّا أنكر عَلَیْهِ

❀—حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ ظالم حکمران کی نماز قبول نہیں کرے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن عبید عدوی کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبداللہ نامی راوی واہی ہے' وہ متہم ہے' یہ روایت ان احادیث میں سے ایک ہے' جس کے سبب اس پر انکار کیا گیا ہے۔

3296 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا یقبل اللّٰه لَهُمْ شَهَادَة اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه فَذكر مِنْهُم الاِمَام الجائر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' اللہ تعالیٰ ان کی گواہی کو قبول نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں میں سے ایک ظالم حکمران کا ذکر بھی کیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3297 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السُّلْطَان ظلّ اللّٰہ فِی الْاَرْض یأوی اِلَیْہِ کل مظلوم من عباده فَإِن عدل کَانَ لَہُ الْاَجر وَکَانَ یَعْنِیْ علی الرّعیة الشُّکر وَإِن جَار اَوْ حاف اَوْ ظلم کَانَ عَلَیْہِ الْوزر وَعَلَی الرّعیة الصَّبْر وَإِذَا جارت الْوُلَاة قحطت السَّمَاء وَإِذَا منعت الزَّکَاة ھَلَکت الْمَوَاشِی وَإِذَا ظھر الزِّنَا ظھر الْفقر والمسکنة وَإِذَا أخفرت الذِّمَّة أدیل الْکفَّار اَوْ کلمة نَحْوَھَا

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ

وَتقدم لَفْظُہٗ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَہٗ وَالْبَیْھَقِیّ وَلَفْظُہٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذا وَقعت فِیکُمْ خمس وَاَعُوْذ بِاللّٰہِ اَن تکون فِیکُمْ اَوْ تدرکوھن مَا ظَھرت الْفَاحِشَة فِیْ قوم قطّ یعْمل بھَا فیھم عَلَانِیَة اِلَّا ظھر فیھم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِیْ لم تکن فِیْ أسلافھم وَمَا منع قوم الزَّکَاة اِلَّا منعُوا الْقطر مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَھَائِم لم یمطروا وَمَا بخس قوم الْمِکْیَال وَالْمِیْزَان اِلَّا أخذُوا بِالسِّنِیْنَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَا حکم أمراؤھم بِغَیْر مَا أنزل اللّٰہ اِلَّا سلط عَلَیْھِمْ عدوھم فاستنقذوا بعض مَا فِیْ اَیْدیھم وَمَا عطلوا کتاب اللّٰہ وَسنة نبیہ اِلَّا جعل اللّٰہ بأسھم بَیْنھم

رَوَاہُ الْحَاکِم بِنَحْوِہٖ من حَدِیْثِ بُرَیْدَة وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: حاکم' زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے' اس کے بندوں میں سے' ہر مظلوم حاکم کی پناہ میں ہوتا ہے' اگر وہ عدل سے کام لے گا' تو اسے اس کا ثواب ملے گا' اس کی رعایا پر شکر بجالانا ضروری ہوتا ہے' اگر وہ ظلم کا مرتکب ہو (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تو اس پر گناہ ہوگا' رعایا پر صبر کرنا ضروری ہے' جب حکمران ظلم کا مرتکب ہوتا ہے' تو آسمان سے قحط کا نزول ہوتا ہے' جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی بند کر دیں' تو مویشیوں کی ہلاکت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے' جب زنا کاری عام ہو جائے' تو غربت اور مسکینی پھیل جاتی ہے' اور جب عہد شکنی عام ہو جائے' تو کفار کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے' یا اس کی مثل دوسرے الفاظ ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں' روایت کے یہ الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی' جب تمہارے درمیان پانچ امور ظاہر ہوں

www.waseemziyai.com

گے' میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ تم ان لوگوں کے درمیان موجود ہو' یا تم اس زمانہ کو پاؤ' جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جائے' پھر یہ کام ان میں کھلے عام ہونے لگے' تو ان کے درمیان طاعون وغیرہ امراض عام ہو جاتے ہیں' جو ان سے پہلے لوگوں میں وہ موجود نہیں ہوتے' جب کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی بند کر دیتی ہے' تو آسمان سے ان پر بارش روک لی جاتی ہے' اگر حیوانات موجود نہ ہوں' تو ان پر بارش کا نزول بالکل نہ ہو' جب کوئی قوم ماپ اور وزن میں بے ایمانی کا مظاہرہ کرے' تو ان پر قحط سالی کا تسلط ہو جاتا ہے' حالات دیگر کون ہوں ہو جاتے ہیں' ظالم حکمران آ جاتے ہیں' جب حکمران قرآن کے مطابق فیصلے نہ کریں' تو ان لوگوں پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے' جو ان سے اشیاء چھین لیتا ہے' جب لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت نبوی کے احکام معطل کر دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان کی ہلاکت کا سامان پیدا کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے' جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3298 - وَعَن بكير بن وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی أنس أحدثك حَدِيْثا مَا أحدثه كل اَحَد اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ على بَاب الْبَيْت وَنَحْنُ فِيْهِ فَقَالَ الْاَئِمَّة من قُرَيْش اِن لی عَلَيْكُمْ حَقًا وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًا مثل ذٰلِكَ مَا اِن استرحموا رحموا وَاِن عَاهَدُوا وفوا وَاِن حكمُوْا عدلوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ مِنْهُم فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ

❀ — بکیر بن وہب سے منقول ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' میں یہ حدیث ہر ایک کو بیان نہیں کرتا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے پر کھڑے تھے' ہم اس گھر میں داخل ہوئے' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمران لوگ قریش سے ہوں گے' بلاشبہ میرا تم لوگوں (قریش) پر حق ہے' ان لوگوں کا بھی تم پر حق ہوگا' جو اس کی مثل ہوگا' جب ان سے رحم طلب کیا جائے' وہ رحم کرتے ہیں' اگر وہ وعدہ کرتے ہیں' تو وہ اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں' جب وہ فیصلہ کرتے ہیں' تو انصاف سے کام لیتے ہیں۔ ان میں سے جو آدمی ایسا نہیں کرے گا' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل شدہ ہیں۔ امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3299 - وَعَن سيار بن سَلَامَة اَبِی الْمِنْهَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت مَعَ اَبِی على اَبِی بَرزَة وَاِن فِیْ اُذُنِیْ لقرطين وَاَنَا غُلَام قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُمَرَاء من قُرَيْش ثَلَاثًا مَا فعلوا ثَلَاثًا مَا حكمُوْا فعدلوا واسترحموا فرحموا وعاهدوا فوفوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ مِنْهُم فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بنصه

www.waseemziyai.com

❀— سیار بن سلامہ ابومنہال سے منقول ہے: میں اور میرے والد گرامی دونوں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے' اس وقت میرے کانوں میں بالیاں موجود تھیں' میں چھوٹا لڑکا تھا' حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمرانوں کا تعلق قبیلہ قریش سے ہوگا' آپ نے یہ بات تین بار دہرائی' پھر آپ نے فرمایا: جب تک وہ لوگ تین امور انجام دیتے رہیں گے: وہ کسی معاملہ میں انصاف سے فیصلہ کریں گے' جب ان سے رحم طلب کیا جائے گا' وہ رحم کریں گے اور جب وہ وعدہ کریں گے' اسے پورا کریں گے۔ جب ان میں سے کوئی ایسا نہیں کرے گا' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی' تمام فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام بزار اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

3300 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی بَاب بَیت فِیْہِ نفر من قُرَیْش وَأخذ بِعضَادَتَیْ الْبَاب فَقَالَ هَلْ فِی الْبَیْت اِلَّا قرشی قَالَ فَقیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غیر فَلان ابْن اُخْتنَا فَقَالَ ابْن اُخْت الْقَوْم مِنْهُم ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَا الْاَمر فِیْ قُرَیْش مَا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حکمُوْا عدلوا وَاِذَا قسموا أقسطوا فَمَنْ لم یفعل ذٰلِكَ مِنْهُم فَعَلَیْہِ لعنة اللّٰہ وَالْمَلَائِکَة وَالنَّاس اَجْمَعِیْنَ لَا یقبل مِنْہُ صرف وَلَا عدل

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ ثِقَات وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر کے دروازہ پر کھڑے تھے' جس میں قریش سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے کواڑوں کو تھاما' پھر فرمایا: کیا اس گھر میں قریش سے تعلق رکھنی والے لوگ رہتے ہیں؟ جواب میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ایک آدمی ہمارا بھانجا ہے' آپ نے فرمایا: قوم کا بھانجا بھی ان کا فرد شمار ہوتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: حکومت اس وقت تک قریش میں رہے گی' جب تک ان سے رحم طلب کیا جائے گا' تو وہ رحم کریں گے' جب وہ فیصلہ کریں گے' انصاف کے مطابق فیصلہ کریں گے' جب وہ تقسیم کاری کریں گے' تو انصاف سے کام لیں گے' ان میں سے جو آدمی ایسا نہیں کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی عبادت قبول نہیں کرے گا' خواہ وہ فرض ہو' یا نوافل۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3301 - وَعَن مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تقدس أمة لَا یقْضی فِیْهَا بِالْحَقِّ وَلَا یَأْخُذ الضَّعِیْف حَقه من الْقوی غیر متعتع

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ عَائِشَة مُخْتَصِرًا وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ ابْن مَاجَه مطولا من حَدِيْثِ اَبِیْ سعید

❀—حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی امت پاک نہیں ہوسکتی، جس میں حق کے مطابق فیصلہ نہیں ہوگا اور جس میں کمزور آدمی طاقتور آدمی سے بغیر کسی پریشانی کے اپنا حق حاصل نہیں کر سکے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، جو مختصر ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بطور طویل روایت نقل کیا ہے۔

3302 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طلب قَضَاء الْمُسْلِمين حَتّٰى يَنَالهُ ثُمَّ غلب عدله جوره فَلهُ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی مسلمانوں کے قاضی ہونے کے منصب کو طلب کرتا ہے، پھر اس عہدے پر فائز ہو جاتا ہے، اور اس کا ظلم اس کے انصاف پر غالب آ جائے، تو اسے جہنم میں پھینکا جائے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3303 - وَعَنْ اَبِیْ بُرَيْدَ ة عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاة ثَلَاثَة قَاضيان فِی النَّار وقَاض فِی الْجَنَّة رجل قضى بِغَيْر حق يعلم بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فِی النَّار وقاض لَا يعلم فَاَهْلك حُقُوق النَّاس فَهُوَ فِی النَّار وقاض قضى بِالْحَقِّ فَذٰلِكَ فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم لَفْظه وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀—ابو بریدہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: قاضی تین قسم کے ہو سکتے ہیں، دو قسم کے قاضی جہنم میں داخل ہوں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا: ایک وہ آدمی ہوگا، جو علم ہونے کے باوجود حق کے منافی فیصلہ کرتا ہوگا، وہ جہنم میں جائے گا، ایک وہ قاضی ہے، جو علم نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے حقوق کو نقصان پہنچائے گا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ ایک وہ قاضی ہے، جو حق کے مطابق فیصلہ کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، ان کے الفاظ اس سے پہلے مذکور ہو چکے ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے، روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں:

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.waseemziyai.com

3304 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ مَعَ القَاضِی مَا لم یجر فَاِذَا جَار تخلی عَنہُ وَلَزِمَہ الشَّیْطَان

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ فَاِذَا جَار تبرأ اللّٰہ مِنْہُ رَوَوْہُ کلھم من حَدِیْثِ عمرَان الْقطَّان وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَعمْرَان یَاْتِی الْکَلَام عَلَیْہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ — حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ ظلم کا مرتکب نہیں ہوتا' جب وہ ظلم کا ارتکاب کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ ہو جاتا ہے' اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جب وہ ظلم کا مرتکب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ ہو جاتا ہے۔

ان سب محدثین نے اسے عمران قطان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

عمران نامی راوی کے حوالے سے گفتگو آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3305 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن مُسْلِما ویھودیا اخْتَصمَا اِلٰی عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرَأی الْحق لِلْیَھُودِیّ فَقضی لَہٗ عمر بِہٖ فَقَالَ لَہُ الْیَھُودِیّ وَاللّٰہ لقد قضیت بِالْحَقِّ فَضَربہُ عمر بِالدرۃِ وَقَالَ وَمَا یدْریك فَقَالَ الْیَھُودِیّ وَاللّٰہ اِنَّا نجد فِی التَّوْرَاۃ لَیْسَ قَاض یقْضِی بِالْحَقِّ اِلَّا کَانَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ملك وَعَن شِمَالہ ملك یسددانہ ویوفقانہ للحق مَا دَامَ مَعَ الْحق فَاِذَا ترك الْحق عرجا وترکاہ

رَوَاہُ مَالك

❀ — حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک مسلمان اور ایک یہودی' دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے' تو آپ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا' یہودی نے کہا: قسم بخدا! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کو درہ سے ضرب لگائی اور فرمایا: تجھے کیسے علم ہوا؟ یہودی نے عرض کیا: قسم بخدا! ہم نے' تورات میں پڑھا ہے' جو قاضی حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے' تو اس کے دائیں اور بائیں طرف ایک ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ وہ فرشتے اسے درست رکھتے ہیں' حق کی اسے' توفیق دیتے ہیں' جب تک وہ حق کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ حق کو ترک کر دیتا ہے' تو وہ دونوں فرشتے اس سے الگ ہو کر اوپر روانہ ہو جاتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3306 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یرفعہُ قَالَ یُؤْتِیْ بِالْقَاضِی یَوْم الْقِیَامَۃ فَیُوْقف علی شَفِیر جَھَنَّم فَاِن اَمر بِہٖ دفع فھوی فِیْھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَہٗ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ مجَالد عَن عَامر عَن مَسْرُوق عَنہُ وَتقدم لفظ ابْن مَاجَہ فِی الْبَاب قبله

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' روایت منقول ہے: (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن قاضی کو پیش کیا جائے گا' دوزخ کے کنارے پر اسے روکا جائے گا' جب حکم ہوگا' تو اسے جہنم میں پھینکا جائے گا اور وہ ستر سال تک اس (کی گہرائی) میں گرتا رہے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' دونوں نے اسے مجالد' عامر اور مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ اس سے پہلے باب میں مذکور ہو چکے ہیں۔

3307 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن بشر بن عَاصِم الْجُشَمِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَلِیْ اَحَد من اَمر النَّاس شَیْئًا اِلَّا وَقفه اللّٰہ علی جسر جَھَنَّم فزلزل بِہٖ الْجسر زَلْزَلَۃ فناج اَوْ غیر نَاجٍ فَلَا یبْقی مِنْہُ عظم اِلَّا فَارق صَاحبه فَاِن ھُوَ لم ینج ذھب بِہٖ فِیْ جب مظلم کَالْقبر فِیْ جَھَنَّم لَا یبلغ قَعْرہ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَاَلَ سلمَان وَاَبا ذَر ھَلْ سمعتما ذٰلِكَ من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَا نعم

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت بشر بن عاصم جشمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی بھی معاملہ میں مسلمانوں کا نگران بنے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر ٹھہرائے گا تو وہ پل اسے حرکت دے گا' وہ پل اسے نجات دے گا' یا وہ اسے نجات فراہم نہیں کرے گا' اس کی مہر ہڈی ایک دوسری سے الگ ہو جائے گی' اگر وہ نجات پانے والا نہ ہوا' تو وہ جہنم میں قبر کی شکل کے اندھیرے گڑھے میں پہنچ جائے گا اور وہ اس گڑھے تک ستر سال میں پہنچے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ ارشاد سنا ہے؟ تو ان دونوں نے جواب میں کہا: ہاں۔

امام ابن ابودنیا اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3308 - وَعَن معقل بن یسَار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولی أمة من أمتِیْ قلت اَوْ کثرت فَلَمْ یعدل فیھم کَبہ اللّٰہ عَلٰی وَجھِہٖ فِی النَّار

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد الْعَزِيز بن الْحصين وَهُوَ واه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفْظُهُ قَالَ مَا من اَحَد يكون على شَيْءٍ من اُمُور هٰذِهِ الْاُمة فَلَمْ يعدل فيهم اِلَّا كَبه اللّٰه فِي النَّار وَهُوَ فِي الصَّحِيحَيْنِ بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ وَسَيَاْتِيْ لَفْظُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی میری امت کی کسی جماعت کا نگران بنے گا' خواہ وہ جماعت چھوٹی ہو یا بڑی' پھر وہ شخص انصاف کو نظر انداز کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عبدالعزیز بن حصین کی منقول روایت کے مطابق نقل کی ہے' یہ راوی واہی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی امت کے معاملات میں سے بعض امور کا نگران بنے گا' وہ لوگوں کے حوالے سے عدل وانصاف سے کام نہیں لے گا' تو اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں پھینک دے گا۔

صحیحین میں یہ روایت مختلف الفاظ سے نقل کی گئی ہے' اور وہ الفاظ آگے چل کر آئیں گے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3309 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم وَاديا وَفِي الْوَادِي بِئْر يُقَال لَهُ هبهب حق على اللّٰه اَن يسكنهُ كل جَبَّار عنيد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم میں ایک وادی موجود ہے' جس میں ایک کنواں ہے' جس کا (باقاعدہ) نام ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے' کہ وہ ہر سرکش اور متکبر کو اس میں رکھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ہر سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

3310 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِيْر عشرَة اِلَّا يُؤْتِيْ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة مغلولا لَا يفكه اِلَّا الْعدْل

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی دس افراد کا بھی امیر بنے گا' اسے قیامت کے دن اس طرح پیش کیا جائے گا' اس کے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے ہوں گے' اسے صرف انصاف چھڑا سکے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی' صحیح کے راوی ہوں گے۔

3311 - وَعَن رجل عَن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمعته غير مرّة وَلَا مرَّتَيْنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ

www.waseemziyai.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من اَمِیر عشرَۃ اِلَّا یُؤْتیٰ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَۃ مغلولا لَا یفکہ من ذٰلِکَ الغل اِلَّا الْعدْل

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح اِلَّا الرجل الْمُبْہم

❀ — حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دس افراد کا بھی امیر بنے گا' قیامت کے دن اسے اس حال میں پیش کیا جائے گا' اس کے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے ہوں گے' اسے اس سے صرف انصاف نجات دلا سکے گا۔

امام احمد اور امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم ایک راوی کا معاملہ برعکس ہے' جو مبہم ہے۔

3312 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِیر عشرَۃ اِلَّا یُؤْتیٰ بِہٖ مغلولا یَوْم الْقِیَامَۃ حَتّٰی یفکہ الْعدْل اَوْ یوبقہ الْجور

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَال الْبَزَّار رجال الصَّحِیْح

وَزَاد فِیْ رِوَایَۃٍ وَّاِن کَانَ مسیئا زید غلا اِلٰی غلہ

وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِھٰذِہِ الزِّیَادَۃ اَیْضًا من حَدِیْثِ بُرَیْدَۃ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دس افراد پر نگران بنے گا' قیامت کے دن اسے اس حالت میں پیش کیا جائے گا' اس کے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے ہوں گے' اسے صرف انصاف نجات دلا سکے گا' یا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ کے جملہ راوی' صحیح کے راوی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: اگر وہ آدمی برائی کا مرتکب ہوگا' تو اس کی بندش میں مزید شدت پیدا ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے طور پر ہوگی۔

3313 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یرفعہُ قَالَ مَا من رجل ولی عشرَۃ اِلَّا اُتِیَ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَۃ مغلولۃ یَدہ اِلٰی عُنُقہ حَتّٰی یقْضی بَیْنہ وَبینھمْ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَرِجَالہ ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بطور ''مرفوع'' حدیث منقول ہے: (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی (دنیا میں) دس لوگوں کا حکمران بنا۔ قیامت کے دن اسے اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن پر باندھے ہوئے ہوں گے' (وہ اس وقت اس حالت میں رہے گا) جب تک اس آدمی اور اس کے نگران کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جائے گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3314 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من وَالِیْ ثَلَاثَۃ اِلَّا لَقِی اللّٰہ مغلولۃ یَمِیْنہ فکہ عدلہ اَوْ غلہ جورہ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من رِوَایَۃِ اِبْرَاھِیْمَ بن ھِشَام الغسانی

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین افراد کا نگران جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا' تو اس کا ہاتھ باندھا ہوا ہوگا' تو اسے صرف انصاف نجات دلا دے گا' یا باندھا ہوا رکھے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی مصحیح میں ابراہیم بن ہشام غسانی سے منقول ہے۔

3315 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عرض عَلَیَّ اَوَّل ثَلَاثَۃ یدْخلُوْنَ النَّار اَمِیْر مسلط وَذُوْ ثروۃ من مَال لَا یُؤَدِّی حق اللّٰہ فِیْہِ وفقیر فحور

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل کیے جائیں گے: ایک طاقت کی بنا پر مسلط ہونے والا حکمران ہے' ایک وہ مالدار آدمی ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرتا ہوگا اور ایک متکبر غریب ہوگا۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3316 - وَعَن عَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ اَخَاف علی أمتِیْ من اَعمال ثَلَاثَۃ

قَالُوْا وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ زلَّۃ عَالم وَحکم جَائِر وَھوی مُتبع

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من طَرِیْق کثیر بن عبد اللّٰہ الْمُزنِیّ وَھُوَ واہ وَقد احْتج بِہِ التِّرْمِذِیّ وَأخرج لَہ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَبَقِیَّۃ اِسْنَادہ ثِقَات

❀ — حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے اپنی امت کے بارے میں تین امور کا اندیشہ ہے' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سے امور ہو سکتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: عالم کی غلطی' ظالم حکمران اور خواہش نفسانی کی پیروی۔

امام بزار اور طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ مزنی کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک واہی راوی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

3317 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا اَللّٰهُمَّ من ولى من اَمر أمتِيْ شَيْئًا فشق عَلَيْهِمْ فاشقق عَلَيْهِ وَمَنْ ولى من اَمر أمتِيْ شَيْئًا فرفق بهم فارفق بِهٖ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

وَرَوَاهُ اَبُوْ عوَانَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ فِيْهِ من ولى مِنْهُم شَيْئًا فشق عَلَيْهِمْ فَعَلَيْهِ بهلة الله

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بهلة اللّٰه قَالَ لعنة الله

قَالَ الْحَافِظِ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الشَّفَقَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے اپنے اس گھر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جو آدمی میری امت کے کسی معاملہ میں نگران بنے' پھر وہ لوگوں پر شدت سے کام لے' تو بھی اس پر سختی کر' جو آدمی میری امت کے کسی معاملہ میں نگران بنے' وہ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے' تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوعوانہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی کسی معاملہ میں نگران بنے گا' ان کے ساتھ سختی کا معاملہ کرے گا' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی بہلہ ہو' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی ''بہلہ'' سے کیا چیز مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت آگے چل کر شفقت سے متعلق باب میں بھی آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3318 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كتب اِلَيْنَا عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذربيجَان يَا عتبَة بن فرقد اِنَّهٗ لَيْسَ من كدك وَلَا كد اَبِيك وَلَا كد أمك فأشبع الْمُسْلِمين فِيْ رحالهم مِمَّا تشبع مِنْهُ فِيْ رحلك وَاِيَّاكُمْ والتنعم وزى اَهْلِ الْشّرك ولبوس الْحَرِيْر

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — ابوعثمان سے منقول ہے: ہم آذربائیجان میں موجود تھے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا (انہوں نے ہمارے نام لکھا:) اے عتبہ بن فرقد! یہ تمہارا اپنے ہاتھ سے کمایا ہوا مال نہیں ہے' نہ تمہارے باپ کا ہے' نہ تمہاری ماں کا ہے' تم مسلمانوں کو ان کے گھروں میں سیر کرو' جس طرح تم خود رہائشگاہ میں سیر ہوتے ہو' خبردار! تم نعمتیں اختیار کرنے' مشرکین کی شکل و صورت بنانے اور ریشم زیب تن کرنے سے پرہیز کرو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3319 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من أمتِيْ اَحَد ولى من اَمر النَّاس شَيْئًا لم يحفظهم بِمَا يحفظ بِهٖ نَفسه اِلَّا لم يجد رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر والأوسط

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا جو بھی آدمی

www.waseemziyai.com

مسلمانوں کے کسی بھی معاملہ میں نگران بنے گا' پھر وہ لوگوں کی اس چیز کی اس طرح حفاظت نہ کرے' جس طرح وہ اپنی چیز کی حفاظت کرتا ہے' تو اسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3320 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولی شَیْئًا من اُمُور الْمُسْلِمین لم ینظر اللّٰہ فِیْ حَاجته حَتّٰی ینظر فِیْ حوائجھم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالہ رجال الصَّحِیْح اِلَّا حُسَیْن بن قیس الْمَعْرُوْف بحنش وَقد وَثَّقَہُ ابْن نمیر وَحسن لَہُ وَالتِّرْمِذِیّ غیر مَا حَدِیْثٍ وَصحح لَہُ الْحَاکِم وَلَا یضر فِی المتابعات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی مسلمانوں کے کسی معاملہ کا نگران بنے گا' تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی ضرورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' جب تک وہ مسلمانوں کی ضروریات کی طرف نظر نہیں کرتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی' صحیح کے راوی ہیں' مگر حسین بن قیس کا معاملہ اس کے برعکس ہے' جو حنش نام سے مشہور ہے' ابن نمیر اسے ثقہ قرار دیتے ہیں' اس کے حوالے سے منقول روایت کو حسن قرار دیتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے سوا حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں اور اس سے منقول روایات' بطور متابعات مضر نہیں ہے۔

3321 - وَعَن معقل بن یسَار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من عبد یسترعیه اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ رعیة یَمُوْت یَوْم یَمُوْت وَھُوَ غاش رَعیته اِلَّا حرم اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ الْجنَّة

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَمْ یحطھَا بنصحه لم یرح رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو رعایا کے کسی معاملہ کا نگران بناتا ہے' مرتے وقت وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کرنے والا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام قرار دے دیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں' جو رعایا کی حفاظت نہیں کرتا' وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے۔

3321/A - وَعنہُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِیر یَلِیْ اُمُور الْمُسْلِمین ثُمَّ لَا یجْھد لَھُمْ وَینْصَح لَھُمْ اِلَّا لم یدْخل مَعَھم الْجنَّة

رَوَاہُ مُسْلِم وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد کنصحه وجھده لنَفسِہِ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی مسلمان کے امور کا نگران بنتا ہے، پھر وہ ان کے لیے توجہ نہیں کرتا، وہ ان کے لیے خیر خواہی کا جذبہ نہیں رکھتا، تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

امام مسلم اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جس طرح وہ اپنی ذات کے حوالے سے خیر خواہی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3322 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولی من اَمر الْمُسْلِمين شَيْئًا فغشهم فَهُوَ فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن ميسرَة اَبَا ليلى

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسلمانوں کے کسی معاملہ کا نگران بنتا ہے، پھر وہ ان کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے، اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم ابو میسرہ ابولیلیٰ نامی راوی کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

3323 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أشهد لسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من اِمَام وَلَا وَال بَات لَيْلَة سَوْدَاءِ غاشا لرعيته اِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ مَا من اِمَام يبيت غاشا لرعيته اِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجَنَّة وَعرفهَا يُوجد يَوْم الْقِيَامَة مسيرَة سَبْعِيْنَ عَاما

❀ — حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں اس بات کی گواہی پیش کرتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو حکمران یا نگران ایک تاریک رات اس حالت میں گزارتا ہے کہ وہ اپنی رعایا کو دھوکہ دے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو حکمران اپنی رعایا سے دھوکہ کرتا ہے، اور ایسی حالت میں رات گزار دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے دیتا ہے، اس کی خوشبو کو بھی، جو قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی۔

3324 - سنّ وَعَنِ ابْنِ مَرْيَم عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لمعاوية سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ولاه اللّٰه شَيْئًا من اُمُور الْمُسْلِمين فاحتجب دون حَاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب اللّٰه دون حَاجته وَخلته وَفَقره يَوْم الْقِيَامَة فَجعل مُعَاوِيَة رَجُلًا على حوائج الْمُسْلِمين

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ

وَلَفْظُہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من اِمَام یغلق بَابہ دون ذَوی الْحَاجۃ والخلۃ والمسکنۃ اِلَّا أغلق اللّٰہ اَبْوَاب السَّمَاء دون خلتہ وَحَاجتہ ومسکنتہ

وَرَوَاہُ الْحَاکِم بِنَحْوِ لفظ اَبِیْ دَاوٗد وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو مسلمانوں کے امور میں سے کسی کے معاملہ میں نگران بنائے' وہ ان کی ضروریات پوری کرنے' ان سے حسن سلوک کرنے اور ان کی غربت کے حوالے سے عدم توجہ کا شکار ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کی ضرورت' اس سے دوستی اور غربت کے حوالے سے حجاب اختیار کریگا۔

اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مقرر کر دیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کی طرف سے منقول ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو حکمران ضرورت منداور پریشان حال لوگوں کے لیے اپنا دروازہ بند کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کی حاجت ضرورت اور مجبوری کے سلسلہ میں آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ کی مثل نقل کی ہے' اور کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

3325 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ولی من اَمر النَّاس شَیْئًا فاحتجب عَن اَوَّلی الضعْف وَالْحَاجۃ احتجب اللّٰہ عَنہُ یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی معاملہ میں لوگوں کا نگران بنے' پھر وہ کمزور اور ضرورت مندوں سے بے تعلقی کا مظاہرہ کرے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلقی کرے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی وغیرہ محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

3326 - وَعَنْ اَبِیْ السماح الْاَزْدِیّ عَنِ ابْنِ عَم لَہٗ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَی مُعَاوِیَۃ فَدخل عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی من اَمر الْمُسْلِمین ثُمَّ أغلق بَابہ دون الْمِسْکِیْن والمظلوم وَذَوی الْحَاجۃ أغلق اللّٰہ تبَارَك وَتَعَالٰی اَبْوَاب رَحمتہ دون حَاجتہ وَفَقرہ أفقر مَا یکون اِلَیْھَا

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلٰی وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀ — ابوسماح ازدی اپنے چچازاد بھائی کے بارے میں' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں' یہ چیز نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے' جب وہ ان کے پاس پہنچے' تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمانوں کے کسی معاملہ کا نگران بنے گا' پھر وہ غریبوں' مظلوموں اور ضرورت مندوں کے لیے اپنا دروازہ بند کردے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت اس کے لیے اپنی رحمت کے دروازے بند کردے گا جبکہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی شدید ضرورت ہوگی۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند حسن ہے۔

3327 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَة اَن مُعَاوِیَة بن اَبِیْ سُفْیَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ضرب علی النَّاس بعثا فَخَرجُوا فَرجع اَبُو الدحداح فَقَالَ لَہٗ مُعَاوِیَة ألم تکن خرجت قَالَ بَلٰی وَلٰکِن سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثا اَحْبَبْت اَن اَضَعہُ عنْدك مَخَافَة اَن لَا تَلقانِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا اَیھَا النَّاس من ولی عَلَیْکُمْ عملا فحجب بَابہ عَن ذِیْ حَاجَة الْمُسْلِمین حجبہ اللّٰہ اَن یلج بَاب الْجَنَّة وَمَنْ کَانَت ھمتہ الدُّنْیَا حرم اللّٰہ عَلَیْہِ جواری فَاِنِّیْ بعثت بخراب الدُّنْیَا وَلَمْ أبْعث بعمارتھا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا شَیْخہ جبرُوْنَ بن عِیسَی فَاِنِّیْ لم اَقف فِیْہِ علی جرح وَلَا تَعْدِیْل وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِہٖ

❀ — ابوجحیفہ سے منقول ہے: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے وہاں کچھ افراد کو روانہ کیا' تو وہ نکل کر باہر کھڑے ہوگئے' حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ واپس ہوئے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نہیں گئے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' مگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' مجھے یہ بات پسند آئی کہ میں وہ آپ سے بیان کردوں' اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ہماری ملاقات نہ ہوسکے' بہرحال میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو آدمی تمہارے کسی معاملہ کا نگران بنے گا' پھر وہ ضرورت مند لوگوں کے لیے اپنے دروازے بند کرے' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند نہیں کرے گا کہ وہ جنت کے دروازے سے گزر سکے۔ جس آدمی کی پوری توجہ دنیا کی طرف ہوگی' تو اللہ تعالیٰ میری ہمسائیگی اس پر حرام کردے گا' اس لیے دنیا کی خرابی کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے' اس کی آبادکاری کے ساتھ تجھے مبعوث نہیں کیا گیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معلم جبرون بن عیسیٰ کا معاملہ اس کے برعکس ہے' اس لیے کہ مجھے ان کے حوالے سے جرح وتعدیل کا علم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

تَرْهِيبُ مَنْ وُلِّيَ شَيْئًا مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُّوَلِّيَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَفِيْ رَعِيَّتِهٖ خَيْرٌ فِيْهِ

باب: جو آدمی مسلمانوں کے امور کا نگران بنے' وہ لوگوں پر کسی ایسے آدمی کو نگران مقرر کر دے جبکہ اس سے بہتر شخص موجود ہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات

3328 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتعْمل رَجُلًا من عِصَابَة وَفِيْهِمْ من هُوَ أرْضى للّٰه مِنْهُ فَقَدْ خَان اللّٰه وَرَسُوْله وَالْمُؤْمِنِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق حُسَيْن بن قيس عَن عِكْرِمَة عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ حُسَيْن هٰذَا هُوَ حَنش واه وَتقدم فِي الْبَاب قبله

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اہلکار متعین کر دیتا ہو' جبکہ مسلمانوں میں ایسا آدمی موجود ہو' جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہو' تو ایسا آدمی اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور اہل ایمان سے خیانت کا مرتکب ہوگا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہاں حسین سے مراد حنش ہے' جو ایک واہی راوی ہے اور اس سے پہلے باب میں بھی یہ روایت منقول ہو چکی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسین بن قیس اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' اور کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3329 - وَعَن يزِيْد بن اَبِيْ سُفْيَان قَالَ قَالَ لی اَبُوْ بَكْرِ الصّدِيق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْن بَعَثَنِيْ اِلَى الشَّام يَا يزِيْد اِن لَك قرَابَة عَسَيْت اَن تؤثرهم بالاِمارة وَذٰلِكَ اكثر مَا اَخَاف عَلَيْك بَعْدَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولی من اَمر الْمُسْلِمين شَيْئًا فَأمر عَلَيْهِمْ اَحَدًا مُحَابَاة فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا حَتّٰى يدْخلهُ جَهَنَّم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِيْهِ بكر بن خُنَيْس يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَرَوَاهُ اَحْمد بِاخْتِصَار وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم

❀ — حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے ملک شام کی طرف روانہ کیا' تو انہوں نے مجھے فرمایا: اے یزید! تمہارے قرابت دار لوگ موجود ہیں' ایسا ممکن ہے کہ حکومتی امور کے حوالے سے تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو' مجھے تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ اس بات کا بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسلمانوں کے امور کا نگران بنے گا' پھر وہ کسی کو ذاتی تعلق کی وجہ سے امیر بنا دے' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کو قبول نہیں کرے گا' خواہ وہ فرض ہو' یا نفل ہو' حتیٰ کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند میں ایک بکر بن خنیس نامی راوی موجود ہے' جس کے حوالے سے بحث آئندہ چل کر آئے گی۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' ان کی سند میں بھی ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

تَرْهِيْبُ الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ وَالسَّاعِيْ بَيْنَهُمَا

باب: رشوت لینے' رشوت دینے اور ان دونوں کے درمیان رابطہ کروانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3330 - عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراشي والمرتشي

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعنة اللّٰه على الراشي والمرتشي

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت کی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہ: یہ روایت حسن صحیح ہے' ان کی روایت کے الفاظ نقل کیے گئے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے (دونوں پر) لعنت کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3331 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الراسي والمرتشي فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات معروفون

وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِلَفْظِهٖ من حَدِيْثِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

3332 - وَعَن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من قوم یظْھر فیھم الرِّبَا اِلَّا أخذُوا بِالسنةِ وَمَا من قوم یظْھر فیھم الرشا اِلَّا أخذُوا بِالرُّعْبِ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ فِیْہِ نظر

❀ — حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کسی قوم میں سود پھیل جائے' تو ان پر قحط سالی مسلط کر دی جاتی ہے۔ جب کسی قوم میں رشوت پھیل جائے' تو ان پر رعب طاری کیا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

3333 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الراشی والمرتشی فِی الحکم

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَزَادُوا والرائش یَعْنِیْ الَّذِیْ یسْعَی بَیْنَھُمَا

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فیصلے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: اور رائش پر بھی یعنی ان دونوں کے درمیان رابطہ کرانے والے پر بھی۔

3334 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الراشی والمرتشی والرائش یَعْنِیْ الَّذِیْ یمشی بَیْنَھُمَا

رَوَاہُ الاِمَام اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَفِیْہ اَبُو الْخطاب لَا یعرف

الرائش بالشین الْمُعْجَمَۃ ھُوَ السفیر بَیْنَ الرائش والمرتشی

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے' رشوت لینے والے اور ان کے مابین رابطہ کروانے والے پر لعنت کی ہے۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سند میں ایک ابو خطاب نامی راوی موجود ہے' جو مشہور نہیں ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''رائش'' میں 'ش' ہے' اس سے مراد ایسا آدمی ہے' جو رشوت دینے والے اور رشوت لینے دونوں کے درمیان رابطہ کرانے والا ہے۔

3335 - وَعَن أم سَلَمَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰہ الراشی

www.waseemziyai.com

والمرتشی فِی الحکم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فیصلہ کرتے وقت رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3336 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَرْفُوْعا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولی عشرَة فَحکم بَیْنَھُمْ بِمَا اَحَبُّوا اَوْ بِمَا کَرِھُوا جِیْءَ بِہٖ مغلولة یَدہ فَاِن عدل وَلَمْ یرتش وَلَمْ یحف فک اللّٰہ عَنہُ وَاِن حکم بِغَیْر مَا أنزل اللّٰہ وارتشی وحابی فِیْہِ شدت یسَارہ اِلٰی یَمِیْنہ ثُمَّ رمی بِہٖ فِیْ جَھَنَّم فَلَمْ یبلغ قعرھا خَمْسمِائَة عَام

رَوَاہُ الْحَاکِم عَن سَعْدَان بن الْوَلِید عَن عَطَاءٍ عَنہُ وَقَالَ سَمعہ الْحسن بن بشیر البَجلِیّ مِنْہُ وسعدان بن الْوَلِید البَجلِیّ الْکُوْفِیْ قَلِیْل الحَدِیْث لم یخرجَا عَنہُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دس افراد کا نگران بنے' پھر وہ ان میں ایسا فیصلہ کرے' جسے وہ پسند کرتے ہوں' یا وہ اسے پسند نہ کرتے ہوں' تو اس آدمی کو اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ باندھے ہوئے ہوں گے' اگر اس نے انصاف سے کام لیا ہوگا' اس نے رشوت نہ لی ہوگی اور نہ ظلم کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دے گا' اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے منافی فیصلہ کیا ہوگا' یا اس نے رشوت لی ہوگی اور یا ظلم کیا ہوگا' تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے باندھا جائے گا' پھر اسے دوزخ میں پھینکا جائے گا' جس کے گڑھے (تہہ) تک پانچ سو سال میں بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سعدان بن ولید اور عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' انہوں نے کہا: حسن بن بشیر نے اس حدیث کی سماعت کی ہے' سعدان بن ولید کوفی قلیل الحدیث ہے' اور شیخین (بخاری و مسلم) نے اس سے روایات نقل کرنے سے گریز کیا ہے۔

3337 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرِّشْوَة فِی الحکم کفر وَھِی بَیْنَ النَّاس سحت

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: فیصلہ کرتے وقت رشوت لینا کفر ہے' اور لوگوں میں یہ (عمل) حرام ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے بطور ''موقوف'' روایت نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ الظُّلْمِ وَدُعَاءِ الْمَظْلُوْمِ وَخَذْلِہٖ وَالتَّرْغِیْبُ فِیْ نُصْرَتِہٖ

باب: مظلوم کی بددعا سے ظلم کے سبب ذلیل ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز مظلوم کی مدد کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3338 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یروی عَن ربہ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حرمت الظُّلم علی نَفسِیْ وَجَعَلتہ بَیْنکُمْ محرما فَلَا تظالموا الحَدِیْث

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَتقدم بِتَمَامِہٖ فِی الدُّعَاء وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام قرار دیا ہے' تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے' لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو..... الحدیث

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ دعا اس سے پہلے دیگر ابواب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

3339 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الظُّلم فَاِن الظُّلم ظلمات یَوْم الْقِیَامَۃ وَاتَّقوا الشُّح فَاِن الشُّح اَھْلك من کَانَ قبلکُمْ حملھمْ علی اَن سَفَکُوا دِمَاءَ ھُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمھمْ

رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم ظلم سے بچو! اس لیے قیامت کے دن ظلم تاریکی کی صورت میں ہوگا' تم کنجوسی سے بچو! اس لیے کنجوسی سے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا' انہیں اس بات کی تلقین کی گئی تھی کہ وہ خون بہائیں اور حرام اشیاء کو حلال قرار دیں۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3340 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّلم ظلمات یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3341 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظُّلم فَاِن الظُّلم هُوَ ظلمات یَوْم الْقِیَامَة وَاِیَّاکُمْ وَالْفُحْش فَاِن اللّٰه لَا یحب الْفَاحِش والمتفحش وَاِیَّاکُمْ وَالشح فَاِن الشُّح دَعَا من کَانَ قبلکُمْ فسفکوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ظلم کرنے سے بچو! اس لیے قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کی صورت میں ہوگا' تم لوگ فحاشی سے پرہیز کرو' اس لیے اللہ تعالیٰ فحاشی کے مرتکب اور فحش گفتگو کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا' تم کنجوسی سے بچو' اس لیے کہ کنجوسی نے تم سے پہلے لوگوں کو تلقین کی وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام اشیاء کو حلال قرار دیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3342 - وَرُوِیَ عَن الهرماس بن زِیَاد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخْطب علی نَاقَته فَقَالَ اِیَّاکُمْ والخیانة فَاِنَّهَا بئست البطانة وَاِیَّاکُمْ وَالظُّلم فَاِنَّهٗ ظلمات یَوْم الْقِیَامَة وَاِیَّاکُمْ وَالشح فَاِنَّمَا اَهْلك من کَانَ قبلکُمُ الشُّح حَتّٰی سَفَکُوا دِمَاءَ هُمْ وَقَطَعُوْا أرحامهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَله شَوَاهِد کَثِیْرَة

❀ — حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ خیانت سے پرہیز کرو! اس لیے یہ بری دوست ہے' تم لوگ ظلم سے پرہیز کرو! اس لیے یہ قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' تم لوگ کنجوسی سے پرہیز کرو! اس لیے تم سے پہلے لوگوں کو کنجوسی نے ہلاکت کا نشانہ بنایا تھا' حتیٰ کہ ان لوگوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتہ داری کے حقوق پامال کیے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے کثیر شواہد موجود ہیں۔

3343 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تظلموا فتدعوا فَلَا یُسْتَجَاب لکم وتستسقوا فَلَا تسقوا وتستنصروا فَلَا تنصرُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم لوگ ظلم مت کرو! ورنہ تمہاری کی ہوئی دعا قبول نہیں ہوگی' اگر تم نزول بارش کی دعا کرو گے' تو بارش نصیب نہیں ہوگی' تم مدد کے لیے دعا کرو گے' تو تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3344 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صنفان من أمتِیْ لن

www.waseemziyai.com

تنالهما شَفَاعَتِیْ اِمَام ظلوم غشوم و كل غال مارق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَرِجَاله ثِقَات

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگ میری شفاعت سے محروم رہیں گے: ظالم حکمران اور ایسا گمراہ آدمی جو دین سے نکل چکا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3345 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا یَظْلمه وَلَا یَخْذُلهُ وَیَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ مَا تواد اثْنَان فَیُفَرق بَیْنَهُمَا اِلَّا بذنب یحدثه اَحَدهُمَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب دو آدمی آپس میں محبت کرتے ہیں تو ان کے مابین علیحدگی کسی گناہ کی وجہ سے ہوگی جو دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3346 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه یملی للظالم فَاِذَا اَخذه لم یفلته ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخذ رَبك اِذا اَخذ الْقرٰی وَهِی ظالمة اِن اَخذه اَلِیْم شَدِیْد (هود)

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت فراہم کرتا ہے مگر جب اس کا مواخذہ کرتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: تمہارے پروردگار نے اسی طرح گرفت کی جب اس نے بستی پر گرفت کی جو ظلم کرنے والی تھی بیشک اس کی گرفت دردناک اور سخت ہوتی ہے۔

امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3347 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّیْطَان قد یئس اَن تعبد الْاَصْنَام فِیْ اَرْض الْعَرَب وَلٰكنه سیرضی مِنْكُمْ بِدُون ذٰلِكَ بالمحقرات وَهِی الموبقات یَوْم الْقِیَامَة اتَّقوا الظُّلم مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِن الْعَبْد یَجِیْء بِالْحَسَنَاتِ یَوْم الْقِیَامَة یرى اَنَّهَا ستنجیه فَمَا زَالَ عبد یَقُوْلُ یَا رب ظَلَمَنِیْ عَبدك مظْلمَة فَیَقُوْلُ امحوا من حَسَنَاته وَمَا یزَال كَذٰلِكَ حَتّٰی مَا یبْقی لَهٗ حَسَنَة من الذُّنُوْب وَاِن مثل ذٰلِكَ كسفر نزلُوْا بفلاة من الْاَرْض لَیْسَ مَعَهم حطب فَتفرق الْقَوْم لیحتطبوا فَلَمْ یَلْبَثُوْا اَن حطبوا

www.waseemziyai.com

فأعظموا النَّار وطبخوا مَا اَرَادوا وَكَذٰلِكَ الذُّنُوْب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى من طَرِيْق اِبْرَاهِيْمَ بن مُسْلِم الهجرى عَنْ اَبِى الْاَحْوَص عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک شیطان اس چیز سے مایوس ہوگیا ہے کہ عرب کی زمین پر بتوں کی عبادت کی جائے' وہ تم سے اس چیز پر بھی خوش ہوگا' جو تمہارے ہاں معمولی ہے' مگر قیامت کے دن وہ ہلاکت کا سبب بنے گی' تم لوگ ظلم سے پرہیز کرنے کی کوشش کرو' اس لیے قیامت کے دن ایک آدمی اپنی نیکیوں سمیت پیش ہوگا' وہ خیال کرے گا' بہت جلدی اسے نجات حاصل ہو جائے گی' مگر ایک آدمی مسلسل یہ بات کہتا رہے گا: اے میرے پروردگار! تیرے اس بندے نے مجھ پر ایک ظلم ڈھایا تھا' تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں میں کمی کرنے کا حکم دے گا' یہ عمل مسلسل ہوتا رہے گا' حتیٰ کہ اس کی نیکیوں میں کوئی چیز بھی باقی نہیں بچے گی' اس کی مثال ان مسافروں کی ہے' جو چٹیل زمین پر پڑاؤ ڈالتے ہیں' ان کے پاس لکڑیاں نہ ہوں' تو وہ دائیں بائیں بکھر جائیں تاکہ وہ لکڑیاں جمع کریں' جب وہ لکڑیاں جمع کر لیں' وہ آگ جلائیں' جو چیز پکانا چاہتے ہوں' اسے پکا کر تیار کر لیں' تو گناہوں کی مثال بھی اسی طرح ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابراہیم بن مسلم ہجری اور ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے اس کی مثل اختصار سے نقل کی ہے۔

3348 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَت عِنْدَه مظْلمَة لِاَخِيْهِ من عرض اَوْ من شَىْءٍ فليتحلله مِنْهُ الْيَوْم من قبل اَن لَا يكون دِيْنَار وَلَا دِرْهَم اِن كَانَ لَهٗ عمل صَالح اَخذ مِنْهُ بِقدر مظلمته وَاِن لم تكن لَهٗ حَسَنَات اَخذ من سيئات صَاحبه فَحمل عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَالتِّرْمِذِىّ

وَقَالَ فِىْ اَوله رحم اللّٰه عبدا كَانَت لَهٗ عِنْد اَخِيْه مظْلمَة فِىْ عرض اَوْ مَال الحَدِيْث

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے بھائی سے زیادتی کرتا ہے' جو اس کی عزت و وقار کے منافی ہو' تو وہ آج (دنیا میں) اس سے معافی طلب کرے' اس سے پہلے کہ جہاں درہم و دینار کام نہیں آئیں گے' اس لیے کہ اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا' تو اسے زیادتی کے عوض لیا جائے گا' اگر اس کے پاس نیکی نہیں ہوگی' تو اس کے ساتھی کے گناہ اس کے ذمہ میں ڈال دیے جائیں گے۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس کی ابتدا میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے' جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو' خواہ وہ عزت کے حوالے سے ہو' یا مال کے بارے میں ہو۔

3349 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفلس قَالُوا الْمُفلس فِيْنَا من لَا دِرْهَم لَهٗ وَلَا مَتَاع فَقَالَ اِن الْمُفلس من اُمتِىْ من يَاْتِىْ يَوْم الْقِيَامَة بِصَلَاة

www.waseemziyai.com

وَصِيَام وَزَكَاة وَيَأْتِي وَقد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَأكل مَال هٰذَا وَسفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَيعْطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَإِن فنيت حَسَنَاته قبل أَن يقْضى مَا عَلَيْهِ أَخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِي النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تمہیں علم ہے کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہمارے ہاں مفلس وہ آدمی ہوتا ہے جس کے پاس نہ کوئی درہم ہو اور نہ مال ہو آپ نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ آدمی ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر اس نے کسی کو برا کہا ہوگا کسی پر جھوٹا الزام عائد کیا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا (ناحق) خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا تو اس کی نیکیاں اس آدمی کو دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اس کے ذمہ حقوق کی ادائیگی نہیں ہوئی ہوگی تو دوسرے لوگوں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے پھر اس آدمی کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے

3350 - وَعَنِ ابْنِ عُثْمَان عَن سلمَان الْفَارِسِي وَسعد بن مَالك وَحُذَيْفَة بن الْيَمَان وَعبد الله بن مَسْعُود حَتَّى عد سِتَّة أَوْ سَبْعَة من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا إِن الرجل لترفع لَهُ يَوْم الْقِيَامَة صَحِيفَته حَتَّى يرى أَنَّهُ نَاجٍ فَمَا تزَال مظالم بني آدم تتبعه حَتَّى مَا يبْقى لَهُ حَسَنَة وَيحمل عَلَيْهِ من سيئاتهم

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت سلمان فارسی حضرت سعد بن مالک حضرت حذیفہ بن یمان حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ رضی اللہ عنہم چھ یا سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: قیامت کے دن کسی شخص کا نامہ اعمال اس کے سامنے رکھا جائے گا یہاں تک کہ وہ آدمی خیال کرے گا کہ وہ نجات پالے گا لیکن وہ لوگوں پر کیے ہوئے مظالم اس کے پاس آئیں گے حتیٰ کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی اور دوسرے لوگوں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب البعث میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3351 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث مَعَاذًا إِلَى الْيمن فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَة الْمَظْلُوم فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الله حجاب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصِرًا هٰكَذَا وَاللَّفْظ لَهُ وَمُطَوَّلًا كالجماعة

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم مظلوم کی بددعا سے بچنا اس لیے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' انہوں نے اسے دیگر محدثین کی مثل طویل حدیث کی صورت میں نقل کیا ہے۔

3352 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰی یفْطر وَالْاِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم یرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وَیفْتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَیَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِیْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِیْن

رَوَاهُ اَحْمد فِیْ حَدِیْثٍ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْبَزَّار مُخْتَصِرًا ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا یرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰی یفْطر والمظلوم حَتّٰی ینتصر وَالْمُسَافر حَتّٰی یرجع

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ حَسَنَة ثَلَاث دعوات لَا شكّ فِیْ اِجابتهن دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر ودعوة الْوَالِد على الْوَلَد

وروى اَبُوْ دَاوٗد هٰذِهٖ بِتَقْدِیْم وَتَاْخِیْر

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: روزہ دار آدمی جب تک روزہ افطار نہیں کر لیتا' انصاف پسند حکمران اور مظلوم کی دعا' اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو بادلوں سے بلند کرتا ہے' اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' پروردگار فرماتا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا' خواہ قدرے تاخیر سے کروں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ وہ تین قسم کے لوگوں کی دعا کو مسترد نہ کرے: روزدار کی دعا جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' مظلوم کی دعا جب تک اس کے منافی کوئی مدد نہیں حاصل ہو جاتی اور مسافر کی دعا حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا۔

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے: مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور باپ کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قدرے تقدیم وتاخیر سے نقل کی ہے۔

3353 - وَعَن عقبَة بن عَامر الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة تستجاب دعوتهم الْوَالِدُ وَالْمُسَافر والمظلوم

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀—حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگوں کی دعا قبول کی جاتی ہے: باپ، مسافر اور مظلوم۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

3354 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا دَعْوَة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تصعد إِلَى السَّمَاء كَأَنَّهَا شرارة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته مُتَّفق على الِاحْتِجَاج بهم إِلَّا عَاصِم بن كُلَيْب فاحتج بِهِ مُسْلِم وَحده

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مظلوم کی دعا سے بچو، وہ آسمان کی طرف ایک شرارہ کی طرح بلند ہوتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: اس کے جملہ راویوں کے لیے استدلال کیا گیا ہے۔ تاہم عاصم بن کلیب نامی راوی کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

3355 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة الْمَظْلُوم مستجابة وَإِن كَانَ فَاجِرًا ففجوره على نَفسه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مظلوم کی دعا درجہ قبولیت حاصل کر لیتی ہے، خواہ وہ گناہگار ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ گناہ کا تعلق صرف اس کی ذات سے ہوتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3356 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوتان لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللّٰه حجاب دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمَرْء لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کی دعائیں ایسی ہیں، ان دونوں اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی حجاب نہیں ہوتا: مظلوم کی دعا اور کسی شخص کی اپنے بھائی کے حق میں جبکہ وہ غیر حاضر ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

3357 - وَعَن خُزَيْمَة بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا دَعْوَة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تحمل على الْغَمَام يَقُوْلُ اللّٰه وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِيْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا بَأْس بِاِسْنَادِهٖ فِی المتابعات

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مظلوم کی دعا سے بچو! اس لیے کہ وہ بادلوں سے بلند ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا' خواہ وہ قدرے تاخیر سے ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' متابعات میں اس سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3358 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰه الْاَسدی قَالَ سَمِعت أنس بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة الْمَظْلُوم وَاِن كَانَ كَافِرًا لَیْسَ دُوْنَهَا حجاب وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دع مَا یریبك اِلٰی مَا لَا یریبك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته اِلٰی عبد اللّٰه مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَاَبُوْ عبد اللّٰه لم اَقف فِیْهِ علی جرح وَلَا تَعْدِیْل

❀ — ابوعبداللہ اسدی سے منقول ہے: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مظلوم کی دعا سے بچو' خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو' اس کے لیے کوئی حجاب نہیں ہوتا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہر اس چیز سے پرہیز کرو' جو تمہیں شک میں ڈال دے' تم اس چیز کو اختیار کرو' جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' عبداللہ نامی راوی تک اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اور ابوعبداللہ نامی راوی کے حوالے سے جرح وتعدیل کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

3359 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰه اشْتَدَّ غَضَبی علی من ظلم من لَا یجد لَهٗ ناصرا غَیْرِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر والأوسط

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا غضب اس آدمی پر سخت ہوتا ہے' جو ایسے آدمی پر ظلم کرتا ہے' جو میرے سوا کوئی مددگار نہیں پاتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3360 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا یَظْلمه وَلَا یَخْذُلهُ وَلَا یحقره

التَّقْوٰی هٰهُنَا

التَّقْوٰی هٰهُنَا

التَّقْوٰی هٰهُنَا

وَیُشِیْر اِلٰی صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن یحقر اَخَاهُ الْمُسْلِم كل الْمُسْلِم علی الْمُسْلِم حرَام دَمه

www.waseemziyai.com

وَعرضه وَمَاله

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا نہ ہی وہ اسے ذلیل کرتا ہے وہ اسے حقیر و معمولی خیال نہیں کرتا تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے) سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا (راوی کا بیان ہے:) کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر گمان کرے ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لیے محترم ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3361 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَت صحف اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كَانَت اَمْثَالًا كلهَا اَیهَا الْملك الْمُسَلط الْمُبْتَلی الْمَغْرُوْر

اِنِّیْ لم اَبْعَثك لِتجمع الدُّنْیَا بَعْضهَا على بعض وَلٰكِنِّیْ بَعَثْتُك لِترد عنی دَعْوَة الْمَظْلُوم فَاِنِّیْ لَا أردهَا وَاِن كَانَت من كَافِر وَعَلَی الْعَاقِل مَا لم یكن مَغْلُوْبًا على عقله اَن یكون لَهٗ سَاعَات

فساعة یُنَاجِی فِیْهَا ربه وَسَاعَة یُحَاسب فِیْهَا نَفسه وَسَاعَة یتفكر فِیْهَا فِیْ صنع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَسَاعَة یَخْلُو فِیْهَا لِحَاجَتِهٖ من الْمطعم وَالْمشْرَب وَعَلَی الْعَاقِل اَن لَا یكون ظَاعِنًا اِلَّا لثلاث تزود لِمَعَاد اَوْ مرمة لِمَعَاش اَوْ لَذَّة فِیْ غیر محرم وَعَلَی الْعَاقِل اَن یكون بَصیرًا بِزَمَانِهٖ مُقبلا على شَانه حَافِظًا لِلِسَانِهٖ وَمَنْ حسب كَلَامه من عمله قل كَلَامه اِلَّا فِیْمَا یعنیه

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَت صحف مُوْسَی عَلَیْهِ السَّلَام قَالَ كَانَت عبرا كلهَا عجبت لمن اَیقَن بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ یفرح عجبت لمن اَیقَن بالنَّار ثُمَّ هُوَ یضْحك

عجبت لمن اَیقَن بِالْقدرِ ثُمَّ هُوَ ینصب عجبت لمن رأی الدُّنْیَا وَتَقَلُّبهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَ اِلَیْهَا عجبت لمن اَیقَن بِالْحِسَابِ غَدا ثُمَّ لَا یعْمل

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنی قَالَ أوصیك بتقوی اللّٰه فَاِنَّهَا رَأس الْاَمر كُله

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی

قَالَ عَلَیْك بِتِلَاوَة الْقُرْآن وَذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ نور لَك فِی الْاَرْض وَذخر لَك فِی السَّمَاء

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اِیاك وَكَثْرَة الضحك فَاِنَّهٗ یُمِیت الْقلب وَیذْهب بِنور الْوَجْه

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْك بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِیَّة أمتِی

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اَحَبَّ الْمَسَاكِیْن وَجَالسهمْ

www.waseemziyai.com

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِی

قَالَ انْظُرْ اِلٰی من ھُوَ تَحْتك وَلَا تنظر اِلٰی مَا ھُوَ فَوْقك فَاِنَّہٗ اَجْدَر اَن لَا تزدری نعْمَة اللّٰہ عنْدك

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ قل الْحق وَاِن کَانَ مرا

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ لیردك عَن النَّاس مَا تعلمه من نَفسك وَلَا تَجد عَلَیْھِمْ فِیْمَا تَاْتی وَکفٰی بك عَیْبا اَن تعرف مِنَ النَّاس مَا تجھله من نَفسك وتجد عَلَیْھِمْ فِیْمَا تَاْتی ثمَّ

ضرب بِیَدِہٖ علٰی صَدْرِی فَقَالَ یَا اَبَا ذَر لَا عقل کالتدبیر وَلَا ورع کَالْکَفِّ وَلَا حسب کحسن الْخلق

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِہٖ اِبْرَاھِیْمَ بن ھِشَام بن یحیی الغسانی عَنْ اَبِیْہِ وَھُوَ حَدِیْثٌ طَوِیْل فِیْ اَولہ ذکر الْاَنْبِیَاء عَلَیْھِمُ السَّلَام ذکرت مِنْہُ ھٰذِہِ الْقطعَة لما فِیْھَا من الحکم الْعَظِیْمَة والمواعظ الجسیمة وَرَوَاہُ الْحَاکِم اَیْضًا وَمَنْ طَرِیْق الْبَیْھَقِیّ کِلَاھُمَا عَن یحیی بن سعید السَّعْدِیّ الْبَصْرِیّ حَدثنَا عبد الْملك بن جریج عَن عَطَاءٍ بن عبید بن عمر عَنْ اَبِیْ ذَرٍ بِنَحْوِہٖ وَیحیی بن سعید فِیْہِ کَلَام والْحَدِیْثٌ مُنکر مِنْ ھٰذِہِ الطَّرِیْق وَحَدِیْثٌ اِبْرَاھِیْمَ بن ھِشَام ھُوَ الْمَشْھُور وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صحیفہ کیسا تھا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس میں ہر قسم کی مثالیں تھیں (مثلاً یہ تحریر تھا:) اے سلطان! جسے مسلط کیا گیا' آزمایا گیا اور غلط فہمی کا شکار کیا گیا' میں نے تجھے دنیا کو جمع کرنے کے لیے نہیں بھیجا تھا' ایک حصہ دوسرے کے اوپر موجود ہو' تجھے بھیجنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ تو مظلوم کی دعا کو میری طرف پھیر دے' اس لیے میں اسے مسترد نہیں کرتا' خواہ وہ کوئی کافر ہی نہ ہو۔ ہر عاقل آدمی پر ضروری ہے' جب اس کی عقل مغلوب ہو جائے' تو اس کی کچھ گھڑیاں مخصوص ہوں' جن میں وہ اپنے پروردگار سے دعا کرے' کسی بھی گھڑی میں اپنی شخصیت کا محاسبہ کرے' کسی گھڑی میں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں پر غور وفکر کر سکے' کسی گھڑی میں وہ اپنی حاجات پوری کرے' جو کھانے پینے سے متعلق ہوں۔ دانشمند آدمی پر یہ ضروری ہے کہ کسی بھی معاملہ میں جلدی بازی سے کام نہ لے۔ تاہم تین امور کا معاملہ اس کے برعکس ہوگا: زادسفر اختیار کرنا' زندگی کی بنیادی ضروریات فراہم کرنا اور ایسی لذت جو حرام کے زمرے میں نہ ہو۔ صاحب عقل آدمی پر لازم ہے' وہ اپنے زمانہ پر نظر بصیرت رکھتا ہو' اپنے معاملہ کی طرف متوجہ رہے' اپنی زبان کو قابو میں رکھے۔ جو آدمی اپنے عمل کے مطابق اپنے کلام کا جائزہ لے گا' اس کی گفتگو مختصر ہو جاتی ہے' اور حسب ضرورت بات کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحائف میں کیا لکھا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: وہ سب عبرت آموز امور پر مشتمل تھے (مثلاً ان میں تحریر تھا:) میں اس آدمی پر حیران ہوتا ہوں' جو موت پر یقین رکھتا ہو پھر بھی وہ خوش ہوتا ہو' میں اس آدمی پر حیران ہوں' جو جہنم پر یقین رکھتا ہے' پھر بھی وہ ہنستا ہے' مجھے اس آدمی پر بھی تعجب ہے' جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے' پھر بھی وہ (حصول مقاصد کے لیے) کوشش کرتا ہے' میں اس آدمی پر بھی حیران ہوں' جو اہل دنیا پر دنیا کو الٹ پھیر کرتا ہے'

www.waseemziyai.com

پھر بھی وہ دنیا سے مطمئن ہوتا ہے' میں اس آدمی پر بھی تعجب کرتا ہوں' جو حساب پر یقین رکھتا ہے' پھر بھی عمل کرنے سے گریز کرتا ہے (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اس لیے یہ تمام معاملات کی بنیاد ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مزید ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم تلاوت قرآن کا التزام کرو! ذکر الٰہی کرنے کا اہتمام کرو' اس لیے کہ تمہاری زمین نور ہوگا اور آسمان تمہارے لیے ذخیرہ قرار پائے گا۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے مزید تلقین فرمائیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہنسنے سے پرہیز کرو! اس لیے یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے' چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم جہاد کا التزام کرو! اس لیے یہ میری امت کی رہبانیت ہے' میں نے عرض کیا: آپ مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم غریبوں سے محبت کرو! ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھو' میں نے عرض کیا: آپ مجھے مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس آدمی کی طرف دیکھو' جو تمہارے نچلے درجہ میں ہے' اور اوپر کے درجہ والے کی طرف مت دیکھو' اس کی تاثیر یہ ہوگی کہ تم اپنے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو معمولی گمان نہیں کرو گے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم حق بات کہو' خواہ وہ کڑوی محسوس ہو' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے پاس سے لوگ اس طرح واپس جائیں' جو تم نے کیا ہے' تم اس کے خلاف محسوس نہ کرو' تمہارے عیب کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم لوگوں کے بارے میں اس بارے میں واقف ہو' جو تم اپنی ذات کے حوالے سے ناواقف ہو' تم اس بارے میں لوگوں سے اظہار ناراضگی کرو' جو تم خود کرتے ہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر اپنا دست مارا' پھر فرمایا: اے ابوذر! تدبیر کی مثل کوئی دانشمندی نہیں ہے' صاحب تقویٰ کی مثل کوئی احتیاط نہیں ہے' اور حسن اخلاق کی مثل کوئی خوبی نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی نامی راوی اپنے والد سے نقل کرنے میں منفرد ہے' یہ ایک طویل روایت ہے' جس کے آغاز میں انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے' میں نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' جس میں اہم حکم اور نصیحت آموز امور موجود ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' دونوں نے یحییٰ بن سعید سعدی بصری' عبدالملک بن جریج اور عطاء بن عبید کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید سعدی نامی راوی کے بارے میں تفصیل گفتگو آئندہ چل کر آئے گی۔ سند کے اعتبار سے یہ روایت منکر ہے' اور ابراہیم بن ہشام کی منقول حدیث مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3362 - وَعَن جَابر وَاَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم

www.waseemziyai.com

یخذل امرأ مُسلِما فِیْ مَوْضِع تنتهك فِیْهِ حرمته وینتقص فِیْهِ من عرضه اِلَّا خذله اللّٰه فِیْ موطن یحب فِیْهِ نصرته وَمَا من امرىء ینصر مُسْلِما فِیْ مَوْضِع ینتقص فِیْهِ من عرضه وینتهك فِیْهِ من حرمته اِلَّا نَصره اللّٰه فِیْ موطن یحب فِیْهِ نصرته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو مسلمان دوسرے مسلمان کو ایسی جگہ میں ذلیل کرے جہاں اس کی حرمت وعزت مجروح ہو رہی ہو اور وقار میں کمی آ رہی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو ایسے مقام پر ذلیل کرتا ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج ہوتا ہے جو آدمی کسی مسلمان کی ایسے مقام پر مدد کرتا ہے جہاں اس کے وقار میں کمی آ رہی ہو یا اس کی عزت پامال ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے جہاں بھی اس کی مدد کی ضرورت ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3363 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمر بِعَبْد من عباد اللّٰه یضْرب فِیْ قَبره مائَة جلدَة فَلَمْ یزل یسْأَل وَیَدْعُو حَتّٰی صَارَت جلدَة وَاحِدَةٍ فَامْتَلَا قَبره عَلَیْهِ نَارا فَلَمَّا ارْتَفع عَنهُ وأفاق قَالَ علام جلدتمونی قَالَ اِنَّك صلیت صَلَاة بِغَیْر طهُور ومررت على مظلوم فَلَمْ تنصره

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب التوبیخ

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے حوالے سے یہ حکم دیا گیا کہ قبر میں اسے سو کوڑے مارے جائیں وہ بندہ مسلسل مناجات میں مشغول رہا حتیٰ کہ وہ سزا ایک کوڑے کی باقی رہ گئی پھر اس کی قبر آگ سے بھر دی گئی جب اس کی سزا ختم کی گئی اسے اٹھایا اسے افاقہ ہوا تو اس نے سوال کیا: تم لوگوں نے مجھے کوڑوں کی سزا کیوں دی تھی؟ فرشتوں نے جواب میں کہا: اس لیے کہ تم نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی نیز تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے اور تم نے اس کی مدد نہیں کی تھی۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3364 - وَعَن مُحَمَّد بن یحیی بن حَمْزَة قَالَ كتب اِلَیّ الْمهْدی اَمِیْر الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمرَنِیْ اَن اَصْلُب فِی الحكم وَقَالَ فِیْ كِتَابِهٖ حَدثنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لأنتقمن من الظَّالِم فِیْ عاجله وآجله ولأنتقمن مِمَّن رأى مَظْلُوما فَقدر اَن ینصره فَلَمْ یفعل

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ اَیْضًا فِیْهِ من رِوَایَةِ اَحْمد بن مُحَمَّد بن یحیی وَفِیْه نظر

عَنْ اَبِیْهِ وجد الْمهْدی هُوَ مُحَمَّد بن عَلِیّ بن عبد اللّٰه بن عَبَّاس وَرِوَایَته عَنِ ابْنِ عَبَّاس مُرْسلَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

www.waseemziyai.com

❀ — محمد بن یحییٰ بن حمزہ سے منقول ہے: امیر المومنین مہدی نے میرے نام خط لکھا' جس میں انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ثابت قدمی سے کام لوں' انہوں نے اس میں میرے والد گرامی' میرے دادا جان اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا' خواہ جلدی یا قدرے تاخیر سے لوں' میں اس آدمی سے ضرور انتقال لوں گا' جو مظلوم کو ملاحظہ کرتا ہے' اس کی مدد پر قدرت حاصل ہونی کے باوجود اس کی مدد نہیں کرتا۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت احمد بن یحییٰ کی منقول روایت کے مطابق نقل کی ہے' نیز یہ محل نظر ہے۔

اس نے یہ روایت اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کی ہے' امیر المومنین مہدی کے دادا کا نام محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہے' کیونکہ ان کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''مرسل'' روایت کرنا ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3365 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انصر اَخَاك ظَالِما اَوْ مَظْلُوما فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أنصرہ اِذا کَانَ مَظْلُوما اَفَرَاَیْت اِن کَانَ ظَالِما کَیْفَ أنصرہ قَالَ تحجزہ اَوْ تَمنعہُ عَن الظُّلم فَاِن ذٰلِكَ نَصرہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَرَوَاہُ مُسْلِم فِیْ حَدِیْثٍ عَن جَابر عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ولینصر الرجل اَخَاہُ ظَالِما اَوْ مَظْلُوما اِن کَانَ ظَالِما فلینھہ فَاِنَّہٗ لَہٗ نصْرَۃ وَاِن کَانَ مَظْلُوما فلینصرہ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بھائی کی مدد کرو! خواہ ظالم ہو' یا مظلوم ہو' ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی مظلوم ہو' تو میں اس کی مدد کر سکتا ہوں' اگر وہ ظالم ہو' تو میں اس کی مدد کیسے کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اس کے عمل (ظلم) سے روک دو' راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم اسے ظلم کرنے سے روک دو! یہ اس کی مدد شمار کی جائے گی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے طویل روایت کے ضمن میں نقل کیا ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں الفاظ منقول ہے: آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہیے' خواہ وہ ظالم ہو' یا مظلوم ہو' اگر وہ ظالم ہوگا' تو اسے ظلم سے روکا جائے گا' تو یہ اس کی مدد تصور ہوگی اور اگر وہ مظلوم ہو' تو پھر اس کی مدد کرنا چاہیے۔

3366 - وَعَنْ سَھْلِ بْن مَعَاذِ بن أنس الْجُھَنِیّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمی مُؤْمِنا من مُنَافِق أرَاہُ قَالَ بعث اللّٰہ ملکا یحمی لَحْمہ یَوْم الْقِیَامَۃ من نَار جَھَنَّم الحَدِیْث

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَیَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ فِی الْغَیْبَۃ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ — سہل بن معاذ بن انس اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی منافق کے مقابلہ میں کسی مسلمان کی مدد کرے گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے' جو بروز قیامت اس آدمی کے جسم (گوشت) کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا.....الحدیث

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' آگے چل کر غیبت کے باب میں بھی یہ مکمل روایت آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ کَلِمَاتٍ یَقُوْلُھُنَّ مَنْ خَافَ ظَالِمًا

باب: کسی ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات

3367 - عَن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تخوف اَحَدُکُمُ السُّلْطَان فَلْیقل اَللّٰھُمَّ رب السَّمٰوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِیْم کن لی جارا من شَرّ فَلَان بن فَلَان یَعْنِیْ الَّذِیْ یُرِیدہُ وَشر الْجِنّ وَالْاِنس وأتباعھم اَن یفرط عَلیّ اَحَد مِنْھُم عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا اِلَہ غَیْرك

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالہ رجال الصَّحِیْح اِلَّا جناد بن سلم وَقد وثق وَرَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ وَغَیْرُہٗ مَوْقُوْفًا علی عبد اللّٰہ لم یرفعوہ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی آدمی کو حاکم وقت سے اندیشہ ہو' تو وہ یہ کلمات پڑھے: اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار اور عرش عظیم کے پروردگار! میں فلاں بن فلاں سے محفوظ رہنا چاہتا ہوں' تو اس کے شر سے' جنات کے شر سے' انسانوں اور ان کے پیروکاروں کے شر سے محفوظ' اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے خلاف تصور ضرر رکھتا ہو' تو تیری پناہ حق ہے' تیری ثنا بزرگ و برتر ہے' اور تیرے بغیر کوئی معبود نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ محض جناد بن سلم کا معاملہ اس کے برعکس ہے' اور اسے ثقہ بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر بطور موقوف روایت نقل کی گئی ہے' اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کی حیثیت سے نقل نہیں کیا۔

3368 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِذا أتیت سُلْطَانا مھیبا تخَاف اَن یَسْطُو بك فَقل اللّٰہ أكبر اللّٰہ أعز من خلقه جَمِیْعًا

اللّٰہ أعز مِمَّا اَخَاف وَأحذر

أعوذ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلَہ اِلَّا ھُوَ الممسك السَّمٰوَات اَن یقعن علی الْاَرْض اِلَّا بِاِذْنِہٖ من شَرّ عَبدك فَلَان وَجُنُوده وَاَتْبَاعه وأشياعه من الْجِنّ وَالْاِنس

اَللّٰھُمَّ کن لی جارا من شرھم جلّ ثناؤك وَعز جَارك وتبارك اسْمك وَلَا اِلَہ غَیْرك ثَلَاث مَرَّات

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ شیبَة مَوْقُوْفًا وَھٰذَا لَفْظُهٗ وَھُوَ أتم وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَلَیْسَ عِنْدَہ ثَلَاث مَرَّات وَرِجَالہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جب تک کسی حاکم وقت کے پاس جاؤ' اس کی ہیبت سے تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں نقصان پہنچائے گا' تو تم یہ کلمات تلاوت کرو: اللہ تعالیٰ عظیم و برتر ہے' اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ غلبہ کا مالک ہے' اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ غلبہ والا ہے' جس سے مجھے اندیشہ ہے' اور جس سے میں محفوظ رہنا چاہتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ کا طالب ہوں' اس کے بغیر کوئی معبود نہیں' اس نے آسمانوں کو گرنے سے محفوظ رکھا ہے۔ تاہم اس کے حکم کا معاملہ برعکس ہے۔

(اے پروردگار! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں:) تیرے فلاں بندے کے شر سے' اس کے کارندوں' اس کے تابع فرمانوں' اس کی معاونت کرنے والے جنات اور انسانوں سے۔ اے اللہ! ان لوگوں کے شر کے مقابلہ میں' تو میری حفاظت کر' تیری ثناء وعظمت بلند ہے' تیری پناہ مضبوط تر ہے' تیرا اسم بابرکت ہے' اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یہ کلمات آدمی تین بار پڑھے۔

امام ابوشیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی انہیں سے منقول ہیں اور یہ ایک پوری روایت ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' مگر ان کے یہ الفاظ نہیں ہیں: ان کلمات کو تین بار پڑھنا چاہیے۔

اس روایت کی سند کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3369 - وَعَنْ اَبِیْ مجلز واسمه لاحق بن حميد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من خَافَ من اَمِیْر ظلما فَقَالَ رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبيا وَبِالْقُرْآنِ حكما وَاِماما نجاه اللّٰه مِنْهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ شيبَة مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ تَابِعِیّ ثِقَة

❀ — ابومجلز جن کا اسم گرامی ''لاحق بن حمید'' ہے' نے کہا: جس آدمی کو کسی حکمران کی جانب سے ظلم کا خوف ہو' وہ یہ کلمات پڑھے: میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے' اسلام کے دین ہونے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے اور قرآن کے فیصلہ کرنے والے ہونے اور امام ہونے پر خوش ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو (حکمران سے) نجات عطا کرے گا۔

امام ابن شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابومجلز پر ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ ایک ثقہ تابعی ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِی الْاِمْتِنَاعِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى الظُّلْمِهٖ وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَيْهِمْ وَتَصْدِيْقُهُمْ وَاِعَانَتُهُمْ

باب: ظالم لوگوں کے ہاں جانے سے پرہیز کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز ان لوگوں کے ہاں جانے' ان کی تصدیق کرنے یا ان کی مدد کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3370 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بدا جَفا وَمَنْ تبع الصَّيْد غفل وَمَنْ اَتَى اَبْوَاب السُّلْطَان افْتتن وَمَا ازْدَادَ عبد من السُّلْطَان قربا اِلَّا ازْدَادَ من اللّٰه بعدا

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاۃ اَحَدِھِمَا رُوَاۃ الصَّحِیْح

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی ویرانے میں رہائش اختیار کرتا ہے' اس کی طبیعت میں سختی آجاتی ہے' جوآدمی شکار کا پیچھا کرتا ہے' وہ غفلت کا شکار ہوجاتا ہے' جوسلطان وقت کے دروازے پر جائے گا' وہ ابتلاء کا شکار ہوجائے گا۔ جوآدمی حکمران کے جتنا قریب جاتا ہے' وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک راوی' صحیح کا راوی ہے۔

3371 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بدا جَفا وَمَنْ اتبع الصَّیْد غفل وَمَنْ اَتَی السُّلْطَان افْتتن

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی ویرانے میں رہائش پذیر ہوتا ہے' اس کی طبیعت میں شدت آجاتی ہے' جوآدمی شکار کا پیچھا کرتا ہے' وہ غفلت کا شکار ہوجاتا ہے' اور جوآدمی سلطان وقت کے ہاں جاتا ہے' وہ آزمائش کا شکار ہوجاتا ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

3372 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لکعب بن عجْرَۃ اَعَاذَك اللّٰہ من اِمَارَۃ السُّفَھَاء قَالَ وَمَا اِمَارَۃ السُّفَھَاء قَالَ اُمَرَاء یکونُونَ بعدِی لَا یَھْتَدُونَ بھدیی وَلَا یستنون بِسنتی فَمَنْ صدقھم بکذبھم وَاَعَانَھُمْ علی ظلمھم فَاُولٰئِك لَیْسُوا منی وَلست مِنْھُم وَلَا یردون علی حَوْضِی وَمَنْ لم یُصدقھُمْ بکذبھم وَلَمْ یُعِنْھُمْ علی ظلمھم فَاُولٰئِك منی وَاَنا مِنْھُم وسیردون علی حَوْضِی

یَا کَعْب بن عجْرَۃ الصّیام جنَّۃ وَالصَّدَقَۃ تطفیء الْخَطِیئَۃ وَالصَّلَاۃ قرْبَان اَوْ قَالَ برھَان

یَا کَعْب بن عجْرَۃ النَّاس غادیان فمبتاع نَفسہ فمعتقھا وبائع نَفسہ فموبقھا

رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالْبَزَّار ورواتھما مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ سَتکُون اُمَرَاء من دخل عَلَیْھِمْ فأعانھم علی ظلمھم وَصدقھمْ بکذبھم فَلَیْسَ منی وَلست مِنْہُ وَلَنْ یرد عَلَی الْحَوْض وَمَنْ لم یدْخل عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُعِنْھُمْ علی ظلمھم وَلَمْ یُصدقھُمْ بکذبھم فَھُوَ منی وَاَنا مِنْہُ وَسَیَرِدُ عَلَی الْحَوْض الْحَدِیْث

وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ من حَدِیْثِ کَعْب بن عجْرَۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعِیذك بِاللّٰہِ یَا کَعْب بن عجْرَۃ من اُمَرَاء یکونُونَ من بعدِی فَمَنْ غشی اَبْوَابھم فَصَدَّقَھُمْ فِیْ کذبھمْ وَاَعَانَھُمْ علی ظلمھم فَلَیْسَ منی وَلست مِنْہُ وَلَا یرد عَلیّ الْحَوْض وَمَنْ غشی اَبْوَابھم اَوْ لم یغش فَلَمْ یُصدقھُمْ فِیْ کذبھمْ

www.waseemziyai.com

وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم فَهُوَ منى وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَىّ الْحَوْض الحَدِيْث

وَاللَّفْظ لِلتِّرْمِذِى

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ بیوقوف لوگوں کی حکومت سے محفوظ رکھے' انہوں نے عرض کیا: بیوقوف لوگوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: کچھ حکمران میرے بعد ایسے بھی آئیں گے' جو میری ہدایات پر عمل پیرا نہیں ہوں گے' وہ میری سنت پر عمل نہیں کریں گے' جو آدمی ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے گا' تو ایسے لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' ایسے لوگ میرے حوض سے محروم رہیں گے' جو آدمی ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' ان کے ظلم وزیادتی پر مدد نہیں کرے گا' ایسے لوگوں کا مجھ سے تعلق ہوگا' میرا ان سے واسطہ ہوگا' وہ بہت جلد میرے حوض پر آئیں گے' اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے' صدقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور نماز قربت کا سبب ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) برہان ہے' اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں صبح کرتے ہیں: کوئی آدمی اپنی ذات خرید کر اسے آزادی دے دیتا ہے' اور کوئی اپنے آپ کو فروخت کر کے ہلاکت میں مبتلا کر لیتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: بہت جلد ایسے حکمران آئیں گے' جو آدمی ان کے پاس جائے گا' ان کے ظلم پر ان کی معاونت کرے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' وہ (میرے) حوض پر نہیں آ سکے گا۔ جو آدمی ان کے ہاں نہیں جائے گا' ان کے ظلم پر ان کی مدد بھی نہیں کرے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' میرا اس سے واسطہ ہوگا' وہ بہت جلد (میرے) حوض پر آئے گا.....الحدیث

امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر بیان کرتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں ان حکمرانوں کے حوالے سے تمہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں' جو میرے بعد ہوں گے' جو آدمی ان کے دروازوں کے چکر کاٹے گا' ان کے جھوٹے کی تصدیق کرے گا' ظلم کرنے میں ان کی معاونت کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق نہیں ہوگا' میرا اس سے واسطہ نہیں ہوگا' حوض پر وہ میرے پاس نہیں آئے گا۔ جو آدمی ان کے دروازے پر' یا نہ جائے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' ان کے ظلم پر ان کی معاونت نہ کرے گا' تو اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' میرا اس سے رابطہ ہوگا اور ایسا آدمی بہت جلد میرے حوض پر آئے گا.....الحدیث

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

3373 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ اَيْضًا عَن كَعْب بن عجْرَة قَالَ خرج اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَة خَمْسَة وَاَرْبَعَة اَحَد العددين من الْعَرَب وَالْاٰخر من الْعَجم فَقَالَ اسمعوا هَلْ سَمِعْتُمْ اِنَّهُ سَيكون بعدِى اُمَرَاء فَمَنْ دخل عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بكذبهم وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَلَيْسَ منى وَلست مِنْهُ وَلَيْسَ بوارد عَلَى

www.waseemziyai.com

الْحَوْض وَمَنْ لم يدْخل عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم وَلَمْ يُصدقهُمْ بكذبهم فَهُوَ منى وَانا مِنْهُ وَهُوَ وَارِد عَلَى الْحَوْض

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' اس وقت ہم نو لوگ تھے' ان میں سے پانچ ایک قسم کے تھے جبکہ چار دوسری قسم کے تھے' ایک قسم کی تعداد اہل عرب کی تھی اور دوسری قسم اہل عجم کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سماعت کرو' کیا تم سنتے ہو؟ بہت جلدی میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو ان کے ہاں جائے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' ان کی زیادتی پر ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' وہ آدمی حوض پر آنے سے محروم رہے گا۔ جو آدمی ان کے ہاں نہیں جائے گا' ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کرے گا' ان کے کذب کی تصدیق نہیں کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' میرا اس کے ساتھ واسطہ ہوگا اور وہ ہمارے حوض پر آئے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3373 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِد بعد صَلَاة الْعشَاء فَرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء ثُمَّ خفض حَتّٰى ظننا اَنَّهُ حدث فِي السَّمَاء اَمر فَقَالَ اَلا اِنَّهَا سَتَكُون بعدِي اُمَرَاء يظْلمُونَ ويكذبون فَمَنْ صدقهم بكذبهم ومالاهم على ظلمهم فَلَيْسَ منى وَلَا انا مِنْهُ وَمَنْ لم يُصدقهُمْ بكذبهم وَلَمْ يمالئهم على ظلمهم فَهُوَ منى وَانا مِنْهُ

حَدِيْثٌ رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم وبقيته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم لوگ اس وقت مسجد میں موجود تھے' یہ واقعہ نماز عشاء کے بعد کا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر آسمان کی طرف بلند کی' پھر نیچے جھکالی' ہم نے گمان کیا شاید آسمان پر نئی صورتحال ظاہر ہونے والی ہے۔ آپ نے فرمایا: خبردار! میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے' جو ظلم کا ارتکاب کریں گے اور جو کذب بیانی سے کام لیں۔ جو آدمی جھوٹ پر ان کی تصدیق کرے گا' ان کے ظلم پر ان کی معاونت کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' جو آدمی جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا' ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے واسطہ ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی ایسا بھی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا' اس کے باقی جملہ راوی ثقہ ہیں اور صحیح میں ان سے استدلال نہیں کیا گیا۔

3375 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خباب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا قعُوْدا على بَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخرج علينا فَقَالَ اسمعوا قُلْنَا قد سمعنَا قَالَ اسمعوا قُلْنَا قد سمعنَا قَالَ اِنَّهُ سَيكون بعدِي اُمَرَاء

www.waseemziyai.com

فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ بكذبهم وَلَا تعينوهم على ظلمهم فَإِن من صدقهم بكذبهم وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم لم يرد عَلَى الْحَوْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ

❀—عبداللہ بن خباب اپنے والدگرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے' آپ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: تم لوگ غور سے سنو! ہم نے عرض کیا: ہم سن رہے ہیں' آپ نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے' تم ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق مت کرنا' ان کے ظلم میں ان کی معاونت مت کرنا' جو آدمی جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گ' ان کے ظلم میں ان کی معاونت کرے گا' وہ (ہمارے) حوض پر نہیں آسکے گا۔

امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

3376 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يكون أُمَرَاء تغشاهم غواش اَوْ حواش مِنَ النَّاس يكذبُون ويظلمون فَمَنْ دخل عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بكذبهم وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَلَيْسَ منى وَلست مِنْهُ وَمَنْ لم يدْخل عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصدقهُمْ بكذبهم وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم فَهُوَ منى وَانا مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيق ابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ اِلَّا انَّهُمَا قَالَا فَمَنْ صدقهم بكذبهم وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَانَا مِنْهُ بَرِيء

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بہت جلدی ایسے حکمران آئیں گے' جن سے ملاقات کرنے والے' تعلق دار بہت سے لوگ ہوں گے' وہ گمراہ ہوں گے' کذب بیانی سے کام لیں گے' جو آدمی ان کے ہاں جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' ان کی معاونت کا مرتکب ہوگا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ جو آدمی ان کے جھوٹ میں ان کے پاس جا کر ان کی تصدیق نہیں کرے گا' ان کے ظلم میں ان کی معاونت نہیں کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے واسطہ ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ دونوں کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا' ظلم وزیادتی میں ان کی مدد کا مرتکب ہوگا' میرا اس سے تعلق نہیں ہوگا۔

3377 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاسا من أمتِي سيتفقهون فِي الدّين ويقرؤون الْقُرْآن يَقُوْلُوْنَ نأتى الْاُمَرَاء فنصيب من دنياهم ونعتزلهم بديننا وَلَا يكون ذٰلِكَ كَمَا لَا يجتنى من القتاد اِلَّا الشوك كَذٰلِكَ لَا يجتنى من قربهم اِلَّا

قَالَ ابْن الصَّبَّاح كَانَّهُ يَعْنِيْ الْخَطَايَا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میری امت کے بعض لوگ علم دین حاصل کریں گے' قرآن کا علم حاصل کریں گے' پھر وہ کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کے پاس جا کر ان کی دنیا سے اپنا حصہ وصول کرتے ہیں' مگر ہم دین کے بارے میں ان سے الگ تھلگ رہیں گے' جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکے گا' جس طرح قتاد (نام درخت) سے صرف کانٹے حاصل ہو سکتے ہیں' اسی طرح ان کے قرب سے صرف (گناہ) حاصل ہوگا۔

ابن صباح کا بیان ہے: اس سے مراد ہے: معصیت کا حصول۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3378 - وَعَن ثَوْبَان مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لاَهْلِه فَذكر عليا وَفَاطِمَة وَغَيْرِهمَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنا من اَهْلِ الْبَيْت قَالَ نَعَمْ مَا لم تقم على بَاب سدة اَوْ تَاتى اَمِيْرا تسأله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات وَالْمرَاد بالسدة هُنَا بَاب السُّلْطَان وَنَحْوَهُ وَيَاْتِىْ فِىْ بَاب الْفقر مَا يدل لَهُ

❀—رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو طلب کیا' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی' حضرت فاطمہ اور دیگر رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی اہل بیت کا فرد شمار ہوتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' جب تک تم کسی بند دروازے پر کھڑے نہیں ہو گے اور جب تک تم کسی حکمران کے پاس جا کر کچھ طلب نہیں کرو گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' اس مقام پر بند دروازے کا مطلب سلطان وقت کا دروازہ ہے۔

آگے چل کر یہ روایت فقر سے متعلق باب میں آئے گی' جو اسی مفہوم کو واضح کرتی ہے۔

3379 - وَعَن عَلْقَمَة بن اَبِىْ وَقَّاصٍ اللَّيْثِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مر بِرَجُل من اَهْلِ الْمَدِيْنَة لَهُ شرف وَهُوَ جَالس بسوق الْمَدِيْنَة فَقَالَ عَلْقَمَة يَا فلَان اِن لَك حُرْمَة وَاِن لَك حَقًا وَاِنِّىْ رَاَيْتُك تدخل على هؤُلَاءِ الْاُمَرَاء فتتكلم عِنْدَهم وَاِنِّىْ سَمِعت بِلَال بن الْحَارِث رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَحَدُكُمْ لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من رضوَان اللّٰه مَا يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت فَيكْتب اللّٰه لَهُ بهَا رضوانه اِلَى يَوْم يلقاه وَاِن اَحَدُكُمْ لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من سخط اللّٰه مَا يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت فَيكْتب اللّٰه لَهُ بهَا سخطه اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

www.waseemziyai.com

قَالَ عَلْقَمَة انْظُر وَيحك مَاذَا تَقول وَمَا تكلم بِهِ فَرب كَلَام قد منعنيه مَا سَمِعت من بِلَال بن الْحَارِث رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وروى التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم الْمَرْفُوع مِنْهُ وصححاه

وَرَوَاهُ الْاَصْفَهَانِيّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عَن بِلَال بن الْحَارِث اَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ اِذا حضرتم عِنْد ذِي سُلْطَان فَأَحْسنُوا الْمحْضر فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذكره

❀ — حضرت علقمہ بن ابی وقاص لیثی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ مدینہ طیبہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے پاس سے گزرے' جو صاحب ثروت تھا' وہ مدینہ منورہ کے بازار میں بیٹھا تھا۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فلاں! تمہیں قدر و منزلت حاصل ہے' تمہیں حقانیت بھی حاصل ہے' میں تمہیں ملاحظہ کرتا ہوں کہ تمہاری حکمرانوں کے ہاں آنی جانی لگی رہتی ہے۔ ان کے پاس بیٹھ کر گفتگو بھی کرتے ہو' میں نے صحابی رسول حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے گفتگو کرتا ہے' اس کو علم نہیں ہوتا کہ اس کا اختتام کہاں ہوگا' لیکن اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی خوشنودی اس دن تک کے لیے لکھ دیتا ہے' جس دن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا۔ بعض اوقات آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے حوالے سے اس اسلوب میں کوئی بات کہتا ہے کہ اسے علم نہیں ہوتا وہ کہاں تک جائے گی' مگر اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس کے لیے ناراضگی کو لکھ دیتا ہے۔

حضرت علقمہ بن ابی وقاص لیثی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری تباہی ہو! تم نے دیکھا کہ تم نے کیا کہا ہے' اور کیا گفتگو کی ہے' اس لیے کوئی بات ایسی ہوتی ہے' جب سے میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے میں نے یہ بات سنی ہے' اور اس روایت نے مجھے گفتگو کرنے سے روک دیا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کا مرفوع حصہ نقل کیا ہے' اور دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: جب تم کسی حکمران کے ہاں جاؤ' ان سے اچھے طریقہ سے رہو' اس لیے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (یعنی مذکورہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ اِعَانَةِ الْمُبْطِلِ وَمُسَاعَدَتِهٖ وَالشَّفَاعَةِ الْمَانِعَةِ مِنْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰه وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: ۸- ناجائز کام کرنے والے کی معاونت کرنے' یا اس کی حمایت کرنے' یا حدود الٰہی یا دیگر ممنوعہ معاملات میں سفارش کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3380 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حَا

www.waseemziyai.com

شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ ضاد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ خَاصم فِیْ بَاطِل وَهُوَ يعلم لم يزل فِیْ سخط اللّٰه ،حَتّٰی ينْزع وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِن مَا لَيْسَ فِيْهِ أسْكنهُ اللّٰه ردغة الخبال حَتّٰی يخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ نَحْوِهٖ وَزَاد فِیْ آخِره وَلَيْسَ بِخَارِج وَرَوَاهُ الْحَاكِم مطولا ومختصرا وَقَالَ فِیْ كل مِنْهَا صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَلَفظ الْمُخْتَصر قَالَ من أعَان على خُصُومَة بِغَيْر حق كَانَ فِیْ سخط اللّٰه حَتّٰی ينْزع

وَفِیْ رِوَايَةٍ لاَبِیْ دَاوٗد وَمَنْ أعَان على خُصُومَة بِظُلْم فَقَدْ بَاء بغضب من الله

الردغة بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الدَّال الْمُهْمِلَة وتحريكها اَيْضًا وبالغين الْمُعْجَمَة هِیَ الوحل وردغة الخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة هِیَ عصارة اَهْلِ النَّارِ اَوْ عرقهم كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِیْ صَحِيْح مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کوئی حد مانع بن جائے' تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے خلاف چلتا ہے' جو آدمی کسی باطل میں تنازع کرتا ہے' جبکہ اسے اس کا علم بھی ہو' تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ اس سے علیحدگی اختیار نہ کرلے' جو آدمی کسی مسلمان کے بارے میں ایسا گمان کرتا ہے' جو چیز مومن میں موجود نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے ''ردغۃ الخبال'' میں ٹھہرائے گا' حتیٰ کہ وہ اس چیز سے نکل نہیں آتا جس کا اس نے گمان کیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ ان کی منقول روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اور وہ نکلنے والا نہ ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار وطویل دونوں طرح سے نقل کیا ہے۔ ان دونوں کے بارے میں کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ مختصر روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی کسی ناحق تنازع میں ہو' اس بارے میں معاونت کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے الگ ہو جائے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی کسی مقدمہ کے بارے میں ظلم کی مدد کا ارتکاب کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الردغۃ'' میں 'ر' پر زبر ہے' پھر 'د' ساکن ہے' اور اس پر حرکت بھی پڑھی گئی ہے' پھر 'غ' ہے۔ اس سے مراد کیچڑ' مٹی کا گارا ہے۔ لفظ ''خبال'' میں 'خ' پر زبر ہے' پھر 'ب' ہے۔ اس کا مطلب ہے: جہنم کا عرق' نچوڑ' صحیح مسلم اور دیگر کتب میں اس کی توضیح موجود ہے۔

3381 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ يعين قومه على غير الْحق كَمثل بعير تردى فِیْ بِئْر فَهُوَ ينْزع مِنْهَا بِذَنبِهِ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَعَبْدُ الرَّحْمٰن لم یسمع من اَبِیْه

قَالَ الْحَافِظ وَمعنی الحَدِیْثِ اَنَّهٗ قد وَقع فِی الْاِثْم وَهلك كالبعیر اِذا تردی فِیْ بِئر فَصَارَ ینْزع بِذَنبِهٖ وَلَا یقدر علی الْخَلَاص

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والدگرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ناجائز طریقہ سے کسی قوم کی مدد کرے گا' تو اس کی مثال ایسے اونٹ کی ہے' جو کسی کنویں میں گرتا ہے' تو اس کی دم پکڑ کر اسے باہر نکالا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا اپنے والدگرامی سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کا آدمی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' اور ہلاک ہو جاتا ہے' جس طرح کوئی اونٹ کنویں میں جا گرے' پھر دم سے کھینچ کر اسے باہر نکالنے کی کوشش کی جائے جبکہ وہ اس کے سوا باہر نہ آ سکتا ہو۔

3382 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا رجل حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه لم یزل فِیْ غضب اللّٰه حَتّٰی ینْزع وَاَیّمَا رجل شدّ غَضبا علی مُسْلِم فِیْ خُصُوْمَة لَا علم لَهٗ بهَا فَقَدْ عاند اللّٰه حَقه وحرص علی سخطه وَعَلَیْهِ لعنة اللّٰه تتَابع اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَاَیّمَا رجل أشاع علی رجل مُسْلِم بِكَلِمَة وَهُوَ مِنْهَا بَرِیء سبه بهَا فِی الدُّنْیَا كَانَ حَقًّا علی اللّٰه اَن یذیبه یَوْم الْقِیَامَة فِی النَّار حَتّٰی یَاْتِیْ بنفاذ مَا قَالَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا یحضرنی الْاٰن حَال اِسْنَاده

وروی بعضه بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قَالَ من ذكر امْرأ بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لیعیبه حَبسه اللّٰه فِیْ نَار جَهَنَّم حَتّٰی یَاْتِیْ بنفاذ مَا قَالَ فِیْهِ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد میں مانع بن جائے' وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس سے علیحدہ ہو جائے۔ جو آدمی کسی مقدمہ میں کسی شخص کے غضب میں اضافہ کر دے جبکہ اسے اس حوالے سے علم بھی نہ ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ایسا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا حریص بن جاتا ہے' ایسے آدمی پر تا قیامت مسلسل اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے' جو آدمی کسی مسلمان کے خلاف شرانگیزی سے کام لیتا ہے' جبکہ اس شخص کا اس سے تعلق نہ ہو' اس کا مقصد یہ ہو کہ اس آدمی کی تذلیل کی جائے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ اسے آگ میں پھینک دے' حتیٰ کہ وہ آدمی الزام سے رجوع نہ کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔ اس کا ایک ٹکڑا عمدہ سند سے

www.waseemziyai.com

منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی کسی شخص کا ذکر کسی خامی سے کرے' جو اس میں موجود نہ ہو' اس کا مقصد اسے ذلیل کرنا ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں پھینک دے گا' حتیٰ کہ اس کی کہی ہوئی بات کا حساب نہ لیا جائے۔

3383 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه فَقَدْ ضاد اللّٰه فِیْ ملكه وَمَنْ أعَان على خُصُومَة لَا يعلم اَحَق اَوْ بَاطِل فَهُوَ فِیْ سخط اللّٰه حَتّٰى ينْزع وَمَنْ مَشى مَعَ قوم يرى اَنَّهٗ شَاهد وَلَيْسَ بِشَاهِد فَهُوَ كشاهد زور وَمَنْ تحلم كَاذِبًا كلف اَن يعْقد بَيْن طرفِیْ شعيرَة وسباب الْمُسْلِم فسوق وقتاله كفر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ رَجَاء بن صبيح السَّقطِی

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے لیے مانع بن جائے' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں رکاوٹ ہوگا' جو آدمی کسی مقدمہ میں کسی کی اس طرح مدد کرتا ہو کہ اس کی حقانیت کا اسے علم نہیں ہو اور نہ باطل ہونے کا' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ اس سے الگ نہ ہو جائے۔ جو آدمی کسی قوم کی معیت میں ہو' وہ اپنے آپ کو بطور گواہ پیش کرے جبکہ وہ حقیقی گواہی نہ دے' تو وہ آدمی جھوٹا شمار کیا جائے گا۔ جو آدمی جھوٹا خواب بیان کرتا ہے' تو اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دونوں کونوں کے مابین گرہ لگائے۔ مسلمان سے بدکلامی فسق ہے' اور اس کے ساتھ جھگڑا کرنا' کفر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت رجاء بن صبیح سقطی سے نقل کی ہے۔

3384 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعَان ظَالِما بباطل ليدحض بِهٖ حَقًا برِیء من ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ناحق طور پر ظلم کے حوالے سے کسی کی مدد کرے گا' تاکہ وہ اس طرح حق کو نظر انداز کر دے' تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ اس سے ختم ہو جائے گا۔

امام طبرانی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3385 - وَرُوِیَ عَن اَوْس بن شُرَحْبِيل اَحَد بنی اَشْجَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من مَشى مَعَ ظَالِم ليعينه وَهُوَ يعلم اَنَّهٗ ظَالِم فَقَدْ خرج من الْاِسْلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ عنہ جن کا بنو شجع سے تعلق تھا' سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی ظالم کے ساتھ بطور مدد چل کر جاتا ہے' اسے اس بات کا علم بھی ہو کہ وہ ظالم ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' یہ حدیث غریب ہے۔

تَرْھِیْبُ الْحَاکِمِ وَغَیْرِہٖ مِنْ اِرْضَاءِ النَّاسِ بِمَا یُسْخِطُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ

باب: حاکم وقت یا دوسری شخصیات لوگوں کو ایسے امور کے حوالے سے خوش کریں' جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات

3386 - عَنْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃ قَالَ کتب مُعَاوِیَۃ اِلٰی عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَن اکتبی لی کتابا توصینی فِیْہِ وَلَا تکثری عَلَیّ فکتبت عَائِشَۃ اِلٰی مُعَاوِیَۃ سَلام عَلَیْك أما بعد

فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من التمس رضَا اللّٰہ بسخط النَّاس کَفاہُ اللّٰہ مؤونۃ النَّاس وَمَنْ التمس رضَا النَّاس بسخط اللّٰہ وَکلہ اللّٰہ اِلَی النَّاس وَالسَّلَام عَلَیْك

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَلَمْ یسم الرجل ثُمَّ روی بِاِسْنَادِہٖ عَن ھِشَام بن عُرْوَۃ عَنْ اَبِیْہِ عَن عَائِشَۃ اَنَّھَا کتبت اِلٰی مُعَاوِیَۃ قَالَ فَذکر الحَدِیْثِ بِمَعْنَاہُ وَلَمْ یرفعوہ وروی ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ الْمَرْفُوْع مِنْہُ فَقَط وَلَفْظُہٗ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من التمس رضَا اللّٰہ بسخط النَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وأرضی عَنہُ النَّاس وَمَنْ التمس رضَا النَّاس بسخط اللّٰہ سخط اللّٰہ عَلَیْہِ وأسخط عَلَیْہِ النَّاس

❀ — مدینہ طیبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے منقول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام خط لکھا' انہوں نے کہا: آپ خط کے ذریعے مجھے کوئی تلقین کریں اور عبارت نہایت مختصر ہو؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام خط میں جواب دیا: تم پر سلامتی ہو' امابعد! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی لوگوں کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے' تو لوگوں کی سختی کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کرتا ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے لوگوں کو خوش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے راوی کا نام ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے اپنی سند سے ہشام بن عروہ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام خط میں پوری حدیث نقل کی ہے' جس کا مفہوم یہی تھا' مگر بعض محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''مرفوع'' روایت نقل نہیں کیا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں صرف مرفوع حصہ نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کی ناراضگی کے سبب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے' اور لوگوں کو بھی اس سے خوش کر دیتا ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے' اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

3387 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَسخط اللّٰہ فِیْ رِضَا النَّاس سخط اللّٰہ عَلَیْہِ وأسخط عَلَیْہِ من أرضاہ فِیْ سخطہ وَمَنْ أرْضی اللّٰہ فِیْ سخط النَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وأرضی عَنہُ من أسخطہ فِیْ رِضَاہُ حَتّٰی یزینہ ویزین قَوْلہ عملہ فِیْ عینہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے' اور اس کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے' جس کو اس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب خوش کیا تھا۔ جو آدمی لوگوں کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے' اور ان لوگوں کو بھی اس سے خوش کر دیتا ہے' جو اس سے ناراض تھے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے آراستہ کر دیتا ہے' اس کا قول اور اس کا عمل دوسروں کی نظروں میں مزین کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ اور قوی سند سے نقل کی ہے۔

3388 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أرْضی سُلْطَانا بِمَا یسْخط ربہ خرج من دین اللہ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ تفرد بِہٖ علاق بن اَبِیْ مُسْلِم عَن جَابر والرواۃ اِلَیْہِ کلھم ثِقَات

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حاکم وقت کو ایسی چیز کے حوالے سے خوش کرے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہو' تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: حضرت جابر بن عبداللہ سے یہ روایت نقل کرنے میں علاق بن ابی مسلم نامی راوی مفرد ہے' اور اس تک باقی جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3389 - وَعَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من طلب محامد النَّاس بمعاصی اللّٰہ عَاد حامدہ لَہٗ ذاما

رَوَاہُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أرْضی اللّٰہ بسخط النَّاس کَفاہُ اللّٰہ وَمَنْ اَسخط اللّٰہ بِرِضا النَّاس وَکلہ اللّٰہ اِلَی النَّاس

وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ بِنَحْوِہٖ فِیْ کتاب الزّھد الْکَبِیْر

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَرَادَ سخط اللّٰہ ورضا النَّاس عَاد حامدہ مِنَ النَّاس ذاما

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے لوگوں کی تعریف وتوصیف کرتا ہو' تو اس کی تعریف اس کی مذمت شمار ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کی ناراضگی کے سبب اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے لیے کافی ہو جاتی ہے' جو آدمی لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''کتاب الزہد الکبیر'' میں اس کی مثل نقل کی ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے اور لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو لوگوں میں اس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمت کرنے والا شمار ہونے لگتا ہے۔

3390 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن عصمَة بن مَالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تحبب اِلَی النَّاس بِمَا یحبونہ وبارز اللّٰہ تَعَالٰی لَقِی اللّٰہ تَعَالٰی یَوْم الْقِیَامَة وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اس چیز کے ذریعے لوگوں میں ہر دلعزیز بن جائے' جو انہیں پسند ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہو' قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے اظہار ناراضگی کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الشَّفَقَةِ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الرَّعِیَّةِ وَالْاَوْلَادِ وَالْعَبِیْدِ وَغَیْرِھِمْ وَرَحْمَتِھِمْ وَالرِّفْقِ بِھِمْ وَالتَّرْھِیْبِ مِنْ ضد ذٰلِكَ وَمَنْ تَعْذِیْبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ وَغَیْرِھِمَا بِغَیْرِ سَبَبٍ شَرْعِیٍ وَّمَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ وَّسْمِ الدَّوَابِّ فِیْ وُجُوْھِھَا

باب: اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنے' خواہ وہ رعایا ہو' یا اولاد ہو' یا غلام ہو' یا دوسرے لوگ ہوں' پر مہربانی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز غلاموں' جانوروں اور دوسری مخلوق کو بغیر سبب شرعی چہروں پر داغ لگانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3391 - عَن جریر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لَا یرحم النَّاس لَا یرحمہ اللّٰہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَرَوَاہُ اَحْمد وَزَاد وَمَنْ لَا یغْفر لَا یغْفر لَہٗ وَھُوَ فِی الْمسند اَیْضًا من حَدِیْثِ اَبِیْ سعید بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی معاف نہیں کرتا' تو اسے بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

مسند میں یہ روایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بطور سند صحیح منقول ہے۔

3392 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لن تؤمنوا حَتّٰی تراحموا

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کلنا رَحِیْم قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ برحمة اَحَدُکُمْ صَاحبه وَلٰکنهَا رَحْمَة الْعَامَّة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اس وقت تک پورے مسلمان نہیں ہو سکتے' جب تک تم آپس میں ایک دوسرے پر رحم نہیں کرتے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سب لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: اس سے مراد اپنے ساتھی پر رحم کرنا نہیں' بلکہ اس کا مطلب ہے عمومی رحم کرنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی صحیح ہیں۔

3393 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لم یرحم النَّاس لم یرحمه اللّٰہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اس پر بھی رحم نہیں کرتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''حسن سند'' سے نقل کی ہے۔

3394 - وَعَن جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لَا یرحم من فِی الْاَرْض لَا یرحمه من فِی السَّمَاء

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی

❀ — حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اہل زمین پر رحم نہیں کرتا' آسمان والی ذات اس پر رحم نہیں کرتی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ اور قوی سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3395 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الراحمون يرحمهم الرَّحْمٰن ارحموا من فِی الْاَرْض يَرْحَمكُمْ من فِی السَّمَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ بِزِيَادَة وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے' تم اہلِ زمین پر رحم کرو وہ ذات تم پر رحم کرے گی' جو آسمان میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اضافہ کیس اتھ نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3395/A - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارحموا ترحموا واغفروا يغفر لكم ويل لأقماع القَوْل ويل للمصرين الَّذِيْنَ يصرُّوْنَ على مَا فعلوا وهم يعلمُونَ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم لوگ رحم کرو' تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ تم لوگ معاف کرنے کی عادت بناؤ' تمہاری بخشش کی جائے گی۔ جھوٹا الزام لگانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ اصرار کرنے والوں کے لیے بربادی ہے' جو وہ انجام دیتے ہیں' اس پر اصرار کرتے ہیں جبکہ انہیں اس کا علم ہوتا ہے۔

3396 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرْحَم الصَّغِيْر وَيَأْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَقد رُوِیَ هٰذَا اللَّفْظ من حَدِيْثٍ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَتقدم بعض ذٰلِكَ فِیْ اِكرام الْعلمَاء

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ آدمی ہم میں سے نہیں' جو بڑے کی تعظیم نہیں کرتا' چھوٹے پر رحم نہیں کرتا' نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا۔

امام احمد' امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہیں۔

اس سے پہلے علماء کی فضیلت کے باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

3397 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بَيت فِيْهِ نفر من قُرَيْش فَأخذ بِعضَادَتَیْ الْبَاب فَقَالَ هَلْ فِی الْبَيْت اِلَّا قرشی فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْن اُخْت لنا قَالَ ابْن اُخْت الْقَوْم مِنْهُم ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَا الْاَمر فِیْ قُرَيْش مَا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوْا عدلوا وَاِذَا اَقْسمُوْا أقسطوا وَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِيْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں تشریف فرما ہوئے' جس میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ موجود تھے۔ آپ نے ان کے دروازے کی چوکھٹ کو تھاما' پھر فرمایا: کیا اس گھر میں صرف اہل قریش موجود ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں' ایک ہمارا بھانجا بھی موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کا بھانجا' ان میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: حکمرانی کا معاملہ قریش میں رہے گا' جب تک ان سے رحم طلب کیا جائے گا' وہ بھی رحم کرنے کا مظاہرہ کرتے رہیں گے' جب وہ انصاف پر مبنی فیصلہ کرتے رہیں گے' جب تقسیم کا معاملہ کریں گے' تو انصاف سے کام لیتے رہیں گے۔ جو آدمی ایسا نہیں کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3398 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ بَيت فِيْهِ نفر من الْمُهَاجِرين وَالْاَنْصَار فَاقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل كل رجل يُوْسع رَجَاء اَن يجلس اِلٰى جنبه ثُمَّ قَامَ اِلَى الْبَاب فَاَخذ بعضادتيه فَقَالَ الْاَئِمَّة من قُرَيْش ولى عَلَيْكُمْ حق عَظِيْم وَلَهُمْ ذٰلِكَ مَا فعلوا ثَلَاثًا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوْا عدلوا وَاِذَا عَاهَدُوا وفوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَأحمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّتقدم بِلَفْظِهٖ وَاَبُوْ يعلٰى وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ مُخْتَصِرًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَتقدم حَدِيْثِ بِنَحْوِهٖ لاَبِيْ بَرزَة وَحَدِيْثِ لاَبِيْ مُوْسٰى فِي الْعدْل والجور

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم ایسے گھر میں موجود تھے' جس میں مہاجرین اور انصار دونوں گروہوں سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو ہر ایک آدمی نے اپنے ساتھ جگہ کی گنجائش بنانی شروع کر دی' تاکہ آپ وہاں تشریف فرما ہو جائیں' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے' آپ نے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا' پھر آپ نے فرمایا: قریش حکمران ہوں گے' میرا تم پر حق عظیم ہے۔ ان لوگوں کا بھی حق ہوگا' جب تک وہ تین امور انجام دیتے رہیں گے: جب ان سے رحم طلب کیا جائے' تو وہ رحم کریں' جب وہ کوئی فیصلہ کریں' تو عدل و انصاف سے کام لیں اور جب کوئی وعدہ کریں' تو اسے پورا کریں' جو آدمی ایسا نہیں کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ پہلے بھی مذکور ہو چکے ہیں۔ امام ابویعلی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت عدل اور ظلم کے حوالے سے ہے۔

www.waseemziyai.com

3399 - وَعَن نصيح الْعَنسِي عَن ركب الْمصرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن تواضع فِيْ غير منقصة وذل فِيْ نَفسه من غير مَسْأَلَة وَأنْفق مَالا جمعه فِيْ غير مَعْصِيّة ورحم اَهْلَ الذلة والمسكنة وخالط اَهْلَ الْفِقْه وَالْحكمَة الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته اِلٰى نصيح ثِقَات

❀ — نصیح عنسی نے حضرت مرکب مصری رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو کوئی نقص پیدا کیے بغیر عاجزی اختیار کرتا ہے' کسی سے مانگے بغیر اپنی ذات کو معمولی تصور کرتا ہے' جو دولت اس نے جمع کی ہو' اس سے نافرمانی کے کاموں میں خرچ نہیں کرتا' پست اور غریب افراد پر رحم کرتا ہے۔ علماء دین اور اہل حکمت ودانش سے تعلق قائم رکھتا ہے..... الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نصیح نامی راوی تک اس روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3400 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت الصَّادِق المصدوق صَاحب هَذِه الْحُجْرَة اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تنْزع الرَّحْمَة اِلَّا من شقى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِيْ بعض النّسخ حسن صَحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے صادق ومصدوق' جو اس حجرہ میں رہائش پذیر تھے یعنی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: رحمت صرف کسی کم بخت سے ہی الگ ہوسکتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' اور بعض نسخوں میں یہ الفاظ منقول ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

3401 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحسن اَوْ الْحُسَيْن بن عَلّي وَعِنْدَه الْاَقْرَع بن حَابِس التَّمِيْمِي

فَقَالَ الْاَقْرَع اِن لي عشرَة من الْوَلَد مَا قبلت مِنْهُم اَحَدًا قطّ فَنظر اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من لَا يرحم لَا يرحم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا' اس وقت آپ کی خدمت میں اقرع بن حابس تمیمی بھی موجود تھا' تو اس نے عرض کیا: میرے دس بچے ہیں' میں نے ان میں سے کسی کا بھی کبھی بوسہ نہیں لیا' آپ نے اس کی طرف چہرہ انور کرکے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا' اس پر بھی رحم نہیں

www.waseemziyai.com

باجاتا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3403 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُمْ تقبلون الصّبیان وَمَا نقبلهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ أملك لَك اَن نزع اللّٰہ الرَّحْمَة من بك

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں اور ہم لوگ تو انہیں بوسہ نہیں دیتے؟ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لیے کیا کروں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت دور کردی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3403 - وَعَن مُعَاوِیَة بن قُرَّة عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لأرحم الشَّاة اَن اذبحها فَقَالَ اِن رحمتها رَحِمك الله

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد والأصبهانی

وَلَفْظُهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ آخذ شَاة وَاُرِیْد اَن أذبحها فأرحمها قَالَ وَالشَّاة اِن رحمتها رَحِمك اللّٰہ

❀ — معاویہ بن اقرع اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! بکری کو ذبح کرتے وقت مجھے رحم آجاتا ہے' آپ نے فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم کرے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جب ذبح کے قصد سے بکری پکڑتا ہوں' تو مجھے اس پر رحم آجاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

3404 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَن رَجُلًا أضجع شَاة وَهُوَ یحد شفرته فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِیْدُ اَن تمیتها موتتین هلا أحددت شفرتك قبل اَن تضجعها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ البُخَارِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے بکری کو لٹالیا' خود (ذبح کرنے کے ارادہ سے) چھری تیز کرنے لگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے دوبار موت کا شکار کرنا چاہتے ہو؟ تم نے اسے لٹانے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کی تھی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

روایت کے الفاظ ان کے نقل شدہ ہیں۔ انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3405 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اِنْسَان یقتل عصفورا فَمَا فَوْقَهَا بِغَیْرِ حَقِّهَا اِلَّا یسْأَل اللّٰه عَنْهَا یَوْم الْقِیَامَة

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقّهَا قَالَ حَقّهَا اَن تذبحها فتأكلها وَلَا تقطع رَأسهَا فترمی بِهِ

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی چڑیا یا اس سے بھی معمولی جانور کو ناجائز طریقہ سے ہلاک کرتا ہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس بارے میں سوال کرے گا' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ تم اسے ذبح کر کے کھاؤ مگر اس کا سر کاٹ کر اسے پھینک مت دو۔

امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3406 - وَعَن الشرید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قتل عصفورا عَبَثا عج اِلَی اللّٰهِ یَوْم الْقِیَامَة یَقُوْلُ یَا رب اِن فلَانا قتلنی عَبَثا وَلَمْ یقتلنی مَنْفَعَة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مقصد کے بغیر کسی چڑیا کو ہلاک کرتا ہے' تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گی اور عرض گزار ہوگی: اے میرے پروردگار! فلاں آدمی نے مجھے فضول میں ہلاک کر دیا تھا' اس نے کسی مقصد کے پیش نظر مجھے ہلاک نہیں کیا تھا۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3407 - وَعَنِ الْوَضِیْن بن عَطَاءٍ قَالَ اِن جزارا فتح بَابا على شَاة ليذبحها فانفلتت مِنْهُ حَتّٰی جَاءَ ت اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فأتبعها فَأخذ يسحبها برجلها فَقَالَ لَهَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِی لأمر اللّٰه وَاَنْتَ یَا جزار فسقها سوقا رَفِیْقًا

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِیْ كِتَابِهِ عَن مُحَمَّد بن رَاشد عَنْهُ وَهُوَ معضل

❀ — وضین بن عطاء سے منقول ہے: ایک دفعہ ایک قصاب نے بکری کے لیے دروازہ کھول دیا' تاکہ وہ اسے ذبح کر ڈالے' تو وہ اس سے چھوٹ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ آدمی بھی بکری کے پیچھے حاضر خدمت ہوا' ٹانگ سے پکڑ کر اسے کھینچنے لگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کر اور قصاب سے فرمایا: تم اسے نرمی سے لے جاؤ۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب میں محمد بن راشد کی وساطت سے وضین بن عطاء سے نقل کی ہے' اور یہ روایت معضل ہے۔

www.waseemziyai.com

3408 - وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْن اَن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رأی رَجُلًا یسحب شَاۃ برجلها لیذبحها فَقَالَ لَہٗ وَیلك قدها اِلَی الْمَوْت قودا جمیلا

رَوَاہُ عبد الرَّزَّاق اَیْضًا مَوْقُوْفًا

❀ — امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ملاحظہ کیا کہ اس نے ذبح کے قصد سے اپنی بکری کو ٹانگ سے پکڑ رکھا ہے' پھر اسے گھسیٹ کر لے جا رہا ہے' تو آپ نے فرمایا: تمہارا برا ہو' تم اسے موت کی طرف سکون سے لے کر جاؤ۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

3409 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ مر بفتیان من قُرَیْش قد نصبوا طیرا اَوْ دجَاجَة یترامونها وَقد جعلُوْا لصَاحب الطیر کل خاطئة من نبلهم فَلَمَّا رَاَوْا ابْن عمر تفرقُوْا فَقَالَ ابْن عمر من فعل هٰذَا لعن اللّٰہ من فعل هٰذَا اِن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لعن من اتخد شَیْئًا فِیْہِ الرّوح غرضا

رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم

الْغَرَض بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَالرَّاء هُوَ مَا ینصبه الرُّمَاة یقصدون اِصَابَته من قرطاس وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ان کا قریش سے تعلق رکھنے والے بعض لوگوں کے پاس سے گزر ہوا' انہوں نے کسی پرندے یا مرغی کو نشانہ بنایا ہوا تھا' اس پر تیراندازی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے یہ بات طے کر رکھی تھی کہ جس کا نشانہ خطا جائے گا' تو پرند کے مالک کو اس کا تیر دستیاب ہو جائے گا' انہوں نے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آتے ہوئے دیکھا' تو وہ نشانہ بازی چھوڑ کر دائیں بائیں ہو گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو آدمی ایسا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرتا ہے' اس لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی ہے' جو کسی جانور کو نشانہ بناتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغرض'' میں 'غ' پر زبر ہے' پھر 'ر' ہے' اس سے مراد ہے: وہ جانور جسے تیراندازی میں نشانہ بنایا جائے' پھر اس پر نشانہ لگنے کا ارادہ کیا جائے' خواہ اس کا تعلق کاغذ سے ہو' یا کسی دوسری چیز سے ہو۔

3410 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سفر فَانْطَلق لِحَاجَتِہٖ فَرَاَیْنَا حمرَة مَعهَا فرخان فأخذنا فرخیها فَجَاءَ ت الْحمرَة فَجعلت تعرش فجَاء النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من فجع هٰذِہٖ بولدیها ردوا ولدیها اِلَیْهَا وَرَاَی قَرْیَة نمل قد حرقناها فَقَالَ من حرق هٰذِہٖ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِی اَن یعذب بالنَّار اِلَّا رب النَّار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد

قَرْیَة النَّمْل هِیَ مَوْضِع النَّمْل مَعَ النَّمْل

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک سفر میں ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھے' آپ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' ہم نے ایک پرندہ دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے موجود تھے' ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا' وہ پرندہ آیا' اس نے ہمارے سروں پر چکر لگانے شروع کر دیے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی واپس تشریف لے آئے' تو آپ نے فرمایا: اس کے بچوں کے بارے میں اسے کس نے پریشان کیا ہے' اس کے بچے واپس کر دو' پھر آپ نے چیونٹیوں کی بستی کو ملاحظہ کیا' جسے ہم نے نذر آتش کر دیا تھا' آپ نے دریافت کیا: اسے کس نے نذر آتش کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی جاندار کو آگ کی سزا دینا' صرف اللہ تعالیٰ کے لیے جائز ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

چیونٹیوں کی بستی کا مطلب' ان کی رہائش گاہ یعنی جہاں وہ جمع ہو کر رہتی ہوں۔

3411 - وروی اَحْمد اَیْضًا فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْل عَن یحیی بن مرّة قَالَ فِیْهِ وَکنت مَعَهُ یَعْنِیْ مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسا ذَات یَوْم اِذْ جَاءَ جمل یخب حَتّٰی ضرب بجرانه بَیْن یَدَیْهِ ثُمَّ ذرفت عَیناهُ فَقَالَ وَیحك انْظُر لمن هٰذَا الْجمل اِن لَهُ لشأنا قَالَ فَخرجت ألتمس صَاحبه فَوَجَدته لرجل من الْاَنْصَار فدعوته اِلَیْهِ فَقَالَ مَا شَان جملك هٰذَا فَقَالَ وَمَا شَانه لَا اَدْرِی وَاللّٰه مَا شَانه عَملنَا عَلَیْهِ ونضحنا عَلَیْهِ حَتّٰی عجز عَن السِّقَایَة فائتمرنا البارحة اَن ننحره ونقسم لَحْمه

قَالَ فَلَا تفعل هبه لی اَوْ بعنیه قَالَ بل هُوَ لَك یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ فَوَسمه بمیسم الصَّدَقَة ثُمَّ بعث بِهٖ وَاِسْنَاده جید

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ نَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْهِ اِنَّهُ قَالَ لصَاحب الْبَعِیْر مَا لبعیرك یشکوك زعم اَنَّك سنأته حَتّٰی کبر تُرِیْدُ اَن تنحره قَالَ صدقت وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا أفعل

وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ اَیْضًا قَالَ یعلی بن مرّة بَیْنا نَحْنُ نسیر مَعَهُ یَعْنِیْ مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِیْر یسنی عَلَیْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِیْر جرجر وَوضع جرانه فَوقف عَلَیْهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ صَاحب هٰذَا الْبَعِیْر فجَاء فَقَالَ بعنیه

قَالَ لَا بل أهبه لَك وَاِنَّهُ لأهل بَیت مَا لَهُمْ معیشة غَیْرِهٖ فَقَالَ أما اِذْ ذکرت هٰذَا من أمره فَاِنَّهُ شکا کَثْرَة الْعَمَل وَقلة الْعلف فَاَحْسنُوْا اِلَیْهِ الحَدِیْث

❀ — امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن مرہ کے حوالے سے ایک لمبی حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ بات بھی شامل ہے: ایک دفعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا' آپ جلوہ افروز تھے' اس موقع پر ایک اونٹ آیا' اس نے اپنی گردن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھکا دی' اس کی آنکھوں میں آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا برا ہو' تم دیکھو یہ کس کا اونٹ ہے' اسے کوئی خاص پریشانی لاحق ہے؟ راوی کا بیان ہے: میں اس اونٹ کے مالک کی تلاش کے لیے روانہ ہوا' میں نے اس کے مالک کو

www.waseemziyai.com

تلاش کرلیا' وہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی تھا' میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے اونٹ کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کیا: مجھے علم نہیں ہے' قسم بخدا! اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔ ہم تو اس سے خدمت لیتے رہے ہیں' اس پر پانی لاد کر لاتے تھے۔ اب یہ کمزور ہو چکا ہے' پانی لاد کر لانے سے عاجز آچکا ہے' آج ہم نے اسے ذبح کرنے کا فیصلہ کیا ہے' تاکہ اس کا گوشت تقسیم کرلیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا مت کرو' تم یہ مجھے فروخت کردو' یا مجھے ہبہ کردو' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ آپ کا ہوا۔ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر صدقہ کا خاص نشان لگوادیا' پھر اسے روانہ کردیا (یعنی صدقہ کے اونٹوں میں)

اس روایت کی سند عمدہ ہے۔ ان کی ایک سند اس کی مثل ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے فرمایا: تمہارے اونٹ کا کیا معاملہ ہے' جو تمہاری شکایت پیش کررہا ہے؟ وہ یہ بات کہتا ہے کہ تم لوگ اس سے خدمات لیتے رہے' اب وہ بوڑھا ہوگیا ہے' تم اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہو' اس نے عرض کیا: آپ درست فرماتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا' میں اب ایسا نہیں کروں گا۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں حالت سفر میں تھے' ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے' جس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا' اس نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو وہ آواز نکالنے لگا' اس نے آپ کے سامنے اپنی گردن جھکادی' آپ اس کے پاس رک گئے' آپ نے سوال کیا: اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آدمی حاضر خدمت ہوا' تو آپ نے دریافت کیا: تم اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کردو گے؟ اس نے عرض کیا: نہیں' میں آپ کو یہ بطور تحفہ پیش کرتا ہوں' اس کا تعلق ایک ایسے گھر سے ہے' جن کا اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے' آپ نے فرمایا: تم نے یہ بات اس کے بارے میں بتائی ہے' یہ زیادہ کام لینے اور چارہ کم دینے کی شکایت کرتا ہے' تم لوگ اس کے ساتھ حسن سلوک کرو..... الحدیث۔

3412 - وروی ابن ماجه عن تميم الدّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ أقبل بعير يعدو حَتّٰى وقف على هَامة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيهَا الْبَعِيْر اسكن فَاِن تَكُ صَادِقا فلك صدقك وَاِن تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْك كَذبك مَعَ اَن اللّٰه تَعَالٰى قد اَمن عائذنا وَلَيْسَ بخائب لائذنا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْر فَقَالَ هٰذَا بعير قد هم اَهله بنحره وَأكل لَحْمه فهرب مِنْهُم واستغاث بنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبينا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ أقبل اَصْحَابه يتعادون فَلَمَّا نظر اِلَيْهِمُ الْبَعِيْر عَاد اِلٰى هَامة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلاذ بهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا بعيرنا هرب مُنْذُ ثَلَاثَة اَيَّام فَلَمْ نلقه اِلَّا بَيْن يَديك فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّهُ يشكو اِلَيّ فبئست الشكاية فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اِنَّهُ رَبّى فِيْ أمنكم أحوالا وكنتم تحملون عَلَيْهِ فِي الصَّيْف اِلٰى مَوْضِع الكلا فَاِذَا كَانَ الشتَاء رحلتم اِلٰى مَوْضِع الدفاء فَلَمَّا كبر استفحلتموه فرزقكم اللّٰه مِنْهُ اِبِلا سَائِمَة فَلَمَّا اَدْرَكته

www.waseemziyai.com

هٰذِهِ السّنة الخصبة هممتم بنحره وَأكل لَحْمه فَقَالُوْا قد وَاللّٰه كَانَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام مَا هٰذَا جَزَاء الْمَمْلُوك الصَّالح من مواليه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا لَا نبيعه وَلَا ننحره فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام كَذبْتُمْ قد اسْتَغَاثَ بكم فَلَمْ تغيثوه وَانا اَوْلى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ فَإِن اللّٰه نزع الرَّحْمَة من قُلُوْب الْمُنَافِقين وأسكنها فِيْ قُلُوْب الْمُؤْمِنِيْنَ فَاشْتَرَاهُ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام مِنْهُم بِمِائَة دِرْهَم وَقَالَ يَا اَيهَا الْبَعِيْر انْطَلِقْ فَانت حر لوجه اللّٰه تَعَالٰى فرغى على هَامة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام آمين ثُمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثُمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَة فَبكى عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْر قَالَ قَالَ جَزَاك اللّٰه اَيهَا النَّبِي عَن الْإِسْلَام وَالْقُرْآن خيرا فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ سكن اللّٰه رعب أمتك يَوْم الْقِيَامَة كَمَا سكنت رعبى فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ حقن اللّٰه دِمَاء أمتك من أعدائها كَمَا حقنت دمى فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ لَا جعل اللّٰه بأسها بَيْنهَا فَبَكَيْت فَإِن هٰذِهِ الْخِصَال سَالت رَبِّي فَاَعْطَانِيْهَا وَمَنَعَنِيْ هٰذِهِ وَاَخْبرنِيْ جِبْرِيْل عَن اللّٰه تَعَالٰى اَن فنَاء أمتِيْ بِالسَّيْفِ جرى الْقَلَم بِمَا هُوَ كَائِن

الهدف بِفَتْح الْهَاء وَالدَّال الْمُهْمِلَة بعدهمَا فَاء هُوَ مَا ارْتَفع على وَجه الْاَرْض من بِنَاء وَنَحْوَهُ

والحائش بِالْحَاء الْمُهْمِلَة وبالشين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ جمَاعَة النّخل وَلَا وَاحِد لَهُ من لَفظه

والحائط هُوَ الْبُسْتَان

وذفرا الْبَعِيْر بِكَسْر الذَّال الْمُعْجَمَة مَقْصُوْر هِيَ الْموضع الَّذِيْ يعرق فِيْ قفا الْبَعِيْر عِنْد اُذُنه وهما ذفريان

وَقَوله تدئبه بِضَم التَّاء ودال مُهْمِلَة سَاكِنة بعْدهَا همزَة مَكْسُوْرَة وباء مُوَحدَة اَى تتعبه بِكَثْرَة الْعَمَل

وجران الْبَعِيْر بِكَسْر الْجِيْم مقدم عُنُقه من مذبحه اِلٰى نَحره قَالَه ابْن فَارس

يسنى عَلَيْهِ بِالسِّين الْمُهْمِلَة وَالنُّوْن اَى يسقى عَلَيْهِ

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' اسی موقع پر ایک اونٹ آیا' وہ آپ کے پاس آ کر رک گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ! تو خوش ہو جا' اگر تو سچا ہے' تو تیری صداقت کا تجھے بدلہ ملے گا' اگر تو جھوٹا ثابت ہوا' تو تیرے جھوٹ کا وبال بھی تجھ پر ہوگا' اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو محفوظ رکھتا ہے' جو ہماری پناہ طلب کرتا ہے' اور ہماری پناہ کا طالب ذلیل نہیں ہوتا (راوی کا بیان ہے:) ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس اونٹ کے گھر والوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا فیصلہ کیا ہے' یہ اپنے مالکوں کو چھوڑ کر بھاگ آیا ہے' یہ تمہارے نبی سے مدد طلب کرتا ہے۔ راوی کا بیان ہے: ہم نے اس موقع پر دیکھا کہ اونٹ کے مالکان تیزی سے دوڑتے ہوئے آئے' جب اونٹ نے انہیں آتے ہوئے ملاحظہ کیا' تو وہ دوبارہ آپ کی پناہ کا طالب ہوا' ان لوگوں (مالکان) نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ تین دن سے مفرور ہے' اب یہ آپ کے پاس سے ہمیں

www.waseemziyai.com

دستیاب ہوا ہے' آپ نے فرمایا: اس نے میرے سامنے تم لوگوں کی شکایت پیش کی ہے' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا بات کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بطور شکایت کہتا ہے کہ تمہارے ہاں اس کی نشوونما امن کے ماحول میں ہوئی' تم موسم گرما میں اس پر وزن لاد کر وہاں تک جاتے تھے' جہاں گھاس وغیرہ نہیں ہوتی تھی' موسم سرما میں تم اس پر سوار ہو کر مقام دفعہ پر جاتے تھے' اب عمر رسیدہ ہونے پر تم نے اسے جفتی کے لیے استعمال کیا ہے' اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے اونٹوں میں اضافہ کر دیا ہے' اب یہ بوڑھا ہو گیا ہے' تو تم اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ لوگوں (مالکان) نے عرض کیا: یارسول اللہ! قسم بخدا! بات اسی طرح ہے' آپ نے فرمایا: کیا اچھے خادم کی اس کے آقاؤں کی طرف سے یہی جزا ہوتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نہ اسے فروخت کریں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے' آپ نے فرمایا: تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو' اس نے تمہارے خلاف مدد طلب کی ہے۔ تم لوگوں نے اس کی مدد نہیں کی' تم سے زیادہ رحمت کا حق دار میں ہوں' اس لیے اللہ تعالیٰ نے منافق کے دلوں سے رحمت نکال دی ہے' ایمان والوں کے دلوں میں اسے داخل کر دیا ہے' پھر آپ نے ایک سو درہم کے عوض وہ اونٹ خرید لیا' پھر فرمایا: اے اونٹ! تو جا! تو اللہ تعالیٰ کے نام پر آزاد ہے' اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آواز بلند کرنے لگا' آپ نے فرمایا: آمین! اس نے پھر کوئی بات کہی' آپ نے پھر فرمایا: آمین! پھر چوتھی بار بھی اس نے ایسی بات کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنسو بہانے لگے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ کہتا ہے' یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کے بارے میں اجر عظیم عطا کرے' تو میں نے جواب میں کہا: آمین! پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ کی امت کی پریشانی دور کر دے' جس طرح آپ نے میری پریشانی دور کی ہے' تو میں نے جواب میں کہا: آمین! پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی امت کا خون دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ کرے' جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ رکھا ہے' تو میں نے جواب میں کہا: آمین! پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس امت کو اختلافات (یعنی قتل وغارت اور خونریزی سے) محفوظ رکھے' تو اس کے جواب میں میں رو پڑا' اس لیے کہ یہ چیز میں نے خود اپنے پروردگار سے طلب کی تھی' اس نے سب چیزیں مجھے عنایت کر دی ہیں' مگر ابھی تک مجھے یہ چیز نہیں دی' اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ بات [illegible] ہے کہ میری امت تلوار کے استعمال سے ہلاک ہو گی اور اس حوالے سے تقدیر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الہدف'' میں 'ہ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'د' ہے' اور پھر 'ف' ہے۔ یہاں اس لفظ سے مراد بلند و بالا جگہ ہے خواہ وہ عمارت کی شکل میں ہو' یا اس کے علاوہ کسی صورت میں۔

لفظ ''الحائش'' میں 'ح' ہے' پھر آخر میں 'ش' ہے۔ اس سے مراد کھجوروں کے درخت ہیں۔ اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے' تاہم لفظ ''الحائط'' سے مراد باغ ہے۔

الفاظ ''ذفر البعیر'' سے مراد اونٹ کی گردن کا وہ حصہ ہے' جہاں اسے بکثرت پسینہ آتا ہے' اور یہ جگہ کانوں کے قریب ہے۔

الفاظ ''تدئبہ'' میں 'ت' پر پیش ہے' پھر 'د' ہے' اور اس کے بعد 'ع' ہے' پھر 'ب' ہے۔ اس سے مراد کسی جانور سے زیادہ کام لے کر اسے تھکا ماندہ کر دینا۔

www.waseemziyai.com

الفاظ ''جران البعیر'' میں 'ج' کے نیچے زیر ہے' اس کا مطلب ہے: کسی جانور کی گردن کا وہ حصہ' جہاں سے اسے ذبح کیا جاتا ہے' یہاں مقام نحر مراد ہے' اور یہ بات ابن فارس نے نقل کی ہے۔

الفاظ ''یسنی علیہ'' کا مطلب ہے: اسے پانی لانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

3413 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دخلت امْرَاَۃ النَّار فِیْ ھرۃ ربطتھا فَلَمْ تطعمھا وَلَمْ تدعھا تَاْکُل من خشَاش الْاَرْض

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عذبت امْرَاَۃ فِیْ ھرۃ سجنتھا حَتّٰی مَاتَت لَا ھِیَ أطعمتھا وسقتھا اِذْ ھِیَ حبستھا وَلَا ھِی ترکتھَا تَاْکُل من خشَاش الْاَرْض

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہٖ وَرَوَاہُ اَحْمد من حَدِیْثِ جَابر فَزَاد فِیْ آخِرہ فَوَجَبت لَھَا النَّار بذلك

خشَاش الْاَرْض مُثَلَّثَة الْخَاء الْمُعْجَمَة وبشينين معجمتين ھُوَ حشرات الْاَرْض والعصافير وَنَحْوھَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک خاتون ایک بلی کے سبب جہنم میں ڈالی گئی' اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا' اسے کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہ دی اور وہ اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ از خود کوئی چیز کھا پی لے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک خاتون ایک بلی کے سبب عذاب میں مبتلا کی گئی تھی' اس نے اسے باندھ دیا تھا' حتیٰ کہ بلی مرگئی۔ وہ خاتون اسے کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہیں دیتی تھی' اس نے اسے بند کر رکھا تھا اور وہ اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کوئی چیز کھا پی لے۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: اس خاتون کے لیے اس سبب سے جہنم واجب کر دی گئی۔

متن میں مذکورہ الفاظ ''خشاش الارض'' کا مطلب ہے: حشرات الارض اور چڑیا وغیرہ۔

3414 - وَعَنْ سَھْلِ بْن الحنظلية رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعِیْر قد لصق ظَھرہ ببطنه فَقَالَ اتَّقوا اللّٰہ فِیْ ھٰذِہِ الْبَھَائِم الْمُعْجَمَة فارکبوھا صَالِحَة و کلوھا صَالِحَة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ قد لحق ظَھرہ

❀ — حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اونٹ کے پاس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا' جس کا پیٹ (بھوک کے سبب) پشت کے ساتھ لگا ہوا تھا' آپ نے فرمایا: تم ان گونگے جانوروں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے خوف کرو' ان پر اس وقت سواری کرو جب یہ تندرست ہوں' اس وقت تم انہیں کھاؤ' جب یہ تندرست ہوں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

3415 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت الْجَنَّة فَرَایَت اکثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِی النَّار فَرَایَت اکثر اَهلهَا النِّسَاء وَرَایَت فِیهَا ثَلَاثَة یُعَذبُونَ امْرَاَة من حمیر طوالة ربطت هرة لَهَا لم تطعمها وَلَمْ تسقها وَلَمْ تدعها تَاْکُل من خشَاش الْاَرْض فَهِیَ تنهش قبلهَا ودبرها وَرَایَت فِیهَا اَخا بنی دعدع الَّذِیْ کَانَ یسرق الْحَاج بِمِحْجَنِهِ فَاِذَا فطن لَهُ قَالَ اِنَّمَا تعلق وَالَّذِیْ سرق بدنتی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ ذکر فِیْهَا الْکُسُوْف قَالَ وَعرضت عَلیّ النَّار فلولا اَنِّیْ دفعتها عَنْکُمْ لغشیتکم وَرَایَت فِیْهَا ثَلَاثَة یُعَذبُونَ امْرَاَة حمیریة سَوْدَاءِ طَوِیْلَة تعذب فِیْ هرة لَهَا أوثقتها فَلَمْ تدعها تَاْکُل من خشَاش الْاَرْض وَلَمْ تطعمها حَتّٰی مَاتَت فَهِیَ اِذا اَقبلت تنهشها وَاِذَا اَدْبَرت تنهشها الحَدِیْث

المحجن بِکَسْر الْمِیْم وَسُکُون الْحَاء الْمُهْمَلَة بعدهمَا جِیْم مَفْتُوْحَة هِیَ عَصا محنیة الرَّاْس

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میں جنت میں گیا' میں نے اہل جنت میں اکثریت غریب لوگوں کی دیکھی' میں نے جہنم کو ملاحظہ کیا' تو اس میں مجھے اکثریت عورتوں کی نظر آئی' میں نے وہاں تین آدمیوں کو دیکھا جو عذاب میں مبتلا تھے: ایک حمیر قبیلہ سے تعلق رکھنے والی عورت تھی' جو طویل و لمبی تھی' اس نے ایک بلی باندھ رکھی تھی' جو اسے کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہیں دیتی تھی' وہ اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود کوئی چیز کھا پی لے' وہ بلی اسے آگے اور پیچھے سے آکر نوچتی تھی۔ میں نے جہنم میں بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی چھڑی سے حجاج کرام کا سامان چوری کرتا تھا' جب وہ پکڑا جاتا تھا' تو کہا کرتا تھا: یہ سامان میری چھڑی سے اٹک گیا تھا۔ میں نے جہنم میں ایک آدمی بھی دیکھا جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے اونٹ چوری کیے تھے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: آفتاب گرہن کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی میرے سامنے آگ پیش کی گئی' اگر میں اسے تم سے دور کرنے کی کوشش نہ کرتا' تو وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی' میں نے اس میں تین قسم کے لوگوں کو مبتلا پایا: ایک حمیری خاتون کو دیکھا' جو طویل و لمبی تھی' اور سیاہ فام بھی' ایک کو بلی باندھنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کیا گیا۔ اس نے ایک بلی باندھ دی تھی' وہ اسے چھوڑتی نہیں تھی کہ وہ خود کوئی چیز کھا پی لیتی' اسے کھانے پینے سے محروم رکھتی تھی' یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی' تو وہ بلی اس عورت کے سامنے سے آتی اسے نوچتی تھی اور اس کے پیچھے کی طرف سے آتی تھی اور اسے نوچتی تھی۔

متن میں مذکور لفظ ''المحجن'' میں 'م' کے نیچے زیر ہے' پھر 'ح' ساکن ہے' اور پھر 'ج' ہے۔ اس سے مراد ہے: ایسی لاٹھی جس کا ایک سرا مڑا ہوا ہو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو اٹکا کر کھینچنا آسان ہو۔

3416 - وَعَن اَسمَاء بنت اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صلی صَلَاة

www.waseemziyai.com

الْکُسُوْف فَقَالَ دنت منی النَّار حَتّٰی قلت اَی رب وَاَنا مَعَهم فَاِذَا امْرَاَة حسبت اَنَّهٗ قَالَ تخدشها هرة قَالَ مَا شَاْن هٰذِهٖ قَالُوْا حبستها حَتّٰی مَاتَت جوعا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀—حضرت اسماء بن ابی بکر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی' پھر فرمایا: ابھی جہنم میرے سامنے پیش کی گئی' یہاں تک کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں (یعنی جہنم میرے ساتھیوں کو اپنی لپیٹ میں نہ لے) تو اس میں ایک خاتون موجود تھی' اسے بلی نوچ رہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس بلی کا کیا معاملہ ہے؟ تو فرشتوں نے عرض کیا: اس خاتون نے اس بلی کو باندھ رکھا تھا' حتیٰ کہ وہ بلی بھوک کی وجہ سے مرگئی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3417 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دنا رجل اِلٰی بِئْر فَنزل فَشرب مِنْهَا وَعَلَی الْبِئْر كلب يَلْهَث فرحمه فَنزع اَحَد خفيه فَسَقَاهُ فَشكر اللّٰه لَهٗ فَاَدْخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد أطول من هٰذَا

وَتقدم فِیْ اِطْعَام الطَّعَام

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی کنویں کے پاس آیا' وہ اس میں اترا' اس نے اس سے پانی پیا' کنویں کے پاس ایک کتا موجود تھا' جس نے (پیاس کی وجہ سے) اپنی زبان باہر نکال رکھی تھی' اسے اس پر رحم آ گیا' اس نے اپنے موزے کے ذریعے کنویں سے پانی نکالا' پھر اس کتے کو پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور طویل نقل کی ہے۔ کھانا کھلانے کے متعلق باب میں بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

3418 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نهی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن التحريش بَیْنَ الْبَهَائِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ مُتَّصِلا ومرسلا عَن مُجَاهِد وَقَالَ فِی الْمُرْسل هُوَ أصح

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے مابین تحریش سے منع کیا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''متصل'' اور ''مرسل'' کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ''مرسل'' روایت زیادہ مستند ہے۔

3419 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت أضْرب غُلَاما لی بِالسَّوْطِ فَسمِعت صَوْتا

www.waseemziyai.com

من خلفی اعلم ابا مَسْعُوْد فَلَمْ أفهم الصَّوْت من الْغَضَب فَلَمَّا دنا منی اِذا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ اعْلَم اَبَا مَسْعُوْد اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أقدر عَلَيْك مِنْك على هٰذَا الْغُلام فَقُلْتُ لَا أضرب مَمْلُوكا بعده اَبَدًا

وَفِیْ رِوَايَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حر لوجه اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ أما لَو لم تفعل لَلَفَحَتْك النَّار اَوْ لمستك النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

❀— حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں اپنے ایک غلام کو کوڑوں کی سزا دے رہا تھا' اس موقع پر میں نے پس پشت آواز سنی: اے ابومسعود! تم جان لو! غصہ کی وجہ سے میں آواز کی شناخت نہ کرسکا' جب اس آواز والے میرے قریب آئے' تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی' قریب آکر آپ نے مجھے فرمایا: اے ابومسعود! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اس سے بھی زیادہ قدرت رکھتا ہے' جو تم اس غلام پر قدرت رکھتے ہو' تو میں نے عرض کیا: اس کے بعد میں کبھی بھی غلام کو نہیں ماروں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے یہ غلام آزاد ہے' آپ نے فرمایا: اگر تم یہ فیصلہ نہ کرتے' تو آگ تجھے اپنی لپیٹ میں لے لیتی (ایک لفظ کے حوالے سے راوی کو شک ہے' مگر مفہوم یہی ہے)

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3420 - وَعَن زَاذَان وَهُوَ الْكِنْدِیّ مَوْلَاهُم الْكُوْفِیُّ قَالَ أتيت ابْن عمر وَقد أعتق مَمْلُوكا لَهُ فَأخذ من الْاَرْض عودا اَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لی فِيْهِ من الْأجر مَا يُسَاوِی هٰذَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لطم مَمْلُوكا لَهُ اَوْ ضربه فكفارته اَن يعتقهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَلَفْظُهُ قَالَ من ضرب غُلَاما لَهُ حدا لم يَأته اَوْ لطمه فَاِن كَفَّارَته اَن يعتقهُ

❀— زاذان کندی' جو ان کے ساتھ ولاء نسبت رکھتے ہیں' کوفی ہے' سے منقول ہے: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں گیا' انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا' پھر انہوں نے زمین سے ایک لکڑی یا کوئی دوسری چیز پکڑی' پھر فرمایا: مجھے اس کا اس چیز کے برابر بھی اجر نہیں ملے گا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے غلام کو طمانچہ رسید کرے گا' یا اس کی پٹائی کرے گا' تو اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اپنے غلام کو ایسے جرم کی سزا میں مارے' جو اس نے نہ کیا ہو' یا اسے طمانچہ

www.waseemziyai.com

رسید کرے تو اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔

3421 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن سُوَيْد بن مقرن قَالَ لطمت مولى لنا فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي فَقَالَ اقْتصّ مِنْهُ فَإِنَّا معشر بني مقرن كُنَّا سَبْعَة على عهد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لنا إِلَّا خَادِم فلطمها رجل منا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أعتقوها

قَالُوْا إِنَّهُ لَيْسَ لنا خَادِم غَيْرهَا قَالَ فلتخدمهم حَتّٰى يستغنوا فَإِذَا استغنوا فليعتقوها

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ — معاویہ بن سوید بن مقرن سے منقول ہے: میں نے اپنے غلام کو طمانچہ رسید کیا' میرے والد گرامی نے اسے طلب کیا اور مجھے بھی اور کہا: تو اس سے بدلہ لے! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم مقرن کے سات بیٹے تھے' ہمارا صرف ایک خادم تھا' ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ رسید کیا' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے اس غلام کو آزاد کردو! ہم نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کے سوا کوئی خادم نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: تب تم لوگ اس سے اس وقت تک خدمت لے سکتے ہو جب تک تم اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتے' جب تم اس سے بے نیاز ہو جاؤ' تو اسے آزاد کر دینا۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

3422 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضرب مَمْلُوكه ظلما أقيد مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جو آدمی اپنے غلام کو ظلماً طمانچہ رسید کرتا ہے' اس غلام کو قیامت کے دن اس آدمی سے بدلہ دلوایا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3423 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي التَّوْبَة من قذف مَمْلُوكه بَرِيئًا مِمَّا قَالَ أقيم عَلَيْهِ الْحَد يَوْم الْقِيَامَة إِلَّا أَن يكون كَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حسن صَحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی التوبہ ہیں' انہوں نے فرمایا: جو آدمی اپنے غلام پر ایسا الزام عائد کرے' جس سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو' تو قیامت کے دن اس کے آقا پر حد نافذ کی جائے گی۔ تاہم اگر اس کا الزام صحیح ہو' تو اسکا حکم مختلف ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' انہوں

www.waseemziyai.com

نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3424 - وَعَن رَافع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد عَن بعض بنى رَافع بن مكيث وَلَمْ يسمعهُ عَنهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا عَن الْحَارِث بن رَافع بن مكيث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسلا

❀ — حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ، جن کو صلح حدیبیہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا غلاموں سے اچھا برتاؤ اضافہ کا سبب ہے اور برے اخلاق نحوست کا سبب ہیں۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے کسی ایک کے حوالے سے نقل کی ہے۔ تاہم ان کے صاحبزادوں میں سے کسی کا بھی ان سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حارث بن رافع بن مکیث کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور ''مرسل'' روایت نقل کی ہے۔

3425 - وَعَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصّدِيق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة

سيىء الملكة

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ أخبرتنا اَن هٰذِهِ الْأمة اكثر الْاُمَم مملوكين ويتامى

قَالَ نَعَمْ فأكرموهم ككرامة اَوْلَادكُمْ وَاَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ

قَالُوْا فَمَا ينفعنا من الدُّنْيَا قَالَ فرس تربطه تقَاتل عَلَيْهِ فِىْ سَبِيْل اللّٰه مملوكك يَكْفِيك فَاِذَا صلى فَهُوَ اَحَق

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىّ مُقْتَصرا على قَوْله لَا يدْخل الْجنَّة سيىء الملكة

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم اَيُّوْبَ السّخْتِيَانِىّ فِىْ فرقد السبخى من قبل حفظه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى والأصبهانى اَيْضًا مُخْتَصِرًا وَقَالَ قَالَ اَهْلِ اللُّغَة سيىء الملكة اِذا كَانَ سيىء الصنيعة اِلٰى مماليكه

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا آدمی جنت میں نہیں جائے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ بات بیان نہیں فرمائی ہے: دوسری تمام امتوں کے مقابلہ میں اس امت کے غلام، یتیم اور دیگر لوگ تعداد میں زیادہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم ان کی اس طرح عزت افزائی کرو، جس طرح تم اپنی اولاد کی عزت افزائی کرتے ہو، تم انہیں ہر وہ چیز دیتے ہو، جو خود کھاتے ہو، لوگوں نے عرض کیا: دنیا میں ہمیں کون سی اشیاء نفع دے سکتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم نے اس مقصد کے لیے باندھا ہو کہ اس پر سوار ہو کر جہاد میں حصہ لوگے۔ تمہارا ایسا غلام جو تمہارے لیے کفایت کر جائے، اگر وہ نماز پڑھتا ہو، تو وہ زیادہ حق رکھتا ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام احمد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر محدث نے اسے اختصار سے بایں الفاظ نقل کیا ہے: غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا' جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

نیز انہیں کا بیان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایوب سختیانی نے فرقد سنجی کے حافظہ کے بارے میں بحث کی ہے۔ امام ابو یعلی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: اہل لغت کے مطابق بری ملکیت کا مطلب ہے: جب آدمی اپنے غلاموں کے ساتھ برے سلوک کا مرتکب ہوتا ہے۔

3426 - وَعَنِ الْمَعْرُوْر بن سُوَيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت اَبَا ذَر بالربذة وَعَلَيْهِ برد غليظ وَعَلٰى غُلَامه مثله

قَالَ فَقَالَ الْقَوْم يَا اَبَا ذَر لَو كنت أخذت الَّذِيْ على غلامك فَجَعَلته مَعَ هٰذَا فَكَانَت حلَّة و كسوت غلامك ثوبا غَيْرِه قَالَ فَقَالَ اَبُوْ ذَر اِنِّيْ كنت سابت رَجُلًا وَكَانَت أمه اَعْجَمِيَّة فَعَيَّرْته بِاُمِّهٖ فَشَكَانِيْ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اِنَّك امْرُؤ فِيك جَاهِلِيَّة فَقَالَ اِنَّهُم اِخْوَانكُمْ فَضلكُمُ اللّٰه عَلَيْهِمْ فَمَنْ لم يلائمكم فبيعوه وَلَا تعذبوا خلق الله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنهم قَالُوْا فِيْهِ هم اِخْوَانكُمْ جعلهم اللّٰه تَحت اَيْدِيكُمْ فَمَنْ جعل اللّٰه اَخَاهُ تَحت يَده فليطعمه مِمَّا يَاْكُل وليلبسه مِمَّا يلبس وَلَا يكلفه من الْعَمَل مَا يغلبه فَاِن كلفه مَا يغلبه فليعنه عَلَيْهِ

وَاللَّفْظ لِلْبُخَارِيّ

❀ — حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ربذہ مقام پر میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے ایک موٹی چادر زیب تن کی ہوئی تھی' ان کے غلام کے بدن پر بھی ایسی ہی چادر موجود تھی۔ راوی کا بیان ہے: لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوذر غفاری! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے کر بھی اپنے اوپر ڈال لیتے' تو یہ حلہ کی شکل بن جاتی' آپ اپنے غلام کے جسم پر کوئی دوسرا کپڑا ڈال دیتے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: ایک دفعہ میں ایک آدمی سے جھگڑ رہا تھا' اس کی والدہ ایک عجمی خاتون تھی' میں نے اس موقع پر اسے اس کی ماں کے بارے عار دلائی' تو اس نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری شکایت کر ڈالی' تو آپ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! تم میں ابھی بھی جہالت کے اثرات موجود ہیں' پھر آپ نے فرمایا: (تمہارے غلام) یہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت دی ہے' جو تمہیں اچھا محسوس نہیں ہوتا' تم اسے فروخت کر ڈالو! مگر تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تکلیف میں مبتلا مت کرو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں: امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: یہ تمہارے بھائی ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے' تو اللہ تعالیٰ جس آدمی کے بھائی کو اس کے ماتحت کر دے' تو وہ اسے وہی چیز کھلائے' جو خود کھاتا ہے' اسے

www.waseemziyai.com

ایسے کپڑے زیب تن کروائے جیسے خود زیب تن کرتا ہے' اسے کسی ایسے کام پر مامور نہ کرے' جس کی اس میں طاقت نہ ہو' اگر وہ ایسا کام کرنے پر اسے مامور کرے' تو یہ بھی اس کی معاونت کرے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3427 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ اِخْوَانُکُمْ جعلهم اللّٰه فتية تحت اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْهُ تحت یده فلیطعمه من طَعَامه ولیلبسه من لِبَاسه وَلَا یکلفه مَا یغلبه فَاِن کلفه مَا یغلبه فلیعنه عَلَیْهِ

❀— حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: آپ نے فرمایا: (غلام) یہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے' جس آدمی کا بھائی اس کے ماتحت بن جائے' تو وہ اسے ایسا کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہو' اسے اپنے لباس جیسا لباس پہنائے' اسے ایسے کام پر مامور نہ کرے' جس کی اس میں طاقت نہ ہو' اگر وہ اسے ایسے کام پر مامور کرتا ہے' تو خود بھی اس کی معاونت کرے۔

3428 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لاَبِیْ دَاوٗد عَنْهُ قَالَ دَخَلنَا على اَبِیْ ذَر بالربذة فَاِذَا عَلَیْهِ برد وَعَلٰی غُلَامه مثله فَقُلْنَا یَا اَبَا ذَر لَو أخذت برد غلامك اِلٰی بردك فَکَانَت حلَّة وَکسوته ثوبا غَیْرَهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِخْوَانُکُمْ جعلهم اللّٰه تَحت اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْهُ تَحت یَده فلیطعمه مِمَّا یَاْکُل ولیکسه مِمَّا یکتسی وَلَا یکلفه مَا یغلبه فَاِن کلفه مَا یغلبه فلیعنه

❀— امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: راوی کا بیان ہے: ربذہ مقام پر ہم حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے جسم پر ایک چادر موجود تھی' ان کے غلام کے بدن پر بھی اس کی مثل چادر تھی۔ ہم نے کہا: اے ابوذر غفاری! اگر آپ اپنے غلام کی چادر بھی اپنے آپ پر ڈال لیتے' تو حلہ کی شکل بن سکتی تھی' آپ اپنے غلام کو کوئی دوسری چادر بھی پہنا سکتے تھے' تو آپ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (غلام) یہ تمہارے بھائی ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت بنا دیا' تو جس آدمی کا بھائی اس کے ماتحت بن جائے' تو وہ اسے وہی کھلائے' جو خود کھاتا ہو' اسے ایسا لباس زیب تن کرائے' جیسا وہ خود زیب تن کرتا ہو۔ اسے کسی ایسے کام پر مامور نہ کیا جائے' جسے وہ انجام نہ دے سکتا ہو' اگر بالفرض اسے ایسے کام کے لیے مامور کیا ہو' تو پھر وہ اس کی معاونت بھی کرے۔

3429 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لاء مکم من مملو کیکم فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاکْسُوْهُمْ مِمَّا تلبسُوْنَ وَمَنْ لم یلائمکم مِنْهُم فبیعوه وَلَا تعذبوا خلق الله

قَالَ الْحَافِظ الرجل الَّذِیْ عیره اَبُوْ ذَر هُوَ بِلَال بن رَبَاح مُؤذن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

❀— ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غلاموں میں سے جو تمہیں اچھا محسوس ہوتا ہو' تم اسے (اپنے پاس ٹھہراؤ) جو تم خود کھاتے ہو' اسے بھی وہی کھلاؤ' جیسا لباس تم خود زیب تن کرتے ہو انہیں بھی ویسا ہی لباس زیب تن کراؤ' ان میں سے جو تمہیں ناپسند ہو' اسے فروخت کر ڈالو' مگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تکلیف مت دو۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: وہ آدمی جس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو عار دلائی تھی' وہ مؤذن رسول حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ آدمی جس کو حضرت بوذر رضی اللہ عنہ نے عار دلائی۔

3430 - وَعَن زيد بن حَارِثَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع اَرِقَّاءَ كُمْ اَرِقَّاءَ كُمْ أطعموهم مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تلبسُوْنَ فَإِن جاؤوا بذنب لَا تُرِيدُونَ اَن تغفروه فبيعوا عباد اللّٰه وَلَا تعذبوهم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عَاصِم بن عبيد اللّٰه وَقد مَشاهُ بَعْضُهُمْ وَصحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَلَا يضر فِي المتابعات

❀ — حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: تم اپنے غلاموں کا خیال رکھنا! تم اپنے غلاموں کا خیال رکھنا! تم انہیں وہی کھلانا جو خود کھاؤ گے' تم انہیں وہی پہنانا' جو خود زیب تن کرو گے' اگر وہ ایسے جرم کا ارتکاب کرلیں' جو نا قابل معافی ہو' تو تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو آزاد کر دینا مگر انہیں عذاب نہ دینا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عاصم بن عبید اللہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ بعض لوگوں نے اس راوی کو قابل اعتماد قرار دیا ہے' اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ متابعات کے حوالے سے اس روایت میں کوئی نقص نہیں ہے۔

3431 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي العبيد اِن اَحْسنُوْا فاقبلوا وَاِن أساؤوا فاعفوا وَاِن غلبوكم فبيعوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْه عَاصِم اَيْضا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے حوالے سے فرمایا: اگر وہ بہتر کام کریں' تو تم اسے قبول کرلو' اگر وہ برائی کا ارتکاب کرتے ہیں' تو تم انہیں معاف کردو اور اگر وہ تمہارے تابع فرمان نہ رہیں' تو تم انہیں فروخت کردو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس سند میں بھی عاصم نامی راوی موجود ہے۔

3432 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغنم بركَة على اَهلهَا وَالْاِبِل عز لاَهْلهَا وَالْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر وَالْعَبْد اَخُوك فَأحْسن اِلَيْهِ وَاِن رَاَيْته مَغْلُوْبًا فأعنه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مالک کے پاس بکریاں برکت (اضافہ) کا سبب بنتی ہیں۔ اونٹ اپنے مالکان کے لیے قدر و منزلت کا باعث بنتے ہیں' گھوڑوں کی پیشانی میں بھلائی رکھی گئی ہے۔ غلام تمہارے بھائی ہیں' تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو' اگر تم ملاحظہ کرو کہ وہ کام نہیں کر پا رہے' تو تم ان کی مدد کرو۔

www.waseemziyai.com

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3433 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للمملوك طَعَامه وَشَرَابه وَكسوته وَلَا یُكَلف اِلَّا مَا یُطیق فَاِن كلفْتُمُوهُمْ فَاَعِینُوهُمْ وَلَا تعذبوا عباد اللّٰه خلقا أمثالكم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَهُوَ فِیْ مُسْلِم بِاخْتِصَار

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کو کھانا' پینا اور لباس پیش کیا جائے گا' اسے کسی ایسے کام کا پابند نہیں کیا جائے گا کہ جس کی وہ طاقت نہ رکھے' اگر اس سے اس کا پابند بنایا جائے' تو تم اس بارے میں اس کی مدد کرو' تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو عذاب میں مبتلا نہ کرو' اور وہ تمہاری مثل مخلوق ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔

3434 - وَعَن عَمْرو بن حُرَیْث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا خففت على خادمك من عمله كَانَ لَك أجرا فِیْ موازینك

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه

قَالَ الْحَافِظ وَعَمْرو بن حُرَیْث قَالَ ابْن معِین لم یر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ عَلَیْهِ الْجُمْهُور اَن لَهٗ صُحْبَة وَقِیْلَ قبض النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْن اثْنَتَیْ عشرَة سنة

وروی عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَابْن مَسْعُوْد وَغَیْرِهِمْ من الصَّحَابَة

❀—حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے غلام کو کام کے حوالے سے جو تخفیف فراہم کرو گے' تو یہ چیز تمہارے لیے میزان میں اجر شمار کی جائے گی۔

امام ابویعلی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یحییٰ بن معین نے کہا: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اعزاز حاصل نہیں کیا' مگر جمہور کا موقف ہے کہ انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ایک قول کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت ان کی عمر صرف بارہ برس تھی۔

انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات بیان کی ہیں۔

3435 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ آخر كَلَام النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة الصَّلَاة اتَّقوا اللّٰه فِیْمَا ملكت اَیْمَانكُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ الصَّلَاة وَمَا ملكت اَیْمَانكُم

❀—حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فرمان یہ تھا: تم نماز کی پابندی کرو! تم نماز کی پابندی کرو! اور تم ماتحت لوگوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے خوف کرتے رہو۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بایں الفاظ نقل کی ہے: تم نماز کی پابندی کرو اور اپنے ماتحت (لوگوں) کا خیال رکھو۔

3436 - وروی ابْن مَاجَةَ وَغَيْرُهٗ عَن أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ توفي فِيْهِ الصَّلَاة وَمَا ملكت اَيْمَانكُمْ فَمَا زَالَ يَقُوْلهَا حَتّٰى مَا يفيض لِسَانه

❀ — امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ بیان کرتی ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی علالت کے دوران جس میں آپ کا انتقال ہوا' یہ بات بیان کی تھی: تو نماز کا التزام اور ماتحت لوگوں (غلاموں) سے حسن سلوک کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ارشاد کا اعادہ مسلسل فرماتے رہے' حتیٰ کہ آپ کی زبان خاموش ہوگئی۔

3437 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وجاء ه قهرمان لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَعْطَيْت الرَّقِيْق قوتهم قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلق فأعطهم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفى اِثْمًا اَن تحبس عَمَّن تملك قوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ان کا منشی ان کے قریب آیا' انہوں نے اس سے سوال کیا: کیا تم نے غلاموں کو خوراک پیش کردی ہے؟ اس نے جواب میں کہا: نہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تم جا کر انہیں خوراک فراہم کرو' اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے گناہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے ماتحت لوگوں (غلاموں) کو خوراک نہ فراہم نہ کرو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3438 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عهدى بنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل وَفَاته بِخَمْس لَيَال فَسَمعته يَقُوْلُ لم يكن نَبِي اِلَّا وَله خَلِيْل من أمته وَاِن خليلي اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ قُحَافَة وَاِن اللّٰه اتخذ صَاحبكُمْ خَلِيْلًا اَلا وَاِن الْاُمَم من قبلكُمْ كَانُوْا يتخذون قُبُور اَنْبِيَائهمْ مَسَاجِد وَاِنِّيْ أنهاكم عَن ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاث مَرَّات وأغمى عَلَيْهِ هنيهة ثُمَّ قَالَ اللّٰه اللّٰه فِيْمَا ملكت اَيْمَانكُمْ أشبعوا بطونهم واكسوا ظُهُورهمْ وألينوا القَوْل لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق عبد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيّ بْنِ يزِيْدٍ وَقد وثقا وَلَا بَأْس بهما فِي المتابعات

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے پانچ دن پہلے میری آپ سے ملاقات ہوئی تھی' میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر نبی کے لیے اس کی امت سے ایک خلیل ہوتا ہے' میرا خلیل ابوبکر بن ابی قحافہ ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے آقا کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ تم سے پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا تھا' میں تمہیں اس حوالے سے منع کرتا ہوں۔ اے اللہ! کیا میں نے حق تبلیغ ادا کردیا ہے؟ آپ نے یہ بات تین بار کہی'

www.waseemziyai.com

پھر آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی' پھر آپ نے فرمایا: جولوگ تمہارے ماتحت (غلام) ہیں' تم ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' تم ان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' تم انہیں پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ' تم ان کو لباس زیب تن کراؤ اور ان کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید سے نقل کی ہے۔ دونوں راوی ثقہ قرار دیے گئے ہیں اور متابعات کے حوالے سے ان دونوں میں کوئی نقص نہیں ہے۔

3439 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کم أعفو عَنِ الْخَادِمِ قَالَ کل یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ بعض النّسخ حسن صَحِیْح وروی اَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَنهُ وَهُوَ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ اَن رَجُلًا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن خادمی یسیء وَیظْلم اَفَاَضْرِبهُ قَالَ تَعْفُو عَنهُ کل یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة

قَالَ الْحَافِظ کَذَا وَقع فِیْ سَمَاعنَا عبد اللّٰه بن عمر وَفِیْ بعض نسخ اَبِیْ دَاوٗد عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقد أخرجه الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه من حَدِیْثِ عَبَّاس بن جلید عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ وَمَنْ حَدِیْثه اَیْضًا عَن عبد اللّٰه بن عمر وَقَالَ التِّرْمِذِیّ روی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثِ بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَقَالَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَذکر الْاَمِیْر اَبُوْ نصر اَن عَبَّاس بن جلید یروی عَنْهُمَا کَمَا ذکره الْبُخَارِیّ وَلَمْ یذکر ابْن یُوْنُس فِیْ تَارِیخ مصر وَلَا ابْن اَبِیْ حَاتِم رِوَایَته عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے خادم سے کتنا درگزر کرنے کا مظاہرہ کروں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ایک دن میں ستر بار۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نسخوں میں یہ الفاظ منقول ہیں' ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میرا غلام برائی کا مرتکب ہوتا ہے' ظلم کرتا ہے' تو کیا میں اس کی پٹائی کرسکتا ہوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم اسے ایک دن میں ستر بار معاف کیا کرو۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم نے جو سماع کیا' اس میں یہی بیان ہوا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان ہوئی ہے' مگر امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سنن کے بعض نسخوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ذکر موجود ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عباس بن جنید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اپنی تاریخ میں نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بعض لوگوں نے اس روایت کو اس سند سے نقل کیا اور کہا ہے: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: امیر ابونصر نے

www.waseemziyai.com

یہ بات ذکر کی ہے' عباس بن جنید نے ان سے روایت نقل کی ہے' جس طرح حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ ابن یونس نے تاریخ مصر میں اور ابن ابو حاتم نے اسے اپنی روایت میں بیان نہیں کیا۔ اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3440 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقعدَ بَیْن یَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن لی مملوکین یکذبوننی ویخونوننی ویعصوننی وأشتمهم وأضربهم فَکَیْفَ اَنا مِنْهُم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَة یحْسب مَا خانوك وعصوك وکذبوك وعقابك اِیَّاهُم بِقدر ذنوبهم کَانَ کفافا لَا لَك وَلَا عَلَیْك وَاِن کَانَ عقابك اِیَّاهُم فَوق ذنوبهم اقْتصّ لَهُمْ مِنْك الْفضل فَتنحّی الرجل وَجعل یَهْتِف ویبکی فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أما تقْرَأ قَوْلَ اللّٰهُ وَنَضَع الموازین الْقسْط لیَوْم الْقِیَامَة فَلَا تظلم نفس شَیْئًا وَاِن کَانَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل اَتَیْنَا بهَا وَکفی بِنَا حاسبین (الْاَنْبِیَاء)

فَقَالَ الرجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أجد لی ولهؤلاء خیرا من مفارقتهم أشهدك اَنهم کلهم اَحْرَار

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غَزوَان وَقد روی اَحْمد بن حَنْبَل عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غَزوَان هٰذَا الحَدِیْث

قَالَ الْحَافِظِ عَبْدُ الرَّحْمٰن هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الْبُخَارِیّ وَبَقِیَّة رجال اَحْمد وثقهم الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا' اس نے عرض کیا: میرے چند غلام ایسے ہیں' جو میرے ساتھ کذب بیانی سے کام لیتے ہیں' خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں' نافرمانی کرتے ہیں جبکہ میں ان کے لیے برے الفاظ بھی استعمال کرتا ہوں' میں ان کی پٹائی بھی کر دیتا ہوں' تو میں ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: انہوں نے جو تمہارے ساتھ خیانت کی ہوگی' تمہارے حکم کی نافرمانی کی ہوگی' تمہارے ساتھ کذب بیانی کی ہوگی' قیامت کے دن اس حوالے سے ان سے حساب لیا جائے گا۔ تم نے جو انہیں سزا دی ہوگی' جو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہوگی' تو اس صورت میں برابری کا معاملہ ہو جائے گا۔ نہ تمہیں کچھ حاصل ہوگا اور نہ تم پر کوئی ادائیگی لازم ہوگی۔ تاہم اگر تمہاری طرف سے دی گئی سزا' ان کی نافرمانیوں سے زیادہ ہوگی' تو اس صورت میں تم سے قصاص لیا جائے گا' جو اضافی چیز کے طور پر ہوگا' وہ آدمی قدرے پیچھے ہو گیا' پھر وہ آنسو بہانے لگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے یہ آیت تلاوت نہیں کی: ہم قیامت کے دن انصاف کے ساتھ میزان قائم کریں گے۔ اس دن کسی آدمی سے ذرہ بھر ظلم نہیں ہوگا' خواہ رائی کے دانہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو' ہم اسے لائیں گے اور ہم حساب لینے کے لیے کافی ہوں گے۔

اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے بارے میں اور ان کے حوالے سے اس سے زیادہ کوئی صورت نہیں پاتا کہ میں ان سے الگ تھلگ ہو جاؤں' میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ سب (غلام) آزاد ہیں۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم محض اسے عبدالرحمٰن

www.waseemziyai.com

بن غزوان سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عبدالرحمٰن بن غزوان کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبدالرحمٰن نامی راوی ثقہ ہے' امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔باقی صورت حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3441 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ضرب سَوْطًا ظلما اقْتصّ مِنْهُ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بطور ظلم ایک کوڑا مارے گا' تو اس سے قیامت کے دن پورا پورا بدلہ دلایا جائے گا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3442 - وَعَن أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَكَانَ بِیَدِهٖ سواك فَدَعَا وصیفة لَهُ اَوْ لَهَا حَتّٰی استبان الْغَضَب فِیْ وَجهه وَخرجت أم سَلمَة اِلَی الحجرات فَوجدت الوصیفة وَهِی تلعب ببهمة فَقَالَتْ اَلا اَرَاك تلعبین بِهَذِهِ البهمة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوك فَقَالَتْ لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا سَمِعتك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خشیَة الْقود لأوجعتك بِهٰذَا السِّوَاك

رَوَاهُ اَحْمد بأسانید اَحدهَا جید وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهٖ

❀—حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے' آپ کے دستِ اقدس میں مسواک موجود تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی یا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو طلب کیا (اس کے فوراً حاضر خدمت نہ ہونے کی وجہ سے)' آپ کے چہرۂ انور پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوگئے۔حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے سے نکل کر دوسرے حجروں کی طرف گئیں' انہوں نے اس کنیز کو ملاحظہ کیا' جو کسی جانور کے ساتھ کھیل رہی تھی' تو انہوں نے اس کنیز کو فرمایا: تم جانور کے ساتھ کھیل رہی ہو جبکہ تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔اس کنیز نے کہا: نہیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں آپ کے بلانے کی آواز نہیں سنی' آپ نے فرمایا: اگر مجھے بدلہ لیے جانے کا خوف نہ ہوتا' تو میں اس مسواک سے تمہاری پٹائی کر دیتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3443 - وَعَن هِشَام بن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انَّهُ مر بِالشَّام على أنَاس من الأنباط وَقد أقِيمُوا فِي الشَّمْس وصب على رؤوسهم الزَّيْت فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذبُونَ فِي الْخراج

وَفِيْ رِوَايَةٍ حبسوا فِي الْجِزْيَة فَقَالَ هِشَام أشهد لسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه يعذب الَّذِيْنَ يُعَذبُونَ النَّاس فِي الدُّنْيَا فَدخل على الْاَمِيْر فحدثه فَأمر بهم فَخلوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

الأنباط فلاحون من الْعَجم ينزلون بالبطائح بَيْنَ العراقين

❀ — حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ شام کے نبطیوں کے پاس گزرے' انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا' ان کے سروں پر زیتون کا تیل استعمال کیا گیا تھا' انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی' انہیں' جواب دیا گیا: ان لوگوں کو سزا دی جارہی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ان لوگوں کو جزیہ کا پابند کیا گیا تھا' تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں گرفتار کرے گا' جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دے گا۔

پھر وہ گورنر کے پاس پہنچے' اسے یہ روایت بیان کی' اس نے لوگوں کے بارے میں حکم نامہ جاری کیا' تو انہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''انباط'' کا مطلب ہے: ایسا عجمی کسان' جو دو علاقوں کے مابین جگہ میں آ کر قیام کرتے تھے۔

3444 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَأدْخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين واِحسان اِلَى الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی میں تین چیزیں ہوں گی' تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرے گا' اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا: کمزور سے نرمی کا برتاؤ کرنا' والدین کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

فصل:

3445 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على حمَار قد وسم فِيْ وَجهه فَقَالَ لعن اللّٰه الَّذِيْ وسمه

رَوَاهُ مُسْلِم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الضَّرْب فِي الْوَجْه وَعَن الوسم فِي الْوَجْه

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُخْتَصِرًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن من يسم فِي الْوَجْه

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک گدھے کے پاس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا' اس کے چہرے پر داغ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے' جس نے کسی کے چہرے پر داغ لگایا ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع کیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے مختصر طور پر نقل کی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے چہرے پر داغ لگانے والے آدمی پر لعنت کی ہے۔

3446 - وَعَن جُنَادَة بن جَرَادَة اَحَد بنى غيلان بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبِل قد وسمتها فِيْ أنفها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جُنَادَة فَمَا وجدت عضوا تسمه اِلَّا فِي الْوَجْه

أما اِن أمامك الْقصاص

فَقَالَ أمرهَا اِلَيْك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀—حضرت جنادہ بن جرادہ رضی اللہ عنہ جن کا بنوغیلان بن جنادہ سے تعلق ہے' کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسا اونٹ لے کر حاضر ہوا' جس کی ناک پر میں نے داغ لگا رکھا تھا' آپ نے فرمایا: اے جنادہ! کیا اسے داغ لگانے کے لیے صرف تمہیں چہرہ ہی نظر آیا تھا؟ اب تم سے اس حوالے سے بدلہ لیا جائے گا' حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس اونٹ کے معاملہ میں آپ کو اختیار ہے..... الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3447 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر حمَار برَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد كوى فِيْ وَجهه يفور منخراه من دم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن اللّٰه من فعل هٰذَا ثُمَّ نهى عَن الكى فِي الْوَجْه وَالضَّرْب فِي الْوَجْه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مُخْتَصِرًا وَصَححهُ وَالْاَحَادِيْث فِي النَّهْي عَن الكى فِي الْوَجْه كَثِيْرَة

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھے کا گزر ہوا' جس کے چہرے پر داغ موجود تھا' اس کے نتھنوں سے خون جاری تھا' آپ نے فرمایا: ایسا کرنے والے آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے' پھر آپ نے چہرے پر داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع کیا۔

www.waseemziyai.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' پھر انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ چہرے پر مارنے کی ممانعت کے حوالے سے کثیر احادیث موجود ہیں۔

تَرْغِیْبُ الْاِمَام وَغَیْرِہٖ من وُلَاۃ الْاُمُور فِیْ اتِّخَاذ وَزِیْر صَالح وبطانة حَسَنَة

باب: امام اور دیگر لوگ جو نگران بنتے ہیں' ان کا اچھے وزیر اور مشیر کا انتخاب کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3448 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ اللّٰہ بالأمیر خیرا جعل لَہٗ وَزِیْر صدق اِن نسی ذکرہ وَاِن ذکر اَعَانَہٗ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہ بِہٖ غیر ذٰلِكَ جعل لَہٗ وَزِیْر سوء اِن نسی لم یذکرہُ وَاِن ذکر لم یعنہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظُہٗ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ولی مِنْکُمْ عملا فَاَرَادَ اللّٰہ بِہٖ خیرا جعل لَہٗ وزیرا صَالحا اِن نسی ذکرہ وَاِن ذکر اَعَانَہٗ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے حوالے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اسے سچا وزیر فراہم کر دیتا ہے۔ جب امیر سے سہو واقع ہوتا ہے' تو وہ اسے یاد دلا دیتا ہے' جب امیر کو یاد رہتا ہے' تو وہ وزیر اس کی معاونت کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے بارے میں اس کے سوا قصد کرتا ہے' تو اسے برا وزیر عنایت کر دیتا ہے' اگر امیر سے کوئی بھول واقع ہو' تو وزیر اسے یاد نہیں دلاتا اور امیر کو یاد ہو' تو وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی کسی کا نگران ہو' اللہ تعالیٰ اس کے حوالے سے بھلائی کا ارادہ کرے' تو اسے نیک وزیر عطا کر دیتا ہے' اگر اس سے کوئی غلطی واقع ہو' تو وہ وزیر اسے یاد دلا دیتا ہے' اور اگر اسے یاد ہو' وہ وزیر اس کا مددگار بن جاتا ہے۔

3449 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بعث اللّٰہ من نَبِی وَلَا اسْتخْلف من خَلِیفَة اِلَّا کَانَت لَہٗ بطانتان بطانة تَأمرہ بِالْمَعْرُوْفِ

وتحضہ عَلَیْہِ وبطانة تَأمرہ بِالشَّرِّ وتحضہ عَلَیْہِ والمعصوم من عصم اللّٰہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ

وَرَوَاہُ النَّسَائِیّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَحدہ وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من وَال اِلَّا وَلہ بطانتان بطانة تَأمرہ بِالْمَعْرُوْفِ وتنہاہ عَن الْمُنکر وبطانة لَا تألوہ خبالا فَمَنْ وقِی شَرھا فَقَدْ وقِی وَھُوَ اِلٰی من یغلب عَلَیْہِ مِنْھُمَا

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث کیا' تو اس کے بعد اس کے جانشین کے ساتھ دو آدمی ہوتے ہیں' ایک اسے نیکی کرنے کی تلقین کرتا ہے' اور عمل صالح کی ترغیب دیتا ہے' جبکہ دوسرا آدمی اسے برائی کی طرف راغب کرتا ہے' اسے برائی کے مرتکب ہونے کا حکم دیتا ہے' اور جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے' وہ بچ جاتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر حکمران کے ساتھ دو مشیر ہوا کرتے ہیں' ایک اسے نیکی کی تلقین کرتا ہے' اور عمل بد سے منع کرتا ہے' جبکہ دوسرا اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا' جس آدمی کو اس ساتھی سے محفوظ کر لیا جائے' وہ محفوظ ہوتا جاتا ہے' اور وہ آدمی اس کی طرف جاتا ہے' جو ان میں سے اس پر غالب آجاتا ہے۔

3450 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بعث اللّٰہ من نَبِی وَلَا کَانَ بعدہ من خَلِیفَۃ اِلَّا لَہٗ بطانتان بطانۃ تَأمرہ بِالْمَعْرُوْفِ وتنہاہ عَن الْمُنکر وبطانۃ لَا تألوہ خبالا فَمَنْ وقِی شَرھا فَقَدْ وقِی

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀—حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے' تو اس کے بعد اس کا ایک جانشین بنا دیتا ہے' اس کے دو مشیر ہوتے ہیں' ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے' اور برائی سے منع کرتا ہے۔ دوسرا مشیر اسے برباد کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے' تو اگر اسے برے ساتھی سے محفوظ رکھا جائے' تو وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ شَھَادَۃِ الزُّوْرِ

باب: جھوٹی گواہی دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3451 - عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اِنبئکم بأکبر الْکَبَائِر ثَلَاثًا الْاِشْرَاک باللّٰہِ وعقوق الْوَالِدین وَشَھَادَۃ الزُّوْر اَلا وَشَھَادَۃ الزُّوْر وَقَول الزُّوْر وَکَانَ مُتکئا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ یکررھا حَتّٰی قُلْنَا لیتہ سکت

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ

❀—حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم کی خدمت میں موجود تھے' آپ نے فرمایا: کیا میں تم

www.waseemziyai.com

لوگوں کو تین بڑے گناہوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا' خبردار! جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات ہے (راوی کا بیان ہے:) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' آپ مسلسل ان الفاظ کا اعادہ کرتے رہے' حتیٰ کہ ہم خیال کرنے لگے: کاش! آپ خاموشی اختیار فرمالیں۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3452 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ذکر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَبَائِر فَقَالَ الشّرک بِاللّٰہِ وعقوق الْوَالِدین وَقتل النَّفس

وَقَالَ اَلا أنبئکم بأکبر الْکَبَائِر قَول الزُّوْر اَوْ قَالَ شَھَادَۃ الزُّوْر

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک قرار دینا' والدین کی نافرمانی کا مرتکب ہونا اور کسی کو (ناحق) قتل کرنا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی پیش کرنا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3453 - وَعَن خریم بن فاتک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صلی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃ الصُّبْح لَمَّا انْصَرف قَامَ قَائِما فَقَالَ عدلت شَھَادَۃ الزُّوْر والاِشراک بِاللّٰہِ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَرَاَ

فَاجْتَنِبُوا الرجس من الْاَوْثَان واجتنب قَول الزُّوْر حنفَاء للّٰہ غیر مُشْرِکِیْن بِہٖ الْحَج

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَوْقُوْفًا علی ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کی' نماز سے فراغت پر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: جھوٹی گواہی پیش کرنے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے کو آپ نے اکٹھا ذکر کیا' آپ نے اس بات کا تین بار اعادہ کیا' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی' اور تم بتوں کی نجاست سے بچو' جھوٹی گواہی دینے سے احتراز کرو اور اللہ تعالیٰ کے دین کو خالص رکھو اور کسی کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر بطور ''موقوف'' اور حسن سند سے نقل کیا ہے۔

3454 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شھد علی مُسْلِم شَھَادَۃ لَیْسَ لَھَا بِاَھْل فَلْیَتَبَوَّأ مَقْعَدہ مِنَ النَّار

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن ثَانِيه لم يسم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مسلمان کے خلاف ایسی گواہی پیش کرے' جس کا وہ اہل نہ ہو' تو اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور صرف اس میں دوسرے راوی کا نام مذکور نہیں ہے۔

3455 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن تَزُوْل قدم شَاهد الزُّوْر حَتّٰى يُوجب اللّٰه لَهُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَفْظُهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الطير لتضرب بمناقيرها وتحرك أذنابها من هول يَوْم الْقِيَامَة وَمَا يتَكَلَّم بِهِ شَاهد الزُّوْر وَلَا تفارق قدماه على الْاَرْض حَتّٰى يقذف بِهِ فِي النَّار

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹی گواہی پیش کرنے والے آدمی کے پاؤں' اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں اٹھیں گے' جب تک اللہ تعالیٰ جہنم کو اس کے لیے واجب قرار نہیں دے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کے خوف کی وجہ سے ایک پرندہ بھی اپنی چونچ مارتا ہے' اپنے دم کو حرکت میں لاتا ہے۔ جب کوئی جھوٹا آدمی' جھوٹی چیز کے بارے میں گفتگو کرتا ہے' تو اس کے پاؤں اس کی جگہ سے ہٹنے سے پہلے ہی' اسے جہنم میں پھینکے جانے کا حکم ہوتا ہے۔

3456 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كتم شَهَادَة اِذا دعِي اِلَيْهَا كَانَ كمن شهد بالزور

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَقد احْتج بِهِ الْبُخَارِيّ

❀—حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی گواہی دینے کے لیے طلب کیا جائے' تو وہ گواہی کو چھپانے کی کوشش کرے' تو وہ اس آدمی کی مثل ہوگا' جس نے جھوٹی گواہی پیش کی ہوگی۔

یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عبداللہ بن صالح کے بارے میں نقل کیا ہے' جو لیث کے ساتھی تھے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الْحُدُوْدِ وَغَیْرِھَا

حدود اور دیگر امور کے حوالے سے احکام ومسائل

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاَمرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالتَّرْھِیْبُ مَنْ تَرکَھُمَا وَالْمُدَاھِنَۃُ فِیْھِمَا

باب: نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی ان دونوں کو ترک کرتا ہے' اور باقاعدگی سے انہیں انجام نہیں دیتا ہے' حوالے سے ترہیبی روایات

3457 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رأی مِنْکُمْ مُنْکرا فلیغیرہ بِیَدِہٖ فَاِن لم یستطع فبلسانہ فَاِن لم یستطع فبقلبہ وَذٰلِکَ اَضْعَف الْاِیْمَان

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من رأی مِنْکُمْ مُنْکرا فَغَیَّرَہٗ بِیَدِہٖ فَقَدْ برىء وَمَنْ لم یستطع اَن یُغَیِّرہُ بِیَدِہٖ فَغَیَّرَہٗ بِلِسَانِہٖ فَقَدْ برىء وَمَنْ لم یستطع اَن یُغَیِّرہُ بِلِسَانِہٖ فَغَیْرِہٖ بِقَلْبِہٖ فَقَدْ برىء وَذٰلِکَ اَضْعَف الْاِیْمَان

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو آدمی کسی برائی کو دیکھے' تو وہ اپنے ہاتھ سے اسے روکنے کی کوشش کرے' اگر وہ اپنے ہاتھ سے نہ روک سکتا ہو' تو اسے اپنی زبان سے روکے' اگر وہ زبان سے بھی نہ روک سکتا ہو' تو اپنے دل سے اسے برا گمان کرے اور یہ ایمان کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کوئی برائی دیکھتا ہے' وہ اپنے ہاتھ سے اسے ختم کرتا ہے' تو وہ بری الذمہ قرار پاتا ہے' جو آدمی اپنے ہاتھ سے اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا' وہ اسے اپنی زبان سے روکنے کی کوشش کرے' تو وہ بری الذمہ قرار پائے گا۔ جو آدمی اپنی زبان سے بھی اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا' تو وہ اپنے دل سے اسے برا خیال کرے' تو وہ بھی بری الذمہ ہو جائے گا' مگر یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہوگا۔

3458 - وَعَن عبَادَۃ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَایعنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی

www.waseemziyai.com

السّمع وَالطَّاعَة فِی الْعسر والیسر والمنشط وَالْمكْره وَعَلٰی اَثَرَة علینا وَاَن لَا ننازع الْاَمر اَهله اِلَّا اَن تروا كفرا بواحا عِنْدكُمْ من اللّٰه فِیْهِ برهَان وَعَلٰی اَن نقُوْل بِالْحَقِّ اَیْنَمَا كُنَّا لَا نَخَاف فِی اللّٰه لومة لائم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀—حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر تنگی و آسانی' خوش حالی و ناپسندیدگی کی حالت میں اطاعت کرنے کی بیعت کی ہے۔ خواہ ترجیحی بنیادوں پر ایسا سلوک کیا جائے اور اس بات پر بھی بیعت وعہد کیا کہ حکمرانوں سے تنازع نہیں کریں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاہم اگر تم واضح کفر ملاحظہ کرو' تو پھر تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل ہوگی کہ تم حقانیت کے مطابق بات کرو' خواہ کسی بھی مقام میں ہو اور یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہیں کریں گے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3459 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی كل میسم من الْاِنْسَان صَلَاة كل یَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا أنبأتنا بِهِ

قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوْفِ ونهیك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك عَن الضَّعِیْف صَلَاة وانحاؤك القذی عَن الطَّرِیْق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَی الصَّلَاة صَلَاة

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر عضو پر روزانہ نماز واجب ہوتی ہے' حاضرین میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں جن امور کے بارے میں تعلیم دی ہے' یہ حکم سب سے زیادہ گراں ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا' نماز ہے۔ تمہارا کسی ضعیف آدمی کی طرف سے بوجھ اٹھالینا' نماز ہے' تمہارا راستہ سے گندگی کو دور کرنا' نماز ہے' اور نماز کے لیے (مسجد کی طرف) تم جو بھی قدم اٹھا کر جاتے ہو' تو ہر قدم نماز ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3460 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُنَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب اَهْلِ الدُّثُور بِالْاُجُورِ یصلون كَمَا نصلی وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوم وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْل اَمْوَالهم قَالَ اَوَ لَیْسَ قد جعل اللّٰه لكم مَا تصدقُوْنَ بِهِ اِن بِكُل تَسْبِیْحَة صَدَقَة وَبِكُل تَكْبِیْرَة صَدَقَة وَبِكُل تَحْمِیدَة صَدَقَة وَبِكُل تَهْلِیْلَة صَدَقَة وَأمر بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَة وَنهی عَن مُنكر صَدَقَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بعض لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل ثروت لوگ اجر حاصل کر لیتے ہیں' وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں' وہ ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں' مگر وہ اضافی دولت صدقہ کرتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایسی چیز کو متعین نہیں کیا جو تمہارے لیے صدقہ شمار ہو' سبحان اللہ! کہنا تمہارے لیے صدقہ ہے' الحمدللہ کہنا تمہارے لیے صدقہ ہے' لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا' صدقہ ہے' نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے' اور برائی سے منع کرنا تمہارے لیے صدقہ ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3461 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الْجِهَاد كلمة حق عِنْد سُلْطَان اَوْ اَمِیْر جَائِر

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ كلهم عَن عَطِیَّة الْعَوْفِیّ عَنہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد' ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب حضرات نے اسے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3462 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰہ طَارق بن شهَاب الْبَجلِیّ الأحمسی اَن رَجُلًا سَاَلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقد وضع رجله فِی الغرز اَی الْجِهَاد أفضل قَالَ كلمة حق عِنْد سُلْطَان جَائِر

رَوَاہُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

الغرز بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء بعدهمَا زَای هُوَ ركاب كور الْجمل اِذا كَانَ من جلد اَوْ خشب وَقِیْلَ لَا یخْتَص بهما

❀—ابوعبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ اس وقت اپنے قدمین شریفین رکاب میں رکھ چکے تھے' اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد فضیلت والا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغرز'' میں 'غ' پر زبر ہے' پھر 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ز' ہے۔ اس سے مراد ہے: اونٹ پر سوار ہوتے وقت' جو رکاب استعمال ہوتی ہے' خواہ وہ لکڑی کی ہو یا چمڑے کی ہو۔ ایک قول کے مطابق رکاب ان دونوں چیزوں کے ساتھ مخصوص

www.waseemziyai.com

نہیں ہے۔

3463 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سید الشُّھَدَاءِ حَمْزَۃ بن عبد الْمطلب وَرجل قَامَ اِلٰی اِمَام جَائِر فَأمرہ وَنَھَاہُ فَقتلہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تمام شہداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں۔ وہ آدمی بھی ہے ظالم حکمران کے سامنے کھڑا ہو کر (بھلائی کا) حکم دے اور اسے (معصیت سے) روکے جبکہ وہ حکمران اسے قتل کروا ڈالے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے مؤخر الذکر کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

3464 - وَعَن النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْقَائِم فِیْ حُدُوْد اللّٰہ وَالْوَاقِع فِیْھَا کَمثل قوم استھموا علی سفینۃ فَصَارَ بَعْضُھُمْ اَعْلاھَا وَبَعْضھمْ اَسْفَلھَا فَکَانَ الَّذِیْنَ فِیْ اَسْفَلھَا اِذا استقوا من المَاء مروا علی من فَوْقھم فَقَالُوْا لَو اَنا خرقنا فِیْ نصیبنا خرقا وَلَمْ نؤذ من فَوْقنَا فَاِن ترکوھم وَمَا اَرَادوا ھَلَکُوا جَمِیْعًا وَاِن أخذُوا علی اَیْدیھم نَجوا ونجوا جَمِیْعًا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

❀—حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی حدود جاری کرنے والا آدمی اور ان کا مرتکب آدمی ان کی مثال اس آدمی کی ہے جس طرح بعض لوگ کشتی میں قرعہ اندازی کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کے حصہ میں اوپر والا حصہ آتا ہے جبکہ دوسرے لوگوں کو نیچے والا حصہ ملتا ہے۔ نیچے والے لوگوں کو جب پانی کی ضرورت پیش آتی ہے تو ان کا اوپر والوں کے پاس سے گزر ہوتا ہے (بار بار آمد و رفت کی وجہ سے) وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نیچے والے حصہ میں سوراخ کر لیں تو اوپر والے لوگ ہماری اذیت سے محفوظ رہ سکتے ہیں اگر اوپر والے لوگ انہیں اپنے حال میں رہنے دیں ان کے ارادہ کی تکمیل کرنے دیں تو سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے تاہم اگر وہ لوگ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو وہ نجات حاصل کر لیں گے بلکہ سب ہلاکت سے محفوظ ہو جائیں گے۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3465 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من نَبِی بَعثہ اللّٰہ فِیْ أمۃ قبلی اِلَّا کَانَ لَہٗ من أمتہ حواریون وَاَصْحَاب یَاْخُذُوْنَ بسنتہ ویقتدون بِاَمْرہ ثُمَّ اِنَّھَا تخلف من بعدھم خلوف یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ویفعلون مَا لَا یؤمرُوْنَ فَمَنْ جاھدھم بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِن وَمَنْ جاھدھم بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِن وَمَنْ جاھدھم بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِن لَیْسَ وَرَاء ذٰلِکَ من الْاِیْمَان حَبَّۃ خَرْدَل

رَوَاہُ مُسْلِم

www.waseemziyai.com

الْحوَارِی هُوَ النَّاصِر للرجل والمختص بِهِ والمعين والمصافی

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جس بھی امت میں اپنا نبی مبعوث کیا' تو اس امت سے اس نبی کے کچھ حواری موجود ہوتے تھے' کچھ اصحاب ہوتے' جو اس نبی کی سنت کو اپناتے تھے' ان کے حکم کی پیروی کرتے تھے' ان کے بعد کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو ایسی گفتگو کرتے تھے کہ اس پر خود عمل نہیں کرتے تھے' وہ ایسے کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا' تو ایسے لوگوں کے ساتھ جو آدمی اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا' جو اپنی زبان سے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا' جو آدمی اپنے دل کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحواری'' کا مطلب ہے: وہ آدمی ہیں' جو کسی آدمی کی مدد کرتے ہوں' جو اس کے ساتھ ہو اور اس کی تائید و حمایت کرے۔

3466 - وَعَن زَيْنَب بنت جحش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰـه اِلَّا الـلّٰه ويل لِلْعَرَب من شَرّ قد اقْترب فتح الْيَوْم من ردم يَاْجُوج وَمَاْجُوج مثل هٰذِهٖ وَحلق بَيْن أصبعيه الْاِبْهَام وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنهلك وَفينَا الصالحون قَالَ نَعَمْ اِذا كثر الْخبث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀—حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کی حالت میں ان کے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' عرب اس شر کی وجہ سے برباد ہوں گے' جو بالکل قریب آچکا ہے' آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھل گیا ہے' آپ نے اپنی انگلیوں اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر یہ بات بیان کی' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں' جب برائی بکثرت ہونے لگے گی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3467 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اللّٰه أنزل سطوته بِاَهْل الْاَرْض وَفِيْهِمُ الصالحون فيهلكون بهلاكهم فَقَالَ يَا عَائِشَة اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا أنزل سطوته بِاَهْل نقمته وَفِيْهِمُ الصالحون فيصيرُوْنَ مَعَهم ثُمَّ يبعثون على نياتهم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کرے گا جبکہ ان میں نیک لوگ بھی ہوں گے' تو کیا وہ سب لوگ ایک ساتھ ہلاکت کا شکار ہوں گے؟ آپ نے جواب

www.waseemziyai.com

میں فرمایا: اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر اپنا عذاب اتارتا ہے' تو اس وقت ان میں' جو نیک لوگ ہوں گے' وہ سب اس کا شکار ہو جائیں گے' مگر (بروز قیامت) ان کی نیتوں کے مطابق ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3468 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لتأمرن بِالْمَعْرُوْفِ ولتنهون عَنِ الْمُنكر اَوْ ليوشكن اللّٰه يبْعَث عَلَيْكُمْ عذَابا مِنْهُ ثُمَّ تَدعُوْنَهُ فَلَا يستجيب لكم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ نیکی کی ترغیب دیتے رہو گے' برائی سے منع کرتے رہو گے' بصورت دیگر اللہ تعالیٰ تم پر عذاب اتارے گا' تم اس سے دعا کرو گے' تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3469 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحقرن اَحَدُكُمْ نَفسه قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يحقر اَحَدنَا نَفسه قَالَ يرى اَن عَلَيْهِ مقَالا ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة مَا مَنعك اَن تَقول فِيْ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ خشيَة النَّاس فَيَقُوْلُ فَاِيَّاى كنت اَحَق اَن تخشى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے' صحابہ کرام نے عرض کیا: کوئی آدمی کس طرح اپنے آپ کو حقیر بنا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ کوئی گمان کرتا ہے کہ اس کے ذمہ گفتگو کرنا لازم ہے' مگر وہ اس حوالے سے خاموش رہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے فلاں فلاں موقع پر گفتگو کیوں نہ کی تھی؟ وہ آدمی عرض کرے گا: میں نے لوگوں کے خوف کی وجہ سے ایسا نہیں کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس چیز کا زیادہ حق دار تھا کہ تو مجھ سے خوف کرتا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3470 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى أكون اَحَبَّ اِلَيْهِ من وَلَده وو الده وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا' جب تک میں اس کے ہاں اس کی اولاد' اس کے والدین بلکہ تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3471 - وَعَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة فلقنني فِيمَا اسْتَطَعْت والنصح لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَتقدم حَدِيْثُ تَمِيْم الدَّارِيّ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدّين النَّصِيْحَة

قَالَه لَهُ ثَلَاثًا

قَالَ قُلْنَا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ للّٰه وَلِرَسُوْلِهٖ ولأئمة الْمُسْلِمين وعامتهم

❀ — حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت کے حوالے سے بیعت کی' آپ نے مجھے فرمایا: (تم یوں کہو:) جہاں تک مجھ میں طاقت ہوئی' تو ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی (کے حوالے سے میں نے بیعت کی)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ روایت منقول ہو چکی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین' خیر خواہی کا نام ہے' آپ نے یہ بات تین بار بیان کی' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' اس کے رسول' مسلمان حکمران اور سب مسلمانوں کے لیے (یعنی خیر خواہی کا جذبہ رکھنا)

3472 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أَوَّل مَا دخل النَّقْص على بني إِسْرَائِيْل أَنَّهُ كَانَ الرجل يلقى الرجل فَيَقُوْلُ يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰه ودع مَا تَصْنَع بِهٖ فَإِنَّهُ لَا يحل لَك ثُمَّ يلقاه من الْغَد وَهُوَ على حَاله فَلَا يمنعهُ ذٰلِكَ أَن يكون أكيله وشريبه وقعيده فَلَمَّا فعلوا ذٰلِكَ ضرب اللّٰه قُلُوْب بَعْضُهُمْ ببَعْض ثُمَّ قَالَ لعن الَّذِيْنَ كفرُوا من بني إِسْرَائِيْل على لِسَان دَاوُد وَعِيسَى ابْن مَرْيَم ذٰلِكَ بِمَا عصوا وَكَانُوْا يعتدون كَانُوْا لَا يتناهون عَن مُنكر فَعَلُوهُ لبئس مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ترى كثيرا مِنْهُم يتولون الَّذِيْنَ كفرُوا لبئس مَا قدمت لَهُمْ أنفسهم إِلٰى قَوْلِهٖ فَاسِقُوْنَ (الْمَائِدَة)

ثُمَّ قَالَ كلا وَاللّٰه لتأمرن بِالْمَعْرُوْفِ ولتنهون عَن الْمُنكر ولتأخذن على يَد الظَّالِم ولتأطرنه على الْحق أطرا

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما وَقعت بَنو إِسْرَائِيْل فِي الْمعاصِي نَهَاهُم علماؤهم فَلَمْ ينْتَهوا فجالسوهم فِيْ مجَالِسهمْ وواكلوهم وشاربوهم فَضرب اللّٰه قُلُوْب بَعْضُهُمْ ببَعْض ولعنهم على لِسَان دَاوُد وَعِيسَى ابْن مَرْيَم ذٰلِكَ بِمَا عصوا وَكَانُوْا يعتدون فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتكئا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تأطروهم على الْحق أطرا

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظِ رويناهُ من طَرِيق اَبِیْ عُبَيْدَة بن عبد الله بن مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع من اَبِيْه وَقِيْلَ سمع وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ اَبِیْ عَبدة مُرْسلا

تأطروهم اَی تعطفوهم وتقهروهم وتلزموهم بِاتِّبَاع الْحق

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں خرابی (نافرمانی) کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ان میں سے جو آدمی دوسرے سے ملاقات کرتا' تو اس سے یوں کہتا: اے آدمی! تو اللہ تعالیٰ کا خوف کر' جو کام تو کرتا ہے' اسے ترک کر دے' اس لیے تیرے لیے یہ جائز نہیں ہے' پھر وہ آئندہ دن اس سے ملاقات کرتا' وہ اسی حالت میں ہوتا تھا' تو وہ اسے اس سے منع نہ کرتا' اس لیے اس کے ساتھ وہ کھاتا پیتا' نشست و برخاست رکھتا تھا' جب ان لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا' تو ان میں اختلافات نمایاں ہو گئے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا' ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی' ان کی نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے' وہ لوگ برائی کے مرتکب ہوتے تھے' وہ ایک دوسرے کو منع بھی نہیں کرتے تھے' وہ لوگ برے امور کے مرتکب ہوتے تھے' ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو کفار سے دوستانہ مراسم رکھتے تھے' ان لوگوں نے جو کچھ آگے بھیجا وہ برا تھا۔

یہ آیت لفظ ''فاسقون'' تک مکمل ہوتی ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دو گے' تم لوگ ضرور برائی سے منع کرو گے' تم لوگ ضرور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے' ورنہ تم حق (کے راستہ) سے بہک جاؤ گے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جب بنی اسرائیل گناہوں کے مرتکب ہونے لگے' ان کے علما نے انہیں اس سے منع کیا' مگر وہ نہ رکے' علماء کی ان کے ساتھ نشست و برخاست شروع ہو گئی' وہ مل جل کر کھاتے پیتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل یکساں کر دیے' ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے (حضرت) داؤد اور (حضرت) عیسیٰ (علیہما السلام) کی زبانی ان پر لعنت کی گئی' وہ سرکشی کے مرتکب ہوتے تھے۔

راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے' آپ سیدھے ہو کر جلوہ افروز ہو گئے' پھر آپ نے فرمایا: نہیں' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم حق کی پیروی کے لیے انہیں سختی سے مجبور کرو گے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا اپنے والد گرامی سے سماع ثابت نہیں ہے' ایک قول کے مطابق انہوں نے سماع کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوعبدہ کی وساطت سے بطور ''مرسل'' نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''تاطروھم'' کا مفہوم ہے: تم سختی کے سبب انہیں حق کی اطاعت کرنے کے لیے مجبور کر دو گے۔

3473 - وَعَن جرير بن عبد الله رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا

www.waseemziyai.com

من رجل يكون فِيْ قوم يعْمل فيهم بِالْمَعَاصِي يقدرُوْنَ على اَن يُغيرُوا عَلَيْهِ وَلَا يغيرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُم اللّٰه مِنْهُ بعقاب قبل اَن يموتوا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق قَالَ اَظُنهُ عَنِ ابْنِ جرير عَن جرير وَلَمْ يسم ابْنه وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه والأصبهانى وَغَيْرِهِمْ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق عَن عبيد اللّٰه بن جرير عَن اَبِيْه

❀—حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی ایسی قوم میں موجود ہو جو گناہوں کی مرتکب ہوتی ہو وہ آدمی انہیں روک سکتا ہو مگر وہ انہیں نہ روکے تو اللہ تعالیٰ انہیں مرنے سے پہلے اپنے عذاب میں گرفتار کرے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابواسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے کہا: میرا گمان ہے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت منقول ہے مگر ان کے صاحبزادے کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں امام اصبہانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے ابو اسحاق اور عبداللہ بن جریر کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے منقول ہے۔

3474 - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصّدِيق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّكُمْ تقرؤون هٰذِهِ الْاٰيَة يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا عَلَيْكُمْ اَنفسكُمْ لَا يضركم من ضل اِذا اهْتَدَيْتُمْ (الْمَائِدَة)

وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس اِذا رَاَوُا الظَّالِم فَلَمْ يَاْخُذُوا على يَدَيْهِ أوشك اَن يعمهم اللّٰه بعقاب من عِنْدَه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظ النَّسَائِيّ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْقَوْم اِذا رَاَوُا الْمُنكر فَلَمْ يغيروه عمهم اللّٰه بعقاب

وَفِيْ رِوَايَةٍ لاَبِيْ دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من قوم يعْمل فيهم بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يقدرُوْنَ على اَن يُغيرُوا ثُمَّ لَا يُغيرُوا اِلَّا يُوشك اَن يعمهم اللّٰه مِنْهُ بعقاب

❀—حضرت ابوصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: اے ایمان والو! تم اپنی فکر کا التزام کرو اگر تم ہدایت یافتہ ہو گئے تو پھر کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب لوگ ظالم کے ظلم کو دیکھیں گے تو اس کا ہاتھ نہ روکیں گے تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو عذاب کا شکار کر دے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب لوگ کسی برائی کو ملاحظہ کریں' پھر اسے ختم نہ کریں گے' تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کسی قوم میں برائیوں کے ارتکاب کا سلسلہ شروع ہو جائے' وہ لوگ اسے ختم کرنے کی طاقت رکھتے ہوں' پھر وہ اسے ختم نہ کریں' تو بہت جلد ایسے لوگوں پر عمومی عذاب کا نزول ہوگا۔

3475 - وَعَنْ اَبِیْ کثیر السحیمی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلت اَبَا ذَر قلت دلّنِیْ علی عمل اِذا عمل العَبْد بِهٖ دخل الْجَنَّة قَالَ سَاَلت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن مَعَ الْاِیْمَان عملا قَالَ یرْضخ مِمَّا رزقه الله

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن کَانَ فَقِیْرا لَا یجد مَا یرْضخ بِهٖ قَالَ یَاْمر بِالْمَعْرُوْفِ وَینْهی عَن الْمُنکر

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن کَانَ عیبا لَا یَسْتَطِیْع اَن یَاْمر بِالْمَعْرُوْفِ وَینْهی عَن الْمُنکر قَالَ یصنع لأخرق قلت اَرَاَیْت اِن کَانَ أخرق اَن یصنع شَیْئًا قَالَ یعین مَغْلُوْبًا

قلت اَرَاَیْت اِن کَانَ ضَعِیْفا لَا یَسْتَطِیْع اَن یعین مَغْلُوْبًا قَالَ مَا تُرِیدُ اَن یکون فِیْ صَاحبك من خیر یمسك عَن اَذَی النَّاس فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا فعل ذٰلِكَ دخل الْجَنَّة قَالَ مَا من مُسْلِم یفعل خصْلَة من هٰؤُلَاءِ اِلَّا أخذت بِیَدِهٖ حَتّٰی تدخله الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — ابوکثیر سحیمی اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ میری ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں' جب بندہ اس پر عمل پیرا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہو جائے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی تو ہونا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: انسان اس چیز سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بطور رزق عطا کیا ہو' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ کوئی آدمی غریب ہو اور اس کے پاس کوئی چیز خرچ کرنے کی گنجائش نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ کوئی آدمی بزدل ہو' وہ نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو' آپ نے فرمایا: وہ کسی اپاہج کا کوئی کام کر دے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے کہ کوئی آدمی کسی اپاہج کا کوئی کام کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی کسی

www.waseemziyai.com

مغلوب آدمی کی معاونت کر دے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ وہ کسی کمزور و مغلوب آدمی کی مدد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: تم پسند کرتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں کوئی بھلائی نہ دیکھے' ایسے آدمی کو اپنی اذیت سے لوگوں کو محفوظ رکھنا چاہیے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی آدمی ایسا کرے گا' تو کیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جس مسلمان میں ان میں سے کوئی بھی خصلت موجود ہوگی' تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3476 - وَرُوِیَ عَن ذرة بنت اَبِیْ لَهب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خیر النَّاس قَالَ اَتْقَاهُم للرب عَزَّ وَجَلَّ واوصلهم للرحم وَآمرهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وانهاهم عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ فِیْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد الْكَبِیْر وَغَیْرِه

❀ — حضرت ذرہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہو' لوگوں پر زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو' نیکی کا سب سے زیادہ حکم دیتا ہو اور برائی سے سب سے زیادہ منع کرتا ہو۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے کتاب الزہد الکبیر میں اور کثیر محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔

3477 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس مروا بِالْمَعْرُوْفِ وانهوا عَن الْمُنكر قبل اَن تدعوا اللّٰه فَلَا یستجیب لكم وَقبل اَن تستغفروه فَلَا یغْفر لكم اِن الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنكر لَا یدْفع رزقا وَلَا یقرب اَجَلًا وَاِن الْاَحْبَار من الْیَهُود والرهبان من النَّصَارٰی لما تركُوا الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنكر لعنهم اللّٰه علی لِسَان اَنْبِیَائهمْ ثُمَّ عموا بالبلاء

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم نیکی کا حکم دو' برائی سے منع کرو' اس سے قبل کہ تم دعا کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول نہ فرمائے۔ اس سے بھی پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو' تو وہ تمہاری بخشش نہ کرے۔ بلاشبہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا' رزق کو دور نہیں ہونے دیتا اور نہ ہی موت کو قریب آنے دیتا ہے۔ جب یہودیوں کے علماء اور عیسائیوں کے راہبوں نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا سلسلہ ختم کر دیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانی ان پر لعنت فرمائی' اور ان سب کو عمومی طور پر عذاب میں مبتلا کر دیا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3478 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَنْفَع من قَالَهَا وَترد عَنْهُم الْعَذَاب والنقمة مَا لم يستخفوا بِحَقِّهَا

قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الاستخفاف بِحَقِّهَا قَالَ يظْهر الْعَمَل بمعاصى اللّٰه فَلَا يُنكر وَلَا يُغير

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا پڑھنا' پڑھنے والے کے لیے مسلسل نافع ہوتا ہے' اس کو عذاب اور انتقام سے محفوظ رکھتا ہے' جب تک لوگ اس کے حق کو معمولی نہ گمان کرنے لگیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے حق کو معمولی گمان کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر عمل کو نمایاں کرنا' پھر اس کا انکار نہ کرنا اور اسے ختم نہ کرنا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3479 - وَعَنْ حُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تعرض الْفِتَن على الْقُلُوْب كالحصير عودا عودا فَاَی قلب أشربها نكتت فِیْهِ نُكْتَة سَوْدَاء وَاَی قلب أنكرها نكتت فِیْهِ نُكْتَة بَیْضَاء حَتّٰى تصير على قلبين على اَبيض مثل الصَّفَا فَلَا تضره فتْنَة مَا دَامَت السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَالْاٰخر أسود مربادا كالكوز مجخيا لَا يعرف مَعْرُوْفا وَلَا يُنكر مُنْكرا اِلَّا مَا أشْرب من هَوَاهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

قَوْلِه مجخيا هُوَ بميم مَضْمُومَة ثُمَّ جِيم مَفْتُوحَة ثُمَّ خاء مُعْجمَة مَكْسُوْرَة يَعْنِیْ مائلا وَفسرهُ بعض الروَاة بِاَنَّهُ المنكوس

وَمعنى الحَدِيْثِ اَن الْقلب اِذا افْتتن وَخرجت مِنْهُ حُرْمَة الْمعاصِی والمنكرات خرج مِنْهُ نور الْاِيْمَان كَمَا يخرج المَاء من الْكوز اِذا مَال اَوْ انتكس

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دلوں پر فتنوں کا اس طرح گزر ہوتا ہے' جس طرح چٹائی میں اس کا ایک ایک تنکا ہوتا ہے' جو دل اس فتنہ کو قبول کرتا ہے' تو اس دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے' جو دل اس فتنہ کا انکار کرتا ہے' اس میں ایک سفید نقطہ لگ جاتا ہے' اس طرح دل دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں: ایک وہ جو مکمل طور پر سفید ہوتا ہے' اسے کوئی بھی فتنہ نقصان نہیں دے سکتا' جب تک آسمان و زمین محفوظ ہیں۔ دوسرا سیاہ ہوتا ہے' جو اوندھے کوزے کی مثل ہوتا ہے' جو نہ کوئی نیکی کرتا ہے' اور نہ برائی کا مرتکب ہوتا ہے' وہ محض نفسانی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور ''مجخیا'' میں 'م' پر پیش بعد میں 'ج' ہے' پھر 'خ' ہے۔ اس کا مطلب ہے: توجہ و میلان رکھنے والا اور بعض راویوں کے مطابق اس سے مراد 'اوندھا' ہونا ہے۔

www.waseemziyai.com

اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ جب کسی دل کو آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اس دل سے معصیات کی حرمت اور امور ممنوعہ کی حرمت نکل جاتی ہے' تو ایمان کا نور بھی اس سے خارج ہو جاتا ہے' جس طرح کوزے سے پانی خارج ہو جاتا ہے' جبکہ وہ کوزہ ٹیڑھا یا اوندھا ہو۔

3480 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا رَاَیْت أمتِی تهاب اَن تَقول للظالم یَا ظَالِم فَقَدْ تودع مِنْهُم

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میری امت کو اس حالت میں ملاحظہ کرو' وہ اس بات سے خوف زدہ ہو کہ کسی ظالم کو ظالم کہا جائے' تو پھر تم انہیں اپنی حالت میں چھوڑ دو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

3481 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَیْر اَوْصَانِیْ اَن لَا اَخَاف فِی اللّٰه لومة لائم وأوصانی اَن اَقُوْل الْحق وَاِن کَانَ مرا

مُخْتَصِرًا رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے خلیل (مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے کچھ امور کی تلقین فرمائی تھی' آپ نے مجھے تلقین فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں' آپ نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں ہمیشہ حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے' آگے چل کر یہ روایت پوری کی پوری منقول ہوگی۔

3482 - وَعَن عرس بن عمیرَة الْکِنْدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا عملت الْخَطِیئَة فِی الْاَرْض کَانَ من شَهِدَهَا و کرهها

وَفِیْ رِوَایَةٍ فأنکرها کمن غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فرضیها کَانَ کمن شَهِدَهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد من رِوَایَةِ مُغیرَة بن زِیَاد الْموصِلِی

❀ — عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زمین پر گناہوں کا ارتکاب کیا جائے' تو جو آدمی اس کے قریب موجود ہو اور اسے ناپسند کرتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:) وہ اسے برا خیال کرتا ہو' تو وہ اس آدمی کی مثل ہے' جس طرح وہ موجود ہی نہ ہو' پھر جو آدمی وہاں موجود نہ ہو' اس معصیت پر وہ خوش ہو' تو وہ اس آدمی کی طرح ہوگا' جو وہاں موجود ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مغیرہ بن زیاد موصلی سے نقل کی۔

www.waseemziyai.com

3483 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام اَن تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهٖ شَیْئًا وتقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَنِ الْمُنكر وتسلیمك علی اَهْلك فَمَنْ انْتقصَ شَیْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سهم من الْاِسْلَام یَدعه وَمَنْ تركهن فَقَدْ ولی الْاِسْلَام ظَهره

رَوَاهُ الْحَاكِم

وَتقدم حَدِیْث حُذَیْفَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَام ثَمَانِیَة أسْهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَالصَّوْم سهم وَحج الْبَیْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْی عَن الْمُنكر سهم وَالْجهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اسلام اس چیز کا نام ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو (بیت اللہ کا) حج کرو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور اپنے افراد خانہ کو سلام کہو جو آدمی ان میں سے کسی ایک کو ترک کر دیتا ہے تو یہ اسلام میں سے ایک حصہ ہوگا جسے اس نے ترک کر دیا ہے جو آدمی ان سب امور کو ترک کر دیتا ہے تو گویا اس نے اسلام کی طرف اپنی پشت پھیر دی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث گزر چکی ہے۔ اسلام کے آٹھ حصص ہیں: اسلام (یعنی کلمہ طیبہ) ایک حصہ نماز ادا کرنا ایک حصہ ہے زکوٰۃ ادا کرنا ایک حصہ ہے روزہ ایک حصہ ہے بیت اللہ کا حج کرنا ایک حصہ ہے نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے برائی سے منع کرنا ایک حصہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے۔ وہ آدمی ذلیل ہوا جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3484 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دخل عَلیّ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعرفت فِیْ وَجهه اَن قد حَضَره شَیْءٍ فَتَوَضَّأ وَمَا كلم اَحَدًا فلصقت بالحجرة أستمع مَا یَقُوْلُ فَقعدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمدَ اللّٰه وَأثْنی عَلَیْهِ وَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اِن اللّٰه یَقُوْلُ لكم مروا بِالْمَعْرُوْفِ وانهوا عَن الْمُنكر قبل اَن تدعوا فَلَا اُجِیْب لكم وتسألونی فَلَا اُعْطِیكُمْ وتستنصرونی فَلَا اَنْصُر كُمْ فَمَا زَاد عَلَیْهِنَّ حَتّٰی نزل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ كِلَاهُمَا من رِوَایَةِ عَاصِم بن عمر بن عُثْمَان عَن عُرْوَة عَنْهُمَا

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ کے چہرہ انور سے مجھے محسوس ہوا کہ آپ پریشان ہیں آپ نے وضو کیا آپ نے کسی سے گفتگو نہ کی پھر آپ حجرہ سے باہر تشریف لے

www.waseemziyai.com

گئے۔ میں آپ کی گفتگو سن رہی تھی' آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو' اس بات سے پہلے کہ تم دعا کرو' تو میں تمہاری دعا کو قبول نہ کروں' تم لوگ مجھ سے طلب کرو' میں تمہیں عنایت نہ کروں' تم لوگ مجھ سے مدد طلب کرو' تو میں تمہاری مدد نہ کروں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوا کچھ نہیں فرمایا' پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

امام ابن ماجہ اور ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان دونوں نے عاصم بن عمر بن عثمان اور عروہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

3485 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منا من لم یرحم صَغِیْرنَا ویوقر کَبِیْرنَا وَیَأْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وینه عَن الْمُنکر

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے' جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا' ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا' وہ نیکی کا حکم نہیں کرتا اور برائی سے منع نہیں کرتا۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

3486 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَ ۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نسمع اَن الرجل یتعَلَّق بِالرجلِ یَوْم الْقِیَامَة وَھُوَ لَا یعرفهُ فَیَقُوْلُ لَهٗ مَا لَكَ اِلَیّ وَمَا بینی وَبَیْنك معرفَة فَیَقُوْلُ کنت ترانی علی الْخَطَا وَعَلَی الْمُنکر وَلَا تنهانی ذکره رزین وَلَمْ أره

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگوں نے یہ بات سنی تھی: قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے کے ساتھ متعلق ہو جائے گا' دوسرا اسے پہچان نہیں سکے گا' وہ اس سے دریافت کرے گا: تمہارا میرے ساتھ کیا تعلق ہے' جبکہ تمہارے اور میرے درمیان واقفیت نہیں ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گا: تم نے مجھے برائیوں کا مرتکب ہوتے ہوئے اور برے کام کرتے ہوئے ملاحظہ کیا تھا' پھر تم نے مجھے منع نہیں کیا تھا۔

رزین نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر میں نے اسے نہیں دیکھا۔

اَلتَّرْھِیْبُ مَنْ اَنْ یَّأْمُرَ بِمَعْرُوْفٍ وَیَنْھٰی عَن مُنْکَرٍ وَیُخَالِفُ قَوْلِہٖ فِعْلَهٗ

باب: جو آدمی نیکی کا حکم دیتا ہے' برائی سے منع نہیں کرتا اور اس کے قول وفعل میں تضاد ہو' کے حوالے سے ترہیبی روایات

3487 - عَن اُسَامَة بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتِیْ

www.waseemziyai.com

بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق أقتاب بَطْنه فيدور بهَا كَمَا يَدُور الْحمار فِيالرَّحَى فيجتمع اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا لَك ألم تكن تَأمر بِالْمَعْرُوْفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ بَلٰى كنت آمُر بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتيه وأنهى عَن الْمُنكر وآتيه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم قَالَ قِيْلَ لأسامة بن زيد لَو أتيت عُثْمَان فكلمته فَقَالَ اِنَّكُمْ لترُوْنَ اَنِّیْ لَا اُكَلِّمهُ اِلَّا أسمعكم وَاِنِّیْ اُكَلِّمهُ فِي السِّرّ دون اَن أفتح بَابا لَا أكون اَوَّل من فَتحه وَلَا اَقُوْل لرجل اِن كَانَ عَلَیّ اَمِيْرا اِنَّهُ خير النَّاس بعد شَیْءٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ سمعته يَقُوْلُ يجاء بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق أقتابه فيدور كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فيجتمع اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَانك اَلَيْسَ كنت تَأمر بِالْمَعْرُوْفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتيه وأنهاكم عَن الشَّرّ وآتيه

الأقتاب الأمعاء وَاحِدهَا قتب بِكَسْر الْقَاف وَسُكُون التَّاء تندلق اَی تخرج

❀ — حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا' اسے آگ میں پھینکا جائے گا' اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر آ جائیں گی' وہ اس میں اس طرح چکر لگائے گا' جس طرح چکی کے گرد گدھا چکر لگاتا ہے۔ جہنمی لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے' پھر کہیں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ کہے گا: ہاں' میں نیکی کا حکم دیتا تھا' مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا' میں برائی سے منع کرتا تھا' مگر خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے گزارش کی گئی اگر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر اس سلسلہ میں گفتگو کریں' تو یہ مناسب رہے گا؟ انہوں نے کہا: تمہارا خیال ہے کہ میں ان کے ساتھ صرف یہی بات کروں گا' جو میں نے تمہیں کہی ہے' میں کوئی دروازے کھولے بغیر ان سے گفتگو کروں گا' دروازے کھولنے والا میں پہلا آدمی نہیں ہوں گا اور نہ ہی کسی آدمی کے حوالے سے میں یہ بات کہوں گا کہ اگر یہ میرا امیر ہوتا' تو یہ سب سے افضل ہوتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سن رکھی ہے' لوگوں نے سوال کیا: وہ کون سی بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' ایک آدمی کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا' اسے آگ میں پھینکا جائے گا' اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر آ جائیں گی' وہ اس طرح چکر کاٹنے لگا' جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے' جہنمی لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے' پھر اس سے کہیں گے: اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے' برائی سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ جواب میں کہے گا: میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا' مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا' میں تمہیں برائی سے روکتا تھا' مگر خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''اقتاب'' سے مراد انتڑیاں ہیں' جبکہ اس کا واحد لفظ ''قتب'' ہے۔اس میں 'ق' کے نیچے زیر ہے' پھر 'ت' ساکن ہے۔لفظ ''تندلق'' کا مطلب ہے: انتڑیوں کا پیٹ سے باہر آ جانا۔

3488 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت لَيْلَة أسرِی بِی رجَالًا تقْرض شفاههم بمقاريض مِنَ النَّار فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ الخطباء من أمتك الَّذِيْنَ يأمرُوْنَ النَّاس بِالْبِرِّ وينسون أنفسهم وهم يَتلون الْكتاب اَفلا يعْقلُوْنَ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الصمت وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِیّ

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج میں کچھ لوگوں کو ملاحظہ کیا' ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے' میں نے سوال کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہیں' جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے' جبکہ خود کو بھلا دیتے تھے' یہ لوگ تلاوت قرآن کرتے تھے' کیا یہ عقل نہیں رکھتے تھے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الصمت میں نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3489 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ اَبِیْ الدُّنْيَا مَرَرْت لَيْلَة أسرِی بِی على قوم يقْرض شفاههم بمقاريض من نَار كلما قرضت عَادَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْل من هؤُلَاءِ قَالَ خطباء من أمتك يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

❀—امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: شب معراج میں میرا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا' جن کے ہونٹ آگ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے' جب ان کے ہونٹ کاٹ دیے جاتے' تو وہ دوبارہ تیار ہو جاتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں کہا: یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہیں' یہ ایسی گفتگو کرتے تھے' جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔

3490 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للبيهقی قَالَ أتيت لَيْلَة أسرِی بِی على قوم تقْرض شفاههم بمقاريض من نَار فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ خطباء أمتك الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ويقرؤون كتاب اللّٰه وَلَا يعْملُوْنَ بِهٖ

❀—امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: شب معراج میں' میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے' میں نے سوال کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ آپ کی امت کے ایسے خطیب ہیں' جو ایسی گفتگو کرتے تھے' جس پر خود عمل نہیں کرتے تھے' یہ لوگ تلاوت قرآن کرتے تھے' مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

3491 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يخْطب

www.waseemziyai.com

خطبَة اِلَّا اللّٰه سائله عَنْهَا يَوْم الْقِيَامَة مَا أردْت بهَا قَالَ فَكَانَ مَالك يَعْنِيْ ابْن دِيْنَار اِذا حدث بِهٰذَا بَكَى ثُمَّ يَقُوْلُ أتحسبون اَن عَيْنِي تقر بكلامي عَلَيْكُمْ وَانَا أَعْلَمُ اَن اللّٰه سائلي عَنهُ يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ مَا أردْت بِهٖ فَاَقُوْل اَنْتَ الشَّهِيد على قلبِي لَو لم أَعْلَمُ اَنَّهٗ اَحَبَّ اِلَيْك لم اَقرَأ على اثْنَيْنِ اَبَدًا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ مُرْسلا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀—حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے خطبہ میں' جو بات کہے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس بندے سے اس کے خطبہ کے حوالے سے سوال کرے گا کہ تو نے اس سے کیا مراد لیا تھا؟

راوی کا بیان ہے: جب مالک بن دینار یہ روایت بیان فرماتے' تو رونا شروع کر دیتے تھے' پھر کہا کرتے تھے: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ اس طرح میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں کہ میں تمہارے ساتھ گفتگو کروں جبکہ میں اس بات سے باخبر ہوں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے اس بارے میں حساب لے گا' تو میں عرض کروں گا: (اے پروردگار!) تو میرے دل پر گواہ ہے' مجھے اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ یہ کام تیرے ہاں سب سے زیادہ بہتر ہے' تو میں دو آدمیوں کے پاس بھی یہ پڑھ کر نہ سناتا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو بطور 'مرسل' اور عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3492 - وَرُوِیَ عَن الْوَلِيد بن عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن نَاسا من اَهْلِ الْجنَّة ينطلقون اِلٰى أنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّار فوَاللّٰهِ مَا دَخَلنَا الْجَنَّة اِلَّا بِمَا تعلمنا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نقُوْل وَلَا نَفْعل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀—حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل جہنم کی طرف جائیں گے' وہ دریافت کریں گے: تم لوگ جہنم میں کس وجہ سے گئے ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم تو جنت میں اس وجہ سے داخل ہوئے ہیں' جو تم سے علم حاصل کیا تھا؟ تو وہ جواب میں کہیں گے' ہم جو بات کرتے تھے' خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3493 - وَعَنْ اَبِيْ تَمِيْمَة عَن جُنْدُب بن عبد اللّٰه الْاَزْدِيّ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسه كَمثل السراج يضيء لِلنَّاس وَيحرق نَفسه الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ اَبِيْ بَرزَة اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مثل الفتيلة

❀—ابو تمیمہ' صحابی رسول حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: جو آدمی لوگوں کی بھلائی کی تعلیم دیتا ہو' خود کو بھول جاتا ہو' اس کی مثال اس چراغ کی ہے' جو لوگوں کو تو روشنی مہیا کرتا ہے'

www.waseemziyai.com

مگر اپنے آپ کو جلاتا ہے.....الحدیث

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی سند حسن ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت بیان کی ہے' مگر انہوں نے چراغ کی بتی کا ذکر کیا ہے۔

3494 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أخوف مَا أَخَاف عَلَيْكُمْ بعدِي كل مُنَافِق عليم بِاللِّسَانِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بعد مجھے تم لوگوں میں سے زیادہ اندیشہ اس منافق کے بارے میں ہے' جو قادر الکلام ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس کے جملہ راویوں سے استدلال کیا ہے۔

3495 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الرجل لَا يكون مُؤْمِنا حَتّٰى يكون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَيكون لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا يُخَالف قَوْلُهُ عَمَلَهُ ويأمن جَاره بوائقه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک اس کا دل اس کی زبان کے موافق نہ ہو' اس کی زبان اس کے دل کے موافق نہ ہو' اس کا قول اس کے عمل کے مخالف نہ ہو اور اس کا ہمسایہ اس کی زبان سے محفوظ نہ ہو۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں تفکر کی گنجائش نہیں ہے۔

3496 - وَعَنْ عَلِيِّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَتَخَوَّف على أمتِیْ مُؤْمِنا وَلَا مُشْرِكًا

أما الْمُؤْمِن فيحجزه اِيْمَانه وَأما الْمُشْرك فيقمعه كفره وَلٰكِن اَتَخَوَّف عَلَيْكُمْ منافقا عَالم اللِّسَان يَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَيعْمل مَا تنكرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر والأوسط من رِوَايَةِ الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَنْ عَلِيٍّ والْحَارث هٰذَا واه وَقد رضيه غير وَاحِد

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے کسی مومن کے حوالے سے کوئی اندیشہ نہیں ہے' اور نہ کسی مشرک کے بارے میں کوئی خوف ہے۔ مومن کے بارے میں اس لیے کہ اس کا

www.waseemziyai.com

ایمان اس کی حفاظت کرے گا اور مشرک کے حوالے سے خوف نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا کفر اسے ہلاک کر دے گا۔ مگر مجھے منافق آدمی کے بارے میں اندیشہ ضرور ہے' جو قادر الکلام ہو' اس کی گفتگو تمہیں اچھی لگے گی اور اس کا عمل ایسا ہوگا جسے تم ناپسند کرو گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہاں حارث سے مراد حارث اعور ہے' اس نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حارث نامی راوی واہی ہے' تاہم بعض لوگ اسے پسند کرتے ہیں۔

3497 - وَعَنِ الْاَغَرِ اَبِیْ مَالِك قَالَ لما اَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ اَن يسْتَخْلف عمر بعث اِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ اَدْعُوك اِلٰی اَمر مُتْعب لمن وليه فَاتق اللّٰه يَا عمر بِطَاعَتِهِ وأطعه بتقواه فَاِن التقی آمن مَحْفُوْظ ثُمَّ اِن الْاَمر معروض لَا يستوجبه اِلَّا من عمل بِهٖ فَمَنْ اَمر بِالْحَقِّ

وَعمل بِالْبَاطِلِ وَأمر بِالْمَعْرُوْفِ وَعمل بالمنكر يُوشك اَن تَنْقَطِع أمْنِيته وَاَن يحبط عمله فَاِن اَنْت وليت عَلَيْهِمْ اَمرهم فَاِن اسْتَطَعْت اَن تَجف يدك من دِمَائِهِمْ وَاَن تضمر بَطْنك من اَمْوَالهم وَاَن تَجف لِسَانك عَن أعراضهم فافعل وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا

❀ — اغر ابو مالک سے منقول ہے: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین متعین کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ نے پیغام کے ذریعے انہیں طلب کیا' تو وہ آپ کے پاس آئے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے کام کے بارے میں گزارش کرنے لگا ہوں' جو بھی آدمی اس کا نگران بنتا ہے' وہ پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اے عمر! تم اللہ تعالیٰ کا خوف کرنا' اس کی اطاعت کرنا' تقویٰ کے حوالے سے اس کی اطاعت کا التزام کرنا' اس لیے صاحب تقویٰ انسان' امن میں رہتا ہے' اور وہ محفوظ رہتا ہے۔ اس کے بعد معاملہ ہوتا ہے' جس پر وہ عمل پیرا ہوتا ہے' اور وہ اس کا حکم دیتا ہے' جو آدمی حق کا حکم دیتا ہے' جبکہ باطل پر عمل کرتا ہے۔ نیکی کا حکم دیتا ہے' جبکہ برائی پر عمل کرتا ہے۔ بہت جلد زندگی اپنے اختتام کو پہنچ جائے گی۔ اس کا عمل برباد ہو جائے گا' اگر تم لوگ حکمران بنو گے' تو ہر ممکن اپنے ہاتھ سے ان کا خون خشک اس بات سے احتراز کرنا کہ تم ان کی دولت اپنے پیٹ میں ڈال لو' اپنی زبان سے ان کی عزت پر حملہ آور ہونے سے پرہیز کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم اس روایت میں انقطاع موجود ہے۔

3498 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبصر اَحَدُكُمُ القذاة فِیْ عين اَخِيْه وينسى الْجذع فِیْ عينه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی آنکھ میں موجود تنکے کو ملاحظہ کرتا ہے' مگر اپنی آنکھ میں موجود شہتیر کو فراموش کر دیتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ سِتْرِ الْمُسْلِمِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنْ ھَتْکِہٖ وَتَتَبُّعِ عَوْرَتِہٖ

باب: کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس کے پردے کو افشاء کرنے اور خفیہ معاملات میں گفتگو کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3499 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسْلِم کربَۃ من کرب الدُّنیَا نفس اللّٰہ عَنہُ کربَۃ من کرب یَوْم الْقِیَامَۃ وَمَنْ ستر علی مُسْلِم سترہ اللّٰہ فِی الدُّنیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہ فِیْ عون العَبْد مَا کَانَ العَبْد فِیْ عون اَخِیْہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جو آدمی کسی مسلمان سے دنیا کی کسی پریشانی کو ختم کرتا ہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو ختم کرے گا' جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے' آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جو آدمی اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا یَظْلمہ وَلَا یُسلمہُ من کَانَ فِیْ حَاجَۃ اَخِیْہ کَانَ اللّٰہِ فِیْ حَاجتہ وَمَنْ فرج عَن مُسْلِم کربَۃ فرج اللّٰہ عَنہُ بھَا کربَۃ من کرب یَوْم الْقِیَامَۃ وَمَنْ ستر مُسْلِما سترہ اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ من حَدِیْثُ ابْن عمر

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان' دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کر سکتا اور نہ اسے اپنی حالت پر چھوڑتا ہے' جو آدمی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا' جو آدمی کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور کرے گا' جو آدمی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی

www.waseemziyai.com

اسے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے سبب یہ روایت حسن غریب ہے۔

3501 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یستر عبد عبدا فِی الدُّنْیَا اِلَّا ستره یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی دنیا میں کسی شخص کی پردہ پوشی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3502 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یری

مُؤْمِن من اَخِیْه عَورَة فیسترها عَلَیْهِ اِلَّا أدخلهُ اللّٰه بهَا الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیْر

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے کسی بھائی کی پردہ پوشی کے بارے میں کوئی چیز ملاحظہ کرے پھر وہ اس کی پردہ پوشی کرے گا تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3503 - وَعَن دخیر اَبِی الْهَیْثَم كَاتب عقبَة بن عَامر قَالَ قُلْتُ لعقبة بن عَامر اِن لنا جیرانا یشربون الْخمر وَاَنا دَاع لَهُمُ الشُّرْط لیأخذوهم قَالَ لَا تفعل وعظهم وهددهم قَالَ اِنِّیْ نهیتهم فَلَمْ ینْتَهوا وَاَنا دَاع لَهُمُ الشُّرْط لیأخذوهم فَقَالَ عقبَة وَیحك لَا تفعل فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ستر عَورَة فَكَاَنَّمَا استحیا موءودة فِیْ قبرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ بِذكر الْقِصَّة وبدونها وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رجال أسانیدهم ثِقَات وَلٰكِن اخْتلف فِیْهِ على اِبْرَاهِیْمَ بن نشیط اخْتِلَافا كثیرا ذكرت بعضه فِیْ مُخْتَصر السّنَن

الشُّرَطَ بِضَم الشین الْمُعْجَمَة وَفتح الرَّاء هم أعوان الْوُلَاة والظلمة وَالْوَاحد مِنْهُ شرطی بِضَم الشین وَسُكُون الرَّاء

❀—حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے معتمد ذخیر ابوالہیثم سے منقول ہے: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے

www.waseemziyai.com

دریافت کیا: ہمارے کچھ پڑوسی لوگ شراب نوشی کرتے ہیں' میں ان کے لیے سپاہی طلب کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ انہیں گرفتار کریں؟ تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: تم ایسا کرنے کی کوشش نہ کرو' تم انہیں وعظ ونصیحت کرو' تم انہیں اس عمل خبیث سے احتراز کرنے کی تلقین کرو۔ اس نے گزارش کی: میں نے انہیں ہر چند منع کیا' مگر وہ لوگ باز نہیں آئے' اب میں ان کے لیے پولیس کو لاؤں گا تا کہ وہ انہیں گرفتار کریں' حضرت عقبہ عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو! تم ایسا مت کرو' اس لیے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی خفیہ معاملات کے حوالے سے کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو گویا وہ قبر میں گاڑی ہوئی لڑکی کو زندہ کرتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں پورا واقعہ منقول ہے۔ انہوں نے اس واقعہ کو ذکر کیے بغیر بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان کی اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔ البتہ ان کی روایت میں ابراہیم بن نشیط نامی راوی میں زیادہ اختلافات ہیں۔ میں نے اس کا کچھ حصہ ''مختصر السنن'' میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الشرط'' میں 'ش' پر پیش جبکہ 'ر' پر زبر ہے' اس کا مطلب ہے: ایسے لوگ ہیں' جو اہلکاروں اور ظالم لوگوں کے مددگار ہوں۔ ں کا واحد ''شرطی'' ہے' جس میں 'ش' پر پیش جبکہ 'ر' ساکن ہے۔

3504 - وَعَن يزِيْد بن نعيم اَن ماعزا اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقر عِنْدَه اَربع مَرَّات فَأمر برجمه وَقَالَ لهزال لَو سترته بثوبك كَانَ خيرا لَك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ

قَالَ الْحَافِظِ ونعيم هُوَ ابْن هزال وَقِيْلَ لَا صُحْبَة لَهُ وَاِنَّمَا الصُّحْبَة لِاَبِيْهِ هزال

وَسبب قَول النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهزال لَو سترته بثوبك مَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرُهُ عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكدر اَن هزالًا اَمر ماعزا اَن يَاْتِى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وروى فِىْ مَوْضِع آخر عَن يزِيْد بن نعيم بن هزال عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِز بن مَالك يَتِيْما فِىْ حجر اَبِىْ فَاَصَاب جَارِيَة من الْحَىّ فَقَالَ لَهُ اَبِىْ ائْتِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ بِمَا صنعت لَعَلَّه يسْتَغْفر لَك وَذكر الْحَدِيْثِ فِىْ قصَّة رجمه وَاسم الْمَرْاَة الَّتِىْ وَقع عَلَيْهَا مَاعِز فَاطِمَة وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَكَانَت أمة لهزال

❀ — یزید بن نعیم سے منقول ہے: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے آپ کے سامنے چار بار اقرار جرم کیا' تو آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم اپنے کپڑے سے اس کی پردہ پوشی کرتے' تو یہ تمہارے لیے زیادہ مناسب تھا۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: نعیم راوی سے مراد نعیم بن ہزال ہے' ایک قول کے مطابق یہ منصب صحابیت سے محروم رہے۔ ان کے والد گرامی حضرت ہزال رضی اللہ عنہ' صحابی رسول تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم اپنے کپڑے سے اس کی ستر پوشی کرتے'' اس کی توجیہ وہ روایت ہے' جو امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے محمد بن منکدر کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو تلقین کی تھی کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں۔

ایک دوسرے مقام پر یزید بن نعیم کی وساطت سے ان کے والد گرامی سے منقول ہے: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ یتیم تھے۔ میرے والد گرامی کی زیر کفالت تھے۔ انہوں نے قبیلہ کی ایک خاتون سے ارتکاب زنا کرلیا' میرے والد گرامی نے ان سے کہا: تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ' آپ سے اس بارے میں عرض کرو اور آپ تمہارے لیے دعائے بخشش کریں۔

پھر راوی نے پوری روایت نقل کی ہے' جس میں انہیں سنگسار کرنے کا واقعہ بیان کیا ہے' جس خاتون سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے زنا کیا تھا' اس کا نام فاطمہ تھا۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام کوئی اور تھا اور وہ لڑکی حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھی۔

3505 - وَعَن مَكْحُوْل اَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى مسلمة بن مخلد فَكَانَ بَيْنه وَبَيْنَ البواب شَيْءٌ فَسمع صَوْته فَاذن لَهُ فَقَالَ اِنِّيْ لم آتِك زَائِرًا وَلٰكِن جئْتُك لحَاجَة اَتَذكر يَوْم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علم من اَخِيْه سَيِّئَة فسترها ستر اللّٰه عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة قَالَ نَعَمْ قَالَ لهٰذَا جِئْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀ — مکحول سے منقول ہے: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مسلمہ بن مخلد کے ہاں پہنچے' جن کا دربان موجود تھا' دربان اور ان کے مابین تکرار ہوگئی۔ مسلمہ بن مخلد نے ان کی آواز پہچان لی' پھر انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی' انہوں نے کہا: میں آپ سے ملاقات کرنے نہیں بلکہ ایک کام کے سلسلہ میں آیا ہوں' آج بھی مجھے یاد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے بھائی کی برائی کا علم رکھتا ہو' پھر اس کی پردہ پوشی کرے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

مسلمہ بن مخلد نے کہا: درست ہے' تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں اسی غرض کے لیے آیا ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3506 - وَعَن رَجَاء بن حَيْوَة قَالَ سَمِعت مسلمة بن مخلد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْنا اَنا على مصر فَاَتى البواب فَقَالَ اِن اَعْرَابِيًا على الْبَاب يسْتَاْذن فَقُلْتُ من اَنْت قَالَ اَنا جَابر بن عبد اللّٰه قَالَ فَاَشْرَفت عَلَيْهِ فَقُلْتُ أنزل اِلَيْك اَوْ تصعد قَالَ لَا تنزل وَلَا أصعد حَدِيْثٍ بَلغنِيْ اَنَّك ترويه عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ستر الْمُؤْمِن جِئْت أسمعهُ

قلت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ستر على مُؤْمِن عَوْرَة فَكَاَنَّمَا اَحْيَا موء ودة

www.waseemziyai.com

فَضرب بعیره رَاجعا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ اَبِیْ سِنَان الْقَسْمَلِی

❀—حضرت رجاء بن حیوہ سے منقول ہے: میں نے حضرت مسلمہ بن مخلدہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: جس زمانہ میں میں مصر کا گورنر تھا' تو میرے ہاں دربان آیا' اس نے کہا: ایک دیہاتی دروازے پر کھڑا ہے' جو اندر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ میں نے اس سے کہا: تم کون ہو؟ اس نے جواب میں کہا: میں جابر بن عبداللہ ہوں' مسلمہ بن مخلد کہتے ہیں: میں نے جھانک کر اس کی طرف دیکھا' پھر دریافت کیا: میں نیچے آؤں' یا اوپر آتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: نہ آپ نیچے آئیں اور نہ میں اوپر آؤں گا۔ میں ایک حدیث کے حوالے سے آیا ہوں' جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور وہ مسلمان کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے' تو میں نے بتایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے' گویا وہ زندہ گاڑی ہوئی لڑکی کو زندگی دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط ابوسنان قسملی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3507 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ستر عَورَة اَخِیْه ستر اللّٰه عَوْرَته یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ كشف عَورَة اَخِیْه الْمُسْلِم كشف اللّٰه عَوْرَته حَتّٰی یَفْضَحهُ بهَا فِیْ بَیته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا' جو آدمی اپنے بھائی کے پردہ کا افشاء کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے پردہ کا افشا کردے گا' حتیٰ کہ اس کے گھر میں اس کی وجہ سے اسے رسوا کردے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3508 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَنَادَی بِصَوْت رفیع فَقَالَ یَا معشر من أسلم بِلِسَانِهِ وَلَمْ یفض الْاِیْمَان اِلٰی قلبه لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمین وَلَا تتبعوا عَوْرَاتهمْ فَاِنَّهُ من تتبع عَورَة اَخِیْه الْمُسْلِم تتبع اللّٰه عَوْرَته وَمَنْ تتبع اللّٰه عَوْرَته یَفْضَحهُ وَلَوْ فِیْ جَوف رَحْله وَنظر ابْن عمر اِلَی الْكَعْبَة فَقَالَ مَا أعظمك وَمَا أعظم حرمتك وَالْمُؤْمِن أعظم حُرْمَة عِنْد اللّٰه مِنْك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْهِ یَا معشر من أسلم بِلِسَانِهِ وَلَمْ یدْخل الْاِیْمَان قلبه لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمین وَلَا تُعَیِّرُوهُمْ وَلَا تَطْلُبُوا عثراتهم الحَدِیْث

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے' بلند آواز سے آپ نے فرمایا: اے وہ جماعت! جو اپنی زبان سے تم نے قبول اسلام کرلیا ہے' مگر ابھی تک ان کا ایمان ان کے دل تک نہیں پہنچا۔ تم لوگ مسلمانوں کو تکلیف مت دو' ان کے خفیہ معاملات کے بارے میں مت سوچو' اس لیے جو آدمی اپنے بھائی کے خفیہ

www.waseemziyai.com

معاملات میں جستجو کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے خفیہ معاملات کو نمایاں کر دے گا' اسے ذلت کا شکار کر دے گا' خواہ وہ اپنے پالان میں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ کی طرف دیکھ کر کہا: تم کتنے عظیم تر ہو' تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے' مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی حرمت تم سے بہت زیادہ ہے۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے اس میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ اے وہ جماعت! جو اپنی زبان سے مسلمان ہوگئی ہے' مگر ایمان ان کے دل میں نہیں اترا' تم مسلمانوں کو تکلیف مت دو' انہیں عار مت دلاؤ اور ان کے خفیہ معاملات میں غور مت کرو..... الحدیث۔

3509 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا معشر من آمن بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یدْخل الْاِیْمَان قلبہ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمین وَلَا تتبعوا عَوْرَاتھمْ فَاِنَّہٗ من اتبع عَوْرَاتھمْ تتبع اللّٰہ عَوْرَتہ وَمَنْ تتبع اللّٰہ عَوْرَتہ یَفْضَحہُ فِیْ بَیتہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد عَنْ سَعِیْدِ بن عبد اللّٰہ بن جریج عَنہُ

وَرَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ من حَدِیْثِ الْبَراء

❀ — حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جماعت! جو اپنی زبان سے ایمان لے آئی ہے' مگر ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا' تم لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو' ان کے خفیہ معاملات میں غور و خوض مت کرو۔ اس لیے جو آدمی ان کے پوشیدہ معاملات میں جستجو کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کا افشاء کر دے گا' جس آدمی کے خفیہ معاملات کو اللہ تعالیٰ افشا کرے گا' وہ اپنے گھر میں موجود بھی ذلت کا شکار ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سعید بن عبداللہ بن جریج کے حوالے سے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

3510 - وَعَن مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّكَ اِن اتبعت عورات الْمُسْلِمین أفسدتھم اَوْ کدت تفسدھم

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم مسلمانوں کے خفیہ معاملات میں جستجو کرو گے' تم انہیں خرابی میں مبتلا کرو گے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم انہیں بربادی کے پاس لے جاؤ گے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3511 - وَعَن شُرَیْح بن عبید عَن جُبَیر بن نفیر وَکثیر بن مرّۃ وَعَمْرو بن الْأسود والمقدام بن

www.waseemziyai.com

معدیکرب وَاَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْاَمِیْر اِذا ابْتغی الرِّیبَة فِی النَّاس أفسدهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیْل بن عَیَّاش

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِیْم جُبَیر بن نفیر أدْرك النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعْدُوْد فِی التَّابِعین وَكثیر بن مرّة نَص الْاَئِمَّة علی اَنَّهٗ تَابِعِیّ وَذكره عَبْدَانِ فِی الصَّحَابَة وَعَمْرو بن الْاسود عنسی حمصی أدْرك الْجَاهِلِیَّة وروی عَن عمر بن الْخطاب ومعاذ وَابْن مَسْعُوْد وَغَیْرِهم

❀ — شریح بن عبید نے جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود، مقداد بن معدیکرب اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کوئی حکمران لوگوں سے مشکوک چیز تلاش کرنے کی جستجو کرتا ہے، تو وہ انہیں برباد کردیتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ نے خواہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد ہمایوں پایا ہے، مگر اس کا تابعین میں شمار ہوتا ہے۔ کثیر بن مرہ کے حوالے سے آئمہ نے تصریح کی ہے کہ وہ بھی تابعی ہیں، مگر عبدان ان کو صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ عمرو بن اسود عنسی کو زمانہ جاہلیت نصیب ہوا مگر انہوں نے حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنْ مَوَاقِعَة الْحُدُوْدِ وَانْتِهَاكِ الْمَحَارِمِ

باب: حدود کے جرائم کے ارتکاب اور حرام امور میں مبتلا ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3512 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنا آخذ بِحُجزِكُمْ اَقُوْل اِیَّاكُمْ وجهنم اِیَّاكُمْ وَالْحُدُوْد اِیَّاكُمْ وجهنم اِیَّاكُمْ وَالْحُدُوْد اِیَّاكُمْ وجهنم اِیَّاكُمْ وَالْحُدُوْد ثَلَاث مَرَّات فَاِذَا اَنا مت ترکتكم وَاَنا فَرَطكُمْ عَلَی الْحَوْض فَمَنْ ورد اَفْلح

الحَدِیْثِ رَوَاهُ من رِوَایَةِ لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں تمہارے تہبند کے دامن سے پکڑتا ہوں، میں تمہیں کہتا ہوں تم بچو، تم جہنم سے بچنے کی کوشش کرو، تم قابل حدود جرائم کا ارتکاب کرنے سے بچو، تم جہنم سے بچو، تم قابل حدود جرائم کا ارتکاب کرنے سے بچو، یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمائی، جب میں اپنے انتقال کے بعد تمہیں چھوڑ جاؤں گا، میں حوض پر تمہارے انتظار میں موجود ہوں گا، جو آدمی وہاں پہنچے گا، وہ کامیاب ہوگا۔

www.waseemziyai.com

انہوں نے یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3513 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یغار وغیرة اللّٰه اَن یَاْتِی الْمُؤْمِن مَا حرم اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اظہار غصہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس بات پر غصہ آتا ہے کہ کوئی مسلمان اس بات کا مرتکب ہو جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3514 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لأعلمن اَقْوَامًا من أمتِیْ یاْتونَ یَوْم الْقِیَامَة بأعمال اَمْثَال جبال تهَامَة بَیْضَاء فیجعلها اللّٰه هباء منثورا

قَالَ ثَوْبَان یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صفهم لنا حلهم لنا لَا نَكُون مِنْهُم وَنَحْنُ لَا نعلم قَالَ أما اِنَّهُم اِخْوَانكُمْ وَمَن جلدتكم وَیَاْخُذُونَ من اللَّیْل كَمَا تأخذون وَلٰكِنَّهُمْ قوم اِذا خلوا بمحارم اللّٰه انتهكوها

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میں اپنی امت کے کچھ لوگوں کے بارے میں جانتا ہوں وہ قیامت کے دن تہامہ کے سفید پہاڑ کی مثل اپنے اعمال لے کر پیش ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ انہیں حقیر و بے حیثیت بنا دے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کی علامات ہمارے سامنے بیان فرمائیں تاکہ ہم ان لوگوں میں شمار نہ ہوں اس لیے ہمیں اس بارے میں علم نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی تمہارے بھائی ہوں گے تمہاری مثل ہوں گے وہ رات سے ایسی چیز حاصل کریں گے جو تم ہرگز حاصل نہیں کر سکتے وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جب انہیں تنہائی کا موقع میسر آئے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے محارم کو پامال کریں گے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3515 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الطابع معلقَة بقائمة عرش اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا انتهكت الْحُرْمَة وَعمل بِالْمَعَاصِی واجترىء على اللّٰه بعث اللّٰه الطابع فیطبع على قلبه فَلَا یعقل بَعْدَ ذٰلِكَ شَیْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مہر ثبت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے عرش عظیم کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی حرمت کو جب پامال کیا جاتا ہے معصیت کا ارتکاب کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے (احکام کے) خلاف جرأت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے وہ انسان کے دل پر مہر لگاتا ہے اس کے بعد انسان

www.waseemziyai.com

کا شعور باقی نہیں رہتا۔

امام بزار اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی اور روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔

3516 - وَعَن النواس بن سمعان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ ضرب مثلا صراطا مُسْتَقِیْمًا علی کنفی الصِّرَاط داران لَھما اَبْوَاب مفتحة علی الْاَبْوَاب ستور وداع یَدْعُو فَوْقه وَاللّٰہ یَدْعُو اِلٰی دَار السَّلَام وَیھْدِی من یَشَاء اِلٰی صِرَاط مُسْتَقِیْم (یُونُس 52)

والأبواب الَّتِیْ علی کنفی الصِّرَاط حُدُوْد اللّٰہ فَلَا یقع اَحَد فِیْ حُدُوْد اللّٰہ حَتّٰی یکْشف السّتْر وَالدَّاعِی یَدْعُو من فَوْقه واعظ ربه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ بَقِیَّة عَن بجیر بن سعد وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

کنفا الصِّرَاط بالنُّوْن جانباہ

❀ — حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ''صراط مستقیم'' کی مثال بیان کی ہے' اس پل کے دونوں کناروں پر دو گھر موجود ہیں' جن کے مختلف دروازے ہیں' جو کھلے ہوئے ہیں' ان پر پردے موجود ہیں۔ بلانے والا ایک اوپر کی طرف سے بلاتا ہے' اللہ تعالیٰ سلامتی والے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے' پل کے دونوں اطراف میں' جو دروازے ہیں' وہ کھلے ہوئے ہیں۔ وہ (حقیقت میں) اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی کا ارتکاب کرتا ہے' تو وہ اس پردے کو ہٹا دیتا ہے' جو اوپر موجود ہے' وہ پکار کر کہتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی جانب نصیحت و وعظ کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بقیہ کے حوالے سے بجیر بن سعد سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''کنفا الصراط'' میں 'ن' اور 'ر' سے مراد اس کے دونوں کنارے ہیں۔

3517 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ضرب اللّٰہ مثلا صراطا مُسْتَقِیْمًا وَعَن جنبتی الصِّرَاط سوران فِیْھِمَا اَبْوَاب مفتحة وَعَلَی الْاَبْوَاب ستور مرخاة وَعند رَأس الصِّرَاط یَقُوْلُ اسْتَقِیْمُوْا علی الصِّرَاط وَلَا تعوجوا وَفَوق ذٰلِكَ دَاع یَدْعُو کلما ھم عبد اَن یفتح شَیْئًا من تِلْكَ الْاَبْوَاب قَالَ وَیحك لَا تفتحه فَاِنَّك اِن تفتحه تلجه ثُمَّ فسره فَاَخْبر اَن الصِّرَاط ھُوَ الْاِسْلَام وَاَن الْاَبْوَاب المفتحة محارم اللّٰہ وَاَن الستور المرخاة حُدُوْد اللّٰہ والداعی علی رَأس الصِّرَاط ھُوَ الْقُرْآن والداعی من فَوْقه ھُوَ واعظ اللّٰہ فِیْ قلب کل مُؤْمِن

ذکرہ رزین وَلَمْ أرہ فِیْ اُصُوْلہ اِنَّمَا رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار مُخْتَصِرًا بغَیْر ھٰذَا اللَّفْظ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم کی مثال بیان کرتا ہے کہ اس پل کی دونوں طرف میں دو دیواریں موجود ہیں' جن میں ایسے دروازے ہیں' جو کھلے ہوئے ہیں' ان دروازوں پر

www.waseemziyai.com

پردے لٹک رہے ہیں' پل کے کنارے میں ایک آدمی یہ کہہ رہا ہے کہ اس سے گزرتے وقت درست رہو' ٹیڑھے مت ہوں' اس پر ایک آدمی دعوت دینے والا موجود ہے' جو پکار رہا ہے' جو آدمی ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے' وہ یوں کہتا ہے: تیری تباہی ہو' اسے مت کھول' اس لیے کہ اگر تم نے اسے کھول لیا' تو تم اس میں داخل ہو جاؤ گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت میں فرمایا: راستہ سے مراد اسلام ہے' کھلے ہوئے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء ہیں' ان پر ڈالے گئے پردوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ پل کے کنارے میں دعوت دینے والے سے مراد قرآن کریم ہے' اوپر کی طرف سے دعوت دینے والا سے مراد وہ مومن ہے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعظ و تلقین کرتا ہے۔

رزین نے یہ روایت نقل کی ہے' میں نے ان کے اصول میں اسے ملاحظہ نہیں کیا۔ امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے مختلف الفاظ میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔

3518 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من یَاْخُذ منی هٰذِهِ الْکَلِمَات فَیعْمل بِهن اَوْ یعلم من یعْمل بِهن فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة قلت اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخذ بیَدی وعد خمْسا قَالَ اتَّقِ الْمَحَارِم تکن أعبد النَّاس وَارْضَ بِمَا قسم اللّٰه لَك تکن أغْنی النَّاس وَأحسن اِلٰی جَارك تکن مُؤْمِنا وَاَحَبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تکن مُسْلِما وَلَا تکْثر الضحك فَاِن کَثْرَة الضحك تمیت الْقلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ جَعْفَر بن سُلَیْمَان وَالْحسن لم یسمع من اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیْرهمَا من حَدِیْثِ وَاثِلَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَتقدم فِیْ هٰذَا الْکتاب اَحَادِیْث کَثِیْرَة جدا فِیْ فضل التَّقْوٰی وَیَاْتِیْ اَحَادِیْث أخر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کون سا آدمی ہے' جو مجھ سے سیکھ کر ان پر عمل کرے گا' پھر اس کی اسے تعلیم بھی دے گا' جو اس پر عمل پیرا بھی ہوگا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس طرح کروں گا' آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ اشیاء شمار کروائیں۔ آپ نے فرمایا: تم حرام اشیاء سے احتراز کرو' تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے' اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں عنایت کیا ہے' اس پر خاموش رہو' تو تم سب سے زیادہ بے نیاز بن جاؤ گے' اپنے ہمسائے سے حسن سلوک کرو' تو تم مومن بن جاؤ گے' تم لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو' جو اپنے لیے پسند کرتے ہو' تو تم مسلمان بن جاؤ گے اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو' اس لیے زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم صرف اسے جعفر بن سلیمان کے حوالے سے جانتے ہیں۔ حسن نامی راوی کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے یہ روایت حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ پرہیز گاری کی فضیلت کے حوالے سے اسی کتاب میں بہت سی احادیث گزر چکی ہیں۔ بہت جلد دوسری روایات بھی آئیں گی۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ الْمُدَاھَنَةِ فِیْھَا

باب: حدود کے قائم کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات اس میں کوتاہی برتنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3519 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لحد یُقَام فِی الْاَرْض خیر لاَھْلِ الْاَرْض من اَن یمطروا ثَلَاثِیْنَ صباحا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین میں ایک حد قائم ہونا' اہل زمین کے لیے اس چیز سے زیادہ بہتر ہے کہ اس میں تیس دن تک باران رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

3520 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِقَامَة حد فِی الْاَرْض خیر لاَھْلھَا من اَن یمطروا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ ھٰکَذَا مَرْفُوْعا وموقوفا وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حد یعْمل بِهٖ فِی الْاَرْض خیر لاَھْلِ الْاَرْض من اَن یمطروا اَرْبَعِیْنَ صباحا

وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقَامَة حد بِاَرْض خیر لاَھْلھَا من مطر اَرْبَعِیْنَ صباحا

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: زمین میں ایک حد قائم ہونا' اہل زمین کے لیے چالیس دن کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع اور موقوف نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین میں ایک حد نافذ کرنا' اہل زمین کے لیے چالیس دن کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین میں ایک حد جاری کرنا' اہل زمین کے لیے چالیس دن کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

3521 - وروی ابْن مَاجَه اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَة حد من حُدُوْد اللّٰه خیر من مطر اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة فِیْ بِلَاد الله

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کا جاری کرنا' اللہ تعالیٰ کے شہروں میں چالیس دن تک بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔

www.waseemziyai.com

3522 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْم من اِمَام عَادل أفضل من عبَادَة سِتِّینَ سنة وحد یُقَام فِی الْاَرْض بِحقِّهِ أزكى فِیهَا من مطر اَرْبَعِیْنَ عَاما

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَھُوَ غَرِیْبٌ بِھٰذَا اللَّفْظ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدل پسند حکمران کا ایک دن' ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ زمین میں ایک حد جاری کرنا' زمین کے لیے چالیس دن کی بارش سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ ان الفاظ سے یہ روایت غریب ہے۔

3523 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أقِیمُوا حُدُود اللّٰہ فِی الْقَرِیب والبعید وَلَا تأخذكم فِی اللّٰہ لومة لائم

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن ربیعَة بن ناجد لم یرو عَنهُ اِلَّا اَبَا صَادِق فِیمَا أعلم

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قریب و بعید میں اللہ تعالیٰ کی حدود جاری کرو' اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں ہرگز اپنی گرفت میں نہ لے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم ربیعہ بن ناجد نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' میرے علم کے مطابق اس بارے میں صرف ابوصادق سے روایات منقول ہیں۔

3524 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَن قُرَیْشًا اَھَمَّھُمْ شَان المخزومیة الَّتِی سرقت فَقَالُوْا من یكلم فِیھَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالُوْا من یجتریء عَلَیْہِ اِلَّا اُسَامَة بن زید حب رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَلمهُ اُسَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُسَامَة اَتَشفع فِی حد من حُدُوْد اللّٰہ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هلك الَّذِیْنَ من قبلكُمْ اَنهم كَانُوْا اِذا سرق فیهم الشریف تَرَكُوهُ وَاِذَا سرق فیهم الضَّعِیف اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَد وَایْم اللّٰہ لَو اَن فَاطِمَة بنت مُحَمَّد سرقت لَقطعت یَدهَا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک مخزومی خاتون کے بارے میں قریش پریشانی کا شکار ہو گئے' جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا' انہوں نے اس عورت کے بارے میں سوچا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات چیت کرے گا؟ پھر انہوں نے خیال کیا کہ یہ کام صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت محبوب ہیں' جب قریش کی خواہش کے مطابق حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا' تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' مختصر خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ ان میں سے جب کوئی امتیازی حیثیت کے خاندان کا کوئی

www.waseemziyai.com

آدمی چوری کرتا تھا' تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے' جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا' تو اس پر حد جاری کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی' تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3525 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْقَائِم فِيْ حُدُوْد اللّٰه وَالْوَاقِع فِيْهَا كَمثل قوم استهاموا على سفينة فَأَصَاب بَعْضُهُمْ اَعْلاهَا وَبَعْضهمْ اَسْفلهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلهَا اِذا استقوا من المَاء مروا على من فَوْقهم فَقَالُوْا لَو اَنا خرقنا فِيْ نصيبنا خرقا وَلَمْ نؤذ من فَوْقنَا فَاِن تركوهم وَمَا اَرَادوا هَلَكُوا جَمِيْعًا وَاِن أخذُوا على اَيْديهم نَجوا ونجوا جَمِيْعًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرُهُ وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث فِي الشَّفَاعَة الْمَانِعَة من حد من حُدُوْد اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی حدود جاری کرنے والا اور اس کے مرتکب آدمی کی مثال ایسے لوگوں کی ہے' جو کسی کشتی میں سوار ہوں' پھر وہ اس کے حصے تقسیم کرلیں' بعض لوگوں کو اس کا اوپر والا حصہ مل جائے' دوسرے لوگوں کو نیچے والا ملتا ہے' نیچے والے لوگوں کو جب پانی کی ضرورت پیش آتی ہے' تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزرتے ہیں' وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم اپنے حصہ میں سوراخ کرکے پانی حاصل کرلیتے ہیں' تو ہماری تکلیف سے اوپر والے لوگ محفوظ ہوجائیں گے' اگر اوپر والے حصہ کے لوگ انہیں اپنی حالت اور ارادے پر چھوڑ دیتے ہیں' تو وہ سب ہلاک ہو جائیں گے' اگر وہ نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں' تو سب لوگ نجات حاصل کرلیں گے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں: امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش' جو رکاوٹ بن رہی ہو' کے حوالے سے روایات اس سے پہلے بھی گزر چکی ہیں۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَبَيْعِهَا وَشَرَائِهَا وَعَصْرِهَا وَحَمْلِهَا وَأَكْلِ ثَمَنِهَا وَالتَّشْدِيْد فِيْ ذٰلِكَ وَالتَّرْغِيْبُ فِيْ تَرْكِهٖ وَالتَّوْبَةُ مِنْهُ

باب: شراب نوشی' اسے فروخت کرنے' اسے خریدنے' اسے نچوڑنے' اسے اٹھوا کر لانے اور اس کی قیمت کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس میں شدت' اس کے ترک کرنے اور اس سے توبہ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3526 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِيْ الزَّانِيْ حِيْن

www.waseemziyai.com

يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يسرق السَّارِق حِيْن يسرق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يشرب الْخمر حِيْن يشْربهَا وَهُوَ مُؤْمِن

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَزَاد مُسْلِم وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد بعد قَوْلِهٖ وَلَا يشرب الْخمر حِيْن يشْربهَا وَهُوَ مُؤْمِن وَلٰكِن التَّوْبَة معروضة بعد

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: زانی حالت زنا میں مومن نہیں رہتا' چور حالت چوری میں مومن نہیں رہتا اور شرابی حالت شراب خوری میں مومن نہیں رہتا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: شرابی' حالت شراب خوری میں مومن نہیں رہتا' مگر اس کے بعد توبہ کی گنجائش ہے۔

3527 - وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيّ قَالَ لَا يَزْنِيْ الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يسرق السَّارِق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يشرب الْخمر وَهُوَ مُؤْمِن وَذكر رَابِعَة فنسيتها فَاِذَا فعل ذٰلِكَ فَقَدْ خلع ربقة الْاِسْلَام من عُنُقه فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ

❀—امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: زانی دوران زنا مومن نہیں رہتا' چور دوران چوری مومن نہیں رہتا' شرابی دوران شراب نوشی مومن نہیں رہتا' راوی نے ایک چوتھی چیز بھی بیان کی ہے' جو میں بھول گیا ہوں۔ جب آدمی ایسا کرتا ہے' وہ اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکتا ہے۔ البتہ توبہ کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

3528 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن اللّٰه الْخمر وشاربها وساقيها ومبتاعها وبائعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَاد وآكل ثمنهَا

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شراب نوش کرنے والے' اسے نوش کرانے والے' اسے خریدنے والے' اسے بیچنے والے' اسے کشید کرنے والے' اسے کشید کروانے والے' اسے لاد کر لانے والے اور جس کے لیے لاد کر لائی جائے' ان سب پر لعنت کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

3529 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه حرم الْخمر وَثمنهَا وَحرم الْميتَة وَثمنهَا وَحرم الْخِنْزِيْر وثمنه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَيْرِه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: یقیناً اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے' اس نے مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے' اور اس نے خنزیر اور اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3530 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰہ الْیَھُود ثَلَاثًا اِن اللّٰہ حرم عَلَیْھِمُ الشحوم فَبَاعُوھَا فَاَکَلُوْا أثمانها اِن اللّٰہ اِذا حرم علی قوم أکل شَیْءٍ حرم عَلَیْھِمْ ثمنه

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے' آپ نے یہ بات تین بار کہی (اس کے بعد آپ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر چربی حرام قرار دی' تو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔ بیشک جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز کسی قوم پر حرام قرار دیتا ہے' تو وہ اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3531 - وَعَنِ الْمُغیرَة بن شُعْبَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بَاعَ الْخمر فلیشقص الْخَنَازِیْر

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد اَیضا

قَالَ الْخطابِیّ معنی ھٰذَا تو کید التَّحْرِیْم و التغلیظ فِیْہِ

یَقُوْلُ من اسْتحلَّ بیع الْخمر

فیستحل أکل الْخَنَازِیْر فَاِنَّھُمَا فِی الْحُرْمَة وَالْاِثْم سَوَاء فَاِذَا کنت لَا تستحل أکل لحم الْخِنْزِیْر فَلَا تستحل ثمن الْخمر انْتھی

❀ — حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب فروخت کرتا ہے' وہ خنزیر کے ٹکڑے کرتا ہے (گویا اس کا گوشت فروخت کرتا ہے)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے مراد اس کے حرام ہونے کی تاکید واضح کرنا اور اس حوالے سے اظہار شدت کرنا ہے۔ گویا آپ فرما رہے ہیں' جو آدمی شراب کو فروخت کرنا حلال خیال کرتا ہے' تو وہ خنزیر کا گوشت کھانے کو حلال قرار دیتا ہے' اس لیے حرام ہونے میں یہ دونوں چیزیں برابر ہیں۔ جب خنزیر حلال نہیں ہے' تو پھر شراب کی قیمت بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

3532 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَتَانِیْ جِبْرِیْل فَقَالَ یَا مُحَمَّد اِن اللّٰہ لعن الْخمر وعاصرها ومعتصرها وشاربها والمحمولة اِلَیْہِ وبائعها ومبتاعها وساقیها ومسقاها

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبریل میرے ہاں آئے' انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً اللہ تعالیٰ شراب پر' اس کے تیار کرنے والے پر' اس کے تیار کرانے والے پر' جس کے لیے اسے لاد کر لایا جائے' اس کے فروخت کرنے والے پر' اس کے خریدنے والے' اس کے نوش کرانے والے پر اور اس کے نوش کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

3533 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یبیت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة علی طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فیصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِیْر ولیصیبهم خسف وَقذف حَتّٰی یصبح النَّاس فَیَقُوْلُوْنَ خسف اللَّیْلَة ببنی فَلان وَخسف اللَّیْلَة بدار فَلان خَواص ولترسلن عَلَیْهِمْ حِجَارَة مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أرْسلت علی قوم لوط علی قبائل فِیْهَا وَعَلٰی دور ولترسلن عَلَیْهِمُ الرِّیح الْعَقِیْم الَّتِیْ اَهْلكت عادا علی قبائل فیهاوعلی دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِیْر واتخاذهم الْقَیْنَات وأكلهم الرِّبَا وقطیعتهم الرَّحِم وخصلة نَسِیَهَا جَعْفَر

رَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصِرًا وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس امت میں ایک قوم ایسی ہوگی' جو کھاتے پیتے اور لہولعب کرتے ہوئے رات گزارے گی جبکہ صبح کے وقت انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنایا جائے گا' ان پر زمین میں دھنسنے اور پتھر مارے جانے کا عذاب نازل ہوگا' حتیٰ کہ صبح کے وقت دوسرے لوگ یہ بات کہیں گے: گزشتہ شب بنوفلاں کو زمین میں دھنسایا گیا ہے' گزشتہ شب فلاں علاقہ کے لوگوں کو زمین میں دھنسایا گیا ہے' پھر ایسے لوگوں پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی' جس طرح قوم لوط پر پتھروں کی بارش کی گئی تھی' یہ لوگ مختلف قبائل اور مختلف علاقہ جات سے تعلق رکھتے ہوں گے' ان لوگوں پر سخت ہوا بھیجی جائے گی' جس طرح کی ہوا نے قوم عاد کو ہلاکت کا نشانہ بنایا تھا' ان لوگوں کا تعلق مختلف قبائل اور مختلف علاقہ جات سے ہوگا' اس کا سبب یہ ہوگا کہ وہ لوگ شراب نوشی کرتے ہوں گے' ریشم کو اپنے استعمال میں لاتے ہوں گے' گانے والی عورتیں اپنے پاس رکھتے ہوں گے' سود کھاتے ہوں گے اور قطع رحمی کرتے ہوں گے۔ جعفر نامی راوی ان کی ایک علامت کو بھول گئے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام ابن ابو دنیا اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

3534 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا فعلت أمتِیْ خمس عشرَة خصْلَة حل بهَا الْبَلَاء

www.waseemziyai.com

قیل مَا ھن یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذا کَانَ الْمغنم دولا وَالْاَمَانَۃ مغنما وَالزَّکَاۃ مغرما وأطاع الرجل زَوجته وعق أمه وبر صديقه وجفا اَبَاہُ وَارْتَفَعت الْاَصْوَات فِی الْمَسَاجِد وَکَانَ زعیم الْقَوْم أرذلهم وَأکْرم الرجل مَخَافَة شَره وشربت الْخُمُور وَلبس الْحَرِیْر واتخذت الْقَیْنَات وَالْمَعَازِف وَلعن آخر ھٰذِہِ الْاُمة اَولھَا فلیرتقبوا عِنْد ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَاء اَوْ خسفا ومسخا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀—حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت پندرہ امور انجام دے گی' تو اس پر عذاب نازل ہوگا' دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! وہ امور کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غنیمت کو دولت سمجھا جائے گا' امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا' زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا' شوہر اپنی بیوی کے تابع فرمان ہوگا' آدمی اپنی ماں کا نافرمان ہوگا' اپنے دوست سے نیکی کرے گا' اپنے باپ پر ظلم کرے گا' مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی' لوگوں کا رئیس ذلیل ترین آدمی ہوگا' آدمی کی عزت اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کی جائے گی۔ شراب نوشی کی جائے گی' ریشم استعمال میں لایا جائے گا' گانے والی عورتیں رکھی جائیں گی' آلات موسیقی موجود ہوں گے' اس امت کے بعد والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے' تو ایسے موقع پر ان لوگوں کو سرخ تیز ہوا' یا زمین میں دھنسائے جانے' مسخ کیے جانے کے لیے منتظر رہنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

3535 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من زنی اَوْ شرب الْخمر نزع اللّٰہ مِنْہُ الْاِیْمَان کَمَا یخلع الْاِنْسَان الْقَمِیص من رَأسه

رَوَاہُ الْحَاکِم

وَتقدم فِیْ بَاب الْحمام حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الآخر فَلَا یشرب الْخمر

من کَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یجلس علی مائدة یشرب عَلَیْھَا الْخمر الحَدِیْثُ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی زنا کا مرتکب ہوتا ہے' یا شراب نوشی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایمان کو اس سے جدا کر دیتا ہے' جس طرح انسان اپنے سر کی طرف سے اپنا کرتا اتارتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت اس سے قبل حمام سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وساطت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گزر چکا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ شراب نوشی ہرگز نہ کرے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ کسی ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے جس پر شراب نوشی کی جارہی ہو.....

الحدیث

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3536 - وَرُوِیَ عَن خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ اِیاك وَالْخمر فَاِنَّھَا تفرع الْخَطَایَا کَمَا اَن شَجَرھَا یفرع الشّجر

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَادہ من ترك

❀—حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم لوگ شراب نوشی سے بچو! اس لیے کہ اس طرح گناہوں کو پھیلاتی ہے' جس طرح ایک درخت دوسرے درخت کی پیدائش کا باعث بنتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی ایک راوی بھی متروک نہیں ہے۔

3537 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل مُسکر خمر وکل مُسکر حرَام وَمَنْ شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یدمنھا لم یشربھَا فِی الْاٰخِرَۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالْبَیْھَقِیّ وَلَفْظُہٗ فِیْ اِحْدَی روایاته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا وَلَمْ یتب لم یشربھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِن دخل الْجنَّۃ

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے' ہر خمر حرام ہے۔ جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرے گا' وہ مرنے کے بعد آخرت میں اس (شراب طہور) سے محروم رہے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرتا ہے' اور وہ اس سے توبہ نہ کرے' وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا' خواہ وہ جنت میں داخل بھی ہو جائے گا۔

3538 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لمُسْلِم قَالَ من شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لم یتب مِنْھَا حرمھَا فِی الْاٰخِرَۃ

قَالَ الْخطابِیّ ثُمَّ الْبَغوِیّ فِیْ شرح السّنۃ وَفِیْ قَوْلِہٖ حرمھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَعِید بِاَنَّہٗ لَا یدْخل الْجَنَّۃ لِاَن شراب اَھْلِ الْجنَّۃ خمر اِلَّا انھم لَا یصدعون عَنْھَا وَلَا ینزفون وَمَنْ دخل الْجَنَّۃ لَا یحرم شرابھا انْتھی

❀—امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرتا ہے' پھر وہ اس سے توبہ بھی نہیں کرتا' وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

علامہ خطابی اور علامہ بغوی رحمہما اللہ تعالیٰ نے شرح ''السنہ'' میں یہ نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا'' ایسے آدمی کے لیے یہ وعید ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' اس لیے اہل جنت کا مشروب ''خمر'' ہوگا' ان سے اسے الگ نہیں رکھا جائے گا' انہیں اس سے دور نہیں رکھا جائے گا۔ جو آدمی جنت میں داخل ہوگا' وہ وہاں کے مشروب سے بھی محروم نہیں ہوگا۔ یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

www.waseemziyai.com

3539 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃٌ لَا یدْخلُوْنَ الْجَنَّۃ مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ وَمَنْ مَاتَ مدمن الْخمر سقَاهُ اللّٰہ جلّ وَعلا من نهر الغوطة

قیل وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر یجْرِی من فروج المومسات یُؤْذِیْ اَهْلَ النَّارِ ریح فروجهم

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلٰی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَصَححهُ فِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ حبَان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یدْخل الْجَنَّۃ مدمن خمر وَلَا مُؤْمِن بِسحر وَلَا قَاطع رحم

المومسات هن الزانیات

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: شراب نوشی کا عادی' رشتہ داروں کے حقوق نظر انداز کرنے والا' جادو کی تائید کرنے والا' شراب نوشی کرتے ہوئے مرجانے والا' اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پلائے گا' دریافت کیا گیا: نہر غوطہ سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی نہر ہوگی' جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں کی نجاست سے بھری ہوئی ہوگی اور اس کی بدبو اہل جہنم کو بھی تکلیف میں مبتلا کردے گی۔

امام احمد' امام ابویعلی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باقاعدگی سے شراب نوشی کرنے والا آدمی' جادو پر یقین رکھنے والا شخص اور رشتہ داروں کے حقوق نظر انداز کرنے والا آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

متن میں مذکور لفظ ''المومسات'' کا مطلب ہے: زنا کا ارتکاب کرنے والی عورتیں۔

3540 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على اللّٰہ اَن لَا یدخلهم الْجَنَّۃ

وَلَا یذیقهم نعیمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْیَتِیْم بِغَیْر حق والعاق لوَالِدیهِ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْهِ اِبْرَاهِیْمَ بن خثیم بن عراك وَهُوَ مَتْرُوك

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے کہ چار قسم کے لوگوں کو جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں سے محروم رکھے: شراب نوشی کا عادی' سود خور آدمی' یتیم کا ناحق مال کھانے والا اور اپنے والدین کا نافرمان۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ م نے کہا: اس روایت کی سند میں ابراہیم بن خثیم بن عراک نامی راوی متروک ہے۔

www.waseemziyai.com

3541 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج حَائِط الْقُدس مدمن خمر وَلَا الْعَاق وَلَا المنان عَطَاءٍ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عَلِيّ بن زيد وَالْبَزَّار اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لَا يلج جنان الفردوس

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باغ قدس (جنت) میں شراب نوشی کا عادی' والدین کا نافرمان اور نیکی کے بعد احسان جتانے والا یہ سب داخل نہیں ہوں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: (یہ سب) فردوس کے باغات میں داخل نہیں ہوں گے۔

3542 - وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدر قَالَ حدثت عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدمن الْخمر اِن مَاتَ لَقِی اللّٰه كعابد وثن

رَوَاهُ اَحْمد هٰكَذَا وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَعِيْدِ بن جُبَير

❀—ابن منکدر کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مجھے یہ روایت موصول ہوئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب نوشی کا عادی' جب مرجائے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا' تو وہ بت پرستی کرنے والے کی مثل ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3543 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اللّٰه مدمن خمر لقِيَه كعابد وثن

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب نوشی کا عادی ہوگا' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا' تو وہ اس کی بارگاہ میں بت پرستی کرنے والے کی مثل ہوگا۔

3544 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شربت الْخمر اَوْ عبدت هٰذِهِ السارية دون الله

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀—حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں شراب نوشی کروں' یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس ستون کی عبادت کروں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3545 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجَنَّة

www.waseemziyai.com

مدمن خمر وَلَا عَاق وَلَا منان

قَالَ ابْن عَبَّاس فشق ذٰلِكَ عَلىّ لِاَن الْمُؤْمِنِيْنَ يصيبون ذنوبا حَتّٰى وجدت ذٰلِكَ فِىْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِى الْعَاق فَهَلْ عسيتم اِن توليتم اَن تفسدوا فِى الْاَرْض وتقطعوا اَرْحَامكُمْ (مُحَمَّد) وَفِى المنان لَا تُبْطِلُوْا صَدقَاتكُمْ بالمن والأذى (الْبَقَرَة) الْاٰيَة وَفِى الْخمر اِنَّمَا الْخمر وَالْميسر والأنصاب

والأزلام رِجْس من عمل الشَّيْطَان (الْمَائِدَة) الْاٰيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن عتاب بن بشير لَا أرَاهُ سمع من مُجَاهد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلسل شراب نوشی کرنے والا' جنت میں داخل نہیں ہوگا (والدین کا) نافرمان اور احسان جتانے والا (یہ سب لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: یہ چیز مجھ پر بہت گراں گزری ہے کہ اہل ایمان سے بھی گناہ ہو جاتے ہیں' یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں والدین کی نافرمانی کے حوالے سے یہ آیت دیکھی ہے' تو عنقریب تمہیں حکومت مل جائے' تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور رشتہ داری کے حقوق کو نظر انداز کرو گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' پھر احسان جتانے کے حوالے سے یہ آیت مذکور ہے: تم احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر اپنے صدقات کو ضائع مت کرو۔

نیز شراب نوشی کی مذمت و وعید کے حوالے سے یہ آیت موجود ہے: بیشک شراب' جوا' بت اور پانسے کے تیر نجس ہیں اور شیطانی عمل کا حصہ ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم عتاب بن بشیر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔ اس حوالے سے میرا خیال یہ ہے کہ اس کا مجاہد سے سماع ثابت نہیں ہے۔

3546 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حرم اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّة مدمن الْخمر والعاق

والديوث الَّذِىْ يقر فِىْ اَهله الْخبث

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِىّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام قرار دی ہے: شراب نوشی کا عادی' والدین کا نافرمان اور دیوث (یعنی وہ آدمی جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کے تعلقات کی راہ ہموار کرتا ہو) اور جو اپنی بیوی کے ساتھ خباثت (زنا) روا رکھتا ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام نسائی' امام بزار اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

3547 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یراح ریح الْجَنَّة من مسیرَة خَمْسمِائَة عَام وَلَا یجد رِیْحهَا منان بِعَمَلِهٖ وَلَا عَاق وَلَا مدمن خمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے محسوس کی جاتی ہے' مگر نیکی کا احسان جتانے والا آدمی' والدین کا نافرمان اور مسلسل شراب نوشی کرنے والا' یہ سب لوگ اس کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3548 - وَعَن عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا یدْخلُوْنَ الْجَنَّة اَبَدًا الدیوث والرجلة من النِّسَاء ومدمن الْخمر قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أما مدمن الْخمر فَقَدْ عَرفْنَاهُ فَمَا الدیوث قَالَ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ من دخل علی اَهله

قُلْنَا فَمَا الرجلة من النِّسَاء قَالَ الَّتِیْ تشبه بِالرِّجَالِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته لَا أَعْلَمُ فیهم مجروحا وشواهده كَثِیْرَة

❀—حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: دیوث' مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت' مسلسل شراب نوشی کرنے والا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جہاں تک مسلسل شراب نوشی کرنے والے کا تعلق ہے' ہم اس سے واقف ہیں' مگر دیوث کسے کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کے پاس کون آیا ہے' ہم نے عرض کیا: عورتوں میں ''رجلہ'' کسے کہا جاتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ خاتون ہے' جو مردوں کے ساتھ مشابہت کو پسند کرتی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے بعد راویوں میں سے کسی ایک کے بھی مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے' اور روایت کے شواہد کثیر ہیں۔

3549 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجتنبوا الْخمر فَاِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ شراب پینے سے پرہیز کرو' اس لیے یہ ہر برائی کی چابی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3550 - وَعَنْ حُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخمر جماع

www.waseemziyai.com

الْاِثْم وَالنِّسَاء حبائل الشَّيْطَان وَحب الدُّنْيَا رَأس كل خَطِيئَة

ذكره رزين وَلَمْ أره فِي شَيْءٍ من أُصُوله

❀—حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: شراب نوشی گناہوں کی جامع ہے' عورتیں شیطان کا جال ہیں اور دنیا سے محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

امام رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر میں نے ان کے اصول میں کہیں ملاحظہ نہیں کیا۔

3551 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِن قطعت وَإِن حرقت وَلَا تترك صَلَاة مَكْتُوبَة مُتَعَمدا فَمَنْ تركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَلَا تشرب الْخمر فَإِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن شهر بن حَوْشَب عَن أم الدَّرْدَاءِ عَنهُ

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: میرے خلیل (مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے ترغیب دی تھی کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا' خواہ تمہارے ٹکڑے بھی کر دیے جائیں' خواہ تمہیں نذر آتش کر دیا جائے' تم عمداً کوئی فرض نماز ترک مت کرنا' اس لیے جو آدمی عمداً ایک نماز ترک کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے ختم ہو جاتا ہے' تم شراب ہرگز نہ پینا' اس لیے یہ تمام برائیوں کی چابی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کی وساطت سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3552 - وَعَن سَالم بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِيْهِ اَن اَبَا بكر وَعمر وناسا جَلَسُوا بعد وَفَاة النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرُوا أعظم الْكَبَائِر فَلَمْ يكن عِنْدهم فِيهَا علم فأرسلوني إِلَى عبد اللّٰه بن عَمْرو أسأله فَاَخْبرنِیْ اَن أعظم الْكَبَائِر شرب الْخمر فأتيتهم فَاَخْبَرتهمْ فَاَكْثرُوا ذٰلِكَ ووثبوا اِلَيْهِ جَمِيْعًا حَتّٰى اَتَوْهُ فِیْ دَارِه فَاَخْبرهُم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن ملكا من مُلُوك بنی اِسْرَائِيل اَخذ رَجُلًا فخيره بَيْن اَن يشرب الْخمر اَوْ يقتل نفسا اَوْ يَزْنِیْ اَوْ يَاْكُل لحم خِنْزِيْر اَوْ يقتلوه فَاخْتَارَ الْخمر وَاِنَّهٗ لما شرب الْخمر لم يمْتَنع من شَيْءٍ أرادوه مِنْهُ وَإِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد يشْربهَا فَتقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة وَلَا يَمُوْت وَفِیْ مثانته مِنْهُ شَيْءٍ اِلَّا حرمت بهَا عَلَيْهِ الْجَنَّة فَإِن مَاتَ فِیْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة مَاتَ ميتَة جَاهِلِيَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀—سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے' وہ سب سے بڑے گناہ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ اس بارے میں ان میں سے کسی کو علم نہیں تھا' انہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیجا

www.waseemziyai.com

تا کہ میں اس سلسلہ میں ان سے سوال کروں' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: سب سے بڑا گناہ شراب نوشی ہے' پھر میں ان صحابہ کرام کی خدمت میں واپس حاضر ہوا' اس سلسلہ میں ان سے عرض کیا' تو وہ لوگ یہ جواب سن کر بہت حیران ہوئے' وہ سب لوگ جمع ہو کر ان کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئے' حتیٰ کہ وہ ان کے گھر پہنچ گئے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک حکمران نے ایک آدمی کو پکڑا' اسے اختیار دیا وہ شراب نوشی کرے' یا کسی کو قتل کر ڈالے' یا وہ زنا کا ارتکاب کرے' یا وہ خنزیر کا گوشت کھائے' بصورت دیگر سلطان وقت اسے قتل کروا دے گا۔ اس نے شراب نوشی کی' پھر اس نے تمام امور کا ارتکاب کر لیا (یعنی مذکورہ سب گناہ کر لیے) پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب نوشی کرتا ہے' چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی' اگر وہ ایسی حالت میں مر جائے' تو اس کے مثانہ میں شراب سے جو چیز موجود ہوگی' تو اس سبب سے جنت اس پر حرام ہوگی اور اگر وہ چالیس دن کے دوران مر جائے گا' تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3553 - وَعَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اجتنبوا أم الْخَبَائِث فَإِنَّهُ كَانَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ يتعبد ويعتزل النَّاس فعلقته امْرَاَة فَأرْسلت اِلَيْهِ خَادِمًا اِنَّا ندعوك لشهادة فَدخل فطفقت كلما يدْخل بَابا أغلقته دونه حَتّٰى اِذا أفْضى اِلٰى امْرَاَة وضيئة جالسة وَعِنْدَهَا غُلَام وباطية فِيْهَا خمر فَقَالَتْ اِنَّا لم نَدعك لشهادة وَلٰكِن دعوتك لقتل هٰذَا الْغُلَام اَوْ تقع عَلَيّ اَوْ تشرب كأسا من الْخمر فَإِن اَبيت صحت بك وفضحتك

قَالَ فَلَمَّا رأى اَنَّهُ لَا بُد لَهُ من ذٰلِكَ قَالَ اسقيني كأسا من الْخمر فسقته كأسا من الْخمر فَقَالَ زيدِيني فَلَمْ تزل حَتّٰى وَقع عَلَيْهَا وَقتل النَّفس فَاجْتَنبُوا الْخمر فَإِنَّهُ وَاللّٰه لَا يجْتَمع اِيْمَان وادمان الْخمر فِيْ صدر رجل اَبَدًا وليوشكن اَحَدهُمَا يخرج صَاحبه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا مثله وموقوفا وَذكر اَنَّهُ الْمَحْفُوْظ

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم تمام گناہوں کی جڑ سے پرہیز کرو' اس لیے تم سے پہلے زمانہ میں ایک عابد تھا' جو لوگوں سے الگ رہتا تھا' ایک خاتون نے اسے گمراہ کرنے کی کوشش کی' اس نے اپنے نوکر کو روانہ کیا اور کہا: ہم آپ کو ایک گواہی کے حوالے سے طلب کرتے ہیں' جب وہ آیا گھر میں داخل ہوا' تو فوراً اس کے پیچھے دروازہ بند کر دیا گیا' حتیٰ کہ وہ ایک خوبصورت خاتون کے قریب پہنچ گیا' جو ایک مقام پر بیٹھی ہوئی تھی' اس کے ہاں ایک لڑکا بھی موجود تھا' ایک پیالہ میں شراب پڑی ہوئی تھی۔ اس عورت نے کہا: ہم نے کسی گواہی کے حوالے سے تمہیں طلب نہیں کیا بلکہ میں نے اس لیے تمہیں طلب کیا ہے کہ تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو' یا میرے ساتھ زنا کا ارتکاب کرو' یا شراب نوشی کرو! اگر تم نے میرا

www.waseemziyai.com

مطالبہ نہ مانا' تو میں شور مچا کر تمہیں ذلیل کردوں گی' جب عابد نے محسوس کیا کہ اب کوئی چارہ باقی نہیں رہا' اس نے کہا تم مجھے شراب دو؟ تو اس عورت نے اسے شراب کا پیالہ پیش کر دیا' اس نے مزید شراب کا مطالبہ کیا' وہ عورت اسے مسلسل شراب پلاتی رہی حتیٰ کہ اس نے اس خاتون سے زنا کا ارتکاب کیا' پھر اس (لڑکے کی) جان کو بھی قتل کر ڈالا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ شراب سے اجتناب کرو' اس لیے اللہ تعالیٰ کی قسم! کسی مسلمان آدمی کے سینہ میں ایمان اور مستقل شراب نوشی دونوں امور جمع نہیں ہو سکتے' بہت جلد ان میں سے ایک چیز دوسری چیز کو باہر نکال دے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں: امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''مرفوع'' روایت نقل کیا ہے' اور ''موقوف'' طور پر بھی نقل کیا ہے' پھر انہوں نے کہا: اس کا موقوف ہونا' محفوظ ہے۔

3554 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن آدم لما أھبط اِلَی الْاَرْض قَالَتْ الْمَلَائِکَۃ اَی رب اَتجْعَلُ فِیْھَا من یفْسد فِیْھَا ویسفك الدِّمَاء وَنَحْنُ نُسَبِّح بحَمْدك ونقدس لَك قَالَ اِنِّیْ أَعْلَمُ مَا لَا تعلمُونَ (البقرۃ) قَالُوْا رَبنَا نَحْنُ أطوع لَك من بنی آدم قَالَ اللّٰہ لملائکته هلموا ملکَیْنِ من الْمَلَائِکَۃ فَنَنْظُر کَیْفَ یعملان قَالُوْا رَبنَا هاروت وماروت

قَالَ فاهبطا اِلَی الْاَرْض فتمثلت لَهما الزهرۃ امْرَاَۃ من أحسن الْبشر فجاء اها فَسَآلَاهَا نَفسهَا فَقَالَتْ لَا وَاللّٰہ حَتّٰی تتکلما بِهَذِهِ الْکَلِمَۃ من الْاِشْرَاك قَالَا وَاللّٰہ لَا نشْرك بِاللّٰہِ اَبَدًا فَذَهَبت عَنْهُمَا ثُمَّ رجعت اِلَیْهِمَا وَمَعَهَا صبی تحمله فَسَآلَاهَا نَفسهَا فَقَالَتْ لَا وَاللّٰہ حَتّٰی تقتلا هٰذَا الصَّبِی فَقَالَا وَاللّٰہ لَا نَقْتُلهُ اَبَدًا فَذَهَبت ثُمَّ رجعت بقدح من خمر تحمله فَسَآلَاهَا نَفسهَا فَقَالَتْ لَا وَاللّٰہ حَتّٰی تشربا هٰذِهِ الْخمر فشربا فسکرا فوقعا عَلَیْهَا وقتلا الصَّبِی فَلَمَّا أفاقا قَالَتْ الْمَرْاَۃ وَاللّٰہ مَا ترکتما من شَیْءٍ أبیتماه عَلَیّ اِلَّا فعلتماه حِیْن سکرتما فخیرا عِنْد ذٰلِكَ بَیْن عَذَاب الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فاختارا عَذَاب الدُّنْیَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من طَرِیْق زُهَیْر بن مُحَمَّد وَقد قِیْلَ اِن الصَّحِیْح وَقفه علی کَعْب وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا' تو فرشتوں نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا' تو زمین میں اس کو اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہے' جو زمین میں فساد برپا کرے گا' خونریزی کرے گا' جبکہ تیری حمد وثناء کی بیان کرنے کے لیے ہم موجود ہیں' تیری تقدیس کا اقرار بھی ہم کرتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے' فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! اولاد آدم سے ہم تیرے زیادہ فرمانبردار ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم فرشتوں میں سے دو فرشتے لاؤ تا کہ ہم اس بات کو واضح کریں کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں؟ تو فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! دو فرشتے ہاروت اور ماروت موجود ہیں۔ رسول کریم صلی

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں فرشتوں کو زمین میں اتارا گیا' تو ان کے سامنے ایک نہایت خوبصورت عورت پیش کی گئی' وہ دونوں اس عورت کے پاس آئے' انہوں نے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرنے کا ارادہ کیا' تو اس خاتون نے کہا: نہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم! ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا' جب تک تم ایسا کلمہ نہیں پڑھ لیتے' جس میں شرک کا اقرار ہو' دونوں فرشتوں نے کہا: ہم کسی بھی صورت میں غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار نہیں دے سکتے' پھر وہ عورت دونوں کو چھوڑ کر گئی' پھر وہ ان کے پاس واپس آئی جبکہ اس کے پاس ایک بچہ بھی موجود تھا' جو اس نے اپنی گود میں اٹھا رکھا تھا' ان فرشتوں نے پھر اس سے زنا کرنے کی خواہش ظاہر کی' تو اس عورت نے کہا: ایسا اس وقت ممکن نہیں ہے' جب تک تم اس بچے کو قتل نہیں کر دیتے' دونوں فرشتوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم اسے ہرگز قتل نہیں کر سکتے' پھر وہ عورت گئی اور واپس پلٹی' تو اس کے پاس شراب کا پیالہ موجود تھا' جو اس نے اٹھا رکھا تھا' ان فرشتوں نے پھر اس سے زنا کی خواہش ظاہر کی' تو عورت نے کہا: نہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم! ایسا اس وقت تک ممکن نہیں ہے' جب تک تم یہ شراب نہیں پی لیتے' تو ان فرشتوں نے شراب پینے کا ارتکاب کیا' تو وہ حالت نشہ میں تھے' اسی حالت میں انہوں نے اس سے زنا کا بھی ارتکاب کر لیا' اس موجود بچے کو بھی قتل کر دیا' جب نشہ ختم ہوا' وہ ہوش میں آئے' تو اس عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تم دونوں جس چیز کا انکار کرتے تھے' تم نے وہی کام کر دکھایا ہے' جب وہ فرشتے مدہوش ہوئے' تو انہیں اس بات کا اختیار دیا گیا وہ دنیا کا عذاب اختیار کر لیں' یا آخرت کا؟ تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو اختیار کیا۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں زبیر بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ صحیح ہے' جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ پر موقوف بھی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3555 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لما حرمت الْخمر مَشی اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بعض وَقَالُوْا حرمت الْخمر وَجعلت عدلا للشرك

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالہ رجال الصَّحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جب شراب حرام قرار دی گئی' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس چل کر گئے' شراب کے حرام ہونے کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3556 - وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْم الجیشانی اَنَّہٗ سمع قیس بن سعید بن عبَادَۃ الْاَنْصَارِیّ وَھُوَ علی مصر یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من كذب عَلَیّ كذبة مُتَعَمدا فَلْیَتَبَوَّأ مضجعا مِنَ النَّار اَوْ بَیْتا فِیْ جَھَنَّم وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شرب الْخمر اَتَی عطشان یَوْم الْقِیَامَۃ اَلا فَكل مُسكر خمر وَكل خمر حرَام وَاِیَّاكُمْ والغبیراء وَسمعت عبد اللّٰہ بن عَمْرو بَعْدَ ذٰلِكَ یَقُوْلُ مثله لم یخْتَلف اِلَّا فِیْ بَیت اَوْ مَضْجَع

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی کِلَاهُمَا عَن شیخ من حمیر لم یُسَمِّیَاهُ عَنْ اَبِیْ تَمِیْم

❀—ابوتمیم جیشانی سے منقول ہے: وہ مصر کے گورنر قیس بن سعید بن عبادہ انصاری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی جھوٹی بات کو میری طرف منسوب کرے گا' وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ اپنے گھر تک جانے کے لیے تیار رہے۔

(راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو آدمی شراب نوشی کرے گا' قیامت کے دن وہ پیاس کی حالت میں پیش ہوگا' خبردار! ہر نشہ آور چیز خمر ہے' اور ہر خمر حرام ہے' اور تم غبیراء سے اجتناب کرو۔

راوی کا بیان ہے: میں نے بعد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔ اس میں صرف ایک بات کا فرق ہے کہ لفظ گھر استعمال ہوا ہے' یا لفظ ٹھکانہ۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ''قبیلہ حمیر'' سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے' جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا' سے منقول نہیں بلکہ ابوتمیم سے نقل کیا ہے۔

3557 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر خرج نور الْاِیْمَان من جَوْفه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی شراب نوشی کرتا ہے' اس کے دل سے ایمان کا نور خارج ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3558 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر أسقاه اللّٰه من حمیم جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی شراب نوشی کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا گرم پانی پلائے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3559 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قدم من جیشان وجیشان من الْیمن فَسَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن شراب یشربونه بأرضهم من الذّرة یُقَال لَهُ المزر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُسکر هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل مُسکر حرَام وَاِن عِنْد اللّٰه عهدا لمن یشرب الْمُسکر اَن یسْقِیَه من طِیْنَة الخبال

www.waseemziyai.com

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا طِیْنَۃ الخبال قَالَ عرق اَھْلِ النَّارِ اَوْ عصارۃ اَھْلِ النَّار

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جیشان سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی حاضر ہوا' جیشان کا تعلق یمن سے ہے۔ اسنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے حوالے سے دریافت کیا' جو ان کے علاقہ میں استعمال کی جاتی تھی' وہ جو سے تیار کی جاتی تھی' اس کا نام ''مزر'' تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ شراب نشہ آور ہوتی ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد و پیماں ہے' جو آدمی نشہ آور چیز استعمال کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے طینہ خبال پلائے گا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! طینہ خبال سے مراد کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جہنمی لوگوں کا پسینہ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جہنمی لوگوں کا نچوڑ (یعنی ان کا خون اور پیپ وغیرہ)

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3560 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ ثَلَاثَۃ لَا تقربھم الْمَلَائِکَۃ الْجنب والسکران والمتضمخ بالخلوق

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: تین قسم کے آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے: جنبی آدمی' نشہ میں مدہوش آدمی اور جس آدمی نے خلوق لگائی ہو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

3561 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃ لَا یقبل اللّٰہ لَھُمْ صَلَاۃ وَلَا تصعد لَھُمْ اِلَی السَّمَاء حَسَنَۃ العَبْد الْاٰبِق حَتّٰی یرجع اِلٰی موَالِیْہ فَیَضَع یَدہ فِیْ اَیْدِیھِم وَالْمَرْاَۃ الساخط عَلَیْھَا زَوجھَا حَتّٰی یرضی والسکران حَتّٰی یصحو

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْبَیْھَقِیّ

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے: مفرور غلام حتیٰ کہ وہ اپنے آقا کے ہاں واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا' وہ خاتون جس کا شوہر اس سے ناراض ہو' جب تک شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا اور نشہ میں مدہوش آدمی حتیٰ کہ اسے افاقہ نہیں ہو جاتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3562 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃ وَھدی

www.waseemziyai.com

لِلْعَالَمِین وَاَمَرَنِیْ اَن أمحق المزامیر والکبارات یَعْنِیْ البرابط وَالْمَعَازِف والأوثان الَّتِیْ کَانَت تعبد فِی الْجَاهِلِیَّة وَأقسم رَبِّی بعزته لَا یشرب عبد من عَبِیدِی جرعة من خمر اِلَّا سقیته مَکَانهَا من حمیم جَهَنَّم معذبا اَوْ مغفورا لَهُ وَلَا یسقیها صَبِیا صَغِیْرا اِلَّا سقیته مَکَانهَا من حمیم جَهَنَّم معذبا اَوْ مغفورا لَهُ وَلَا یَدعهَا عبد من عَبِیدِی من مخافتی اِلَّا سقیتها اِیَّاه من حَظِیْرَة الْقُدس

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق عَلِیّ بن زید البرابط جمع بربط بِفَتْح الباء ین الموحدتین وَهُوَ الْعود

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے' اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آلات موسیقی' بربط اور معازف (آلات موسیقی) کو توڑ ڈالوں' ان بتوں کو بھی توڑ پھوڑ دوں' جن کی زمانہ جاہلیت میں پوجا پاٹ کی جاتی تھی' میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم یاد کر کے یہ بات بیان کی ہے' میرے بندوں میں' جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی نوش کرے گا' تو میں اسے اس کی جگہ جہنم کا پانی پلاؤں گا' خواہ اس آدمی کو عذاب میں مبتلا کیا جائے' یا اس کی بخشش کی جائے' میرے بندوں میں سے جو بندہ اسے ترک کر دے گا اور وہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑے گا' تو میں اسے ''حظیرۃ القدس'' سے سیراب کروں گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''البرابط'' لفظ ''بربط'' کی جمع ہے' اور اس سے مراد عود (نام آلہ) ہے۔

3563 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الْخمر وَهُوَ یقدر عَلَیْهِ لأسقینه مِنْهُ فِیْ حَظِیْرَة الْقُدس

وَمن ترك الْحَرِیْر وَهُوَ یقدر عَلَیْهِ لأکسونه اِیَّاه فِیْ حَظِیْرَة الْقُدس

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی شراب نوشی ترک کرے گا جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو' تو میں اسے ''حظیرۃ القدس'' سے ضرور سیراب کروں گا۔ جو آدمی ریشم کے استعمال کو ترک کر دے گا' جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو' تو میں اسے حظیرۃ القدس میں لباس زیب تن کراؤں گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3564 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن یسْقِیه اللّٰه الْخمر فِی الْاٰخِرَةِ فلیترکها فِی الدُّنْیَا وَمَنْ سره اَن یکسوه اللّٰه الْحَرِیْر فِی الْاٰخِرَةِ فلیترکه فِی الدُّنْیَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا شَیْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے خمر (شراب طہور) پلائے' تو اسے چاہیے کہ وہ دنیا میں اسے ترک کر دے۔ جو آدمی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

آخرت میں اسے ریشم پہنائے' تو اسے چاہیے کہ وہ دنیا میں اس کو ترک کر دے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معلم مقدام بن داؤد کا معاملہ مختلف ہے' وہ بھی ثقہ تسلیم کیا گیا ہے' اور اس کے شواہد کثیر ہیں۔

3565 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شرب حسو ة من خمر لم یقبل اللّٰہ مِنْہُ ثَلَاثَة اَیَّام صرفا وَلَا عدلا وَمَنْ شرب کأسا لم یقبل اللّٰہ صلاته اَرْبَعِیْنَ صباحا ومدمن الْخمر حَقًّا علی اللّٰہ اَن یسْقِیْہ من نهر الخبال

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا نهر الخبال قَالَ صدید اَھْلِ النَّار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ حکم بن نَافِع

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی شراب کا ایک گھونٹ نوش کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت قبول نہیں کرے گا' خواہ فرض ہو' یا نفل' جو آدمی اس کا ایک پیالہ نوش کرے گا' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ جو آدمی باقاعدگی سے شراب نوش کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے نہر خبال سے سیراب کرے گا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! نہر خبال سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنمی لوگوں کی پیپ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حکم بن نافع کی مثل نقل کی ہے۔

3566 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ لیبیتن أنَاس من أمتِیْ علی أشر وبطر وَلعب وَلَھو فیصبحوا قردة وَخَنَازِیْر باستحلالھم الْمَحَارِم واتخاذھم الْقَیْنَات وشربھم الْخمر وبأکلھم الرِّبَا ولبسھم الْحَرِیْر

رَوَاہُ عبد اللّٰہ ابْن الاِمَام اَحْمد فِیْ رِوَایَةٍ وَّتقدم حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ فِیْ مَعْنَاہُ

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میری امت کے بعض لوگ لعب اور امور فضول میں رات بسر کریں گے' جبکہ صبح کے وقت وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے' کیونکہ انہوں نے حرام اشیاء کو حلال قرار دے رکھا ہوگا' ان کے پاس گانے والی عورتیں ہوں گی' وہ شراب نوشی کرتے ہوں گے' وہ (سرعام) سود کھاتے ہوں گے اور ریشم کو استعمال میں لائیں گے۔

عبداللہ بن امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے' جو اسی مضمون پر مشتمل تھی۔

3567 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یشرب نَاس من أمتِی الْخمر یسمونها بِغَیْر اسْمھَا یضْرب علی رؤوسھم بالمعازف والقینات یخسف اللّٰہ بھم الْاَرْض وَیجْعَل مِنْھُم القردة والخنازیر

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀—حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے بعض لوگ شراب نوشی کریں گے' وہ اس کا نام تبدیل کرلیں گے۔ ان کے سر ہانے آلات موسیقی بجائے جائیں گے' گانے والی خواتین موجود ہوں گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسادے گا اور ان میں سے کچھ کو بندر اور خنزیر کی شکل میں تبدیل کردے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3568 - وَعَن عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمة خسف ومسخ وَقذف قَالَ رجل من الْمُسْلِمین یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتی ذٰلِكَ قَالَ اِذا ظَهرت الْقیان وَالْمَعَازِف وشربت الْخُمُور

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَة عبد اللّٰه بن عبد الْقدوس وَقد وثق وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد رُوِیَ عَن الْاَعْمَش عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سابط مُرْسلا

❀—حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت سے زمین میں دھنسائے جانے' شکلیں تبدیل کیے جانے' آسمان سے پتھر برسائے جانے (یعنی عذابوں میں مبتلا ہوں گے) ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جب گانے والی خواتین اور آلات موسیقی عام ہو جائیں گے اور شراب نوشی بھی ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن عبدالقدوس کے حوالے سے بیان کی ہے' جس کے جملہ راوی ثقہ قرار دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ اعمش اور عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے یہ روایت بطور ''مرسل'' نقل کی ہے۔

3569 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ من أمتِیْ وَهُوَ یشرب الْخمر حرم اللّٰه عَلَیْهِ شربهَا فِی الْجَنَّة وَمَنْ مَاتَ من أمتِیْ وَهُوَ یتحلی الذَّهَب حرم اللّٰه عَلَیْهِ لِبَاسه فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمد ثِقَات

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میری امت کا جو آدمی شراب نوشی کرتا ہوا انتقال کر جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کا پینا حرام قرار دے گا۔ میری امت سے تعلق رکھنے والا جو آدمی سونا استعمال کرتا ہوا انتقال کر جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کے استعمال کو حرام کردے گا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

3570 - وَعَن مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر فاجلدوه فَاِن عَاد فِی الرَّابِعَة فَاقْتُلُوهُ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوُد

وَلَفْظُهُ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا شربوا الْخمر فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ اِن شربوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ اِن شربوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ اِن شربوا فاقتلوهم

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِهٖ

❀—حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب نوشی کرے پس تم اسے کوڑے مارو اگر وہ دوبارہ ایسا کرے (تب بھی کوڑے لگاؤ) اگر وہ چوتھی بار اس عمل کا ارتکاب کرے تو تم اسے قتل کردو۔

امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ لوگ شراب نوشی کریں تو تم انہیں کوڑے مارو پھر اگر وہ شراب نوشی کریں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر وہ شراب نوشی کریں تو تم انہیں کوڑے مارو پھر اگر وہ شراب نوشی کا ارتکاب کریں تو تم انہیں قتل کردو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل کی ہے۔

3571 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سكر فاجلدوه ثُمَّ اِن سكر فاجلدوه ثُمَّ اِن سكر فاجلدوه فَاِن عَاد فِی الرَّابِعَة فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْدَهُمَا فَاِن عَاد فِی الرَّابِعَة فاضربوا عُنُقه

قَالَ الْحَافِظ قد جَاءَ قتل شَارِب الْخمر فِی الْمرة الرَّابِعَة من غير مَا وَجه صَحِيْح وَهُوَ مَنْسُوخ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ نشہ سے مدہوش ہو جائے تو تم اسے کوڑے مارو پھر جب ایسی حالت میں ہو جائے تو تم اسے کوڑے لگاؤ پھر تم اگر اسے حالت نشہ میں پاؤ تو تم انہیں کوڑے مارو اور چوتھی بار اس کے ایسا کرنے پر تم اسے قتل کر ڈالو۔

امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر دونوں کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اگر وہ چوتھی بار ایسا کرے تو تم اس کی گردن اڑا دو۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: چوتھی بار شراب نوش کرنے والے کے حوالے سے منقول روایات مستند نہیں ہیں بلکہ وہ منسوخ ہیں۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3572 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَاِن عَاد لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَاِن عَاد لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَاِن عَاد فِی الرَّابِعَة لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَاِن تَابَ لم يتب اللّٰه عَلَيْهِ وَغَضب اللّٰه عَلَيْهِ وسقاه من نهر الخبال

www.waseemziyai.com

قیل یَا اَبَا عَبْدُ الرَّحْمٰن وَمَا نهر الخبال قَالَ نهر يجْرِى من صديد اَهْلِ النَّار
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ مُخْتَصرا
وَلَفْظُهُ من شرب الْخمر فَلَمْ ينتش لم تقبل لَهُ صَلَاة مَا دَامَ فِیْ جَوْفه اَوْ عروقه مِنْهَا شَیْءٍ وَّاِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاِن انتشى لم تقبل مِنْهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاِن مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب نوشی کرتا ہے' چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی' اگر وہ توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے' اگر وہ دوبارہ اس عمل بد کا مرتکب ہوتا ہے' تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی' اگر وہ توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے' پھر اگر وہ اس عمل کا ارتکاب کرتا ہے' تو پھر چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی' اگر وہ توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے' مگر چوتھی بار ایسا کام کرنے سے چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی' اگر وہ توبہ کرتا ہے' تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے' اس پر اظہار غضب کرتا ہے' اور اسے نہر خبال سے سیراب کرے گا۔

ان سے سوال کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نہر خبال سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ ایسی نہر ہے' جس میں جہنمی لوگوں کی پیپ بہہ رہی ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور موقوف' اختصار سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی شراب نوشی کرے' مگر وہ نشہ کا شکار نہ ہو' تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب تک وہ شراب اس کے پیٹ میں موجود ہوگی یا اس کی رگوں میں موجود ہوگی' پھر اگر وہ مر جائے گا' تو کافر کے طور پر مرے گا' پھر اگر وہ نشہ کا شکار بھی ہو جائے' تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی اور اگر وہ اس دوران مرے گا' تو وہ کافر کے طور پر دنیا سے رخصت ہوگا۔

3573 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلنسائی عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر فَجَعلهَا فِیْ بَطْنه لم تقبل مِنْهُ صَلَاة سبعا وَاِن مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا فَاِن أذهبت عقله عَنْ شَیْءٍ من الْفَرَائِض وَفِیْ رِوَايَةٍ عَن الْقُرْآن لم تقبل مِنْهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاِن مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا

❀—امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی شراب نوشی کرتا ہے' اسے اپنے پیٹ میں داخل کر لیتا ہے' تو سات دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی ہے' اگر وہ اسی دوران مر جائے' تو وہ کافر کے طور پر مرے گا' اگر اس کی عقل فرائض کے بارے میں رخصت ہو جائے (ایک روایت الفاظ منقول ہیں:) اس کی عقل قرآن کے بارے میں رخصت ہو جائے' تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی اور اگر وہ اسی حالت میں مر جائے' تو وہ کافر کے طور پر مرے گا۔

3574 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من

www.waseemziyai.com

شربالخمر فَسَكِرَ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن مَاتَ دخل النَّار فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد فَشرب فَسَكِرَ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن مَاتَ دخل النَّار فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد فَشرب فَسَكِرَ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن مَاتَ دخل النَّار فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِيْنَة الخبال يَوْم الْقِيَامَة

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَة الخبال قَالَ عصارة اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَرَوَاهُ الْحَاكِم مُخْتَصِرًا بِبَعْضِه قَالَ لَا يشرب الْخمر رجل من أمتِيْ فَتقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا

وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب نوشی کرے پھر نشہ کا شکار ہو جائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی ہے اگر وہ مر جائے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا اگر وہ دوبارہ ایسا کام کرے گا شراب نوشی کرے گا اور نشہ کا شکار ہوگا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی اگر وہ اسی دوران مر جائے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اگر وہ دوبارہ ایسا کام کرے گا وہ نشہ کا شکار ہوگا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی اگر وہ اس دوران مر جائے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اگر وہ چوتھی بار بھی یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں لازم ہے وہ اسے قیامت کے دن طینہ خبال سے سیراب کرے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! طینہ خبال سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنمی لوگوں کا نچوڑ (یعنی خون اور پیپ وغیرہ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: میری امت سے جو آدمی شراب نوشی کرے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3575 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل مخمر خمر وكل مُسكر حرَام وَمَنْ شرب مُسكرا بخست صَلَاته اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد الرَّابِعَة كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِيْنَة الخبال

قيل وَمَا طِيْنَة الخبال يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صديد اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سقَاهُ صَغِيْرا لَا يعرف حَلَاله من حرَامه كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِيْنَة الخبال

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر

www.waseemziyai.com

خمر حرام ہے' جو آدمی نشہ آور چیز پیے گا' چالیس دن تک اس کی نماز ضائع ہو جائے گی' اگر وہ توبہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا (اگر دوبارہ وہ اس عمل خبیث کا ارتکاب کرتا ہے) حتیٰ کہ وہ چوتھی بار اس کا ارتکاب کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ وہ اسے طینہ خبال سے سیراب کرے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! طینہ خبال سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنمی لوگوں کی پیپ' جو آدمی کسی بچے کو شراب پلائے گا جو بچہ حلال اور حرام میں تمیز نہ کر سکتا ہو' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ اس شخص کو طینہ خبال سے پلائے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3576 - وَعَن اَسمَاء بنت یزِید رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا اَنَّہَا سَمِعتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شرب الْخمر لم یرض اللّٰہ عَنہُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃ فَاِن مَاتَ مَاتَ کَافِرًا وَاِن تَابَ تَابَ اللّٰہ عَلَیہِ فَاِن عَاد کَانَ حَقہ علی اللّٰہ اَن یسْقِیہ من طِیْنَۃ الخبال

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا طِیْنَۃ الخبال قَالَ صدید اَھْلِ النَّار

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَّرَوَاہُ اَحْمد اَیضًا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ ذَر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی شراب نوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے خوش نہیں ہوگا' اگر وہ توبہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا' اگر وہ دوبارہ اس عمل بد کا ارتکاب کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ اسے طینہ خبال سے سیراب کرے' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! طینہ خبال کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمی لوگوں کی پیپ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حسن سند سے نقل کی ہے۔

3577 - وَعَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر سخط اللّٰہ عَلَیہِ اَرْبَعِیْنَ صباحا وَمَا یدریہ لَعَلَّ منیتہ تکون فِیْ تِلْکَ اللَّیَالِیْ فَاِن عَاد سخط اللّٰہ عَلَیہِ اَرْبَعِیْنَ صباحا وَمَا یدریہ لَعَلَّ منیتہ تکون فِیْ تِلْکَ اللَّیَالِیْ فَاِن عَاد سخط اللّٰہ عَلَیہِ اَرْبَعِیْنَ صباحا فَھَذِہِ عشرُوْن وَمِائَۃ لَیْلَۃ فَاِن عَاد فَھُوَ فِیْ ردغۃ الخبال

قیل وَمَا ردغۃ الخبال قَالَ عرق اَھْلِ النَّارِ وصدیدھم

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ وَفِیہ اِسْمَاعِیْل بن عَیَّاش وَمَنْ لَا یحضرنی حَالہ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب نوشی کرے گا' تو چالیس دن تک اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتا ہے' اس شخص کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اس کی اس دوران موت واقع ہو جائے' اگر وہ آدمی دوبارہ اس عمل بد کا مرتکب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے' آدمی کو کیا علم کہ اس

www.waseemziyai.com

دوران اس کی موت واقع ہو جائے' اگر وہ آدمی پھر ایسا کام کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے' تو اس طرح یہ کل ایک سو بیس دن ہو جائیں گے' اگر وہ پھر اس عمل خبیث کا ارتکاب کرتا ہے' تو وہ ردغۃ الخبال میں جائے گا' عرض کیا گیا: ردغۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنمی لوگوں کا پسینہ اور ان کی پیپ۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش نامی ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔

3578 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فَارق الدُّنْيَا وَهُوَ سَكرَان دخل الْقَبْر سَكرَان وَبعث من قَبره سَكرَان وَأمر بِهِ اِلَى النَّار سَكرَان اِلٰى جبل يُقَال لَهُ سَكرَان فِيْهِ عين يجْرِى مِنْهَا الْقَيْح وَالدَّم وَهُوَ طعامهم وشرابهم مَا دَامَت السَّمٰوَات وَالْاَرْض

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ وَاَظنهُ فِیْ مُسْند اَبِیْ يعلٰى اَيْضًا مُخْتَصِرًا وَفِيْه نَكَارَة

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی حالت نشہ میں مرتا ہے' وہ قبر میں بھی حالت نشہ میں داخل ہوتا ہے' جب اسے قبر سے اٹھایا جائے گا' تو وہ حالت نشہ میں ہوگا' اسے جہنم کی طرف لیجایا جائے گا' تو اس وقت بھی وہ حالت نشہ میں ہوگا۔ اسے ایک پہاڑ کی طرف لیجایا جائے گا' جس کا نام ''سکران'' ہے' اس میں ایک چشمہ موجود ہوگا' جس سے خون اور پیپ جاری ہوگا' جب تک آسمان وزمین موجود رہیں گے' ان کا کھانا پینا یہی ہوگا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ میرے خیال کے مطابق یہ مسند ابو یعلیٰ میں بھی ہے' مگر اختصار کی صورت میں۔ البتہ اس میں منکر ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

3579 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الصَّلَاة سكرا مُرَّةً وَاحِدَةً فَكَاَنَّمَا كَانَت لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فسلبها وَمَنْ ترك الصَّلَاة اَربع مَرَّات سكرا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيَه من طِيْنَة الخبال

قيل وَمَا طِيْنَة الخبال قَالَ عصارة اَهْل جَهَنَّم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی نشہ کی حالت میں ایک بار نماز ادا کرتا ہے' گویا اس کے پاس دنیا اور اس کی ہر چیز موجود تھی' اس سے سب کچھ چھین لیا گیا۔ جو آدمی نشہ کی حالت میں چار بار نماز ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں لازم ہے کہ وہ اسے طینہ خبال سے سیراب کرے' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! طینہ خبال سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جہنمی لوگوں کا نچوڑ (گویا ان کا خون' پیپ اور پسینہ وغیرہ)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3580 - وروى اَحْمد مِنْهُ من ترك الصَّلَاة سكرا مرّة وَاحِدَةً فَكَاَنَّمَا كَانَت لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فسلبها

www.waseemziyai.com

وَرُوَاتہ ثِقَات

❀—امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی حالت نشہ میں ایک نماز ادا کرتا ہے' تو گویا اس کے پاس دنیا کی' جو بھی چیز موجود تھی' وہ اس سے چھین لی گئی۔

اس روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3581 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا استحلت أمتِیْ خمْسا فَعَلَیْھِمُ الدمار اِذا ظھر التلاعن وَشَرِبُوا الْخُمُور ولبسوا الْحَرِیْر وَاتَّخذُوا القیان وَاکْتفی الرِّجَال بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاء بِالنسَاء

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَتقدم فِیْ لبس الْحَرِیْر

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں پانچ امور حلال قرار دیے جائیں گے' تو ان کی بربادی لازم ہوگی: ایک دوسرے پر لعنت کرنا' لوگوں کا شراب نوشی کرنا' ریشم کا لباس زیب تن کرنا' گانے والی عورتوں کا پاس رکھنا' مردوں کا مردوں پر اور خواتین کا خواتین پر کفایت کرنا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے قبل ریشم استعمال کرنے کے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ الزِّنَا سِیْمَا بِحَلِیْلَةِ الْجَارِ وَالْمُغِیْبَةِ وَالتَّرْغِیْبُ فِیْ حِفْظِ الْفَرَجِ

باب: زنا کرنے' بالخصوص پڑوسی کی بیوی' یا ایسی عورت سے زنا کرنا جس کا شوہر موجود نہ ہو کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اپنی شرمگاہ کی حفاظت کے حوالے سے ترغیبی روایات

3582 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ حِیْن یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِن وَلَا یسرق السَّارِق حِیْن یسرق وَھُوَ مُؤْمِن وَلَا یشرب الْخمر حِیْن یشْربھَا وَھُوَ مُؤْمِن

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

وَزَاد النَّسَائِیّ فِیْ رِوَایَةٍ فَاِذَا فعل ذٰلِكَ خلع ربقة الْاِسْلَام من عُنُقه فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰہ عَلَیْہِ

وَرَوَاہُ الْبَزَّار مُخْتَصرا

لَا یسرق السَّارِق وَھُوَ مُؤْمِن وَلَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ وَھُوَ مُؤْمِن

الْاِیْمَان أكْرم على اللّٰہ من ذٰلِك

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: زانی' حالت زنا میں مومن نہیں رہتا' چور چوری کی حالت میں مومن نہیں رہتا' اور شراب خور حالت شراب نوشی میں مومن نہیں رہتا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول

www.waseemziyai.com

روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: جب وہ آدمی ایسا کرتا ہے تو وہ اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکتا ہے اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: چور حالت چوری میں مومن نہیں رہتا زانی حالت زنا میں مومن نہیں رہتا اور ایمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ہے۔

3583 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يحل دم امرىء مُسْلِم يشْهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاث الثَّيِّب الزَّانِیْ وَالنَّفس بِالنَّفسِ والتارك لدينِهِ المفارق لِلْجَمَاعَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے۔ تاہم تین امور میں سے ایک کا حکم مختلف ہے: شادی شدہ زانی جان کے عوض جان اور اپنے دین کو چھوڑ کر اپنی جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا آدمی۔

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔

3584 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يحل دم امرىء مُسْلِم يشْهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه اِلَّا فِیْ اِحْدَى ثَلَاث زنا بعد اِحْصَان فَاِنَّهُ يرْجم وَرجل خرج مُحَارِبًا لِلّٰه وَلِرَسُوْلِه فَاِنَّهُ يقتل اَوْ يصلب اَوْ ينفى من الْاَرْض اَوْ يقتل نفسا فَيقْتل بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان آدمی اس چیز کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اس کا خون بہانا تین میں سے ایک صورت میں جائز ہو سکتا ہے: محصن ہونے کے باوجود کوئی زنا کا ارتکاب کرتا ہے ایسے آدمی کو سنگسار کیا جائے گا وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کی نیت سے نکلتا ہے تو ایسے آدمی کو قتل کیا جائے گا یا سولی دیا جائے گا یا جلاوطن کیا جائے گا اور ایک وہ آدمی ہے جو کسی کو قتل کر دیتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3585 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا بَغَايَا الْعَرَب يَا بَغَايَا الْعَرَب اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمُ الزِّنَا والشهوة الْخفية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا صَحِيح وَقد قَيده بعض الْحفاظ الرِّيَاء بالراء وَالْيَاء

www.waseemziyai.com

❀—حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اہل عرب کی فاحشہ خواتین! اے اہل عرب کی فاحشہ عورتو! مجھے تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ زنا کاری اور خفیہ شہوت کا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک صحیح ہے اور بعض حفاظ حدیث نے لفظ ''ریاء'' بھی نقل کیا ہے۔

3586 - وَعَن عُثْمَان بن اَبِی العَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّیْل فینادی مُنَاد ھَلْ من دَاع فیستجاب لَہٗ ھَلْ من سَائل فَیُعْطی ھَلْ من مکروب فیفرج عَنہُ فَلَا یبْقی مُسْلِم یَدْعُو بدعوۃ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ اِلَّا زَانِیَۃ تسْعَی بفرجھا اَوْ عشارا

❀—حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' ایک منادی یوں اعلان کرتا ہے: کیا کوئی ہے دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے' کیا کوئی ہے سوال کرنے والا کہ اسے عنایت کیا جائے' کیا کوئی ہے پریشان حال آدمی کہ اس کی پریشانی دور کی جائے (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو مسلمان اس وقت دعا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ تاہم زانیہ عورت کا حکم مختلف ہے' جو اپنی شرمگاہ کے بدلے کمائی کرتی ہو' یا بھتہ وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے۔

3587 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِن اللّٰہ یدنو من خلقہ فَیغْفر لمن یسْتَغْفر اِلَّا لبغی بفرجھا اَوْ عشار

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَتقدم فِیْ بَاب الْعَمَل علی الصَّدَقَۃ

❀—ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے' جو بخشش کا طالب ہو' اس کی بخشش کر دیتا ہے۔ تاہم اپنی شرمگاہ کے بارے میں سرکشی کرنے والی خاتون اور بھتہ وصول کرنے والے آدمی کا معاملہ مختلف ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ اس سے پہلے یہ روایت صدقہ وصول کرنے سے متعلق باب میں بھی مذکور ہو چکی ہے۔

3588 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الزناۃ تشتعل وُجُوْھَھُمْ نَارًا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِیْہِ نظر

❀—حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک زنا کے مرتکب لوگوں کے چہروں کو آگ میں جلایا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے بیان کی ہے' جو محل نظر ہے۔

3589 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزِّنَا یُورث الْفقر

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَفِیْ اِسْنَادہ الْمَاضِی بن مُحَمَّد

www.waseemziyai.com

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: زنا کاری کے نتیجہ میں غربت لاحق ہوتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔اس کی سند میں ماضی بن محمد نامی راوی بھی موجود ہے۔

3590 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيت اللَّيْلَة رجلَيْنِ أتيانى فأخرجانى إِلٰى أَرْض مُقَدَّسَة فَذكر الحَدِيْثُ إِلٰى أَن قَالَ فَانْطَلَقْنَا إِلٰى ثقب مثل التَّنور أَعْلَاهُ ضيق وأسفله وَاسع يتوقد تَحْتَهُ نَارا فَإِذَا ارْتَفَعت ارتفعوا حَتّٰى كَادُوا أَنْ يَّخرجُوْا وَإِذَا أخمدت رجعُوْا فِيْهَا وفيهَا رجال وَنسَاء عُرَاة الحَدِيْث

❀—حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ گزشتہ شب میرے پاس دو آدمی آئے' وہ مجھے لے کر ارض مقدس کی طرف چل پڑے (راوی کا بیان ہے:) ہم چل کر ایک گڑھے کے پاس پہنچے' جو تندور کی مثل تھا' اس کے اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا حصہ کشادہ تھا' اس کے نیچے آگ جل رہی تھی' جب اس آگ میں شدت آتی' تو اس میں موجود لوگ اوپر کو آجاتے تھے' یہاں تک محسوس ہوتا تھا کہ کہیں وہ اس سے باہر نہ آجائیں' پھر وہ آگ بجھ جاتی تھی' وہ دوبارہ اسی تندور میں واپس آجاتے تھے اور اس تندور میں عریانی حالت میں خواتین وحضرات موجود تھے۔

3591 - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَانْطَلَقْنَا على مثل التَّنور

قَالَ فأحسب أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فَإِذَا فِيْهِ لغط وأصوات

قَالَ فاطلعنا فِيْهِ فَإِذَا فِيْهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَإِذَا هم يَأْتِيْهِم لَهب من أَسْفَل مِنْهُم فَإِذَا أَتَاهُم ذٰلِكَ اللهب ضوضوا الحَدِيْث

وَفِيْ آخِره وَأما الرِّجَال وَالنِّسَاء العراة الَّذِيْنَ هم فِيْ مثل بِنَاء التَّنور فَإِنَّهُم الزناة والزوانى

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَتقدم بِطُوْلِهِ فِيْ ترك الصَّلَاة

❀—ایک روایت بایں الفاظ منقول ہے: ہم چل کر تندور کی مثل ایک چیز کے قریب آئے' راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں شور وغوغا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے اس میں جھانک کر ملاحظہ کیا' تو اس میں عریانی حالت میں خواتین وحضرات تھے' جب ان کے نیچے سے شعلہ آتش بلند ہوتا اور ان تک پہنچتا' تو ان کے چیخ وپکار کی آوازیں بلند ہوتی تھیں.....الحدیث۔

اس روایت کے اختتام میں یہ الفاظ منقول ہیں: جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جو عریانی حالت میں تندور میں تھے' وہ زنا کار خواتین وحضرات تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔اس سے پہلے ترک نماز سے متعلق باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

3592 وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِم

www.waseemziyai.com

اَتَانِیْ رجلَانِ فأخذا بضبعی فَأتیَا بِی جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اُطِیْقُهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَك فَصَعدت حَتّٰی اِذا كنت فِیْ سَوَاء الْجَبَل فَاِذَا اَنَا بِاَصْوَات شَدِیْدَة فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الْاَصْوَات قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطَلِقُ بِی فَاِذَا اَنَا بِقوم معلقین بعراقیبهم مشققة أشداقهم تسیل أشداقهم دَمًا

قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قِیْلَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم فَقَالَ خابت الْیَهُود وَالنَّصَارٰی فَقَالَ سلیم مَا اَدْرِی أسمعهُ اَبُوْ اُمَامَةَ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أم شَیْءٍ من رَأیه ثُمَّ انْطَلِقُ بِی فَاِذَا اَنَا بِقوم اَشد شَیْءٍ انتفاخا وأنتنه رِیْحًا وأسوأه منْظرًا فَقُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ قَتْلَی الْكُفَّار ثُمَّ ُ بِی فَاِذَا اَنَا بِقوم اَشد شَیْءٍ انتفاخا وأنتنه رِیْحًا كَاَن ریحهم المراحیض قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الزانون ثُمَّ انْطَلِقُ بِی فَاِذَا اَنَا بنساء تنهش ثدیهن الْحَیَّات

قلت مَا بَال هٰؤُلَاءِ قِیْلَ هٰؤُلَاءِ یمنعن اَوْلَادهنَّ ألبانهن ثُمَّ انْطَلِقُ بِی فَاِذَا بغلمان یَلْعَبُوْنَ بَیْن نهرین

قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذَرَارِی الْمُؤْمِنِیْنَ ثُمَّ شرف بِی شرفا فَاِذَا اَنَا بِثَلَاثَة یشربون من خمر لَهُم

قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ جَعْفَر وَزید وَابْن رَوَاحَة ثُمَّ شرف بِی شرفا آخر فَاِذَا اَنَا بِنَفر ثَلَاثَة

قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسَی وَعِیسَی وهم ینتظرونك

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحهمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ خُزَیْمَة

قَالَ الْحَافِظ وَلَا عِلّة لَهُ

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا' دو آدمی میرے پاس آئے' انہوں نے دو طرف سے مجھے پکڑا' مجھے لے کر ایک پہاڑ پر پہنچ گئے اور انہوں نے کہا: آپ اوپر چڑھیں' میں نے کہا: میں بلندی پر نہیں چڑھ سکتا' انہوں نے کہا: ہم اسے آپ کے لیے آسان کر دیں گے' تو میں چڑھا تو میں پہاڑ کی بلندی پر چڑھ گیا' میں نے وہاں تیز آوازیں سنیں' میں نے دریافت کیا: یہ آوازیں کس کی ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: یہ آوازیں جہنمی لوگوں کے شور کی ہیں' وہ مجھے ساتھ لے کر روانہ ہوا' تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایڑیوں کے بل لٹک رہے تھے' ان کی باچھیں چری ہوئی تھیں' ان کی باچھوں سے خون جاری تھا' میں نے سوال کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے مجھے جواب میں بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو روزہ کا وقت ختم ہونے سے پہلے روزہ افطار کر لیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی اور عیسائی ہلاک ہو جائیں۔ سلیم نامی راوی کا بیان ہے' مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ بات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے' یا ان کے اپنے الفاظ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ مجھے لے کر روانہ ہوا' تو ہمارا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا' جو بہت پھولے ہوئے تھے' نہایت بدبودار تھے' دیکھنے میں بہت قبیح محسوس ہوتے تھے' میں نے سوال کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے جواب دیا: یہ لوگ کفار کے مقتولین ہیں' پھر وہ مجھے ساتھ لے کر روانہ ہوا' تو کچھ لوگ ہمارے

www.waseemziyai.com

سامنے آئے' جو زیادہ پھولے ہوئے تھے' نہایت درجہ کے بدبودار تھے' ان کی بدبو نہایت درجہ بری تھی' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ زنا کار لوگ ہیں۔ فرشتہ پھر مجھے لے کر چلا' ہمارے سامنے کچھ خواتین آئیں' جن کی چھاتیوں کو سانپ ڈس رہے تھے' میں نے سوال کیا: ان کو کیا معاملہ درپیش ہے؟ تو مجھے جواب دیا گیا: یہ وہ خواتین ہیں' جو اپنی اولاد کو دودھ نہیں پلاتی تھیں' پھر فرشتہ مجھے لے کر آگے روانہ ہوا' وہاں کچھ بچے کھیلتے ہوئے دکھائی دیئے' جو دو نہروں کے درمیان میں کھیل رہے تھے' میں نے دریافت کیا: یہ بچے کون ہیں؟ فرشتے نے کہا: یہ اہل ایمان کے چھوٹے بچے ہیں (جو قبل از بلوغ فوت ہو گئے تھے) پھر میرے سامنے تین آدمی آئے' جو شراب نوشی کر رہے تھے' میں نے سوال کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتہ نے جواب دیا: یہ حضرت جعفر' حضرت زید اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں' پھر چل کر تین آدمی سامنے آئے' تو میں نے ان کے حوالے سے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے جواب دیا: یہ حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں' جو آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ احادیث نقل کی ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ حضرت خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت میں کوئی علت موجود نہیں ہے۔

3593 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا زنى الرجل خرج مِنْهُ الْاِیْمَان فَكَانَ عَلَیْهِ كالظلة فَاِذَا أقلع رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ وَالْحَاكِم

وَلَفْظُهٗ قَالَ من زنى اَوْ شرب الْخمر نزع اللّٰه مِنْهُ الْاِیْمَان كَمَا یخلع الْاِنْسَان الْقَمِیص من رَأسه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی زنا کا مرتکب ہوتا ہے' تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے' اس کے اوپر سائے کی شکل میں ہوتا ہے' جب آدمی زنا سے علیحدگی اختیار کرتا ہے' تو ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ترمذی' امام بیہقی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی زنا کرتا ہے' یا شراب نوشی کا مرتکب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایمان کو اس سے علیحدہ کر دیتا ہے' جس طرح انسان اپنے سر کی طرف سے اپنی قمیص اتار دیتا ہے۔

3594 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْاِیْمَان سربال یسربله اللّٰه من یَشَاء فَاِذَا زنى الْعَبْد نزع مِنْهُ سربال الْاِیْمَان فَاِن تَابَ رد عَلَیْهِ

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان ایک قمیص کی صورت میں ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتا ہے اسے پہنا دیتا ہے۔ جب آدمی زنا کا مرتکب ہوتا ہے' تو ایمان کی قمیص اس سے الگ

www.waseemziyai.com

کردی جاتی ہے' جب آدمی توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ اور لوٹا دیتا ہے۔

3595 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَن شریك عَن رجل من الصَّحَابَة عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من زنی خرج مِنْهُ الْاِیْمَان فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ' شریک اور ایک صحابی رسول کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی زنا کا مرتکب ہوتا ہے' تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے' اگر وہ توبہ کرلیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے۔

3596 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُل قد شرب فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس قد آن لکم اَن تنتهوا عَن حُدُوْد اللّٰه فَمَنْ أصَاب مِنْ هٰذِهِ القاذورة شَیْئًا فلیستتر بستر اللّٰه فَاِنَّهُ من یبد لنا صفحته نقم عَلَیْهِ کتاب اللّٰه وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَلَا یقتلُوْن النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یزنون (الفرقان)

وَقَالَ قرن الزِّنَا مَعَ الشّرك وَقَالَ وَلَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ حِیْن یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِن

ذکره رزین وَلَمْ أره بِهٰذَا السِّیَاق فِی الْاُصُوْل

❀ — حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا' جس نے شراب نوشی کی تھی' آپ نے فرمایا: اے لوگو! اب تمہارے پاس وہ وقت آگیا ہے تم اللہ تعالیٰ کی حدود سے اجتناب کرو' جو آدمی گندگی (زنا) کا مرتکب ہوتا ہے' تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پردہ میں رکھے' جو آدمی اپنی ہتھیلی کو ہمارے سامنے نمایاں کرتا ہے' تو ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) کے مطابق اس پر حد نافذ کریں گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شریک کی عبادت کے مرتکب نہیں ہوتے' وہ ایسی جان کو ہلاک نہیں کرتے' اللہ تعالیٰ نے جسے حرام کیا ہو' تاہم اس کے حق کا حکم مختلف ہے' اور وہ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یا راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں زنا کو شرک کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والا' حالت زنا میں مومن نہیں رہتا۔

امام رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر میں نے اصول میں سیاق کی صورت میں اسے ملاحظہ نہیں کیا۔

3597 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنی اِسْرَائِیْل فعبد اللّٰه فِیْ صومعته سِتِّیْنَ عَاما فأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذکرت اللّٰه فازددت خیرا فَنزل وَمَعَهُ رغیف اَوْ رغیفان فَبَیْنَمَا هُوَ فِی الْاَرْض لَقیته امْرَاَة فَلَمْ یزل یکلمها وتکلمه حَتّٰی غشیها ثُمَّ اُغمی عَلَیْهِ فَنزل الغدیر یستحم فجَاء سَائل فَاَوْمأ اِلَیْهِ اَن یَاْخُذ الرغیفین ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّیْنَ سنة بِتِلْكَ الزنیة فرجحت تِلْكَ الزنیة بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِیف اَوْ الرغیفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀—حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا' وہ عرصہ ساٹھ سال اپنے حجرہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا' ایک دفعہ بارش کا نزول ہوا' زمین سرسبز وشادات ہوگئی' اس عابد نے اپنے حجرہ سے جھانک کر نیچے ملاحظہ کیا' اس نے خیال کیا کہ اگر میں نیچے اتر کر جاؤں' تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہوں گا' تو اس صورت میں زیادہ نیکیاں حاصل کرسکوں گا' وہ اپنے حجرہ سے اتر کر نیچے آیا' اس کے پاس ایک یا دو روٹیاں موجود تھیں' (راوی کو تردد ہے) وہ زمین میں رہنے لگا' اسی دوران ایک عورت سے اس کی ملاقات ہوگئی' اس کا عورت سے گفتگو کا سلسلہ شروع ہوگیا' حتیٰ کہ اس عابد نے اس خاتون سے زنا کرلیا' جب وہ اس عمل خبیث سے فارغ ہوا' تو وہ غسل کی نیت سے ایک کنویں میں اترا' اس موقع پر کوئی سائل آیا' تو اس نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اسے دونوں روٹیاں لینے کا کہا' پھر وہ عابد دنیا سے رخصت ہوگیا' اس کی ساٹھ سالہ عبادت کو اس کے زنا سے وزن کیا گیا' تو زنا کا پلڑا اس کی ساٹھ سالہ عبادت کے پلڑے سے بھاری رہا' پھر اس کی ایک یا دو روٹیوں کو (راوی کو تردد ہے) اس کی نیکیوں والے پلڑے میں رکھا گیا' تو اس کے اعمال خیر والا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس کی بخشش کردی گئی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3598 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا یکلمهم اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة وَلَا یزکیهم وَلَا ینظر اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِیْم شیخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَفْظُهٗ لَا ینظر اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة اِلَی الشَّیْخ الزَّانِیْ وَلَا الْعَجُوز الزَّانِیَة العائل الْفَقِیْر

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا' انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کی طرف دیکھے گا نہیں' انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا: عمر رسیدہ زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عمر رسیدہ زانی مرد' بوڑھی زانیہ عورت اور غریب (تکبر پسند) آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا۔

3599 - وَعَن سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا یدْخلُوْنَ الْجَنَّة الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْاِمَام الْكذَّاب والعائل المزهو

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّتقدم فِیْ بَاب صَدَقَة السِّرّ حَدِیْثُ اَبِیْ ذَر وَفِیْه وَالثَّلَاثَة الَّذِیْنَ یبغضهم اللّٰه

www.waseemziyai.com

الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْر المختال والغنی الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: عمر رسیدہ زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ عمر رسیدہ زانی' غریب متکبر اور ظالم خوشحال۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3600 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا ینظر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَی الأشیمط الزَّانِیْ وَلَا العائل المزهو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا ابْن لَهِیعَة وَحَدِیْثه حسن فِی المتابعات

الأشیمط تَصْغِیْر أشمط وَهُوَ من اخْتَلَط شعر رَأسه الْأسود بالأبیض

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) عمر رسیدہ زانی اور غریب تکبر پسند کی طرف نہیں دیکھے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔ فقط ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اور اس کی منقول روایت متابعات میں حسن شمار ہوگی۔

متن میں مذکور لفظ ''اشیمط'' ہے' جو لفظ ''اشمط'' کی تصغیر ہے' اس سے مراد ہے: وہ آدمی جس کے سر کے سیاہ بالوں میں سفید بال بھی مل جل گئے ہوں۔

3601 - وَعَن نَافِع مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدْخل الْجَنَّة مِسْکین مستکبر وَلَا شیخ زَان وَلَا منان علی اللّٰه بِعَمَلِهٖ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَة

الصَّباح بن خَالِدِ بْن اَبِیْ اُمَیَّة عَن رَافع وَرُوَاته اِلَی الصَّباح ثِقَات

❀—حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب متکبر' عمر رسیدہ زانی اور اپنے نیک عمل کے حوالے سے ذات باری پر احسان جتانے والا آدمی (تینوں) جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صباح بن خالد بن امیہ کی رافع کے حوالے سے منقول ہے اور صباح بن خالد تک اس

www.waseemziyai.com

کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3602 - وَرُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ فَذکر الحَدِیْثُ اِلٰی اَن قَالَ وَاِیَّاکُمْ وعقوق الْوَالِدین فَاِن ریح الْجَنَّة یُوجد من مسیرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا یجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شیخ زَان وَلَا جَار اِزَارہ خُیَلَاء اِنَّمَا الْکِبْرِیَاء للّٰه رب الْعَالمین

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی العقوق اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' اس وقت ہم سب جمع تھے (راوی نے ایک روایت بیان کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم والدین کی نافرمانی سے احتراز کرو' اس لیے جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت کے فاصلہ سے محسوس کی جائے گی' مگر اللہ تعالیٰ کی قسم! والدین کا نافرمان یا رشتہ داری کے حقوق نظر انداز کرنے والا یا بوڑھا زانی' یا تکبر سے تہبند لٹکانے والا آدمی' جنت کی خوشبو نہیں پاسکیں گے۔ بیشک بڑائی اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ پوری روایت نافرمانی سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3603 - وَرُوِیَ عَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن السَّمٰوَات السَّبع وَالْاَرْضین السَّبع لیلعن الشَّیْخ الزَّانِیْ وَاِن فروج الزناة لیؤذی اَهْلَ النَّارِ نَتن رِیْحهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بلاشبہ سات آسمان اور سات زمینیں عمر رسیدہ زانی پر لعنت کرتے ہیں اور زنا کاری کرنے والوں کی شرم گاہوں کی بدبو جہنمی لوگوں کے لیے اذیت کا باعث بنے گی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3604 - وَعَن رَاشد بن سعد المقرائی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِی مَرَرْت بِرِجَال تقرض جُلُوْدهمْ بمقاریض من نَار فَقُلْتُ من هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ الَّذِیْنَ یتزینون للزِّینَة قَالَ ثُمَّ مَرَرْت بجب منتن الرّیح فَسمِعت فِیْهِ أصواتا شَدِیْدَة فَقُلْتُ من هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ نسَاء کن یتزین للزِّینَة ویفعلن مَا لَا یحل لَهُنَّ

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِی الْغَیْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — راشد بن سعدہ مقرائی سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے ہوا' جن کے جسموں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جارہا تھا' میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں

www.waseemziyai.com

نے جواب میں کہا: یہ وہ لوگ ہیں' جو زیب وزینت پسند کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میرا گزر ایک بدبودار گڑھے کے پاس سے ہوا' اس سے مجھے تیز آوازیں سنائی دیں' میں نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ وہ عورتیں ہیں' جو زیب وزینت کرتی تھیں اور یہ ایسے کام کرتی تھیں' جو ان کے لیے حلال نہیں تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت آگے چل کر غیبت سے متعلق باب میں بھی آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3605 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُقِیْم علی الزِّنَا کعابد وثن

رَوَاهُ الخرائطی وَغَیْرِه

وَقد صَحَّ اَن مدمن الْخمر اِذا مَاتَ لَقِی اللّٰه کعابد وثن وَلَا شكّ اَن الزِّنَا اَشد وَأعظم عِنْد اللّٰه من شرب الْخمر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: مسلسل زنا کار آدمی بت پرستی کرنے والے آدمی کی مثل ہے۔

خرائطی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور مستند طور پر منقول ہے: مسلسل شراب نوشی کرنے والا آدمی جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے' تو وہ بت پرستی کرنے والے کے طور پر پیش ہوتا ہے بلاشبہ زنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت شدید اور بہت بڑا گناہ ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3606 - وَعَنْ مَیْمُوْنَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تزَال أمتِیْ بِخَیر مَا لم یفش فیهم ولد الزِّنَا فَاِذَا فَشَا فیهم ولد الزِّنَا فَأوشك اَن یعمهم اللّٰه بِعَذَاب

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن وَفِیْه ابْن اِسْحَاق وَقد صرح بِالسَّمَاعِ وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لَا تزَال أمتِیْ بِخَیر متماسك أمرهَا مَا لم یظْهر فیهم ولد الزِّنَا

وَتقدم فِیْ کتاب الْقَضَاء حَدِیْثُ ابْن عمر وَفِیْ آخِره وَاِذَا ظهر الزِّنَا ظهر الْفقر والمسکنة

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت ہمیشہ سلامتی پر رہے گی جب تک ان کے مابین زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے پھیل نہیں جائیں گے' تو ان پر بہت جلدی اللہ تعالیٰ کا عمومی عذاب نازل ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اس کی سند میں ابن اسحاق نامی راوی موجود ہے' جس کی سماعت کی تصریح موجود ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: اس وقت تک

www.waseemziyai.com

میری امت سلامتی پر قائم رہے گی' ان کا معاملہ مجتمع رہے گا' جب تک ان میں زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے عام نہیں ہو جائیں گے۔

اس سے قبل قضاء سے متعلق کتاب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ موجود ہیں: جب زنا عام ہو جائے گا' تو غربت اور مسکینی عام ہو جائیں گی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3607 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا ظھر الزِّنَا والربا فِیْ قَرْیَۃ فَقَدْ أحلُّوا بِاَنْفسِھِمْ عَذَاب اللّٰہ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جس آبادی میں زنا اور سود عام ہو جائے گا' تو وہ لوگ اپنی آبادی کے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال قرار دے دیتے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3608 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ذکر حَدِیْثا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْہِ مَا ظھر فِیْ قوم الزِّنَا اَوْ الرِّبَا اِلَّا أحلُّوا بِاَنْفسِھِمْ عَذَاب اللّٰہ

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جب کسی قوم میں زنا کاری یا سود خوری عام ہو جائے' تو ایسے لوگ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر دیتے ہیں۔

امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ روایت عمدہ سند سے نقل کرتے ہیں:

3609 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حِیْن نزلت آیَۃ الْمُلَاعنَۃ اَیّمَا امْرَاَۃ أدخلت علی قوم من لَیْسَ مِنْھُم فَلَیْسَتْ من اللّٰہ فِیْ شَیْءٍ وَّلَنْ یدخلھَا اللّٰہ فِیْ شَیْءٍ وَّلَنْ یدخلھَا اللّٰہ جنتہ وَاَیّمَا رجل جحد وَلَدہ وَھُوَ ینظر اِلَیْہِ احتجب اللّٰہ مِنْہُ یَوْم الْقِیَامَۃ وفضحہ علی رُؤُوْس الْاَوَّلین والآخرین

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب لعان کرنے والے کے حوالے سے آیات قرآنی نازل ہوئیں م (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو خاتون کسی قوم کے آدمی کو (اپنے گھر میں) داخل کرے' جس کا ان سے تعلق نہ ہو (پھر وہ زنا کے سبب بچہ جنم دے) تو اس عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نہ ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس خاتون کو کسی چیز میں داخل نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا' جو آدمی عالم

www.waseemziyai.com

ہونے کے باوجود اپنی اولاد کا انکار کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ماس سے حجاب کرے گا اور اسے پہلے اور بعد والے سب لوگوں کے سامنے ذلیل کرے گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3610 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَالَت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی الذَّنب أعظم عِنْد اللّٰہ قَالَ اَن تجْعَل للّٰہ ندا وَھُوَ خلقك قلت اِن ذٰلِكَ لعَظیم ثُمَّ اَی قَالَ اَن تقتل ولدك مَخَافَة اَن یطعم مَعَك قلت ثُمَّ اَی قَالَ اَن تُزَانِیَ حَلِیْلَة جَارك

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَھما وتلا ھٰذِہِ الْاٰیَة وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہ اِلٰھًا آخر یلق أثاما یُضَاعف لَہُ الْعَذَاب یَوْم الْقِیَامَة ویخلد فِیْہِ مھانا الْفرْقَان وَلَا یقتلُوْنَ النَّفس الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

الحلیلة بِفَتْح الْحَاء الْمُھْمَلَة ھِیَ الزَّوْجَة

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ' حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے عرض کیا: یہ تو بہت بڑا ہوا' پھر کون سا گناہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اپنے بچے کو اس نیت سے قتل کر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے' وہ اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ تعالیٰ حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ اس سے مختلف ہوگا' وہ زنا کا ارتکاب نہیں کرتے' جو آدمی ایسا کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔ قیامت کے دن اس کے لیے دگنا عذاب ہوگا اور وہ ذلیل وخوار ہوگا۔

متن میں مذکور لفظ ''الحلیلة'' میں 'ح' پر زبر ہے' جس کا معنی ہے: بیوی' زوجہ' رفیقہ حیات۔

3611 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْأسود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابہ مَا تَقولُوْنَ فِی الزِّنَا قَالُوْا حرَام حرمہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلہ فَھُوَ حرَام اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابہ لِاَن یَزْنِیَ الرجل بِعشر نسْوَة أیسر عَلَیْہِ من اَن یَزْنِیَ بِامْرَاَة جَارہ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀—حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: م زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ حرام عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا ہے' تو یہ تا قیامت حرام رہے گا' آپ نے فرمایا: کوئی آدمی دس خواتین سے زنا کا ارتکاب کرے' یہ اس کے لیے اس بات سے زیادہ آسان ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کی بیوی سے ارتکاب زنا کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3612 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِیْ بحليلة جَارِه لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يُزَكِّيه وَيَقُوْلُ ادخل النَّار مَعَ الداخلين

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا والخرائطی وَغَيْرِهمَا

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے والے آدمی کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا' اس کا تزکیہ نہیں کرے گا اور فرمائے گا: تم جہنم میں ہمیشہ رہنے والے لوگوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

امام ابن ابو دنیا' خرائطی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3613 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قعد على فرَاش مغيبة قيض اللّٰه لَهُ ثعبانا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة

المغيبة بِضَم الْمِيم وَكسر الْغَيْن وبسكونها اَيْضًا مَعَ كسر الْيَاء هِیَ الَّتِیْ غَابَ عَنْهَا زَوجهَا

❀—حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایسی خاتون کے بچھونے پر بیٹھے گا' جس کا خاوند نہ ہو' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المغیبۃ'' میں 'م' پر پیش ہے' جبکہ 'غ' کے نیچے زیر ہے' اور اسے ساکن بھی پڑھا گیا ہے' پھر بعد میں 'ی' ہے' جس کے نیچے زیر ہے۔ اس سے مراد ایسی خاتون ہے' جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

3614 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رفع الحَدِيْث قَالَ مثل الَّذِیْ يجلس على فرَاش المغيبة مثل الَّذِیْ ينهشه أسود من أساود يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

www.waseemziyai.com

الأساود الْحَيَّات وَاحِدهَا أسود

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت منقول ہے: جو آدمی ایسی خاتون کے بچھونے پر بیٹھے گا' جس کا شوہر موجود نہ ہو' تو اس کی مثال اس آدمی کی مثل ہے' جس کو قیامت کے دن سیاہ سانپ ڈسیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الاساود'' لفظ ''اسود'' کی جمع ہے۔ اس سے مراد ''سیاہ سانپ'' ہے۔

3615 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَة نسَاء الْمُجَاهدين على القاعدين كَحُرْمَةِ أمهاتهم مَا من رجل من القاعدين يخلف رَجُلًا من الْمُجَاهدين فِيْ اَهله فيخونه فيهم اِلَّا وقف لَهُ يَوْم الْقِيَامَة فَيَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاته مَا شَاءَ حَتّٰى يرضى ثُمَّ الْتفت اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظنكم رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْهِ اِلَّا نصب لَهُ يَوْم الْقِيَامَة فَقيل هٰذَا خَلفك فِيْ اَهْلك فَخذ من حَسَنَاته مَا شِئْت

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ كَابِيْ دَاوُد وَزَاد اَتَرَوْنَ يدع لَهُ من حَسَنَاته شَيْئًا

❀—حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد میں شامل ہونے والے لوگوں کی خواتین کی حرمت وعصمت پیچھے رہنے والے لوگوں کی ماؤں کی مثل ہے۔ پیچھے رہنے والے لوگوں میں سے جو مجاہدین کے اہل خانہ کی نگرانی کرتا ہو' پھر وہ اس کے اہل خانہ سے خیانت کا مرتکب ہو' تو اسے مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا' تو وہ (مجاہد) اس کے اعمال خیر میں جتنے چاہے گا' وصول کر سکے گا' گویا جتنے وہ پسند کرے گا حتیٰ کہ وہ راضی ہو جائے گا (راوی کا بیان ہے:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے' پھر آپ نے فرمایا: تمہارا کیا گمان ہے؟

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: اس آدمی کو قیامت کے دن مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا' یوں کہا جائے گا: یہ وہ آدمی ہے' جو تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے اہل خانہ کا نگران بنا تھا' تو تم اس کے نیک اعمال سے جتنے چاہو' وصول کر سکتے ہو۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل نقل کی ہے۔ یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: تمہارا کیا گمان ہے' وہ اس کی نیکیوں میں سے کوئی چیز باقی رہنے دے گا؟

فصل

3616 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِيْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبهُ مُعَلّق بالمساجد وَرَجُلَان تحابا فِي اللّٰه اجْتمعَا عَلَيْهِ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وَجمال فَقَالَ اِنِّيْ

www.waseemziyai.com

اَخَافُ اللّٰہَ وَرجل تصدق بِصَدقَة فأخفاها حَتّٰی لَا تعلم شِمَالہ مَا تنفق یَمِیْنہ وَرجل ذکر اللّٰہ خَالِیا فَفَاضَتْ عَیناہُ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سات قسم کے ایسے لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ عطا کرے گا' جب اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: سلطان عادل' وہ انسان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو' وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ وابستہ رہتا ہو' دو ایسے آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہوں' اس کے سبب وہ جمع ہوتے ہوں اور اس کے سبب وہ الگ ہوتے ہوں' ایک وہ خوشحال نوجوان ہے' جسے کوئی خوبصورت خاتون گناہ کی دعوت دے' وہ یہ بات کہہ کر انکار کردے: میں اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہوں' ایک وہ آدمی جو کوئی چیز صدقہ کرے' اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہوسکے کہ دائیں ہاتھ نے کیا چیز خرچ کی ہے' ایک وہ آدمی جو علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہوں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3617 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یحدث حَدِیْثا لَو لم أسمعہُ اِلَّا مرّة اَوْ مرَّتَیْنِ حَتّٰی عد سبع مَرَّات وَلٰکِن سمعته اکثر من ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ الکفل من بنی اِسْرَائِیْل وَکَانَ لَا یتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْہُ امْرَاَة فَاَعْطَاھَا سِتِّیْنَ دِیْنَارا علی اَن یَطَأھَا فَلَمَّا أرادھا علی نَفسھَا ارتعدت وبکت فَقَالَ مَا یبکیك قَالَتْ لِاَن ھٰذَا عمل مَا عملته وَمَا حَملَنِیْ عَلَیْہِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلین اَنْت ھٰذَا من مَخَافَة اللّٰہ فَاَنا اَحْرٰی اذھبی فلك مَا اَعطیتك وَوَاللّٰہِ لَا أعصیه بعْدھَا اَبَدًا فَمَاتَ من لیلته فَأصْبح مَکْتُوْبًا علی بَابه اِن اللّٰہ قد غفر للکفل فَعجب النَّاس من ذٰلِك

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ بات میں نے آپ کی زبانی ایک سے زائد بار سنی ہے' حتیٰ کہ سات بار بھی اسے شمار کیا گیا ہے' میں نے آپ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں ''کفل'' نامی آدمی تھا' وہ کبھی بھی کسی گناہ سے احتراز نہیں کرتا تھا' ایک دفعہ ایک خاتون اس کے پاس آئی' اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار اس مقصد کے لیے دیے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرے گا۔ حسب معاہدہ جب وہ اس خاتون سے زنا کا مرتکب ہونے لگا' تو وہ کانپنے لگی اور رونے لگی' کفل نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے خوف کی وجہ سے اتنا ڈر رہی ہو' تو پھر میں بھی حقدار بلکہ زیادہ لائق ہوں کہ میں ڈروں' تم جاسکتی ہو' جو کچھ میں نے تمہیں پیش کیا ہے' وہ تمہارا ٹھہرا' قسم بخدا! اس کے بعد میں کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب نہیں کروں گا' اسی شب اس کی وفات ہوگئی' تو دوسرے روز اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کفل کی بخشش کردی ہے' تو لوگ اس پر بہت متعجب ہوئے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ سند صحیح ہے۔

3618 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ انْطَلِقُ ثَلَاثَۃ نفر مِمَّن کَانَ قبلکُمْ حَتّٰی أواھم الْمبیت اِلٰی غَار فدخلوہ فانحدرت صَخْرَۃ من الْجَبَل فَسدتْ عَلَیْھِمُ الْغَار فَقَالُوْا اِنَّہٗ لَا ینجیکم مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃ اِلَّا اَن تدعوا اللّٰہ بِصَالح اَعْمَالُکُمْ فَذکر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ الْاٰخر اَللّٰھُمَّ کَانَت لی ابْنۃ عَم کَانَت اَحَبَّ النَّاس اِلَیّ فأردتھا علی نَفسھَا فامتنعت منی حَتّٰی ألمت بھَا سنۃ من السنین فجاء تنی فأعطیتھا عِشْرِیْنَ وَمِائَۃ دِیْنَار علی اَن تخلی بینی وَبَیْن نَفسھَا فَفعلت حَتّٰی اِذا قدرت عَلَیْھَا قَالَت

لَا أحل لَک اَن تفض الْخَاتم اِلَّا بِحقِّہِ فتحرجت من الْوُقُوْع عَلَیْھَا فَانْصَرَفت عَنْھَا وَھِی اَحَبَّ النَّاس اِلَیّ وَترکت الذَّھَب الَّذِیْ أعطیتھَا

اَللّٰھُمَّ اِن کنت فعلت ذٰلِکَ ابْتِغَاء وَجھک فافرج عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ فانفرجت الصَّخْرَۃ الحَدِیْث

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّتقدم بِتَمَامِہٖ فِی الْاِخْلَاص وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِنَحْوِہٖ وَیَاْتِیْ فِیْ بر الْوَالِدین اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

ألمت ھُوَ بتَشْدِید الْمِیْم وَالْمرَاد بِالسنۃِ الْعَام المقحط الَّذِیْ لم تنْبت الْاَرْض فِیْہِ شَیْئًا سَوَاء نزل غیث أم لم ینزل وَمرَادہ اَنَّہٗ حصل لَھَا احْتِیَاج وفاقۃ بِسَبَب ذٰلِک

وَقَولہ تفض الْخَاتم ھُوَ کِنَایَۃ عَن الْوَطْء

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی کہیں جا رہے تھے' رات گزارنے کے لیے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی' وہ اس میں داخل ہو گئے۔ پہاڑ کی بلندی سے ایک پتھر پھسلا جو غار کے منہ پر آ کر رک گیا' غار کا منہ مکمل طور پر بند ہو گیا' ان لوگوں نے باہم مشاورت کی اور کہا: اب ہمیں اس پتھر سے اس صورت میں نجات مل سکتی ہے کہ ہم میں سے ہر آدمی اپنے خاص نیک عمل کے وسیلہ سے دعا کرے (اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں:) ایک آدمی نے یوں کہا: اے میرے پروردگار! میری ایک چچازاد ہمشیرہ تھی' جو میرے ہاں بہت محبوبہ تھی' میں اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرنا چاہتا تھا' مگر وہ مجھے اس عمل کی اجازت نہیں دیتی تھی' حتیٰ کہ ایک دفعہ اسے قحط سالی لاحق ہوئی تو میرے ہاں آئی' میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ مجھے زنا کرنے کا موقع فراہم کرے گی' اس نے حسب وعدہ ایسا ہی کیا' جب میں اس کے نزدیک ہوا' تو اس نے کہا: میں تمہارے لیے یہ عمل حلال قرار نہیں دے سکتی کہ تم مہر کو ناجائز طریقہ سے' توڑ ڈالو' تو میں نے اس سے زنا کرنے سے گریز کیا' اس سے الگ ہو گیا جبکہ وہ میرے ہاں سب سے زیادہ محبوبہ تھی' جو سونا میں نے اسے فراہم کیا تھا' وہ بھی میں نے اسے معاف کر دیا۔اے پروردگار! اگر میں نے

www.waseemziyai.com

یہ سب کچھ تیری خوشنودی کے حصول کے لیے کیا تھا' تو ہمیں اس صورتحال سے نجات عطا کر' پتھر اپنی جگہ سے قدرے ہٹ گیا..... الحدیث۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے قبل اخلاص سے متعلق باب میں بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اپنی صحیح میں بطور منقول حدیث اس کی مثل نقل کی ہے۔ والدین سے حسن سلوک سے متعلق باب میں بھی یہ روایت آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

متن میں مذکور لفظ ''المت'' میں 'م' پر تشدید ہے' اس سے مراد ایسا سال ہے' جس میں قحط سالی پیش آئی ہو' اس سال پیداوار بالکل نہ ہوئی ہو خواہ بارش نازل ہوئی' یا نہ نازل ہوئی ہو۔ یہاں اس سے مراد ہے عورت کو ضرورت و فاقہ کی صورت پیش آئی ہو۔

متن میں مذکور الفاظ ''تفض الخاتم'' یہ زنا کرنے سے کنایہ ہے۔

3619 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا شباب قُرَیْش احْفَظُوا فروجکم لَا تَزْنُوْا اَلا من حفظ فرجه فَلهُ الْجنَّة

رَوَاہُ الْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قریش کے نوجوانو! تم اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' زنا کاری سے احتراز کرو' خبردار! جو آدمی اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایات نقل کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دونوں (شیخین) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3620 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی یَا فتیَان قُرَیْش لَا تَزْنُوْا فَاِنَّهُ من سلم لَهُ شبابه دخل الْجنَّة

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: اے قریش کے نوجوانو! تم زنا سے بچو! اس لیے جو آدمی اپنی جوانی صحیح وسلامت رکھتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

3621 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وحصنت فرجهَا وأطاعت بَعْلهَا دخلت من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ ت

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خاتون پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہو' وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی تابع فرمان ہو' تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو سکے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3622 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يضمن لي مَا بَيْن لحييْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ تَضَمَّنت لَهُ بِالْجنَّةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهِمَا

قَالَ الْحَافِظِ الْمُرَاد بِمَا بَيْن لحييْهِ اللِّسَان وَبِمَا بَيْن رجلَيْهِ الْفرج

واللحيان هما عظما الحنك

❀—حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان چیز (زبان کی) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کی ضمانت فراہم کرتا ہے' میں اسے جنت کی ضمانت فراہم کرتا ہوں۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں: امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس مقام پر دونوں جبڑوں کے مابین سے مراد ''زبان'' ہے' جبکہ دونوں ٹانگوں کے مابین سے مراد ''شرمگاہ'' ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''لحیان'' سے دونوں جبڑے مراد ہیں۔

3623 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ مَا بَيْن لحييْهِ وَشر مَا بَيْن رجلَيْهِ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو دونوں جبڑوں والی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے مابین چیز (شرمگاہ) کو شر سے محفوظ رکھے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

3624 - وَعَنْ اَبِيْ رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ مَا بَيْن فقميه وفخذيه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

الفقمان بِسُكُون الْقَاف هما اللحيان

❀—حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے دونوں جبڑوں کے مابین اور اپنی دونوں ٹانگوں کے مابین چیز کی حفاظت کرے گا' وہ جنت میں جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''فقمان'' میں 'ق' ہے اور اس سے مراد دونوں جبڑے ہیں۔

3625 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من حفظ مَا بَیْن فقمیه وفرجه دخل الْجَنَّة

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ ورواتهما ثِقَات

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دونوں جبڑوں کے مابین چیز کی اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ دونوں کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

3626 - وَفِیْ رِوَایَةِ الطَّبَرَانِیّ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أحدثك ثِنْتَیْنِ من فعلهمَا دخل الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یحفظ الرجل مَا بَیْن فقمیه وَمَا بَیْن رجلَیْهِ

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: راوی کا بیان ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو چیزوں کے حوالے سے نہ بتاؤں جو آدمی یہ کام کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جو آدمی اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان چیز اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان چیز کی حفاظت کرتا ہے۔

3627 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لی سِتا من اَنفسكُمْ أضمن لكم الْجَنَّة اصدقوا اِذا حدثتم وأوفوا اِذا وعدتم وأدوا اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا أبصاركم وَكفوا اَیْدِیكُم

رَوَاہُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن عبد الْمطلب بن عبد اللّٰہ بن حنْطَب عَن عبَادَة وَلَمْ یسمع مِنْهُ

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ اپنی ذات کے بارے میں مجھے چھ امور کی ضمانت دو' تو میں تمہیں جنت کی ضمانت فراہم کرتا ہوں۔ بات کرتے وقت تم لوگ سچ بولو' تم جب کوئی وعدہ کرو' تو اسے پورا کرو' جب کسی معاملہ میں تمہیں آمین بنایا جائے' تو تم وہ امانت واپس کرو' تم اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو' تم اپنی نظروں کو جھکا کر رکھو اور تم اپنے ہاتھ اپنے قابو میں رکھو۔

امام احمد' امام ابن ابودنیا اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب لوگوں نے یہ روایت عبدالمطلب بن عبداللہ بن حنطب کی وساطت سے حضرت

www.waseemziyai.com

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ عبدالمطلب بن عبداللہ کا حضب سے سماع ثابت نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ اللَّوَاطِ وَاِتْیَانِ الْبَھِیْمَۃِ وَالْمَرْاَۃِ فِیْ دُبُرِھَا سَوَاءٌ کَانَتْ زَوْجَتُہٗ اَوْ اَجْنَبِیَّۃٌ

باب: لواطت کرنے' جانور سے بدفعلی کرنے' خاتون کے پچھلے مقام میں قربت کرنے' خواہ وہ اس کی بیوی ہو یا اجنبی عورت' کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

3628 - عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے حوالے سے زیادہ اندیشہ قوم لوط کے عمل کے مرتکب ہونے کا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3629 - وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَھْدَ اِلَّا کَانَ الْقَتْلُ بَیْنَھُمْ وَلَا ظَھَرَتِ الْفَاحِشَۃُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْمَوْتَ وَلَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّکَاۃَ اِلَّا حُبِسَ عَنْھُمُ الْقَطْرُ

رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ وَالْبَزَّارُ وَالْبَیْھَقِیُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ بِنَحْوِہٖ وَلَفْظُ ابْنِ مَاجَہ قَالَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُھَاجِرِیْنَ خَمْسُ خِصَالٍ اِذَا ابْتُلِیْتُمْ بِھِنَّ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تُدْرِکُوْھُنَّ لَمْ تَظْھَرِ الْفَاحِشَۃُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِھَا اِلَّا فَشَا فِیْھِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَکُنْ مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِھِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا الْحَدِیْثَ

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کوئی قوم عہد شکنی کی مرتکب ہوتی ہے' تو ان میں قتل و غارت عام ہو جاتی ہے' جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان پر موت کو مسلط کر دیتا ہے' اور جب کسی قوم میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا انکار عام ہو جائے' تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ' امام بزار اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ

www.waseemziyai.com

رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت مہاجرین! پانچ امور کے حوالے سے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ تم انہیں پاؤ' جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جائے حتیٰ کہ کھلے عام اس کا ارتکاب ہونے لگے' تو ان لوگوں طاعون اور دیگر امراض عام ہو جاتے ہیں' جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھے..... الحدیث۔

3630 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا ظلم اَهْلُ الذِّمَّة كَانَت الدولة دولة الْعَدو وَاِذَا كثر الزِّنَا كثر السباء وَاِذَا كثر اَللِّوَاطَةُ رفع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَده عَن الْخلق فَلَا يُبَالِیْ فِیْ اَی وَاد هَلَكُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِيْه عبد الْخَالِق بن زيد بن وَاقد ضَعِيْفٍ وَلَمْ يتْرك

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل ذمہ پر ظلم کیا جاتا ہے' تو حکومت دشمن کی حکومت بن جاتی ہے' جب زنا کاری کی کثرت ہو جاتی ہے' تو قید میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب قوم لوط کا عمل (لواطت) عام ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے اپنا دست شفقت کھینچ لیتا ہے' پھر وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ کون کس وادی میں ہلاکت کا شکار ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں عبدالخالق بن زید بن واقد نامی راوی ضعیف ہے' مگر اسے متروک قرار نہیں دیا جا سکتا۔

3631 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه سَبْعَة من خلقه من فَوق سبع سماواته وردد اللَّعْنَة على وَاحِد مِنْهُم ثَلَاثًا وَلعن كل وَاحِد مِنْهُم لعنة تكفيه قَالَ مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من ذبح لغير اللّٰه مَلْعُوْن من اَتَى شَيْئًا من الْبَهَائِم مَلْعُوْن من عق وَالِدِيهِ مَلْعُوْن من جمع بَيْن امْرَاَة وابنتها مَلْعُوْن من غير حُدُوْد الْاَرْض مَلْعُوْن من ادّعى اِلٰى غير موَالِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح اِلَّا مُحرز بن هَارُوْن التَّيْمِیّ وَيُقَال فِيْهِ مُحرز بالاهمال وَرَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ هَارُوْن أخی مُحَرر وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ كِلَاهُمَا واه لٰكِن مُحرز قد حسن لَهُ التِّرْمِذِیّ وَمَشاهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ أصلح حَالا من اَخِيْه هَارُوْن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ نے سات قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے۔ ان میں سے ایک پر تین بار جبکہ باقی پر ایک بار لعنت کی ہے' جو ان سب لوگوں کے لیے کفایت کر جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ملعون ہے' جو قوم لوط کے عمل کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ آدمی ملعون ہے' جو

www.waseemziyai.com

قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو قوم لوط کے عمل کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ آدمی ملعون ہے' جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو کسی جانور سے بدفعلی کا مرتکب ہوتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو خاتون اور اس کی بیٹی (زنا کے لیے جمع کرتا ہے) وہ آدمی ملعون ہے' جو زمین کی حدود میں تبدیلی کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم محرز بن ہارون تیمی کا حکم مختلف ہے۔ مشہور ہے کہ محزم کا اصل نام الہمال ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو محرز کا بھائی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ دونوں واہی ہیں' مگر محرز کی روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حسن قرار دیتے ہیں۔ بعض نے اس کا ساتھ دیا ہے' اور بعض نے کہا: یہ اپنے بھائی ہارون کی بنسبت بہتر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3632 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰہ من ذبح لغیر اللّٰہ وَلعن اللّٰہ من غیر تخوم الْاَرْض وَلعن اللّٰہ من کمہ أعمی عَن السَّبِیْل وَلعن اللّٰہ من سبّ وَالِدیہِ وَلعن اللّٰہ من تولی غیر موَالِیْہ وَلعن اللّٰہ من عمل عمل قوم لوط قَالَھَا ثَلَاثًا فِیْ عمل قوم لوط

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ وَعند النَّسَائِیّ آخِرہ مکررا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت جو حدود زمین تبدیل کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو کسی نابینا کو راستہ سے بھٹکاتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو اپنے والدین سے بدتمیزی کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو اپنے آقا کی بجائے کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو قوم لوط کے عمل کا مرتکب ہوتا ہو' قوم لوط کے عمل کے بارے میں آپ نے یہ الفاظ تین بار استعمال کیے ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا آخری حصہ تکرار سے نقل کیا ہے۔

3633 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃ یُصْبِحُونَ فِیْ غضب اللّٰہ

وَیُمْسُوْنَ فِیْ سخط اللّٰہ

قلت من ھم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ المتشبھون من الرِّجَال بِالنسَاء والمتشبھات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ وَالَّذِیْ یَاْتِی الْبَھِیْمَۃ وَالَّذِیْ یَاْتِی الرِّجَال

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق مُحَمَّد بن سَلام الْخُزَاعِیّ وَلَا یعرف عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ الْبُخَارِیّ لَا یُتَابع علی حَدِیْثه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: چار قسم کے لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی میں شام کرتے ہیں' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مرد' مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں' وہ آدمی جو جانور سے جماع کرتا ہے' اور وہ آدمی جو مرد سے لواطت کرتا ہے۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن سلام خزاعی اور اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

3634 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجدتموه یعْمل عمل قوم لوط فَاقْتُلُوا الْفَاعِل وَالْمَفْعُوْل بِهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیّ کلهم من رِوَایَةِ عَمْرو بن اَبِیْ عَمْرو عَن عِکْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَعَمْرو هٰذَا قد احْتج بِهِ الشَّیْخَانِ وَغَیْرِهمَا وَقَالَ ابْن معِیْن ثِقَة یُنکر عَلَیْهِ حَدِیْثُ عِکْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس یَعْنِیْ هٰذَا

انْتهی

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسے شخص کو پاؤ جس نے قوم لوط سا عمل کیا ہو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے عمرو بن ابوعمرو اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ عمرو بن ابوعمرو نامی راوی سے شیخین رحمہم اللہ تعالیٰ نے استدلال کیا ہے۔ مزید محدثین نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' مگر ان کی روایت کا انکار کیا گیا ہے' جو اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کا مقصد یہی ایک روایت تھی۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

3635 - وروی اَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرُهٗ بِالْاِسْنَادِ الْمَذْکُور عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَی بَهِیْمَة فَاقْتُلُوْهُ واقتلوها مَعَه

قَالَ الْخطابِیّ قد عَارض هٰذَا الْحَدِیْثِ نهی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن قتل الْحَیَوَان اِلَّا لمأكلة

❀—امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے مذکور سند سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

www.waseemziyai.com

قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو قوم لوط کے عمل کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ آدمی ملعون ہے' جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو کسی جانور سے بدفعلی کا مرتکب ہوتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو خاتون اور اس کی بیٹی (زنا کے لیے جمع کرتا ہے) وہ آدمی ملعون ہے' جو زمین کی حدود میں تبدیلی کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم محرز بن ہارون تیمی کا حکم مختلف ہے۔ مشہور ہے کہ محزم کا اصل نام الہمال ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو محرز کا بھائی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ دونوں واہی ہیں' مگر محرز کی روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حسن قرار دیتے ہیں۔ بعض نے اس کا ساتھ دیا ہے' اور بعض نے کہا: یہ اپنے بھائی ہارون کی بنسبت بہتر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3632 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰہ من ذبح لغیر اللّٰہ وَلعن اللّٰہ من غیر تخوم الْاَرْض وَلعن اللّٰہ من کمہ أعمی عَن السَّبِیْل وَلعن اللّٰہ من سبّ وَالِدیہِ وَلعن اللّٰہ من تولی غیر موَالِیْہ وَلعن اللّٰہ من عمل عمل قوم لوط قَالَھَا ثَلَاثًا فِیْ عمل قوم لوط

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْبَیْھَقِیّ وَعند النَّسَائِیّ آخِرہ مکررا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت جو حدود زمین تبدیل کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو کسی نابینا کو راستہ سے بھٹکاتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو اپنے والدین سے بدتمیزی کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو اپنے آقا کی بجائے کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' اس آدمی پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو قوم لوط کے عمل کا مرتکب ہوتا ہو' قوم لوط کے عمل کے بارے میں آپ نے یہ الفاظ تین بار استعمال کیے ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا آخری حصہ تکرار سے نقل کیا ہے۔

3633 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃ یُصْبِحُونَ فِیْ غضب اللہ

وَیُمْسُوْنَ فِیْ سخط اللّٰہ

قلت من ھم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ المتشبھون من الرِّجَال بِالنسَاء والمتشبھات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ وَالَّذِیْ یَاْتِی الْبَھِیْمَۃ وَالَّذِیْ یَاْتِی الرِّجَال

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق مُحَمَّد بن سَلام الْخُزَاعِیّ وَلَا یعرف عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ الْبُخَارِیّ لَا یُتَابع علی حَدِیْثه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: چار قسم کے لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی میں شام کرتے ہیں' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مرد' مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں' وہ آدمی جو جانور سے جماع کرتا ہے' اور وہ آدمی جو مرد سے لواطت کرتا ہے۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن سلام خزاعی اور اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

3634 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجدتموه یعْمل عمل قوم لوط فَاقْتُلُوا الْفَاعِل وَالْمَفْعُوْل بِهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیّ کلهم من رِوَایَةِ عَمْرو بن اَبِیْ عَمْرو عَن عِکْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَعَمْرو هٰذَا قد احْتج بِهِ الشَّیْخَانِ وَغَیْرهمَا وَقَالَ ابْن مَعِیْن ثِقَة یُنکر عَلَیْهِ حَدِیْث عِکْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس یَعْنِیْ هٰذَا

انْتهی

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسے شخص کو پاؤ جس نے قوم لوط سا عمل کیا ہو' تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے عمرو بن ابوعمرو اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ عمرو بن ابوعمرو نامی راوی سے شیخین رحمہم اللہ تعالیٰ نے استدلال کیا ہے۔ مزید محدثین نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' مگر ان کی روایت کا انکار کیا گیا ہے' جو اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کا مقصد یہی ایک روایت تھی۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

3635 - وروی اَبُوْ دَاوُد وَغَیْرُهٗ بِالْاِسْنَادِ الْمَذْکُور عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَی بَهِیْمَة فَاقْتُلُوْهُ واقتلوها مَعَه

قَالَ الْخطابِیّ قد عَارض هٰذَا الْحَدِیْث نهی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن قتل الْحَیَوَان اِلَّا لمأكلة

❀—امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے مذکور سند سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

www.waseemziyai.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے' جو آدمی کسی جانور سے بدفعلی کا ارتکاب کرتا ہے' تم اس آدمی اور جانور دونوں کو قتل کر ڈالو۔

3636 - وروی الْبَیْهَقِیّ اَیْضًا عَن مفضل بن فضَالة عَنِ ابْنِ جریج عَن عِکْرِمَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِل وَالْمَفْعُوْل بِهٖ وَالَّذِیْ یَاْتِی الْبَهِیْمَة

قَالَ الْبَغَوِیّ اخْتلف اَهْلُ الْعلم فِیْ حد اللوطی فَذهب اِلٰی اَن حد الْفَاعِل حد الزِّنَا اِن کَانَ مُحصنا یرْجم وَاِن لم یکن مُحصنا یجلد مائَة وَهُوَ قَول سعید بن الْمسیب وَعَطَاء بن اَبِیْ رَبَاح وَالْحسن وَقَتَادَة وَالنَّخَعِیّ وَبِه قَالَ الثَّوْرِیّ وَالْاَوْزَاعِیّ وَهُوَ قَول الشَّافِعِی ویحکی اَیْضًا عَنْ اَبِیْ یُوْسُف وَمُحَمّد بن الْحسن

وَعَلَی الْمَفْعُوْل بِهٖ عِنْد الشَّافِعِی علی هٰذَا القَوْل جلد مائَة وتغریب عَام رَجُلًا کَانَ اَوْ امْرَاَة مُحصنا کَانَ اَوْ غَیْرَ مُحصن

وَذهب قوم اِلٰی اَن اللوطی یرْجم مُحصنا کَانَ اَوْ غیر مُحصن

رَوَاهُ سعید بن جُبَیر وَمُجاهد عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَن الشّعبِیّ وَبِه قَالَ الزُّهْرِیّ وَهُوَ قَول مَالك وَأحمد وَاِسْحَاق وروی حَمَّاد بن اِبْرَاهِیْمَ عَن اِبْرَاهِیْمَ یَعْنِیْ النَّخعِیّ قَالَ لَو کَانَ اَحد یَسْتَقِیْم اَن یرْجم مرَّتَیْنِ لرجم اللوطی

وَالْقَوْل الْاٰخر للشَّافِعِیّ اَنَّهٗ یقتل الْفَاعِل وَالْمَفْعُوْل بِهٖ کَمَا جَاءَ فِی الحَدِیْثِ انْتهی

قَالَ الْحَافِظ حرق اللوطیة بالنَّار اَرْبَعَة من الْخُلَفَاء اَبُوْ بَکْرِ الصّدیق وَعلی بن اَبِیْ طَالِبٍ وَعبد اللّٰه بن الزبیر وَهِشَام بن عبد الْملك

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مفضل بن فضالہ' ابن جریج اور عکرمہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم یہ عمل بد کرنے والے' جس کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہو' جس آدمی نے جانور سے بدفعلی کا ارتکاب کیا ہو' اسے قتل کر ڈالو۔

علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: قوم لوط کے عمل کے مرتکب آدمی کی حد کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض حضرات کا موقف ہے کہ ایسے آدمی پر حد زنا جاری کی جائے گی' اگر وہ شادی شدہ ہو' تو اسے سنگسار کیا جائے گا' اگر وہ غیر شادی شدہ ہو' تو اسے ایک سو کوڑے مارے جائیں گے۔ سعید بن مسیّب' عطاء بن ابی رباح' حسن بصری' قتادہ اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی نظریہ ہے۔ امام سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام شافعی' امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ سے اس کی مثل منقول ہے۔ وہ آدمی جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو' امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق اسے ایک سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا دی جائے گی' خواہ وہ مرد ہو' یا خاتون ہو' شادی شدہ ہو' یا غیر شادی شدہ ہو۔

بعض علماء کا موقف ہے کہ قوم لوط کے عمل کے مرتکب آدمی کو سنگسار کیا جائے گا' خواہ وہ شادی شدہ ہو' یا غیر شادی شدہ ہو' سعید بن جبیر اور مجاہد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ امام شعبی اور امام زہری رحمہما اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے اس کے مطابق فتویٰ جاری کیا ہے۔

امام مالک' امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا نظریہ بھی یہی ہے۔ امام حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اگر یہ بات درست ہوتی کہ قوم لوط کے عمل کے مرتکب آدمی کو دوبار سنگسار کیا جائے' تو اسے ضرور دوبار سنگسار کیا جاتا۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ثانی یہ ہے کہ ایسا کرنے والا آدمی اور جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو' دونوں کو قتل کیا جائے گا' جس طرح حدیث میں منقول ہے۔ یہاں تک علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ایسا عمل کرنے والے آدمی کو آگ میں جلانے کی سزا دی تھی۔ ان میں حضرت صدیق اکبر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن زبیر اور ہشام بن عبدالملک رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

3637 - وروی ابن ابی الدنیا ومن طریقه البیهقی باسناد جید عن محمد بن المنکدر ان خالد بن الولید کتب الی ابی بکر الصدیق رضی الله عنه انه وجد رجلا فی بعض ضواحی العرب ینکح کما تنکح المراة فجمع لذلك ابو بکر اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وفیهم علی بن ابی طالب فقال علی ان هذا ذنب لم تعمل به امة الا امة واحدة ففعل الله بهم ما قد علمتم أری ان تحرقه بالنار فاجتمع رای اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یحرق بالنار فأمر ابو بکر ان یحرق بالنار

❀ — امام ابن ابو دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بیہقی اور امام محمد بن منکدر رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے لکھا ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا کہ عرب کے بعض علاقہ جات میں یہ چیز پائی جاتی ہے کہ وہاں مرد کے ساتھ اسی طرح نکاح کیا جاتا ہے' جس طرح خاتون کے ساتھ کیا جاتا ہے' اس حوالے سے صورتحال پر قابو پانے کے لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو جمع کیا' اس موقع پر حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے' جو صرف ایک امت نے کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے نتیجہ میں ان پر جو عذاب نازل کیا تھا' آپ اسے خوب جانتے ہیں۔ اس بارے میں میرا موقف یہ ہے کہ اسے آگ میں جلایا جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار اس بات پر متفق ہو گئے کہ ایسے عمل کے مرتکب آدمی کو آگ میں جلانے کی سزا دی جائے' تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے' تو ثیق کر کے اسے آگ میں جلانے کی سزا مقرر کر دی۔

3638 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تقبل لَهُمْ شَهَادَةٌ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه الرَّاکِب والمرکوب والراکبة والمرکوبة وَالْاِمَام الجائر

حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ جدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی یہ گواہی بھی قبول نہیں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' سوار ہونے والا آدمی اور جس پر سوار ہوا جائے' سوار ہونے والی خاتون اور جس پر سوار ہو جائے اور ظالم حکمران۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جو نہایت غریب ہے' اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3639 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینظر اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رجل اَتَی رَجُلًا اَوْ امْرَاَۃ فِیْ دبرھَا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایسے آدمی کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرے گا' جو کسی آدمی یا خاتون کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کا ارتکاب کرتا ہو۔

امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3640 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھِیَ اللوطیۃ الصُّغْرٰی یَعْنِیْ الرجل یَاْتِیْ امْرَاَتہ فِیْ دبرھَا

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورجالھما رجال الصَّحِیْح

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: لواطت صغریٰ ذلیل قوم کا کام ہے (راوی کا بیان ہے:) اس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آدمی کا عورت کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرنا ہے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3641 - وَعَن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَحْیوا فَاِن اللّٰہ لَا یستحیی من الْحق وَلَا تَاْتُوا النِّسَاء فِیْ أدبارھن

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀—حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: تم حیاء اختیار کرو! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا اور تم لوگ خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں جماع مت کرو۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3642 - وَعَن خُزَیْمَۃ بن ثَابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ لَا یستحیی من الْحق ثَلَاث مَرَّات لَا تَاْتُوا النِّسَاء فِیْ أدبارھن

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ بأسانید اَحدھَا جید

❀—حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حق بات

www.waseemziyai.com

سے حیا نہیں کرتا۔ آپ نے یہ بات تین دفعہ کہی' پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں جماع نہ کرو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختلف اسناد سے نقل کیا ہے۔ جن میں سے ایک سند عمدہ بھی ہے۔

3643 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَن محاش النِّسَاء

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتہ ثِقَات وَالدَّارَقُطْنِیّ

وَلَفْظِہٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَحْیوا من اللّٰہ فَاِن اللّٰہ لَا یستحیی من الْحق لَا یحل مأتاك النِّسَاء فِیْ حشوشھن

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی پچھلی شرم گاہ میں (جماع کرنے سے) منع کیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے حیا کرو! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا' خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرنا حلال نہیں ہے۔

3644 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لعن اللّٰہ الَّذِیْنَ یأتونَ النِّسَاء فِیْ محاشھن

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ عبد الصَّمد بن الْفضل المحاش بِفَتْح الْمِیْم وَبِالْحَاءِ الْمُھْمَلَة وَبعد الْألف شین مُعْجَمَة مُشَدَّدَة جمع محشة بِفَتْح الْمِیْم وَکسرھَا وَھِی الدبر

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے' جو عورتوں کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالصمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المحاش'' میں 'م' اور 'ح' دونوں پر زبر ہے۔ اس کے بعد 'ا' ہے' پھر 'ش' ہے' جس پر تشدید ہے یہ لفظ ''محشۃ'' کی جمع ہے۔ اس میں 'م' پر زبر ہے' اور اس کے نیچے زیر بھی پڑھی گئی ہے' اور اس کا مطلب ہے: خاتون کی پچھلی شرم گاہ۔

3645 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَتَی النِّسَاء فِیْ أعجازھن فَقَدْ کفر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتہ ثِقَات

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی خاتون کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرتا ہے' وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3646 - وروی ابن ماجہ وَالْبَیْھَقِیّ کِلَاھُمَا عَن الْحَارِث بن مخلد عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینظر اللّٰہ اِلٰی رجل جَامع امْرَاَۃ فِیْ دبرھَا

❀—امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے خالد بن مخلد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی طرف نظر نہیں کرے گا' جو خاتون سے اس کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرتا ہے۔

3647 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من اَتَی امْرَاَۃ فِیْ دبرھَا رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوٗد

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: وہ آدمی ملعون ہے' جو خاتون کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرتا ہے۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3648 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَی حَائِضًا اَوْ امْرَاَۃ فِیْ دبرھَا اَوْ کَاھِنًا فَصدقہُ کفر بِمَا أنزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْ دَاوٗد اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ فَقَدْ بری ء مِمَّا أنزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْہُ من طَرِیْق حَکِیْم الْاَثْرَم عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃ وَھُوَ طریف بن خَالِد عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَسُئِلَ عَلِیّ بن الْمَدِیْنِیّ عَن حَکِیْم من ھُوَ فَقَالَ أعیانا ھٰذَا وَقَالَ الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخہ الْکَبِیْر لَا یعرف لاَبِیْ تَمِیْمَۃ سَماع من اَبِیْ ھُرَیْرَۃ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی حیض والی خاتون سے یا خاتون کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرتا ہے' یا کسی کاہن کے ہاں جا کر اس کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

امام احمد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ میں یہ الفاظ بھی شامل ہیں: بے شک وہ آدمی اس بات سے بے تعلق ہو جاتا ہے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین نے اسے حکیم اثرم اور ابو تمیمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام طریف بن خالد ہے۔ انہوں نے اس کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ علی بن مدینی سے حکیم اسلم کے حوالے سے دریافت کیا گیا کہ ان کا تعارف کیا ہے' تو انہوں نے جواب میں کہا: یہ اکابرین میں سے ایک ہیں اور امام بخاری رحمہ

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ نے اپنی تاریخ میں کہا: ابوتمیمہ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔

3649 - وَعَنْ عَلِيِّ بن طلق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَأْتُوا النِّسَاء فِيْ أستاههن فَإِن اللّٰه لَا يستحيي من الْحق

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ بِمَعْنَاهُ

❀ — حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم خواتین سے ان کی پچھلی شرم گاہ میں جماع نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ حق بات کرنے سے حیاء نہیں کرتا۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی مضمون سے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مَنْ قَتَلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

باب: ناجائز طریقہ سے کسی کو قتل کرنے اور حق کا معاملہ مختلف ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3650 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل مَا يقْضى بَيْنَ النَّاس يَوْم الْقِيَامَة فِي الدِّمَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان قیامت کے دن سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3651 - وللنسائی اَيْضًا اَوَّل مَا يُحَاسب عَلَيْهِ الْعَبْد الصَّلَاة وَاَوَّل مَا يقْضى بَيْنَ النَّاس فِي الدِّمَاء

❀ — امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: آدمی سے سب سے پہلے نماز کے حوالے سے حساب لیا جائے گا، جبکہ لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔

3652 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِيْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل مَال الْيَتِيْم وَأكل الرِّبَا والتولى يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

الموبقات المهلكات

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم سات ہلاک کن امور سے اجتناب کرو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ امور کون سے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' ایسے آدمی کو قتل کرنا' جس کی جان کو اللہ تعالیٰ نے محترم بنایا ہو تاہم اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے۔ ناجائز طریقہ سے یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن مومن خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الموبقات'' سے مراد ہلاک کن اشیاء ہیں۔

3653 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لن یزال الْمُؤْمِن فِیْ فسحة من دینه مَا لم یصب دَمًا حَرَامًا

وَقَالَ ابْن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِن من ورطات الْاُمُور الَّتِیْ لَا مخرج لمن أوقع نَفسه فِیْھَا سفك الدَّم الْحَرَام بِغَیْر حلّه

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

الورطات جمع ورطة بِسُکُون الرَّاء وَھِی الھلکة وکل اَمر تعسر النجَاة مِنْهُ

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان اپنے دین کے حوالے سے ہمیشہ خوش رہتا ہے' جب تک وہ کسی حرام کام کا ارتکاب نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہلاک کن وہ امور ہیں' جن سے نجات کی گنجائش نہیں ہوتی' اس شخص کے لیے جو اپنا معاملہ واقع کر دیتا ہے' حرام طریقہ سے ایسا خون بہانا جو حلال نہ ہو۔

امام بخاری اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الورطات'' یہ لفظ ''ورطۃ'' کی جمع ہے۔ اس میں 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد وہ اشیاء ہیں' جو ہلاک کن ہوتی ہیں اور وہ اشیاء ہیں' جن سے نجات حاصل کرنا دشوار ہے۔

3654 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لزوَال الدُّنْیَا اَھْون علی اللّٰہ من قتل مُؤْمِن بِغَیْر حق

رَوَاہُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ والأصبھانی

وَزَاد فِیْہِ وَلَوْ اَن اَھْل سماواته وَأھل أرضه اشْتَرَکُوا فِیْ دم مُؤْمِن لأدخلھم اللّٰہ النَّار

❀—حضرت براء بن عازب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تمام دنیا کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کے ہاں' مسلمان کے ناجائز قتل کرنے سے زیادہ ہلکا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل

www.waseemziyai.com

کیا ہے اور اس نے اس میں یہ اضافی الفاظ منقول ہیں: اگر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین کسی مسلمان کو ہلاک کرنے میں مصروف ہوں تو اللہ تعالیٰ سب کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

3655 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لزوَال الدُّنْیَا جَمِیْعًا اَهْون علی اللّٰه من دم سفك بِغَیْر حق

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کے کسی مسلمان کے قتل سے زیادہ معمولی ہے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرفوع اور موقوف طور پر نقل کیا ہے جبکہ موقوف روایت کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

3656 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لزوَال الدُّنْیَا اَهْون عِنْد اللّٰه من قتل رجل مُسْلِم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَرجح الْمَوْقُوْف

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مسلمان کو قتل کرنے سے زیادہ معمولی ہے۔ امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور موقوف نقل کیا ہے اور موقوف روایت کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

3657 - وروی النَّسَائِیّ وَالْبَیْهَقِیّ اَیْضًا من حَدِیْثِ بُرَیْدَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قتل الْمُؤْمِن أعظم عِنْد اللّٰه من زَوَال الدُّنْیَا

❀ — امام نسائی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان کا قتل اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام دنیا ختم ہونے سے زیادہ بڑا ہے۔

3658 - وروی ابْن مَاجَه عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو قَالَ رَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یطوف بِالْكَعْبَةِ وَیَقُوْلُ مَا أطیبك وَمَا أطیب رِیْحك مَا أعظمك وَمَا أعظم حرمتك وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لحُرْمَة الْمُؤْمِن عِنْد اللّٰه أعظم من حرمتك مَاله وَدَمه

اللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ملاحظہ کیا اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے بیت اللہ!) تو کتنا خوبصورت ہے! تیری کتنی عظمت وشان ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی عظمت تیری حرمت سے زیادہ ہے اور اس کے مال وجان کی بھی۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

www.waseemziyai.com

3659 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن اَهْلِ السَّمَاء وَاَهْلَ الْاَرْض اشْتَرَکُوا فِیْ دم مُؤْمِن لأکبهم اللّٰه فِی النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر تمام اہل آسمان اور اہل زمین کسی مسلمان کے قتل میں شامل ہوں' تو اللہ تعالیٰ سب کو جہنم میں منہ کے بل پھینک دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3660 - وروی الْبَیْهَقِیّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قتل بِالْمَدِیْنَةِ قَتِیْل علی عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لم یعلم من قَتله فَصَعدَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس یقتل قَتِیْل وَاَنا فِیکُمْ وَلَا یعلم من قَتله لَو اجْتمع اَهْلِ السَّمَاء وَالْاَرْض علی قتل امرىء لعذبهم اللّٰه اِلَّا اَن یفعل مَا یَشَاء

❀—امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں ایک آدمی قتل ہوگیا' مگر قاتل کا علم نہ ہوسکا' آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان ایک آدمی قتل کیا گیا' میں تمہارے درمیان اس وقت موجود ہوں' اس کے قاتل کا علم نہیں ہوسکا کہ کس نے قتل کیا ہے؟ اگر سب اہل آسمان اور اہل زمین کسی آدمی کے قتل میں شریک ہوں' تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب میں مبتلا کردے گا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے' وہی کرتا ہے۔

3661 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرَة عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن اَهْلِ السَّمٰوَات وَالْاَرْض اجْتَمعُوْا علی قتل مُسْلِم لکبهم اللّٰه جَمِیْعًا علی وُجُوْهِهِمْ فِی النَّار

❀—امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اگر تمام اہل آسمان اور اہل زمین کسی مسلمان کے قتل میں شریک ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔

3662 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أعَان علی قتل مُؤْمِن بِشَطْر کلمة لَقِی اللّٰه مَکْتُوْبًا بَیْن عَیْنَیْهِ آیس من رَحْمَة الله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه والأصبهانی وَزَاد قَالَ سُفْیَان بن عُیَیْنَة هُوَ اَن یَقُوْلُ أق یَعْنِیْ لَا یتم کلمة اقْتُل

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کے قتل میں آدھی بات کے برابر بھی معاونت کرتا ہے' تو وہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا' تو اس کی دونوں آنکھوں کے مابین یہ لکھا ہوا ہوگا: یہ

www.waseemziyai.com

آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوگا۔

امام ابن ماجہ اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: سفیان بن عیینہ نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی ''اق'' استعمال کرے یعنی وہ مکمل لفظ ''اقتل'' بھی استعمال نہ کیا ہوگا۔

3663 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعَان على دم امرىء مُسْلِم بِشَطْر كلمة كتب بَيْن عَيْنَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة آيس من رَحْمَة الله

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کے خون کے حوالے سے نصف کلمہ کے برابر معاونت کرے گا' تو قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے مابین لکھا ہوا ہوگا: یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔

3664 - وَعَن جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يحول بَيْنه وَبَيْنَ الْجَنَّة ملْء كف من دم امرىء مُسْلِم اَن يهريقه كَمَا يذبح بِهِ دجَاجَة كلما تعرض لباب من اَبْوَاب الْجَنَّة حَال اللّٰه بَيْنه وَبَيْنه وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يَجْعَل فِيْ بَطْنه اِلَّا طيبا فَلْيفْعَل فَاِن اَوَّل مَا ينتن من الْاِنْسَان بَطْنه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وموقوفا وَقَالَ الصَّحِيْح اَنَّهُ مَوْقُوْف

❀ — حضرت جندب بن عبداللہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے مابین کسی مسلمان کے خون کا معمولی سا بھی مانع نہ بنے جس نے وہ گرایا ہوگا' جس طرح مرغی کو ذبح کیا جاتا ہے' تو جب جنت کے کسی بھی دروازہ کے پاس آئے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دروازہ کے مابین رکاوٹ پیدا کر دے گا' تم میں سے جو آدمی اس بات کی طاقت رکھتا ہو' تو وہ اپنے پیٹ میں محض پاک چیز داخل کرے' اس لیے انسان کے جسم سے سب سے پہلے پیٹ بدبودار ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح مرفوع حدیث نقل کی ہے' اور بطور موقوف بھی نقل کی ہے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ روایت صحیح اور موقوف ہے۔

3665 - وَعَن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل ذَنْب عَسى اللّٰه اَن يغفره اِلَّا الرجل يَمُوْت كَافِرًا اَوْ الرجل يقتل مُؤْمِنا مُتَعَمدا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دے گا' صرف اس آدمی کا حکم مختلف ہے' جو کفر کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا ہو' یا وہ آدمی جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا ہوگا۔

امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

3666 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کل ذَنْب عَسٰی اللّٰہ اَن یغفرہ اِلَّا الرجل یَمُوْت مُشْرِکًا اَوْ یقتل مُؤْمِنا مُتَعَمدا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کردے گا' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو مشرک ہونے کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا ہو' یا جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا ہوگا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

3667 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَاَلَہٗ سَائل فَقَالَ یَا اَبَا الْعَبَّاس ھَلْ لِلْقَاتِل من تَوْبَۃ فَقَالَ ابْن عَبَّاس کالمعجب من شَانہ مَاذَا تَقول فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَسْاَلتہ فَقَالَ مَاذَا تَقول مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا

قَالَ ابْن عَبَّاس سَمِعت نَبِیکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِی الْمَقْتُوْل مُتَعَلقا رَاْسہ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ متلببا قَاتلہ بِالْیَدِ الْاُخْرٰی تشخب أوداجہ دَمًا حَتّٰی یَاْتِیْ بِہِ الْعَرْش فَیَقُوْلُ الْمَقْتُوْل لرب الْعَالمین ھٰذَا قتلنی فَیَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لِلْقَاتِل تعست وَیذْھب بِہٖ اِلَی النَّار

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح وَاللَّفْظ لَہٗ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے: کسی آدمی نے ان سے دریافت کیا: اے ابن عباس! کیا قاتل آدمی کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے معاملہ پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا: تم کیا بات دریافت کررہے ہو؟ سائل نے اپنے سوال کا اعادہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم کیا بات کہہ رہے ہو؟ دو یا تین بار ایسا ہوا پھر آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز مقتول اس حالت میں حاضر ہوگا' اس نے اپنا سر ایک ہاتھ میں پکڑا ہوگا' جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑا ہوگا' اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا' یہاں تک کہ وہ قاتل کو لے کر عرش کے قریب آئے گا' پھر مقتول اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرے گا: اس آدمی نے مجھے قتل کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائے گا' تو برباد ہوگیا' پھر قاتل کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں اور روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

3668 - وَرَوَاہُ فِیْہِ اَیْضًا من حَدِیْث ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْء الْمَقْتُوْل آخِذا قَاتلہ و أوداجہ تشخب دَمًا عِنْد ذِیْ الْعِزَّۃ فَیَقُوْلُ یَا رب سل ھٰذَا فیمَ قتلنی فَیَقُوْلُ

www.waseemziyai.com

فیمَ قتلته قَالَ قتلته لتَكُوْنَ الْعِزَّة لفُلَان

قیل هِیَ لله

❀ — انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت اس کتاب میں منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بروز قیامت) مقتول آدمی اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے حاضر ہوگا' اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اس آدمی سے حساب لے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کا نشانہ بنایا تھا؟ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: میرا اسے قتل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ فلاں آدمی کو غلبہ حاصل ہو' تو اسے یہ بات کہی جائے گی وہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔

3669 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أصبح اِبْلِیس بَث جُنُوده فَیَقُوْلُ من أخذل الْیَوْم مُسْلِما ألبسته التَّاج

قَالَ فَیَجِیْء هٰذَا فَیَقُوْلُ لم أزل بِهٖ حَتّٰی طلق امْرَاَته فَیَقُوْلُ یُوشك اَن یتزَوَّج وَیَجِیْء لهٰذَا فَیَقُوْلُ لم أزل بِهٖ حَتّٰی عق وَالِدیهِ فَیَقُوْلُ یُوشك اَن یبرهُمَا وَیَجِیْء هٰذَا فَیَقُوْلُ لم أزل بِهٖ حَتّٰی أشرك فَیَقُوْلُ اَنْت اَنْت وَیَجِیْء هٰذَا فَیَقُوْلُ لم أزل بِهٖ حَتّٰی قتل فَیَقُوْلُ اَنْت اَنْت ویلبسه التَّاج

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ابلیس صبح کے وقت اپنا لشکر روانہ کرتا ہے' وہ کہتا ہے: آج جو آدمی کسی مسلمان کو ذلیل کرے گا' میں اسے تاج پہناؤں گا' پھر ایک لشکری آ کر کہتا ہے: میں مسلسل جدوجہد کرتا رہا' یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی' شیطان اس سے کہتا ہے: ممکن ہے کہ وہ آدمی دوسرا نکاح کر لے' پھر دوسرا لشکری آتا ہے' وہ کہتا ہے: میں جہد مسلسل میں مصروف رہا' یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنے والدین کی نافرمانی کی' تو شیطان کہتا ہے: ممکن ہے کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا شروع کر دے' پھر ایک لشکری آتا ہے' وہ کہتا ہے: میں ایک آدمی کے بارے میں کوشش کرتا رہا' حتیٰ کہ اس نے شرک کا ارتکاب کر لیا' تو شیطان اس سے کہتا ہے: ہاں' تم ہو' تم ہو' پھر ایک لشکری آتا ہے' وہ کہتا ہے: میں آدمی کے تعاقب میں مسلسل رہا' حتیٰ کہ اس نے کسی کو قتل کر دیا' تو شیطان کہتا ہے: تم ہو' تم ہو' پھر وہ اسے تاج زیب سر کر دیتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3670 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل مُؤْمِنا فاغتبط بقتْله لم یقبل اللّٰه مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد ثُمَّ روی عَن خَالِد بْن دهقان سَالَت یحیی بن یحیی الغسانی عَن قَوْلِهٖ فاغتبط بقتْله قَالَ الَّذِیْنَ یُقَاتلُوْن فِی الْفِتْنَة فَیقْتل أحدهم فَیری أحدهم اَنَّهٗ علی هدی لَا یسْتَغْفر الله

الصّرْف النَّافِلَة

www.waseemziyai.com

وَالْعدْل الْفَرِيضَة وَقِيلَ غير ذٰلِكَ وَتقدم فِيمَن اَخَاف اَهْلَ الْمَدِيْنَة

❀—حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی مسلمان کو قتل کے گھاٹ اتارتا ہے' پھر وہ اس قتل پر اظہار مسرت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض یا نفل قبول نہیں کرتا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے خالد بن دہقان کا بیان نقل کیا ہے۔ میں نے متن میں مذکور الفاظ ''اغتبط بقتله'' کے بارے میں یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے دریافت کیا: تو انہوں نے جواب میں کہا: اس سے وہ لوگ مراد ہیں' فتنہ کے زمانہ میں قتل وغارت کا بازار گرم کرتے ہیں' یا ان میں سے کوئی دوسرے کو قتل کے گھاٹ اتار دیتا ہے' پھر وہ سمجھتا ہے یہ ہدایت ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب نہیں کرتا۔

اس مقام پر صرف کا مطلب نفلی عبادات اور عدل سے مراد فرض عبادات ہیں۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' جو اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے سے متعلق باب میں مذکور ہوا ہے۔

3671 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يخرج عنق مِنَ النَّار يتكَلَّم يَقُوْلُ وكلت الْيَوْم بِثَلَاثَة بِكُل جَبَّار عنيد وَمَنْ جعل مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَمَنْ قتل نفسا بِغَيْر حق فينطوى عَلَيْهِمْ فيقذفهم فِيْ حَمْرَاء جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَلَفظه

تخرج عنق مِنَ النَّار تَتَكَلَّم بِلِسَان طلق ذلق لَهَا عينان تبصر بهما وَلها لِسَان تَتَكَلَّم بِهِ فَتَقُوْلُ اِنِّیْ أمرت بِمن جعل مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَبِكُل جَبَّار عنيد وبمن قتل نفسا بِغَيْر نفس فتنطلق بهم قبل سَائِر النَّاس بِخَمْسِمِائَة عَام وَفِیْ اِسناديهما عَطِيَّة الْعَوْفِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحَدهُمَا رُوَاة الصَّحِيْح وَقد رُوِیَ عَنْ اَبِیْ سعید من قَوْلِهٖ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جہنم سے ایک گردن ظاہر ہوگی' جو کلام کرتی ہوگی' وہ یوں کہے گی: مجھے آج ہر اس سرکش حکمران پر مسلط کیا گیا ہے' اور اس آدمی پر بھی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے غیر کی عبادت کرتا تھا اور اس آدمی پر بھی جس نے کسی کو ناحق طور پر قتل کیا ہوگا' پھر انہیں لپیٹ کر آتش جہنم میں ڈالا جائے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جہنم سے ایک گردن ظاہر ہوگی' اس کی ایک زبان ہوگی اور دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی۔ ایسی زبان ہوگی جس سے وہ گفتگو کرتی ہوگی' وہ یوں کہے گی: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس آدمی کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے غیر کی عبادت کرتا ہو' سرکش حکمران اور جس نے ناحق طور پر کسی کو قتل کیا ہوگا' پھر وہ سب لوگوں سے حساب پانچ سو سال پہلے لے کر روانہ ہو جائے گی۔

دونوں روایات کی سند میں عطیہ عوفی نامی ایک راوی موجود ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت دو اسناد سے نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک کے راوی صحیح ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

3672 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل معاهدا لم يرح رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِن رِيْحهَا يُوجد من مسيرَة اَرْبَعِيْنَ عَاما

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ من قتل قَتِيْلا من اَهْلِ الذِّمَّة

لم يرح بِفَتْحِ الرَّاء اَی لم يجد رِيْحهَا وَلَمْ يشمها

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی ذمی کو قتل کرے گا' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا' اگرچہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جائے گی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ تاہم اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جس آدمی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا ہوگا۔

متن میں مذکور لفظ ''لم یرح'' میں 'ر' پر زبر ہے یعنی وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا۔

3673 - وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل معاهدا فِیْ غير كنهه حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَزَاد اَن يشم رِيْحهَا

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے بلاوجہ کسی ذمی کو قتل کیا ہوگا' اس پر اللہ تعالیٰ جنت حرام کر دے گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: تو وہ اس کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔

3674 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للنسائی قَالَ من قتل رَجُلًا من اَهْلِ الذِّمَّة لم يجد ريح الْجَنَّة وَإِن رِيْحهَا ليوجد من مسيرَة سَبْعِيْنَ عَاما

❀ — امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت بایں الفاظ منقول ہے: جس آدمی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا' تو وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا' خواہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

3675 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَيْر حَقّهَا لم يرح رَائِحَةَ الْجَنَّة وَإِن ريح الْجَنَّة ليوجد من مسيرَة مائَة عَام

فِیْ غير كنهه اَی فِیْ غير وقته الَّذِیْ يجوز قَتله فِیْ حِيْن لَا عهد لَهُ

❀ — امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ اضافی منقول ہیں: جو آدمی کسی ذمی کو ناجائز طور پر قتل کرے گا' وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پا سکے گا' خواہ جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

متن میں مذکور الفاظ ''غیر کنہہ'' کا مطلب ہے: کسی کو ایسے وقت میں قتل کیا جس میں کسی کو قتل کرنا جائز نہیں تھا۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مَنْ قَتَلَ الْاِنْسَانُ نَفْسَهٗ

باب: خودکشی کرنے والے آدمی کے حوالے سے منقول تربیبی روایات

3676 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تردی من جبل فَقتل نَفسه فَھُوَ فِیْ نَار جَھَنَّم یتردی فِیْھَا خَالِدا مخلدا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تحسی سما فَقتل نَفسه فسمه فِیْ یَده یتحساه فِیْ نَار جَھَنَّم خَالِدا مخلدا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ قتل نَفسه بحدیدة فحدیدته فِیْ یَده یتوجأ بھَا فِیْ نَار جَھَنَّم خَالِدا مخلدا فِیْھَا اَبَدًا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ بِتَقْدِیْم وَتَاْخِیْر وَالنَّسَائِیّ

وَلاَبِیْ دَاوٗد وَمَنْ حسا سما فسمه فِیْ یَده یتحساه فِیْ نَار جَھَنَّم

تردی اَی رمی بِنَفسِهٖ من الْجَبَل اَوْ غَیْرِہٖ فَھَلَك

یتوجأ بھَا مھموزا اَی یضْرب بھَا نَفسه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پہاڑ سے کود کر خودکشی کرتا ہے' وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ گرتا رہے گا' جو آدمی زہر کھا کر خودکشی کرتا ہے' وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا' وہ ہمیشہ جہنم میں زہر چاٹتا رہے گا' جو آدمی تیز دھار آلہ سے خودکشی کرے گا وہ تیز دھار آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا' جس سے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ خودکشی کرتا رہے گا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت الفاظ کی تقدیم وتاخیر سے نقل کی ہے۔ امام نسائی امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ جو آدمی زہر کھاتا ہے' وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا' جسے وہ جہنم میں ہمیشہ کھاتا رہے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''تردی'' سے مراد وہ آدمی ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی اور یا دوسری بلند وبالا سے کود کر خودکشی کرے۔

الفاظ ''یتوجابھا'' یہ مہموز ہے' اور اس سے مراد ایسی چیز جس کے ذریعے کوئی آدمی خودکشی کرتا ہے۔

3677 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یخنق نَفسه یخنقها فِی النَّار وَالَّذِیْ یطعن نَفسه یطعن نَفسه النَّار وَالَّذِیْ یقتحم یقتحم فِی النَّار

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنا گلا گھونٹتا ہے' وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا' جو آدمی کسی چیز سے خودکشی کرے گا' وہ جہنم میں بھی اسی چیز سے خودکشی کرتا رہے گا' جو آدمی خود کو کسی تکلیف کا شکار کرے گا' وہ جہنم میں بھی خود کو تکلیف میں مبتلا کرتا رہے گا۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3678 - وَعَنِ الْحسن الْبَصْرِیّ قَالَ حَدثنَا جُنْدُب بن عبد اللّٰه فِیْ هٰذَا الْمَسْجِد فَمَا نَسِیْنَا مِنْهُ حَدِیْثا وَمَا نَخَاف اَن یکون جُنْدُب کذب علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ بِرَجُل جراح فَقتل نَفسه فَقَالَ اللّٰه بدر عَبدِی بِنَفسِهِ فَحرمت عَلَیْهِ الْجنَّة

❀—امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: مسجد میں ہمیں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی' اس حدیث کو نہیں بھولا اور مجھے اس بات کا اندیشہ بھی نہیں ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی غلط بات کو منسوب کیا ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی زخمی ہوا' تو اس نے خودکشی کر لی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی ذات کے بارے میں جلدی سے کام لیا ہے' تو میں اس پر جنت حرام قرار دیتا ہوں۔

3679 - وَفِیْ رِوَایَةٍ کَانَ فِیْمَن قبلکُمْ رجل بِهٖ جرح فجزع فَاَخذ سکینا فحز بهَا یَده فَمَا رقأ الدَّم حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ اللّٰه بادرنی عَبدِی بِنَفسِهِ الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّلَفْظُهٗ قَالَ اِن رَجُلًا کَانَ مِمَّن کَانَ قبلکُمْ خرجت بِوَجْهِهٖ قرحَة فَلَمَّا آذته انتزع سَهْما من کِنَانَته فنکأها فَلَمْ یرقِ الدَّم حَتّٰی مَاتَ

قَالَ ربکُمْ قد حرمت عَلَیْهِ الْجنَّة

رقأ مهموزا اَی جف وَسکن جَرَیَانه

الکنانة بِکَسْر الْکَاف جعبة النشاب

نکأها بِالْهَمْز اَی نخسها وفجرها

❀—ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم سے پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا' جسے کوئی زخم لاحق ہوا' وہ بلند آواز سے رونے لگا' اس نے چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ لیا' اس کا خون نہ رک سکا' حتیٰ کہ وہ مر گیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے میرے مقابلہ میں اپنی ذات کے حوالے سے جلدی کی ہے..... الحدیث۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم سے پہلے زمانہ میں ایک آدمی کے چہرے پر پھنسی نکل آئی' جب اسے اس کی وجہ سے تکلیف محسوس ہوئی' تو اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر اسے (اپنے جسم میں) داخل کر لیا' پھر اس کا خون نہ رک سکا' یہاں تک کہ وہ مر گیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس پر جنت حرام قرار دیتا ہوں۔

متن میں مذکور لفظ 'رقا' مہموز ہے' اس سے مراد ہے: وہ نہ خشک ہوا اور نہ اس کا بہنا ختم ہوا۔ لفظ ''اَلْکِنَانَةُ'' میں 'ک' کے نیچے زیر ہے' اور اس سے مراد ہے۔ ترکش۔ الفاظ ''نکأ ھا'' کا مطلب ہے: اس نے اسے جسم میں داخل کر دیا اور اسے بہا دیا۔

3680 - وَعَن جَابر بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا کَانَت بِهٖ جِرَاحَة فَاَتی قرنا لَهٗ فَاَخذ مشقصا فذبح بِهٖ نَفسه فَلَمْ یصل عَلَیْهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحه الْقرن بِفَتْح الْقَاف وَالرَّاء جعبة النشاب والمشقص بِكَسْر الْمِیْم وَسُكُون الشین الْمُعْجَمَة وَفتح الْقَاف سهم فِیْهِ نصل عریض وَقِیْلَ هُوَ النصل وَحده وَقِیْلَ سهم فِیْهِ نصل طَوِیْل وَقِیْلَ النصل وَحده وَقِیْلَ هُوَ مَا طَال وَعرض من النصال

❀ — حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی کو زخم لاحق ہوا' وہ اپنے ترکش کے قریب آیا' اس نے اس سے ایک تیر پکڑا اور اس کے ساتھ اس نے خودکشی کر لی' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تھی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''القرن'' میں 'ق' اور 'ر' دونوں پر زبر ہے' اس سے مراد ترکش ہے۔ لفظ ''المشقص'' میں 'م' کے نیچے زیر ہے' 'ش' پر سکون ہے۔ 'ق' پر زبر ہے' اور اس سے مراد ایسا تیر ہے' جس پر چوڑا پھل لگایا گیا ہو۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد صرف پھل ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس سے مراد تیر ہے' جس میں طویل پھل ہوتا ہے۔ تیسرے قول کے مطابق اس سے مراد صرف پھل ہے۔ چوتھے قول کے مطابق اس سے مراد صرف تیر ہے' جس کا پھل طویل و عریض ہو۔

3681 - وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أخبرهُ بِاَنَّهُ بَایع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحت الشَّجَرَة وَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على یَمِیْن بِملَّة غیر الْاِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهِ یَوْم الْقِیَامَة وَلَیْسَ على رجل نذر فِیْمَا لَا یملك وَلعن الْمُؤْمِن كقتله وَمَنْ رمى مُؤْمِنا بِكفْر فَهُوَ كقتله وَمَنْ ذبح نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهِ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَلَفْظُهُ اِن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ على الْمَرْء نذر فِیْمَا لَا یملك ولاعن الْمُؤْمِن كقاتله وَمَنْ قذف مُؤْمِنا بِكفْر فَهُوَ كقاتله وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذبه اللّٰه بِمَا قتل بِهِ نَفسه یَوْم الْقِیَامَة

❀ — ابو قلابہ سے منقول ہے: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ میں نے ایک درخت کے نیچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قسم اٹھاتے وقت عمداً اسلام کی بجائے کسی دوسرے دین کے نام پر قسم اٹھائے' تو یہ آدمی ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس نے بیان کیا تھا۔ جو آدمی کسی چیز سے خودکشی کرتا ہے' قیامت کے دن اسے اس چیز کے ساتھ عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ آدمی پر ایسی نذر لازم نہیں ہوتی جو ایسی چیز کے حوالے سے ہو' آدمی جس کا مالک نہ ہو۔ مسلمان پر لعنت کرنا' اسے قتل کرنے کے برابر ہے' جو آدمی کسی پر کفر کا الزام عائد کرتا ہے' تو یہ چیز اسے قتل کرنے کی مثل ہے' جو آدمی کسی چیز سے خودکشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com

فرمایا: آدمی جس کا مالک نہ ہو اس حوالے سے اس پر نذر ضروری نہیں ہوتی۔ جو آدمی کسی پر لعنت کرتا ہے یہ اسے قتل کرنے کے برابر ہے' جو آدمی کسی مسلمان پر کفر کا الزام عائد کرتا ہے' تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مترادف ہے' جو آدمی کسی چیز سے خودکشی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس چیز کے ذریعے سے عذاب میں مبتلا کریے گا' جس سے اس نے خودکشی کی تھی۔

3682 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عسكره وَمَال الْاٰخرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرهمْ وَفِيْ اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل لَا يدع لَهُمْ شَاذَّة وَلَا فاذة اِلَّا اتبعها يضْربهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوْا مَا اَجْزَاَ منا الْيَوْم اَحَد كَمَا اَجْزَاَ فلَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّهُ من اَهْلِ النَّار

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا آمنا سامنا ہوا' تو فریقین نے لڑائی کا آغاز کیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کی طرف واپس ہوئے' تو دوسرے لوگ بھی اپنے لشکر کی طرف واپس ہو گئے (اس طرح لڑائی میں وقفہ آ گیا) آپ کے صحابہ کرام میں ایک آدمی ایسا تھا' جو ہر دشمن کے پاس جا کر اپنی تلوار سے اس پر حملہ آور ہوتا تھا' لوگوں نے خیال کیا کہ آج کے دن اس آدمی کی مثل کسی دوسرے نے بہادری و شجاعت کا مظاہرہ نہیں کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر وہ آدمی جہنمی ہے۔ (اس کی توضیح آئندہ حدیث میں آ رہی ہے)

3683 - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالُوْا اَيُّنَا من اَهْلِ الْجنَّة اِن كَانَ هٰذَا من اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَنا صَاحبه اَبَدًا

قَالَ فَخرج مَعَهُ كلما وقف وقف مَعَهُ وَاِذَا أسْرع أسْرع مَعَه

قَالَ فجرح الرجل جرحا شَدِيْدا فاستعجل الْمَوْت فَوضع سَيْفه بِالْاَرْضِ وذبابه بَيْن ثدييه ثُمَّ تحامل على سَيْفه فَقتل نَفسه فَخرج الرجل اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أشهد اَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ وَمَا ذَاك قَالَ الرجل الَّذِيْ ذكرت آنِفا اَنَّهُ من اَهْلِ النَّارِ فأعظم النَّاس ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنا لكم بِهِ فَخرجت فِيْ طلبه حَتّٰى جرح جرحا شَدِيْدا فاستعجل الْمَوْت

فَوضع نصل سَيْفه بِالْاَرْضِ وذبابه بَيْن ثدييه ثُمَّ تحامل عَلَيْهِ فَقتل نَفسه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليعْمَل عمل اَهْلِ الْجنَّة فِيْمَا يَبْدُو للنَّاس وَهُوَ من اَهْلِ النَّارِ وَاِن الرجل ليعْمَل عمل اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُو للنَّاس وَهُوَ من اَهْلِ الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الشاذة بالشين الْمُعْجَمَة

والفاذة بِالْفَاءِ وَتَشْدِيد الذَّال الْمُعْجَمَة فِيْهِمَا هِيَ الَّتِيْ انْفَرَدت عَن الْجَمَاعَة وأصل ذٰلِكَ فِي المنفردة عَن الْغنم فَنقل اِلٰى كل من فَارق الْجَمَاعَة وَانْفَرَدَ عَنْهَا

www.waseemziyai.com

❀—ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: لوگوں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اگر یہ آدمی جہنمی ہے' تو پھر ہم میں سے جنتی کون ہے؟ حاضرین میں سے ایک نے خیال کیا کہ وہ اس آدمی کے ساتھ رہے گا' چنانچہ وہ آدمی اس کے ساتھ رہا' جب وہ رک جاتا' تو یہ بھی رک جاتا تھا' جب وہ چلتا تو یہ بھی اس کی رفتار کے مطابق ساتھ چلتا' اسے اچانک ایک زخم لاحق ہوا' تو تیزی سے اپنی تلوار زمین پر رکھی' اس کا سرا اوپر کی طرف کیا' پھر اپنا سینہ تلوار پر رکھ کر اوپر سے اپنا وزن ڈالا' اس طرح اس نے خودکشی کی' یہ شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' عرض کیا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں' اس نے آپ سے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ آپ نے تھوڑی دیر پہلے جس آدمی کے بارے میں جہنمی ہونے کا اعلان کیا تھا جبکہ لوگوں پر یہ بات گراں گزری تھی' تو میں نے خیال کیا کہ میں اس کا جائزہ لوں گا' میں اس کی تلاش میں نکل پڑا' اسے ایک شدید زخم لاحق ہوا' اس نے مرنے میں جلدی کی' اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھی' اس کی نوک اپنے سینے پر رکھی' پھر اوپر سے اپنا وزن ڈال کر خودکشی کر لی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات لوگوں کے سامنے کوئی آدمی اہل جنت کا کام کر رہا ہوتا ہے' جبکہ حقیقت میں وہ جہنمی ہوتا ہے۔ بعض اوقات لوگوں کی موجودگی میں کوئی آدمی اہل جہنم کا کام کرتا ہے' جبکہ حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الشاذة'' میں 'ش' ہے' پھر 'ذ' ہے' جس پر تشدید ہے۔ اس سے مراد ایسا آدمی ہے' جو لوگوں سے الگ ہو' اس کی اصل یہ ہے کہ جو بکری ریوڑ سے علیحدگی اختیار کرے' تو اس کے لیے یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے' پھر یہ لفظ اس آدمی کے لیے استعمال ہونے لگا' جو جماعت سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے' اور وہ اس سے منفرد ہو جاتا ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ اَنْ یُّحْضَرَ الْاِنْسَانُ قَتَلَ اِنْسَانٍ ظُلْمًا اَوْ ضَرَبَهٗ وَمَا جَاءَ فِیْمَنْ جَرَدَ ظَهَرَ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ

باب: جب کوئی آدمی ظلماً قتل کیا جائے' یا مارا جائے' تو وہاں کوئی شخص موجود ہو' یا ناحق طور پر کسی کی پشت سے کپڑا اٹھانے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

3684 - عَنْ خَرشَة بن الْحر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یشْهد اَحَدُکُمْ قَتِیْلا لَعَلَّه اَن یکون مَظْلُوما فتصیبه السخطة

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فَعَسَی اَن یقتل مَظْلُوما فتنزل السخطة عَلَیْهِم فَیُصِیْبُهٗ مَعَهم

ورجالهما رجال الصَّحِیْح خلا ابْن لَهِیعَة

❀—حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم میں سے کوئی

www.waseemziyai.com

شخص کسی کے قتل کے وقت موجود نہ ہو‘اس لیے ممکن ہے کہ مقتول مظلوم ہو‘تو اس صورتحال سے اس آدمی کو ناراضگی لاحق نہ ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایسا ممکن ہے کہ جب کسی آدمی کو ظلماً قتل کیا جائے‘تو حاضرین پر ناراضگی نازل ہو جائے اور اسے بھی ان کے ساتھ شمار کیا جائے۔

دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں‘تاہم ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3685 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقِفن اَحَدُکُمْ مؤقفا یقتل فِیْہِ رجل ظلما فَاِن اللَّعْنَۃ تنزل علی کل من حضر حِیْن لم یدفعوا عَنہُ وَلَا یَقِفن اَحَدُکُمْ مؤقفا یضْرب فِیْہِ رجل ظلما فَاِن اللَّعْنَۃ تنزل علی من حَضَرہ حِیْن لم یدفعوا عَنہُ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْھَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:کوئی آدمی ایسے مقام پر کھڑا نہ ہو‘جہاں کسی کو بطور ظلم قتل کیا جا رہا ہو‘اس لیے لوگ مقتول کو چھڑانے کی کوشش کریں گے‘ورنہ وہاں پر موجود جو بھی آدمی ہوگا‘ ان سب پر لعنت نازل ہوگی‘کوئی آدمی ایسی جگہ میں ہرگز کھڑا نہ ہو‘جہاں کسی کو ظلماً مارا جا رہا ہو‘اس لیے جب وہاں موجود لوگ اسے تکلیف سے نجات نہ دلائیں گے‘تو وہاں موجود لوگوں پر لعنت کا نزول ہوگا۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3686 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من جرد ظھر مُسْلِم بِغَیْر حق لَقِی اللّٰہ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جو آدمی ناحق طور پر کسی مسلمان کی پشت سے کپڑا اٹھائے گا‘تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا‘تو اللہ تعالیٰ اس پر اظہار غضب کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3687 - وَرُوِیَ عَن عصمَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظھر الْمُؤْمِن حمی اِلَّا بِحقِّہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وعصمۃ ھٰذَا ھُوَ ابْن مَالك الخطمی الْاَنْصَارِیّ

❀—حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:مسلمان کی پشت قابل احترام ہے‘ البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ نامی راوی سے مراد حضرت عصمہ بن مالک خطمی

www.waseemziyai.com

انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْعَفْوِ عَنِ الْقَاتِلِ وَالْجَانِیْ وَالظَّالِمِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنْ اِظْھَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

باب: قاتل اور ظلم کرنے والے کو معاف کر دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز مسلمان کو گالی دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3688 - عَن عدی بن ثَابت قَالَ ھشم رجل رجل علی عھد مُعَاوِیَة فَأعْطی دِیَته فَاَبیٰ اَن یقبل حَتّٰی أعْطی ثَلَاثًا فَقَالَ رجل اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تصدق بِدَم اَوْ دونه کَانَ کَفَّارَة لَهٗ من یَوْم ولد اِلٰی یَوْم تصدق

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح غیر عمرَان بن ظبْیَان

❀ — حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد ہمایوں میں ایک آدمی نے دوسرے کی ٹانگ توڑ ڈالی' تو اس آدمی نے اس کی دیت دینے کا ارادہ کیا' تو دوسرے نے دیت قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ تین گنا زیادہ نہ پیش کرے' تو اس شخص نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی خون کا عوض' یا کوئی اس سے کم بدلہ صدقہ کرے' تو یہ چیز اس کے لیے کفارہ کا سبب بنے گی' جو اس کے پیدا ہونے کے دن سے لے کر اس دن تک کفایت کرے گا' جب اس نے صدقہ پیش کیا تھا۔

امام ابویعلٰی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ البتہ ایک راوی عمران بن ظبیان کا معاملہ مختلف ہے۔

3689 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من رجل یجرح فِیْ جسده جِرَاحَة فَیتَصَدَّق بهَا اِلَّا کفر اللّٰہ تبَارَك وَتَعَالٰی عَنہُ مثل مَا تصدق بِهٖ

رَوَاہُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کے پورے جسم کو زخمی کیا گیا ہو اور وہ اسے صدقہ پیش کرے (زخم لگانے والے کو معاف کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس سے (معصیات) دور کر دے گا' جو اس کے صدقہ کرنے کی مثل ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3690 - وَرُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من جَاءَ بِھِن مَعَ اِیْمَان دخل من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ وَزوج مِنَ الْحُوْرِ الْعین کم شَاءَ من أدّی دینا خفِیا وَعَفا عَن قَاتله وَقَرَاَ فِیْ دبر کل صَلَاة مَکْتُوْبَة عشر مَرَّات قل ھُوَ اللّٰہ اَحَد فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَوْ اِحْدَاھُنَّ یَا

www.waseemziyai.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَوْ اِحْدَاهُنَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَیْضًا من حَدِیْثِ أم سَلَمَة بنَحْوِهٖ

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں' جو آدمی ایمان کی حالت میں ان کو انجام دے گا' وہ جنت کے جس بھی دروازہ سے چاہے گا' جنت میں داخل ہو جائے گا' پھر جنت کی جنتی حوروں سے جس کو پسند کرے گا' اس کا نکاح ہو جائے گا۔ جو آدمی خفیہ طور پر قرض ادا کرے گا' یا کسی قاتل کو معاف کر دے گا' یا جو ہر فرض نماز کے بعد دس بار سورہ اخلاص تلاوت کرے گا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو آدمی ان میں سے کوئی ایک کام کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جو آدمی ان میں سے ایک کام کرے گا (یعنی یہ بھی اجر و ثواب کا سبب ہوگا)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بطور منقول حدیث نقل کی ہے۔

3691 - وَعَنْ اَبِی السَّفر قَالَ دق رجل من قُرَیْش سنّ رجل من الْاَنْصَار فاستعدى عَلَیْهِ مُعَاوِیَة فَقَالَ لمعاوية يَا اَمِیر الْمُؤْمِنِیْنَ اِن هٰذَا دق سنی فَقَالَ لَهُ مُعَاوِیَة اِنَّا سنرضیك مِنْهُ وألح الْاٰخر على مُعَاوِیَة شَانْك بصاحبك وَاَبُو الدَّرْدَاءِ جَالس عِنْدَه فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من رجل یصاب بِشَیْءٍ فِیْ جسده فَیَتَصَدَّق بِهٖ اِلَّا رَفعه اللّٰه بِهٖ دَرَجَة وَحط عَنهُ بِهٖ خَطِیئَة فَقَالَ الْاَنْصَارِیّ اَنْت سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سمعته أذناى ووعاه قلبِی

قَالَ فَاِنِّیْ أذرها لَهُ

قَالَ مُعَاوِیَة

لَا جرم لَا أخیبك

فَأمر لَهُ بِمَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَا أعرف لاَبِیْ السّفر سَمَاعا من اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وروى ابْن مَاجَه الْمَرْفُوْع مِنْهُ عَنْ اَبِیْ السّفر اَیْضًا عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَاِسْنَاده حسن لَوْلَا الِانْقِطَاع

❀—ابوسفر سے منقول ہے: اہل قریش میں سے ایک آدمی نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا دانت توڑ دیا' تو دوسرے آدمی نے یہ مقدمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا' اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اس آدمی نے میرا دانت توڑ دیا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس حوالے سے ہم تمہیں بہت جلد خوش کر دیں گے' دوسرے شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ یہ کام کر دیں' تو آپ کی شفقت ہوگی' اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ موجود تھے' انہوں (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے

www.waseemziyai.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب بھی کسی آدمی کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچائی جاتی ہے' وہ اسے صدقہ کر ڈالے (یعنی معاف کر دے)' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔

انصاری آدمی نے کہا: کیا آپ نے یہ بات خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: میں نے اپنے کانوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ انصاری نے کہا: تب تو میں اس آدمی کو معاف کرتا ہوں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو میرے لیے بھی ضروری ہے کہ میں تمہیں ذلیل نہ ہونے دوں' پھر آپ نے انہیں کچھ مال پیش کرنے کا حکم صادر کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسفر کا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع کے حوالے سے ہمیں علم نہیں ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا بطور مرفوع روایت ابوسفر کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اس کی سند کے حسن ہونے میں شک نہیں ہے' بشرطیکہ اس میں انقطاع موجود نہ ہو۔

3692 - وَعَن رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اُصِيْب بِشَيْءٍ فِيْ جسده فَتَركه للّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَانَ كَفَّارَة لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد مَوْقُوْفًا من رِوَايَةِ مجَالد

❀ — ایک صحابی رسول سے منقول ہے: جس آدمی کے جسم میں کوئی اذیب پہنچائی جائے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اسے معاف کر دے' تو یہ چیز اس کے لیے کفارہ ثابت ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مجالد کی منقول روایت کے طور پر بطور موقوف نقل کی ہے۔

3693 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهِ اِن كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَله عِنْد الْبَزَّار طَرِيْق لَا بَاْس بهَا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر والأوسط من حَدِيْثِ أم سَلمَة وَقَالَ فِيْهِ وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا فاعفوا يعز كم اللّٰه

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تین امور ایسے ہیں اگر میں چاہوں' تو ان کے حوالے سے قسم اٹھا سکتا ہوں: پہلی چیز یہ ہے کہ صدقہ پیش کرنے سے مال کم نہیں ہوتا' اس لیے تم خوب صدقہ کرو۔ دوسری چیز یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کا ظلم معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

قیامت کے دن اس کے سبب اس کی عزت میں اضافہ کرے گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب کوئی آدمی سوال کا دروازہ کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مفلسی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا بھی موجود ہے' جس کا نام نہیں ذکر کیا گیا۔ امام ابویعلی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت منقول ہے۔ اس کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث منقول ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب کوئی آدمی کسی ظلم وزیادتی کو معاف کر دیتا ہے' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرے گا' تم لوگ معاف کرنے کا طریقہ اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ کرے گا۔

3694 - وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلَاث أقسم عَلَیْھِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فاحفظوہ قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَۃ وَلَا ظلم عبد مظْلمَۃ صَبر عَلَیْھَا اِلَّا زَادہ اللّٰہ عزا فاعفوا یعز کم اللّٰہ وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَۃ اِلَّا فتح اللّٰہ عَلَیْہِ بَاب فقر اَوْ کلمۃ نحوھاالحدیث

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین امور ایسے ہیں' جن کے حوالے سے میں قسم اٹھا سکتا ہوں۔ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم اسے یاد رکھو' پھر آپ نے فرمایا: بطور صدقہ کوئی چیز پیش کرنے سے مال کم نہیں ہوتا' جب انسان پر ظلم ڈھایا جائے' وہ اس پر صبر کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرے گا' تم معاف کرنے کا طریقہ اپناؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ کرے گا اور جب کوئی آدمی سوال کا دروازہ کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے غربت کا دروزہ کھول دیتا ہے..... الحدیث۔

یا اس کی مثل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے الفاظ استعمال لیے تھے۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حسن صحیح ہے۔

3695 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَۃ من مَال وَمَا زَاد اللّٰہ عبدا بِعَفْوٍ اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد للّٰہ اِلَّا رَفعہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا' معاف کرنے کی وجہ سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے' اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے ترقی عطا کرتا ہے۔

امام مسلم اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3696 - وَعَنْ اَبِیْ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من سرہ اَن یشرف لَہُ الْبُنیان وترفع لَہُ الدَّرَجَات فلیعف عَمَّن ظلمہ ویعط من حرمہ ویصل من قطعہ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَصحح اِسْنَادہ وَفِیْہ انْقِطَاع

❀—حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس چیز کو چاہتا ہے کہ اس کے لیے جنت میں گھر ہو اور اس کے درجات بھی بلند ہوں تو وہ کسی پر ظلم کرنے سے احتراز کرے جو آدمی محروم رکھے اسے عنایت کرنا اور جو شخص بے تعلقی برتے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: اس کی سند صحیح ہے جبکہ اس میں انقطاع موجود ہے۔

3697 - وَرُوِیَ عَن عبَادَۃ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أدلکم علی مَا یرفع اللّٰہ بِہِ الدَّرَجَات قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تحلم علی من جھل عَلَیْک وَتَعْفُو عَمَّن ظلمک وَتُعْطِی من حَرمک وَتصل من قَطعک

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

❀—حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ان امور کی طرف نہ کروں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تمہارے خلاف جہالت کا برتاؤ کرے تو تم اس کے جواب میں بردباری کا برتاؤ کرو جو آدمی تم پر ظلم ڈھائے تم اس سے احتراز کرو جو آدمی تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو آدمی تم سے بے تعلقی برتے تو تم اس سے صلہ رحمی کرو۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3698 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کن فِیْہِ حَاسبہ اللّٰہ حسابا یَسِیْرا وَأدْخلہُ الْجَنَّۃ برحمتہ

قَالُوْا وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی قَالَ تُعْطِی من حَرمک وَتصل من قَطعک وَتَعْفُو عَمَّن ظلمک فَاِذَا فعلت ذٰلِکَ تدخل الْجنَّۃ

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد اِلَّا اَنَّہُ قَالَ فِیْہِ قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِکَ فَمَا لی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَن تحاسب حسابا یَسِیْرا وَیُدْخِلک اللّٰہ الْجَنَّۃ برحمتہ

قَالَ الْحَافِظ رَوَاہُ الثَّلَاثَۃ من رِوَایَۃ سُلَیْمَان بن دَاوٗد الْیَمَانِیّ عَن یحیی بن اَبِیْ سَلمَۃ عَنْہُ وَسلیمَان ھٰذَا واہ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں جس آدمی میں یہ ہوں گے اللہ تعالیٰ اس سے نرمی سے حساب لے گا اپنی رحمت کے سبب اسے جنت میں داخل کرے گا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول

www.waseemziyai.com

اللہ! وہ امور کون سے ہیں؟ ہمارے والدین آپ پر نثار ہوں! آپ نے فرمایا: جو آدمی تمہیں محروم رکھے، تو تم اسے عطا کرو، جو آدمی تم سے بے تعلقی برتے، تم اس سے صلہ رحمی کرو، جو آدمی تم پر ظلم ڈھائے، تو تم اس سے درگزر کرو، جب تم ایسا کرو گے، تو تم جنت میں جاؤ گے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔ راوی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں ایسا کروں، تو مجھے کیا چیز ملے گی؟ آپ نے فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے، تو تم سے آسان حساب لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سبب تمہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: تینوں نے اسے سلیمان بن ابی داؤد یمانی اور یحییٰ بن ابی سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ سلیمان بن ابی داؤد یمانی نامی راوی واہی ہے۔

3699 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على أكرم اَخْلَاق الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وَاَن تَعْفُو عَمَّن ظلمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنهُ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں دنیا اور آخرت کے حوالے سے تمہاری راہنمائی معزز اخلاق کی طرف نہ کروں؟ وہ یہ چیز ہے کہ تم اس آدمی سے صلہ رحمی کرو، جو تم سے بے تعلقی اختیار کرے، تم اس آدمی کو دو، جو تمہیں محروم رکھتا ہے، اور تم اس آدمی سے درگزر کا برتاؤ کرو، جو تم پر ظلم ڈھاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3700 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارحموا ترحموا واغفروا يغْفر لكم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے، تم معاف کرو، تمہاری بھی مغفرت کر دی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3701 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ من حَدِيْثِ جرير بن عبد اللّٰه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَا يرحم النَّاس لَا يرحمه اللّٰه وَمَنْ لَا يغْفر لَا يغْفر لَهُ

❀ — ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا، جو آدمی معاف نہیں کرتا، تو (اللہ تعالیٰ بھی) اس کی بخشش نہیں کرتا۔

www.waseemziyai.com

3702 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وجدنا فِيْ قَائِم سيف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَمَّن ظلمك وصل من قَطعك وَأحسن اِلٰى من اَسَاءَ اِلَيْك وَقل الْحق وَلَوْ على نَفسك

ذكره رزين بن الْعَبدَرِي وَلَمْ أره وَيَأْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ صلَة الرَّحِم

❀—حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ میں یہ تحریر موجود تھی: تم اس آدمی کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرتا ہے تم اس آدمی سے صلہ رحمی کرو جو تم سے بے تعلقی برتتا ہو تم اس آدمی سے حسن سلوک کرو جو تم سے برا سلوک کرتا ہو اور تم حق بات کہو خواہ وہ تمہاری ذات کے خلاف ہو۔

رزین بن عبدری نے یہ روایت نقل کی ہے میں نے یہ روایت ملاحظہ نہیں کی اور اس مضمون پر دیگر روایات صلہ رحمی سے متعلق باب میں آئیں گی۔

3703 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سرق لَهَا شَيْءٍ فَجعلت تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبخي عَنهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَمعنى لَا تسبخي عَنهُ اَى لَا تخففي عَنهُ الْعُقُوْبَة وتنقصي أجرك فِي الْاٰخِرَة بدعائك عَلَيْهِ

والتسبيخ التَّخْفِيف وَهُوَ بسين مُهْمَلَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة وخاء مُعْجمَة

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے: ایک دفعہ ان کی چوری ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چور کے لیے دعائے ضرر کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی سزا کو معمولی نہ کرو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''لاتسبخی عنه'' کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کی سزا میں کمی نہ کرو اور اس کے خلاف دعا ضرر کر کے اپنے اجر آخرت میں بھی کمی مت پیدا کرو۔

لفظ ''تسبیخ'' کا مفہوم ہے: تخفیف کرنا اس میں 'س' ہے پھر 'ب' ہے جبکہ آخر میں 'خ' ہے۔

3704 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا وقف الْعباد لِلْحسابِ جَاءَ قوم واضعي سيوفهم على رقابهم تقطر دَمًا فازدحموا على بَاب الْجَنَّة فَقيل من هٰؤُلَاءِ قِيْلَ الشُّهَدَاءِ كَانُوْا اَحيَاء مرزوقين ثُمَّ نَادَى مُنَاد ليقمْ من أجره على اللّٰه فَلْيدْخلْ الْجَنَّة ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَة ليقمْ من أجره على اللّٰه فَلْيدْخلْ الْجنَّة

قَالَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ أجره على اللّٰه قَالَ الْعَافُوْنَ عَن النَّاس ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَة ليقمْ من أجره على اللّٰه فَلْيدْخلْ الْجَنَّة فَقَامَ كَذَا وَكَذَا ألفا فَدَخَلُوهَا بِغَيْر حِسَاب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے اپنی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھی ہوئی ہوں گی ان کا خون بہہ رہا ہوگا جنت کے دروازے پر ایسے لوگوں کا ہجوم ہوگا دریافت کیا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ پھر جواب دیا جائے گا: یہ لوگ شہداء ہیں یہ زندہ تھے اور انہیں رزق فراہم کیا جاتا تھا پھر ایک منادی کھڑا ہوگا وہ اعلان کرے گا: وہ آدمی کھڑا ہو جائے جس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے پھر وہ دوبارہ اعلان کرے گا: وہ آدمی کھڑا ہو جائے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے (راوی کا بیان ہے:) انہوں نے دریافت کیا: وہ آدمی کون ہوگا جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو لوگوں سے درگزر کرتے ہوں گے پھر تیسری بار منادی اعلان کرے گا: وہ آدمی کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے ہزاروں کی تعداد میں لوگ کھڑے ہوں گے جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3705 - وَعَنْ اَنَسٍ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَاَیْنَاہُ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ ثَنَایَاہُ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ مَا اَضْحَکَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِیْ جَثَیَا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعِزَّۃِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا یَا رَبِّ خُذْ لِیْ مَظْلَمَتِیْ مِنْ اَخِیْ فَقَالَ اللّٰہُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِاَخِیْکَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْءٌ قَالَ یَا رَبِّ فَلْیَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِیْ وَفَاضَتْ عَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبُکَاءِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ لَیَوْمٌ عَظِیْمٌ یَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ یُّحْمَلَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ

فَقَالَ اللّٰہُ لِلطَّالِبِ ارْفَعْ بَصَرَکَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ یَا رَبِّ اَرٰی مَدَائِنَ مِنْ ذَھَبٍ وَقُصُوْرًا مِنْ ذَھَبٍ مُکَلَّلَۃً بِاللُّؤْلُؤِ اَیْ نَبِیِّ ھٰذَا اَوْ لِاَیِّ صِدِّیْقٍ ھٰذَا اَوْ لِاَیِّ شَھِیْدٍ ھٰذَا قَالَ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ

قَالَ یَا رَبِّ وَمَنْ یَمْلِکُ ذٰلِکَ قَالَ اَنْتَ تَمْلِکُہٗ

قَالَ بِمَاذَا قَالَ بِعَفْوِکَ عَنْ اَخِیْکَ

قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ قَدْ عَفَوْتُ عَنْہُ

قَالَ اللّٰہُ فَخُذْ بِیَدِ اَخِیْکَ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ

رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الْبَعْثِ کِلَاھُمَا عَنْ عَبَّادِ بْنِ شَیْبَۃَ الْحَبَطِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَنَسٍ عَنْہُ وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ کَذَا قَالَ

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے اس موقع پر ہم نے

www.waseemziyai.com

آپ کو ہنستے ہوئے ملاحظہ کیا' یہاں تک کہ آپ کے اطراف والے دانت بھی ظاہر ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر نثار ہوں' آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گھٹنوں کے بل موجود تھے' ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو میرے بھائی سے مجھے' مجھ پر ہونے والی زیادتی کا بدلہ دلا دے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کا کیا کرو گے' جب اس کے پاس اعمال صالحہ میں سے کوئی عمل بھی باقی نہیں ہے؟ وہ بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تب تو میرے گناہ اس کے ذمہ میں رکھ دے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: وہ دن عظیم ہوگا' جب لوگ اس چیز کی ضرورت محسوس کریں گے کہ ان کے گناہوں کا بوجھ کوئی دوسرا اٹھالے' تو اللہ تعالیٰ نے مطالبہ کرنے والے آدمی سے فرمایا: تو اپنی نظر بلند کر کے دیکھ' اس نے اپنی نظر اٹھا کر دیکھا' تو پھر عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں سونے سے تیار شدہ شہر ملاحظہ کر رہا ہوں' سونے سے تیار شدہ محلات دیکھ رہا ہوں' جو نگینوں سے مزین ہیں' یہ کس نبی کے ہیں' یا کس صدیق کے ہیں' یا کس شہید کے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اس آدمی کے ہیں' جو ان کی قیمت ادا کرے گا' پھر اس نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کا مالک کون آدمی ہوسکتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو بھی اس کا مالک ہوسکتا ہے' اس نے عرض کیا: وہ کس طرح؟ پروردگار نے فرمایا: وہ اس طرح کہ تو اپنے بھائی کو معاف کر دے' تو اس آدمی نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے معاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر تم اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دو' اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے خوف کرو اور آپس میں ٹھیک رہو' بیشک اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بہتری رکھتا ہے۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب البعث میں نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے عباد بن شیبہ حبطی اور سعید بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' اور انہوں نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

3706 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَكْحُوْل قد سمع من وَاثِلَة

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بھائی کی شماتت کا اظہار نہ کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تمہیں اس کا شکار کر دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مکحول کا حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

3707 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عير اَخَاهُ بذنب لم يمت حَتّٰى يعمله

www.waseemziyai.com

قَالَ اَحْمد قَالُوْا من ذَنْب قد تَابَ مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادہ بِمُتَّصِل

خَالِدِ بْن معدان لم یدْرك مَعَاذِ بن جبل

❀—حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے کسی بھائی کو گناہ کے سلسلہ میں عار دلاتا ہے' وہ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوگا' جب تک وہ خود اس کا ارتکاب نہیں کر لے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے مراد ایسا گناہ ہے' جس سے وہ تائب ہو چکا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' اور اس کی سند میں بھی اتصال ہے۔

خالد بن معدان نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ ارْتِکَابِ الصَّغَائِرِ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاِصْرَارِ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْھَا

باب: صغائر' معمولی دکھائی دینے والے گناہ اور ان میں سے کسی پر اصرار کے حوالے سے ترہیبی روایات

3708 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد اِذا اَخطَأ خَطِیئَۃ نکتت فِیْ قلبہ نُکْتَۃ سَوْدَاءِ فَاِن ھُوَ نزع واستغفر صقلت فَاِن عَاد زید فِیْھَا حَتّٰی تعلو قلبہ فَھُوَ الران الَّذِیْ ذکر اللّٰہ تَعَالٰی کلا بل ران علی قُلُوْبھم مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (المطففین)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْحَاکِم من طَرِیْقین قَالَ فِیْ اَحَدِھِمَا صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

النُّکْتَۃ بِضَم النُّوْن وبالتاء الْمُثَنَّاۃ فَوق ھِیَ نقطة شبہ الْوَسخ فِی الْمرْآۃ

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کوئی آدمی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے' اگر وہ گناہ کو ترک کر کے بخشش طلب کرتا ہے' تو اس کے دل سے وہ سیاہ نقطہ ختم ہو جاتا ہے' اگر وہ دوبارہ اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس نقطہ میں اضافہ ہو جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ سیاہی اس کے دل کو گھیر لیتی ہے' تو وہ یہ زنگ ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے اس طرح ذکر فرمایا: خبردار! انہوں نے جو کچھ کیا ہے' اس کے سبب ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو طریقوں سے اسے نقل کیا ہے' اور ان میں سے ایک کے بارے میں فرمایا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''النکتة'' میں 'ن' پر پیش ہے' پھر 'ت' ہے۔ اس سے مراد وہ نقطہ ہے' جو آئینہ میں لگے ہوئے میل کی مثل

www.waseemziyai.com

ہوتا ہے۔

3709 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ ومحقرات الذُّنُوْب فَاِنَّهُنَّ یجتمعن علی الرجل حَتّٰی یهلکنه وَاِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضرب لَهُنَّ مثلا کَمثل قوم نزلُوْا اَرْض فلاة فَحَضَرَ صَنِیع الْقَوْم فَجعل الرجل ینْطَلق فَیَجِیْء بِالْعودِ وَالرجل یَجِیْء بِالْعودِ حَتّٰی جمعُوْا سوادا وأججوا نَارا وأنضجوا مَا قذفوا فِیْهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ کلهم من رِوَایَةِ عمرَان الْقطَّان وَبَقِیَّة رجال اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ رجال الصَّحِیْح وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی بِنَحْوِهٖ من طَرِیْق اِبْرَاهِیْمَ الهجری عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنهُ وَقَالَ فِیْ اَوله

اِن الشَّیْطَان قد یئس اَن تعبد الْاَصْنَام فِیْ اَرْض الْعَرَب وَلٰکنه سیرضی مِنْکُمْ بِدُوْنِ ذٰلِكَ بالمحقرات وَهِی الموبقات یَوْم الْقِیَامَة الْحَدِیْث

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ اَیْضًا مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم معمولی گناہوں سے بھی احتراز کرو اس لیے بعض اوقات یہ جمع ہو کر انسان کی ہلاکت کا سبب بن جاتے ہیں' پھر آپ نے حقیر گناہوں کی مثال بیان فرمائی' ان کی مثال ان لوگوں کی سی ہے' جو کسی چٹیل میدان میں پڑاؤ کرتے ہیں' کھانے کا وقت آنے پر کوئی آدمی جاتا ہے' وہ ایک لکڑی لے آتا ہے' ایک آدمی جاتا ہے' وہ بھی ایک لکڑی لے آتا ہے' پھر ایک آدمی جاتا ہے' وہ ایک لکڑی لاتا ہے' حتیٰ کہ اس طرح بہت سی لکڑیاں جمع ہو جاتی ہیں' پھر وہ آگ جلاتے ہیں اور جو چیز چاہتے ہیں اس پر پکا لیتے ہیں۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب نے اسے عمران قطان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام احمد' امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ انہوں نے اسے امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل ابراہیم ہجری اور ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: شیطان اس چیز سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے مگر وہ اس سے معمولی چیزوں سے تم سے خوش ہو جائے گا اور ایسے حقیر (امور) کے سبب خوش ہو جائے گا' جو تا قیامت (انسان کے لیے) ہلاک کن ثابت ہوں گے..... الحدیث

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت منقول ہے۔

3710 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ ومحقرات الذنوب فَاِنما مثل محقرات الذُّنُوْب کَمثل قوم نزلُوْا بطن وَاد فَجَاء ذَا بِعُوْد وَجَاء ذَا بِعُوْد حَتّٰی حملُوْا مَا

www.waseemziyai.com

أنضجوا بِهِ خبزهم وَإِن محقرات الذُّنُوب مَتى يَأْخُذ بهَا صَاحبهَا تهلكه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم معمولی گناہوں سے بھی اجتناب کرو اس لیے معمولی دکھائی دینے والے گناہوں کی مثال ان لوگوں کی ہے جو کسی نشیبی وادی میں پڑاؤ کریں پھر ان میں سے ایک آدمی ایک لکڑی لے آتا ہے دوسرا آدمی لکڑی لے آتا ہے حتیٰ کہ وہ ان (لکڑیوں) کی آگ پر کھانا تیار کر لیتے ہیں معمولی دکھائی دینے والے گناہوں کا جب انسان مرتکب ہوتا ہے تو یہ اس کے لیے ہلاک کن ثابت ہوتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3711 - وَرُوِيَ عَن سعد بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما فرغ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حنين نزلنَا قفرا من الْاَرْض لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا من وجد شَيْئًا فليأت بِهِ وَمَنْ وجد عظما اَوْ سنا فليأت بِهِ قَالَ فَمَا كَانَ اِلَّا سَاعَة حَتّٰى جَعَلْنَاهُ ركاما فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذَا فَكَذٰلِكَ تجمع الذُّنُوْب على الرجل مِنْكُمْ كَمَا جمعتم هٰذَا فليتق اللّٰه رجل فَلَا يُذنب صَغِيْرَة وَلَا كَبِيْرَة فَاِنَّهَا محصاة عَلَيْهِ

❀ — حضرت سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ہم ایک چٹیل جگہ میں رکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی سے جو چیز بھی دستیاب ہو اسے جمع کر کے میرے پاس لے آؤ جس آدمی کو ہڈی یا دانت ملے وہ اسے لے آئے راوی کا بیان ہے: نہایت قلیل وقت میں ہم نے ایک بڑا ڈھیر بنا لیا آپ نے فرمایا: کیا تم اسے دیکھ رہے ہو؟ اسی طرح تم میں سے کسی ایک کے خلاف گناہ جمع ہو جاتے ہیں جس طرح تم نے مختلف اشیاء پر مشتمل (یہ ڈھیر) جمع کیا ہے تو انسان کو اللہ تعالیٰ کا خوف کرنا چاہیے اور کسی چھوٹے یا بڑے گناہ کا مرتکب نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے یہ سب اس کے خلاف جمع ہو جائیں گے۔

3712 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَة اِيَاك ومحقرات الذُّنُوْب فَإِن لَهَا من اللّٰه طَالبا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ الْاَعْمَال بدل الذُّنُوْب

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! معمولی گناہوں سے بھی اجتناب کرنا اس لیے اللہ تعالیٰ ان کا بھی حساب لے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں: امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور انہوں نے گناہ کی جگہ لفظ ''اعمال'' استعمال کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

3713 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرجل لیحرم الرزق بالذنب یُصِیْبُہُ

رَوَاہُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ بِزِیَادَۃ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بعض اوقات انسان گناہ کے مرتکب ہونے کے سبب رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3714 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنِّیْ لأحسب الرجل ینسی الْعلم کَمَا تعلمه للخطیئة یعملها

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَوْقُوْفًا وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا اَن الْقَاسِم لم یسمع من جده عبد الله

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے خیال کے مطابق بعض اوقات انسان گناہ کے سبب اس علم سے محروم ہو جاتا ہے' جو اس نے حاصل کیا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ البتہ یہ معاملہ برعکس ہے کہ قاسم کا اپنے دادا جان حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

3715 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّکُمْ لتعملون أعمالا هِیَ أدق فِیْ أعینکُمْ من الشَّعْر کُنَّا نعدها على عهد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الموبقات یَعْنِیْ المهلکات

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرُہٗ وَرَوَاہُ اَحْمد من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: تم کچھ ایسے اعمال انجام دو گے' جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک (نہایت معمولی) ہوں گے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں ہم ایسے اعمال کو ہلاکت کا شکار کرنے والے اعمال قرار دیتے تھے۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سند سے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3716 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو اَن اللّٰہ یؤاخذنی وَعِیسَی بذنوبنا لعذبنا وَلَا یظلمنا شَیْئًا

قَالَ وَاَشَارَ بالسبابة وَالَّتِیْ تَلِیْهَا

www.waseemziyai.com

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ گناہوں کے حوالے سے میرا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مواخذہ کرے وہ (بالفرض) ہمیں عذاب میں مبتلا کردے تو وہ ہم پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا۔

رسول کریم نے شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی دونوں کو ملا کر یہ بات بیان کی تھی۔

3717 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَو یؤاخذنی اللّٰه وَابْن مَرْیَم بِمَا جنت هَاتَانِ یَعْنِیْ الْاِبْهَام وَالَّتِیْ تَلِیْهَا لعذبنا اللّٰه ثُمَّ لم یظلمنا شَیْئًا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀—ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ان امور کے حوالے سے مؤاخذہ کرے جن کا ارتکاب ہم دونوں سے ہوا ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی (شہادت) انگلی (دونوں کو ملا کر) اشارہ کرتے ہوئے بیان کی' تو وہ ہمیں (بالفرض) عذاب میں مبتلا کردے' تو وہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3718 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو غفر لكم مَا تأتون اِلَی الْبَهَائِم لغفر لكم كثیرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَیْهَقِیّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَرَوَاهُ عبد اللّٰه فِیْ زیاداته مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَاِسْنَاده أصح وَهُوَ أشبه

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر جانوروں کے ساتھ تمہارے سلوک کے حوالے سے تمہاری مغفرت (معافی) ہوجائے' تو دوسرے اکثر معاملات میں بھی تمہاری مغفرت ہوجائے گی۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ عبداللہ نے اسے اپنی زیادات میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ پر بطور موقوف نقل کیا ہے۔ اس کی سند مستند ہے' اور یہی مؤقف زیادہ مناسب ہے۔

3719 - وَعَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص قَالَ قَرَاَ ابْن مَسْعُوْد وَلَوْ یُؤَاخذ اللّٰه النَّاس بِمَا كسبوا مَا ترك علی ظهرهَا من دَابَّة وَلٰكِن یؤخرهم اِلٰی أجل مُسَمّٰی (فاطر) الْاٰیَة فَقَالَ كَاد الْجعل یعذب فِیْ جُحْره بذنب ابْن آدم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

الْجعل بِضَم الْجِیْم وَفتح الْعین دویبة تكَاد تشبه الخنفساء تدحرج الروث

❀—ابواحوص سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی' اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا مؤاخذہ اس بات کے سلسلہ میں کرے' جو وہ عمل کرتے ہیں' تو وہ اس (زمین) کی پشت پر ایک جانور کو بھی باقی نہ چھوڑے مگر اس نے لوگوں کے معاملہ کو ایک خاص مدت تک مؤخر کر رکھا ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض اوقات کسی آدمی کے گناہ کے سبب کسی پتنگے کو اس کے سوراخ میں ہی عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الجعل'' میں 'ج' پر پیش ہے' جبکہ 'ع' پر زبر ہے۔ اس سے مراد چھوٹا جانور ہے' جو سنڈی کی مثل ہوتا ہے' اور یہ گندگی میں ہوتا ہے۔

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَیْرِھِمَا

نیکی، صلہ رحمی کرنے اور دیگر امور کے حوالے سے روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ بِرِّ الْوَالِدَیْنِ وَصَلَتِھِمَا وَتَأْکِیْدِ طَاعَتِھِمَا وَالْاِحْسَانُ اِلَیْھِمَا وَبِرِّ أَصْدِقَائِھِمَا مِنْ بَعْدِھِمَا

باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے، ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے، ان کی فرمانبرداری کرنے اور ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3720 - عَن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی الْعَمَل اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلَاۃ علی وَقتھَا

قلت ثُمَّ اَی قَالَ بر الْوَالِدین

قلت ثُمَّ اَی قَالَ الْجِھَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز کو اپنے وقت میں ادا کرنا، میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، میں نے پھر عرض کیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3721 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِی ولد وَالِدہ اِلَّا اَن یجدہ مَمْلُوکا فیشتریہ فیعتقہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹا اپنے والد کا بدلہ نہیں چکا سکتا، تاہم ایک صورت ہے کہ وہ اپنے باپ کو غلام پائے، تو وہ اسے خرید کر آزاد کر دے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3722 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاستأذنه فِی الْجِهَاد فَقَالَ اَحَی والداك قَالَ نَعَمْ قَالَ فِیْهِمَا فَجَاهد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے جہاد میں شامل ہونے کی اجازت طلب کی' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خوب خدمت کرو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3723 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم قَالَ أقبل رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُبَایِعك علی الْهِجْرَة وَالْجِهَاد اَبْتَغِی الْأجر من اللّٰه قَالَ فَهَلْ من والديك اَحَد حَیّ قَالَ نَعَمْ بل كِلَاهُمَا حَیّ

قَالَ فتبتغی الْأجر من اللّٰه قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِع اِلٰی والديك فَأحْسن صحبتهما

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میں ہجرت اور جہاد کے سلسلہ میں آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب چاہتا ہوں' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' دونوں ہی بقید حیات ہیں' آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم اپنے والدین کے پاس جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔

3724 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْت اُبَایِعك علی الْهِجْرَة وَتركت اَبَوی یَبْكِیَانِ فَقَالَ ارْجِع اِلَیْهِمَا فأضحكهما كَمَا أبكیتهما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میں ہجرت کے حوالے سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' میں اپنے والدین روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور تم انہیں ہنسا کر خوش کرو' جس طرح انہیں رلایا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3725 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا من اَهْلِ الْیمن هَاجر اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَك اَحَد بِالْیمن قَالَ أبوای

قَالَ أذنا لَك قَالَ لَا

www.waseemziyai.com

قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فاستأذنهما فَإِن أذنا لَك فَجَاهد وَإِلَّا فبرهما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یمن سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی عازم ہجرت ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے دریافت کیا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار موجود ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: میرے والدین موجود ہیں' آپ نے دریافت کیا: ان دونوں نے تمہیں ہجرت کی اجازت دی ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ' ان سے اجازت طلب کرو' اگر وہ تمہیں اجازت دیں' تو جہاد میں حصہ لو اور اگر وہ اجازت نہ دیں' تو تم ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3726 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِی الْجِهَاد فَقَالَ اَحَی والداك قَالَ نعم

قَالَ ففيهما فَجَاهد

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ وہ جہاد کے حوالے سے اجازت طلب کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کی خوب خدمت کرو۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3727 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ أشتهی الْجِهَاد وَلَا أقدر عَلَيْهِ

قَالَ هَلْ بَقِی من والديك اَحَد قَالَ اُمِّی قَالَ قَابل اللّٰه فِیْ برهَا فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنت حَاج ومعتمر وَمُجاهد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِيْر والأوسط واِسنادهما جيد مَيْمُون بن نجيح وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں مگر میں اس کی قدرت نہیں پاتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: میری والدہ زندہ ہیں' آپ نے فرمایا: تم ان سے حسن سلوک کرو' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا' جب تم ایسا کرو گے' تو تم حج' عمرہ اور جہاد کرنے والے شمار کیے جاؤ گے۔

www.waseemziyai.com

امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور دونوں کی سند عمدہ ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے میمون بن نجیح نامی راوی کو ثقہ قرار دیا ہے' اور اس کے باقی راوی ثقہ و معروف ہیں۔

3728 - وَرُوِیَ عَنْ طَلْحَة بن مُعَاوِيَة السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِيْد الْجِهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ أمك حَيَّة قلت نَعَمْ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزم رجلهَا فثم الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ — حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہاری ماں زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم ان کے قدموں میں رہو' یہی تمہارے لیے جنت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3729 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْوَالِدين على ولدهما قَالَ هما جنتك ونارك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيق عَلِيّ بْنِ يزِيْدٍ عَن الْقَاسِم

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے لیے جنت ہیں یا جہنم ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

3730 - وَعَن مُعَاوِيَة بن جاهمة اَن جاهمة جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أردْت اَن أغزو وَقد جِئْت أستشيرك فَقَالَ هَلْ لَك من أم قَالَ نَعَمْ قَالَ فالزمها فَإِن الْجَنَّة عِنْد رجلهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ — معاویہ بن جاہمہ سے منقول ہے: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں' میں اس حوالے سے مشاورت و اجازت کے لیے حاضر ہوا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم ان کی خدمت میں رہو اور جنت ان کے پاؤں کے قریب ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

3731 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفْظُهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشِيْرُهُ فِی الْجِهَاد

www.waseemziyai.com

فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَك والدان قلت نعم

قَالَ الزمهما فَإِن الْجَنَّة تَحت أرجلهما

❀—امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بایں الفاظ نقل کی ہے: راوی کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ آپ سے شرکت جہاد کے حوالے سے مشاورت و اجازت حاصل کروں' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم ان کی خدمت میں رہو' اس لیے جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔

3732 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِن لی امْرَاَة وَاِن اُمِّی تَاْمُرنِیْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِد اَوسط اَبْوَاب الْجَنَّة فَاِن شِئْت فأضع هٰذَا الْبَاب اَوْ احفظه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ رُبمَا قَالَ سُفْيَان اُمِّی وَرُبمَا قَالَ اَبِیْ قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ صَحِيْح

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا: میری بیوی ہے' میری والدہ مجھے حکم دیتی ہیں کہ میں اسے طلاق دے ڈالوں؟ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے' اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کردو' یا پھر اس کی حفاظت کرو۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: سفیان نامی راوی نے بعض اوقات الفاظ ''میری ماں'' اور بعض اوقات الفاظ ''میرا باپ'' نقل کیے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

3733 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَلَفْظُهُ اَن رَجُلًا اَتَى اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اِن اَبِیْ لم يزل بِی حَتّٰی زَوجنِیْ وَاِنَّهُ الْاٰن يَاْمُرنِیْ بِطَلَاقِهَا قَالَ مَا اَنا بِالَّذِیْ آمُرك اَن تعق والديك وَلَا بِالَّذِیْ آمُرك اَن تطلق امْرَاَتك غير اَنَّك اِن شِئْت حدثتك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ الْوَالِد اَوسط اَبْوَاب الْجَنَّة فحافظ على ذٰلِكَ الْبَاب اِن شِئْت اَوْ د ع

قَالَ فأحسب عَطَاءً

قَالَ فَطلقهَا

❀—امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا' اس نے کہا: میرے والد مسلسل اصرار کرتے رہے' حتیٰ کہ انہوں نے میرا نکاح کروادیا'

www.waseemziyai.com

اب وہ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں بیوی کو طلاق دے دوں؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اپنے والدین کی نافرمانی کی اجازت نہیں دے سکتا اور نہ ہی میں تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینے کا کہوں گا' تاہم اگر تم پسند کرو' تو میں تمہیں وہ حدیث بیان کر رہا ہوں' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے' اب اگر تم پسند کرو' تو اس دروازے کی حفاظت کرو یا چاہو' تو اسے ضائع کر دو۔

راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق عطاء یہ بات بیان کی ہے کہ اس آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر فارغ کر دیا تھا۔

3734 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ تحتي امْرَاَة أحبها وَكَانَ عمر يكرهها فَقَالَ لي طَلقهَا فَأبيت فَأتى عمر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلقهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میری بیوی تھی' میں اس سے خوب محبت کرتا تھا' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پسند نہیں کرتے تھے' انہوں نے مجھے حکم دیا: تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو' میں نے ان کی بات نہ مانی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا' تو آپ نے مجھے فرمایا: تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

3735 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يمد لَهُ فِيْ عمره وَيُزَاد فِيْ رزقه فليبر وَالِديهِ وَليصل رَحمَه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ فِي الصَّحِيْح بِاخْتِصَار ذكر الْبر

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی عمر طویل ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو' تو اسے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ صحیح میں روایت اختصار سے منقول ہے' جس میں (والدین سے) اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

3736 - وَعَن مَعَاذِ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بر وَالِديهِ طُوْبٰى

www.waseemziyai.com

لَهٗ زَاد اللّٰه فِیْ عمره

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم والأصبهانی کلهم من طَرِیْق زبان بن فائد عَن سهل بن مَعَاذِ عَنْ اَبِیْهِ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اس کے لیے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے گا۔

امام ابویعلیٰ امام طبرانی اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے ان سب نے اسے زبان بن فائد سہل بن معاذ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3737 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لیحرم الرزق بالذنب یُصِیْبُهُ وَلَا یرد الْقدر اِلَّا الدُّعَاء وَلَا یزِیْد فِی الْعُمر اِلَّا الْبر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاکِم بِتَقْدِیم وَتَاْخِیْر وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات انسان کسی گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ تقدیر کو صرف دعا دور کر سکتی ہے اور عمر میں صرف نیکی اضافہ کا سبب بن سکتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے تقدیم و تاخیر سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3738 - وَعَن سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یرد الْقَضَاء اِلَّا الدُّعَاء وَلَا یزِیْد فِی الْعُمر اِلَّا الْبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀—حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تقدیر کو صرف دعا دور کر سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف (والدین کے ساتھ) نیکی کر سکتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3739 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُکُمْ وبروا آبَاءَ کُمْ تبر کم أبناؤ کم وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ متنصلا فلیقبل ذٰلِكَ محقا کَانَ اَوْ مُبْطِلًا فَاِن لم یفعل لم یرد عَلَی الْحَوْض

رَوَاهُ الْحَاکِم من رِوَایَةِ سُوَیْد عَنْ اَبِیْ رَافع عَنهُ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظِ سُوَيْد عَن قَتَادَة هُوَ ابْن عبد الْعَزِيز واه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگوں کی خواتین سے پاک دامن رہو تو تمہاری خواتین محفوظ رہیں گی' تم اپنے والدین سے نیکی کرو' تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی' جس آدمی کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لیے آئے' تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی معذرت قبول کرے' خواہ وہ سچا ہو' یا جھوٹا ہو۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو وہ میرے حوض کے قریب بھی نہ آسکے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سوید اور ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سوید' قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ یاد رہے قتادہ سے مراد ابن عبدالعزیز ہے' جو واہی راوی ہے۔

3740 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بروا آبَاءَ كُمْ تبر كم أبناؤ كم وعفوا تعف نِسَاؤُكُمْ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَغَيْرُهُ من حَدِيْثِ عَائِشَة

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے اباؤ اجداد سے حسن سلوک کرو' تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے گی' تم پاک دامن رہنے کی کوشش کرو' تمہاری عورتیں بھی محفوظ رہیں گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3741 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رغم اَنفه ثُمَّ رغم اَنفه ثُمَّ رغم اَنفه

قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من أدْرك وَالِدِيهِ عِنْد الْكبر اَوْ اَحَدَهُمَا ثُمَّ لم يدْخل الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم

رغم اَنفه اَى لصق بالرغام وَهُوَ التُّرَاب

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو' اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو' اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو! عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کس آدمی کی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو آدمی اپنے والدین یا ان دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے' پھر وہ (ان کی خدمت کے سبب) جنت حاصل نہ کرسکے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور الفاظ ''رغم انفہ'' کا مفہوم ہے کہ اس کی ناک مٹی میں مل جائے۔

3742 - وَعَن جَابر يَعْنِي ابْن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَقَالَ آمين آمين آمين

قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من أدْرك اَحَد اَبَوَيْهِ فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين فَقَالَ يَا مُحَمَّد من أدْرك شهر رَمَضَان فَمَاتَ فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاَدْخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين

قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْدَه فَلَمْ يصل عَلَيْك فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بأسانيد اَحدهَا حسن وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْهِ وَمَنْ أدْرك اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدهُمَا فَلَمْ يَبرهُمَا فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه قل آمين

فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْحسن بن مَالك الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَتقدم وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيْرِه من حَدِيْثِ كَعْب بن عجْرَة وَقَالَ فِيْ آخِره فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من أدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْدَه اَوْ اَحَدهُمَا فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجنَّة

قلت آمين وَتقدم اَيْضا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس بِنَحْوِهِ وَفِيْه وَمَنْ أدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحَدهُمَا فَلَمْ يَبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه وأسحقه قلت آمين

❀ — حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے' پھر آپ نے فرمایا: آمین! آمین! آمین! آپ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد! جو آدمی اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پائے' پھر وہ مرنے کے بعد جہنم میں جائے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا' آپ آمین کہیں' تو میں نے کہا: آمین! جبرئیل نے کہا: اے حضرت محمد! جو آدمی ماہ رمضان پائے' وہ وفات پا جائے اور اس کی بخشش نہ ہوئی ہو' وہ دوزخ میں داخل ہو' اللہ تعالیٰ اسے دور کرے' آپ فرمائیں آمین! تو میں نے جواب میں کہا: آمین! جبرئیل نے کہا: جس آدمی کے سامنے آپ کا ذکر ہوا ہو' وہ آپ پر درود پیش نہ کرے' پھر وہ اسی حالت میں وفات پا جائے اور جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے' تو آپ آمین کہیں: تو میں نے کہا: آمین!

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی اسانید سے نقل کی ہے' جسے امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں: جو آدمی اپنے والدین کو یا دونوں میں سے ایک کو پائے' ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرے' پھر وہ اسی حالت میں وفات پا جائے' وہ جہنم

www.waseemziyai.com

میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے! آپ کہیں: آمین! تو میں نے کہا: آمین۔

یہ روایت انہوں نے حسن بن مالک حویرث اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے اور ان کے دادا جان سے نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔ امام حاکم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اس کے اختتام پر یہ الفاظ منقول ہیں: میں جب منبر کے تیسرے درجہ پر پہنچا' تو انہوں نے کہا: جو آدمی اپنے والدین' یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کر سکیں' تو میں نے کہا: آمین!

یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو آدمی والدین یا دونوں میں سے ایک کو پائے' ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرے' پھر وہ جہنم میں پہنچ جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے' تو میں نے کہا: آمین!

3743 - وَعَنْ مَالِك بن عَمْرو الْقشيرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أعتق رَقَبَة مسلمة فَهِيَ فداؤه مِنَ النَّار وَمَنْ أدْرك اَحَد وَالِديهِ ثُمَّ لم يغْفر لَهُ فَابْعَده الله

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ وأسحقه

رَوَاهُ اَحْمد من طرق اَحدهَا حسن

❀ — حضرت مالک بن عمرو قشیری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا' تو وہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا فدیہ بن جائے گا' جو آدمی اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پائے' پھر (ان کی خدمت کے سبب) اس کی بخشش نہ ہوئی ہو' تو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اسے الگ کر دے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختلف حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں ایک سند حسن ہے۔

3744 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلِقُ ثَلَاثَة نفر مِمَّن كَانَ قبلكُمْ حَتّٰى آواهم الْمبيت اِلٰى غَار فدخلوه فانحدرت صَخْرَة من الْجَبَل فَسدتْ عَلَيْهِمُ الْغَار فَقَالُوْا اِنَّهُ لَا ينجيكم مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَة اِلَّا اَن تدعوا اللّٰه بِصَالح اَعْمَالُكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُم اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كبيران وَكنت لَا أغبق قَبْلَهُمَا اَهلا وَلَا مَالا فنأى بِي طلب شجر يَوْمًا فَلَمْ أرح عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فحلبت لَهما غبوقهما فوجدتهما نائمين فَكرِهْت اَن أغبق قَبْلَهُمَا اَهلا اَوْ مَالا فَلَبثت والقدح على يَدى أنْتَظر استيقاظهما حَتّٰى فرق الْفجْر فَاسْتَيْقَظَا فشربا غبوقهما

اَللّٰهُمَّ اِن كنت فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فَفرج عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَة فانفرجت شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْج

www.waseemziyai.com

وَقَالَ الْاٰخر اَللّٰھُمَّ کَانَت لی ابْنة عَم وَکَانَت اَحَبَّ النَّاس اِلَیّ فأردتها

الحَدِیْثُ رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّتقدم بِتَمَامِهِ وَشرح غَرِیْبِہٖ فِی الْاِخْلَاص

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے زمانہ میں تین آدمی کہیں سفر میں روانہ ہوئے' رات گزارنے کے لیے ایک غار میں داخل ہوئے' پہاڑ کی بلندی سے ایک پتھر لڑھکتا ہوا آیا' اس نے غار کا منہ بند کر دیا' انہوں نے باہم مشاورت کی کہ ہمیں اس پتھر سے نجات محض اس صورت میں مل سکتی ہے کہ ہم اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا: میرے والدین بوڑھے تھے' میں ان کو کھانا وغیرہ پیش کرنے سے قبل اپنے اہل خانہ' یا غلاموں' یا لونڈیوں کو کوئی چیز پیش نہیں کرتا تھا' ایک دفعہ لکڑیاں جمع کرنے کے لیے میں دور نکل گیا' جب میں واپس پلٹا تو وہ (والدین) سو چکے تھے' میں نے ان کے لیے دودھ لیا' پھر میں نے انہیں سوئے ہوئے پایا' میں نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ ان سے پہلے اپنے اہل خانہ یا غلاموں یا لونڈیوں کو کچھ پیش کروں' میں وہیں رکا رہا' وہ دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا' میں ان کے بیدار ہونے کا منتظر رہا' حتیٰ کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا' وہ از خود بیدار ہوئے' انہوں نے اس دودھ کو نوش کر لیا' اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تجھے خوش کرنے کے لیے کیا تھا' تو ہمیں نجات عطا کر! پتھر اپنی جگہ سے تھوڑا سا سرکا' مگر وہ لوگ ابھی غار سے باہر نہیں آ سکتے تھے' دوسرے آدمی نے کہا: اے پروردگار! میری چچازاد ہمشیرہ تھی' جو میرے ہاں سب سے زیادہ محبوبہ تھی' میں اس کے ساتھ خواہش نفسانی کے تعلقات قائم کرنا چاہتا تھا..... الحدیث۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' اور اس میں مذکور مشکل الفاظ کی توضیح بھی اخلاص سے متعلق باب میں بیان ہو چکی ہے۔

3745 - وَفِیْ رِوَایَةِ البُخَارِیّ قَالَ بَیْنَمَا ثَلَاثَة نفر یتماشون اَخذهم الْمَطَر فمالوا اِلٰی غَار فِی الْجَبَل فانحطت علی غارهم صَخْرَة من الْجَبَل فأطبقت عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض انْظُرُوا أعمالا عملتموها للّٰه عَزَّ وَجَلَّ صَالِحَة فَادعوا اللّٰه بهَا لَعَلَّه یفرجها فَقَالَ أحدهم اَللّٰھُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لِیْ والدان شَیْخَانِ کبیران ولی صبیة صغَار کنت أرعی فَاِذَا رحت عَلَیْهِمْ فحلبت لَهُمْ بدأت بوالدی أسقیهما قبل وَلَدی وَاِنَّهٗ نأی الشّجر فَمَا أتیت حَتّٰی أمسیت فوجدتهما قد نَامَا فحلبت کَمَا کنت أحلب فَجئْت بالحلاب فَقُمْت عِنْد رؤوسهما أکره اَن أوقظهما من نومهما وأکره اَن اَبْدَأ بالصبیة قَبْلهمَا والصبیة یتضاغون عِنْد قدمی فَلَمْ یزل ذٰلِكَ دَابِیْ ودأبهم حَتّٰی طلع الْفجْر فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فافرج لنا فُرْجَة نری مِنْهَا السَّمَاء فَفرج اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَتّٰی رَاَوْا مِنْهَا السَّمَاء

وَذکر الحَدِیْث

❀ — امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک دفعہ تین آدمی کہیں جا رہے تھے' اچانک بارش نے انہیں آلیا' وہ ایک پہاڑ کی غار میں پناہ حاصل کرنے کے لیے داخل ہوئے' پہاڑ کی چوٹی سے ایک وزنی پتھر گرا' جس نے اس غار

www.waseemziyai.com

کا منہ بند کر دیا' ان میں سے ایک آدمی نے دوسروں سے کہا: تم لوگ اپنے نیک عمل کا جائزہ لو' جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا ہو' پھر اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس آزمائش سے نجات عطا کر دے' ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے میرے پروردگار! یہ بات تیرے علم میں ہے' میرے والدین بوڑھے تھے' میرے کم سن بچے بھی موجود تھے' میں بکریاں چرا کر لاتا تھا' شام کے وقت گھر میں واپسی پر' ان کا دودھ دوھ کر اس وقت اپنے چھوٹے بچوں کو نہیں پلاتا تھا' جب تک میں وہ اپنے والدین کو نہیں پلا لیتا تھا' ایک دفعہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور نکل گیا' جب شام کے وقت اپنے گھر واپس آیا' تو والدین دونوں سو چکے تھے' میں نے حسب معمول دودھ لیا' ان کو پلانے کے لیے ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا' انہیں بیدار کرنا بھی مجھے اچھا نہ لگا' یہ بات بھی اچھی نہیں لگی کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں' میرے بچے میرے قدموں سے چمٹ کر روتے رہے' مگر میں اسی پختہ ارادہ سے کھڑا رہا' اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا تھا' تو ہمیں درپیش آزمائش سے نجات عطا کر' تا کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کشادگی کی صورت پیدا کر دی کہ وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

پھر راوی نے اس کے بعد پوری روایت نقل کی ہے۔

3746 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِیْمَن كَانَ قبلكُمْ یرتادون لأهلهم فَاَصَابَتْهُمُ السَّمَاء فلجؤوا اِلٰی جبل فَوَقَعت عَلَیْهِمْ صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفا الْاَثر وَوَقع الْحجر وَلَا یعلم بمكانكم اِلَّا اللّٰه فَادعوا اللّٰه بأوثق اَعْمَالُكُمْ فَقَالَ أحدهم اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَت لی امْرَاَة تعجبنی فطلبتها فَاَبت عَلَیّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ اِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشیة عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الْاٰخر اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِیْ والدان وَكنت أحلب لَهما فِیْ اِنائهما فَاِذَا أتیتهما وهما نائمان قُمْت حَتّٰی یستیقظا فَاِذَا استیقظا شربا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشیة عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الثَّالِث اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی اسْتَاْجَرت اَجِیْرا یَوْمًا فَعمل لی نصف النَّهَار فأعطیته أجرا فسخطه وَلَمْ یَاْخُذهُ فوفرتها عَلَیْهِ حَتّٰی صَار من كل الْمَال ثُمَّ جَاءَ یطْلب أجره فَقُلْتُ خُذ هٰذَا كُله وَلَوْ شِئْت لم أعْطه اِلَّا أجره الْاَوَّل فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشیة عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ الْحجر وَخَرجُوْا یتماشون

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے زمانہ میں تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے' اچانک انہیں بارش نے آلیا' انہوں نے پہاڑ کے دامن میں پناہ حاصل کی' پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر آیا' جس نے اس غار کے منہ کو بند کر دیا' ان میں سے ایک نے دوسروں سے کہا: قدموں کے نشانات ختم ہو گئے ہیں' پتھر بھی بطور آزمائش آ گیا ہے' اب تمہاری پریشان کن صورتحال کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' تم اپنے قابل وثوق عمل کے سبب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' ان میں سے ایک

www.waseemziyai.com

آدمی نے کہا: اے پروردگار! یہ بات تیرے علم میں ہے' مجھے ایک خاتون سے جنون کی حد تک عشق تھا' میں نے اس سے خواہش نفسانی کی تکمیل ظاہر کی' مگر اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا' میں نے اس مقصد کے لیے رقم متعین کر دی' جب میں اس سے خواہش کی تکمیل کے لیے قریب ہوا' تو میں جلدی سے اس سے الگ ہو گیا' اگر یہ نیک عمل تیری رحمت کی امید کی بنا پر اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا تھا' تو ہمیں اس آزمائش سے نجات عطا کر' تو ایک تہائی پتھر سرک گیا۔

ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے پروردگار! یہ بات تیرے علم میں ہے' میرے والدین (بوڑھے) تھے' میں ان کی خدمت کے لیے برتن میں دودھ لایا کرتا تھا' بلکہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں دودھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ دونوں اس وقت سو چکے تھے' میں ان کے بیدار ہونے تک ان کے سرہانے کھڑا رہا' جب وہ از خود بیدار ہوئے' تو انہوں نے دودھ نوش کیا' اگر میرا یہ عمل تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب سے خوف کے لیے تھا' تو ہمیں کشادگی عنایت کر دے۔

تیسرے آدمی نے کہا: اے پروردگار! یہ بات تیرے علم میں ہے' ایک دفعہ میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا' اس نے آدھا دن میرا کام کیا تھا' میں نے اسے مزدوری دینے کی کوشش کی مگر وہ ناراض ہو کر چلا گیا' اس نے مزدوری وصول نہیں کی تھی' میں اس کی مزدوری (معاوضہ) کو اپنے کاروبار میں شامل کر لیا' حتیٰ کہ وہ بہت سا مال بن چکا تھا' پھر ایک دفعہ وہی مزدور اپنی مزدوری لینے کے لیے میرے پاس آیا' تو میں نے اسے کہا: تم یہ سب چیزیں لے لو' اگر میں چاہتا تو اسے پہلی مزدوری دے کر فارغ کر سکتا تھا' اے پروردگار! جیسا کہ تیرے علم میں ہے کہ میں نے اگر یہ نیکی تیری رحمت کی امید سے اور تیرے عذاب کے خوف کی وجہ سے کی تھی' تو ہمیں کشادگی عنایت کر! پتھر سرک کر دور ہٹ گیا' وہ لوگ غار سے باہر نکل آئے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3747 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ من اَحَق النَّاس بِحسن صَحَابَتِیْ قَالَ أمك

قَالَ ثُمَّ من قَالَ أمك

قَالَ ثُمَّ من قَالَ أمك

قَالَ ثُمَّ من قَالَ اَبوك

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ' انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں' اس نے پھر عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں' پھر اس کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا: تمہارا باپ۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3748 - وَعَن اَسمَاء بنت اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ قدمت عَلیّ اُمِّی وَھِی مُشرکَة فِیْ عھد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فاستفتیت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قلت قدمت عَلیّ اُمِّی وَھِی راغبة أفأصل اُمِّی قَالَ نَعَمْ صلی أمك

رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظُهٗ قَالَتْ قدمت عَلیّ اُمِّی راغبة فِیْ عھد قریب وَھِی راغمة مُشرکَة فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن اُمِّی قدمت عَلیّ وَھِی راغمة مُشرکَة أفأصلھا قَالَ نَعَمْ صلی أمك

راغبة اَی طامعة فِیْمَا عِنْدِی تَسْاَلنِیْ الْاِحْسَان اِلَیْھَا

راغمة اَی کارھة لِلْاِسْلَامِ

❀ — حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میری والدہ میرے ہاں آئیں' وہ ایک مشرکہ خاتون تھیں' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حوالے سے دریافت کیا' میں نے عرض کیا: میری والدہ میرے پاس آئی ہیں' وہ رغبت بھی رکھتی ہیں (یعنی میں ان سے حسن سلوک کروں) تو کیا میں اپنی ماں سے حسن سلوک کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں' تم اپنی والدہ سے حسن سلوک کرو۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں منقول یہ الفاظ ہیں: میری والدہ میرے ہاں آئیں' وہ رغبت ومیلان رکھتی تھیں' مگر وہ قبول اسلام نہیں چاہتی تھیں' وہ ایک مشرکہ عورت تھیں' میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! میرے ہاں میری والدہ آئی ہیں' وہ قبول اسلام کو ناپسند کرتی ہیں' وہ ایک مشرکہ خاتون ہیں' تو کیا میں ان سے صلہ رحمی کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں' تم اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

متن میں مذکور لفظ ''راغبة'' سے مراد ہے: جو کچھ میرے پاس موجود ہے' اس میں وہ دلچسپی رکھتی ہیں اور انہوں نے حسن سلوک کرنے کا مجھ سے مطالبہ بھی کیا ہے۔

لفظ ''راغمة'' سے مراد ہے: وہ مسلمان ہونا' ناپسند کرتی ہیں۔

3749 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رضا اللّٰہ فِیْ رضَا الْوَالِد وَسخط اللّٰہ فِیْ سخط الْوَالِد

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَرجح وَقفه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُّسْلِمٍ وَّرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ طَاعَة اللّٰہ طَاعَة الْوَالِد ومعصیة اللّٰہ مَعْصِیّة الْوَالِد وَرَوَاہُ الْبَزَّار من حَدِیْثِ عبد اللّٰہ بن عمر اَوْ ابْن عَمْرو وَلَا یحضرنی اَیھمَا

وَلَفْظُهٗ قَالَ رضَا الرب تَبَارَك وَتَعَالٰی فِیْ رضَا الْوَالِدین وَسخط اللّٰہ تَبَارَك وَتَعَالٰی فِیْ سخط الْوَالِدین

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی' باپ کی رضامندی میں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی' والد کی ناراضگی میں ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے موقوف ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کی تابع داری' باپ کی تابع داری میں ہے' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی' باپ کی نافرمانی میں ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' یا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس وقت مجھے یاد نہیں رہا کہ ان دونوں میں کس سے منقول ہے۔ روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کی رضامندی' والدین کی رضامندی میں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے۔

3750 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّيْ أذنبت ذَنبا عَظِيْما فَهَلْ لى من تَوْبَة فَقَالَ هَلْ لَك من أم قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَك من خَالَة قَالَ نَعَمْ قَالَ فبرها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا هَلْ لَك والدان بالتثنية وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میں ایک بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں' تو کیا میرے لیے توبہ کی صورت ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: نہیں' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: پھر تم ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟

یہ لفظ بطور تثنیہ استعمال کیا گیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3751 - وَعَنْ اَبِيْ أسيد مَالك بن ربيعَة السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا نَحْنُ جُلُوْس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ من بنى سَلمَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِي من بر اَبَوى شَيْءٍ أبرهما بِهِ بعد مَوْتهمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاة عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَار لَهما وانفاذ عهدهما من بعدهمَا وصلَة الرَّحِم الَّتِيْ لَا توصل اِلَّا بهما واكرام صديقهما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَزَاد فِيْ آخِره قَالَ الرجل مَا اكثر هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وأطيبه

www.waseemziyai.com

قَالَ فاعمل بِهِ

❀—حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' اس موقع پر بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ نیکی کرنے کی صورت ہے' جو میں اپنا سکوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں' ان کے لیے دعائے رحمت کرنا' ان کے لیے دعائے بخشش کرنا اور ان کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کو پورا کرنا ہے' اس آدمی سے رشتہ داری کے تعلق کو نبھانا جس کا رشتہ والدین کی وجہ سے بنتا ہو اور ان کے احباب کی قدر افزائی کرنا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں یہ نقل کی ہے۔ اس کے اختتام پر یہ الفاظ منقول ہیں: اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کتنی خوبصورت بات ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

3752 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَار عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رَجُلًا من الْاَعْرَاب لقِيه بطرِيْق مَكَّة فَسلم عَلَيْهِ عبد اللّٰه بن عمر وَحمله على حمَار كَانَ يركبه وَاَعْطَاهُ عِمَامَة كَانَت على رَأسه

قَالَ ابْن دِيْنَار فَقُلْنَا لَهُ أصلحك اللّٰه فَاِنَّهُم الْاَعْرَاب وهم يرضون باليسير فَقَالَ عبد اللّٰه بن عمر اِن اَبَا هٰذَا كَانَ ودا لعمر بن الْخطاب وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن أبر الْبر صلَة الْوَلَد اَهْل ود اَبِيه

رَوَاهُ مُسْلِم

❀—حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک بار مکہ معظمہ کے راستہ میں ایک اعرابی کی ان سے ملاقات ہوئی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سلام کیا' سواری کے لیے اسے گدھا پیش کیا' تاکہ وہ اس پر سواری کرے' اپنی دستار اتار کر اسے پیش کر دی' ابن دینار کا بیان ہے: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح وسالم رکھے! یہ دیہاتی لوگ قلیل چیز سے بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس آدمی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا' میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے زیادہ خوبصورت حسن سلوک یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے دوست کے اہل خانہ سے حسن سلوک کرے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3753 - وَعَنْ اَبِيْ بردة قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة فَاَتَانِيْ عبد اللّٰه بن عمر فَقَالَ اَتَدْرِي لم اَتَيْتُك قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَحَبَّ اَن يصل اَبَاهُ فِيْ قَبره فَليصل اِخْوَان اَبِيه بعده وَاِنَّهُ كَانَ بَيْن اَبِيْ عمر وَبَيْن اَبِيك اِخاء وود فَاَحْبَبْت اَن أصل ذَاك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں مدینہ منورہ پہنچا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے' انہوں نے کہا: کیا تمہیں علم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے جواب میں کہا: نہیں' انہوں نے بتایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ وہ قبر میں موجود اپنے باپ سے صلہ رحمی کرے' تو اسے چاہیے اپنے والد کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد محترم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے مابین دوستانہ مراسم تھے اور میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں اس حوالے سے صلہ رحمی کروں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ عُقُوْقِ الْوَالِدَیْنِ

باب: والدین کی نافرمانی کے حوالے سے منقول تربیتی روایات

3754 - عَنِ الْمُغِیرَۃِ بن شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ حرم عَلَیْکُمْ عقوق الْاُمَّھَات ووأد الْبَنَات ومنعا وھات وَکرہ لکم قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃ السُّؤَال واِضاعۃ المَال

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہ

❀ — حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ماؤں کی نافرمانی کرنا' لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا' روکنا اور دینا' حرام قرار دیا ہے۔ اس نے تم پر بحث وتمحیص کرنا' بکثرت سوال کرنا اور مال ضائع کرنا' مکروہ قرار دیا ہے۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3755 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئکم بأکبر الْکَبَائِر ثَلَاثًا قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰہِ

قَالَ الْاِشْرَاک بِاللّٰہِ وعقوق الْوَالِدین وَکَانَ مُتکئا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلا وَقَول الزُّوْر وَشَھَادَۃ الزُّوْر فَمَا زَالَ یکررھا حَتّٰی قُلْنَا لیتہ سکت

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تین بڑے گناہوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' آپ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے' پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' آپ نے فرمایا: جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا' آپ یہ بات بار بار کہتے رہے' حتیٰ کہ ہم نے (دل میں) خیال کیا کہ کاش آپ سکوت اختیار فرمائیں۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3756 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَقتل النَّفس وَالْيَمِين الْغمُوس

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کبیرہ گناہ یہ ہیں: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3757 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر فَقَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

وَفِيْ كتاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كتبه إِلَى أَهْلِ الْيمن وَبعث بِهِ مَعَ عَمْرو بن حزم وَإِن أكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَيْر الْحق والفرار فِيْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى المحصنة وَتعلم السحر وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيْم الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کبیرہ گناہوں کا ذکر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کبیرہ گناہ یہ ہو سکتے ہیں:) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا اور والدین کی نافرمانی کرنا..... الحدیث۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے نام خط لکھا تا' جو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ذریعے روانہ کیا تھا' اس میں یہ لکھا تھا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن کبیرہ گناہوں میں یہ امور شامل ہوں گے: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' کسی مومن کو ناجائز طریقہ سے قتل کرنا' جہاد فی سبیل اللہ کے موقع پر راہ فرار اختیار کرنا' کسی پاک دامن خاتون پر الزام عائد کرنا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال (ناجائز طریقہ سے) کھانا..... الحدیث۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3758 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينظر اللّٰه إِلَيْهِمْ يَوْم الْقِيَامَة الْعَاق لوَالِديهِ ومدمن الْخمر والمنان عطاء ه وَثَلَاثَة لَا يدْخلُونَ الْجنَّة الْعَاق لوَالِديهِ والديوث والرجلة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ بِإِسْنَادَيْنِ جَيِّدين وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وروى ابْن حبَان فِيْ

www.waseemziyai.com

صَحِيْحِهِ شطرهُ الْاَوَّل

الديوث بتَشْديد الْيَاء هُوَ الَّذِىْ يقر اَهله على الزِّنَا مَعَ علمه بهم

والرجلة بِفَتْح الرَّاء وَكسر الْجِيم هِىَ المترجلة المتشبهة بِالرِّجَالِ

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نظر نہیں کرے گا: والدین کا نافرمان' شراب نوشی کا عادی اور کوئی چیز دے کر احسان جتانے والا۔ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: والدین کا نافرمان' دیوث اور ایسی عورت جو پردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہے۔

امام نسائی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ یہ روایت دو عمدہ اسناد سے منقول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کا پہلا ٹکڑا نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الدیوث'' میں 'ی' پر تشدید ہے' اور اس سے مراد ایسا آدمی ہے' جو اس بات کا علم رکھتا ہو کہ اس کی بیوی زنا کراتی ہے' مگر اس کے باوجود وہ خاموش ہو۔ لفظ ''رجلہ'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'ج' کے نیچے زیر ہے' اس سے مراد ایسی عورت ہے' جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہو۔

3759 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة

حرم اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّة مدمن الْخمر والعاق والديوث الَّذِىْ يقر الْخبث فِىْ اَهله

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِىّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں پر جنت کو حرام قرار دیا ہے: مسلسل شراب نوشی کرنے والا (والدین کا) نافرمان اور وہ بے حیاء آدمی جو اپنی بیوی میں برائی کو باقی رکھتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام نسائی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3760 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يراح ريح الْجَنَّة من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام وَلَا يجد رِيحهَا منان بِعَمَلِهٖ وَلَا عَاق وَلَا مدمن خمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِيْر

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی مگر (تین آدمی یہ خوشبو نہیں پا سکیں گے) اپنے کام کے بارے میں احسان جتانے والا' (والدین کا)

www.waseemziyai.com

نافرمان اور باقاعدگی سے شراب نوشی کرنے والا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3761 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُم صرفا وَلَا عدلا عَاق وَلَا منان ومكذب بِقدر

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم فِیْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم فِیْ شرب الْخمر حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على اللّٰه اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر و آكل الرِّبَا و آكل مَال الْيَتِيْم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا' خواہ وہ فرض ہوگا یا نوافل: (والدین کا) نافرمان' احسان جتانے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا۔

امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب السنہ'' میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے شراب نوشی سے متعلق باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گزر چکا ہے: اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ چار آدمیوں کو جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں کے ذائقہ سے محروم رکھے: باقاعدی سے شراب نوشی کرنے والا' سود کھانے والا' یتیم کا ناحق طور پر مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3762 - وَرُوِیَ عَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينفع مَعَهُنَّ عمل الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين والفرار من الزَّحْف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین امور کی موجودگی میں کوئی عمل مفید نہیں ہوسکتا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3763 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر شتم الرجل وَالِديهِ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهل يشْتم الرجل وَالِديهِ قَالَ نَعَمْ يسب اَبَا الرجل فيسب اَبَاهُ ويسب أمه فيسب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

www.waseemziyai.com

❀—حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو برا کہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا کوئی اپنے والدین کو برا کہہ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں' یہ کسی دوسرے کے باپ کو برا کہے گا' تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا۔ اسی طرح یہ کسی کی والدہ کو برا کہے گا' اور دوسرا اس کی ماں کو برا کہے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3764 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ اِن من أکبر الْکَبَائِر اَن یلعن الرجل وَالِدیهِ قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْف یلعن الرجل وَالِدیهِ قَالَ یسب اَبَا الرجل فیسب اَبَاهُ ویسب أمه فیسب أمه

❀—امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ اپنے والدین پر لعنت کرے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کوئی آدمی اپنے والدین پر لعنت کیسے کرسکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ایک آدمی نے دوسرے کے باپ کو برا کہا' دوسرے نے اس کے باپ کو برا کہا' یا ایک نے اس کی ماں کو برا کہا' دوسرے نے اس کی ماں کو برا کہے گا۔

3765 - وَعَن عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شهدت اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الْخمس وَأديت زَکَاة مَالِیْ وَصمت رَمَضَان فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ علی هٰذَا کَانَ مَعَ النَّبِیین وَالصدیقین وَالشُّهَدَاءِ یَوْم الْقِیَامَة هٰکَذَا وَنصب أصبعیه مَا لم یعق وَالِدیهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدهُمَا صَحِیْح وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا بِاخْتِصَار

❀—حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میں پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں' میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں' رمضان کے روزے رکھتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں وفات پاتا ہے' قیامت کے دن اسے انبیاء کرام' صدیقین اور شہداء کی رفاقت حاصل ہوگی۔ آپ نے یہ بات اپنی دونوں انگلیاں ملا کر ارشاد فرمائی (پھر فرمایا:) بشرطیکہ وہ اپنے والدین کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے۔

3766 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعشر کَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِن قتلت وَحرقت وَلَا تعقن وَالدیك وَاِن أمراك اَن تخرج من اَهْلك وَمَالك

www.waseemziyai.com

الحَدِیْث

رَوَاهُ اَحْمد وَغَیْرِہٖ وَتقدم فِیْ ترك الصَّلَاة بِتَمَامِهِ

❀—حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس امور کی تلقین فرمائی تھی' آپ نے فرمایا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا' خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا نذر آتش کر دیا جائے' تم اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا' خواہ وہ تمہیں حکم دیں اپنے اہل وعیال سمیت گھر سے نکل جاؤ..... الحدیث

امام احمد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے قبل ترک نماز سے متعلق باب میں بھی یہ روایت مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

3767 - وَرُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسْلِمين اتَّقوا اللّٰه وصلوا اَرْحَامكُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب أسْرع من صلَة الرَّحِم وَاِيَّاكُمْ وَالْبَغى فَاِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة أسْرع من عُقُوبَة الْبَغى وَاِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَاِن ريح الْجَنَّة تُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار اِزَاره خُيَلَاء اِنَّمَا الْكِبْرِيَاء للّٰه رب الْعَالمين وَالْكذب كُله اِثم اِلَّا مَا نَفَعت بِهِ مُؤْمِنا وَدفعت بِهِ عَن دين وَاِن فِی الْجَنَّة لسوقا مَا يُبَاع فِيْهَا وَلَا يشترى لَيْسَ فِيْهَا اِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُوْرَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

وَتقدم فِی اللواط حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه سَبْعَة من فَوق سبع سماواته وردد اللَّعْنَة على وَاحِد مِنْهُم ثَلَاثًا وَلعن كل وَاحِد مِنْهُم لعنة تكفيه قَالَ مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من ذبح لغير اللّٰه مَلْعُوْن من عق وَالِدِيهِ الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَتقدم اَيْضًا حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه من ذبح لغير اللّٰه وَلعن اللّٰه من غير تخوم الْاَرْض وَلعن اللّٰه من سبّ وَالِدِيهِ الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀—حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم اس وقت ایک جگہ میں جمع تھے' آپ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم اللہ تعالیٰ کا خوف کرو' تم صلہ رحمی اختیار کرو! اس لیے کسی نیکی کا اجر صلہ رحمی سے جلدی نہیں مل سکتا' تم سرکشی سے احتراز کرو' اس لیے کسی چیز کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں مل سکتی' تم والدین کی نافرمانی سے اجتناب کرو! اس لیے جنت کی خوشبو ہزار سال کے فاصلہ سے محسوس ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! (ماں باپ کا)

www.waseemziyai.com

نافرمان آدمی' یا رشتہ داری کے حقوق کو نظر انداز کرنے والا' یا بوڑھا زانی کی' یا تکبر کے سبب اپنے کپڑے لٹکانے والا آدمی اس کی خوشبو کو نہیں حاصل کر سکیں گے۔ بڑائی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ جھوٹ مکمل گناہ ہے' تاہم اگر تم اس کے ساتھ کسی مومن کو نفع پہنچا سکو' تو اس کا حکم مختلف ہے' یا تم اس کے سبب کسی کے قرض میں مہلت کی صورت پیدا کر دو' جنت میں ایک بازار ہوگا' جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی' وہاں تصاویر ہوں گی' جو مرد یا عورت جس تصویر کو پسند کریں گے' تو وہ اس کی شکل بن جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ یہ حدیث اس سے پہلے قوم لوط کے عمل سے متعلق باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساتوں آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں پر لعنت کرتا ہے' ان میں سے ایک آدمی پر تین بار لعنت کرتا ہے' جو ان میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت کرتا ہے' جو اس کے لیے کافی ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ملعون ہے' جو قوم لوط کے عمل کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ آدمی ملعون ہے' جو قوم لوط کے عمل جیسا کام کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے' وہ آدمی ملعون ہے' جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے' اور وہ آدمی ملعون ہے' جو والدین کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے..... الحدیث

امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' یہ روایت اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے گزر چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر لعنت کرے' جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس آدمی پر لعنت کرے' جو زمین کے نشانات تبدیل کرنے کی جسارت کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس آدمی پر لعنت کرے' جو اپنے والدین کی برائی بیان کرتا ہے..... الحدیث

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3768 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کل الذُّنُوب یُؤَخر اللّٰه مِنْهَا مَا شَاءَ اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا عقوق الْوَالِدین فَاِن اللّٰه یعجله لصَاحبه فِی الْحَیَاة قبل الْمَمَات

رَوَاهُ الْحَاکِم والأصبهانی کِلَاهُمَا من طَرِیق بکار بن عبد الْعَزِیز وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر گناہ کو جتنا چاہے گا مؤخر کر دے گا' صرف والدین کی نافرمانی کا معاملہ مختلف ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو وفات سے پہلے اس کی زندگی میں سزا میں مبتلا کرتا ہے۔

امام حاکم اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3769 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ آتٍ فَقَالَ شَاب یجود بِنَفسِهِ فَقیل لَهُ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ فَلَمْ یسْتَطع فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَضَ رَسُوْلُ

www.waseemziyai.com

اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونهضنا مَعَهُ فَدخل على الشَّاب فَقَالَ لَهُ قل لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا اَسْتَطِيْع

قَالَ لم قَالَ كَانَ يعق والدته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحية والدته قَالُوْا نعم

قَالَ ادعوها فدعوها فَجَاءَ ت فَقَالَ هٰذَا ابْنك قَالَتْ نعم

فَقَالَ لَهَا اَرَاَيْت لَو أججت نَار ضخمة فَقيل لَك اِن شفعت لَهُ خلينا عَنهُ وَاِلَّا حرقناه بِهٰذِهِ النَّار اَكنت تشفعين لَهُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا أشفع لَهُ

قَالَ فأشهدى اللّٰه واشهدينى قد رضيت عَنهُ

قَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أشهدك وَأشْهد رَسُولك اِنِّىْ قد رضيت عَن ابْنى فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَام قل لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهُ وَأشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَقَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِىْ أنقذه بِى مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَأحمد مُخْتَصرا

❀ — حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: ایک آدمی مرنے کے قریب تھا' اسے کہا گیا: تم لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لو' تو وہ یہ کلمہ نہیں پڑھ سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نماز ادا کرتا تھا' اس آدمی نے جواب میں عرض کیا: ہاں' آپ اٹھے' ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے' آپ اس نوجوان کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا: تم لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لو' اس نے عرض کیا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا' آپ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے عرض کیا: وہ اپنی ماں کا نافرمان تھا' آپ نے دریافت کیا: کیا اس کی ماں زندہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم انہیں بلاؤ' آپ نے اس کی ماں سے دریافت کیا: کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے اس خاتون سے فرمایا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ زیادہ آگ جلائی جائے' تم سے کہا جائے تم اس کی سفارش کرتی ہو تو ہم اسے چھوڑ دیں گے' ورنہ اسے نذر آتش کر دیں گے' تو کیا تم اس کی سفارش کرنا پسند کرو گی؟ خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی صورتحال میں اس کی ضرور سفارش کروں گی' آپ نے فرمایا: پھر تم اللہ تعالیٰ اور مجھے گواہ بنا کر کہہ دو کہ میں اس سے خوش ہوں' اس عورت نے کہا: اے پروردگار! میں تجھے گواہ بناتی ہوں اور تیرے رسول کو بھی گواہ بنا کر اعلان کرتی ہوں کہ میں اس سے خوش ہوں' پھر آپ نے لڑکے سے فرمایا: اے نوجوان! تم پڑھو: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی معبود حقیقی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول معظم ہیں۔ اس نوجوان نے آسانی سے یہ کلمات پڑھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے میرے سبب اس نوجوان کو جہنم سے بچا لیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔

3770 - وَعَنِ الْعَوام بن حَوْشَب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلت مرّة حَيا وَاِلٰى جَانب ذٰلِكَ الْحَىّ مَقْبرَة فَلَمَّا

www.waseemziyai.com

كَانَ بعد الْعَصْر انْشَقَّ مِنْهَا قبر فَخرج رجل رَأسه رَأس الْحمار وَجَسَده جَسَد اِنْسَان فنهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ انطبق عَلَيْهِ الْقَبْر فَاِذَا عَجُوز تغزل شعرًا اَوْ صُوفًا فَقَالَتْ امْرَاَة ترى تِلْكَ الْعَجُوز قلت مَا لَهَا قَالَتْ تِلْكَ أم هٰذَا قلت وَمَا كَانَ قصَّته قَالَتْ كَانَ يشرب الْخمر فَاِذَا رَاح تَقول لَهُ أمه يَا بنى اتَّقِ اللّٰه اِلٰى مَتى تشرب هٰذِهِ الْخمر فَيَقُوْلُ لَهَا اِنَّمَا اَنْت تنهقين كَمَا ينهق الْحمار قَالَتْ فَمَاتَ بعد الْعَصْر قَالَتْ فَهُوَ ينشق عَنهُ الْقَبْر بعد الْعَصْر كل يَوْم فينهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ ينطبق عَلَيْهِ الْقَبْر

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْاَصْبَهَانِىّ حدث اَبُو الْعَبَّاس الْاَصَم اِملاء بنيسابور بمشهد من الْحفاظ فَلَمْ ينكروه

❀ — عوام بن حوشب سے منقول ہے: ایک دفعہ میں عرب کے ایک قبیلہ میں ٹھہرا ہوا تھا' قبیلہ کی ایک طرف قبرستان تھا عصر کے بعد قبرستان کی ایک قبر پھٹی اور اس سے ایک مردہ باہر نکلا' جس کا سر گدھے کی مثل تھا' اس کا جسم انسان جیسا تھا' اس نے رینگتے ہوئے تین بار آواز نکالی' پھر اس کی قبر بند ہوگئی۔ وہاں ایک خاتون اون کاتنے میں مصروف تھی' اس نے بتایا: تم نے اس بوڑھی عورت کو ملاحظہ کیا ہے؟ میں نے دریافت کیا' اس کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب میں کہا: یہ خاتون اس آدمی کی ماں ہے' میں نے کہا: اس آدمی کا اصل واقعہ کیا ہے؟ اس عورت نے بتایا: وہ آدمی شراب پیتا تھا' وہ شام کے وقت آتا' تو اس کی ماں اسے کہتی: اے بیٹا! تم اللہ تعالیٰ کا خوف کرو! آخر تم کب تک شراب نوشی کرو گے؟ وہ اپنی ماں کو جواب میں کہتا تھا: تم کیا گدھے کی طرح رینگتی ہو' تو اس عورت نے کہا: وہ آدمی عصر کے بعد فوت ہوگیا' تو اس کی قبر ہر روز عصر کے بعد شق ہوتی ہے' وہ اس سے باہر آتا ہے' وہ تین بار رینگنے کی آواز نکالتا ہے' اور پھر اس کی قبر بند ہوجاتی ہے۔

امام اصبہانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابوعباس اصم نے حفاظ حدیث کے پاس نیشاپور میں یہ روایت املاء کروائی تھی اور محدثین نے اسے منکر بھی قرار دیا ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِىْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنْ قُطِعَتْ وَالتَّرْهِيْبُ مَنْ قَطَعَهَا

باب: صلہ رحمی کے حوالے سے ترغیبی روایات خواہ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے' نیز قطع رحمی کرنے والے آدمی کے حوالے سے ترہیبی روایات

3771 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكرم ضَيْفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا

www.waseemziyai.com

ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی اختیار کرے جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموشی اختیار کرے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3772 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن یبسط لَہُ فِیْ رزقہ وینسأ لَہُ فِیْ اَثَرہ فَلیصل رَحمَہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

ینسأ بِضَم الْیَاء وَتَشْدید السِّین الْمُهْمِلَة مهموزا اَی یُؤَخر لَہُ فِیْ اَجله

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر دراز ہو وہ صلہ رحمی اختیار کرے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3773 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من سره اَن یبسط لَہُ فِیْ رزقہ وَاَن ینسأ لَہُ فِیْ اَثَرہ فَلیصل رَحمَہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ تعلمُوْا من أنسابكم مَا تصلونَ بِہِ اَرْحَامكُمْ فَاِن صلَة الرَّحِم محبَّة فِی الْاَهْل مثراة فِی الْمَال منسأة فِی الْاَثر

وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَمعنى منسأة فِی الْاَثر یَعْنِیْ بِہِ الزِّیَادَة فِی الْعُمر انْتهى

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ الْعَلَاء بن خَارِجَة كَلَفْظِ التِّرْمِذِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی زندگی دراز ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو اسے صلہ رحمی اختیار کرنی چاہیے۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم اپنے نسب کا علم حاصل کرو تاکہ تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ صلہ رحمی اہل خانہ میں محبت کرنے کا سبب بنتی ہے دولت میں اضافہ کا ذریعہ اور زندگی کے دراز ہونے کا باعث بھی۔

انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''منساۃ فی الاثر'' سے مراد عمر کا دراز ہونا ہے۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علاء بن خارجہ کے حوالے سے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل نقل کی ہے اور ایسی سند سے منقول ہے جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

3774 - وَعَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن یمد لَہُ

www.waseemziyai.com

فِیْ عمرہ ویوسع لَهٗ فِیْ رزقه وَیدْفَع عَنهُ میتَة السوء فلیتق اللّٰه وَلیصل رَحمَه

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد فِیْ زوائده وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْحَاکِم

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول کریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اس کے رزق میں اضافہ ہو اس سے بری موت دور ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف کھائے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ عبداللہ نے یہ روایت اپنی زوائد میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3775 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَکْتُوْب فِی التَّوْرَاة من اَحَبَّ اَن یُزَاد فِیْ عمرہ وَیُزَاد فِیْ رزقه فَلیصل رَحمَه

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالْحَاکِم وَصَححهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تورات میں یوں منقول ہے جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو وہ صلہ رحمی اختیار کرے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے جس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

3776 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمعه یَقُوْلُ اِن الصَّدَقَة وصلَة الرَّحِم یزِیْد اللّٰه بهما فِی الْعُمر وَیدْفَع بهما میتَة المسوء وَیدْفَع بهما الْمَکْرُوه والمحذور

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک صدقہ اور صلہ رحمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عمر دراز کرتا ہے ان کے سبب بری موت کو دور کرتا ہے اور ان کے باعث ناپسند اور نقصان دہ اشیاء کو دور کرتا ہے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3777 - وَعَن رجل من خثعم قَالَ أتیت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ نفر من اَصْحَابه فَقُلْتُ اَنْتَ الَّذِیْ تزْعم اَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ نعم

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْاَعْمَال اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْاِیمَان بِاللّٰه

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ صلَة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنکر

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْاَعْمَال أبْغض اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاك بِاللّٰه .

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com

ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ قطيعة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بالمنكر وَالنَّهْى عَن الْمَعْرُوف

رَوَاهُ اَبُوْ يعلىٰ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — خثعم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے' میں نے عرض کیا: کیا آپ ہی وہ شخصیت ہیں' جن کا اعلان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسند عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر قطع رحمی کرنا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: برائی کا حکم دینا اور نیکی سے منع کرنا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3778 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا عرض لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ سفر فَاَخذ بِخِطَام نَاقَته اَوْ بزمامها ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ يَا مُحَمَّد اَخْبرنِىْ بِمَا يقربنِىْ من الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِىْ مِنَ النَّار قَالَ فَكف النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نظر فِىْ اَصْحَابه ثُمَّ قَالَ لقد وفق اَوْ لقد هدى قَالَ كَيْفَ قلت قَالَ فَاَعَادَهَا فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتى الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم دع النَّاقة

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دیہاتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت سفر پر روانہ ہونے والے تھے' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام تھام لی (یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں تردد ہے) پھر اس نے عرض کیا: یارسول اللہ (راوی کے خیال کے مطابق شاید یہ الفاظ ہیں:) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ایسے عمل کی تلقین فرمائیں' جو مجھے جنت کے قریب اور مجھے جہنم سے دور کردے؟ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' پھر آپ نے صحابہ کرام کی طرف دیکھا اور فرمایا: اسے' توفیق عنایت کی گئی ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی راہنمائی کی گئی' آپ نے دریافت کیا: تم نے کیا بات کہی ہے؟ اس نے اپنا مدعی پیش کیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' تم نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی اختیار کرو (آپ نے پھر فرمایا:) تم اونٹنی کو چھوڑ دو۔

3779 - وَفِىْ رِوَايَةٍ وَّتصل ذَا رَحِمك فَلَمَّا أدبر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تمسك بِمَا اَمرته بِهٖ دخل الْجَنَّة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

❀—ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی اختیار کرو جب وہ آدمی روانہ ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے جو اسے ہدایات دی ہیں اگر وہ مضبوطی سے ان پر عمل پیرا ہوتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

3780 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ليعمر بالقوم الديار ويثمر لَهُمُ الْاَمْوَال وَمَا نظر اِلَيْهِمْ مُنْذُ خلقهمْ بغضا لَهُم

قيل وَكَيْف ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بصلتهم أرحامهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ عمرَان بن مُوْسَى الرَّمْلِیّ الزَّاهِد عَنْ اَبِیْ خَالِد فَاِن كَانَ حفظه فَهُوَ صَحِيْح

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو آباد کرتا ہے انہیں دولت سے نوازتا ہے حالانکہ جب سے اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے ناپسند کرنے کی وجہ سے وہ ان کی طرف نہیں دیکھتا عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ایسا کس لیے ہوتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ان لوگوں کے صلہ رحمی اختیار کرنے کی وجہ سے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: عمران بن موسیٰ رملی زاہد نامی راوی ابوخالد سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ تاہم اگر اسے یہ روایت مستحضر ہے تو یہ روایت مستند ہے۔

3781 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّهُ من أعطى حَظه من الرِّفْق فَقَدْ أعطى حَظه من خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة وصلَة الرَّحِم وَحسن الْجوَار اَوْ حسن الْخلق يعمرَانِ الديار وَيَزِيْدَانِ فِی الْاَعْمَار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن الْقَاسِم لم يسمع من عَائِشَة

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جس آدمی کو نرمی سے حصہ عنایت کیا گیا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے حصہ دیا گیا ہے۔ صلہ رحمی اچھا پڑوس (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اور عمدہ اخلاق آبادیوں کو آباد و شاد رکھتے ہیں اور زندگی میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں مگر عبدالرحمٰن بن قاسم نامی راوی کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔

3782 - وَرُوِیَ عَن درة بنت اَبِیْ لَهب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ

www.waseemziyai.com

اَتْقَاهُم للرب وأوصلهم للرحم وَآمرهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وأنهاهم عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَغَيْرِه

❀— درہ بنت ابی لہب سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سے سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہو' سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو' سب سے زیادہ نیکی کا حکم دیتا ہو اور سب سے زیادہ برائی سے منع کرتا ہو۔

ابو شیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں اور دیگر محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3783 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْر اَوْصَانِیْ اَن لَا أنظر اِلٰی من هُوَ فَوقِی وَاَن أنظر اِلٰی من هُوَ دونی وأوصانی بحب الْمَسَاكِيْن والدنو مِنْهُم وأوصانی اَن أصل رحمی وَاِن اَدْبَرت وأوصانی اَن لَا اَخَاف فِی اللّٰه لومة لائم وأوصانی اَن اَقُوْل الْحق وَاِن كَانَ مرا وأوصانی اَن اكثر من لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند باتوں کی خصوصیت سے تلقین فرمائی تھی' آپ نے مجھے فرمایا: میں اس آدمی کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہے' میں اس کو ملاحظہ کروں' جو مجھ سے نیچے ہے۔ آپ نے مجھے غرباء کے ساتھ محبت کرنے اور انہیں اپنے قریب کرنے کی ترغیب دی' آپ نے مجھے صلہ رحمی اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی' خواہ رشتہ دار پیٹھ پھیرنے والا ہو' آپ نے مجھے اس بات کی بھی تلقین کی کہ میں ذات باری تعالیٰ کے بارے میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں' آپ نے مجھے ہدایت فرمائی تھی کہ میں حق بات کہوں' خواہ وہ کڑوی ہو' آپ نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں بکثرت یہ وظیفہ پڑھوں: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس لیے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔

3784 - وَعَن مَيْمُونَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا أعتقت وليدة لَهَا وَلَمْ تستأذن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمهَا الَّذِیْ يَدُور عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ أشعرت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ أعتقت وليدتی قَالَ اَوْ فعلت قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أما اَنَّك لَو أعطيتهَا أخوالك كَانَ أعظم لأجرك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

وَتقدم فِی الْبر حَدِيْث ابْن عمر قَالَ اَتَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّیْ أذنبت ذَنبا عَظِيْما

www.waseemziyai.com

فَهَلْ لی من تَوْبَة فَقَالَ هَلْ لَك من أم قَالَ لَا

قَالَ فَهَلْ لَك من خَالَة قَالَ نَعَمْ قَالَ فبرها

رَوَاهُ ابْن حبَان وَالْحَاكِم

❀—حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کردی' انہوں نے اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں حاصل کی تھی' جب میری مخصوص باری کا دن آیا' آپ میرے ہاں تشریف لائے' تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ میں نے اپنی کنیز آزاد کردی ہے' آپ نے سوال کیا: کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: اگر تم اپنے ننھیال لوگوں کو یہ لونڈی پیش کردیتیں' تو تمہارے لیے زیادہ اجر کا سبب ہوتا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ اس سے قبل نیکی سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مذکور ہوچکی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میں ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں' کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ موجود ہے؟ عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم اس سے حسن سلوک کرو۔

امام ابن حبان اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3785 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث متعلقات بالعرش الرَّحِم تَقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أقطع وَالْاَمَانَة تَقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أخان وَالنعْمَة تَقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أكفر

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں عرش سے متعلق ہیں: رشتہ داری عرض کرتی ہے: اے پروردگار! میں تجھ سے متعلق ہوں اور مجھے کاٹا نہ جائے۔ امانت یوں عرض کناں ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں اور مجھ سے خیانت نہ کی جائے۔ نعمت یوں عرض کناں ہے: اے پروردگار! میں تجھ سے متعلق ہوں' تو میرا انکار نہ کیا جائے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3786 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِم مُتَعَلقَة بالعرش تَقول من وصلنی وَصله اللّٰه وَمَنْ قطعنی قطعه الله

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

www.waseemziyai.com

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتی ہیں: رشتہ داری عرش سے متعلق ہے' وہ عرض کرتی ہے: جو مجھے ملائے گا' اللہ تعالیٰ اس سے ملائے گا' اور جو مجھے کاٹے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3787 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنا اللّٰه وَاَنا الرَّحْمٰن خلقت الرَّحِم وشققت لَهَا اسْما من اسْمِي فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ قطعهَا قطعته اَوْ قَالَ بتته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ اَبِيْ سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَفِيْ تَصْحِيْح التِّرْمِذِيّ لَهُ نظر فَإِن اَبَا سَلمَة بن عَبْدُ الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه شَيْئًا قَالَه يحيى بن معِيْن وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثٍ معمر عَن الزُّهْرِيّ عَنْ اَبِيْ سَلمَة عَن رواد اللَّيْثِيّ عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف وَقد اَشَارَ التِّرْمِذِيّ اِلٰى هٰذَا ثُمَّ حكى عَن الْبُخَارِيّ اَنَّهُ قَالَ وَحَدِيْثٍ معمر خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں' میں نے رحم کی تخلیق کی ہے' میں نے اس کا نام اپنے نام کی مناسبت سے رکھا ہے' جو آدمی اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا' و آدمی اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردوں گا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر امام نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس روایت کو صحیح قرار دینا' محل نظر ہے۔ اس لیے ابوسلمہ نے اپنے والد گرامی سے سماع نہیں کیا اور یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ' امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں معمر' زہری' ابوسلمہ اور رواد لیثی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ کیا ہے' اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے: معمر سے منقول روایت غلط ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3788 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَعَالٰى خلق الْخلق حَتّٰى اِذا فرغ مِنْهُم قَامَت الرَّحِم فَقَالَتْ هٰذَا مقَام العائذ بك من القطيعة

قَالَ نَعَمْ اما ترْضينَ اَن أصل من وصلك وأقطع من قَطعك قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاك لَك ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَهَلْ عسيتم اِن توليتم اَن تفسدوا فِي الْاَرْض وتقطعوا اَرْحَامكُمْ

www.waseemziyai.com

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ (مُحَمَّد 22)

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' ان کی فراغت پر رشتہ داری کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا: کیا رشتہ داری کے حقوق نظر انداز کرنے کی پناہ طلب کرنے کی یہی جگہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں' کیا' تو اس بات سے خوش ہے کہ میں اسے ملاؤں گا' جو تجھے ملائے گا' اور میں اسے کاٹ دوں گا' جو تجھے کاٹے گا' رشتہ داری نے عرض کیا: ہاں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ چیز تجھے حاصل ہوگئی' پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہتا ہے' تم اس کی تلاوت کرلو۔ بہت جلد اگر تم حکمران بن گئے' تو تم زمین میں فساد برپا کرو گے' رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرو گے۔ یہ ایسے لوگ ہیں' جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی' اور انہیں بہرہ ور کردیا اور ان کی بینائی کو ختم کردیا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3789 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرَّحِم شجنة من الرَّحْمٰن تَقول يَا رب اِنِّیْ قطعت يَا رب اِنِّیْ اُسِيء اِلَیّ يَا رب اِنِّیْ ظلمت يَا رب فيجيبها اَلا تَرْضينَ اَن أصل من وصلك وأقطع من قَطعك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: رشتہ داری رحمٰن سے وابستہ رہتی ہے' وہ عرض کناں ہوتی ہے: اے پروردگار! مجھے کاٹ دیا گیا ہے۔ اے اللہ! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا ہے' اے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے: کیا' تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ میں اس کو ملاؤں گا' جو تجھے ملائے گا' اور میں اس کو کاٹ دوں گا' جو تجھے کاٹ دے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ وقوی سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

3790 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الرَّحِم حجنة متمسكة بالعرش تكلم بِلِسَان ذلق اَللّٰهُمَّ صل من وصلنی واقطع من قطعنی فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی اَنَا الرَّحْمٰن الرَّحِيم وَاِنِّیْ شققت للرحم من اسْمِی فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ بتكها بتكته

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

الحجنة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمِلَة وَالْجِيم وَتَخْفِيف النُّوْن هِیَ صنارة المغزل وَهِی الحديدة العقفاء الَّتِیْ يعلق بهَا الْخَيط ثُمَّ يفتل الْغَزل وَقَوله من بتكها بتكته اَی من قطعهَا قطعته

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: رشتہ داری ایک تعلق ہے' جو عرش سے

www.waseemziyai.com

معلق ہے' صاف زبان سے گفتگو کرتی ہے (وہ یوں عرض کناں ہوتی ہے:) اے پروردگار! تو اسے ملا جو مجھے ملا کر رکھے' تو اسے کاٹ دے' جو مجھے کاٹتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں رحمٰن ہوں' میں رحیم ہوں' میں نے رشتہ داری کو اپنے نام کی مناسبت سے متعین کیا (وجود بخشا) ہے' جو آدمی اسے ملائے گا میں بھی اسے ملاؤں گا' جو آدمی اسے کاٹے گا' میں بھی اسے کاٹ دوں گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور ''الجنۃ'' میں 'ح' کے اوپر زبر ہے' پھر 'ج' پر بھی زبر ہے' اور 'ن' پر تخفیف' اس سے مراد ہے: سوت کاتنے کا آلہ' یہ لوہا سے تیار شدہ ہوتا ہے' اس کے ساتھ سوت لپٹ جاتا ہے' اور سوت کا تا جاتا ہے۔ الفاظ ''من بتكها بتكته'' کا مفہوم ہے: جو آدمی اسے کاٹے گا' میں بھی اسے کاٹ دوں گا۔

3791 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِن من أربى الرِّبَا الاستطالة فِيْ عرض الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حق وَاِن هٰذِهِ الرَّحِم شجنة من الرَّحْمٰن عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ قطعهَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجَنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواة اَحْمد ثِقَات

قَوْلُهُ شجنة من الرَّحْمٰن قَالَ اَبُوْ عبيد يَعْنِيْ قَرَابَة مشتبكة كاشتباك الْعُرُوق وفيهَا لُغَتَانِ شجنة بِكَسْر الشين وَبِضَمِّهَا وَاِسْكَان الْجِيم

❀ — حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سب سے بڑا ظالم وہ آدمی ہے' جو ناجائز طور پر کسی مسلمان کی عزت پر حملہ آور ہوتا ہے۔ رشتہ داری رحمان سے فیض حاصل کرتی ہے' جو آدمی اسے کاٹے گا' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام قرار دیتا ہے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اوّل الذکر کے راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''شجنة من الرحمٰن'' کے حوالے سے ابوعبید نے کہا: رشتہ داری ایک دوسرے سے یوں وابستہ ہے' جس طرح رگیں ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ لفظ ''شبحنة'' میں دو لغات ہیں: 'ش' کے نیچے زیر ہے' اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی جبکہ 'ج' ساکن ہے۔

3792 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِل بالمكافيء وَلٰكِن الْوَاصِل الَّذِيْ اِذا قطعت رَحمَه وَصلهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بدلہ لینے والا آدمی رشتہ داری کے حقوق کو پورا کرنے والا نہیں ہوسکتا' رشتہ داری کے حقوق پورا کرنے والا وہ آدمی ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا جائے' تب بھی وہ رشتہ داری کے حقوق پورے کرتا ہو۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3793 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوْا اِمعة تَقولُوْنَ اِن أحسن النَّاس أحسنا وَاِن ظلمُوْا ظلمنَا وَلٰكِن وطنوا اَنفسكُمْ اِن أحسن النَّاس اَن تحسنوا وَاِن أساؤوا اَن لَا تظلموا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قَوْلُهُ اِمعة هُوَ بِكَسْر الْهمزَة وَتَشْديد الْمِيم وَفتحهَا وبالعين الْمُهْمَلَة قَالَ اَبُوْ عبيد الاِمعة هُوَ الَّذِيْ لَا رَاْى مَعَهُ فَهُوَ يُتَابع كل اَحَد على رَاْيه

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس قدر پختہ رائے والے نہ بن جانا کہ تم یہ بات کہنا شروع کردو: اگر لوگ حسن سلوک کریں گے' تو ہم بھی حسن سلوک کریں گے' اگر وہ برا سلوک کریں گے' تو ہم بھی برا سلوک کریں گے بلکہ تم اپنی جگہ میں پختگی سے ڈٹے رہو گے۔ اگر لوگ حسن سلوک کریں گے' تو تم بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کرو گے اور اگر وہ بدسلوکی کریں گے' تو تم بھی ظلم وزیادتی کرو گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''امعۃ'' میں 'ء' کے نیچے زیر ہے 'م' پر تشدید ہے' اس پر زبر ہے' پھر 'ع' ہے۔ ابوعبید نے کہا: لفظ ''امعۃ'' سے مراد ہے۔ وہ آدمی جس کی کوئی مستقل رائے نہ ہو اور وہ ہمیشہ دوسرے کی رائے کی پیروی کرتا ہو۔

3794 - وَعَن أم كُلْثُوم بنت عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِيْ الرَّحِم الْكَاشِح

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَمعنى الْكَاشِح اَنَّهُ الَّذِيْ يضمر عداوته فِيْ كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِيْ اَن أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِيْ الرَّحِم الْمُضمر الْعَدَاوَة فِيْ بَاطِنه وَهُوَ فِيْ معنى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتصل من قَطعك

❀ — حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ وہ ہے' جو ایسے رشتہ دار پر کیا جائے' جو رشتہ داری کے حقوق پامال کرتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''کاشح'' کا مطلب ہے: وہ اپنے پہلو میں عداوت ودشمنی خفیہ رکھتا ہو۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے' جو ایسے رشتہ کو پیش کیا جائے' جو اپنے پہلو میں عداوت خفیہ رکھتا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا

www.waseemziyai.com

بھی یہی مطلب ہے' جو تمہیں کاٹے جبکہ تم اسے ملانے کی کوشش کرو۔

3795 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لی قرَابَة أصلهم ويقطعونی وَأحسن اِلَيْهِمْ ويسيئون اِلَیّ وأحلم عَلَيْهِمْ ويجهلون عَلَیّ فَقَالَ اِن كنت كَمَا قلت فَكَانَّمَا تسفهم المل وَلَا يزَال مَعَك من اللّٰه ظهير عَلَيْهِمْ مَا دمت على ذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم

المل بِفَتْح الْمِيم وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ الرماد الْحَار

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے اقارب ہیں' میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں' وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں' میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں' وہ میرے ساتھ برائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں' میں ان کے ساتھ بردباری کرتا ہوں' وہ میرے بارے میں جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم واقعی ہی ایسے ہو' جس طرح تم بیان کر رہے ہو' تو تم ان پر گرم راکھ ڈال دیتے ہو' تم جب تک ایسا کرتے رہو گے' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے مقابل تیرے لیے مدد شامل حال رہے گی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المل'' میں 'م' پر زبر ہے' جبکہ 'ل' پر تشدید ہے' اور اس سے مراد گرم راکھ ہے۔

3796 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ حَاسبه اللّٰه حسابا يَسِيْرا وَأدْخلهُ الْجَنَّة برحمته

قَالُوْا وَمَا هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی قَالَ تُعْطِی من حَرمك وَتصل من قَطعك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ يدْخلك اللّٰه الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ أسانيدهم سُلَيْمَان بن دَاوُد الْيَمَانِیّ واه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں' جس آدمی میں یہ موجود ہوں گے' اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا' اور اپنی رحمت کے سبب اسے جنت میں داخل کر دے گا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے والدین آپ پر نثار ہوں' وہ تین امور کون سے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو تمہیں محروم رکھے' تم اسے دو جو تم سے قطع تعلق کرے' تم اس سے تعلق برقرار رکھو' جو تم پر ظلم کرے' تم اس سے عفو و درگزر کرو' جب تم ایسا کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم اس آدمی کو معاف کر دو جب وہ تم پر ظلم کرے گا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: اس

www.waseemziyai.com

کی سند صحیح ہے۔امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی اسناد میں سلیمان بن داؤد یمانی واہی راوی ہے۔

3797 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ لقِيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأخذت بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بفواضل الْاَعْمَال فَقَالَ يَا عقبَة صل من قَطعك وَأعْطِ من حَرمك وَأعْرض عَمَّن ظلمك

وَفِيْ رِوَايَةٍ واعف عَمَّن ظلمك

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم

وَزَاد اَلا وَمَنْ اَرَادَ اَن يمد فِيْ عمره ويبسط فِيْ رزقه فَليصل رَحمَه

ورواة اَحَد اِسنادى اَحْمد ثِقَات

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میری ملاقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' میں نے آپ کا دست اقدس تھاما' پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے زیادہ فضیلت والے عمل سے آگاہ فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: اے عقبہ! تم اس آدمی سے تعلق برقرار رکھو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے۔تم اسے عنایت کرو' جو تمہیں محروم رکھے اور تم اس آدمی سے درگزر کرو' جو تم پر ظلم کرتا ہو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم اس آدمی کو معاف کردو' جو تم پر ظلم وزیادتی کرے۔

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ان سے یہ الفاظ منقول ہیں: خبردار! جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق کشادہ ہو' وہ صلہ رحمی اختیار کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی دو اسناد میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں۔

3798 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على أكرم اَخْلَاق الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وَاَن تَعْفُو عَمَّن ظلمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنهُ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے اخلاق کی رہنمائی نہ کروں' جو دنیا وآخرت میں معزز ہیں؟ جو آدمی تم سے لاتعلقی پسند کرتا ہے' تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کا مظاہرہ کرو' جو آدمی تمہیں محروم رکھنے کی کوشش کرے' تو تم اسے دو اور جو آدمی تم پر ظلم کرے گا' تو تم اسے معاف کرنے کی کوشش کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3799 - وَعَن مَعَاذِ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِن أفضل الْفَضَائِل اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وتصفح عَمَّن شتمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيق زبان بن فائد

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فضیلت والے امور میں سے زیادہ فضیلت والا کام یہ ہے کہ تم اس آدمی سے صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی اختیار کرتا ہے تم اس آدمی کو دو جو تمہیں محروم رکھنا چاہتا ہے اور اس آدمی سے تم عفو و درگزر کرو جو تمہیں برا بھلا کہتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3800 - وَرُوِیَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا أدلكم على مَا يرفع اللّٰه بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تحلم على من جهل عَلَيْك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْ اَوله اَلا أنبئكم بِمَا يشرف اللّٰه بِهِ الْبُنيان وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات فَذكره

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جو آدمی تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تو تم اس کے ساتھ بردباری کا برتاؤ کرو جو آدمی تم پر ظلم و زیادتی کرتا ہے تو تم اسے معاف کرو جو آدمی تمہیں محروم رکھے تو تم اسے عطا کرو جو آدمی تمہارے ساتھ قطع تعلق کرے تو تم اس سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرو۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ تمہاری عمارت کو بلندی عطا کرتا ہے اور اس کے سبب درجات بلند کرتا ہے۔

راوی نے اس کے بعد پوری روایت نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

3801 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أسرع الْخَيْر ثَوَابًا الْبر وصلَة الرَّحِم وأسرع الشَّرّ عُقُوبَة الْبَغي وَقَطِيعَة الرَّحِم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی کرنے والے کو جلدی جزا نیکی کرنے اور صلہ رحمی کرنے کا ملتا ہے۔ برائیوں کے مرتکب آدمی کو جلدی سزا سرکشی اور قطع رحمی کرنے کی ملتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3802 - وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنْب اَجْدَر اَن يعجل اللّٰه لصَاحبه الْعُقُوبَة فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يدّخر لَهُ فِي الْاٰخِرَة من الْبَغي وَقَطِيعَة الرَّحِم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا گناہ نہیں ہے' جو اس مناسب ہو کہ اللہ تعالیٰ مرتکب کو دنیا میں نہایت جلدی سے سزا میں مبتلا کرے' آخرت میں جو اس کے لیے جو سزا تیار کی جائے گی اس کے علاوہ ہوگی: وہ (گناہ) سرکشی اور قطعی رحمی اختیار کرنا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3803 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَقَالَ فِيهِ من قطيعة الرَّحِم والخيانة وَالْكذب وَإِن أعجل الْبر ثَوابًا لصلة الرَّحِم حَتَّى إِن أَهْلِ الْبَيْت ليكونون فجرة فتنمو أَمْوَالهم وَيكثر عَددهمْ إِذا تواصلوا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه ففرقه فِي موضِعين وَلَمْ يذكر الْخِيَانَة وَالْكذب وَزَاد فِي آخِره وَمَا من أَهْل بَيت يتواصلون فيحتاجون

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (وہ گناہ یہ ہیں) قطع رحمی' خیانت اور کذب بیانی' کوئی بھی ایسی نیکی نہیں ہے' جس کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ ہو' حتیٰ کہ کسی گھرانے کے لوگ معصیت کے مرتکب ہوتے ہوں مگر جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں' تو ان کے اموال میں اضافہ ہو جاتا ہے' اور ان کی تعداد میں کثرت ہو جاتی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے دو الگ الگ مقامات میں بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے خیانت اور کذب بیانی کا ذکر نہیں کیا' اس کے اختتام پر یہ الفاظ منقول ہیں: ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی گھرانے کے لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں' پھر وہ مفلس ہو جائیں۔

3804 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ الطابع مُعَلّق بقائمة الْعَرْش فَإِذَا اشتكت الرَّحِم وَعمل بِالْمَعَاصِي واجترىء على اللَّه بعث اللَّه الطابع فيطبع على قلبه فَلَا يعقل بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم لَفْظُهُ فِي الْحُدُود وَقَالَ الْبَزَّار لَا نعلم رَوَاهُ عَن التَّيْمِيّ يَعْنِي سُلَيْمَان لَا سُلَيْمَان بن مُسْلِم وَهُوَ بَصرِي مَشْهُور

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کرتے ہیں: عرش کے ایک ستون کے ساتھ ایک مہر معلق ہے' جب رحم شکایت کرتا ہے' یا گناہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے' یا ذات باری تعالیٰ کے مقابلہ کی جرأت کی جاتی' تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو روانہ کرتا ہے۔ وہ آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے بعد اس آدمی کو کسی بات کا شعور باقی نہیں رہتا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حدود سے متعلق باب میں انہی الفاظ سے نقل کی ہے' جو پہلے مذکور ہو چکی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہمارے علم کے مطابق یہ روایت صرف سلیمان تیمی سے منقول ہے' اور تیمی سے ان کی مراد سلیمان تیمی ہے' جبکہ سلیمان بن مسلم مراد نہیں ہے' اس لیے وہ بصری اور معروف ہے۔

www.waseemziyai.com

3805 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَعمال بنی آدم تعرض کل خَمِیْسٍ لَیْلَة الْجُمُعَةِ فَلَا یقبل عمل قَاطع رحم

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر جمعرات کو شب جمعہ میں اولاد آدم کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3806 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهِ لَیْلَة النّصْف من شعْبَان وَللّٰهِ فِیْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب لَا ینظر اللّٰه فِیْهَا اِلٰی مُشْرك وَلَا اِلٰی مُشَاحِن وَلَا اِلٰی قَاطع رحم وَلَا اِلٰی مُسبل وَلَا اِلٰی عَاق لوَالِدیهِ وَلَا اِلٰی مدمن خمر

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی الهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل میرے ہاں آئے' انہوں نے مجھے بتایا: یہ شب برأت ہے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' جن کی تعداد قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہوتی ہے' مگر اس شب میں اللہ تعالیٰ مشرک کی طرف' کسی ناراضگی رکھنے والے کی طرف' یا قطع رحمی کرنے والے کی طرف' یا تکبر کے سبب اپنے کپڑے لٹکانے والے کی طرف' یا والدین کے نافرمان کی طرف اور مسلسل شراب نوشی کرنے والے کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو آئندہ چل کر متعلقہ باب میں پوری حدیث آئے گی۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

3807 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا یدْخلُوْنَ الْجَنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ

رَوَاهُ ابْن حبَان وَغَیْرُهُ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِیْ شرب الْخمر

وَتقدم فِیْهِ اَیْضًا حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ یبیت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة علی طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فیصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِیْر بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِیْر واتخاذهم الْقَیْنَات وقطیعتهم الرَّحِم

❀—حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ باقاعدگی سے شراب نوشی کرنے والا' رشتہ داری کے حقوق نظر انداز کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔

امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سے پہلے شراب نوشی سے متعلق باب میں یہ پوری روایت گزر چکی' جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: اس وقت کی ایک

www.waseemziyai.com

جماعت کھاتے پیتے' لہو ولعب میں رات گزاریں گے' آئندہ روز صبح کے وقت مسخ ہو کر بندر اور خنزیر بنا دیے جائیں گے۔ اس کا سبب یہ ہوگا کہ وہ شراب نوشی کرتے ہوں گے۔ ریشم زیب تن کرتے ہوں گے' گانے والی خواتین رکھتے ہوں گے اور قطع رحمی اختیار کرتے ہوں گے۔

3808 - وَعَن جُبَير بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل الْجَنَّة قَاطِع قَالَ سُفْيَان يَعْنِي قَاطِع رحم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

وَتقدم فِي اللبَاس حَدِيْثُ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسْلِمين اتَّقوا اللّٰه وصلوا أَرْحَامكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب أسْرع من صلَة الرَّحِم وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَإِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة أسْرع من عُقُوبَة بغي

وَإِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَإِن ريح الْجَنَّة تُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا جَار إِزَاره خُيَلَاء إِنَّمَا الْكِبْرِيَاء للّٰه رب الْعَالمين

❀ — حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا مفہوم ہے: قطع رحمی اختیار کرنے والا آدمی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم اس وقت ایک جگہ میں جمع تھے' آپ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے خوف کرو' تم صلہ رحمی اختیار کرو' اس لیے صلہ رحمی سے زیادہ جلدی کسی چیز کا ثواب حاصل نہیں ہوتا' تم سرکشی سے اجتناب کرو' اس لیے کسی گناہ کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی' تم والدین کی نافرمانی سے احتراز کرو' اس لیے جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے' مگر اللہ تعالیٰ کی قسم! والدین کے نافرمان کو یا قطع رحمی کرنے والے کو یا تکبر سے اپنا کپڑا لٹکانے والے کو یہ خوشبو بھی محسوس نہیں ہو سکے گی' اس لیے کبریائی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

3809 - وَعَنِ الْاَعْمَش قَالَ كَانَ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسا بعد الصُّبْح فِي حلقَة فَقَالَ أنْشد اللّٰه قَاطع رحم لما قَامَ عَنَّا فَإِنَّا نُرِيد أَن نَدْعُو رَبنَا وَإِن أَبْوَاب السَّمَاء مرتجة دون قَاطع رحم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح إِلَّا أَن الْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

مرتجة بِضَم الْمِيم وَفتح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَتَخْفِيف الْجِيم أَي مغلقة

❀ — اعمش سے منقول ہے: صبح کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک حلقہ میں تشریف فرما تھے' انہوں نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اس آدمی کو کہتا ہوں کہ قطع رحمی کرنے والا آدمی ہمارے پاس سے اٹھ جائے' اس لیے کہ اب ہم اپنے پروردگار سے دعا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور قطع رحمی کرنے والے کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ البتہ اعمش کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ میسر نہیں آیا۔

متن میں مذکور لفظ ''مرتجۃ'' میں 'م' پر پیش ہے' پھر 'ت' پر زبر ہے' اور 'ج' پر تخفیف ہے۔ اس سے مراد بند ہو رک جانا ہے۔

3810 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یجالسنا الْیَوْم قَاطع رحم فَقَامَ فَتی من الْحلقَة فَاتی خَالَة لَهُ قد کَانَ بَیْنَهُمَا بعض الشَّیْء فَاسْتَغْفر لَهَا واستغفرت لَهُ ثُمَّ عَادَ اِلَی الْمجْلس فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرَّحْمَة لَا تنزل علی قوم فیهم قَاطع رحم

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' آپ نے فرمایا: قطع رحمی اختیار کرنے والا کوئی آدمی آج ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ ایک آدمی حلقہ سے اٹھا' وہ اپنی خالہ کے پاس پہنچا' ان دونوں کے مابین کوئی ناراضگی تھی' اس نے اپنی خالہ سے معافی طلب کی' خالہ نے از راہ شفقت اسے معاف کر دیا (یعنی دونوں باہم راضی ہو گئے) پھر وہ نوجوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آ گیا۔ آپ نے فرمایا: بیشک رحمت کا نزول ان لوگوں پر نہیں ہوتا' جن میں قطع رحمی کرنے والا کوئی آدمی موجود ہو۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3811 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ مُخْتَصِرًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَلَائِکَة لَا تنزل علی قوم فیهم قَاطع رحم

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس جماعت پر (رحمت کے) فرشتے نازل نہیں ہوتے' جن میں قطع رحمی کرنے والا کوئی آدمی موجود ہو۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ کَفَالَةِ الْیَتِیْمِ وَرَحْمَتِهٖ وَالنَّفَقَةِ عَلَیْهِ وَالسَّعْیُ عَلَی الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ

باب: یتیم کی کفالت کرنے' اس پر شفقت کرنے' اس پر مال کرنے' بیوہ خاتون اور غریبوں کی معاونت کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3812 - عَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا و کافل الْیَتِیْم فِی الْجَنَّة هٰکَذَا وَاَشَارَ بالسبابة وَالْوُسْطٰی وَفرج بَیْنَهُمَا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀—حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا آدمی' دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی' اور درمیانی انگلی ملا کر اشارہ کیا اور ان دونوں کے مابین کشادگی موجود ہے۔

امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3813 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كافل الْيَتِيم لَهُ اَوْ لغيره وَاَنا وَهُوَ كهاتين فِي الْجَنَّة

وَاَشَارَ مَالك بالسبابة وَالْوُسْطَى

رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك عَن صَفْوَان بن سليم مُرْسلا

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے یا غیر کے یتیم کی کفالت کرنے والا آدمی اور میں جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلیوں کو ملا کر یہ بات بیان کی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صفوان بن سلیم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3814 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُتَّصِلا وَلَفْظُهُ قَالَ من كفل يَتِيما لَهُ ذَا قرَابَة اَوْ لَا قرَابَة لَهُ فَاَنا وَهُوَ فِي الْجَنَّة كهاتين وَضم أصبعيه وَمَنْ سعى على ثَلَاث بَنَات فَهُوَ فِي الْجَنَّة وَكَانَ لَهُ كَاَجر الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْل اللّٰه صَائِما قَائِما

❀—امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور متصل روایت نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے رشتہ دار یا غیر کے یتیم بچے کی کفالت کی' تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر یہ بات بیان کی: اور جس آدمی نے تین بچیوں (کی کفالت کرنے) کی کوشش کی وہ جنت میں داخل ہوگا' اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسے جہاد کرنے والے کی مثل ثواب عطا ہوگا' جو دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات کے وقت قیام کرتا ہو۔

3815 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَال ثَلَاثَة من الْاَيْتَام كَانَ كمن قَامَ ليله وَصَامَ نَهَاره وَغدا وَرَاح شاهرا سَيْفه فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَكنت اَنا وَهُوَ فِي الْجَنَّة اَخَوَيْنِ كَمَا اَن هَاتين أختَان وألصق أصبعيه السبابَة وَالْوُسْطَى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تین یتیم بچوں کی کفالت کرتا ہے، تو وہ اس آدمی کی مثل ہے، جو رات بھر نوافل ادا کرتا ہو، دن بھر روزے رکھتا ہو اور صبح و شام تلوار لہرا کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہوتا ہو، وہ جنت میں دو بھائیوں یا دو ساتھیوں کی طرح ہوں گے، جس طرح یہ دو ساتھی (یعنی دو انگلیاں) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور اس کے ساتھ والی دونوں انگلیاں ملا کر یہ بات بیان کی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3816 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قبض يَتِيْما من بَيْن مُسْلِمين اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة اَلْبَتَّة اِلَّا اَن يعْمل ذَنبا لَا يغْفر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جو آدمی یتیم کے خورد و نوش کی ذمہ داری لے گا، تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ تاہم اگر اس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہو، جو ناقابل معافی ہو، تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

3817 - وَعَن عَمْرو بن مَالك الْقشيرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ ضم يَتِيْما من بَيْن أبوين مُسْلِمين اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم اِلَّا عَلِيّ بن زيد

❀ — حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو آدمی مسلمان والدین کے یتیم بچے کو اپنی کفالت میں لے، اس کے لیے خورد و نوش کا اہتمام کرے، تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راویوں سے استدلال کیا گیا ہے، مگر علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3818 - وَعَن زُرَارَة بن اَبِيْ اَوْفٰى عَن رجل من قومه يُقَال لَهُ مَالك اَوْ ابْن مَالك سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ضم يَتِيْما بَيْن مُسْلِمين فِيْ طَعَامه وَشَرَابه حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنهُ وَجَبت لَهُ الْجَنَّة اَلْبَتَّة وَمَنْ أدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحَدهُمَا ثُمَّ لم يبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه وَاَيّمَا مُسْلِم أعتق رَقَبَة مسلمة كَانَت فكاكه مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَالطَّبَرَانِيّ وَأحمد مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت زرارہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ اپنی قوم کے ایک آدمی جن کا نام حضرت مالک یا شاید

www.waseemziyai.com

حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ ہے کے بارے میں بیان کرتے ہیں' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان آدمی کسی یتیم کے خورد ونوش کا ذمہ لے گا' اس وقت تک جب وہ بچہ بے نیاز (باغ) نہیں ہو جاتا' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے' جو آدمی اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو پائے' پھر ان کے ساتھ وہ حسن سلوک نہ کرے اور جہنم میں پہنچ جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کرے' جو آدمی کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو وہ اس کے لیے جہنم سے رہائی کا سبب بن جاتا ہے۔

امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے بطور حسن سند نقل کی ہے۔

3819 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قعد يَتِيم مَعَ قوم على قصعتهم فَيقرب قصعتهم شَيْطَان

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والأصبهانی كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ الْحسن بن وَاصل وَكَانَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِیْ مُوْسٰی

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کوئی یتیم بچہ کسی قوم کے کسی پیالے میں (کھانا کھانے کے لیے) بیٹھتا ہے' تو شیطان ان کے پیالہ کے پاس نہیں آتا۔

یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان دونوں نے اسے حسن بن واصل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3820 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَحَبَّ الْبُيُوْت اِلَی اللّٰهِ بَيت فِيْهِ يَتِيم مكرم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے اچھا گھر وہ گھر ہے' جس میں کسی یتیم کی عزت افزائی کی جاتی ہو۔

امام طبرانی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3821 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير بَيت فِی الْمُسْلِمين بَيت فِيْهِ يَتِيم يحسن اِلَيْهِ وَشر بَيت فِی الْمُسْلِمين بَيت فِيْهِ يَتِيم يساء اِلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہتر وہ گھر ہے' جس میں کوئی ایسا یتیم موجود ہو' جس سے حسن سلوک کیا جاتا ہو۔ مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے برا گھر

www.waseemziyai.com

وہ ہے' جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک روا رکھا جاتا ہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3822 - وَرُوِیَ عَن عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَامْرَاَة سفعاء الْخَدین كهاتین یَوْم الْقِیَامَة وَاَوْمَا بِیَدِهٖ یزِیْد بن زُرَیْع الْوُسْطَی والسبابة امْرَاَة آمت زَوجهَا ذَات منصب وجمال حبست نَفسهَا على یتاماها حَتّٰی بانوا اَوْ مَاتُوا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

السفعاء بِفَتْح السِّین الْمُهْملَة وَسُكُون الْفَاء بعدهمَا عین مُهْملَة ممدودا

قَالَ الْحَافِظِ هِیَ الَّتِیْ تغبر لَوْنهَا اِلَی الكمودة والسواد من طول الأیمة یُرِید بِذٰلِكَ اَنَّهَا حبست نَفسهَا على اَوْلَادهَا وَلَمْ تتزَوَّج فتحتاج اِلَی الزِّینَة والتصنع للزَّوْج

وآمت الْمَرْاَة بِمد الْهمزَة وَتَخْفِیف الْمِیم اِذا صَارَت اَیِّمَا وَهِی من لَا زوج لَهَا بكرا كَانَت اَوْ ثَیِّبًا تزوجت اَوْ لم تتزَوَّج بعد وَالْمرَاد هُنَا من مَاتَ زَوجهَا وَترك اَیِّمَا

❀—حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں اور وہ خاتون جس کے رخساروں کا رنگ ہلکا ہو چکا ہو' قیامت کے دن ہم دونوں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے' حتیٰ کہ یزید بن زریع نامی راوی نے درمیانی اور شہادت دونوں انگلیوں سے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ خاتون جو بیوہ ہو جائے' وہ دولت مند بھی ہو اور حسن و جمال کا پیکر بھی مگر وہ یتیم بچوں کے لیے خود کو رشتہ ازدواجی سے الگ رکھے۔ یہاں تک وہ (بچے) اس سے بے نیاز ہو جائیں (یعنی بالغ ہو جائیں) یا وفات پا جائیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''سفعاء'' میں 'س' پر زبر پھر 'ف' ساکن ہے۔ اس کے بعد 'ع' ہے' پھر 'ا' ممدودہ ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے مراد وہ خاتون ہے کہ جب وہ بیوہ ہو جائے' تو اس کا رنگ پھیکا پڑ جائے' پھر وہ سیاہ ہو جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے مقصد یہ تھا کہ وہ محض اپنی اولاد کے لیے اپنی ذات کو روکے رکھتی ہے' نکاح نہیں کرتی اس لیے شوہر کو زیب و زینت اور سنگھار کی ضرورت ہوتی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''امت المرأة'' کا مطلب یہ ہے کہ جب خاتون بیوہ ہو جائے' دوسرے قول کے مطابق اس سے وہ خاتون مراد ہے' جس کا خاوند نہ ہو' خواہ وہ کنواری ہو' یا ثیبہ ہو' اس نے نکاح کیا ہو' یا نکاح کرنے کی نوبت نہ آئی ہو۔ اس مقام میں وہ خاتون مراد ہے' جس کا شوہر وفات پا جائے اور اسے بیوہ ہونے کی حالت میں چھوڑ جائے۔

3823 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّل من یفتح بَاب الْجَنَّة اِلَّا اَنِّیْ أرى امْرَاَة تبادرنی فَاَقُوْل لَهَا مَا لَك وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ اَنَا امْرَاَة قعدت على اَیْتَام لی

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَادہ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پہلا آدمی ہوں گا' جو جنت کا دروازہ کھولے گا' تاہم میں ایک خاتون کو دیکھوں گا' جو مجھ سے آگے موجود ہوگی' میں اس سے سوال کروں گا: تمہارا کیا معاملہ ہے' اور تم کون ہو؟ وہ جواب میں عرض کرے گی: میں وہ عورت ہوں' جو اپنے یتیم بچوں کے لیے (بغیر نکاح کے) بیٹھی تھی۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند حسن ہوگی' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3824 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مسح على رَأس يَتِيْم لم يمسحه اِلَّا لِلّٰه كَانَ لَهٗ فِیْ كل شَعْرَة مرت عَلَيْهَا يَده حَسَنَات وَمَنْ أحسن اِلٰى يتيمة اَو يَتِيْم عِنْدَه كنت اَنا وَهُوَ فِی الْجَنَّة كهاتين وَفرق بَيْن أصبعيه السبابَة وَالْوُسْطٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِہ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِیِّ بْنِ يزِيْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنهُ

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی (ازراہ شفقت) یتیم کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہے' اس سے اس کا مقصد رضائے الٰہی ہو' تو جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے' تو ان میں سے ہر بال کے عوض اسے نیکی ملے گی۔ جو آدمی اپنے ہاں موجود یتیم بچے' یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے گا' تو میں اور وہ آدمی جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔

امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبیداللہ بن زحر' یزید اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3825 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يشكو قسوة قلبه قَالَ اَتُحِبُّ اَن يلين قَلْبك وتدرك حَاجَتك ارْحَمْ الْيَتِيْم وامسح رَأسه وأطعمه من طَعَامك يلن قَلْبك وتدرك حَاجَتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ بَقِيَّة وَفِيْه راو لم يسم اَيْضا

❀—حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اپنے دل کے سخت ہونے کی شکایت کی' آپ نے فرمایا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تمہارا مقصد حاصل ہو جائے؟ تم یتیم پر شفقت کرو' اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرو' اپنے کھانے سے اس کو کھلاؤ' تو اس طرح تمہارا دل نرم ہو جائے گا' اور تمہارا مقصد بھی حاصل ہو جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بقیہ کی روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ البتہ مسند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

3826 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا شكا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قسوة قلبه

www.waseemziyai.com

فَقَالَ امسح رَأس الْيَتِيم وَأطْعم الْمِسْكِين

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيح

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے سخت دل ہونے کی شکایت کی' تو آپ نے فرمایا: تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور غریب کو کھانا پیش کرو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3827 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَا يعذب اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِی الْكَلَام ورحم يتمه وَضعفه وَلَمْ يَتَطَاوَل على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن عَامر وَقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بالمتروك

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا' جو یتیم پر مہربانی کرتا ہوگا' اُس کے ساتھ نرم لہجہ میں گفتگو کرتا ہوگا' وہ اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کرتا ہوگا' اور اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی نعمتوں سے نوازا ہو' تو اس کا اپنے پڑوسیوں کے سامنے اظہار نہ کرتا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم عبداللہ بن عامر نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: وہ متروک نہیں ہیں۔

3828 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وبكاء الْيَتِيم فَاِنَّهُ يسرى فِی اللَّيْل وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یتیم کو رونے سے بچانے کی کوشش کرو' اس لیے وہ رات کو اس وقت چلتا ہے' جب لوگ غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3829 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رَجُلًا قَالَ ليعقوب عَلَيْهِ السَّلَام مَا الَّذِیْ أذهب بَصرك وحنى ظهرك قَالَ أما الَّذِیْ أذهب بَصرِی فالبكاء على يُوْسُف وَأما الَّذِیْ حَنى ظَهْرِی فالحزن على اَخِيْه بنيامين فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ أتشكو اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُو بثی وحزنی اِلَى الله

قَالَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اللّٰه أَعْلَمُ بِمَا قلت مِنْك

www.waseemziyai.com

قَالَ ثُمَّ اِنْطَلَقَ جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام وَدخل یَعْقُوْب عَلَیْهِ السَّلَام بَیته فَقَالَ اَی رب أما ترحم الشَّیْخ الْکَبِیْر

أذهبت بَصرِی وحنیت ظَهْرِی فاردد عَلیّ ریحانتی فأشمهما شمة وَاحِدَةٍ ثُمَّ اصْنَع بِی بعد مَا شِئْت فَاَتَاهُ جِبْرِیْل فَقَالَ یَا یَعْقُوْب اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یُقْرِئك السَّلَام وَیَقُوْلُ أبشر فَاِنَّهُمَا لَو کَانَا میتین لنشرتهما لَك لأقر بهما عَیْنك وَیَقُوْلُ لَك یَا یَعْقُوْب اَتَدْرِی لم أذهبت بَصرك وحنیت ظهرك وَلَمْ فعل اِخْوَة یُوْسُف بِیُوْسُف مَا فَعَلُوهُ قَالَ لَا قَالَ اِنَّهُ اَتَاك یَتِیم مِسْکین وَهُوَ صَائِم جَائِع وذبحت اَنْت وَأهْلك شَاة فأکلتموها وَلَمْ تطعموه وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لم اَحَبَّ شَیْئًا من خلقی حبی الْیَتَامَی وَالْمَسَاکِیْن فَاصْنَعْ طَعَاما واد ع الْمَسَاکِیْن قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ یَعْقُوْب کلما اَمْسَی نَادَی منادیه من کَانَ صَائِما فلیحضر طَعَام یَعْقُوْب وَاِذَا أصبح نَادَی منادیه من کَانَ مُفطرا فلیفطر علی طَعَامَ یَعْقُوْب

رَوَاهُ الْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ والأصبهانی وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاکِم کَذَا فِیْ سَماع حَفْص بن عمر بن الزبیر وأظن الزبیر وهم وَاَنه حَفْص بن عمر بن عبد اللّٰه بن اَبِیْ طَلْحَة فَاِن کَانَ کَذٰلِكَ فَالْحَدِیْثُ صَحِیْح وَقد أخرجه اِسْحَاق بن رَاهَوَیْه فِیْ تَفْسِیْره قَالَ اَنبانَا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَیْمَان عَن یحیی بن عبد الْملك عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوِهٖ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے سوال کیا: کس وجہ سے آپ کی بینائی رخصت ہوئی اور آپ کی پشت جھک گئی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: فراق یوسف میں بکثرت گریہ زاری سے میری بینائی رخصت ہوئی اور اس کے بھائی بنیامین کے غم کی وجہ سے میری کمر خمیدہ ہوگئی' حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے' انہوں نے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ کی شکایت کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں اپنی پریشانی اور غم کی شکایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے جو کچھ کہا ہے' اس بارے میں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ راوی کا بیان ہے: اس گفتگو کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام واپس روانہ ہوگئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے گھر آگئے' انہوں نے یوں دعا کی: اے میرے پروردگار! کیا تجھے ضعیف آدمی پر رحم نہیں آتا' تو نے میری بینائی رخصت کردی اور میری کمر خمیدہ کردی ہے؟ اب تو میرے پھولوں کو میرے پاس واپس کردے تاکہ میں ان کی خوشبو سونگھ سکوں' اس کے بعد میرے ساتھ تو جو چاہے گا کرلینا' حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے' انہوں نے کہا: اے یعقوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے' اس کا حکم ہے کہ تم خوشخبری قبول کرو' اگر وہ مردہ بھی ہوتے' تو میں تمہارے لیے انہیں زندہ کردیتا' ان کے سبب تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کردیتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے یعقوب! تمہیں علم ہے کہ میں نے تمہاری بینائی کو کیوں رخصت کیا' تمہاری پشت کو کیوں جھکایا اور حضرت یوسف کے بھائیوں نے جو کچھ ان کے ساتھ کیا' وہ کیوں کیا ہے؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب میں کہا: نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک غریب یتیم تمہارے ہاں آیا تھا' وہ روزہ کی حالت

www.waseemziyai.com

میں تھا' وہ بھوکا تھا' اس روز تم نے اپنے اہل خانہ کے لیے بکری ذبح کی ہوئی تھی' آپ لوگوں نے اس بکری کا گوشت کھالیا' مگر اسے کھانے کے لیے نہ دیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی سے اتنی محبت نہیں ہے' جتنی یتیموں اور غریب لوگوں سے ہے۔ اب تم کھانا تیار کرو اور غریب لوگوں کی دعوت کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام ہر دن شام کے وقت یہ اعلان کیا کرتے تھے کہ جس آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہے' وہ یعقوب کے ہاں کھانے میں شریک ہو' صبح کے وقت یہ اعلان کروایا کرتے تھے' جس آدمی نے روزہ نہیں رکھا' وہ یعقوب کے کھانے میں شامل ہو جائے۔

امام حاکم' امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حفص بن عمر بن زبیر کے سماع کے مطابق اسی طرح منقول ہے' اور میرے گمان کے مطابق زبیر نامی راوی کو وہم لاحق ہوا ہے۔ اس حفص سے مراد حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابی طلحہ ہیں' اگر اسی طرح ہو' تو یہ روایت صحیح ہوگی۔ امام اسحاق بن راہویہ نے اسے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: عمرو بن محمد نے زافر بن سلیمان یحییٰ بن عبدالملک اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

3830 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَاَحْسِبُهُ قَالَ وكالقائم لَا يفتر وكالصائم لَا يفطر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّابْن مَاجَه اِلَّا اَنَّهُ قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وكالذى يَقُوْمُ اللَّيْل ويصوم النَّهَار

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیوہ خواتین اور غریبوں کے لیے کوشش کرنے والا آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثل ہے (راوی کا بیان ہے کہ میرے گمان کے مطابق یہ الفاظ منقول ہیں:) ایسے نوافل ادا کرنے والے آدمی کی مثل ہے' جو وقفہ نہ کرتا ہو اور روزہ دار کی مثل ہے' جو کوئی روزہ ترک نہیں کرتا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ بیوہ اور غریب آدمی کے لیے کوشش کرنے والا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثل ہے' اور اس آدمی کی مثل ہے' جو رات کے وقت نوافل پڑھتا ہے' اور دن کے وقت روزہ رکھتا ہے۔

3831 - وَرُوِيَ عَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه المَخْزُوْمِي قَالَ دخلت على أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا بنى اَلا أحدثك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت بَلٰى يَا أمه

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنْفق على بنتين اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ذواتى قَرَابَة يحْتَسب النَّفَقَة عَلَيْهِمَا حَتّٰى يغنيهما من فضل اللّٰه اَوْ يكفيهما كَانَتَا لَهُ سترا مِنَ النَّار

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَتقدم لهٰذَا الحَدِیْثِ نَظَائِر فِی النَّفَقَة علی الْبَنَات

❀—مطلب بن عبداللہ مخزومی کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا' انہوں نے فرمایا: اے بیٹا! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بیان کروں' جو میں نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں' امی جان! انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتہ دار خواتین پر خرچ کرتا ہے' پھر وہ اس خرچ سے ثواب کی امید رکھتا ہو' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو بے نیاز کر دے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں کی کفایت کر جائے' تو وہ دونوں اس آدمی کے لیے جہنم سے محفوظ رہنے کا سبب جائیں گی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

بیٹیوں پر خرچ کرنے سے متعلق باب میں اس حدیث کی مثل روایت گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مَنْ اَذَی الْجَارَ وَمَا جَاءَ فِیْ تَاْکِیْدِ حَقِّهٖ

باب: پڑوسی کو تکلیف پہنچانے اور اس کے حق میں تاکید مزید کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

3832 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یؤذ جَارہ وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلْیُکرم ضَیْفه وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰه وَالْیَوْم الْاٰخر فَلْیقل خیرا اَوْ لِیَسْکُت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اچھی بات کرے' یا خاموشی اختیار کرے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3833 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فلیحسن اِلٰی جَارہ

❀—امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے ہمسائے سے حسن سلوک کرے۔

3834 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْاَسود رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه مَا تَقولُوْنَ فِی الزِّنَا قَالُوْا حرَام حرمه اللّٰه وَرَسُوله فَهُوَ حرَام اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

www.waseemziyai.com

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يَزْنِيَ الرجل بِعشر نسْوَة أيسر عَلَيْهِ من اَن يَزْنِيَ بِامْرَاَة جَاره

قَالَ مَا تَقولُوْنَ فِي السّرقَة قَالُوْا حرمهَا اللّٰه وَرَسُوله فَهِيَ حرَام

قَالَ لَاَن يسرق الرجل من عشرَة اَبْيَات أيسر عَلَيْهِ من اَن يسرق من جَاره

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀ — حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حرام ہے' جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے' پھر یہ قیامت کے دن تک حرام رہے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا دس خواتین سے زنا کرنا' زیادہ ہلکا ہے' اس بات سے کہ وہ اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوری کے حوالے سے تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ بھی حرام ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا ہے' آپ نے فرمایا: ایک آدمی دس گھروں سے چوری کرے' یہ اس کے لیے ہلکا ہوگا' اس چیز سے کہ وہ اپنے ہمسائے کے گھر سے چوری کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3835 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن

قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَزَاد اَحْمد قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ شَره

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہو سکتا' اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون سا آدمی؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی جس کا ہمسایہ اس کے مظالم سے محفوظ نہ ہو۔

امام احمد' امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں: یارسول اللہ! اس کے مظالم سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا شر مراد ہے۔

3836 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَا يدْخل الْجَنَّة من لَا يُؤمن جَاره بوائقه

www.waseemziyai.com

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ آدمی جنت میں نہیں جا سکتا' جس کا ہمسایہ اس کے مظالم سے محفوظ نہ ہو۔

3837 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح الکعبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یُؤمن وَاللّٰہ لَا یُؤمن وَاللّٰہ لَا یُؤمن

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لقد خَابَ وخسر من ھٰذَا قَالَ من لَا یَأْمَن جَارہ بوائقہ

قَالُوْا وَمَا بوائقہ قَالَ شَرہ ۔رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون آدمی ہے' جو مومن نہیں ہوسکتا اور خسارے کا شکار ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو' صحابہ کرام نے عرض کیا: لفظ ''بوائق'' کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا شر۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3838 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا ھُوَ بِمُؤْمِن من لم یَأْمَن جَارہ بوائقہ

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی من رِوَایَۃِ ابْن اِسْحَاق والأصبھانی أطول مِنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لَا یکون مُؤْمِنا حَتّٰی یَأْمَن جَارہ بوائقہ یبیت حِیْن یبیت وَھُوَ آمن من شَرہ فَاِن الْمُؤْمِن الَّذِیْ نَفسہ مِنْہُ فِیْ غناء وَالنَّاس مِنْہُ فِیْ رَاحَۃ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے' امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے طویل روایت سے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک اس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو' جب وہ رات گزرے' تو اس کے شر سے محفوظ ہو' اس لیے مومن وہ آدمی ہوتا ہے' جس کا نفس بے نیاز ہو اور لوگ اس سے راحت وامن میں ہوں۔

3839 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤمن عبد حَتّٰی یحب لجارہ اَوْ قَالَ لِاَخِیْہِ مَا یحب لنَفسِہٖ ۔رَوَاہُ مُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!' آدمی اس وقت مومن نہیں ہوسکتا' جب تک وہ اپنے پڑوسی کے لیے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ

www.waseemziyai.com

منقول ہیں:) وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے' جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3840 - وَرُوِیَ عَن كَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نزلت فِیْ محلّة بنی فلان وَاِن اَشَدهم اِلَیّ اَذَی أقربهم لی جوارا فَبعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بكر وَعمر وعليا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم يأتونَ الْمَسْجِد فَيَقُوْمُونَ على بَابه فيصيحون اَلا اِن اَرْبَعِيْنَ دَارا جَار وَلَا يدْخل الْجَنَّة من خَاف جَاره بوائقه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

البوائق جمع بائقة وَهِی الشَّرّ وغائلته كَمَا جَاءَ فِیْ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الْمُتَقَدّم

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بنوفلاں کے محلّہ میں رہتا ہوں' ان لوگوں میں میرے لیے زیادہ پریشانی کا سبب وہ آدمی ہے' جس کا گھر ہمارے گھر کے زیادہ قریب ہے' آپ نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا' وہ اس محلّہ کی مسجد میں پہنچے' انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کیا: خبردار! چالیس گھروں تک پڑوس شمار ہوتا ہے: وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا ہمسایہ اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''بوائق'' لفظ ''بائقۃ'' کی جمع ہے۔ اس کا مطلب ہے: شر' زیادتی' جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہو چکا ہے۔

3841 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَقِيم اِيمَان عبد حَتّٰی يَسْتَقِيم قلبه وَلَا يَسْتَقِيم قلبه حَتّٰی يَسْتَقِيم لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّة حَتّٰی يَأْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِی الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَة عَلِیّ بن مسْعدَة

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: آدمی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا' جب تک اس کا دل درست نہیں ہوتا' آدمی کا دل اس وقت درست نہیں ہوسکتا' جب تک اس کی زبان درست نہیں ہوتی' آدمی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا' جب تک اس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہوگا۔

امام احمد اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصمت'' میں نقل ہے' دونوں نے علی بن مسعدہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

3842 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِن من اَمنه النَّاس وَالْمُسْلِم من سلم الْمُسْلِمُونَ من لِسَانه وَيَده وَالْمُهَاجِر من هجر السوء وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَا يدْخل الْجَنَّة عبد لَا يَأْمَن جَاره بوائقه .

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد جيد تَابع عَلِيّ بن زيد حميد وَيُونُس بن عبيد

❀ — انہیں (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن وہ آدمی ہے' جس سے لوگ محفوظ ہوں' مسلمان وہ آدمی ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں' مہاجر وہ آدمی ہے' جو برائی سے الگ تھلگ ہو جائے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' آدمی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا' جب تک اس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کی سند عمدہ ہے۔ حمید اور یونس بن عبید نے علی بن زید کی سند کی متابعت کی ہے۔

3843 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قسم بَيْنكُمْ أخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُمْ أرزاقكم وَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُعْطى الدُّنْيَا من يحب وَمَنْ لَا يحب وَلَا يُعْطى الدّين اِلَّا من اَحَبَّ فَمَنْ أعطَاهُ الدّين فَقَدْ أحبه وَالَّذِىْ نَفسِىْ بِيَدِهٖ لَا يسلم عبد حَتّٰى يسلم قلبه وَلسَانه وَلَا يُؤمن حَتّٰى يَأمَن جَاره بوائقه قلت

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ غشمه وظلمه وَلَا يكْسب مَالا من حرَام فينفق مِنْهُ فيبارك فِيْهِ وَلَا يتَصَدَّق بِهٖ فَيقبل مِنْهُ وَلَا يتْركهُ خلف ظَهره اِلَّا كَانَ زَاده اِلَى النَّار

اِن اللّٰه لَا يمحو السيىء بالسيىء وَلٰكِن يمحو السيىء بالْحسنِ

اِن الْخَبِيث لَا يمحو الْخَبِيث

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرُهٗ من طَرِيْق أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّبَّاح بن مُحَمَّد عَنهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمہارے درمیان رزق تقسیم کیا ہے' اسی طرح اخلاق بھی تقسیم کیے ہیں' اللہ تعالیٰ دنیا اس آدمی کو عطا کرتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے اور اسے بھی عنایت کرتا ہے' جسے وہ پسند نہیں کرتا' وہ دین صرف اسے عطا کرتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' اور جسے وہ دین عنایت کرتا ہے' تو اسے وہ پسند بھی کرتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' انسان اس وقت تک سلامت نہیں رہتا' جب تک اس کا دل اور اس کی زبان درست نہ رہے۔ انسان اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک اس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے بوائق سے کیا چیز مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی زیادتی اور ظلم مراد ہے' علاوہ ازیں وہ حرام طریقہ سے دولت نہ کمائے' اگر وہ ایسے مال کو خرچ کرے گا' تو اس میں برکت نہیں ہوگی' وہ اسے صدقہ بھی نہ کرے' اس لیے وہ صدقہ قبول نہیں کیا جائے گا' اگر وہ دولت اپنے پیچھے چھوڑ کر جائے گا' تو یہ بھی اس کے لیے عذاب میں اضافہ کا باعث ہوگی۔ بیشک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے ختم نہیں کرتا' بلکہ برائی کو نیکی سے ختم کرتا ہے' اور ایک برائی دوسری برائی کو ختم نہیں کرسکتی۔

امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابان بن اسحاق اور صباح بن محمد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود

www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3844 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من آذى جاره فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَى اللّٰه وَمَنْ حَارب جَاره فَقَدْ حاربنی وَمَنْ حاربنی فَقَدْ حَارب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب التوبيخ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتا ہے، وہ مجھے تکلیف دیتا ہے، جو مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچاتا ہے، جو آدمی اپنے ہمسائے سے لڑائی کرتا ہے، وہ میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے، جو میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرتا ہے۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

3845 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غزَاة قَالَ لَا يصحبنا الْيَوْم من آذَى جَاره

فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَنا بلت فِیْ أصل حَائِط جارى فَقَالَ لَا تصحبنا الْيَوْم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِيْه نَكَارَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے گئے، آپ نے فرمایا: آج ہمارے ساتھ وہ آدمی نہ جائے، جس نے اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائی ہو، صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا: میں نے اپنے ہمسائے کی دیوار کی بنیاد کے قریب پیشاب کیا تھا، آپ نے فرمایا: تم آج ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اور اس میں منکر ہونا موجود ہے۔

3846 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أعوذ بك من جَار السوء فِیْ دَار المقامة فَإِن جَار الْبَادِيَة يتَحَوَّل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں اپنے گھر کے ہمسائے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اس لیے ویرانے کا ہمسایہ (یعنی رفیق سفر) تبدیل ہو جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3847 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل خصمين يَوْم الْقِيَامَة جاران

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا جيد

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے

www.waseemziyai.com

پہلے جو فیصلہ کرانے کے لیے فریقین پیش ہوں گے' وہ دو ہمسائے ہوں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے دو اسناد سے نقل کیا ہے' ان میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

3848 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یشکو جَارہ قَالَ اطرَح متاعك علی طَرِیْق فطرحه فَجعل النَّاس یَمرُوْنَ عَلَیْهِ ویلعنونه فجَاء اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقِیت مِنَ النَّاس

قَالَ وَمَا لقِیت مِنْهُم قَالَ یلعنوننی

قَالَ قد لعنك اللّٰه قبل النَّاس

فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَعُوْد فجَاء الَّذِیْ شکاه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفَعْ متاعك فَقَدْ کفیت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ ضع متاعك علی الطَّرِیْق اَوْ علی ظهر الطَّرِیْق فَوَضعه فَکَانَ کل من مر بِهٖ قَالَ مَا شَانُك قَالَ جاری یُؤْذِیْنِی

قَالَ فیدعو عَلَیْهِ فجَاء جَارہ فَقَالَ رد متاعك فَاِنِّیْ لَا أوذیك اَبَدًا

❀ — حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اپنے ہمسائے کی شکایت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سامان راستہ میں رکھ دو' اس نے اپنا سامان راستہ میں رکھ دیا' وہاں سے گزرنے والے لوگ اس (ہمسایہ) پر لعنت کرتے تھے' وہ (ہمسایہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے لوگوں سے دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ آپ نے دریافت کیا: کس حوالے سے دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: گزرنے والے لوگ مجھ پر لعنت کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تم پر لعنت کی ہے' اس نے عرض کیا: میں آئندہ ایسا ہرگز نہیں کروں گا' وہ دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' جس نے شکایت پیش کی تھی' تو آپ نے فرمایا: تم اپنا سامان اٹھالو' اس لیے اب کفایت ہو چکی ہے۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے' البتہ اس میں یہ الفاظ بھی منقول ہے: تم اپنا سامان راستہ پر رکھ دو (راوی کو یہاں ایک لفظ کے بارے میں تردد ہے:) اس نے اپنا سامان راستہ پر رکھ دیا' جس آدمی کا بھی وہاں سے گزر ہوتا' تو وہ پوچھتا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو وہ جواب میں کہتا: میرا ہمسایہ مجھے تکلیف پہنچاتا ہے' راوی کا بیان ہے: تو وہ آدمی اس پڑوسی کے بارے میں بددعا کرتا' حتیٰ کہ اس کا ہمسایہ آیا' اس نے کہا: تم اپنا سامان واپس رکھ لو' اب میں تمہیں ہرگز تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔

3849 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یشکو جَارہ فَقَالَ لَهٗ اذْهَبْ فاصبر فَاَتَاهُ مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فاطرح متاعك فِی الطَّرِیْق فَفعل فَجعل النَّاس یَمرُوْنَ ویسألونه فیخبرهم خبر جَارہ فَجعلُوْا یلعنونه فعل اللّٰه بِهٖ وَفعل وَبَعْضهمْ یَدْعُو عَلَیْهِ فجَاء اِلَیْهِ جَارہ

www.waseemziyai.com

فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَن تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اپنے ہمسایہ کی شکایت پیش کی' تو آپ نے اسے فرمایا: تم جاؤ اور صبر کرو' وہ آدمی دو یا تین بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنا سامان راستہ میں رکھ دو' تو اس نے حسب حکم ایسا ہی کیا' وہاں سے لوگ گزرتے اور اس سے اس معاملہ کے بارے میں دریافت کرتے تھے (یعنی یہاں سامان جمع کرنے کا کیا مقصد ہے؟) تو وہ اپنے ہمسایہ کے بارے میں بتاتا تھا' لوگ اس ہمسایہ پر لعنت کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ معاملہ کرے اور وہ کرے' کچھ لوگ اس کے بارے میں بددعا کرتے' اس کا ہمسایہ اس کے پاس آیا اور کہا: تم واپس چلے جاؤ (یعنی اپنا سامان اٹھا کر گھر میں رکھ لو) اس کے بعد میری طرف سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی' جو تمہیں نہ پسند ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہیں سے منقول ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3850 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن فُلَانَة تكْثر من صَلَاتهَا وصدقتها وصيامها غير اَنَّهَا تؤذی جِيْرَانهَا بلسانها

قَالَ هِیَ فِی النَّار

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِن فُلَانَة يذكر من قلَّة صيامها وصلاتها وَاَنَّهَا تَتَصَدَّق بالأثوار من الْأقط وَلَا تؤذی جِيْرَانهَا

قَالَ هِیَ فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ بن اَبِیْ شيبَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح اَيْضًا وَلَفْظُهُ وَهُوَ لفظ بَعْضِهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل وتؤذی جِيْرَانهَا قَالَ هِیَ فِی النَّار

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تصلی المكتوبات وَتصدق بالأثوار من الأقط وَلَا تؤذی جِيْرَانهَا

قَالَ هِیَ فِی الْجنَّة

الأثوار بِالْمُثَلثَةِ جمع ثَوْر وَهِی قِطْعَة من الأقط

والأقط بِفَتْح الْهمزَة وَكسر الْقَاف وَبِضَمِّهَا اَيْضًا وبكسر الْهمزَة وَالْقَاف مَعًا وبفتحهما هُوَ شَیْءٍ يتَّخذ من مخيض اللَّبن الغنمی

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں خاتون بکثرت عبادت گزار

www.waseemziyai.com

ہے' وہ صدقہ کرتی ہے' روزہ رکھتی ہے' مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسائیوں کو اذیت دیتی ہے' آپ نے فرمایا: وہ خاتون جہنم میں داخل ہوگی' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں خاتون ایسی ہے' پھر اس نے نماز اور روزے کی قلت کا ذکر کیا' یہ بات بھی ذکر کی کہ وہ صدقہ کرتی ہے' اور اپنے ہمسایوں کو تکلیف نہیں دیتی' آپ نے فرمایا: وہ جنت میں داخل ہوگی۔

امام احمد' امام بزار اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ امام ابوبکر بن شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ امام ابوبکر بن شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو ان میں سے بعض کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں خاتون دن کو روزہ رکھتی ہے' اور رات کو نوافل پڑھتی ہے' مگر اس کے ہمسائے اس کی اذیت سے محفوظ نہیں ہیں' تو آپ نے فرمایا: وہ جہنم میں داخل ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں خاتون نماز ادا کرتی ہے' پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے' مگر اپنے ہمسائیوں کو تکلیف نہیں دیتی' تو آپ نے فرمایا: وہ جنت میں داخل ہوگی۔

متن میں مذکور لفظ ''اثوار'' یہ لفظ ''ثور'' کی جمع ہے' جس کا مطلب ہے: پنیر کے ٹکڑے۔

لفظ ''اقط'' میں 'ا' پر زبر ہے' اور 'ق' کے نیچے زیر ہے' اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے' پھر 'ا' کے نیچے زیر ہے' اور 'ق' کے نیچے بھی زیر پڑھی گئی ہے' ان دونوں پر زبر بھی پڑھی گئی۔ یہ ایسی چیز ہے' جو بکری کے دودھ سے تیار کی جاتی ہے۔

3851 - وَرُوِیَ عَن عَمرو بن شُعَيب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أغلق بَابه دون جَاره مَخَافَة على اَهله وَمَاله فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمُؤْمِن وَلَيْسَ بِمُؤْمِن من لم يَأْمَن جَاره بوائقه

اَتَدْرِی مَا حق الْجَار اِذا استعانك أعنته وَاِذَا استقرضك اَقْرَضته وَاِذَا افْتقر عدت عَلَيْهِ وَاِذَا مرض عدته وَاِذَا اَصَابَهُ خير هنأته وَاِذَا اَصَابَته مُصِيبَة عزيته وَاِذَا مَاتَ اتبعت جنَازَته وَلَا تستطيل عَلَيْهِ بالبنيان فتحجب عَنهُ الرّيح اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تؤذه بِقُتَارِ ريح قدرك اِلَّا اَن تغرف لَهُ مِنْهَا وَاِن اشْتريت فَاكِهَة فأهد لَهُ فَاِن لم تفعل فَأدْخلهَا سرا وَلَا يخرج بهَا ولدك ليغيظ بهَا وَلَده

رَوَاهُ الخرائطی من مَكَارِم الْاَخْلَاق

قَالَ الْحَافِظ وَلَعَلَّ قَوْلَهُ اَتَدْرِی مَا حق الْجَار اِلٰی آخِره فِی كَلَام الرَّاوِی غير مَرْفُوع لٰكِن قد روی الطَّبَرَانِیّ عَن مُعَاوِيَة بن حيدة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْجَار عَلَیّ قَالَ اِن مرض عدته وَاِن مَاتَ شيعته وَاِن استقرضك اَقْرَضته وَاِن أعوز سترته

فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهٖ

❀ — عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی اور دادا جان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو دمی اپنے اہلِ خانہ' اپنے مال (کے نقصان) کے اندیشہ اور اپنے ہمسایہ کے خوف کی وجہ سے اپنا دروازہ بند کرے' تو وہ مومن نہیں ہو

www.waseemziyai.com

سکتا' نیز وہ آدمی بھی مومن نہیں ہوسکتا' جس کی اذیت سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو' کیا تم جانتے ہو کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے؟ وہ جب تم سے مدد طلب کرے' تو تم اس کی معاونت کرو' وہ جب تم سے فرض طلب کرے' تو تم اسے قرض پیش کرو' اگر وہ غریب ہو' تم اس کی نگرانی کرو' جب وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو' جب اسے کوئی بھلائی میسر آئے' تو تم اسے مبارکباد دو' جب اسے کوئی پریشانی لاحق ہو' تو اس سے تعزیت کرو' جب وہ فوت ہو جائے' تو تم اس کی نماز جنازہ میں شامل ہو جاؤ' تم اس کے مقابل بلند و بالا عمارت نہ بناؤ کہ اس کی ہوا رک جائے' تاہم اس کی اجازت سے تم ایسا کر سکتے ہو' تم اپنی گندگی کی بدبو کے سبب اسے تکلیف نہ پہنچاؤ' تم اپنی ہنڈیا کی بو کے سبب اسے اذیت نہ دو' تاہم اگر تم اسے کوئی سالن دے دو تو اس کا معاملہ مختلف ہے' اگر تم کوئی پھل خرید کر لاؤ' تو اسے بطور تحفہ پیش کرو' اگر ایسا کرنے کا ارادہ نہ ہو' تو پھل کو چھپا کر لاؤ۔ تمہارے بچے وہ پھل لے کر باہر نہ جائیں تا کہ اس کے بچے پھل دیکھ کر پریشان نہ ہوں۔

امام خرائطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مکارم اخلاق'' میں نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: روایت کے الفاظ شاید یوں منقول ہیں: کیا تمہیں علم ہے کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے''۔ یہاں سے لے کر تا آخر یہ مرفوع حدیث نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت معاویہ بن جبیدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمسایہ کا مجھ پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی تیمارداری کرو' وہ فوت ہو جائے' تو تم اس کی نماز جنازہ میں شامل ہو جاؤ' اگر وہ تم سے قرض طلب کرے' تو تم اسے قرض فراہم کرو' اگر وہ پردہ پوشی کا تقاضا کرے' تو تم اس کی پردہ پوشی کرو۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت بیان کی ہے۔

3852 - وروی اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب التوبیخ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حق الْجوَار قَالَ اِن استقرضك اَقْرَضته وَاِن استعانك أعنته وَاِن احْتَاجَ اَعْطیته وَاِن مرض عدته

فَذکر الحَدِیْثَ بِنَحْوِہٖ وَزَاد فِیْ آخِرہ هَلْ تفقهون مَا اَقُوْل لکم لن یُؤَدِّی حق الْجَار اِلَّا قَلِیْل مِمَّن رحم اللّٰہ اَوْ کلمة نَحْوَهَا

❀ — امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ ''کتاب التوبیخ'' میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمسائے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ تم سے قرض کا تقاضا کرے' تو تم اسے قرض فراہم کرو' اگر وہ تم سے معاونت کا تقاضا کرے' تو تم اس کی مدد کرو' اگر وہ محتاج ہو' تو تم اسے عنایت کرو اور اگر وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو۔

بعد ازیں راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جس کے اختتام پر یہ الفاظ ہیں: جو بات میں نے تمہیں کہی ہے' کیا تم اسے سمجھ گئے ہو؟ کم لوگ پڑوسی کا حق ادا کرتے ہیں' ان لوگوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا ہے''۔ اس کی مثل کوئی اور کلمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔

3853 - وروی اَبُو الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِیّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكرم جَاره

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حق الْجَار على الْجَار قَالَ اِن سَاَلَك فأعطه

فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهٖ وَلَمْ يذكر فِيْهِ الْفَاكِهَة وَلَا يخفى اَن كَثْرَة هٰذِهِ الطّرق تكسبه قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀—امام ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ تم سے طلب کرے تو تم اسے عنایت کرو۔

پھر حسب سابق راوی نے حدیث بیان کی ہے مگر انہوں نے پھلوں کا ذکر نہیں کیا اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کثرت طرق سے روایت میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3854 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة من الفواقر اِمَام اِن اَحْسَنت لم يشْكر وَاِن اَسَاْت لم يغْفر وجار سوء اِن رأى خيرا دَفنه وَاِن رأى شرا أذاعه وَامْرَاَة اِن حضرت آذتك وَاِن غبت عَنْهَا خانتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀—حضرت فضالہ بن عبید سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقیر تین قسم کے ہیں: ایسا حکمران جو کسی کے اچھائی کرنے پر شکر گزار نہ ہو اگر تم برائی کے مرتکب ہو تو وہ معاف نہ کرے ایسا ہمسایہ کہ اگر وہ اچھائی دیکھے تو اسے دفن کر دے اگر وہ برائی دیکھے تو اسے خوب پھیلائے ایسی خاتون اگر تم اس کے پاس ہو تو وہ تمہیں اذیت پہنچائے اور اگر تم اس کے پاس نہ ہو تو وہ تمہارے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سے نقل کی ہے جس میں مضائقہ نہیں ہے۔

3855 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِي من بَات شبعانا وجاره جَائِع اِلٰى جنبه وَهُوَ يعلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاِسْنَاده حسن

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا جو خود تو سیر ہو کر کھائے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا رہے اور اسے اس بات کا علم بھی ہو۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔

3856 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِيْ يشْبع وجاره جَائِع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْث عَائِشَة

www.waseemziyai.com

وَلَفْظُهُ لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِی یبیت شبعانا وجاره جَائِع اِلٰی جنبه

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' جوخود سیر ہوکر کھائے اوراس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔

امام طبرانی اورامام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ آدمی مومن نہیں ہوسکتا' جوخود سیر ہوکر رات گزارے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔

3857 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسنی فَاَعْرض عَنهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسنی

فَقَالَ أما لَك جَار لَهُ فضل ثَوْبَيْنِ قَالَ بَلٰی غير وَاحِد

قَالَ فَلَا يجمع اللّٰه بَيْنك وَبَيْنه فِی الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے زیب تن کرنے کے لیے لباس عطا کریں؟ آپ نے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا' اس نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے زیب تن کرنے کے لیے کچھ عنایت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی ایسا ہمسایہ نہیں ہے' جس کے پاس دو اضافی کپڑے موجود ہوں؟ اس نے عرض کیا: ہاں' متعدد ہیں' آپ نے فرمایا: تب اللہ تعالیٰ تمہیں اورانہیں' جنت میں جمع نہیں کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3858 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كم من جَار مُتَعَلق بجاره يَقُوْلُ يَا رب سل هٰذَا لم أغلق عنی بَابه وَمَنَعَنِیْ فَضله رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے ہمسائے ایسے بھی ہیں' جو (بروز قیامت) اپنے ہمسائے سے چمٹ جائیں گے' وہ کہیں گے: اے پروردگار! تو اس سے پوچھ کہ اس نے میرے لیے اپنا دروازہ بند کر رکھا تھا؟ اوراس نے اپنی اضافی چیز سے مجھے کیوں محروم رکھا تھا؟

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3859 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْح الْخُزَاعِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فليحسن اِلٰی جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكْرم ضَيْفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے سے حسن سلوک کرے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مہمان کی عزت کرے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اچھی بات کہے یا خاموشی اختیار کرے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3860 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكرم جَاره

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اچھی بات کرے' یا پھر خاموشی اختیار کرے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے ہمسائے کا احترام کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3861 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يَاْخُذ عنى هٰذِهِ الْكَلِمَات فَيعْمل بهن اَوْ يعلم من يعْمل بِهن فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة قلت اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخذ بيَدى فعد خمْسا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِم تكن أعبد النَّاس وَارْضَ بِمَا قسم اللّٰه لَك تكن أدنى النَّاس وَأحسن اِلٰى جَارك تكن مُؤْمِنا وَاَحَبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُسْلِما وَلَا تكْثر الضحك فَاِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَيْرُهُ من رِوَايَةِ الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ الْحسن لم يسمع من اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ بِنَحْوِهٖ فِیْ كتاب الزّهْد عَن مَكْحُول عَن وَاثِلَة عَنهُ وَقد سمع مَكْحُول من وَاثِلَة قَالَه التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِه لٰكِن بَقِيَّة اَمْضَاهُ وَفِيْه ضعف

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون آدمی ہے' جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے' ان پر عمل پیرا ہو اور لوگوں کو ان کی تعلیم دے' جو اس پر عمل کریں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ کام کروں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا' پانچ چیزیں شمار کروائیں' پھر آپ نے فرمایا: تم حرام اشیاء سے اجتناب کرو' تو تم بہت بڑے عابد بن جاؤ گے' جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' تم اس پر خوش ہو جاؤ' تو لوگوں کے قریب ہو جاؤ گے' اپنے ہمسایوں سے حسن سلوک کرو' تو تم مومن بن جاؤ گے' تم لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو' جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو' تو تم مسلمان بن جاؤ گے تم زیادہ ہنسنے سے احتراز کرو' اس لیے زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

www.waseemziyai.com

عنہ سے نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔امام بزار اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل ''کتاب الزہد'' میں مکحول اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔تاہم مکحول کا حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ بات نقل کی ہے۔تاہم بقیہ نے اس کا تسلسل جاری رکھا اور اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

3862 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير الْاَصْحَاب عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لصَاحبه وَخير الْجِيْرَان عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لجاره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتھیوں میں سے بہترین ساتھی وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ہو' اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمسائیوں میں سے بہتر ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں زیادہ بہتر ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3863 - وَعَن مطرف يَعْنِيْ ابْن عبد اللّٰه قَالَ كَانَ يبلغنِيْ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ حَدِيْثًا وَكنت أشتهي لقاءه فَلَقِيته فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَر كَانَ يبلغنِيْ عَنْك حَدِيْثًا وَكنت أشتهي لقاءك قَالَ للّٰه اَبوك قد لقيتني فهات قلت حَدِيْث بَلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثك قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يحب ثَلَاثَة وَيبغض ثَلَاثَة

قَالَ فَمَا اِخالنى أكذب على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ فَمَنْ هؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يُحِبهُمْ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رجل غزا فِيْ سَبِيْل اللّٰه صَابِرًا محتسبا فقاتل حَتّٰى قتل وَاَنْتُم تجدونه عنْدكُمْ فِيْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَلا اِن اللّٰه يحب الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْن فِيْ سَبيله صفا كَاَنَّهُمْ بُنيان مرصوص الصف 4 قلت وَمَنْ قَالَ رجل كَانَ لَهُ جَار سوء يُؤْذِيه فيصبر على اَذَاهُ حَتّٰى يَكْفِيْهِ اللّٰه اِيَّاه بحياة اَوْ موت

فَذكر الْحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَحَد اِسنادى اَحْمد رجالهما مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيْرُهُ بِنَحْوِهِ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — مطرف بن عبداللہ سے منقول ہے: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے' میری یہ خواہش تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں' میں حسب خواہش ان سے ملا' تو میں نے سوال کیا۔اے ابوذر غفاری! آپ کی سماعت

www.waseemziyai.com

سے مجھے ایک حدیث پہنچی ہے' تو میرا خیال تھا کہ میں آپ سے ملاقات کروں' تو انہوں نے کہا: اب تم نے مجھ سے ملاقات کر لی ہے' اب بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ایک روایت مجھے پہنچی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بیان کیا تھا: اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے محبت کرتا ہے' اور تین قسم کے لوگوں کو ناپسند کرتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کے لیے کوئی جھوٹ گھڑوں گا' میں نے کہا: وہ تین لوگ کون ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ایک وہ آدمی ہے' جو صابر ہو' اجر کی امید رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہو' حتیٰ کہ وہ جام شہادت نوش کر جائے' جس حوالے سے تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پاتے ہو' پھر انہوں نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے' جو راستہ میں صف بندی کر کے جہاد کرتے ہیں' جس طرح سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔

میں نے سوال کیا: مزید کون سا آدمی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: وہ آدمی ہے' جس کا ہمسایہ برا ہو' وہ اسے اذیت دیتا ہو' وہ اس کی اذیت پر صبر کرتا ہو' حتیٰ کہ زندگی یا موت کی صورت میں اللہ تعالیٰ اس ہمسایہ کے مقابلہ میں کافی ہو جائے۔

راوی نے اس کے بعد پوری روایت نقل کی ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی دو اسناد ہیں' ایک کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' امام حاکم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ ہے۔

3864 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام يوصينى بالجار حَتّٰى ظَنَنْت اَنَّهٗ سيورثه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ من حَدِيْثِ عَائِشَة وَحدهَا وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀ — حضرت عبداللہ عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل مسلسل مجھے ہمسایہ کے حق کے بارے میں مجھے تلقین کرتے رہے' حتیٰ کہ مجھے اس بات کا اندیشہ ظاہر ہوا کہ اسے (ہمسائے کو) وراثت کا حصہ دار نہ قرار دیا جائے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3865 - وَعَن رجل من الْاَنْصَار قَالَ خرجت مَعَ اَهلِيْ اُرِيْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا بِهٖ قَائِم وَاِذَا رجل مقبل عَلَيْهِ فَظَنَنْت اَن لَهٗ حَاجَة فَجَلَست فوَاللّٰهِ لقد قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

www.waseemziyai.com

جعلت أرثی لَهُ من طول الْقیام ثُمَّ انْصَرف فَقُمت اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد قَامَ بك هٰذَا الرجل حَتّٰی جعلت أرثی لَك من طول الْقیام قَالَ اَتَدْرِی من هٰذَا قلت لَا قَالَ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ یوصینی بالجار حَتّٰی ظَنَنْت اَنَّهُ سیورثه أما اِنَّك لَو سلمت عَلَیْهِ لرد عَلَیْك السَّلَام

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀— ایک انصاری صحابی سے منقول ہے: میں اور میری بیوی دونوں روانہ ہوئے' میرا مقصد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے' ایک آدمی نے اپنا چہرہ آپ کی طرف کیا ہوا تھا' میں نے خیال کیا شاید اس آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کام ہوگا' تو میں وہاں بیٹھ گیا۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل کھڑے رہے' یہاں تک کہ آپ کے طویل قیام کی وجہ سے مجھے الجھن پیدا ہوئی' وہ آدمی واپس روانہ ہوگیا' میں اٹھ کر آپ کے قریب ہوگیا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آدمی نے آپ کو کافی دیر کھڑا رکھا' یہاں تک طویل قیام کے سبب مجھے اندیشہ لاحق ہوا' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں علم ہے کہ وہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے' وہ مسلسل مجھے پڑوسی کے حق میں تلقین کرتے رہے' حتیٰ کہ مجھے گمان گزرا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے' اگر تم انہیں سلام کرتے' تو وہ تمہیں سلام کا جواب بھی دیتے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' اس روایت کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3866 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ علی نَاقَته الجدعاء فِیْ حجَّة الْوَدَاع یَقُوْلُ أوصیكم بالجار حَتّٰی اكثر فَقُلْتُ اِنَّهُ یورثه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے' حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے فرمایا: میں تمہیں ہمسایہ کے حق کے حوالے سے تلقین کرتا ہوں' یہ الفاظ آپ نے کئی بار دہرائے' میں نے خیال کیا کہ آپ اسے وارث بنادیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3867 - وَعَن مُجَاهِد اَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذبحت لَهُ شَاة فِیْ اَهله فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أهديتم لجارنا الْیَهُوْدِیّ أهديتم لجارنا الْیَهُوْدِیّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِیْل یوصینی بالجار حَتّٰی ظَنَنْت اَنَّهُ سیورثه .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِیَ هٰذَا الْمَتْن من طرق كَثِیْرَة وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀— امام مجاہد سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں نے ان کے لیے بکری ذبح کی' جب وہ آئے'

www.waseemziyai.com

تو انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ نے ہمارے یہودی ہمسایہ کو بطور تحفہ گوشت دیا ہے؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جبرائیل مجھے مسلسل ہمسایہ کے حق کے حوالے سے تلقین کرتے رہے' حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث نہ قرار دے دیں۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کا متن صحابہ کرام کی ایک جماعت سے کئی طرف سے منقول ہے۔

3868 - وَعَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة الْمَرْءِ الْجَارُ الصَّالِح والمركب الهنيء والمسكن الْوَاسِع .رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کی خوش نصیبی میں یہ امور شامل ہیں: اچھا ہمسایہ' عمدہ سواری اور وسیع گھر'' امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3869 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الْوَاسِع وَالْجَار الصَّالح والمركب الهنيء

وَاَرْبع من الشَّقَاء الْجَار السوء وَالْمَرْاَة السوء والمركب السوء والمسكن الضّيق

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار امور خوش نصیبی کا سبب ہیں: صالحہ بیوی' وسیع گھر' نیک ہمسایہ اور عمدہ سواری' چار امور بدقسمتی کا حصہ ہیں: برا ہمسایہ' بری بیوی' بری سواری اور تنگ گھر۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3870 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدفع بِالْمُسْلِمِ الصَّالح عَن مائَة اَهْل بَيت من جِيْرَانه الْبَلَاء ثُمَّ قَرَاَ وَلَوْلَا دفع اللّٰه النَّاس بَعْضهُمْ بِبَعْض لفسدت الْاَرْض (الْبَقَرَة) .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک نیک مسلمان کے سبب اس کے ہمسائیوں میں سے سو گھروں کو آزمائش سے محفوظ رکھتا ہے' پھر آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی' اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض لوگوں کے سبب بعض کو دور نہ کرے' تو زمین میں فساد برپا ہو جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

(جاری ہے)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com